خلاصۃ المصائب

اطلاع

...ل از دستعال اس مطبع مین ہر ایک علم و فن کی کتاب موجود ہے اکثر کتابین جو نادر روزگار اور کمیاب تھین
...رف زر کثیر اور بہ محنت شاقہ بہم پہونچا کر واسطے نفع عوام کے چھاپی گئی ہین جنکی فہرست مطول علیحدہ
...ی ہے جن حضرات کو ضرورت ہو طلب فرماوین صرف محصول ڈاک ارسال کرنا ہوگا ۔ ماورا اسکے کتب علوم
...ون و حجابات و کتب درسیہ منطق و معانی و اصول فقہ و علم کلام و طب و کتب تواریخ و سیر و دواوین
...نویات [illegible] و غیرہ ہر گونہ کے مصاحف بھی ہر ایک اقسام کے طبع ہوئے ہین جنکے مطالعہ سے
...و مسرت اور تازگی ہوتی ہے تحریر سے صفت و ثنا اونکی بیان ہونا مشکل ہے مگر ہم بالاجمال کیفیت اونکی لکھتے ہین

مصاحف مطبوعہ [illegible]

[illegible]
...ی لکھاوٹ اور تقطیع خوبصورت پارہ پارہ علحدہ
...یت خوشخط اور صحیح اجزا اسکے مناسب عین مشتمل
...و صحاحت نہایت خوبی کی ہے یہ قرآن وہی ہے
[illegible]

[illegible] یہ ترجمہ معروف
مولانا رفیع الدین مرحوم دہلوی کا ہے [illegible]
کے تاجرون نے اسکی خوشنما چھاپ اور تقطیع کو پسند کیا
اور شریف والدین نے بھی اسکو بلطف نگاہ دیکھا ہے
قرآن شریف کئی قسم کے کاغذ پر چھاپا ہے [illegible]
[illegible]

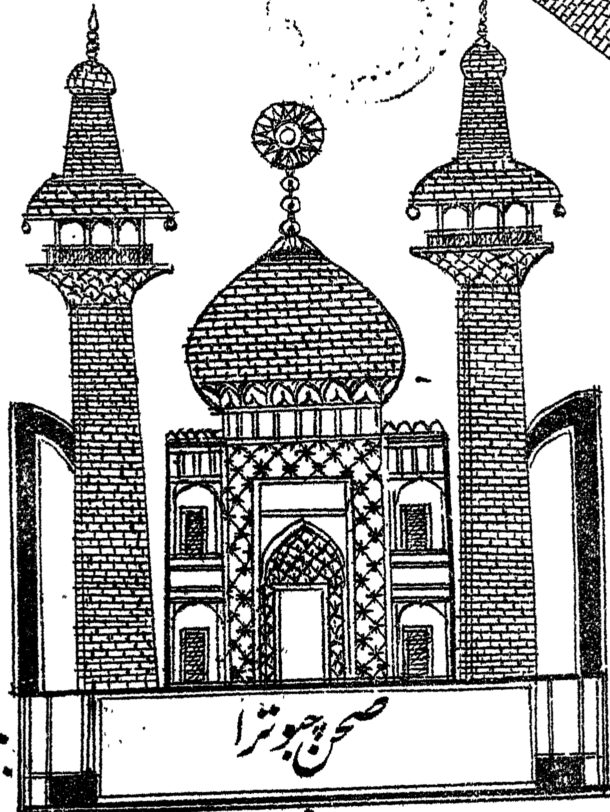
فہرست روایات کتاب خلاصۃ المصائب

چونکہ فہرست روایات کی مطول معہ خلاصۂ کل حالات مصنف کتاب موصوف نے داخل متن کتاب کی ہے
پس اس وجہ سے اس فہرست میں فقط شمار روایات و ہندسہ صفحات پہ اختصار کیا تا ناظرین کو تلاش روایات میں دقت نہ ہو فقط

خلاصة المصائب

نقشہ کربلاء معلی

گلدستہ اذان





چہل چراغ

نقل نقشہ حاجی محمد علی صاحب کربلائی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنَا فِیْ اُمَّتِهِ الَّذِیْ قَارَبْنٰهُ اِلٰی قَابَ قَوْسَیْنِ وَاَکْرَمَنَا بِوَلَایَةِ وَصِیِّهِ الَّذِیْ
رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ مَرَّتَیْنِ وَشَرَّفَنَا بِحُبِّ الزَّهْرَآءِ اُمِّ السِّبْطَیْنِ الَّتِیْ فُضِّلَتْ عَلٰی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَ
جَعَلَنَا مِنَ الْبَاکِیْنَ عَلٰی مَصَائِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَتِسْعَةٍ مِنْ ذُرِّیَّةِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ مَنْ بَکٰی
عَلٰی مَصَائِبِهِمْ رُجِّحَ حَسَنَاتُهُ اَعْمَالَ الثَّقَلَیْنِ وَهُمْ اَئِمَّةُ الْمَشْرِقَیْنِ وَهُدَاةُ الْمَغْرِبَیْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِمْ مَا دَامَ طُلُوْعُ النَّیِّرَیْنِ بعد حمد ونعت کے اوپر رای ذاکیہ صاحبان اولی الابصار اور اذہان
ناظران احادیث واخبار سیما شائقین آثار مصائب جناب خامس آل اطہار پر مخفی ومحتجب نرہے
کہ یہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اوس شاہ عالم پناہ مین محلی بحلیہ طبع آئی کہ تمام خلق زیر سایہ
ہمایون پایہ سکندر شان عادل زمان بندہ پرور کی کنف امن وامان مین باسایش مالا کلام پرورش
ہوتی ہی شاہ عالیجاہ کہ جسنے تمام اہل ظلم کو سیف قاطع اپنی سے صاف کردیا اور تمام سرکشوں
اور مفسدونکا صفحہ ہستی سے مٹا دیا کہ تمام عالم و عالمیان نے تصور عدل نوشیروانی کو اپنی
لوح خاطر سے محو کردیا مہر سپہر سلطنت وکامگاری کو نور دیدہ عظمت وشہریاری سے روشن کیا تخت
وتاج اس دولت عظمیٰ کا وجود شاہنشاہ سے مانند بدر منیر اور جملہ بندگان درگاہ مثل کواکب کے
مستنیر ہین لوای ملت دین نبوی اور علم ہدایت طریقہ مرتضوی امداد واعانت حضرت قدر قدرت سے

ہند و مرتفع ہے حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتے تو قواعد سلطنت اس شاہ عدل گستر سے
اخذ کرتے اور اگر شاہان ترکستان مانند پشنگ و افراسیاب حاضر ہوتے تو ضرور حلقۂ اطاعت
و فرمانبری حضرت خدیو کیہان اپنی گوش گذار کرتے پادشاہان پیشین باوجود اشتہار کثرت جود
وسخا از کیومرث تا پوراسپ اگر حضوری پاتے لامحالہ طریقہ جود وسخا اس شاہنشاہ عالم پناہ سے بہت
سیکھتے فی نی غلط ہے کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی دین پرور سے کیا نسبت
ہے کہ مرتبہ اونکا مقابل رتبہ بندگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرور کی نہین ہو سکتا ہے اس واسطے
کہ اس عہد عدالت مہد مین دین رسول مختار اور طریقہ حضرت ائمہ اطہار نے رواج پایا اور بدعات
شریعت غرای نبوی اسوقت مین نابود ہوے لبا علوم و فنون حکماء یونانیان پیشین نے تجدید
و رونق پائی پس اگر اس سبب سے بیت السلطنت لکھنو کو رشک افزای طبقہ ممالک یونان اور جزائر
خالدات کہیے تو بجا ہے اور افتخار بلاد شرقیہ تا منتہای جزائر گنگ ذر کہ مسکن حکماء سابقین اہل
ہند تہا تعبیر کیجیے تو روا ہے قلعہاے گردون اساس اقوام لئام کی اس عہد مین پست بزمین
ہوئی اور تمامی متمردین سرکش سیوف آبدار غازیان ظفر سے طعمہ ہوئے اعلی حضرت ولی نعمت
و ارادریان فریدون مکان فغفور دوران باسط بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان
بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی جناب اقدس علی ابو المنصور
ناصر الدین سکندر جاہ پادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ پادشاہ غازی
خَلَّدَ اللّٰہُ مُلکَہُ وَسُلطَانَہُ وَاَفَاضَ عَلٰی جَمِیعِ العَالَمِینَ بِرَّہُ وَاِحسَانَہُ اور باعث طبع اس کتاب سراسر
حسنات کی ذات عالی صفات اقدس والاجناب کی ہوئی کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو فیض عام
اوسکے سے دین و آئین مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوا اور ملت نبوی اور طریقہ مرتضوی کو اوس مقام
مین بلکہ اوس اطراف مین رواج دیا اعنی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب رافع اعلام بذل
و احسان کہف حاج و زائرین ملجا و ماوای سادات و مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان
دستور اعظم وزیر افخم سلالۂ دودمان مصطفوی گل گلستان مرتضوی نواب فلک جناب گردون

قباب سرفراز الامراء انش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ پس ازانجا کہ نیت حق طویت اون جناب کی ہمیشہ مصروف با مور خیرات مبرات رہتی ہے باوجودیکہ عین ریعان جوانی اور عنفوان شباب ہے کہ بعنایت جناب خلاق عالم سے اب منزل چہارم منازل اثنی عشر عمر مبارک تکمیل پائی ہے مگر اس عرصہ مین ہزارون امور خیر دست حق پرست اونکے سے جاری ہوئے ہین مانند بناء مساجد و مدارس و رجوع ہونا امام باڑونکا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد مین و باعلان کرنا تعزیہ داری جناب خامس آل عبا کا کہ اوس شہر مین بسبب کثرت اہل سنت و جماعت کی عہد سلطان تیمور سے اتبک یہ امور باعلان کبھی نہین کیے تہے ان جناب نے جاری کیے پس ہرگاہ مجالس و محافل بیت السلطنت لکھنو دیکھی اور طریقہ حدیث خوانی کا اون جناب نے سماعت فرمایا نہایت پسند کیا اور چونکہ محبت جناب ابا عبد اللہ الحسین کہ جدا علی اونکے ہین آب و گل مین تخمیر پائی ہے لہذا اس کمترین سے ارشاد کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ متضمن مصائب اور فضائل جناب خامس آل عبا اور باقی شہیدان معرکہ کربلا ہے معلی علیہم الآف التحیۃ والثنا تکمیل و تیار کر کے بنام نامی جناب حضرت اقدس و اعلی شاہ عالم واجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معرض طبع مین لاکہ ہرگاہ چہتیہ خانہ زاد موروثی اوس دودمان عالیشان کا ہے منظور ہے کہ تمام ہندوستان مین یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد مین مع مضافات اور متعلقات اوسکے شہر بشہر اور قریہ قریہ اور دیہ دیہ بلکہ ہر گھر مین یہ کتاب مجالس عزا پڑہی جائے اور باعث درازی عمر و دولت و بقاے سلطنت حضرت اقدس اعلی دام ملکہم کا ہووے پس بحمد اللہ کہ ہزار جلد حکم اشرف سے معرض طبع مین آئی اللہ تعالی بواسطہ رسول مقبول اور تمامی ائمہ اطہار اور کیا دبتول کی تصدق سے تا بقاے ایام و بنا اور ظہور خاتم خلفا صاحب العصر والزمان کی اس دولت عظمی اور سلطنت کبری کو ذات والاجناب حضرت خسروانی سے رونق بخش رکھے اور جناب یزدسبحان نواب معظم کو بمزید عمر و دولت تا صد و سی سال قائم رکھکر نسل سے اونکی سیادت تا قیام قیامت جاری رکھے ہمیشہ و کرتبہ الغرض جب جابہا اس فقیر نے کہ اس کتابکو جمع کرے تو کتب احادیث اور کتب اون بزرگوارون کی ایسی جمع کین کہ اونکی کتابون سے رواج پاگیا حدیث کا پڑہنا مجالس مین

مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا مغل مرحوم مگر اونکی کتابون مین نظم بہت ہے بطریق روایت خوانونکی اور اکثر حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربیکی ساتھہ پڑہنا گوارا نہین کرتے بیشتر روایت خانون نے اکثر روایات کو بسبب ملانے نظم غیر مشروع کے خراب کر دیا اور ثواب کو اپنے ضایع کیا اور مرزا امان بیگ صاحبنے کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال نکلنے نپائی آدہی مروج ہے لیکن میر اکبر علی صاحب مرحوم نے ضیاء الابصار کو اپنے سامنے تقسیم کر دیا اور ثواب پنا بڑا پایا بعد اُسکے جو انہون نے جمع کیا تہا ہنوز وہ نکلنے نپایا تہا کہ میر صاحب راہی جنت ہوے پس اس عاصی کے خیال مین آیا کہ ضیاء الابصار بطریق کتب احادیث مثل جلاء العیون وغیرہ کی ہے اور ذاکر کو ہر بار ترتیب نو کرنی پڑتی ہے اور جب فضائل و مصائب جدا جدا ہون تو ہر بار گرہ خوب نہین لگتی پس اسلیے چاہا مینے کہ اس کتاب کو موافق اپنی عقل ناقص کے ان کتابون اور غیر انکے سے انتخاب کر کے ترتیب دون کہ ہر روایت مین پہلے فضائل ہون اور پھر مصائب ہون کہ یہ طریقہ حدیث خوانون مین سے کسینے نہین کیا اور اگر خدا تعالی چاہے تو ذاکرونکو بہی یہ طریقہ پسند آوے اور آسان پڑے اور ثواب جناب سید مغفور کا اور جن بزرگوارونکی تصنیف سے مینے انتخاب کیا ہے زیادہ ہوے پس جاننا چاہیے کہ اکثر روایات تو اسمین ضیاء الابصار کی ہین اور بعض روایات تصنیف مرزا مغل صاحب غافل اور مرزا جعفر علی صاحب فصیح اور مرزا امان بیگ صاحب اور سید اظہر علی کربلائی سے کہ کتاب اونکی زاد العاقبت ہے انتخاب کی ہین اور بعض روایات کتاب خرایج اور بیاض فخری وغیرہ مین سے نکالین ہین تا مین بہی شریک ثواب ہون انشاء اللہ تعالی اور نام رکھا مینے اس کتاب کا

خلاصة المصائب

اور بعد اسکے ایک کتاب اور جمع کر رہا ہون کہ اُسمین سب معصومونکا احوال تولد اور وفات مع زیارت اونحضرات کی جمع کیا ہے اگر فرصت پاتا ہون تو اوسے بہی انشاء اللہ طیار کر کے خدمت مومنین مین حاضر کرتا ہون پس امیدوار ہون اون بزرگوارونسے کہ جو اسے پڑہین بعد دعاے بقاے سلطنت اعلی ادام اللہ ملکہ اور دعاے علماء دین کی دعاے خیر اون بزرگوارونکے لیے کرین کہ جنکی کتب سے مینے یہ باقیات الصالحات جمع کی ہے اور اونکے لیے کہ جنہون نے اسمین مدد کی ہے اور بعد اسکے اس عاصی کو بہی بدعاے خیر یاد فرمائین کہ یہ ادناترین بندہ صمدی اور خاک پاے غلامان

نبوتی اور ترقی خواہ شیعیان مرتضوی محمد ہادی بن مرزا علی ولد مرزا ابیر علی ولد سہراب علیخان بن طاہر بن
خان وزیر بادشاہ توران قوم برلاس سے یعنی اولاد ابرومی خان کہ لقب اونکا برلاس تہا اور قاجولی بہادر
کہ سپہ سالار تہے فوج پدر اپنے تومنہ خان کی اور تومنہ خان اولاد مغول خان سے تہے اور مغول خان پشت ہفتم یافث بن حضرت
نوح تہے پس نہین ذکر کیا آبا و اجداد کو از راہ افتخار کے بلکہ بموجب ارشاد خداوند غفار کہ فرماتا ہے وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا یعنی گردانا ہمنے تمہین از راہ شعبی اور قبیلونکی تا اون نشانون سے پہچانے جاؤ
اور تذکرہ آبا باعث افتخار نہین ہو سکتا اس لیے کہ دنیا مین اسے کوئی پوچہتا نہین اور خدا کے آگے اسکی کچہہ
قدر نہین کہ تمہین اسی آیہ کی خدا فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بہ تحقیق کہ بزرگتر تمہین کا نزدیک
خدا کے وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو تم مین سے پس پہلے چاہیے کہ فہرست روایات بیان ہو اور پہر روایت پر ہندسہ
اوس صفحہ کا لکہا ہو کہ جس صفحہ سے وہ روایت شروع ہوئی ہو تا جب ذاکر ارادہ پڑہنے کا کرے فہرست
مین دیکہکر جو روایت پڑہنی منظور ہو اوسے جلد نکال لے اور احتیاج تلاش کی نہو روایت اول خواب
ہندہ مادر معاویہ و خاتمہ ارادہ سفر جناب امام حسین روایت دوم محبت رسولخدا با امام حسین اور کوچ
مدینے سے پہر احوال مختلف روایت سوم فضائل بکا پہر کوچ جناب امام حسین اور پہوڑنا فاطمہ صغریٰ کا
روایت چہارم فضائل زیارت اور استعجاب عائشہ اور روایت سلیمان اعمش پہر اضطراب
جناب زینبؑ راہ مین اور مرنا بادشاہ جنات کا روایت پنجم روایت ثواب بکا اور روانگی حضرت مسلم
سمت کوفہ پہر احوال شہادت حضرت مسلم روایت ششم بیان فضائل گریہ کنندگان و زائران
امام حسینؑ پہر احوال منزل سوق اور آنا خبر شہادت مسلم روایت ہفتم فضائل اہلبیت پہر گم ہونا
جناب امام حسینؑ کا اور معاف ہونا تقصیر ملک پہر ملاقات فوج حر خاتمہ مصائب امام پر روایت
ہشتم ثواب بکا پہر افتخار کعبہ پہر پہونچنا حضرت آدمؑ و حضرت ابراہیمؑ و جناب رسولخدا و جناب
علی مرتضیٰؑ اور جناب خامس آل عبا کا زمین کربلا پر روایت نہم احوال شہادت جناب امام حسینؑ
و مصائب حضرت و آنا حضرت عمر کا اور شہید ہونا امامؑ کا اور رونا جانور و نکا روایت دہم فضائل
جناب امام حسینؑ و انصار آنحضرت و خبر شہادت از فرمودہ رسولخدا پہر شہادت ہونی ابوذر غفاری کی

اور آنا فقیر کا پانی لیکر پہر احوال شہادت اور بیٹھنا گھوڑیکا روایت بست و پنجم پامال گھوڑونکا پشت
امامؑ پر پہر مناجات حضرت موسیٰ پہر خون برسنا آسمان سی پہر احوال شہادت امام حسینؑ کا روایت
بست و ششم روایت ریان بن شبیب ثواب بکا مین پہر نازل ہونا فرشتی کا واسطی خبر شہادت
جناب امام حسینؑ کی اور نازل ہونا ملائکہ کا رسول خداؐ پر تعزیت امام حسینؑ کی لیے اور آنا سید احنف کا اور
شہید ہونا روایت بست و ہفتم روایت خواب رسول خداؐ پہر احوال سید علوی اور پہر بیان کرنا
اونکا احوال شہادت جناب امام حسینؑ روایت بست و ہشتم روایت چوستار رسول خداؐ کا زبان
امام حسینؑ کو پہر اونٹ بنا بواسطۂ امام حسینؑ پہر آنا حضرتکا نعش علی اکبرؑ پر اور رخصت کرنا حرم کو اور
حال شہادت اور گریہ سکینہؑ نعش پدر پر روایت بست و نہم ثواب گریہ پہر مصائب امام حسینؑ
اور گرنا گھوڑیسے اور نکلنا خیمہ مین سی تین لڑکونکا روایت سی ام فضائل شیعہ پہر تفسیر کہیعص پہر
خواب عرب اور حال شہادت امام حسینؑ روایت سی و یکم روایت صحیح مسلم تفسیر وما بکت علیہم
السماء پہر روایت ابن شبیب پہر شہر دینا رسول خداؐ کا امام حسینؑ کو پہر مصائب و آنحضرتکی اور گھوڑا
ڈالنا پانی مین اور تیر لگانا ایک ظالم کا دہن شریف پر اور گھوڑیسی گرنا روایت سی و دوم سبب
نزول ہل اتی پہر فضائل جناب امیرؑ پہر مصائب جناب امام حسینؑ در روایت ہلال بن نافع اور شہادت
آنحضرت روایت سی و سوم دست بریدن گوشت فروش اور آنا کرتہ کا واسطے جناب امیرؑ کی اور خلعت
عید واسطے حسنینؑ کی آنا پہر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسینؑ کا اور شہید ہونا حضرتکا روایت سی
و چہارم نزول ملائکہ روز عاشورا اور آنسو ہوتی ہوکر آنا حسینؑ مین پہر گھوڑیکا بیٹھنا امام حسینؑ کے لیے سامنی رسول خداؐ
کی پہر احوال شہادت اور آنا گھوڑیکا خیمہ پر روایت سی و پنجم روایت ملا محمد باقر انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ پر
پہر بیان کرنا فاطمہ صغراؑ کا احوال ظلم اشقیا اور مصائب اہلبیتؑ روایت سی و ششم سوار ہونا
امام حسینؑ کا پشت رسول خدا پر اور روایت ام سلمہؑ اور خاتمہ آنا جانور کا دیوار جناب فاطمہ صغراؑ پر اور خبر دینا شہادت
امام حسینؑ کی روایت سی و ہفتم فضائل شیعہ اور ثواب گریہ اور احوال روز عاشورا رونا
پتہر کی شیر کا اور عداوت عبد القادر ملعون پہر شہید ہونا حضرتکا پہر آنا اہلبیت کا نعش امامؑ پر روایت

دہم

سی وهشتم روایت صفیه و عفو تقصیر فطرس پهر احوال شهادت امام حسینؑ و بکاء دختر حسینؑ
پر نعش آنحضرت روایت سی و نهم ثواب گریه تمهید ذکر احوال حضرت سلیمانؑ پهر گریه جناب
امام حسینؑ اور خاتمه فقرات زیارت پر روایت چهلم فضائل بکا و احوال گرگ پهر مصائب اہلبیتؑ
اور آنا جانورونکا نعش امام حسینؑ پر اور آنا ملعونونکا باراده پامالی شہدا و بچانا شیر کا نعش مبارک کو روایت
چهل و یکم آنا ہرنیکا پیش امام زین العابدینؑ اور پهر احوال تاراجی خیام اور تازیانه مارنا امام زین العابدینؑ کو
روایت چهل و دوم گہواره جهلانا جبرئیل کا اور سوار ہونا امام حسینؑ کا پشت رسولخداؐ پر اور
ملال رسولخداؐ کا گریه امام حسینؑ سے اور آنا جناب سیدهؑ کا نعش امام حسینؑ پر روایت چهل و سوم
معجزه جناب امیرؑ اور ہاتهه کٹنی حبشی کی اور احوال شقاوت ساربان روایت چهل و چهارم
بشارت دینا رسولخداؐ کا جناب سیدهؑ کو ساتهه عقد جناب امیرؑ کی اور پهر انگوٹهی دینا جناب امیرؑ کا رکوع
مین اور حال اونگلی اور ہاتهه کٹنی جناب امام حسینؑ کا ظلم جمال وغیره سے روایت چهل و پنجم فضائل
مجلس و بول امام حسینؑ در کنار رسولخداؐ اور آنا قافله کا کربلا مین بعد عاشورا اور ایمان لانا فرنگن کا روایت
چهل و ششم خبر دینا رسولخداؐ کا جناب سیده کو شهادت جناب امام حسینؑ سے پهر خواب ابن عباس
اور آنا جانور کا مرقد رسولخداؐ پر اور شفا پانا دختر یہودی کا اور اراده گهوڑے دوڑانا ظالمونکا نعش امامؑ پر روایت چهل و
هفتم احوال دعبل اور احوال زن فاحشه اور آنا اہلبیتؑ کا کوفه مین خاتمه حال سر جناب عباسؑ پر روایت
چهل و هشتم خود بخود چکی چلنا خانه جناب سیدهؑ مین پهر آنا معصومه کا باشان و شوکت میدان
حشر پهر اسیری اہلبیتؑ اور آنا کوفه مین روایت چهل و نهم فضائل شیعه اور نصف حسنات
بخشنا معصومونکا انکو پهر ثواب گریه پهر جانا اہلبیتؑ کا سمت شام روایت پنجاهم زینت عرش
با حسنینؑ اور افتخار جبرئیل کا ساتهه خدمت اہلبیتؑ کی پهر مصائب اہلبیتؑ اور جانا کوفه سے شام کو اور
داخل ہونا مجلس یزید مین اور شطرنج کهیلنا اور شراب پینا اوس ملعون کا اور خاتمه روایت سر قدس کے
لٹکانیکا دروازه مسجد پر روایت پنجاه و یکم خون برسنا آسمان سے اور پهر روایت پانچ سجدے کرنا
رسولخداؐ کا بیچ رکوع پهر حال دختر حاتم اور قید ہونا اہل حرم کا اور آنا دربار یزید مین روایت پنجاه و دوم

فضائل بکا اور حال حضرت شہربانو پھر حال تاراجی اہلبیت کا اور داخل ہونا دربار یزید لعین مین
روایت پنجاہ وسوم ثواب گریہ اور آنا لعبا کا وقت تولد جناب امام حسینؑ اور مصائب اونحضر
اور خولی کا سر اقدس کو رکھنا تنور مین اور شام مین ایک ملعونہ کا سر مطہر پر پتھر مارنا روایت پنجاہ
وچہارم گریہ آسمان و زمین و ملائکہ ماتم جناب امام حسینؑ مین اور حضرت موسیٰؑ کا دعا کرنا بنی اسرائیل
کو لینی پھر احوال ورود اہلبیتؑ شام مین روایت پنجاہ وپنجم حکم خدا واسطے حضرت داؤدؑ کی تواضع
کا اور سلوک کا ساتھ فقرا کی اور فروتنی حضرت سلیمانؑ اور حال حضرت جبرئیلؑ اور اہلحرم کا شام مین
جانا روایت پنجاہ وششم یاد کرنا حضرت آدمؑ کا اسمای پنجتنؑ اور آنا امام حسینؑ کا میدان حشر
مین پھر احوال ورود سر اقدس مجلس یزید مین اور حال وکیل شاہ روم روایت پنجاہ وہفتم
فضائل جناب سیدہ پھر دیکھنا جناب سیدہ کو حضرت آدمؑ کا اور چادر اون معصومہ کی گرو ہونی اور
جانا جناب سیدہ کا خانہ یہود مین پھر مصائب اہلبیتؑ اور مانگنا زہیر کا جناب ام کلثومؑ کو کنیزی مین روایت
پنجاہ وہشتم نزول رطب پھر مصائب اہلبیتؑ اور جانا سر اقدس کا مجلس یزید مین اور حال عبدالوہاب
وکیل شاہ روم کا روایت پنجاہ ونہم حال ذبح اسمعیلؑ پھر مصائب جناب امام حسینؑ
اور اہلحرم اور داخل ہونا اون بیکسوں کا مجلس یزید لعنہ اللہ مین روایت شصتم فضائل جناب امام
حسینؑ اور پانچ سجدے کرنا رسول خدا کا بی رکوع کے اور روایت سید عادیہ وکوتوال سمرقند پھر مصائب
اہلبیتؑ اور جانا اونکا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامی کا جناب سکینہؑ کو کنیزی مین روایت شصت
ویکم آنا واسطے جناب حسنینؑ کے دو منبر نور روز قیامت کو اور جانا امام حسینؑ کا خانہ یہود مین اور
اسلام لانا اونکا پھر داخلہ اہلحرم دربار یزید پلید مین اور چھڑی لگانا دندان شریف پر اور نکالنا ابوبرزہ
اسلمی کا مجلس سے پھر حکم کرنا قتل امام زین العابدینؑ کا پھر انتقال کرنا دختر امام حسینؑ کا روایت
شصت ودوم فضائل امام زین العابدینؑ کی کتاب خرائج سے اور نکلنا موتی کا شکم ماہی سے
پھر داخل ہونا اہلحرم کا شام مین اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر جانا دربار لعین مین حال
خراب سے اور قید ہونا اوس مکان مین کہ جہان سانپ اور بچھو بہری تہی روایت شصت وسوم

 پس فہرست جانی تو جاننا چاہیے کہ
ذاکر کو خیال رنگ مجلس کا ضرور ہے کہ مجلس متوجہ سماعت ہے یا دل برداشتہ اگر ذکر بہت ہوچکا ہو اور گریہ موقوف
ہوگیا ہو اور اتفاق پڑہنے کا ہووے تو حتی الوسع فضائل ہی اکتفا کرے مگر وہ فضائل کہ جو فضائل بہی مشکل ہین
اور روایتوں کے نشانات یہ ہین مع یعنی مستغنی اگر وہ فضائل بہی طولانی ہو وین اور اوس سے بہی زیادہ مختصر پڑہنا منظور

ہووے تو ابتدا کی فضائل پڑہ کے اور جوڑ کے مصائب پڑہ کے چہوڑ دے قجض یعنی وقف جائز بالضرورت
اگر اون فضائل مین سے بہی کچہہ چہوڑ دینا منظور ہووے کہ کچہہ بیچ مین سے چہوڑ دے وہانکا نشان تکج
یعنی ترک جائز اور جہان تک چہوڑ دینا منظور ہووے وہانکا نشان تل رکہا یعنی ترکہ الی ہذا المقام اور اگر
اون دونون جا پر ایک ہندسہ بنا دے تو خوب ہے اور بعضے مقام ایسے ہین کہ وہان فضائل چہوڑ کے مصائب
بہی پڑہنا مناسب ہوتا ہے وہ مقام یہہ ہین کہ رقت خوب ہو رہی ہووے اور مختصر بہی پڑہنے کا ارادہ ہووے
تو اگر پڑہے گا تو نئے سر سے مجلس کو خاموش کر کے آمادہ کرنا ہوئیگا تو اس جاہین صورتین ہین ایک تو یہہ ہے
کہ گرہ کی عبارت کو تو چہوڑ دے اسواسطے کہ اوسمین رعایت ہوگی اوسکے پر فضائل کی تو مصائب سے شروع کرے
فضائل کے وہانکا نشان بج یعنی ابتدا جائز اور دوسری صورت یہہ ہے کہ کچہہ فضائل بچا کے یا کوئی چہوٹی
سی روایت پڑہ کے شروع کرے وہانکا نشان بجع یعنی ابتدا جائز مع الفضائل اور تیسری صورت
یہہ ہے کہ جو ذاکر پڑہ کے اوترا ہووے اوسی کا باقی احوال پڑہے مثلاً جناب عباسؑ کی شہادت ذاکر پڑہ چکا ہے تو
جناب امام حسینؑ نے جو اشعار ماتم جناب عباسؑ مین پڑہے ہین وہ پڑہے اور شہادت علی اصغرؑ دوسرے طور سے
جو قبل شہادت علی اکبرؑ کے ہے وہ پڑہے اور اگر شہادت علی اکبرؑ کی ذاکر پڑہ چکا ہووے تو اوسکے بعد آنا جناب امام حسینؑ کا
نعش علی اکبرؑ پر پڑہے اسیطرح جیسا مناسب ہووے وہان کا نشان بیم یعنی باقیات المقدم اور جو بی اس
صورت کے فقط واسطے اختصار کے پڑہے تو کوئی روایت چہوٹی سے فضائل کی بہی پڑہکر مصائب پڑہنا شروع کرے
اوسکا نشان وہی ہے جو کہ اوپر بیان ہوا ہے بجع یعنی ابتدا جائز مع فضائل اور بعضے جا تو ابتدا جائز
ہے مگر خلاصہ کچہہ آگے کا کر لینا اوسمین ربط ہو جاوے نشان وہانکا بجعط ہے اے جَازَ الْاِبْتِدَاءُ
مَعَ الرَّابِطِ اور بعضے جا درمیان سے چہوڑ دینا مناسب ہے کیونکہ آگے خیال ہوتا ہے کہ روایت طولانی ہے مجلس
پریشان نہو جائے وہانکا نشان ق یعنی وقف مطلق اسلئے آگے جو ایسا ہی مجلس کو آمادہ دیکہے تو پڑہے
نہین تو نہ پڑہے اور بعضے جا ایسی ہے کہ وہان چہوڑنا کچہہ ضرور نہین کہ آگے بہی روایت چست ہے وہانکا
نشان قج اے وَقْفٌ جَائِزٌ اور جہان دو طرحکے نشان بنے ہون تو جانا کہ یہان دونون چیزین
درست ہین مثل قج بہی لکہا ہے اور بج بہی لکہا ہے تو جان لے کہ پڑہنا بہی جائز ہے ۱۶/

اور یہان سے شروع بہی جائز ہے علی ہذا القیاس اورجن روایتونکا درمیان سے چھوڑنا مناسب
نہین اون روایتونکا نشان علامت ای عَلْیُ جَائِزِ التَّرْکِ ان روایتونکو جہان سے پڑہی روایت
پڑہنی ہووے تو پڑہی نہین نہ پڑہے اور اگر دیکہے کہ وقت آخر مجلس تنگ پر آئی یعنی روایت تمام ہونے پر آئی
اور مجلس اب متوجہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پرہہے تو اسیواسطے چاہیے کہ اکثر فضائل اور مصائب یاد ہون
تا عبارت گذشتہ اور آئندہ کا خیال کرکے جوڑ لگاوے یہ نکات اور اشارے عاقلون کے لیے بتائے گئے ہین
تا جہان ضرورت آپڑے وہان ویسا کرین اور نہین تو جو روایت اوسوقت مناسب معلوم ہو
اوسے تمام پڑہے مگر مجلس کو گہبرا نہ دے اتنا نہ پڑہے اور اندازہ پڑہنے کا یہہ ہے کہ صفائی سے اور
تیزی سے اور خوب یاد پڑہے اور جسجا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سے پڑہے اور دوسرے یہ چاہیے کہ جب
ذاکر منبر پر جائے تو حتی المقدور باوضو ہو کہ منبر مقام عالی ہے اور یہہ چاہیے کہ کسی ذاکر کو بنظر حقارت
نہ دیکہے کہ ہم خوب پڑہتے ہین اور یہہ برا پڑہتا ہے اور جو ہم اسکے بعد پڑہین تو خوب رقت ہووےگی یہ گمان غلط ہے
اکثر اسکے خلاف وقوع مین آتا ہے اور نہ کسی ذاکر کے سامنے پڑہنے سے خوف کرے اور جب پڑہنے
تو رجوع خدا سے کرے اور اُسپر توکل کرے اور یہ نیت ثواب پڑہے اور امید ثواب خدا سے رکہے اور یہ جان رکہے
اگر کوئی بہی روئیگا تو یہ داخل ثواب ہوگا اور اگر کوئی نہ روئیگا تو بہی داخل ثواب ہوگا اس لیے کہ اوسکی
نیت سبکے رولانیکی تہی یہ نہین چاہتا ہے کہ کوئی انمین سے کہ حاضر ہین نہ روئے اور جب منبر پر جائے تو
رجوع خدا کیطرف کرکے شروع کرے اور یہ طریق مرثیہ خوانونکا کہ فاتحہ کہتے ہین اس فقیر کو نہایت پسند ہے
پس چاہیے کہ منبر پر جاکے یہ بہی فاتحہ کہے اور خود بہی الحمد پڑہکے شروع کرے کہ حدیث شریف مین آیا ہے
کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ وَکُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ روایت اول احوال خواب
مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسینؑ اور قبر رسولخدا اور جناب فاطمہؑ پر جانا
رُوِیَ اَنَّ هِنْدَ اُمَّ مُعَاوِیَةَ جَاءَتْ اِلٰی دَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ
اِلٰی جَنْبِ عَائِشَةَ روایت مین وارد ہوا ہے کہ ہندہ مادر معاویہ ایکدن دولت سرای جناب رسولخدا

مین آئی اور پہلوی عائشہ مین بیٹھی اور وہ وقت صبح کا تھا وقالت لھا یا بنت ابی بکر رایت رؤیا
عجیبۃ اور عائشہ سے کہنے لگی کہ اے دختر ابی بکر آجکی رات کو مینے ایک خواب عجیب وغریب دیکھا ہے واریدُ
ان اقصہا علی رسول اللہ اور مین چاہتی ہون کہ اس خواب کو پیغمبر کے آگے بیان کرون وذلک قبل
اسلام والدہا معاویۃ اور یہ ماجرا قبل اسلام معاویہ کے ہوا کہ ہنوز معاویہ مطیع اسلام نہوا تھا فقالت
لہا عائشۃ قصیہا علیّ حتی اخبر بہا رسول اللہ عائشہ نے کہا تو میری آگے بیان کر تا مین رسول خدا
کے آگے بیان کرون فقالت انی رایت فی نومی شمسا مشرقۃ علی الدنیا کلہا ہند نے کہا
کہ مینے دیکھا کہ ایک آفتاب تابندہ مہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہے تمام عالم اوسکی نور سے روشن ہوا ہے
فولد من تلک الشمس قمر فاشرق نورہ علی الدنیا پھر کیا دیکھا کہ اوس آفتاب جہانتاب سے
ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سے ساری دنیا منور ہوی ثم ولد من ذلک القمر نجمان زہران
قد ازہرت نورہما المشرق والمغرب بعد اوسکے کیا دیکھتی ہون کہ اوس چاند سے دو تارے چمکتے ہوے
نکلے کہ اونکی نور سے مشرق ومغرب روشن ہوا فبینما انا کذلک اذ بدت السحابۃ السوداء مظلمۃ
کانہا اللیل المظلم مین ان سورج اور چاند اور تارونکو دیکھہ رہی تھی ناگاہ ایکطرف سے ایک ابر سیاہ
پیدا ہوا جیسے اندہیری رات ہوتی ہے فولد من تلک السحابۃ السوداء حیۃ رقطاء پھر دیکھا تو اوس
ابر سیاہ مین سے ایک ابلق سانپ پیدا ہوا فدبت الحیۃ الی النجمین فابتلعتہما اور دونون تارونکے
طرف وہ رینگ نزدیک پہونچکر دونونکو نگل گیا فجعل الناس یبکون ویتاسفون علی ذینک النجمین
اوسوقت عجب حال آدمیونکا ہوا بیقرار ہوہوکر اون دونون تارونکی لیے رونے لگے اور افسوس کرنیلگے
اور اپنی سر وصورت خاک مین بہرتے تھے ماتم عظیم برپا تھا ہرطرف شور آہ وواویلا تھا قال فجاءت
عائشۃ الی النبی وقصت علیہ الرؤیا راوی کہتا ہے کہ عائشہ پیغمبر کی پاس آئی اور ہند کی زبانی خواب
بیان کیا فلما سمع النبی کلامہا تغیرت لونہ واستعبر پس جب سنا رسول خدا نے یہ خواب
فرط غم سے رنگ مبارک متغیر ہوگیا وقال یا عائشۃ اما الشمس المشرقۃ فانا اور حضرت
نے فرمایا کہ اے عائشہ آفتاب جہانتاب تو مین ہون واما القمر فہو فاطمۃ ابنتی اور وہ ماہ منیر

میری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا ہی وَاَمَّا الْقَمَرَانِ فَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اور وہ دو کوکب دری حسن اور حسین میری نواسی ہین میری آنکھون کی تارے ہین وَاَمَّا السَّحَابَةُ السَّوْدَاءُ فَهُوَ مُعَاوِيَةُ اور وہ ابر سیاہ تاریک معاویہ پسر ہند ہی وَاَمَّا الْحَيَّةُ الرَّقْطَاءُ فَهُوَ يَزِيدُ اور وہ مار ابلق یزید ہی کہ میری فرزند پر حملہ کریگا جب فاطمہ اپنی حق سی منع کی جائیگی اور بعنہ یاد کریگی اور کوئی اوسکی فریاد کو نہ پہونچیگا جب وہ دنیا سے گذر جائیگی اور علی بھی شمشیر ظلم سے شہید ہو چکیگا تو میری حسن اور حسین سے لوگ دشمنی کرینگے یہان تک کہ جب حسن کو بھی زہر سی شہید کرینگی تو پہر حسین پر فوجون کی چڑہائی ہوگی مدینی سی حسین کو نکالینگی کہین بھی رہنی نہ دینگی اور پیاسا قتل کرینگی پس تمام شیعہ اور محب اوسکی روئینگی خاک اوڑائینگی کبھی حسن کی مصیبت یاد کر کر روئینگی کبھی حسین کی شہادت یاد کر کی جان کہوئینگی فَاَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مین اونکا شفاعت خواہ ہونگا روز قیامت اور عذاب الٰہی سے بچاکر بہشت مین لیجاؤنگا پس حضرات خوشا حال تمہارا کہ روتی ہو تم زوال نجوم فلک امامت پر پس سنیے احوال جناب سید الشہدا کو اور روئیے اوس مظلوم پر تا شفاعت خواہ ہون روز قیامت کو جناب رسولخدا رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ بَايَعَ النَّاسُ اِبْنَهُ كَافَّةً چنانچہ کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ جب معاویہ پسر ابو سفیان لعین کہ جسی ہند نی ابر سیاہ دیکہا تہا بعذاب ہاویہ ملحق ہوا تو مار ابلق یعنی یزید متمکن مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اوسکی قلمرو مین تھے اونہون نی اوس سی بیعت کی اِلَّا اَهْلَ الْكُوفَةِ وَاَهْلَ الْمَدِينَةِ مگر دو شہر باقی رہے مدینہ اور کوفہ کہ وہان کی لوگون نی اوس سی بیعت نکی فَكَتَبَ اِلٰى وَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ اَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ خَاصَّةً مِنَ الْحُسَيْنِ پس حملہ مار ابلق سی انجم فلک امامت پر یہی مراد تہی جب یزید حاکم ہوا تو اوس لعین نی ولید بن عتبہ کو کہ حاکم مدینہ تہا اس مضمون کا نامہ لکہا کہ اہل مدینہ سی بیعت لینا خصوصاً حسین بن علی سے اور ہرگز ہرگز اونسی دست بردار نہونا فَاِنْ اَبٰى فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَابْعَثْ اِلَيَّ بِرَاْسِهِ پس اگر حسین میری بیعت سی انکار کرین تو فرصت ایکدم کی نہ دینا اور سر اونکا کاٹ کر میری طرف روانہ کرنا وَالسَّلَامُ راوی کہتا ہے کہ جب یہ نامہ ولید نی پڑہا تو بہت

متالم ہوا اور ناچار ہو کر خادم اپنا امام حسینؑ پاس بھیجا کہ مجھے آپ سے کچھہ کام ہے آپ یہان تشریف
لائیے اوسوقت امام حسینؑ روضہ جناب سرور کائنات پر بیٹھے تھے پیغام ولید سنکر نہایت محزون و مغموم ہوئے
اور دولتسرا مین تشریف لائے راوی کہتا ہے کہ زینبؑ و ام کلثومؑ و رقیہؑ و عاتکہ نے امام حسینؑ کو غمگین و ملول
دیکھکر رونے لگین فجمع الحسین رجالا من اهل بیته و موالیه و امرهم بالسلاح پس حضرت
نے پچاس اپنے عزیز و انصار سے جمع کیے اور حکم کیا کہ ہتیار لگا لو اور میرے ساتھ چلو مین ولید کے پاس
جاؤن تو تم دروازے پر ولید کے کھڑے رہنا جسوقت آواز میری بلند ہووے تو بیتکلف میرے پاس چلے آنا
قال فجاء الحسین و علیه قباء و رداء اصفر ان غرض کہ حضرت داخل خانۂ ولید ہوئے اوسوقت
قبا اور ردا حضرت کے جسم مبارک پر زرد آراستہ تھی فقام الیه الولید و اجلسه علی یمینه حضرت
کو دیکھکر ولید اوٹھکھڑا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹھایا و مروان بن الحکم جالس الی جانبه اور
مروان بیٹا حکم ولدالزنا کا ایکطرف بیٹھا تھا فلما استقر الجلوس بالحسین قرء الولید کتابا بنعی
معاویة جب حضرت بیٹھے تو ولید نے نامہ یزید کا پڑھا فقال الحسین انا لله و انا الیه راجعون
حضرت نے انا للہ و انا الیہ راجعون فرمایا و قال الحسین انی لا اراك ان تقنع علی بیعتی لیزید سرا
حتی اُبایعه جهرا فیعرف ذلك الناس اور حضرت نے فرمایا اے ولید مجکو گمان نہین ہے کہ تو میری
بیعت مخفی پر راضی ہو تا اینکہ مین علانیہ یزید سے بیعت کرون کہ اور لوگ بھی جانین فقال له الولید
انصرف یا ابا عبد الله پس ولید نے عرض کی کہ آپ تشریف لیجائیے فقال له مروان والله
لئن فارقت الحسین الساعة لا تری منه الا الغبار اوسوقت مروان پکارا کہ اے ولید
کیا کرتا ہے اگر اسوقت امام حسینؑ نے بیعت نکی اور ہاتہ سے نکلجائینگے تو کبھی ہاتہ نہ آوینگے اور سوائے
گرد اور غبار کے تو اور کچھہ نہ دیکھیگا فاحبسه حتی یبایع او اضرب عنقه و عنق اصحابه
فانهم اصحاب فتنة و شر پس مناسب یہی ہے کہ انکو اسوقت قید کر اگر بیعت کرین تو خیر ورنہ
قتل کر اور سر انکا اور انکے اصحاب کا کاٹ کے یزید کے پاس بھیجدے تحقیق کہ اصحاب انکے فتنہ و فساد
برپا کرینگے فلما سمع الحسین کلام مروان بن الحکم قام علی قدمیه و قال کذبت والله

یا ابن الزرقاء اتقتلنی یہ سنکر امام نامدار پھر کر اوٹھکر کھڑے ہوے اور فرمایا ای ولد الزنا تو حکم کرتا ہی میرے قتل پر ای لعین تو جھوٹا ہی اور کسکا مقدور ہی جو مجھکو قتل کرے فضرب علیہ السلام علیہ الکرسی من الحدید کان فی بیت الولید پس اوسوقت جناب امام حسینؑ نے ایک کرسی آہنی کہ مکان ولید مین رکھی تھی اوٹھاکر ولید پر ماری وہ لعین بہاگا فکسروا الباب ودخلوا الدار جو ہین آواز حضرت کی بلند ہوئی تو فرزندان جناب امیرؑ دوڑے اور دروازہ توڑکر مسلح تلوارین پکڑے داخل خانہ ولید ہوے فاول من دخل عنہم شاھراسیفہ العباسؑ ابن علیؑ وجعفرؑ بن علیؑ و عبد اللہ ابن علیؑ وعثمانؑ ابن علیؑ اور اول اون سب سے چلے عباسؑ بن علی تلوار کھینچے ہوے داخل ہوے اور بعد اونکے بہائی اونکے عبد اللہ وجعفر وعثمان والحسینؑ بن الحسنؑ والقاسمؑ ابن الحسنؑ وعلیؑ بن الحسینؑ الاکبرؑ ومسلمؑ بن عقیلؑ مع ابنہ جعفرؑ واھلبیتہ وموالیہ فھموا الدار وھموا ان یضعوا اسیافھم اور حسن مثنی اور قاسمؑ اور علی اکبر ہمشکل پیغمبرؐ اور مسلمؑ بن عقیلؑ مع بیٹے اپنے جعفرؑ اور فرزندان عبد اللہ بن جعفر پس ان سبھون نے گھر کو ولید کے گھیر لیا اور چاہا کہ تلوارین میان سے لین اور ارادہ لڑائی کا کرین فمنعھم الحسینؑ من ذلک جناب امام حسینؑ نے اون سبکو منع کیا اور حضرت باہر آئے راوی کہتا ہی کہ جب سے حضرتؑ ولید کے پاس گئے تھے تو زینبؑ اور ام کلثومؑ اور رقیہؑ اور مادر علی اکبرؑ اور سکینہؑ اور فاطمہ صغراؑ گھبرائی پھرتی تہین کبھی ڈیوڑھی پر جاتی تہین اور کبھی صحن خانہ مین آتی تہین اور زار زار روتی تہین اذ دخل الحسینؑ مع اھلبیتہ فوجد اختہ زینبؑ وسکینۃؑ قائمتین خلف الباب منتظرتین وتبکیان پس حضرت امام حسینؑ مع اہلبیت گھر مین داخل ہوے دیکھا حضرتؑ نے کہ زینبؑ اور سکینہؑ انتظار مین پیچھے دروازے کے کھڑی رو رہی ہین پس حضرت بھی اونہین دیکھکر رونیلگے اور فرمایا کہ ای زینبؑ ای سکینہؑ صبر کرو کہ یہ پہلی مصیبت ہی راوی کہتا ہے کہ حضرتؑ کے گھر مین کُہرام تھا فلما جن اللیل جاء علی قبر جدہ باکیا حزینا پس جب رات ہوئی تو حضرت روتے ہوے روضہ رسول خدا پر آئے وقال السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسینؑ بن فاطمۃؑ فرخک وابن فرختک اور عرض کی سلام ہو تمپر ای

رسولخدا مین ہون حسینؑ فرزند تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ زہرا کا اور مین وہ ہون کہ تم بارہا مجھے اپنے
کاندہے پر سوار کرتے تہے اور تمنے مجھے امانت اپنی امت کو سونپا تہا فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَّهُمْ
خَذَلُوْنِيْ وَضَيَّعُوْنِيْ وَلَمْ يَحْفَظُوْنِيْ پس آگاہ ہو اے نانا تمہاری امت نے میری رعایت نکی اور مجکو
کمال تنگ کیا یہانتک کہ مجکو رہنے نہین دیتی پس مین تمسے رخصت ہونیکو آیا ہون ثُمَّ يَبْكِيْ عِنْدَ الْقَبْرِ
حَتّٰى اِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الصُّبْحِ وَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى قَبْرِهٖ وَنَامَ یہ فرما کر جناب امام حسینؑ دیر تک
روتے رہے جب صبح قریب ہوئی سر مبارک قبر شریف پر رکھکے سو گئے وَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَقْبَلَ
وَمَعَهٗ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ناگاہ خواب مین دیکھا جناب رسولخدا کو کہ ایک گروہ ملائکہ اونکے ہمراہ ہے
اور روتے چلے آتے ہین حَتّٰى ضَمَّ الْحُسَيْنَ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ یہانتک
کہ قریب جناب امام حسینؑ کے آئے اور اونکو اپنی چہاتی سے لگایا اور بوسے درمیان دونون آنکھون کے لیکر فرمایا
يَا حَبِيْبِيْ يَا حُسَيْنُ كَاَنِّيْ اَرَاكَ عَنْ قَرِيْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِكَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ كَرْبَلَاءَ اے
حبیب میرے اے حسینؑ گویا مین دیکھتا ہون تجکو عنقریب کہ تو اپنے خون مین لوٹ رہا ہے اور قوم اشقیا
قصد تیرے ذبح کا کرتی ہین وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰى اور تو اوسوقت
پیاسا ہے اور پانی مانگتا ہے کوئی رحم نہین کہاتا اور پانی نہین دیتا اے فرزند علیؑ و فاطمہ و حسنؑ
ہم سب مشتاق تیرے ہین جلد تعجیل کر آنے مین وَاِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا
بِالشَّهَادَةِ اور اے حسینؑ حق تعالی نے تیرے واسطے بہشت مین بہت سے درجے مقرر کئے ہین لیکن وہ درجے
موقوف ہین تیری شہادت پر فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَنْظُرُ اِلٰى جَدِّهٖ وَيَقُوْلُ یہ سنکر امام حسینؑ رسولخدا کی
طرف دیکھکر رونے لگے اور عرض کی يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا اے نانا اب
مجھے کچھہ احتیاج دنیا کی طرف جانیکی نہین ہے مجھے اپنی قبر مین لیلو کہ مجھے نہایت تنگ کیا ہے فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ پس جناب رسولخدا نے
فرمایا اے روشنی چشم میری ضرور ہے تجھے دنیا مین جانا تاآنکہ دست جفاکاران امت سے شہید ہووے
فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهٖ فَزِعًا مَرْعُوْبًا پس امام حسینؑ یہ خواب دیکھکر روتے ہوے بیدار ہوے

اور خواب اہلبیت سے بیان کیا پس عجب طرح کا غم والم اہل بیت پر طاری ہوا ثُمَّ جَاءَ عَلٰی قَبْرِ
اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ پھر جناب امام مظلوم باکمال حزن وملال قبر جناب فاطمہؑ پر آئے اور یوں کہنے لگے
یَا اُمَّاہُ لَقَدْ اَزْعَجْنَا مِنْ جِوَارِكِ ای امان سخت ناچار ہوں بنی امیہ مجھکو تمہاری ہمسایہ سے چھڑاتے ہیں
حضرت یہ کہہ رہے تھے کہ جناب زینبؑ روتی ہوئیں تشریف لائیں اور قبر جناب فاطمہؑ سے لپٹ کر یہ کہنے
لگیں یَا اُمَّاہُ اَمَا سَمِعْتِ حَالَ کِتَابَۃِ یَزِیْدَ ای امان کچھ سنا تم نے کہ یزید نے تمہارے فرزند حسینؑ کے
لیے کیا لکھا ہے کہ اگر بیعت کریں تو خیر والا سر حسینؑ کا کاٹ کر میرے پاس بھیجدے اسواسطے ناچار بھائی نے
وطن چھوڑتا ہے جناب امام حسینؑ جناب زینبؑ کو گھر میں لائے اور ارادہ سفر کا کیا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ
یَا بُنَیَّ اِلٰی اَیْنَ فَبَکَی الْحُسَیْنُؑ وَقَالَ اِلَی الْعِرَاقِ جناب ام سلمہؑ تیاری سفر دیکھکر بولیں کہ ای
پارہ جگر میرے کہاں کا قصد کیا ہے اوسوقت امامؑ رونے لگے اور فرمایا کہ ای امان عراق کی طرف جاتا ہوں
ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُ اَنَا اَخَافُ مِنْ ذَهَابِكَ اِلَی الْعِرَاقِ ام سلمہؑ نام عراق کا سنکر بولیں کہ مجھے
خوف آتا ہے تیرے عراق کو جانے سے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ یَقُوْلُ یُقْتَلُ وَلَدِیَ الْحُسَیْنُؑ بِاَرْضِ
الْعِرَاقِ یُقَالُ لَهَا کَرْبَلَا اسواسطے کہ مکرر سنا ہے میں نے رسولخدا سے کہ فرماتے تھے کہ فرزند میرا حسینؑ زمین
عراق میں ایکمقام ہے کہ نام اوسکا کربلا ہے بالب تشنہ شہید ہوگا فَبَکَی الْحُسَیْنُؑ بُکَاءً شَدِیْدًا
وَقَالَ لَهَا یَا اُمَّاہُ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ ذٰلِكَ یہ سنکر امام حسینؑ بہت روے اور فرمایا ای امان بخدا
سوگند میں اس سے زیادہ جانتا ہوں کہ وہاں جاکر مع عزیز و یار قتل ہونگا اور ای امان کربلا پر کیا
موقوف ہے جہاں جاؤں اگر سوراخ مار و مور میں چھپونگا تو بھی یہ قوم جفا کار مجھے جیتا نچھوڑے گی پھر
ام سلمہ نے پوچھا کہ کون کون تمہارے ہمراہ جائیگا حضرت نے ہر ایک کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سب میرے ہمراہ
جائینگے فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُؑ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ مُسَافِرًا اِلَی الْکُوْفَۃِ فَلِمَ تَسِیْرُ
اِلَیْهَا بِاَهْلِكَ وَنِسَائِكَ پس ام سلمہؑ دیر تک روئیں اور بولیں ای حسینؑ اگر ارادہ مصمم کوفی
کا ہے تو عورتونکو ہمراہ نہ لیجاؤ کہ بعد تمہاری شہادت کی یہ سب تباہ و ہلاک ہو جائیں گی خصوصاً
یہ اطفال صغیر فَبَکَی الْحُسَیْنُؑ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَلَا تَرَیْهُمْ یَقْتُلُوْنَ عَطْشَانًا

جناب امام حسین یہ سنکر بہت شدت سے روئی اور فرمایا کہ ای امان اکثر لڑکو نہین سے آگی میری پیاسے قتل کیے جائینگے او سوقت سب حضرتے سامنے کھڑے تھے ہر ایک کی طرف اشارہ کرکر فرمایا کہ ای امان یہ نیزے سے مارا جائیگا اور یہ تلوار سے ٹکڑے ہوگا حَتّٰی هٰذَا الطِّفْلُ الَّذِیْ یَرْضَعُ فِیْ حِجْرِ اُمِّهٖ یُذْبَحُ بِسَهْمِ الْعَدُوِّ یہان تک کہ یہ لڑکا کہ مان کی گود مین دودہ پیتا ہی تیر ستم سے شہید ہوگا اُسوقت علی اصغر کا سن ڈیڑہ مہینے کا تہا اور کم زیادہ بہی منقول ہی جب مان نے علی اصغر کی یہ خبر سنی روتی روتی بیہوش ہوگئی اور اُسی دن سے دودہ اُسکا مارے صدمے کم ہوگیا روایت دوم بیان محبت رسول خدا با امام حسین اور کوچ حسین کا مدینے سے اور احوال مختلف سفر اور شہادت و اہل حرم کی تاراجی اور پہر پہونچنی آب و غذا اور آنے شیر مین نعش امام پر کتاب نہایہ مین ام الفضل دایہ حضرت امام حسین سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا دَخَلَ عَلَیَّ یَوْمًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ جَلَسَ عِنْدِیْ ثُمَّ قَالَ هَلُمِّیْ اِلَیَّ ابْنِیْ ایکروز جناب رسالتمآب میرے گھر مین تشریف لائی اور بیٹھے اور فرمایا کہ ای ام الفضل لا میرے جگر گوشہ کو مین نے امام حسین کو حضرت کی گود مین دیا فَقَبَّلَهٗ وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین کو چہاتی سے لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کے بوسے دیے اور گود مین بٹہالیا فَبَالَ الْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِهٖ یکایک امام حسین نے رسول خدا پر بول کیا مین نے اسطرح جہنجلا امام حسین کو حضرت کی گود سے لیلیا کہ امام حسین رونیلگے فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِ اشْتَغْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا مَهْلًا یَا اُمَّ الْفَضْلِ ناگاہ دیکہا مین نے کہ رسول خدا کی بہی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹہا آہستہ اوٹہا ام الفضل کہ یہ ایک قطرہ آب سے پاک ہو جائیگا اور جو رنج کہ میرے جگر گوشے کو پہونچا ہی وہ کیونکر برطرف ہوگا پس ای حضرات مومنین اب یہ مقام غور و تامل ہی کہ جناب رسول خدا کو اوسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جسوقت امام حسین قبر رسول خدا سے رخصت ہونیکو آئی ہونگے اور رو رو کر فرماتے ہونگے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ سلام میرا ہو تمپر ای رسول خدا مین ہون حسین نور عین تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ کا یہ کہکر قبر شریف پر رات بہر روپاکیے اور دعا مانگا کیے جب صبح قریب ہوئی تو حضرت کی آنکہہ

لگ گئی تو دیکھا کہ جناب رسولخدا روتی ہوئی تشریف لائی ہین اور حضرت کو چھاتی سی لگا کر فرماتی ہین
یَا حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ کَاَنِّیْ اَرَاکَ عَنْ قَرِیْبٍ مُرَمَّلاً بِدِمَائِکَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ کَرْبَلَاءَ ای
حبیب میری ای حسین گویا کہ مین دیکھتا ہون کہ تو زمین کربلا پر اپنی لہو مین لوٹتا ہی اور ایک گروہ
تجھے قتل کر رہا ہی وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی اور تو اسوقت ای حسین بہت پیاسا
ہوگا اور کوئی تجھی پانی نہ دیگا امام حسین اپنی نانا کی طرف دیکھکر عرض کرینگی یَا جَدَّاہُ لَا حَاجَةَ لِیْ فِی
الرُّجُوْعِ اِلَی الدُّنْیَا فَخُذْنِیْ اِلَیْکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ قَبْرِکَ ای نانا میرا دل دنیا اور اہل دنیا
سی بیزار ہی مجھے دنیا مین جانیکی احتیاج نہین ہی تم مجھی اپنی قبر مین لیلو یہ خواب دیکھکر چونکے
تو عازم سفر ہوی اسوقت ام سلمہ زوجہ جناب رسولخدا رو کر فرمانی لگین ای فرزند مجھی اندوہناک
نکر سفر عراق سی فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْ جَدِّکَ یَقُوْلُ یُقْتَلُ وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضٍ یُقَالُ
لَهَا کَرْبَلَاءُ پس مینی سنا ہی تیری نانا سی کہ فرماتی تہی کہ حسین قتل کیا جاویگا ایک زمین پر کہ نام اوسکا کربلا ہے
جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اَنَا وَاللّٰہِ اَعْلَمُ ذٰلِکَ مین خوب جانتا ہون قسم خدا کی مین ضرور شہید ہونگا بلکہ
مین روز قتل اپنا اور قاتل کو اپنی جانتا ہون اور اگر تم چاہو تو مین اوس زمین کو دکھا دون ثُمَّ اَشَارَ
بِیَدِہِ الشَّرِیْفَةِ اِلٰی جِهَةِ کَرْبَلَاءَ فَانْخَفَضَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی اَرَاهَا مَضْجَعَهٗ وَمَوْضِعَ مُعَسْکَرِہٖ
پہر حضرت نے اشارہ کیا طرف زمین کربلا کی پس سب زمین پست ہوگئی اور زمین کربلا بلند ہوئی یہانتک
کہ حضرت نے حضرت ام سلمہ کو اپنی قتلگاہ دکہائی کہ یہان مین زخمی ہوکر گرونگا خاک پر تڑپونگا لاشہ
میرا بے سر خاک وخون مین پڑا رہیگا پس ام سلمہ نے اختیار روئین اور فرمایا کہ ای فرزند تم تو راہ خدا مین شہید ہوگے
دختران زہرا اور اہل بیت کو ہمراہ نہ لیجاؤ تا حسرت انکی تو برباد نہو حضرت نے جب نام اہل بیت کا سنا رو
اور فرمایا وَقَدْ شَاءَ اَنْ یَرٰی حَرَمِیْ وَنِسَائِیْ مُسَبِّیِیْنَ مُشَرَّدِیْنَ وَاَطْفَالِیْ مَذْبُوْحِیْنَ
مَاْسُوْرِیْنَ ای امان مقدر مین میری یون ہی ہے کہ مین بظلم وستم شہید ہون اور اطفال میری ذبح
کیے جائین اور میری بہنین اور بیٹیان سب قید ہوکر شتران برہنہ پر سوار ہوکر بلوای عام مین شام
تک جائینگی اور جو فرزند میری قتل سی بچینگی قید ہوکر شام جائینگی وَهُمْ یَسْتَغِیْثُوْنَ فَلَا یَجِدُوْنَ

نَاصِرًا وَّلَا مُعِيْنًا اور وہ فریاد کرینگے اور کوئی فریاد کو اونکی نہ پہونچیگا حضرت ام سلمہ نے تہا کہ تمہارے نانا نے مٹی کربلا کی دی تہی مین نے اوسے ایک شیشہ مین رکہا ہے یہ سنکر حضرت نے بہی اعجاز سے مٹی کربلا کی دی او فرمایا اے امان وہ مٹی کہ تمہین نانا نے دی تہی اوس سے علیحدہ اسے بہی ایک شیشہ مین رکہو فَاِذَا فَاضَتَا دَمًا فَاعْلَمِيْ اَنِّيْ قَدْ قُتِلْتُ پس جب دونون شیشون سے خون اوبلے تو تم یقین کرنا کہ مین قتل ہوا یہ کہکر حضرت روانہ ہوے اور سب اہل مدینہ روتے رہگئے حَتّٰی وَصَلَ الْحُسَيْنُ اِلٰی كَرْبَلَا یہان تک کہ امام حسین وارد کربلا ہوے جب حضرت کے ورود کی خبر ابن زیاد نے سنی تو فوجین بہیجنا شروع کین فَاجْتَمَعَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ سِتَّمِائَةُ اَلْفِ فَارِسٍ وَّمِائَةُ اَلْفِ رَاجِلٍ وَّمِائَةُ اَلْفِ رِسَالٍ یہانتک کہ بعضے روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چہہ روز مین چہہ لاکہہ ملعون جمع ہوے کہ انمین دو لاکہہ تیر انداز تہے یہ سب فقط فرزند رسول خدا کے قتل کرنیکو اسقدر ریلوا ملعونون کا تہا کہ کثرت فوج سے زمین کربلا نظر نہ آتی تہی اور آواز گہوڑون کی ٹاپون کی سنکر لڑکے گہبراتے تہے پس اون نابکارون نے چارون طرف سے گہیر لیا اور رستہ دریاے فرات کا بند کردیا فَاضْطَرَبَتِ النِّسَاءُ حَتّٰی جَفَّ اللَّبَنُ لِاُمِّ الرَّضِيْعِ عورتین نہایت مضطرب ہوئین تا آنکہ مادر علی اصغر کا دودہ خشک ہوگیا قَالَ فَرَاَيْتُ اِنَّ اَكْثَرَ الصِّبْيَانِ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْخِبَاءِ وَيَقُوْلُوْنَ الْعَطَشَ الْعَطَشَ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا راوی کہتا ہے کہ روز عاشورا دیکہتا تہا مین کہ اکثر لڑکے مارے پیاس کے باہر خیمے سے آتے تہے اور العطش العطش کہکر چلاتے تہے اور کثرت فوج دیکہکر پہر خیمے مین چلے جاتے تہے وَالْحُسَيْنُ فِيْ ثَمَانِيَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ ادہر تو یہ کثرت فوج تہی کہ جیسا بیان ہوا اور جناب امام حسین کے ساتہہ اٹہائیس تو عزیز تہے کہ جسمین بعضے حد بلوغ کو بہی نہ پہونچے تہے اور پچاس رفیق تہے پس عمر سعد لعین نے روز عاشورا لڑائی شروع کی اور تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا اور کہا اے گروہ کوفہ و شام گواہ رہنا کہ پہلا تیر لشکر حسین پر اس شقی نے مارا ہے پس اصحاب و عزیز حضرت کے شہید ہونیلگے یہان تک کہ قاسم پامال سم اسپان ہوے حضرت عباس کے شانے تن سے جدا ہوے علی اکبر کو برچہی لگی علی اصغر نے گود مین سرور کی تیر کہایا اور جو شہید ہوتا تہا لاشہ اوسکا حضرت لا کر اوٹہا لاتے

(حاشیہ) بہمنی ... [illegible]

اور لاشیں پر لاش رکھتے تھے تا پامال سم اسپان نہو مگر ہزار حیف جب وہ حضرت شہید ہوئے تو کوئی ایسا نتہا کہ لاش کو حضرت کی اوٹھالائے آندہی سیاہ چلتی تھی اور جانور آشیانے چھوڑ کر لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا اور پانی فرات کا مانند خون تازہ کے جوش مارتا تھا اور برابر قامت نیزہ کے اوچھلتا تھا آسمان سے خون برستا تھا اور آفتاب کو گہن لگا تھا فَنَادٰی مُنَادٍ قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یس آئی ایک منادی نے درمیان آسمان و زمین کے کہ قتل کیا گیا فرزند رسول خدا قُتِلَ وَاللّٰہِ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ افسوس قتل ہوا امام پسر امام برادر امام اور اہل مدینہ کو مطلق اس ماجرے سے اطلاع نتھی ابن عباس کہتے ہیں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے پیغمبر رسول خدا کو خواب میں دیکھا وَھُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا کہ وہ جناب کربلا کی طرف سے تشریف لاتے ہیں اور سر اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہوئی ہے وَھُوَ بَاکِی الْعَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ گریان ہیں آنسو جاری ہیں با دل غمگین دو شیشے حضرت کے ساتھ خون سے بھرے ہیں پس عرض کی میں نے یا رسول اللہ مَا ھَاتَانِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوَّتَانِ دَمًا ای پیغمبر خدا آپ کے پاس یہ خون سے بھرے شیشے کیسے ہیں حضرت شدت سے روئے اور فرمایا ھٰذِہٖ فِیْھَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَھٰذِہٖ اُخْرٰی مِنْ دِمَاءِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اس شیشے میں تو خون میرے نواسے اور فرزند حسین کا ہے اور دوسرے میں خون اوسکے اصحاب کا ہے یہ خواب دیکھکر میں غمناک اوٹھا اور دل میں کہتا تھا کہ خدا خیر کرے عجب طرح کا خواب مینے دیکھا ہے جب باہر نکلا فَرَاَیْتُ وَاللّٰہِ الْمَدِیْنَۃَ کَاَنَّھَا ضَبَابٌ پس دیکھا مینے کہ ایک غبار نے مدینے کو گھیر لیا ہے فَرَاَیْتُ الشَّمْسَ کَاَنَّھَا مُنْکَسِفَۃٌ اور آفتاب کو گہن لگا ہے اور سرخ ہوا ہے مانند طشت پر از خون کے وَرَاَیْتُ حِیْطَانَ الْمَدِیْنَۃِ عَلَیْھَا دَمٌ عَبِیْطٌ اور دیکھا کہ دیوار ہائے مدینہ خون سے افشان ہیں ناگاہ آواز رونے اور پیٹنے کی خانہ ام سلمہ سے بلند ہوئی یہ بین رو رو کر کرتی تھیں یَا بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسْعِدْنَنِیْ وَابْکِیْنَ مَعِیْ فَقَدْ قُتِلَ سَیِّدُکُنَّ وَشَبَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ای بیٹیو عبد المطلب کی ساتھ دو میرا اور رو میرے ساتھ کہ شہید ہوا سید تمھارا اور سید جوانان اہل جنت پس آواز حضرت ام سلمہ سنکر سب روتی

پہنچی خانہ ام سلمہ مین جمع ہوئین فقیل مِنْ اَیْنَ عَلِمْتِ ذٰلِکَ کسی نے کہا ای زوجہ رسولخدا یہ خبر تمنے کس سے سنی اور کون خبر لایا ہے شہادت جناب امام حسینؑ کی قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ السَّاعَۃَ فِی الْمَنَامِ شَعِثًا مَذْعُوْرًا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ وہ بولین کہ ابھی مینے جناب رسولخدا کو خواب مین دیکھا کہ چہرہ مبارک اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہے اور وہ حضرت غمگین اور اندوہناک ہین مینے پوچھا کہ ای رسولخدا کیا حال ہے آپکا فَقَالَ قُتِلَ اِبْنِیَ الْحُسَیْنُ وَاَھْلُ بَیْتِہٖ حضرت رونے لگے اور جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند دلبند حسینؑ کو مع اہل بیت بھوکا پیاسا شہید کیا جب آنکھ میری اس قلق سے کھل گئی فَنَظَرْتُ اِلَی الْقَارُوْرَتَیْنِ فَاِذَا صَارَتَا دَمًا عَبِیْطًا یَفُوْرُ پس دیکھا مینے طرف اون دونون شیشون کے کہ خون تازہ دونون مین سے جوش مارتا ہے یہ ماجرا سنکر عجیب طرح کا شور رونے اور پیٹنے کا بلند ہوا کہ گویا قیامت قائم ہوئی تھی وَنُقِلَ اَنَّہٗ لَمْ یُقْلَبْ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ حَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَہٗ دَمٌ عَبِیْطٌ اور حدیث مین وارد ہے کہ اوس روز کوئی سنگ وکلوخ زمین سے نہ اوٹھایا مگر اوسکے نیچے خون تازہ پاتی تھی کہ جوش مارتا تھا اور آسمان سے خون تازہ برستا تھا حَتّٰی بَقِیَ اَثَرُہٗ عَلَی النَّبَاتِ حَتّٰی فَنٰی یہانتک کہ اثر خون گہاس پر باقی رہا کہ گہاس فنا ہوئی اور مدینے مین غل رونیکا تھا اور چارون طرف آثار قیامت ظاہر تھے اور لشکر ابن سعد اہل بیت کو لوٹ رہا تھا اور خیمونمین آگ لگادی تھی فریاد وامحمداہ واعلیاہ کی دختران جناب فاطمہؑ سے بلند تھی اور کوئی رحم نکھاتا تھا اور وہ ظالم اپنے ظلم و ستم سے باز نہ آتے تھے یہانتک کہ جب لعین لوٹنے سے فارغ ہوے اور اہل بیت شیر خدا اسیر اشقیا ہو چکے اَقَامَ ابْنُ سَعْدٍ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ تو ابن سعد ملعون اوس روز وہان مقام کیا وَاَمَرَ بِقَطْعِ رُؤُوْسِ الْبَاقِیْنَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ فَقُطِعَتْ اور اوس لعین نے حکم کیا کہ باقی سرون کو اہلبیت اور اصحاب حسینؑ کی کاٹ لو اسواسطے کہ جیتے جی جناب امام حسینؑ کے سر کسیکا کوئی لعین کاٹ نہین سکا وامصیبتاہ وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دوڑے ایک کافر جاکر سر جناب عباسؑ علمدار کا کاٹ لایا کسی منافق نے سر جناب علی اکبر ہمشکل پیغمبرؐ کا جدا کیا کسی نے سر حضرت قاسم بن حسنؑ کا جدا کیا

اور کسی نے سر عونؑ و محمدؑ کا جدا کیا کسی نے سر اقدس حبیب ابن مظاہر کا جدا کیا اور کسی نے
سر مقدس زہیر قین کو کاٹا اسی طرح سب اصحاب اور فرزندون کے سرونکو کاٹ کر اوس شقی کے
سامنے لائے بہت خوش ہوا پہر حکم کیا کہ اطفال اور اہل بیت حسینؑ کے بہوک اور پیاس سے مرتے ہین
واسطے فاقہ شکنی کے ایک ایک کوزہ پانی کا اور ستنجا بہنا ہوا او نکے لیے بہیجو پس خیال کیجیے کہ جسوقت
وہ پانی آیا ہوگا تو اہل بیت پر کیا حال گذرا ہوگا کہ اوسیدن اوس پانیکے لیے عباسؑ کے شانے
کاٹے گئے علی اصغرؑ کے گلوے نازک پر تیر لگا وہ معصوم اوسی صدمے سے شہید ہوا حضرت علی اکبرؑ
شدت تشنگی سے مجبور ہوکر جناب امام حسینؑ سے عرض کرتے تہے یَا اَبَتَاہُ اَلْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِیْ
وَثِقْلُ الْحَدِیْدِ اَجْھَدَنِیْ اے بابا پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے اور گرانی آہن مجھے رنج دیتی ہے
فَھَلْ اِلٰی شَرْبَۃٍ مِّنَ الْمَاءِ سَبِیْلٌ پس اے بابا ایک جرعہ آب ہوسکتا ہے کہ پیاس اپنی بجھاؤن
فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَ قَالَ یَعِزُّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ عَلَیَّ اَنْ تَدْعُوْھُمْ فَلَا یُجِیْبُوْکَ جناب
امام حسینؑ یہ سنکر بہت روئے اور فرمایا ایفرزند بہت دشوار ہے جناب رسولخدا اور علی مرتضےؑ
اور مجہپر کہ تو پانی مانگے اور ہمین دینسکون فَاَیْنَ لَکَ الْمَاءُ یَا بُنَیَّ پس کہان ہے پانی ایفرزند کہ
مین تجھے دون آخرالامر وہ لخت جگر حسینؑ پیاسا شہید ہوا اور امام حسینؑ کا بہی وقت شہادت
یہی حال تہا یَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ وَ یَطْلُبُ الْمَاءَ کہ چباتے تہے حضرت زبان مبارک کو
مارے پیاس کے اور فرماتے تہے کہ تہوڑا پانی دو کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہے اوسکے
جواب مین تیر اور نیزے لعین مارتے تہے اور سخت باتین کرتے تہے غرض کہ اوس جناب کو بہی
شہید کیا اور ایک بوند پانی ندیا جب یہ حال ہو تو اہل بیت پیاس اپنی کیونکر بجہاوین اور حالانکہ
ابہی تک لاشے سبکے خونمین ڈوبے اور بیگور و کفن پڑے ہین اور سر نیزون پر چڑہے ہین پس اس
صورت مین کون موقع کہانے پینے کا تہا پس دیکھتے ہی پانی اور ستنجے کے سب اہل بیت ہوکے
پیاس عزیزون کی یاد کرکے جان کہوئینگی مگر سبحان اللہ کیا مطیع خدا مالک تسلیم و رضا تہے
کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے جو سمجہایا کہ صبر کرو اور رضامند ہے خدا پر شاکر رہو اور فاقہ شکنی

کرو تو سب نے صبر اور ضبط کرکے فرمان امام ادا کیا فجمع ابن سعد قتلاہ وصلی علیہم ودفنہم وترک الحسین واصحابہ پس عمر سعد لعین نے اپنے کشتوں کو جمع کیا اور نماز پڑھ کر دفن کیا اور چھوڑ دیا بے دفن حسین کو اور اصحاب حسین کو افسوس صد ہزار افسوس اس غدارات دنیا ہے ناپایدار اور عقل پلید اوس ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکی واسطے حلہ بہشت آیا ہو اور اوسکے نانا کے حق میں لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر نہوتا تو ای حبیب ہمارے تو ہم نہ پیدا کرتے آسمانوں کو ارشاد جناب باری عزاسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج بیکفن جلتی زمین پر پڑا رہے اور لاشے اون ناپاکو نکے دفن ہون قال لما مضی یوم جاء القوم یضحکون الی عمر بن سعد وقالوا انا شئنا ان اوطینا الخیول علی جثۃ الحسین راوی کہتا ہے کہ اکثر بعد شہادت حسین کے کچھ لوگ عمر سعد کے پاس آئے ہنستے ہوے اور کہا ہم امیدوار ہین کہ اگر اجازت پائین تو نعش حسین پر گھوڑے دوڑالین تاکہ ہمین اون ملعونون کی ٹھنڈی ہون اسواسطے کہ اسکے باپ علی نے لیلۃ الہریر اور جنگ صفین مین ہمارے باپ اور دادے قتل کیے ہین آج روز ہمارے بدلے کا ہے یہ سنکر عمر سعد نے کہا کہ تم مختار ہو فارادوا ان یوطوا الخیل علی جسم الحسین پس اون کافرون نے ارادہ گھوڑے دوڑانیکا کیا جب یہ خبر اہل بیت نے سنی عجب طرح کا دلہر او نکو رنج بالائے رنج ہوا فجاء الاسد ویقبل جسم الحسین وھو یبکی ویقول پس قدرت خدا سے ایک شیر ظاہر ہوا اور لاشوں مین آکر لاش جناب سید الشہدا علیہ السلام ڈھونڈنے لگا جب نعش حضرت کی ملی تو جسم شریف کو بوسے لینے لگا اور سر آسمان کیطرف اوٹھا کر بولا انظر الی ابن بنت نبیک قتلوہ عطشانا ثم ارادوا ان یوطوا الخیل علی جسمہ خداوندا دیکھ تو بیکسی اور مظلومی اپنے پیغمبر نواسے کی کہ ان لوگون نے اوسے تین روز کا پیاسا قتل کیا اور مرتے دم بھی پانی ندیا اور اسپر اب چاہتے ہین کہ اوسکی لاش پر گھوڑے دوڑائین ثم حمل حتی قتل منہم ثلثۃ عشر رجلا یہ کہکر شیر نے اون لعینون پر حملہ کیا اور تیرہ آدمی واصل جہنم کیے اور باقی بھاگ گئے اور جسم حضرت کا اوسے محفوظ رہا اللھم العن قتلۃ الحسین واصحابہ روایت سوم فضائل گریہ اور سفر کرنے امام حسین

اور جھوڑنے فاطمہ صغرا مین قَالَ الْبَاقِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الْحُسَیْنِ حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدِّہٖ جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہداؑ پر چشم پر آب ہوا اور ایکقطرہ بھی روان ہو رخسارے پر بَوَّاہُ اللّٰہُ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یَسْکُنُہَا اَحْقَابًا ثواب اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالے اوسے بہشت مین جگہہ دیتا ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہا کرے وَرُوِیَ اَنَّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ تَجِیْئُ فِیْ مَجْلِسٍ یُذْکَرُ فِیْہِ مَصَائِبُ الْحُسَیْنِ اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ جس گھر مین مجلس ماتم امام حسینؑ مین مصائب امام بیان ہوتے ہین تو جناب فاطمہ زہرا دختر جناب رسولخدا بھی تشریف لاتے ہین وَمَعَہَا مَرْیَمُ وَخُدَیْجَۃُ وَاٰسِیَۃُ اور ساتھہ جناب سیدہ کے مریم مادر عیسےؑ اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زن فرعون بھی ہوتی ہین وَفِیْ یَدِھَا خِرْقَۃٌ تَمْسَحُ بِہَا دُمُوْعَ الْبَاکِیْنَ وَتَقُوْلُ طُوْبٰی لَکُمْ یَا اَحِبَّائِیْ تُعَزُّوْنَ وَتَبْکُوْنَ عَلٰی وَلَدِیَ الْغَرِیْبِ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ اَبَوَاہُ فِی الدُّنْیَا اَنَا اُشْرِکُ مَعَکُمْ فِی الْعَزَاءِ وَاَشْفَعُکُمْ فِی الْقِیَامَۃِ اور ہاتھہ مین اوس جناب کے رومال ہوتا ہے کہ اوس سے آنسو رونیوالونکے پونچھہ کر کمال شفقت فرماتی ہین کہ خوشا حال تمہارا اے دوستو میرے تم روتے ہو ایسے میرے غریب فرزند پر کہ دنیا مین جسکا باپ ہے نہ مان اور مین بھی شریک تمہارے ساتھہ رونے اور پیٹنے مین ہون اور روز قیامت کو شفاعت خواہ تمہاری ہونگی خدا سے پس اے حضرات سنیے شفقت جناب سیدہ کی اور روئیے مصیبت امام حسین علیہ السلام پر کہ جسکو ظالمون نے وطن اور عزیزون سے چھڑایا وہ جناب بے گریان روضۂ رسولخدا مین آئے ہین اور فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَۃَ فَرْخُکَ وَابْنُ فَرْخَتِکَ سلام ہو تمپر اے رسولخدا مین ہون حسین پسر فاطمہ بیٹا تمہاری بیٹی کا پس رات بھر حضرت رویا کیے جب قریب صبح آنکھہ لگ گئی تو رسولخدا کو خواب مین دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور چھاتی سے لگایا اور فرمایا اے حبیب میرے اے حسین گویا مین عنقریب دیکھتا ہون تجھے کہ تو اپنے خون مین لوٹتا ہے اور زمین کربلا مین ذبح کیا گیا ہے وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی اور تو اے فرزند اوس وقت پیاسا ہے اور کوئی

پانی نہین پیتاہی جناب امام حسینؑ نے حضرت کی طرف دیکھہ کر عرض کی ای نانا مجھے دنیا مین جانیکی
کچھہ حاجت نہین ہی تم مجھے اپنی قبر مین لیلو حضرت نے فرمایا لابد ہے کہ تو جاوے اور شہید ہو کہ خدا نے
تیرے لیے درجات عالی مقرر کئے ہین نہ پہونچیگا اون درجات کو مگر شہید ہو کر جب حضرت خواب سے چونکے تو
گھر مین آئے اور مہیای سفر ہوے تو سبکے ساتھہ لینے کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو اور چھوڑنا فاطمہ کا
حضرت پر بھی شاق تھا لیکن سبب یہ تھا کہ فاطمہ کو جو حضرت نے ساتھہ نلیا تو روایت مین وارد ہوا ہے
اِنَّ فَاطِمَةَ الصُّغْرىٰ كَانَتْ مَرِيضَةً يَوْمَ خُرُوجِ وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْعِرَاقِ کہ جس روز
سید الشہدا مدینے سے کوچ کرتے تھے فاطمہ صغرا امام زادی بیمار تھی اور بدرجہ کمال نقیہ و ناتوان
ہو گئی تھی اس جہت سے جناب امام حسینؑ نے اوسے ام سلمہ زوجہ رسول خدا کے سپرد کیا تھا اور فرمایا تھا
کہ ای امان بیمار داری مین اس غمدیدہ فراق رسیدہ کے مصروف رہنا جسوقت فاطمہ صغرا نے یہ
بات سنی کہ بابا مجھے اس مکان تنہا مین چھوڑ جاوینگے باوجود نقاہت و ناتوانی کے حضرت کے پاس
آکے عرض کی ای بابا مین سنتی ہون کہ آپ نے عزم سفر کیا ہے اور اس بیمار کو چھوڑ جائیگا جب سے
یہ بات سنی ہے ہوش و حواس میرے جاتے رہے ہین ای بابا سبکو ساتھہ لیے جاتے ہو یہان تک کہ
میرے بھائی شیر خوار کو اور مجھے یہین چھوڑتے ہو اگر مجھسے کوئی تقصیر کی ہو تو مجھے بخشیے کہ آپ کریم
ابن الکریم ہین حضرت نے فرمایا ای فاطمہ مین خفا نہین ہون مگر تو بیمار ہے تعب سفر تجھے گوارا نہوگا
ای فرزند تجھے تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کے سپرد کرتا ہون کہ وہ تیری بزرگ و غمخوار ہین بسبب
ضعف پیری کے انکو بھی یہان چھوڑے جاتا ہون وہ تیری غمگسار ہین اور بیمار داری کرینگی پس عرض
کی فاطمہ نے کہ ای بابا زندگی میری آپ کے فراق مین محال ہے اگر حضرت کے ساتھہ جاونگی تو یقین ہے
کہ مجھے جلد شفا ہوگی اور اگر مر بھی جاونگی تو واللہ وہ مرنا مجھے گوارا ہے اس زندگی سے کہ آپ کے فراق
مین ہووے ای بابا جن لوگون سے مین مالوف تھی وہ سب آپکے ہمراہ جاتے ہین پھر جی میرا یہان کیونکر
لگیگا مین اپنا دل کس سے بہلاونگی غرض حضرت نے اوس بیمار کو بہت سا دلاسا دیا فَاَمَرَ اَخَاہُ
بِتَجْهِيزِ الْاُمُوْرِ پھر اپنے برادر حق شناس عباسؑ کو ارشاد کیا کہ اونٹون پر محملین کسواو اور سوار کرواو بیبیون کو

ہودجونمین او راسباب بار کرو کہ آج ہمارا مدینے سے کوچ ہے ای عباسؑ تم خود متوجہ ہونا کہی لڑکی چھوٹے چھوٹے میری ساتھہ چلتی ہین عبداللہ امام حسن علیہ السلام کا بیٹا ہے زین العابدینؑ کا فرزند محمد باقرؑ ہے سکینہؑ ہے علی اصغرؑ ہے پسران مسلم ہین انکو پردہ دار محملو نمین بٹہانا تا حرارت سے فی الجملہ محفوظ رہین اور میری خواہر محترم زینبؑ کو عزت و حرمت سے ہودج مین سوار کرنا اونکی خدمت گذاری و پردہ داری حد سے زیادہ عمل مین لانا کہ وہ دختر خاتون محشر ہین فقط میری الفت سے اونہون نے رنج سفر اور زحمت راہ کو گوارا کیا ہے ہزار افسوس جناب امام حسینؑ کو تو پردہ زینبؑ کا یہ خیال تہا اور کوفیان غدار نے اوس دختر خاتون قیامت کے سر سے ردا تک چہین لی اور شتر برہنہ پر سوار کر کر شہر بشہر اور دیار بدیار پہرایا اور وہ لڑکی کہ جنہین حضرت ہوای گرم سے بچاتی تہی تو حرملہ نے اصغرؑ کے گلوی نازک پر تیر لگایا کہ وہ معصوم امام کی گود مین تڑپ کر مر گیا اور پیاسا دنیا سے گذر گیا اور عبداللہ بن حسنؑ کے پہلے تو ظالمون نے ہاتہہ کاٹ ڈالا کہ وہ دوڑ کر جناب امام حسینؑ سے چمٹ گیا حضرت نے اوسے چہاتی سے لگا کر فرمایا یَا بْنَ اَخِیْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِکَ ای فرزند برادر صبر کر حضرت اوسے سینے سے لگائے دلاسا دیتے تہے اِذْ رَمَاہُ اللَّعِیْنُ بِسَہْمٍ فَذَبَحَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ کہ حرملہ حرام زادہ نے ایک تیر مارا کہ عبداللہ کی بہی گلے کے پار ہو گیا اور وہ گود مین حضرت کی شہید ہوا الغرض جب امام ذوالجناح پر سوار ہوے اور سب عزیز و رفیق ہمراہ ہوئے آواز اَلرَّحِیْلُ اَلرَّحِیْلُ در و دیوار سے بلند ہوئی یعنی فرزند رسولؐ خدا جاتا ہے فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِیْرَ تَبِعَتْہُ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی اِلٰی ظَاہِرِ الْمَدِیْنَۃِ جب امام حسینؑ روانہ ہوے فاطمہ صغریٰ باوجود ضعف و ناتوانی عصا تہام کے گہر سے پیچہے پیچہے جناب امام حسینؑ کے نکلی لیکن تپ کی شدت سے غش چلا آتا تہا ناطاقتی سے پاؤن لڑکہڑاتی تہے دو قدم چلتی تہی پہر بیٹہہ جاتی تہی لیکن لشکر کے پیچہے پیچہے روتی ہوئی کنارہ شہر تک گئی فَقِیْلَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاطِمَۃُ تَجِیْءُ خَلْفَکَ بَاکِیَۃً وَتَقُوْلُ لَا اُفَارِقُ اَبِیْ کسیئے جناب امام حسینؑ سے عرض کی کہ یا حضرت فاطمہ صغراؑ گہر مین نہین جاتی پیچہے آپ کے چلی آتی ہے ہر چند سمجہاتی ہین نہین مانتی اور کہتی ہے کہ مین بابا کے ساتہہ جاؤنگی فَبَکَی الْحُسَیْنُ پس جناب امام حسینؑ نے اختیار حال فاطمہؑ پر

رونے اور آواز گریہ و زاری کجاوہ ہای اہل حرم سے بلند ہوئی حضرت نے جناب عباسؑ و علی اکبرؑ کو
ارشاد کیا کہ جاؤ میری شیدا میری فاطمہ صغرا کو میرے پاس لاؤ جناب علی اکبرؑ و عباسؑ گئے اوس
بیمار کو چھاتی سے لگا کر خوب روئے اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلاتے ہین فَسُرَّتْ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا
عَظِيْمًا پس یہ سنکر فاطمہ کو سرور عظیم حاصل ہوا گویا تندرست ہوگئی بار بار پوچھتی تھی کہ کیا بابا جانکو
میری جدائی کا قلق ہوا مجھکو بھی ساتھ لیجلینگے یہ کہتی ہوئی آنسو پوچھتی ہوی جلد جلد قدم اوٹھاتی
ہوئی چلی جاتی تھی آہ جب شاہ کے سامنے آئی اودھر تو حضرت نعرہ مار کر رونیلگے ادھر فاطمہ چلا چلا
رونیلگی وَ تَعَلَّقَتْ بِاَذْيَالِهٖ وَقَالَتْ يَا اَبَتِ كَيْفَ بَعْدَكُمْ اَدْرِي مَنَازِلَكُمْ خَالِيَةً وَلَمْ تَرَ
فِيْهَا اَنِيْسٌ اور بیقرار ہوکر دامن سے حضرت کے لپٹ گئی اور کہنے لگی ای بابا بیمار کے دلکو کیونکر صبر آئیگا
جب بعد تمہارے گھر خالی اوجڑا ہوا نظر آئیگا تمہاری خوابگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادتگاہ خالی
پڑی ہوگی کوئی انیس و شفیق میرا اون ایوانوں مین نظر نہ آئیگا نہ مان ہوگی کہ بیمار کی خاطرداری کرے
نہ پھوپی ہوگی کہ غذا درست کرے اور دوا بنائے ای بابا جان یقین جانیے کہ مین آپ کے درد فراق سے
اور اونکی جدائی کے قلق سے جیتی نہ بچونگی ای بابا علی اصغر کی جدائی مجھے سب سے زیادہ مار ڈالیگی
اور وہ بھی مجھسے نہایت محبت رکھتا ہے خوف یہ ہے کہ میرا برادر صغیر میری جدائی مین کڑھ کڑھ کر
بیمار نہو جائے فَلَمَّا رَاٰهَا الْحُسَيْنُ فِيْ اَسْوَءِ حَالٍ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَمَدَّ يَدَيْهِ وَحَرَّكَ
شَفَتَيْهِ بِالدُّعَاءِ پس جب حضرت نے حال فاطمہ کا بہت تباہ دیکھا بیقرار ہوئے اور مضطر ہوکر
آسمان کیطرف دیکھا اور دونون ہاتھ قبلہ کیطرف اوٹھائے اور لبھای مبارک کو جنبش دیکر کہا پروردگارا
تو میرے حال سے خوب مطلع ہے کہ فرزند میرے زمین عراق مین بھوکے پیاسے مثل گوسفند کے
ذبح ہونگے اور کئی فرزند اسیر ہوکر شہر بشہر تباہ پھرینگے طوق و سلاسل مین مسلسل ہونگے زندانمین
محبوس ہونگے ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغرا درد فراق سے وطن مین رو رو کر ہلاک ہوگی
خداوندا اس بیمار بیصبر و قرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اوسکی وحشت کو مبدل بہ انس کر
بعد دعا کے حضرت گھوڑے پر سے اوترے فاطمہ کو پیار کیا اپنے زانوی مبارک پر بٹھایا اور دلاسا

دیکر فرمایا یا فاطمہ اِذْھَبِی اِلیٰ دَارِکِ اے فاطمہ تو گہر مین جا تو بیمار ہے تجکو ساتھ نہین لیجا سکتا
فَاِذَا وَصَلْتُ اِلَی الْعِرَاقِ اُرْسِلُ اِلَیْکِ اَخَاکِ عَلِیَّ الْاَکْبَرَ اَوْ عَمَّکِ الْعَبَّاسَ مگر انشاء اللہ
جسوقت مین عراق کی سرزمین مین پہونچونگا تو تیرے بہائی علی اکبر یا چچا عباس کو بہیجکر تجکو وطن
سے بلا بہیجونگا ای فاطمہ جب تجہے صحت ہووی مجھے لکھنا کہ جی میرا لگا رہیگا غرض حضرت تسلی
کلمات فرماکر سوار ہوے شتربانون نے مہارین کہینچین اونٹ روانہ ہوے فاطمہ کو یقین ہوا کہ مین تنہا رہی
اور مان بہنین پہوپہیان کجا وئین روتی جاتی ہین صبر نکر سکی پچہاڑین کہا کر خاک سر پر ڈالنے لگی
اور پکاری یَا اَبَاہُ یَا اَخَاہُ قِفُوْا سَاعَۃً لِلضَّعِیْفَۃِ الْعَلِیْلَۃِ ای بابا ای بہائی علی اکبر
ایک ذرا توقف کرو تہوڑا سا ٹہرو کہ فاطمہ دوبارہ تمہاری زیارت کرلی آخر تو جدا ہوتی ہوں علی اصغر کو
پہر پیار کرکو وداع کرلون امام مظلوم نے رو رو کر فرمایا ای عباس برادر فاطمہ ہلاک ہوتی ہی اونٹونکو
ٹہوادو کہ فاطمہ پہر مان بہنون پہوپہیون سے مل لے آہ جب ساربان اونٹ بٹہانے لگے شہربانو اور
زینب خاتون نے آپکو مارے بیتابی کے کجاوون پر سے گرادیا سب اہل حرم روتے ہوے اوتری ہر ایک
فاطمہ صغرا کو گلے لگاکر روتا تہا جب بہنونکی ملاقات کی باری آئی تو فاطمہ دوڑ کر سکینہ سے اس
بیقراری سے لپٹی اور روئی کہ کسیکو دیکہنے اور اونکے بیان سننے کی تاب نتہی حضرت سے بہی دیکہا گیا
نعرے مارتے ہوے دور جاکر کہڑے ہوے آہ حضرت تو فاطمہ اور سکینہ کی ملاقات دیکہہ نسکتے تہے
اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب دیکہہ نسکتے تہے نعرے مار کر روتے تہے اوسوقت ناچار جناب
زینب نے کبرا و صغرا و سکینہ سے کہا کہ بس کرو ای نور چشمو علی اصغر تمہین روتا دیکہکر سہما جاتا ہے
بس اب نروؤ خدا تمہین صبر دیوے یہ کہکر جدا کیا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ اِئْتُوْنِی بِاَخِیَ الرَّضِیْعِ
عَلِیِّ نِ الْاَصْغَرِ فاطمہ صغرا نے کہا میرے چہوٹے بہائی علی اصغر کو لاؤ میری گود مین دو جب اصغر کو چاہا
کہ فاطمہ کو دین اصغر نے صغرا کو دیکہکر ہنسدیا اور اوسکی طرف جہکنے لگا فاطمہ بہی بکمال اشتیاق
دوڑی وَمَدَّتْ یَدَیْہَا وَضَمَّتْہُ اِلیٰ صَدْرِھَا اور دونون ہاتہہ پہیلا کر گود مین لیکر مثل
کلیجے کے سینے سے لگایا ثُمَّ قَالَتْ لِلنِّسَآءِ اِمْضِیْنَ سَالِمَاتٍ بِحِفْظِ اللّٰہِ وَیَبْقیٰ اَخِیْ عِنْدِیْ

پھر فاطمہؑ نے اہل حرم سے کہا بسم اللہ سوار ہوکر روانہ ہوا ور صحیح وسلامت پہونچو تمہین حفاظت خدا مین
سونپا مین نے اور اصغرؑ بھائی میرا میرے پاس رہیگا اسے نجانے دونگی یہ بہت چھوٹا ہی تعب سفر
نہ اوٹھا سکیگا فَجَاءَتْهَا النِّسَاءُ يَا فَاطِمَةُ نَاوِلِينَا الطِّفْلَ فَإِنَّهُ لَا يَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِ
أُمِّهِ پس اہل حرم نے کہا اے صغراؑ اس بچیکو ہمین دیدو کہ یہ بے ماں کے کیونکر جئیگا صغرا نے کہا مین بجاے
ماں سے اسکی خدمت کرونگی اسکو گہوارے سے ایکدم جدا نہونگی اور دودہ بہی زنان بنی ہاشم کا
پلواونگی اور رات بہر جاگونگی یہ میرا مونس تنہائی ہوگا سب حیران تھے مادر صغراؑ نعرے مارتی تہین
فاطمہ صغراؑ اصغرؑ کو چھاتی سے لپٹائے تہی کسیکی گود مین نہ دیتی تہی جب زینبؑ و ام کلثومؑ نے سمجھایا پیار کیا
وہ ناچار ہوکر کہنے لگی خیر لیجاؤ ولیکن بچہ مجہسے ملوا ورنہ چھینو جسکی گود مین آپ سے آئے وہ لیجائے
یہ سنکر ہر ایک بی بی لینے کو آتی تہی مگر وہ معصوم منہ پہیر کر بہن کی گلے سے چمٹ جاتا تہا گویا اوس
امام زادہ کو آگاہی تہی کہ پھر فاطمہ صغرا سے ملاقات نہوگی کربلا مین تیر کہا کر شہید ہونگا غرض اہل بیت
نے بہزار بہانہ وتدبیر اوس صغیر کو فاطمہ صغرا کی گود سے لے لیا اور سوار ہوکر روانہ ہوئے صغراؑ اسقدر
روئی کہ غش آگیا اور زمین پر گر پڑی فَلَمَّا أَفَاقَتْ مَا رَأَتْ أَحَدًا بعد دیر کے جب ہوش مین آئی
تو دیکھا نہ فوج ہے نہ سردار نہ اکبرؑ ہے نہ علمدار نہ سکینہؑ ہے نہ اصغرؑ نہ پھوپھیاں نہ مادر ام سلمہؓ نے
ہاتھ زیر بغل دیکر اوٹھایا بہزار خرابی مکان ویران و برباد تک پہونچایا اور کہا الٰہی مسافران
عراق کے فراق مین صبر دے فاطمہ صغرا کو آہ جب اوس بیمار کو وہ گھر خالی نظر آیا بیقرار ہوکر پکاری
يَا عَمَّتِي زَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَيَا أَخِي عَلِيَّ بْنَ الْأَكْبَرِ فِي أَيِّ مَكَانٍ أَنْتُمْ اے پہوپہی میری
زینبؑ تم کہاں ہو اے پہوپہی ام کلثومؑ تم کس حجرے مین نہاں ہو اے بہائی علی اکبرؑ تم کس ایوان مین
بیٹھے ہو جواب دو فاطمہؑ کو غرض اوس دن سے فاطمہ مسافران عراق کو یاد کرکے کبہی روضہ
رسول اور کبہی قبر بتول پر رویا کرتی تہی شب وروز انتظار مین تہی کہ جب بابا عراق مین پہونچینگے
تو بہائی علی اکبرؑ لینے کو آئینگے اور وہاں وہ نرغہ اعدا مین گرفتار تہے پانی بند تہا عباسؑ کے شانے
تن سے جدا ہوے تہے اکبر کی برچھی لگی تہی اور اصغرؑ کے تیر روایت چہارم فضائل یار

و استعجاب عائشہ بروایت سلیمان اعمش پھر اضطراب جناب زینب
راہ مین اور مرنا پادشاہ جنات کا پھر قدرے مصائب جناب امام حسین
مین عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ اِلَی السَّمَآءِ مُخْتَلِفُ الْمَلَآئِکَۃِ
جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہدا سے تا آسمان محل آمد و شد
ملائکہ ہے کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسین کو حاضر ہوتے ہین اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ کسینے پوچھا رسولخدا سے کہ مجھسے ایکسال حج فوت ہوا ہے اور مین مالدار ہون
ہوسکتا ہے کہ کچھہ مال اپنا صرف کرون کہ ثواب حج حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکھہ کوہ
ابوقبیس کو اگر یہہ بھی سونا ہو جائے اور راہ خدا مین صرف کرے تو بھی ثواب حج حاصل
نہین ہوتا پس دیکھیے مرتبہ اپنے آقا حسین بن علی کا کہ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق
سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ
یُلَاعِبُہٗ وَیُضَاحِکُہٗ کہ ایکروز جناب امام حسین اپنے نانا رسولخدا کی گود مین تھے اور جناب
رسولخدا کھلاتے تھے اور ہنساتے تھے عائشہ یہہ محبت دیکھکر بولی یا حضرت آپ اس لڑکے کو
بہت پیار کرتے ہین حضرت نے فرمایا وَیْلَکِ وَکَیْفَ لَا اُحِبُّہٗ وَھُوَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ
وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ وای ہو تجھپر ای عائشہ کیونکر اسے دوست نرکھون کہ یہہ میرا میوۂ دل و روشنی چشم ہے
اَمَا اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُہٗ ای عائشہ تو نہین جانتی کہ اس فرزند کو میری امت میری شہید کریگی فَمَنْ زَارَہٗ
بَعْدَ وَفَاتِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ حِجَّۃً مِّنْ حِجَجِیْ پس جو زیارت کریگا بعد اسکی شہادت کے تو لکھیگا خدا اوسکے
نامہ عمل مین ایک حج میرے حجون سے عائشہ متعجب ہو کر بولی آپکے ایک حج کا ثواب ہوگا قَالَ نَعَمْ وَحِجَّتَیْنِ
حضرت نے فرمایا بلکہ میرے دو حجون کا ثواب ہوگا زیادہ متعجب ہو کر بولی دو حجون کا ثواب امام حسین کو ہوگا
حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجون کا ثواب ہوگا یونہی عائشہ تعجب کرتی تھی اور حضرت مضاعف
کرتے تھے حَتّٰی بَلَغَ تِسْعِیْنَ حِجَّۃً مِّنْ حِجَجِہٖ بِاَعْمُرِھَا تا آنکہ پہونچے نوے حج تک
کہ اونکے ساتھہ عمرہ بھی بجالائے ہون اور سلیمان اعمش نے لکھا ہے کہ مین کوفہ مین رہتا تھا

اور ایک شخص میری ہمسایہ مین رہتا تھا کہ مین وہان جا بیٹھتا تھا ایک شب جمعہ کو پوچھا مینے
اوس سے مَا تَقُوْلُ فِیْ زِیَارَةِ الْحُسَیْنِ اے شخص کیا کہتا ہے تو زیارت امام حسینؑ مین
قَالَ هِیَ بِدْعَةٌ وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَکُلُّ ذِیْ ضَلَالَةٍ سَبِیْلُهٗ اِلَی النَّارِ
اوسنے کہا وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور جو گمراہی ہی راہ اوسکو صاحب کی سوے جہنم ہے قَالَ
سُلَیْمَانُ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاَنَا مُمْتَلِیٌٔ عَلَیْهِ غَیْظًا سلیمان نے کہا یہ کلام سنکر مین
نہایت غصے سے اوٹھا اور کہا مینے دل مین صبح کو مین اس سے فضائل جناب امام حسینؑ
بیان کرونگا فَاِنْ اَصَرَّ عَلَی الْعِنَادِ قَتَلْتُهٗ پس اگر اپنے عناد پر اصرار کریگا تو مین اوسے
قتل کرونگا پس جب صبح ہوئی تو مینے اوسکے دروازہ کی زنجیر ہلائی اور اوسکا نام لیکر پکارا
فَاِذَا بِزَوْجَتِهٖ تَقُوْلُ قَصَدَ اِلٰی زِیَارَةِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ناگاہ اوسکی زوجہ
پکاری کہ وہ تو زیارت جناب امام حسین علیہ السلام کو گیا پس مین بھی یہ سنکر متعجب و حیران چلا
روضہ اقدس کیطرف دیکھا مینے ایک شخص سجدے مین سامنے قبر اطہر کے پڑا ہے وَهُوَ
یَدْعُو اللّٰهَ وَیَبْکِیْ فِیْ سُجُوْدِهٖ وَیَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ اور وہ روتا ہی سجدے مین
اور دعا کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے بعد دیر کے اوسنے سر اوٹھایا وَقُلْتُ لَهٗ یَا شَیْخُ
بِالْاَمْسِ تَقُوْلُ زِیَارَةُ الْحُسَیْنِ بِدْعَةٌ وَالْیَوْمَ جِئْتَ تَزُوْرُهٗ مینے کہا ای شیخ
تمام کو تو کہتا تھا کہ زیارت امام حسینؑ بدعت ہے اور اب خود زیارت کو آیا فَقَالَ یَا سُلَیْمٰنُ
لَا تَلُمْنِیْ وہ بولا ای سلیمان مجھے ملامت نکر کہ آج کی شب تک مین قائل امامت اہل بیت کا نتھا
پس آج کی شب ایک خواب دیکھا مینے کہ اوس سے خوف میری دلپر طاری ہوا مینے کہا
کیا دیکھا قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا جَلِیْلَ الْقَدْرِ لَا بِالطَّوِیْلِ الشَّاهِقِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ
اللَّاصِقِ بولا وہ دیکھا مینے ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند تھے اور نہ بہت کوتاہ تھے
لَا اَقْدِرُ اَنْ اَصِفَ مِنْ عَظَمَةِ جَلَالِهٖ وَبَهَائِهٖ غرض زبان قاصر ہے میری اونکی
عظمت و جلال کے بیان مین وَبَیْنَ یَدَیْهِ فَارِسٌ وَعَلٰی رَاْسِهٖ تَاجٌ اور آگے اونکے

ایک شخص ہین گھوڑسے پر سوار سر پر ایک تاج رکھے ہین وَالتَّاجُ لَهُ اَرْبَعَةُ اَرْكَانٍ فِي كُلِّ رُكْنٍ جَوْهَرَةٌ تُضِيءُ مِنْ مَسِيْرَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور اوس تاج کو چار رکن ہین ہر رکن مین ایک جواہر نصب ہے کہ روشنی اوسکی تین دن کی راہ تک پہونچتی ہے مینے بعض خادمون سے پوچھا یہ کون ہین فَقَالَ هٰذَا عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى وہ بولا یہ جناب علی مرتضیٰ ہین پہر مینے کہا یہ مرد جلیل القدر کون ہین وہ بولا یہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہین پہر دیکہا مینے ایک ناقہ نور آتا ہے اور اوس پر ایک ہودج نور ہے اور اوسمین دو عورتین ہین فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ النَّاقَةُ مینے ایک سے پوچھا اس ناقے پر کون سوار ہے فَقَالَ خُدَيْجَةُ الْكُبْرٰى وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ پس وہ بولا کہ اسمین خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا سوار ہین مینے قصد جانیکا کیا سوے ناقہ جناب فاطمہ وَاِذَا بِرِقَاعٍ تَتَسَاقَطُ مِنَ السَّمَاءِ ناگاہ دیکہا مینے کہ آسمان سے رقعے گرتے ہین فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الرِّقَاعُ پس مینے پوچھا یہ رقعے کیسے ہین کسینے کہا یہ رقعے ہین فِيْهَا اَمَانٌ مِنَ النَّارِ لِزُوَّارِ الْحُسَيْنِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور اوسمین امان لکھی ہے زائران امام حسین کے لیے جو شب جمعہ کو زیارت کرین فَطَلَبْتُ مِنْهُ رُقْعَةً پس مین نے بہی ایک رقعہ طلب کیا جواب دیا مجھے اِنَّكَ تَقُوْلُ زِيَارَةُ الْحُسَيْنِ بِدْعَةٌ تو ہی تو کہتا تہا کہ زیارت امام حسین بدعت ہے اور اب رقعہ طلب کرتا ہے پس کبہی نہ پہونچیگا اس شرف کو حَتّٰى تَزُوْرَ الْحُسَيْنَ وَتَعْتَقِدَ فَضْلَهُ تا آنکہ زیارت کرے تو قبر حسین بن علی کی اور اعتقاد کرے تو اونکے فضائل کا مین خوفناک خواب سے چونکا اور قصد کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کا وَاَنَا تَائِبٌ اِلَى اللّٰهِ اور مین توبہ کرتا ہون خدا سے فَوَاللّٰهِ يَا سُلَيْمٰنُ لَا اُفَارِقُ قَبْرَ الْحُسَيْنِ حَتّٰى تُفَارِقَ رُوْحِيْ عَنْ جَسَدِيْ پس واللہ اے سلیمان مین قبر جناب امام حسین سے جدا نہونگا تا زندگی اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک بار جناب رسولخدا مع علی مرتضیٰ متوجہ سفر ہوئے وَبَقِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ اُمِّهِمَا لِاَنَّهُمَا صَغِيْرَانِ اور جناب حسنین بسبب صغر سن کے خدمت خاتون قیامت مین رہے فَخَرَجَ الْحُسَيْنُ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ دَارِ

اُمِّهٖ تَمْشِیْ فِیْ شَوَارِعِ الْمَدِیْنَةِ پس ایکدن جناب امام حسینؑ کیطرف ہوکے گہر سے نکلے
اور کوچہاے مدینہ مین پہرنیلگے وَكَانَ عُمْرُهٗ یَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ سِنِیْنَ اور انکی عمر شریف اوسوقت
تین برس کی تہا فَوَقَعَ بَیْنَ نَخِیْلٍ وَبَسَاتِیْنَ حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ پس وہ نونہال رسول وگل
بوستان بتولؑ باغونمین گرد مدینہ کے پہرتا تہا فَبَقِیَ فِیْ مَضَایِقِهَا وہ سیر وتماشے مین مشغول
پس ایک یہودی کاگذر ہوا کہ نام اوسکا صالح بن رقعہ تہا فَاَخَذَ الْحُسَیْنَ اِلٰی بَیْتِهٖ وَ
اَخْفَاهُ عَنْ اُمِّهٖ حَتَّی الْعَصْرِ پس حضرت کو اوٹہا کر اپنے گہر لیگیا اور تاوقت عصر اونسے چہپا رکہا
فَتَقَلَّبَ قَلْبُ فَاطِمَةَ بِالْهَمِّ وَالْحُزْنِ عَلٰی وَلَدِهَا پس دیر جو ہوئی حسینؑ گہر آئے نہین تو عجب حال ہوا
فاطمہ زہراؑ کا کہ فراق حسینؑ مین کبھی تو آہ و نالہ کرتی تہین اور کبھی بیتاب ہو کر مسجد مین جاتی تہین
کہ اگر کوئی ہووے تو تلاش حسینؑ کو بھیجون اور جب کسیکو نپاتی تہین تو پہر گہر مین آتی تہین
فَصَارَتْ تَخْرُجُ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً پس تہوڑے سے عرصے مین ستر مرتبہ گئین
در مسجد پر اور آئین پس یہ مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ جناب سیدہ کو تو ہٹنا اونکا
سامنے سے ناگوار تہا اور حالانکہ جانتی تہین کہ وہان اونہین کوئی آسیب نہین پہونچا سکتا ہے اونپر
یہ حال اور یہ اضطراب تہا اور بہلا کیا حال ہوا ہوگا روح جناب سیدہؑ کا جب وہ پیارا اونکا ظلم
اعدا سے آوارہ وطن ہوا ہوگا اور روانہ ہوا ہوگا اپنی شہادت گاہ کو اون ایام مین کہ لو تئین چلتی تہین
اور شدت گرمی سے جانور بہی اپنے اپنے آشیان کو چہوڑتے تہے اور وہ پیارا خدا کا اس گرمی مین
مع اطفال خردسال چلا جاتا تہا اور خبر مرگ اپنی راہ مین بیان فرماتا جاتا تہا زاد العاقبت مین
سید اطہر علی کربلائی نے لکہا ہے کہ ایکروز خواہر امام مظلوم زینبؑ خاتون نے خدمت برادر مین
عرض کی اے آرام جان زہراؑ ای نور چشم رسول خدا دل ہمارا اس سفر مین سیماب وار مضطر ہین
ای بہائی اب بہی مدینے پہر چلو کہ فاطمہؑ صغرا کو ایکبار ہم پہر دیکہہ لین ای بہائی فاطمہ صغرا کیسی
شب و روز تمہارے فراق مین بیتاب ہوگی اور فاطمہ کبراؑ و سکینہؑ مفارقت صغراؑ سے نہایت
مضطرب و بیتاب ہین فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ اِسْمَ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰی دَمَعَتْ عَیْنَاهُ

حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدَّیْہِ پس جناب امام حسینؑ نے نام فاطمہ صغراؑ کا جو سنا بیساختہ اشک رخسارہ مبارک پر روان ہوئے اور فاطمہ کبراؑ کو گود مین لیکر رونیلگے اور فرمایا ای ہمنام صغراؑ ابہی بہی مین دیکہتا ہون کہ تو بہی مجہسے جدا ہوگی اور اپنی پہوپی زینبؑ ام کلثومؑ کے ساتہہ مع سرہای شہدا ے کربلا دربدر آوارہ و پریشان پہرا ی جائیگی اور ای فاطمہ تو بابا کہکے فریاد کریگی اور بابا کو نہین پاویگی اور بابا تیرا آنکہونسے نہان ہوگا اوس حال مین آواز ہاتف کی آئی کہ ابہی تو بہت غم والم کہینچنی ہین اور مردان اہل بیت وانصار کو کشتہ دیکہنا ہے اور لاشونکو فرزندون اور بہائیونکے خیمہ گاہ مین پہونچانا ہے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ ذٰلِکَ بَکٰی جناب امام حسینؑ نے جو یہ آواز سنی بہت روئے مگر وہ آواز خالی تہی آواز ملائکہ سے اس فکر مین تہے کہ ناگاہ آواز پہر آئی کہ ہم ہین ماتم زدۂ روزگار اور رونیوالے سید ابرار و ماتم دار سپہ سالار کربلا جناب سید الشہداؑ فرزند شیر خدا کے یہ سنکر حضرت چند قدم چلے فَرَاٰی بِئْرًا یَاْتِیْ مِنْہَا النِّدَآءُ وَاحَسَنَاہٗ وَاحُسَیْنَاہٗ پس ایک کنوان نظر پڑا کہ اوسمین سے آواز رونے کی آتی تہی اور ندا ے ہاے حسنؑ اور وا حسینؑ بلند تہی فَنَزَلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ فَرَسِہٖ وَدَخَلَ فِیْہَا پس حضرت گہوڑیسے اوترکر اوس کنوے مین داخل ہوے رَاٰی مَلِکًا جَالِسًا عَلَی السَّرِیْرِ وَیَبْکِیْ دیکہا ایک بادشاہ کو کہ تخت پر بیٹہا اشک خونین آنکہون سے برساتا ہے اور فوج کثیر پائین تخت گریبان چاک شور مچاتی تہی اور کہتی ہے کہ افسوس کہ ہمارے مرشد و آقا کے ظالمون نے توڑی اور ہمارے سید و مولا کو طرح طرح کی آفت اور بلاؤنمین مبتلا کیا اور ہزار افسوس کہ بوسہ گاہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خنجر ظلم سے کاٹا وادریغا اس فلک سفلہ پرور نے خاندان رسالت وامامت کو غارت کیا کاشکے شاہزادہ فوج ملائکہ اور اجنہ کو حکم کرتا کہ ایک آن مین لعینونکو غارت کرتے جب حضرت وہان پہونچے اور نظر اوس بادشاہ کی جناب امام حسینؑ پر پڑی سَقَطَ عَنْ سَرِیْرِہٖ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلَی الْحَجَرِ وَاسْتَرْجَعَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَمَاتَ پس دیکہتے ہی حضرت کو وہ اپنے تخت سے گر پڑا اور سر اپنا ایک پتہر پر رکہا اور تین مرتبہ زبان سے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

دا چہوتی اور طائر روح اوسکا قفس تن سے پرواز کر گیا اور تخت اوسکا مثل چوب بوسیدہ کے
لکڑی ٹکڑے ہوگیا اور زمین شگافتہ ہوئی اور وہ تمام فوج اوسمین سما گئی جناب امام حسینؑ
مشاہدۂ اس حال سے نہایت بیتاب ہوکر فرمانے لگے افسوس مین ایسا غریب مصیبت زدہ
ہون کہ مجہپر تمام اہل زمین و آسمان بیقرار ہین پہر حضرت نے نالہاے بیشمار دل افگار سے
کہینچے اور فرمایا اے زمین کیون تو نے امانت کو لے لیا اور کیون نہ باقی رکہا اونہین میرے
ماتم کے لیے ناگاہ زمین سے نالہاے مہیب کہینچے اور عرض کی کہ ای فرزند رسول خدا اگر انکو نہ لیتی مین
تو اصل وجود بشر معدوم ہوجاتی خصوصًا زینبؑ و ام کلثومؑ جگر شگافتہ کرتین حضرت نے فرمایا
ای زمین میری خاطر سے اونہین باہر لا کہ مین اونسے چند راز پوچہونگا ناگاہ سب فوج سر و پا برہنہ
با جامہاے سیاہ رخسارے تمام مجروح باہر آئی حضرت نے فرمایا کہ ای عزاداران اہل بیت
رسالت تمہین کیونکر معلوم ہوا کہ حسینؑ بن علیؑ کو شہید کیا اور بہنونکو اوسکی اسیر کیا اور سید سجاد زین العابدینؑ
کو غل و زنجیر مین گرفتار کیا سب بیساختہ یکبار خروش مین آئے وَقَالُوْا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
جَاءَ نَا یَوْمًا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَمَعَنَا وَاَقَامَ مَجْلِسًا لِعَزَاءِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَصَعَدَ
الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ خُطْبَۃً بِالْفَصَاحَۃِ وَالْبَلَاغَۃِ اور عرض کی اونہون نے ای فرزند
رسول خدا ایکروز گذر جناب علی بن ابیطالبؑ کا ہم مین ہوا اور قوم جن کو جمع کیا اور مجلس عزای
حسنؑ و حسینؑ برپا کی اور منبر رکہوا کر اوسپر تشریف لائے اور خطبہ فصیح و بلیغ پڑہا اِذْ جَاءَ
الْاَنْبِیَاءُ کَاٰدَمَ وَشِیْثٍ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدمؑ و شیثؑ و نوحؑ اور ابراہیمؑ اور
موسٰیؑ اور عیسٰیؑ اور جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ کے تشریف لائے اور اسقدر انہون نے
شیون کیا کہ زمین ہلنے لگی اور چند روز کسی ذی حیات کو ہوش نہ رہا فَجَاءَ الْمَلَکُ بِاِبْرِیْقِ الْجَنَّۃِ
پس ایک فرشتہ آفتابۂ جنت لیکر آیا اور پانی سب پر چہڑکا سب ہوش مین آئے اور رونیلگو
اوسوقت جناب امیرؑ نے ہمارے بادشاہ کو سر بند عنایت کیا اور فرمایا کہ جب فرزند میرا

حسینؑ شہر مدینہ کو ویران کرکے آوارہ وطنی اختیار کریگا اوسی روز میری کمر گویا ٹوٹ جاویگی گویا
اوسی روز شمشیر شمر ملعون سی گلوی حسینؑ کاٹا گیا ای جنون اوسدن یہ سر بند سرخ فام ہو جائیگا
اوسوقت تم جمع ہوکے بیکسی پر میری حسینؑ کی رونا اور گریہ وزاری کرنا کہ رونا تمھارا میری حسینؑ پر
رائگان نہوگا ای آقا ہمارے ای حسین بن علیؑ جب سی آپ مدینے سے جدا ہوئی ہین اوسی دن سے
آواز گریہ وزاری زمین سے آسمان تک بلند ہے اور آسمان اشک خونی مصیبت پر برساتا ہی
اور نالہای مہیب کہینچتا ہے اور وہ سر بند سرخ ہوا ہے اور جگر ہمارے پارہ پارہ ہوئی ہین
کہ کسی کو تاب نہین ہے کہ متحمل عزاداری فرزند رسول خدا و دلبند علی مرتضی پر ہو فَلَمَّا سَمِعَ
الْحُسَيْنُ بَكَىٰ بُكَاءً شَدِيْدًا پس جب حضرت نے یہ حال سنا بہت شدت سی روئی اور
سر نعش بادشاہ پر آئے اور فرمایا خوشا حال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تو نے
اور سلطنت عقبی لی تو نے کہ دوستی مین ہم اہل بیت کی جان دی تو نے پس حضرت نے
اپنے دست مبارک سی قبر کھودی اور غسل دیا اور کفنایا اور آپنی نماز پڑھ کی دفن کیا اور اون لوگو
رو تا چھوڑ کے چاہ سے نکلے اور جناب زینبؑ وام کلثومؑ سے سارا ماجرا بیان کیا سب اہل بیت
اس ماجرا کو سنکے رونے لگی اور اونکی واسطے دعائے خیر و مغفرت کی خیال کیجیے کہ جنات رو رو کے
جان دین وای ہے ہم پر کہ ہم اوس جناب کو رو بھی نہین سکتے حال آنکہ اوس جناب نے گلوی
خشک اپنا تیغ ظلم سے ہماری شفاعت کیواسطے کٹوایا فَابْكُوْا عَلَىٰ مَنْ نَاحَ عَلَيْهِ الْجِنَّةُ
فِي الْاَرْضِ وَالْمَلَائِكَةُ عَلَى السَّمَاءِ پس ایہا الناس تم بھی رؤ واوس جناب پر کہ جسپر
جنات روئے زمین مین اور فرشتے روئے آسمان پر وَابْكُوْا عَلَىٰ مَنْ ذُبِحَ فَطِيْمُهُ وَقُطِعَ
كَرِيْمُهُ رؤ واوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیر خوارہ تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور اونکی رگہای
گلوی خشک خنجر ظلم سے کاٹی گئین اور کسی نے اونہین اوسوقت بھی پانی نہ پلایا وَابْكُوْا
عَلَىٰ مَنْ تَعَلُّوْا الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا وَتَطَئُوْهُ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا رؤ واوس بیکس پر کہ
جسپر لعین تلوارین اوٹھاتے تہی اور گھوڑے اوسکے جسم پر دوڑاتے تھے اور کسیکو رحم

نہ آتاتھا اِبْکُوْا عَلٰی مَنْ رَاْسُہٗ عَلَی السِّنَانِ یُھْدٰی روؤاوراوسپر پیٹوکہ جسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیٹھہ پرسوار کرتے تھے سر اوسکا نیزے پر چڑہا کے یزید لعین کے پاس ہدیہ لیگئی اور جوب ظلم سے اوسکے لبہاے مبارک کہوے گئے روایت پنجم ثواب بکا اور روانگی

حضرت مسلمؑ سمت کوفہ پہر احوال شہادت مسلمؑ مین عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنَا فِی الْمُصِیْبَۃِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَۃِ عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الْحُسَیْنِ جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے ہمارے شیعون پر کہ اونہون نے ساتھہ دیا ہمارا مصیبت مین ہماری بسبب طول دینے اندوہ وماتم اور رونے اور پیٹنے کے میری جد مظلوم حسینؑ کے ماتم مین یعنے جس طرح ہم اوس جناب کو یاد کرکے رویا کرتے ہین اوسیطرح ہمارے شیعہ بہی اونہین یاد کرکے رویا کرتے ہین وَقَالَ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنَیْہِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَۃِ اور فرمایا جناب صادقؑ نے جسکے سامنے مصائب ہمارے بیان ہون پس نکلی اوسکی آنکہون سے آنسو اگرچہ بقدر پر پشہ ہو غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ خدا اوسکے گناہونکو بخشی اگرچہ کثرت اوسکے گناہون کی بقدر کف دریا ہو ابن عباس سے منقول ہے قَالَ عَلِیٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُحِبُّ عَقِیْلًا ایکدن عرض کی جناب امیرؑ نے خدمت رسول خداؐ مین کہ یا رسول اللہ آپ عقیلؑ کو دوست رکہتے ہین قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ لَاُحِبُّہٗ حُبَّیْنِ حُبًّا لَہٗ وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِیْ طَالِبٍ حضرت نے فرمایا واللہ دوست رکہتا ہون مین عقیلؑ کو دو محبتون سے ایک تو محبت اوسکی ہے اور دوسری محبت عقیلؑ بسبب عموی بزرگوار ابیطالبؑ کے ہے پہر فرمایا وَاِنَّ وَلَدَہٗ مَقْتُوْلٌ فِیْ مَحَبَّۃِ وَلَدِکَ اور فرزند عقیلؑ کا یعنے مسلمؑ قتل کیا جائیگا ای علیؑ تیرے فرزند کی محبت مین یعنے تیری نور عین حسینؑ کو بمکر و دغا وطن سے آوارہ کرکے اعدائے پر جفا قتل کرینگے تو پہلے سب سے جو جان حسینؑ پر نثار کریگا وہ مسلمؑ بن عقیلؑ ہوگا پہر فرمایا فَتَدْمَعُ عَلَیْہِ عُیُوْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس آنسو بہانگی

انکھین مومنین کی احوال مسلم پر تُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور صلوۃ بھیجینگے مسلم
فرشتگان مقرب خدا ثُمَّ بَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی جَرَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ پہر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شہادت سے احوال مسلم یاد کرکے روئے کہ آنسو ریش
مبارک سے سینہ اقدس پر ٹپکنے لگے اور فرمانے لگے اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ مَا تَلْقٰی عِتْرَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ
شکایت کرتا ہون مین خدا سے اوس مصیبت کی جو پہونچیگی میری عترت کو بعد میرے پس غور
کیجیے تو مسلم بن عقیل پیش خداوند جلیل مرتبہ عظیم رکہتے ہین کہ صلوۃ بہیجتے ہین مسلم پر ملائکہ
اور روئے اوپر رسول خدا پس روؤ احوال مسلم پر کہ شہادت حضرت مسلم ابتدای جنگ
حضرت امام حسین تہی روایات صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسین ظلم اعدا سے
مرقد مطہر جناب رسول خدا سے جدا ہوئے اور تیسری تاریخ شعبان کی مکہ معظمہ مین پہونچے
تو کوفیان پر دغا نے نامے علی الاتصال حضرت کی خدمت مین بہیجے اونمین سے بعض نامونکا
یہ مضمون تہا لَیْسَ عَلَیْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَنَا بِکَ عَلَی الْحَقِّ یا حضرت
ہم امام اور پیشوا نہین رکہتے جلد تشریف لائیے شاید خدا حق کو ہمارے ہاتہہ پر جاری کرے اور
شیث بن ربعی وغیرہ نے جو عرضی لکہی تہی اوسکا مضمون یہ تہا اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اخْضَرَّ
الْجَنَابُ وَاَیْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاَقْدِمْ عَلَیْنَا اِلٰی جُنْدٍ لَکَ مُجَنَّدٍ وَالسَّلَامُ پس بعد حمد
وصلوۃ کے تحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سبز و خرمی مین ہین اور درخت میوونکے بار ور ہین
پس آپ ہماری طرف تشریف لائیے کہ فوج کثیر آپ کی نصرت و امداد کو مہیا ہے اور شب و روز
انتظار کرتے ہین اے حضرات یہ مقام رونیکا ہے کہ یون تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف
لائے تو وہ نصرت اور امداد اور سامان دعوت تو ایکطرف رہا پانی تک بہی فرزند ساقی کوثر پر
بند کیا اور اوسکے فرزند و عزیزونکو تشنہ لب شہید کیا اور یہانتک ایذائین پہونچائین کہ جب
وہ جناب زخمون سے چور ہوکر ریگ گرم پر بیٹہہ گئے تو فرماتے تہے کہ اے بے رحمو اب تو مین
تمسے لڑنیکے قابل نہین رہا ہون اب تو پانی دو کہ مین تمہارے پیغمبر کا نواسا ہون ناگاہ عمر سعد

لعین نے ندا کی کہ جو سر حسینؑ میرے پاس لائیگا اوسے میں بہت انعام دونگا فَابْتَدَعَ بِقَتْلِہٖ اَرْبَعُوْنَ یہ سنکر چالیس شقی دوڑے ہر ایک چاہتا تہا کہ سر فرزند رسولؐ خدا اور مہمان کربلا کا کاٹے فَاَوَّلُ مَنْ نَزَلَ اِلَیْہِ لِیَذْبَحَہٗ شَبِیْثُ ابْنُ رِبْعِیٍّ لَعَنَہُ اللّٰہُ پس پہلے جو شقی بشیر مع تلوار کے پہنچکر گہوڑے سے اوترا کہ حضرت کو ذبح کرے شبیث بن ربعی ملعون تہا کہ جسنے حضرت کو یہ لکہا تہا کہ جنگل سبز ہین اور میوہ تیار ہین اور فوج کثیر آپ کی نصرت کو موجود ہے القصہ جب یزید درپے فنا ہمارے پر دغا امام اتقیا کو پہونچے فَاَرْسَلَ الْحُسَیْنُ مُسْلِمَ ابْنَ عَقِیْلٍ اِلَی الْکُوْفَۃِ پس جناب امام حسینؑ نے اپنے پسر عم مسلمؑ بن عقیلؑ کو کوفے کی طرف بہیجا وَکَانَ مِثْلَ الْاَسَدِ اور تہے مسلمؑ شجاعت مین مانند شیر کے اور اسقدر زور تہا اوس جناب مین کہ اوٹہا لیتے تہے مرد کو اور پہینکدیتے تہے کوٹہے فَاجْتَمَعُوْا عَلَیْہِ وَبَایَعُوْہُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت مسلمؑ کوفے مین پہونچے تو اوسی روز اٹہارہ ہزار نامردون نے بیعت کی فَکَتَبَ مُسْلِمٌ اِلَی الْحُسَیْنِ کِتَابًا بِمُبَایَعَۃِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَبِالْقُدُوْمِ اِلَیْھِمْ بِالتَّعْجِیْلِ پس مسلمؑ نے احوال بیعت اہل کوفہ جناب امام حسینؑ کو لکہا اور لکہا کہ آپ جلد تشریف لائین ثُمَّ کَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ الْحَضْرَمِیُّ ذٰلِکَ الْحَالَ اِلٰی یَزِیْدَ لَعَنَہُ اللّٰہُ بعد ازان عبد اللہ حضرمی ملعون نے یہ ماجرا یزید کو لکہا پس یزید نے ابن زیاد کو لکہا کہ تو جلد کوفے مین جا وَلَا تَدَعْ مِنْ نَسْلِ عَلِیٍّ اِلَّا قَتَلْتَہٗ اور ایک شخص کو اولاد علیؑ سے جیتا نچہوڑنا پس جب ابن زیاد کوفے مین آیا لوگونکو جمع کرکے منبر پر گیا اور کلمات تخویف و تہدید جانب یزید سے بیان کیے اور اوترآیا وَجَعَلَ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَیَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لِلدُّخُوْلِ بَیْنَ السَّلَاطِیْنِ حضار مجلس خوف یزید سے مونہہ ایکدیگر کا دیکہنے لگے اور بولے کہ ہمین امور سلاطین مین کچہہ دخل نہین ہے فَنَقَضُوْا بَیْعَۃَ الْحُسَیْنِ پس توڑ ڈالا اون بدعہدون نے بیعت حسینؑ کو جب یہ خبر حضرت مسلمؑ نے سنی تو مضطرب الحال خانہ ہانی مین جاکر مخفی ہوے ابن زیاد نے ہانی کو بلا کے شہید کیا پس جب خبر شہادت ہانی حضرت مسلمؑ نے سنی کہ ہانی یاور بہی میرا شہید ہوا تو یکہ و تنہا بیمونس دیار حیران و سرگردان

کو چہاے کوفہ مین پہرتے تہے یہان تک کہ خانہ طوعہ تک پہونچے اور سلام کیا اوسپر حضرت مسلم نے
وَقَالَ یَا اَمَةَ اللّٰہِ اِسْقِی الْمَاءَ فَسَقَتْهُ اور فرمایا کہ اے کنیز خدا تہوڑا پانی مجہے پلا طوعہ نے پانی پلایا
فَمَکَثَ سَاعَةً پس ایک ساعت وہان ٹہر گئے فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ قُمْ اِلٰی مَنْزِلِکَ افسوس
غریب الوطنی بہی کیا بری چیز ہے خدا کسیکو غریب الوطن نکرے پس طوعہ نے کہا اے بندہ خدا
اوٹہہ اور اپنے گہر جا کہ شہر آج پر آشوب ہے فَقَالَ مَا لِی فِی هٰذَا الْمِصْرِ مَنْزِلٌ وَعَشِیْرَةٌ
حضرت مسلم نے فرمایا اے مادر مین اس شہر مین مکان نہین رکہتا غریب الوطن ہون نہ کوئی عزیز ہے
نہ قریب ہے یار و مددگار ہون فَهَلْ لَکِ فِی اَجْرٍ مَعْرُوْفٍ وَلَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یُکَافِیْکِ بَعْدَ
الْیَوْمِ پس اے مادر ہوسکتا ہے کہ آج کی شب مجہے اپنے گہر مین جگہہ دے فرداے قیامت رسولخدا
تجہے بہشت مین جگہہ دینگے وہ دیندار حیران ہو کے بولی تم کون ہو اور نام تمہارا کیا ہے قَالَ
اَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَقِیْلٍ بولے اے طوعہ مین ہون آوارہ وطن بے خانمان مسلم بن عقیل فَاَدْخَلَتْهُ
الدَّارَ وَاَفْرَشَتْ لَهٗ پس جب نام سنا تو وہ حضرت کو گہر مین لیگئی اور ایک مکان مین فرش کردیا
وَعَرَضَتْ عَلَیْهِ مِنَ الْمَاْکُوْلِ اور آب و طعام حضرت کے لیے لائی فَاَبٰی عَنْ ذٰلِکَ لِمَا بِهٖ
مِنَ الْاَلَمِ حضرت نے رنج و صدمے سے کچہہ نکہایا اور فرمایا مجہے اشتہا نہین ہے تہوڑی دیر
نگذری تہی کہ طوعہ کا بیٹا آیا اور طوعہ کو اوس مکان مین بار بار آتے جاتے دیکہا تو پوچہنے لگا اوسنے
جہڑک دیا وہ لعین منتین کرنیلگا تو اوسنے عہد و پیمان لیکے بیان کیا کہ حضرت مسلم یہان آئے ہین
وہ لعین صبح تک خاموش رہا جب صبح ہوئی تو طوعہ وضو کو حضرت مسلم کے پاس لائی اور عرض کی
یَا مَوْلَایَ مَا رَاَیْتُکَ الْاٰنَ وَمَا رَقَدْتَ فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اے مولا رات بہر آپ بیدار رہے کیا باعث ہے
قَالَ اَعْلَمِیْ اِنِّیْ رَقَدْتُ رَقْدَةً فَرَاَیْتُ عَمِّیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ
حضرت نے فرمایا کہ اے طوعہ آنکہہ میری لگ گئی تہی مینے دیکہا اپنے چچا جناب امیر کو خواب مین
کہ فرماتے ہین جلدی آ اے مسلم جلدی آگہ مین تیرا منتظر ہون وَمَا هٰذَا اِلَّا اٰخِرُ اَیَّامِیْ
مِنَ الدُّنْیَا اور مجہے یقین ہوا کہ یہ روز آخر روز ہے میرا دنیا سے اور آج مین شہید ہون گا

غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا مین مشغول تھے اور طوعہ کے بیٹے لعین نے جاکر ابن زیاد کو
خبر کی وہ لعین بہت خوش ہوا فَطَوَّقَہٗ بِطَوْقٍ مِّنَ الذَّھَبِ پس ابن زیاد نے ایک طوق طلا
مثل طوق لعنت کے اوس شقی کے گلے مین پہنایا اور محمد بن اشعث کو بلایا وَضَمَّ اِلَیْہِ اَلْفَ
فَارِسٍ وَّخَمْسَ مِائَۃَ رَاجِلٍ وَّاَرْسَلَھُمْ اِلَیْہِ اور ساتھ اوسکے ہزار سوار اور پانچ سو پیادے
کر کے حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجے جب قریب خانہ طوعہ پہونچے اور طوعہ نے آواز سم اسپان
اور آواز سلاح سنی فَاَخْبَرَتْ مُسْلِمًا بِذٰلِکَ طوعہ نے حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم ہوتا ہے
کہ فوج ابن زیاد نے بھیجی ہے فَلَبِسَ دِرْعَہٗ وَشَدَّ وَسْطَہٗ پس حضرت نے زرہ پہنی
اور کمر باندہی اور مسلح ہوئے فَقَالَتْ لَہٗ مَا لِیْ اَرَاکَ تَھَیَّاْتَ لِلْمَوْتِ طوعہ نے یہ دیکھکے
عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آمادہ مرگ ہوئے ہین حضرت نے فرمایا اے مادر یہ قوم
سوا میرے کسی کی طلب کو نہین آئی ہے وَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّھْجُمُوْنَ عَلَیَّ فِی الدَّارِ اور
مین خائف ہون کہ یہ گھر مین گھس آئین اور مجھپر ہجوم کرین اوسوقت مجھے لڑنیکی بھی جگہہ نہ ملیگی
ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الْبَابِ فَفَتَحَہٗ وَخَرَجَ اِلَی الْقَوْمِ پہر وہ شیر بیشۂ شجاعت دروازہ کہولکر
باہر نکلا فَقَاتَلَھُمْ قِتَالًا عَظِیْمًا پس خوب لڑے حَتّٰی نُقِلَ اَنَّہٗ قَتَلَ مِنْھُمْ مِائَۃً وَّخَمْسِیْنَ
رَجُلًا یہان تک کہ ڈیڑہ سو منافق سفر النار ہوئے جب یہ شجاعت حضرت مسلم محمد ابن اشعث
لعین نے دیکھی ابن زیاد سے کمک طلب کی ابن زیاد نے کہلا بھیجا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ رَجُلٌ
وَّاحِدٌ یَقْتُلُ مِنْکُمْ ھٰذَا مَقْتَلَۃً عَظِیْمَۃً مان تیری تیرے ماتم مین بیٹھے ایک شخص نے
اسقدر آدمی مارے اور تجھسے کچھہ نہین ہو سکتا فَکَیْفَ لَوْ اَرْسَلْنَاکَ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَشَدُّ مِنْہُ
قُوَّۃً یَعْنِی الْحُسَیْنَ اے نامرد اگر مسلم کی جا حسین آئے ہوتے اور مین اون سے لڑنیکو بہیجتا
تو اوسوقت تو کیا کرتا ابن اشعث نے کہلا بہیجا تو نے مجھے کسی بقال کوفہ سے لڑنیکو بہیجا ہے
اِنَّمَا اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی سَیْفٍ مِّنْ اَسْیَافِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ تو نے بہیجا ہے مجھے
طرف ایک شمشیر برہنہ کے شمشیرہائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے اوسنے لڑنا آسان نہین ہے

یہ سنکے ابن زیاد نے اور فوج مدد کو بھیجی جب حضرت مسلم نے دیکھا کہ اور فوج نصرت ابن اشعث کو
آئی حَمَلَ عَلَیْہِمْ وَقَتَلَ مِنْہُمْ کَثِیْرًا اوس شیر میدان وغا نے پھر اونپر حملہ کیا اور جماعت
کثیر کو واصل جہنم کیا اور خود بھی زخمی ہوئے وَصَارَ جِلْدُہٗ کَالْقُنْفُذِ مِنْ کَثْرَۃِ النَّبْلِ
اور تیر ہر اول شیر پر اسقدر لگے تھے جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین ابن اشعث
ملعون فوج سے بولا کہ مسلم کو امان دو کہ یون قابو مسلم پر نپاؤگے اور وہ تم مین سے جیتا
ایک کو نچھوڑیگا فَنَادَوْہُ بِالْاَمَانِ فَقَالَ لَھُمْ لَا اَمَانَ لَکُمْ یَا اَعْدَآءَ اللہِ پس مسلم کو
پیام امان دیا پس کہا حضرت مسلم نے اے بیوفاؤ ہرگز تمہاری امان پر اعتماد نہین ہے
ثُمَّ حَفَرُوْا لَہٗ فِیْ وَسْطِ الطَّرِیْقِ وَاَخْفُوْا اسمہا پھر اون لعینون نے ایک راہ مین کھوان
کھودا اور منہہ اوسکا چھپا دیا ثُمَّ اَنْطَرِدُوْا بَیْنَ یَدَیْہِ پھر وہ شقی پس پا ہوئے آگے سے مسلم کو
اور وہ حضرت لڑتے چلے جاتے تھے فَوَقَعَ بِتِلْکَ الْحُفَیْرَۃِ فَاَحَاطُوْا بِہٖ پس آہ پاؤن
حضرت مسلم کا ناگاہ اوس گڑہے مین پڑا اور وہ حضرت گرے پس سب شقی ٹوٹ پڑے اور گھیر لیا
فَضَرَبَ ابْنُ الْاَشْعَثِ عَلٰی فَمِہِ الشَّرِیْفِ فَقَطَعَ شَفَتَہُ الْعُلْیَا وَنَصَلَتْ ثَنَایَاہُ پس
ابن اشعث لعین نے ایسی ایک تلوار دہن شریف پر ماری کہ لب بالا کٹگیا اور دانت اوسکے
صدمے سے گر پڑے فَاَخَذُوْہُ اَسِیْرًا اِلَی ابْنِ زِیَادٍ پس حضرت مسلم کو گرفتار کرکے
ابن زیاد کی طرف لیچلے اور حضرت مسلم اوسوقت نہایت پیاسے تھے فَقَالَ یَا قَوْمُ اَسْقُوْنِیْ
حضرت مسلم نے فرمایا اے قوم مین پیاسا ہون مجھے تھوڑا پانی پلاؤ عمر بن حریث نے ایک جام
آب بھیجا فَاَخَذَ لِیَشْرَبَ اِمْتَلَاءَ الْقَدَحُ دَمًا پس حضرت مسلم نے لے لیا اور چاہا کہ
پیین تمام جام خون سے بھر گیا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَوْ کَانَ مِنَ الرِّزْقِ الْمَقْسُوْمِ شَرِبْتُہٗ
حضرت مسلم نے کہا کہ الحمدللہ اب رزق دنیا میری قسمت مین نہین ہے اگر قسمت مین ہوتا تو پیتا
غرض جب پیش ابن زیاد لائے تو حضرت نے سلام نہ کیا ابن زیاد شقی کو پس ایک ملازم ابن زیاد
بولا اے مسلم تمنے امیر کو سلام نہ کیا فَقَالَ وَاللہِ مَا لِیْ اَمِیْرٌ سِوَی الْحُسَیْنِ پس حضرت

مسلم نے فرمایا واللہ کوئی میرا امیر نہیں ہے سوا حسین بن علیؑ کے ابن زیاد بولا چاہو سلام کرو
چاہو نکرو قتل کیے جاؤ گے حضرت مسلم نے کہا اگر قتل کریگا تو ایک حاجت ہے میری اوسے بجا لا
وہ بولا کیا حاجت ہے تمہاری حضرت نے کہا اُرِیْدُ رَجُلاً قُرَشِیًّا اُوْصِیْہِ چاہتا ہون کہ
کوئی مرد قریش ہو تو مین اوسے وصیت کرون عمر سعد اوٹھا اور بولا کیا وصیت ہے تمہاری
فَقَالَ لَہٗ اَوَّلُ وَصِیَّتِیْ اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ عَلِیًّا
وَلِیُّ اللّٰہِ حضرت مسلم نے کہا پہلی وصیت میری یہ ہے کہ گواہی دیتا ہون مین وحدانیت خدا
اور نبوت رسول خدا اور ولایت علی ابن ابیطالب کی اور دوسری وصیت یہ ہے اَنْ تَبِیْعَ
دِرْعِیْ وَتَقْضِیْ عَنِّیْ دَیْنِیْ سَبْعَ مِائَۃِ دِرْہَمٍ اِسْتَقْرَضْتُہَا کہ میری زرہ بیچکر سات سو درہم کا
قرضدار ہون ادا کرنا اور تیسری وصیت یہ ہے اَنْ تَکْتُبَ اِلَی الْحُسَیْنِ اَنْ یَّرْجِعَ وَلَا یَاْ
اِلٰی بَلَدِکُمْ فَیُصِیْبَہٗ مَا اَصَابَنِیْ اے عمر سعد میری جانب سے لکھ بھیج میرے آقا حسینؑ
بن علیؑ کو کہ مدینے کو پھر جائین اور کوفے مین نہ آئین کہ کوفیان بردغا اونسے بھی یہی سلوک
کرینگے جو مجھسے کیا فَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ تَوَجَّہَ اِلَی الْکُوْفَۃِ بِاَھْلِہٖ وَاَوْلَادِہٖ پس مجھے خبر
پہونچی ہے کہ وہ جناب مع اہل وعیال متوجہ کوفہ ہوئے ہین وہ شقی بولا کہ تمنے جو اقرار شہادتین
کیا تو ہم بھی مسلمان ہین اور کلمہ پڑھتے ہین مگر قرض چاہینگے ادا کرینگے اور چاہینگے نہ
ادا کرینگے اور جو وصیت کہ مقدمہ حسینؑ مین کی فَلَا بُدَّ اَنْ یُّقْدِمَ عَلَیْنَا وَنُذِیْقَہُ
الْمَوْتَ پس لابد ہے کہ وہ بھی ہمارے پاس آئین اور ہم اونہین بھی مانند تمہارے قتل کرین
بعد ازان ابن زیاد نے حکم کیا کہ اَنْ یَّصْعَدَ بِہٖ اَعْلَی الْقَصْرِ وَیَرْمِیْ بِہٖ مُنَکَّسًا مسلم کو
بالائے قصر لیجاکے وہان سے سر کے بھل گرا دو فَاَلْقَاہُ مِنْ اَعْلَی الْقَصْرِ وَعَجَّلَ
بِرُوْحِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ آہ آہ حکم سے اوس شقی کے ایک لعین ہاتھ مسلم کا پکڑ کے بالائے قصر
لیگیا اور حضرت مسلم کو منہ کے بھل گرا دیا کہ صدمے سے اوسکے روح مسلم راہی جنت ہوئی
ثُمَّ اِنَّھُمْ اَخَذُوْا مُسْلِمًا وَھَانِیًا یَسْحَبُوْنَھُمَا فِی الْاَسْوَاقِ پھر اہل کوفہ نے حکم سے

ابن زیاد نے ہانی اور مسلم کے پاؤن مین رسی باندھی اور بازارون مین گھسیٹتے پھرتے تھے
جب یہ خبر قبیلہ مدحج نے سنی بہت کشت و خون کرکے لاشین دونون لیگئے اور دفن کین

روایت ششم فضائل گریہ کنندگان اور زائران امام حسینؑ اور احوال منزل شقوق اور پہونچنے خبر شہادت مسلم مین حضرتؑ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَ مِنْ عَیْنَیْہِ
وَلَوْ مِثْلَ رَاسِ الذُّبَابَۃِ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جسکے سامنے ہمارا ذکر مصائب ہو
اور وہ سنکے روئے اور آنکھون سے اوسکے آنسو نکلے اگرچہ برابر پر مگس ہو غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ
وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ پروردگار عالم اپنی رحمت سے تمام گناہ اوسکے بخشتا ہے اگرچہ
گناہ اوسکے مثل کف دریا ہون اور زیارت امام حسینؑ کا یہ ثواب ہے کہ جابر جعفی نے جناب
امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے پوچھا مجھسے ای جابر کتنا فاصلہ ہے
تیرے گھر سے اور قبر جناب امام حسینؑ سے قُلْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ عرض کی مین نے
یا مولا ایکروز کا یا اس سے بھی کم ہے قَالَ لِیْ اَتَزُوْرُہٗ قُلْتُ نَعَمْ حضرت نے فرمایا اے
جابر تو زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کی مین نے جاتا ہون قَالَ اَوَلَا اُفَرِّحُکَ
اَوَلَا اُبَشِّرُکَ بِثَوَابِہٖ قُلْتُ بَلٰی جُعِلْتُ فِدَاکَ حضرت نے فرمایا آیا تو چاہتا ہے
کہ مین تجھے خوش کرون بشارت دون ثواب زیارت سے مین نے عرض کی ہان مولا
ارشاد کیجیے فدا ہون آپ پر سے حضرت نے فرمایا جو شخص تم مین سے قصد زیارت
کرتا ہے فَتَبَاشَرَتْ بِہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنَ السَّمَآءِ پس بشارت دیتے ہین اوسے
ملائکہ کہ خوشا حال تیرا کہ تونے یہ قصد کیا ہے فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ مَنْزِلِہٖ مَاشِیًا
اَوْ رَاکِبًا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی
یُوَافِیَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ پس جب وہ مومن گھر سے نکلتا ہے خواہ پیادہ ہو خواہ سوار
خدائے تعالے چالیس ہزار فرشتے اوسکے واسطے موکل کرتا ہے کہ وہ فرشتے

صلوة بہیجتے ہین اوس زائر پر جبتک کہ وہ قبر جناب امام حسینؑ تک پہونچتا ہے وَثَوَابُ كُلِّ
قَدَمٍ يَرْفَعُهُ كَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور جو قدم اوس راہ مین اوٹہاتا ہے
ہر قدم کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا مین شہید ہو کر اپنے خون مین لوٹا ہو پس جب تو
پہونچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونون ہاتہون سے مس کر اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
فِي اَرْضِهٖ سلام خدا ہو تمپر ای حجت خدا روی زمین پر ثُمَّ اَنْهَضْ اِلٰى صَلٰوتِكَ پہر متوجہ نماز
زیارت ہو فَاِنَّ اللّٰهَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلٰئِكَتُهٗ حَتّٰى تَفْرَغَ اوس زائر جبتک تو مشغول نماز رہیگا
پروردگار عالم اور ملائکہ اوسکے تجہیر صلوة بہیجا کرینگے وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ تَرْكَعُهَا كَثَوَابِ مَنْ حَجَّ اَلْفَ
حَجَّةٍ وَاعْتَمَرَ اَلْفَ عُمْرَةٍ وَاَعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَةٍ ہر رکعت زیارت کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے
ہے جس نے ہزار حج اور ہزار عمرے بجالائے ہون اور ہزار غلام راہ خدا مین آزاد کیے ہون وَكَمَنْ وَقَفَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَلْفَ مَرَّةٍ مَعَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَاِمَامٍ عَادِلٍ اور برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ جو ہزار مرتبہ
جہاد کو گیا ہو ساتہہ نبی مرسل اور امام عادل کے فَاِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ نَادٰى مُنَادٍ اور
جسوقت کہڑا ہوتا ہے تو قبر پاس تو ندا کرتا ہے منادی کہ اگر آواز اوسکی تو سنے تو تمام عمر قبر حضرت سے
جدا نہو اور وہ یہ کہتا ہے کہ خوشا حال تیرا ای بندہ خدا کہ تو پناہ خدا مین ہے اور جمیع آفات سے
محفوظ ہے وَغَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكَ فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ اور خدا نے تمام تیرے
گناہ بخشے اے زائر حسینؑ بن علیؑ اب تو عمل نئے سرے سے کر یعنے چاہیے یہ کہ اب تو گناہ سے باز رہ کہ گناہ
گذشتہ کا مواخذہ نہوگا پہر فرمایا حضرت نے فَاِنْ مَاتَ مِنْ عَامِهٖ اَوْ مِنْ يَوْمِهٖ لَمْ يَقْبِضْ رُوْحَهٗ
اِلَّا اللّٰهُ پس اگر وہ زائر مرجائے اوس سال مین یا اوس رات دن مین تو حق تعالی اپنے دست قدرت سے اوسکی
قبض روح کرتا ہے ثُمَّ قَالَ وَتَقُوْمُ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ
حَتّٰى يُوَافِيَ مَنْزِلَهٗ پہر حضرت نے فرمایا اگر موت اوسکی نہین ہے اور گہر اپنے جاتا ہے تو
وہ چالیس ہزار فرشتے ہمراہ اوسکے تسبیح خدا مین مشغول اور اوسکی دعای خیر مین مصروف
اوسکے گہر تک جاتے ہین جب گہر پہونچتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہین کہ خداوندا زائر حسینؑ

اپنے گھر پہونچا ہم کہاں جائین پروردگار عالم فرماتا ہے یَا مَلَائِکَتِیْ قِفُوْا بِبَابِ عَبْدِیْ
فَسَبِّحُوْنِیْ وَقَدِّسُوْنِیْ وَهَلِّلُوْنِیْ اے ملائکہ میرے مقیم ہو اس میرے بندے زائر حسینؑ کے دروازہ پر
اور تسبیح و تقدیس و تہلیل مین مشغول رہو وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ فِیْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ وَفَاتِہٖ
اور لکھو ثواب اوسکا نامہ عمل مین اوس زائر حسینؑ کے تا روز وفات فَاِذَا تُوُفِّیَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ
فَیَشْہَدُوْا غُسْلَہٗ وَکَفْنَہٗ وَالصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ پس جب زائر حسینؑ مرتا ہے تو وہ ملائکہ حاضر اور شریک
رہتے ہین تجہیز و تکفین مین اور اوسپر نماز پڑہتے ہین پہر عرض کرتے ہین رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا بِبَابِ
عَبْدِکَ وَتُوُفِّیَ شَہِدْنَا تَجْہِیْزَہٗ فَاَیْنَ نَذْہَبُ پروردگار تونے ہمین اوس زائر کے گھر پر
تعین کیا تہا تا زندگی اوسکی ہم حاضر رہے اب وہ مرگیا ہم تجہیز و تکفین مین اوسکے شریک رہے
اب ہم کہاں جائین فَیَاْتِیْہِمُ الْجَوَابُ یَا مَلَائِکَتِیْ قِفُوْا بِقَبْرِ عَبْدِیْ وَسَبِّحُوْنِیْ وَ
قَدِّسُوْنِیْ وَهَلِّلُوْنِیْ پس درگاہ رب العالمین سے اونہین جواب آئیگا اے ملائکہ میرے اب تم اوسکی
قبر پر مقیم ہو اور تسبیح و تہلیل و تقدیس بجالاؤ میری اور اوس سے جدا نہو وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ
فِیْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُ اور لکھو ثواب اوسکا زائر کے نامہ عمل مین تا آنکہ روز قیامت ہمارے
سامنے حاضر ہو خوشا حال زائران امام مظلوم کا خدا سب مومنین کو زیارت اوس مظلوم کی
نصیب کرے اب سنیے مصائب اوس جناب کا اور رویئے اوس غریب پر کہ ظلم اعدا سے آوارہ وطن ہوا
اپنے نانا کی قبر سے چہڑایا گیا اور اپنے اطفال خردسال کو لے کے آوارہ وطن ہوا اس خیال سے
سبکو ساتہہ لیا کہ اہل حرم جیتے جی میرے قید نہو جائین اور خانہ کعبہ مین کہ خدا نے اوسی جا کو
امن بنایا ہے کہ جہان جانور کے ستانیکا حکم نہین ہے داخل ہوئے کہ شر اعدا سے محفوظ رہین
ابن عباس سے منقول ہے قَالَ رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ قَبْلَ اَنْ یَتَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ عَلٰی
بَابِ الْکَعْبَۃِ کہا ابن عباس نے کہ دیکہا مینے امام حسینؑ کو کعبے مین قبل روانہ ہونے حضرت کے
سوے کربلا کہ دروازۂ کعبہ پر کہڑے ہین وَکَفُّ جَبْرَئِیْلَ فِیْ کَفِّہٖ وَجَبْرَئِیْلُ یُنَادِیْ هَلُمُّوْا
اِلٰی بَیْعَۃِ اللّٰہِ اور ہاتہہ جبرئیل کا جناب امام حسینؑ کے ہاتہہ مین ہے اور جبرئیل پکارتے ہین

ایہا الناس جیسے بیعت خدا سے کرنی ہو وہ آکے بیعت حسینؑ ابن علیؑ سے کرے کہ انکی بیعت خدا کی
بیعت ہے پس کسی نے کہا ابن عباس سے کیون نگئے تم ساتھ حضرت کے اور ایسے ثواب سے محروم رہے فقال
اِنَّ اَصْحَابَ الْحُسَیْنِ لَمْ یَنْقُصُوْا رَجُلًا وَلَمْ یَزِیْدُوْا جواب دیا اونہون نے نام رفقائے حسینؑ ایک
نامے مین کہ وہ سندس بہشت سے تہا لکہے دیکہے ہین نہ کوئی کم ہوا نہ زیادہ نَعْرِفُهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِهِمْ اور اون سبکے نام اور اونکے آبا کے نام سے مین آگاہ تہا اونمین نام میرا نتہا پس
کیونکر جاتا مین غرض یہان تو جبرئیل یہ حق امام مین فرماتے تہے اور منافقان امت اس فکر مین تہے
کہ حسینؑ نے انکار بیعت امام یزید بن معاویہ کا کیا ہے انکو کسیطرح خانہ خدا ہی مین قتل کیا چاہیے
حَتّٰی اَنَّ یَزِیْدَ اَنْفَذَ عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ فِیْ عَسْکَرٍ عَظِیْمٍ وَاَمَّرَهٗ عَلَی الْحَآجِّ تا اینکہ یزید لعین نے
عمر سعد کو با لشکر کثیر روانہ کعبہ کیا اور منصب امارت حاجیونکا اوس شقی نے عمر سعد لعین کو دیا وَ
کَانَ قَدْ اَوْصَاهُ بِقَبْضِ الْحُسَیْنِ سِرًّا وَاِنْ لَمْ یَتَمَکَّنْ مِنْهُ یَقْتُلُهٗ غِیْلَةً اور وصیت کی عمر سعد کو
کہ اگر تیرا قابو چلے تو حسینؑ کو قید کر لینا اور اگر قابو نچلے تو جہان پانا وہان اونہین قتل کرنا اور
سر اونکا بہیجدینا میرے پاس ثُمَّ اِنَّهٗ لَعَنَهُ اللّٰهُ دَسَّ مَعَ الْحَآجِّ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا
مِنْ شَیَاطِیْنِ بَنِیْ اُمَیَّةَ پہر عمر سعد ملعون نے تیس شخص شیاطین بنی امیہ سے جنکو ہمراہ حاجیونکے
بہیجا تہا وَاَمَرَهُمْ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِتَّفَقَ لَهُمْ اور اونہین حکم کیا
اوس شقی نے کہ قتل کرنا حسینؑ فرزند علیؑ و فاطمہؑ کو کعبے مین جس عالم مین پاؤ خواہ طواف
مین ہون اور خواہ سعی مین بہر طور قتل کرنا افسوس جہان پشہ مارنا درست نہو وہان امت نبیؐ اوسکی
نواسے کے ذبح کرنیکا ارادہ کرے اور حضرتکو خوف اسکا ہوا کہ میرے قتل ہونے سے حرمت خانہ کعبہ
برباد ہوگی پس حضرت ظلم منافقون سے حج تمام کرنے نپائے فَخَرَجَ مِنْ مَکَّةَ بَعْدَ اَنْ طَافَ
وَسَعٰی وَاَحَلَّ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَجَعَلَ حَجَّتَهٗ عُمْرَةً مُفْرَدَةً پس ہزار حیف کہ فرزند
رسولؐ خدا نے مکے سے کوچ کیا آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کو فقط سعی کرکے اور طواف کعبہ
بجالا کر حج کو عمرے سے بدل کرکے روانہ ہوئے اور جسدن حضرتکو دوسری منزل تہی یعنی

تاریخ ذوالحجہ کے ایلچی فرزند رسولؐ کو اہل کوفہ نے بحکم ابن زیاد شہید کیا اور نعش کو اوس غریب
کے پاؤنمین رسی باندہ کر بازارونمین کھینچا اور حضرت کو یہ خبر نتھی حضرت اونکی بلائی پر چلے جاتے تھے
ثم وصل الحسین الی منزل اسمہ شقوق فجلس ناحیۃ عن الناس پس جب
حسین منزل شقوق پر پہونچے تو حضرت سب سے جدا ہو کر ایک کنارے بیٹھے اور نہایت محزون
ملول تھے کہ کچھہ خبر مسلمؑ معلوم نہین واذا برجل قدم من الکوفۃ ناگاہ ایک شخص جانب
کوفہ سے نمایان ہوا فسأل الحسین وقال ما الخبر پس حضرت قریب اوسکے گئے اور پوچھا
اے شخص تجھے میرے بہائی مسلم بن عقیلؑ کی بہی خبر ہے کہ وہ کسطرح ہین فبکی الرجل
ورمی العمامۃ عن رأسہ پس جوہین اوسنے نام مسلم سنا بے اختیار رویا اور عمامہ سر سے پہینکدیا
وقال یا سیدی ما خرجت من الکوفۃ حتی رأیت ہانیا ومسلم بن عقیل
مقتولین وبعث برأسیہما الی یزید اور بولا اے حضرت کیا پوچھتے ہو خبر اپنے بہائی مسلمؑ کی
میرے سامنے مسلم وہانی دونون مارے گئے اور اہل کوفہ اون سے پہر گئے اور سر اونکے میرے سامنے
یزید پاس گئے فلما سمع الحسین ذلک بکی بکاء شدیدا واسترجع پس جب
حضرت نے یہ حال سنا بے اختیار روئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہ کر فرمایا فمنہم من
قضی نحبہ ومنہم من ینتظر بعضے اونمین سے گذر گئے ہین اور بعضے انتظار اجل مین ہین
اپنے اے مسلم جو تمپر گذر گیا کہ تہا حکم خدا سے تم اوس سے ادا ہوئے اور جو ہمپر گذرنا ہے وہ باقی ہے
اور اوس شخص سے فرمایا کہ اس خبر کو میرے لشکر مین کسی پر اظہار نکر کہ باعث ہراس ہوگا سب کو
ثم جاء الی الخیمۃ ودعا بنت مسلم وکان عمرہا حینئذ احدی عشرۃ سنۃ
پہر حضرت وہانسے ملول خیمے مین آئے اور فرمایا کہ دختر مسلمؑ کو میرے پاس لاؤ اوس صاحبزادیکا
سن بارہ برس کا تہا فلما جاءت قربہا وادناہا پس جوہین وہ یتیم قریب آئی حضرت اوسے
دیکہکر رونیلگے اور زانو پر بٹہالیا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیکر بہت پیار کیا ثم طلب القرطین
ووضعہما فی اذنیہا پہر حضرت نے دو گوشوارے طلب کیے اور اپنے ہاتہہ سے اوسکے

حجۃ عجیبہ ... (حاشیہ)

کانون مین پہنائے وَکَانَ یَمْسَحُ یَدَہُ الشَّرِیْفَۃَ عَلٰی نَاصِیَتِہَا وَرَاْسِہَا کَمَا یُفْعَلُ بِالْاَیْتَامِ وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ اور حضرت بار بار اوسکے سر و پیشانی پر ہاتھہ پھیرتے تھے اور شفقت بیان نہ فرماتے تھے اور روتے تھے فَقَالَتْ یَا عَمِّ مَا رَاَیْتُکَ قَبْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَعَلْتَ بِیْ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ الْیَوْمَ پس یتیمہ مسلم بولی کہ ای چچا اسقدر شفقت میری حال پر آپ نہ فرماتے تھے جیسی آج فرماتے ہین ایسی شفقت تو نہین کرتے مگر یتیمون پر فَلَمْ یَتَمَالَکِ الْحُسَیْنُ مِنَ الْبُکَاءِ وَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا اس کلام سے تو جناب امام حسین کو تاب نہ رہی اور ایک نعرہ مار کر روئے وَقَالَ یَا بُنَیَّتِیْ اَنَا اَبُوْکِ وَبَنَاتِیْ اَخَوَاتُکِ اور بولا ای بیٹی میری اگرچہ مسلم نے شہادت پائی تو حسین جیتا ہے مین تیرا باپ ہون اور بیٹیان میری تیری بہنین ہین فَنَادَتْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس دختر مسلم نے واویلا او رواثبورا کی آواز بلند کی اور فرزندان مسلم نے جو یہ حال دیکھا عمامے سر سے پھینک دیے اور رونا شروع کیا حضرت نے اونہین بہی چہاتی سے لگایا اور دلاسا دیا اب یہ مقام خاک اوڑانیکا ہے حضرت نے تو خبر مسلم کی سنکر یتیمان مسلم سے یہ سلوک کیا اور اوس یتیم پرور کی یتیمون پر کسینے رحم نہ کیا اوسوقت کہ نعش اوسکی تو سر بریدہ خون مین غلطان پڑی تہی اور اوسکی یتیم عابد بیمار کے سوجے ہوئے پاؤنمین زنجیر پہنائی تہی اور گلے مین طوق ڈالکر پیادہ پا مقتل مین لائے تھے اور کان دختران حضرت کے چیر چیر کر گوشوارے اوتار لیے تھے چنانچہ سید ابن طاؤس اور ابن نمانی اور شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ سکینہ یتیم حسین نعش پدر سے لپٹی تہی اور منہ تن اطہر پر ملتی تہی اور کہتی تہی ای بابا ظالمون نے میرے کان چیر کر گوشوارے چہینے اور مجھے طمانچہ مارا جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ اسوقت ایک شقی اوس یتیم کو نعش حسین سے چھڑانیلگا اور وہ نچھوڑتی تہی ناگاہ اوس شقی نے طیش مین آکر تازیانہ مارا کہ وہ بلبلا گئی اور میری آنکھوںمین خون اوتر آیا اور چاہا میں کہ اوس قوم کے لیے دعائے بد کرون مگر مجھے وصیت پدر بزرگوار کی یاد آئی اور مینے صبر کیا روایت ہفتم فضائل اہل بیت اور گھم ہونے حسنین اور معاف ہونے تقصیر ملک اور ملاقات فوج حر اور خاتمہ مصائب امام علیہ السلام مین رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ

أَنَّهُ قَالَ أَنَا شَجَرَةٌ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا وَشِيعَتُنَا
وَرَقُهَا جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ مین بمنزلہ درخت کے ہون اور فاطمہؑ شاخ ہے اوسکی اور علےؑ
شگوفہ ہے اور حسنینؑ میوہ ہین اور شیعہ ہمارے پتے ہین اوس درخت کے فَالشَّجَرَةُ أَصْلُهَا
فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَاللِّقَاحُ وَالثَّمَرَةُ وَالْوَرَقُ فِي الْجَنَّةِ پس جڑ اوسکی جنت عدن
مین ہے اور شاخ و شگوفہ و میوہ و ورق اوسکے سب بہشت مین ہین یعنے روز قیامت مین ہم سب
مع شیعہ اپنے بہشت مین ہونگے بسند معتبر حضرت سلمان سے روایت ہے کہ ایکبار جبرئیل خرمہ انگور
غیر فصل مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لائے پس اوس جناب نے مجھسے
ارشاد کیا کہ اے سلمان میرے حسنینؑ کو لاؤ کہ وہ بھی میرے ساتھ کہا وین پس گیا مین دولت سرائے
جناب فاطمہؑ پر تو نپایا وہان اون دونون راحت جان نبیؐ کو پھر گیا مین گھر ام کلثومؑ کے وہان بھی
پس خبر کی حضرت سے کہ وہ تو کہین ملتے نہین فَاضْطَرَبَ النَّبِيُّ وَوَثَبَ قَائِمًا پس حضرت
یہ سنکے بیتاب اوٹھکھڑے ہوئے اور خود ڈھونڈنے چلے وَهُوَ يَقُولُ وَاوَلَدَاهُ وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ
وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ اور فرماتے تھے افسوس اے فرزند میرے اور افسوس اے میوہ دل اور افسوس
اے روشنی چشم میری وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ مَنْ يُرْشِدُنِي عَلَيْهِمَا فَلَهُ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ اے میوہ
دل میرے جو مجھے تمہین بتادے مین ضامن ہون اوسکے لیے بہشت کا پس جبرئیل نازل ہوئے
اور بولے یا حضرت اسقدر بیقراری کسکے فراق مین ہے حضرت بولے فراق حسنینؑ مین خائف
ہونین عداوت یہود سے فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَلْ خَفْ عَلَيْهِمَا مِنْ
كَيْدِ الْمُنَافِقِينَ فَإِنَّ كَيْدَهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَيْدِ الْيَهُودِ حضرت جبرئیل بولے یا حضرت
بلکہ آپ خائف ہون عداوت منافقین سے کہ عداوت اونکی عداوت یہود سے زیادہ ہے
اور فرزند آپ کے باغ بنی وحداح مین آرام فرماتے ہین پس حضرت اودھر چلے اور مین بھی
ساتھہ چلا فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ وَقَدِ اعْتَنَقَا أَحَدُهُمَا الْآخَرَ پس دیکھا کہ وہ دونون راحت
دل زہراؑ آپسمین بغلگیر ہوئے سوتے ہین وَثُعْبَانٌ فِي فِيهِ طَاقَةُ رَيْحَانٍ يُرَوِّحُ بِهَا

وُجُوْهَهُمَا اور ایک اژدہا سرہانے بیٹھا منہہ مین ایک گلدستہ لیے رخ انور پر اون دونون گل بوستان
امامت کو ہلاتا ہے اور نگہبانی کرتا ہے جب اوسنے حضرت کو آتے دیکھا تو گلدستہ منہہ سے رکھکر بولا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَسْتُ اَنَا ثُعْبَانٌ وَلٰكِنِّيْ مَلَكٌ مِنْ مَلٰئِكَةِ
الْمُقَرَّبِيْنَ سلام کرکے عرض کی مین اژدہا نہین ہون مین ایک فرشتہ مقرب خدا ہون ایک
آن عبادت سے غافل ہوا تھا خدا نے مسخ کیا مجھے اس صورت پر وَطَرَدَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ
اور آسمان سے زمین پر ڈال دیا اور بہت سال گذرے ہین اب مین امیدوار ہون کہ کوئی کریم
میری شفاعت کرے خدا سے کہ مجھے پھر ہیئت اصلی عنایت کرے قَالَ فَجَثَى النَّبِيُّ يُقَبِّلُهُمَا
حَتَّى اسْتَيْقَظَا فَجَلَسَا عَلٰى رُكْبَتَيِ النَّبِيِّ سلمان کہتے ہین کہ حضرت کبھی تو شانونکو اونکے ہلاتے
اور کبھی پیار سے بوسے لیتے تھے تا آنکہ بیدار ہوے پس حضرت نے اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا دیکھو اس
مسکین کو حسنین بولے اے نانا یہ کون ہے کہ ہمین اسکی قبیح صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہے حضرت
نے اوسکا حال ارشاد کیا اور فرمایا کہ مین ضامن شفاعت اسکا ہوا ہون تمہارے واسطے سے
فَوَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَسْبَغَا الْوُضُوْءَ وَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ پس وہ دونون ریحان بتول
سروسان کھڑے ہوگئے اور وضو کرکے دو رکعتین پڑھین اور درگاہ الٰہی مین یون عرض کی
اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِيْلِ الْحَبِيْبِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَبِاَبِيْنَا اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ
عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَبِاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اِلَّا رَدَدْتَهٗ اِلٰى حَالَتِهِ الْاُوْلٰى خدایا
واسطہ ہمارے جد جلیل حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور واسطہ ہمارے بابا اسد اللہ الغالب
علی مرتضیٰ کا اور واسطہ ہماری مان فاطمہ زہرا کا کہ اسے صورت اصلی پر پھیر ابھی دعا تمام
بھی نہونے پائی تھی وَاِذَا جَبْرَئِيْلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ ناگاہ
جبرئیل نازل ہوے باگروہ ملائکہ وَبَشَّرَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ بِرِضَى اللّٰهِ وَبِرَدِّهٖ اِلٰى سِيْرَتِهِ الْاُوْلٰى
اور بشارت دی اوس فرشتے کو کہ خدا تجھسے بخاطر حسنین راضی ہوا اور تجھے صورت اصلی عطا کی
پس وہ فرشتہ مثل اور فرشتون کے ہوگیا ثُمَّ ارْتَفَعُوْا اِلَى السَّمَاءِ پھر وہ فرشتہ سلام کرکے

سوی آسمان اپنے مقام پر چلا اور فرشتے معہ جبرئیل اوسکے ساتھ ہوئے پھر جبرئیل ہنسے ہوئے فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ذٰلِکَ الْمَلَکَ یَفْتَخِرُ عَلٰی مَلٰئِکَۃِ سَبْعِ السَّمٰوٰتِ وَیَقُوْلُ لَھُمْ اور عرض کی یارسول اللہ وہ فرشتہ فخر کرتا ہے ساتون آسمان کے فرشتون پر اور کہتا ہے فرشتون سے مَنْ مِثْلِیْ وَاَنَا فِیْ شَفَاعَۃِ السَّیِّدَیْنِ السَّنَدَیْنِ السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کون ہے مثل میرے کہ میرے شفیع ہوے درگاہ خدامین دو سید سندی رسول خدا کے نواسے ایک حسن ہین اور دوسرے حسین ہین جناب تامل ہے اور مقام خاک اوڑانیکا ہے کہ اون کے گزیدگا خدا سے ظالمون نے کیا سلوک کیا ایک کو تو زہر دیکے شہید کیا کہ بہتر پارۂ جگر دہن اقدس سے نکلے پھر جنازے پر اوسکے تیر بارے اور دوسرے کو آوارہ وطن کیا کہ کہین جاے امن اون جناب کو نملتی تھی اور روز بروز ہراس بڑہتا جاتا تھا چنانچہ خبر شہادت مسلم سے زیادہ تر ہراس حضرت پر طاری ہوا یہ صدمات راہ مین پہونچے کہ ریش مقدس مین سفیدی آگئی تھی منزل خزیمہ پر دختر خاتون قیامت یعنی جناب زینب نے خدمت جناب امام حسین مین عرض کی کہ اے بہائی مین نے ایک آواز ہاتف سنی ہے کہ وہ یہ پڑہتا تہا اشعار اَلَا یَا عَیْنُ فَاحْتَفِلِیْ بِجُهْدٍ وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَاءِ بَعْدِیْ اے چشم اشک حسرت آنکھون سے گرا شہداے کربلا کی مصیبت پر کہ کون روئیگا حال پر اون غریبون کے عَلٰی قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَایَا + بِمِقْدَارٍ اِلٰی اِنْجَازِ وَعْدِیْ رو واون شہیدون پر کہ مرگ لیے جاتی ہے اونہین طرف وعدہ گاہ اور مقام شہادت کے فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اُخْتَاہُ کُلُّ الَّذِیْ قَضٰی فَهُوَ کَائِنٌ حضرت نے فرمایا اے بہن جو تقدیر مین ہے وہ ضرور ہوگا پس جب حضرت منزل ثعلبیہ پر پہونچے تو زانوے اقدس پر سر انور کو جہکا کے سو گئے اور بیدار ہوکر فرمایا مینے ابہی خواب مین ہاتف کو سنا کہ کہتا ہے یہ گروہ جلدی کرتے ہین سفر مین اور موت جلدی کرتی ہے انہین طرف جنت کے پس جناب علی اکبر نے عرض کی یَا اَبَتِ اَفَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ اے بابا آیا کیا ہم حق پر نہین ہین فَقَالَ بَلٰی یَا بُنَیَّ وَالَّذِیْ اِلَیْهِ مَرْجِعُ الْعِبَادِ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اے علی اکبر ہم حق پر ہین

فقال یا ابت اذا لا نبالی بالموت جناب علی اکبر نے عرض کی ای بابا پہر ہمین موت سی
کیا ڈر ہے فقال الحسین جزاک اللہ خیرا حضرت نی فرمایا خدا تجہے جزای خیر دی پہر اوسی جا رہے
صبح کو ایک شخص اہل کوفہ سے اباہرہ لقب آیا اور سلام کرکے بولا یا ابن رسول اللہ ما الذی اخرجک
عن حرم اللہ وحرم جدک ای فرزند رسول خدا کیا باعث تمہین ہوا کہ نکلی حرم خدا اور رسول خدا
سے حضرت بولی ای اباہرہ ان بنی امیۃ قد اخذوا مالی فصبرت وشتموا عرضی فصبرت
وطلبوا دمی فہربت ای شخص بنی امیہ نے ہمارا مال غصب کیا ہمنے صبر کیا ہتک حرمت ہماری
کی ہمنے صبر کیا اب چاہا ظالمون نے حرم خدا و رسول مین مجہے قتل کرین اب مین آوارہ وطن ہوا ہون
وایم اللہ لیقتلنی فئۃ الباغیۃ قسم خدا کی ای اباہرہ ایکروز یہ گروہ باغی آخر مجہے شہید کریگی
اور خدا انہین لباس ذلت وخواری پہنائیگا غرض حضرت وہان سی منزل زبالہ پر پہونچے
تو خبر شہادت عبداللہ بن یقطر کی آئی کہ وہ نامہ اہل کوفہ کو دینے گئے تہے حضرت کو اوسی ہراس
طاری ہوا اپنے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا بلغنی خبر قتل مسلم وعبد اللہ بن یقطر و
قد خذلنا شیعتنا فمن احب منکم الانصراف فلینصرف فی غیر حرج لیس
علیہ ذمام آئی مجہے خبر شہادت مسلم اور عبداللہ کی اور جنہون نی مجہے بلایا تہا اونہون نے ہمکو
مخذول کیا اور ہماری نصرت سی ہاتہہ اوٹہایا اب جسی پہر جانا ہو اور جان اپنی پیاری ہو وہ
پہر جاوی مین نی اوسے رخصت دی پس جو جو بیدین کہ واسطے طلب دنیا کی آئے تہے راست و چپ
متفرق ہو گئی مگر وہ جان نثار کہ جو مدینے سے مشتاق شہادت آئی تہے وہ رہگئے جب حضرت نے
منزل شراف سی کوچ کیا فوج حر سے ملاقات ہوئی غرض جب لشکر حضرت مین اذان ہوئی
تو حضرت چادر اوڑہے خیمے سے نکلے اور درمیان صفون کی کہڑی ہو کی خطبہ مشتمل حمد وثنای الٰہی
پڑہکر فرمایا ایہا الناس انی لم اتکم حتی اتتنی کتبکم ای اہل کوفہ مین نہین آیا یہان مگر جب
تمہاری بیعت نامی میری طلب کو پہونچے اگر تم عہد وپیمان پر ثابت ہو تو عہد تازہ کرو کہ مجہے اطمینان
حاصل ہو وان کنتم کارہین لمقدمی انصرفت عنکم اور اگر تم میری آنی سے

کارہ ہو تو مین جہان سے آیا ہون وہان پھر جاؤن پس کسینی جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا اقامت کہو
اور حر سے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کو نماز پڑھوا اوس نے عرض کی یا حضرت کیا مجال غلام کی
کہ آپ کی ہوتے نماز پڑہاوے غرض حضرت نے دونون لشکر ونکو نماز پڑھوائی اور داخل خیمہ ہوئے
جب وقت عصر ہوئی حضرت نے تشریف لاکر پھر سبکو نماز پڑہائی اور یہ خطبہ مشعر حمد وثنای
الٰہی پڑہکر فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ نَحْنُ اَهْلُبَیْتِ نَبِیِّکُمْ اَوْلٰی بِوِلَایَةِ هٰذَا الْاَمْرِ عَلَیْکُمْ
مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُدَّعِیْنَ ای لوگو ڈرو خدا سے اور پہچانو حق کو صاحبان حق کو تا خدا تم سے راضی ہو
کہ ہم اہل بیت تمہارے نبی کے ہین سزاوار تر خلافت وامامت کے ان گروہ غدار سے کہ ناحق دعوے
کرتے ہین اور اگر تم مکروہ جانتے ہو تو ہم پھر جائین حر نے عرض کی اِنَّا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ
مَا تَقُوْلُ وَلَا مَا هٰذِهِ الْکُتُبُ وَالرُّسُلُ الَّتِیْ تَذْکُرُ وَاللّٰهِ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ
آپ کیا فرماتے ہین کیسے نامے اور کیسے رسول حضرت نے فرمایا کہ نامے کو فیون کے لاؤ پس دو خرجیان
بہری ہوئین نامون سے اصحاب حضرت نے لاکر حر کے سامنے ڈالدین حر نے عرض کی مین انسے آگاہ
نہین مجھے تو ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جب ملاقات ہو تو حضرت سے جدا نہون تا داخل کوفہ ہون
حضرت نے فرمایا اَلْمَوْتُ اَوْلٰی مِنْ رُکُوْبِ الْعَارِ موت مجھے بہتر ہے اس ذلت سے کہ مین امام زمین و
زمان ہوکر ابن زیاد فاسق کی بیعت کرون اور اصحاب سے ارشاد کیا پھر چلو حر مانع ہوا حضرت نے
فرمایا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ مَا تُرِیْدُ ای حر مان تیری تیرے ماتم مین بیٹھے کیا ارادہ ہے تیرا حر بولا کہ اگر
سوا آپکے کوئی اور اہل عرب سے پھری مان کا نام لیتا تو مین بھی اوسکی مان کا نام اسیطرح لیتا وَلٰکِنْ
وَاللّٰهِ مَا لِیْ اِلٰی ذِکْرِ اُمِّکَ مِنْ سَبِیْلٍ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا نَقْدِرُ عَلَیْهِ مگر حضرت کی مادر
گرامی کا نام بے تعظیم وتکریم لے نہین سکتا اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب حر مقابل حضرت
ہوا تہا تو اوسوقت فوج حر مین شدت تشنگی سے عجب حال تہا جب آثار تشنگی اونسے فرزند ساقی کوثر نے
مشاہدہ کیے اصحاب سے فرمایا اِسْقُوا الْقَوْمَ وَرَشِّفُوا الْخَیْلَ تَرْشِیْفًا دیکہتے ہو پیاس انکی اور
انکے گہوڑونکی سیراب کروا نہین مع گہوڑون کے یہ فرماکر حضرت خود اور جناب عباسؑ اور علی اکبر

پانی پلاتے تھے وَاَصْحَابُهٗ يَمْلَئُوْنَ الْقِصَاعَ وَالطَّاسَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ يُدْنُوْنَهَا مِنَ الْفَرَسِ
اور اصحاب حضرت کے کاسے اور طاس پانی سے بھر کر اہل کوفہ کے گھوڑون کے آگے لے جاتے تھے فَاِذَا
عَبَّ فِيْهَا ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْهُ وَسَقَوُا الْاٰخَرَ حَتّٰى سَقَوْهَا كُلَّهَا جب
گھوڑے پیکر ایسے سیر ہوتے تھے کہ تین دفعہ یا چار دفعہ یا پانچ دفعہ منہ پھیر لیتے تھے جب اوسکو آگے
دوسرے کے آگے لیجاتے تھے تاآنکہ جتنا پانی منزل شراف سے اوٹھایا تھا سب صرف گیا اہل کوفہ
اور اونکے گھوڑونکو پلایا مین مقام روئے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ حسین بن علی تو اہل کوفہ کو مع
اونکے گھوڑون کے سیراب کرین اور کوفیان لعین حضرت کے فرزندون کو بھی ایک قطرہ دریا سے
ندین اور پیاسا شہید کرین اوس رحیم نے اونکے گھوڑے تک سیراب کیے اور روز عاشورا وہ جناب
اپنے فرزند پیاسے اور بشیر کو ہاتھون پر بیہوش دکھاتے تھے اور فرماتے تھے ای قوم اسکو تو پانی دو
کہ جان اسکی لبون پر ہے کسینے ایک قطرہ ندیا فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيُّ فَذَبَحَهٗ
فِيْ حِجْرِ الْحُسَيْنِ جواب مین پانی کے ایسا ایک تیر حرملہ لعین نے مارا کہ وہ بچہ تڑپکر تمام ہوگیا ایہا الناس
کیا یہی جواب تھا پانی مانگنے کا کیا اون بیحیاؤن مین سے کوئی نتھا کہ جنکو حضرت نے پانی پلایا تھا اور
اونکی پیاس دیکھہ نسکے تھے اور اون لعینون کو اوسوقت بھی رحم نہ آیا کہ جسوقت وہ سرور مظلوم
زمین پر پڑا پانی مانگتا تھا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت دونون ہونٹ شدت تشنگی سے خشک تھے
وَيَلُوْكُ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان بار بار چبا کے فرماتے تھے کہ افسوس کوئی
ایسا تم مین نہین ہے کہ مجھے اس شدت تشنگی مین پانی پلاوے اور جانتے ہو کہ میرا بابا ساقی کوثر ہے
ایک لعین بولا هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ وَاللّٰهِ لَا اَذُقْتَ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ
بہت دشوار ہے ای حسین بہت دشوار ہے کہ ہم تمہین پانی دین واللہ ایکقطرہ ندینگے تاآنکہ تم یونہی
پیاسے مرجاؤ اور آخر پیاسا ہی شہید کیا اور رحم نکھایا روایت ہشتم افتخار زمین کعبہ بیت
زمین کربلا پر اور پہونچنے مین حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور جناب
رسول خدا اور علی مرتضے اور جناب خامس آل عبا کے زمین کربلا

اور تشنگی سکینہ مین عَنِ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَہْرٌ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الْقِتَالَ جناب امام رضا نے فرمایا کہ محرم وہ مہینا تہا کہ کافر تک اوسمین جنگ و جدال حرام جانتے تہے فَاسْتُحِلَّتْ فِیْہِ دِمَاءُنَا وَھُتِکَتْ فِیْہِ حُرْمَتُنَا وَسُبِیَ فِیْہِ ذَرَارِیْنَا اور اس امت نے کہ دعوی اسلام کرتے تہے خون ہمارا حلال جانا اور ہتک حرمت ہماری کی اور دختران زہرا کو قید کیا اور خیمو مین آگ لگائی اور کچھ رعایت حرمت نبی کی ہمارے بابین تکی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا روز شہادت امام حسین وہ روز ہے کہ آنکھین ہماری زخمی ہوگئی ہین اور آنسو ہمارے جاری ہین اور ہمارے عزیزونکو ذلیل کیا یَا اَرْضَ کَرْبَلَاءَ اَوْرَثْتِنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اے زمین کربلا تو موجب ہمارے غم واندوہ وبلا کی ہوئی پس چاہیے کہ رونے والے مثل حسین پر رونیوالے لِاَنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ کہ رونا اوس مظلوم پر گراتا ہے گناہان کبیرہ کو جناب امام محمد باقر نے فرمایا خَلَقَ الْکَرْبَلَاءَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْکَعْبَۃَ بِاَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفَ عَامٍ خدای تعالی نے پیدا کیا کربلا کو کعبے سے چوبیس ہزار سال پہلے حَتّٰی جَعَلَھَا اَفْضَلَ اَرْضٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَفْضَلَ مَسْکَنٍ یَسْکُنُ فِیْھَا اَوْلِیَائُہٗ یہان تک کہ ملائک اوسی روز قیامت کو جنت مین لیجائینگے اور زمین بہشت پر خدا اوسے شرف وفضیلت دیگا اور مسکن اوسمین اپنے دوستونکا کریگا اور زمین کربلا ایسی روشن ہوگی جنت مین کَاَنَّہٗ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ لِاَھْلِ الْاَرْضِ جیسے اہل زمین کیلیے شمس وقمر روشن ہین اور وہ زمین ندا کریگی بفخر اَنَا الْاَرْضُ الْمُقَدَّسَۃُ الَّتِیْ دُفِنَتْ فِیَّ جَسَدُ سَیِّدِ الشُّھَدَاءِ وَسَیِّدِ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ مین وہ زمین مقدس ہون جسمین جسم مبارک سید الشہدا سید جوانان اہل جنت جناب ابا عبد اللہ الحسین کا مدفون ہوا ہے اور دوسری حدیث مین ہے اِنَّہٗ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ اِفْتَخَرَتْ وَابْتَھَجَتْ وَقَالَتْ مَنْ مِّثْلِیْ وَقَدْ بُنِیَ بَیْتُ اللّٰہِ عَلٰی ظَھْرِیْ جب پروردگار نے کعبے کو خلق کیا زمین کعبہ نے از راہ فخر ومباہات یہ کہا کون ہے مثل میرے کہ بنا ہوا مجہپر خانہ کعبہ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْھَا یَا اَرْضَ الْکَعْبَۃِ قَرِّیْ

وَکُفِّی پس وحی کی خداوند عالم نے زمین کعبے کی جانب کہ ای زمین کعبہ چپ رہ اور باز رہ
فخر سے وَعِزَّتِی وَجَلَالِی مَا فَضَّلْتُكِ بِهٖ فِيمَا اَعْطَيْتُ اَرْضَ كَرْبَلَاءَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ
الْاِبْرَةِ الَّتِي اُغْمِسَتْ فِي الْبَحْرِ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی نہین فضیلت دی تجھے
جو فضیلت دی زمین کربلا کو مگر برابر سوئی کی ناکے کہ دریا سے ڈبویا جاتا ہے وَلَوْلَا تُرْبَةُ
كَرْبَلَاءَ مَا خَلَقْتُكِ اگر نہوتی خاک کربلا تو مین تجھے خلق نکرتا وَلَا خَلَقْتُ الْبَيْتَ الَّتِي افْتَخَرْتِ
بِهٖ بلکہ مین اوس خانہ کعبہ کو نہ خلق کرتا جسکے پشت پر ہونے سے تو فخر کرتی ہے فَقِرِّي وَكُونِي
مُتَوَاضِعَةً ذَلِيلَةً وَلَا مُسْتَكْبِرَةً عَلَى اَرْضِ كَرْبَلَاءَ پس ای زمین کعبہ قرار پکڑ اور فروتنی
اختیار کر اور ذلیل و منقاد میری حکم کی رہ اور کبھی تکبر کرنا زمین کربلا پر وَاِلَّا مَسَخْتُ بِكِ
وَاَهْوَيْتُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِيمًا لِلْحُسَيْنِ اگر پھر فخر کریگی تو ہم تجھے مسخ کرینگے اور داخل
جہنم کرینگے واسطے تعظیم حسینؑ کی یہ مرتبہ زمین کربلا کا ہے یہ وہ زمین ہے کہ رونے اسپر اکثر انبیا
چنانچہ ایکدن نزول حضرت آدمؑ کربلا مین ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ عَثَرَ رِجْلُهٗ عَلٰى
حَجَرَةٍ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ پس جب مقتل امام مظلوم پر پہونچے پاؤن پتھر پر پڑا
کہ خون زیر قدم سے جاری ہوا عرض کی درگاہ خدا مین اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ كُلَّ فِي
جَمِيعِ الْاَرْضِ ای سید و مولا میری سب زمین پھرا مین یہ رنج کہین نہین پہونچا جو اس زمین مین
پہونچا پس وحی کی خداوند عالم نے کہ ای آدم يُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى
شہید ہوگا اس زمین پر نواسا رسول خدا کا ہمنے چاہا کہ تم بہی اوسکے رنج مین شریک ہو عرض کی
خدایا اوسے کون شہید کریگا حکم ہوا یزید لعین پھر حضرت آدمؑ نے لعنت کی اوس شقی پر
اور اسیطرح حضرت ابراہیم جب اوس زمین پر آئی تو گھوڑے سے گرے اور سر اقدس پتھر پڑا
کہ خون اوس سے جاری ہوا عرض کرا ای بار الٰہا کونسا گناہ مجھسے صادر ہوا جسکے عوض مین
یہ رنج پہونچا مجھے فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ وَقَالَ يَا خَلِيلَ اللّٰهِ يُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ
قُرَّةُ عَيْنِ الرَّسُولِ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى جبرئیل نازل ہوئے اور کہا ای خلیل اللہ

تم سے کوئی خطا نہین ہوئی ولیکن یہہ وہ زمین ہے کہ جسپر نور چشم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کا
پسر علی مرتضے شہید ہوگا خدا نے چاہا کہ تم بہی اوسکی مصیبت مین شریک ہو پہر حضرت ابراہیم نے
نام قاتل کا پوچہا جبرئیل نے کہا وہ شقی یزید ہے فَرَفَعَ اِبْرَاهِیْمُ یَدَہٗ اِلَی السَّمَآءِ وَلَعَنَہٗ
کَثِیْرًا حضرت ابراہیم نے سر سوے آسمان اوٹہا کے بہت لعنت یزید پر کی اور گہوڑا اونکا آمین کہتا تہا
حضرت نے پوچہا تو کیون آمین کہتا ہے وہ بولا یزید ملعون کی شومی سے مینے تمہین گرایا اور تم سے مجہے
خجالت ہوئی اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایکدن کسی سفر مین جناب رسالتمآب جاتے تہے ناگاہ
ایکجا پر گہوڑا حضرت کا تہم گیا فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ بُکَآءً شَدِیْدًا وَاسْتَرْجَعَ حضرت بے اختیار روئے اور
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرمایا اصحاب نے عرض کی یا حضرت اسقدر رونیکا کیا سبب ہے
اس مقام پر فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُخْبِرُنِیْ عَنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ یُقَالُ لَهَا کَرْبَلَا حضرت نے
فرمایا ابہی جبرئیل نے مجہے خبر دی کہ یہہ وہی زمین ہے کہ جسپر نواسا میرا حسین ذبح ہوگا اور اسی
زمین کا نام کربلا ہے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی مَصْرَعِهٖ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی اَصْحَابِهٖ
حَوْلَهٗ مَطْرُوْحِیْنَ گویا دیکہتا ہون مین اپنے حسین کو اور اوسکے اصحاب کو کہ حسین نواسا میرا لوہو کے
بیچ مین خاک پر پڑا ہے اور گرد اوسکے عزیز و انصار ٹکڑے ٹکڑے خون مین غلطان یہان پڑے ہین و
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی السَّبَایَا عَلٰی اَقْتَابِ الْمَطَایَا اور گویا مین دیکہتا ہون کہ عترت اوسکی نواسیان
میری اونٹون پر بٹہا کے اور سر حسین کا نیزے پر رکہہ کے شام کو روانہ ہوئے ہین اور سر حسین یزید کے لیے
ہدیہ لیے جاتے ہین پس جو اوسے دیکہکر خوش ہوگا خدا اوسے داخل جہنم کریگا پہر حضرت اوس سفر سے
مغموم و حزین پہرے آمالی مین ابن عباس سے منقول ہے جب کہ جناب امیر جنگ صفین کو جاتے تہے
مین حضرت کے ساتہہ تہا فَلَمَّا نَزَلَ نِیْنَوٰی وَهُوَ شَطُّ الْفُرَاتِ قَالَ بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ
اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَوْضِعَ پس جب پہونچے زمین نینوا پر متصل کنارہ فرات کے حضرت نے رونا شروع
کیا اور باآواز بلند پکارے یا ابن عباس اس مقام کو پہچانتے ہو مین نے عرض کی نہین یا امیر المومنین
فَقَالَ لَوْ عَرَفْتَهٗ کَمَعْرِفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَجُوْزُهٗ حَتّٰی تَبْکِیْ کَبُکَائِیْ پس حضرت نے فرمایا اگر

اقتاب جمع قتب بالکسر پالان اقتبت البعیر ای شددت علیہ قتبا صراح

جانتے ہو تم اسے مثل میرے تو نگذری یہان سے تا آنکہ روتے مثل میری رونیکے پس رو پڑے تک روئے
تا آنکہ ریش مقدس آنسوؤن سے تر ہو گئی اور سینۂ اقدس پر بہی آنسو ٹپکنی لگے اور اوس عالم مین فرماتے تہے
اُوّہ اُوّہ مَالِیْ وَلِاٰلِ اَبِیْ سُفْیَانَ مَالِیْ وَلِاٰلِ حَرْبٍ حِزْبِ الشَّیْطَانِ آہ آہ کیا کام ہے مجہے
آل ابوسفیان سے اور آل حرب سے کہ لشکر شیطان ہین صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ فَقَدْ لَقِیَ اَبُوْکَ
بِمِثْلِ الَّذِیْ تَلْقٰی مِنْہُمْ صبر کر اے ابا عبد اللہ کہ پہونچا تیرے باپکو وہ اندوہ جو تجہے ظالمون سے پہونچیگا
پہر نماز پڑہکر حضرت سو گئے اور جب بیدار ہوے مجہسے فرمایا کہ اے پسر عباس ہمنے خواب مین دیکہا ہے کہ کتنے
آدمی اس صحرا مین نازل ہوے علمہاے سفید لیے ہوے اور ایک خط گرد اس زمین کے کہینچا دیکہا مین نے کہ اوس
صحرا کے درختون کی شاخین جہک گئین اور خون تازہ یہان موج ماریگا وَکَاَنِّیْ بِالْحُسَیْنِ
مُتَعَجِّبِیْ وَفَرْخِیْ وَمُضْغَتِیْ قَدْ غَرِقَ فِیْہِ یَسْتَغِیْثُ فَلَا یُغَاثُ اور اپنے جگر گوشہ اور پارۂ
دل حسینؑ کو دیکہا مین نے کہ اوس دریاے خون مین ڈوبتا ہے اور ہاتہہ پاؤن مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
اور کوئی اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا ہے اور وہ لوگ میرے حسینؑ سے کہتے ہین صبر کرو اے آل رسول اللہ
کہ تم مارے جاؤگے ہاتہہ سے بدترین خلق خدا کے یہ جنت تمہاری مشتاق ہے اے ابا عبد اللہ پہر مجہے پرسا
دیتے ہین حضرات گریہ و زاری کرو اور خاک اوڑاؤ کہ یہ وہ دن ہین کہ اب خامس آل عبا اوسپر
پہونچے اور وہ مصیبت کے دن آئے جسکو سب یاد کر کے روتے تہے وَکَانَ ذٰلِکَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ
مِنَ الْمُحَرَّمِ جب حضرت وہان داخل ہوے دوسری تاریخ محرم کی تہی وَلَمَّا وَصَلَہَا فَوَقَفَ
الْجَوَادُ الَّذِیْ تَحْتَ الْحُسَیْنِ جب وہان پہونچے ناگاہ گہوڑا حضرت کا تہم گیا فَنَزَلَ عَنْہُ وَرَکِبَ غَیْرَہٗ
فَلَمْ یَنْبَعِثْ خُطْوَۃً پس حضرت اوس گہوڑے سے اوترکے دوسرے پر سوار ہوے اوسنے بہی قدم نہ اوٹہایا حَتّٰی رَکِبَ
سِتَّۃَ اَفْرَاسٍ اسیطرح حضرت نے چہہ گہوڑے بدلے اور کسی نے قدم نہ اوٹہایا فَقَالَ مَا یُقَالُ لِہٰذِہِ الْاَرْضِ
حضرت نے پوچہا یہ کون سی زمین ہے اور اسکا کیا نام ہے فَقَالُوْا نِیْنَوٰی عرض کی لوگون نے یا ابن رسول اللہ اسے
نینوا کہتے ہین فَقَالَ ہَلْ لَہَا اِسْمٌ غَیْرُ ہٰذَا حضرت نے فرمایا اور بہی اسکا نام ہے قَالُوْا تُسَمّٰی کَرْبَلَا عرض کی ہان اسے
کربلا بہی کہتے ہین یہ سنتے ہی حضرت گہوڑے سے کود پڑے اور فرمایا ہٰذِہٖ وَاللّٰہِ اَرْضُ کَرْبٍ وَّبَلَاءٍ یہ تو زمین

ہو اسد باعث ہماری کرب و بلا کی ہوگی وَ هٰهُنَا يُقْتَلُ رِجَالُنَا اور یہان تو قتل کیے جائینگے مرد ہمارے
وَ تُذْبَحُ اَطْفَالُنَا وَ تُهْتَكُ حَرِيمُنَا اور یہان ذبح کیے جائینگے ننھے ننھے بچے ہمارے اور لٹ جائینگی
اہل بیت ہمارے اور یہہ جگہہ ہماری قبرونکی ہے اسیکا تو وعدہ کیا تہا میرے نانا رسولؐ خدا نے
اوسوقت ایسی ایک ہوا سرخ چلی اور غبار اوٹھا کہ اندہیرا ہوگیا پس اہل بیت یہ دیکھکر مضطر
و پریشان ہوئے اور حضرت سے پوچہنے لگے کہ یا حضرت یہ کون زمین ہے حضرت نے سب ماجرا بیان کیا
تو عجب طرح کا شور بلند ہوا کہ وہ ہی روز گویا روز عاشورا تہا پہر تو فوجین کوفیکی ہر روز آنیلگین
تا آنکہ چھٹی تاریخ تک تیس ہزار کوفی جمع ہوئے اور نہر فرات کہ جو مہر فاطمہ علیہا السلام مین تہی ظالمون نے
گہیر لی اور فرزندان رسولؐ خدا اور عترت محبوب خدا پر پانی بند کیا تا آنکہ شور العطش العطش خیمونسے
بلند ہوا حضرت نے اپنے بہائی وفادار عباسؑ علمدار کو بلاکر فرمایا اے بہائی بچے پیاس سے مرتے ہین
اصحاب کو جمع کرکے کنوان کہودو حضرت عباس اوٹھے اور کنوان کہودا پس اوسوقت سب لڑکے
ہاتہہ مین کوزے لیکر کنوے پر جمع ہوے اور کہتے تہے یَا عَمَّاهُ اَلْعَطَشُ اے چچا عباسؑ ہم پیاس سے مرتے ہین
ناگاہ یہہ خبر فوج اشقیا نے سنی ہجوم کرکے دوڑے اور کنوان بند کردیا پس اسیطرح چار کنوین کہودے
اور اون ظالمون نے بند کردیئے پہر پانچوان کنوان کہودا تا آنکہ پانی نکلا تو حضرت سکینہ پیاری عباسؑ کی
ہاتہہ مین کوزہ لیے آئی اور چچا کو پکارا یَا عَمَّاهُ اِسْقِنِيْ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ اے چچا تہوڑا پانی مجہے پلاؤ
فَقَدْ نَشَفَتْ كَبِدِيْ مِنْ شِدَّةِ الظَّمَاءِ پس اے چچا مارے پیاس کے میرا دل جلگیا ہے پس جناب
عباسؑ احوال سکینہ پر بشدت روئے اور پہلے کوزہ سکینہ کا بہر دیا پس جون ہی سکینہ نے چاہا کہ
پانی پیے جَاءَ الْقَوْمُ فَفَزِعَتْ وَهِيَ تَبْكِيْ کہ ناگاہ وہ اشقیا غل وشور کرتے ہوئے آئے سکینہ خوف سے
اون لعینونکو روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّتْ رِجْلُهَا فِي الطِّنَابِ فَانْكَبَّتْ عَلٰى وَجْهِهَا کہ ناگاہ پاؤن
اوس صاحبزادی کا طناب خیمہ مین اولجہا اور منہ کے بہل زمین پر گر پڑی اور پانی سب بہ گیا جناب
زینبؑ کو دیکھکر رونیلگی اور کہا اے پہوپی دیکہا کہ پانی ہاتہہ سے آکے جاتا رہا روایت نہم
بیان سخاوت جناب امام حسینؑ اور مصائب حضرت اور آپنے

اور شہادت حر اور رونے جانوروں مین بیکسی امام پر ذُوِیَ اَنَّ رَجُلاً یُسَمّٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کَانَ مُعَلِّمًا لِاَوْلَادِ الْمَدِیْنَۃِ فَعَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَیْنِ یُقَالُ لَہٗ جَعْفَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ملا محمد باقر نے کتاب بحار مین لکھا ہی کہ ایک شخص عبد الرحمن نام شیوہ معلمی کرتا تھا اور اطفال عرب کو مدینے مین پڑہاتا تھا پس جناب امام حسین کی ایک فرزند کو کہ نام اوسکا جعفر تھا اوسنی پڑہایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا قَرَأَھَا عَلٰی اَبِیْہِ الْحُسَیْنِ فَاسْتَدْعَی الْمُعَلِّمَ جب صاحبزادی نے حضرت کی آگی پڑہا تو حضرت نے معلم کو بلایا وَاَعْطَاہُ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَاَلْفَ حُلَّۃٍ وَحَشَا فَاہُ دُرًّا اور اوسی ہزار دینار اور ہزار حلے عنایت فرمائے اور منہ اوسکا موتیون سے بھر دیا فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ پس کسینے عرض کی یا حضرت بہت عنایت کیا حضرت نے عوض اس پڑہانے کے فَقَالَ اَنّٰی تُسَاوِیْ ھٰذِہِ الْعَطِیَّۃُ بِتَعْلِیْمِہٖ لِوَلَدِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حضرت نے ارشاد کیا کہان برابر ہوسکتا ہے عطیہ میرا اوسکی سکہانے الحمد للہ رب العالمین سے پھر یہ شعر پڑہے شعر اِذَا جَادَتِ الدُّنْیَا عَلَیْکَ فَجُدْ بِھَا + عَلَی النَّاسِ طُرًّا قَبْلَ اَنْ تَتَفَلَّتَ یعنی جب دنیا طرف تیری رجوع کری تو تو بھی بندگان خدا پر انعام و بخشش کر پیش ازانکہ وہ دولت زائل ہو شعر فَلَا الْجُوْدُ یُفْنِیْھَا اِذَا ھِیَ اَقْبَلَتْ + وَلَا الْبُخْلُ یُبْقِیْھَا اِذَا مَا تَوَلَّتِ اسواسطے کہ بخشش سی دولت دنیا فنا نہین ہوتی جسوقت کہ رجوع کرتی ہی اور نہ بخل کرنے سے دولت دنیا باقی رہتی ہے جسوقت کہ وہ پشت کرتی ہے ذُوِیَ فِی الْمَنَاقِبِ اَنَّہٗ وَفَدَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَسَأَلَ عَنْ اَکْرَمِ النَّاسِ بِھَا فَدُلَّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ابن شہرآشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ ایک اعرابی وارد مدینہ ہوا اور پوچھنے لگا کہ کریم ترین مردم مدینے مین کون ہے لوگون نے کہا کہ حسین بن علی سی بہتر کوئی نہین ہے پس وہ داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز مین مشغول تہے وہ سامنے کھڑا ہو کر یہ شعر قصیدے کی حضرت کی منہ مین پڑہنے لگا شعر لَمْ یَخِبِ الْاٰنَ مَنْ رَجَاکَ + وَمَنْ حَرَّکَ مِنْ دُوْنِ بَابِکَ الْحَلْقَۃَ تمہارے دست فیاض سے محروم و نا امید نہین پہرا جو تمسے کسی چیز کا امیدوار ہو کر آیا

اور محروم نہین پہرتا ہے وہ شخص کہ تمہارے دروازے کی زنجیر ہلا کے سوال کرے یہی شعر اَنْتَ جَوادٌ وَ
اَنْتَ مُعْتَمَدٌ + اَبُوْكَ قَدْ كَانَ قَاتِلَ الْفَسَقَةِ اور تم بڑے سخی اور حاجت روا ہو اور محل اعتماد
اور بابا تمہارے علی بن ابی طالب قاتل کفار تہے شعر لَوْلَا الَّذِیْ كَانَ مِنْ اَوَّدِكُمْ + كَانَتْ عَلَيْنَا
الْجَحِيْمُ مُنْطَبِقَةً اور اگر تمہین خدا کے تعالی جامے پناہ نہ بناتا تو ہم سب مخلد فی النار رہتے کثرت گناہ سے
پس حضرت نے سلام پہیرا اور قنبر سے پوچھا هَلْ بَقِيَ مِنْ مَالِ الْحِجَازِ شَيْءٌ آیا کچھ مال حجاز سے
باقی ہے قَالَ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِيْنَارٍ عرض کی قنبر نے چار ہزار دینار باقی ہین فَقَالَ هَاتِهَا قَدْ جَاءَ
مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَّا حضرت نے فرمایا لاؤ سے کہ یہ شخص سزاوار تر ہے ہمسے اوسکے لینے مین پہر آپ
وہ تنہا زمین تشریف لے گئے اور اون دینارونکو گوشہ ردا مین لپیٹا اور آپ شرم سے پس در کہڑے ہوے
وَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ وَاَنْشَاءَ اور ہاتہہ شگاف در سے نکال کر اوسے دینے لگے اور عذر
خواہی مین یہ شعر پڑہے شعر خُذْهَا فَاِنِّیْ اِلَيْكَ مُعْتَذِرٌ + وَاعْلَمْ بِاَنِّیْ عَلَيْكَ ذُوْ شَفَقَةٍ
ای عرب تو اس مال قلیل کو لے اور مین تیرے آگے عذر کرتا ہون اسے قبول کر کہ مجہسے کچہہ حق تیرا
ای بہائی ادا نہوا دل میرا تیرے لیے نہایت کڑہتا ہے شعر لَوْ كَانَ سَيْرُنَا الْغَدَاةَ غَصَبًا
اَمْسَتْ سَمَانَا عَلَيْكَ مُنْدَفِقَةً اگر ہمین کچہہ اسوقت حکومت وقوت ہوتی اور حق ہمارا غصب
نہوا ہوتا تو دیکہتا کہ شام تک ہمارا دست بخشش تجہپر بران رہتا شعر لٰكِنَّ رَيْبَ الزَّمَانِ ذُوْ
غِيَرٍ + وَالْكَفُّ مِنِّیْ قَلِيْلُ النَّفَقَةِ مگر حوادث زمانہ سے ہمارے امور مین تغیر واقع ہوا ہے اور ہاتہہ
میرا کمال بیخرچ ہے قَالَ فَاَخَذَهَا الْاَعْرَابِيُّ وَبَكٰى راوی کہتا ہے کہ اعرابی نے وہ دینار حضرت کے
ہاتہہ سے لیلیے مگر رونیلگا فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ اِسْتَقْلَلْتَ حضرت نے فرمایا شاید ای اعرابی اسواسطے
روتا ہے تو کہ یہ تہوڑے ہین قَالَ لَا وَلٰكِنْ كَيْفَ يَاْكُلُ التُّرَابُ جُوْدَكَ عرض کی اوسنے یا مولا قربان ہو
تمپر سے یہ تو بہت ہین مین اسلیے نہین رویا مگر روتا ہون اسلیے کہ ایسے سخی کے ہاتہہ ایکدن خاک مین
ملجائینگے ایہا الناس افسوس ہے اوسے یہ نہ معلوم تہا کہ انکو بہت دتون دفن بہی میسر نہوگا اور
یہ دست قدرت ظلم ساربانسے بعد مرنیکے کاٹیجائینگے اور ایسے جواد کے فرزند تشنہ لب پیاس سے مرینگے

اور واعطشاہ واعطشاہ کا شور مچائینگے اور یہ سخی اونکی لیے پانی کا سوال کریگا اور کوئی پانی نہ دیگا
پس روز عاشورا وہ جناب لاکہہ کوفی کے نرغے مین گہرے تہے اور بعضی روایات مین چہہ لاکہہ لعین بہی
لکہے ہین غرض اسقدر لشکر پئے قتل فرزند خیر البشر جمع ہوا تہا اور مثل دریا موج مارتا تہا کہ جہاز آل نبی کے
ڈبو دے اور ناخدا کشتی آل رسول خدا مظلوم کربلا کل بہتر آدمیون سے آمادۂ مرگ تہا کہ تینتیس سوار اور
چالیس پیادے تہے اور بعضے لڑکے تہے کہ حد بلوغ کو بہی نہ پہونچے تہے اور حضرت اوسوقت بہی اونہین
وعظ و نصیحت کرتے تہے جناب امام جعفر صادقؑ نے جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے
لَمَّا الْتَقَى الْحُسَيْنُ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحَرْبُ جب لشکر امام حسینؑ اور عمر سعد مقابل ہوے
اور چاہا کہ لڑائی شروع ہو نَزَلَ النَّصْرُ حَتّٰى رَفْرَفَ عَلٰى رَاسِ الْحُسَيْنِ تو نازل ہوئی نصرت مجسم ہو کے
اور حضرت کے سر اقدس پر اوڑ نیلگی ثُمَّ خُيِّرَ بَيْنَ النَّصْرِ عَلٰى اَعْدَائِهٖ وَبَيْنَ لِقَاءِ اللّٰهِ پہر حق تعالے نے
اختیار دیا اونہین کہ اے حسینؑ یہ فتح و نصرت موجود ہے تم چاہو تو اس قلیل لشکر سے اس فوج کثیر
و بیشمار پر ظفریاب ہو اور چاہو ہماری ملاقات اختیار کرو فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللّٰهِ حضرت نے عرض کی
حسینؑ جاہ و حشمت کا طالب نہین ہے سب گہربار لٹا دونگا اور تیری ملاقات حاصل کرونگا کہ اوسکا
مشتاق ہون ادہر تو یہ باتین تہین کہ ناگاہ عمر سعد نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کے حضرت کے لشکر پر مارا اور پکارا
کہ اے گروہ کوفہ اِشْهَدُوْا اَنِّيْ اَوَّلُ رَامٍ گواہ رہنا کہ پہلے تیر جگر گوشہ رسول پر عمر سعد نے مارا ہے
فَرَمٰى اَصْحَابُهٗ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اِلَّا اَصَابَهٗ مِنْ سِهَامِهِمْ پس سب
رفقاء عمر سعد نے آتش جہنم اختیار کی اور تیر لشکر فرزند رسولؐ پر مارے کہ سب اصحاب حضرت کے زخمی ہوے
اور کسی نے اون لعینون مین سے حرمت رسول خدا کی رعایت نکی مگر حر بن یزید ریاحی یہ حال دیکہکر
پریشان ہوا کہ اس قوم نے فرزند زہرا کی شہید ہی کرنے پر کمر باندہی قَالَ لِعُمَرَ اَتُقَاتِلُ اَنْتَ هٰذَا
الرَّجُلَ حر نے کہا عمر سے اے عمر آیا تو نے ارادہ اس شخص آوارہ وطن سے لڑنے ہی کا کیا ہے قَالَ اِيْ
وَاللّٰهِ عمر بولا ہان قسم خدا کی کہ وہ شقی حسینؑ کو قتل کریگا حر بولا اے عمر حسینؑ بن علیؑ تو لڑنیکو نہین آے
لیوہ تو راضی نہین ہوتا کہ مدینے کو پہر جائین اور ناحق خون سیدین گرفتار ہوتا ہے قَالَ

اما لو کان الامر الی لفعلت ولکن امیرک قد ابی عمر سعد بولا اگر میرا اختیار ہوتا تو یہی کرتا
لیکن تیرا امیر ابن زیاد کی یہ مرضی نہیں سو اقتل کو پس حر وہان سے پھر کر اپنے مقام پر آیا مگر ماری
غصے اور خوف نار کے تھر تھر کانپنے لگا فقال له المهاجر بن اوس ما ترید اترید ان تحمل
واخذک الافکل مہاجر بن اوس نے حر سے کہا کہ ای حر تو حسین سے لڑنے جاتا ہے حر نے
جواب ندیا اور بدن حر کا کانپتا تھا مہاجر نے کہا کہ ای حر مین تجھے شجاع ترین اہل کوفہ سے جانتا ہون
آج یہ کیا حال ہے حضرت حر نے فرمایا وہ بات نہین ہے جو تو گمان کرتا ہے کہ خوف جان سے یہ حال
میرا ہے فواللہ اخیر نفسی بین الجنة والنار قسم خدا کی کہ مین تولتا ہون اپنے نفس کو
جنت اور نار پر کہ دونون سامنے ہین اگر ابن زیاد کی اطاعت کرتا ہون تو داخل جہنم ہوتا ہون
اور اگر رفاقت کرتا ہون حسین غریب الوطن کی تو داخل جنت ہوتا ہون فلا اختار علی الجنة
شیئا ولیکن مین سوا جنت کے نہ اختیار کرونگا کوئی چیز اور اپنے نبی کے نواسے کی مدد کرونگا ولو
قطعت وحرقت اگرچہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوین اور جلا دیا جاؤن لیکن حسین بن علی کی
رفاقت سے ہاتھ نہ اٹھاؤنگا ثم ضرب فرسه نحو الحسین وقال پس یہ کہکر جانب امام حسین
علیہ السلام گھوڑا دوڑایا اور خدمت مین حضرت کے آکر عرض کی جعلت فداك یا ابن رسول اللہ
انا الذی حبستك عن الرجوع وجعجعت بك فی ھذا المکان قربان ہونین تمپر اے
فرزند رسول خدا مین وہ تقصیر وار ہون کہ آپ کو اور طرف جانیسے مانع ہوا اور یہان لایا کمال مجھے
ندامت ہے اور مین یہ نجانتا تھا کہ یہ اشقیا آپ سے ایسی بدسلوکی کرینگے وانا واللہ تائب الی
اللہ مما صنعت والسدین توبہ کرتا ہون افتری لی من ذلك توبة آیا حضرت میری توبہ
قبول ہوگی قال نعم یتوب اللہ علیك حضرت نے فرمایا ہان تیری توبہ خدا قبول کریگا پس
یہ بشارت سنکے حر نے عرض کی یا حضرت اب آپ مجھے اجازت حرب دیجیے فقال له الحسین
یا حر انا استحیی منك لانك ضیفی حضرت نے یہ سنکر فرمایا ای حر مجھے تجھسے شرم آتی ہے کہ
تجھے مرنیکی اجازت دون کہ تو تو مہمان میرا ہے پھر حر نے عرض کی کہ پہلے غلام چاہتا ہے کہ

ان لعینون پر حجت تمام کری حضرت نے فرمایا کہ جو چاہ وہ کریں آیا وہ دلاور مقابل فرقہ اشرار کے
اور فرمایا یَا اَہْلَ الْکُوْفَةِ ثَکِلَتْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ ای کوفیو مائین تمہاری تمہاری غم مین بیٹہین دَعَوْتُمْ
هٰذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ حَتّٰی اِذَا اَتٰکُمْ ثُمَّ عَدَوْتُمْ عَلَیْهِ لِتَقْتُلُوْهُ ای بیحیاؤ بلایا تمنے اس بندہ صالح
و فرزند رسول کو جب وہ آیا تو تم اوس سے پہر گئے ہوا اور اوسے قتل کیا چاہتے ہو وَاَخَذْتُمْ بِکَظْمِهٖ
وَاَحَطْتُمْ بِهٖ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ لِتَمْنَعُوْهُ التَّوَجُّهَ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ فَصَارَ کَالْاَسِیْرِ اور راہین چاروں
بند کین اور کسیطرف تم اون حضرت کو جانے نہین دیتے ہوا اور اوسے ایسا مجبور کیا ہے کہ وہ جناب
تمہارے ظلم سے مانند قیدیون کے ہوگیا ہے وَمَنَعْتُمُوْهُ وَاَهْلَهٗ عَنْ مَاۤءِ الْفُرَاتِ الْجَارِیْ
اور دو دن سے تمنے اون حضرت اور اونکے ننہے ننہے بچون کو پانی نہین دیا ہے اس دریاے فرات سے تشنہ یَشْرَبُهُ
الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسُ وَتَمَرَّغُ فِیْهِ خَنَازِیْرُ السَّوَادِ ہزار افسوس ای بیحیاؤ کہ یہود و
نصاری اور مجوس تو اس نہر سے پانی پیین اور خوک لوٹین اور آل رسول خدا کو منع کر دو اور پانی
نہ پیئے دو بِئْسَمَا خَلَفْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ لَا سَقَاکُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الظَّمَاِ
بہت برا سلوک کیا تمنے اپنے نبی کی عترت سے خدا تمہین بہی سیراب نکرے روز قیامت کو وہ لعین یہ
سنکر بہت غضب مین آئے اور یکبارگی سب حملہ کر کے تیر مارنے لگے وہ دلاور ناچار پہر خدمت امام مین
حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَیْکَ فَاْذَنْ لِیْ اَکُوْنَ
اَوَّلَ قَتِیْلٍ بَیْنَ یَدَیْکَ ای حضرت یہ غلام ہی پہلے حضرت کا سد راہ ہوا تہا اب امیدوار ہون کہ
پہلے مجہے اجازت میدان دیجیے کہ جان اپنی نثار قدم حضرت پر کر دون غرض حضرت نے
مجبور ہو کر اجازت دی اور وہ دلاور حضرت کو سلام رخصت کر کے میدان مین آیا اور یہ شعر رجز کے
پڑہنے لگا شعر اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ وَمَاْوَی الضَّیْفِ + اَضْرِبُ فِیْ اَعْنَاقِکُمْ بِالسَّیْفِ + مین ہون
اور جاے پناہ میری مہمان کربلا ہے جدا کرونگا مین گردنین تمہاری اپنی تلوار سے شعر عَنْ خَیْرِ
مَنْ حَلَّ بِاَرْضِ الْخَیْفِ + اَضْرِبُکُمْ وَلَا اَرٰی مِنْ حَیْفٍ لڑونگا تم سے اوس بزرگوار کی خاطر سے
اور تمہارے قتل سے مجہے مطلق افسوس نہین ہونیکا راوی کہتا ہے کہ ایک لعین یزید بن ابی سفیان

قبیلۂ بنی تمیم سے تھا جب حضرت حر شرفیاب خدمت امام ہوئے تھے تو وہ کہتا تھا اَمَا وَاللّٰہِ
لَوْ لَحِقْتُہٗ لَاَتْبَعْتُہُ السِّنَانَ قسم ہے خدا کی اگر حر میرے سامنے آتا اور مجھسے ملاقات ہوتی تو
نیزہ اپنا حر کے سینے پر مارتا جب حر سے لڑائی شروع ہوئی اور خون جسم شریف حر سے جاری تھا
کہ حصین لعین نے کہا کہ اے یزید ھٰذَا الْحُرُّ الَّذِیْ کُنْتَ تَتَمَنَّاہُ یہ حر ہے جسکے مارنیکی تو آرزو کرتا تھا
پس وہ شقی غیرت میں آگے نکلا اور مقابل حر کے ہو کے لڑنیلگا حر نے ایک آن واحد میں اوس شقی کو
واصل جہنم کیا وَقَتَلَ اَرْبَعِیْنَ فَارِسًا وَرَاجِلًا اور سوا اوسکے چالیس سوار اور پیادے بھی تنہا
حر نے مارے اور یون ہی لڑتے تھے حَتّٰی ضُرِبَ فَرَسُہٗ وَبَقِیَ رَاجِلًا وَھُوَ یَقُوْلُ جب وہ لعین
جنگ حر سے نہایت تنگ ہوئے تو اونکے گھوڑے کو پے کیا یعنے پاؤن کاٹے اوسوقت حر پیادہ ہو کر
لڑنیلگے اور یہ کہتے تھے شعر اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ وَنَجْلُ الْحُرِّ + اَشْجَعُ مِنْ ذِیْ لِبَدٍ ھِزَبْرٍ میں ہون آزاد
و فرزند آزاد اور شجاعت میں شیر نر سے زیادہ ہون شعر لَسْتُ بِالْجَبَانِ عِنْدَ الْکَرِّ + لٰکِنَّنِیْ الْوَقَّافُ
عِنْدَ الْفَرِّ اور نامرد نہین وقت جنگ و رثابت قدم ہون پس یون ہی لڑتا تھا وہ دلاور کہ ہزارون
لعین ٹوٹ پڑے اور اوس عاشق مظلوم کربلا کو شہید کیا فَحَمَلَہٗ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ حَتّٰی
وَضَعُوْہُ بَیْنَ یَدَیِ الْحُسَیْنِ پس رفقائے امام دوڑے اور حر کو اوٹھا لائے اور سامنے حضرت کے
رکھدیا اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خود نعش حر پر بتیابانہ دوڑے گئے اور ماتم
حر مین ہمشکل نبی نے یہ شعر کہے شعر لَنِعْمَ الْحُرُّ حُرُّ بَنِیْ رِیَاحٍ + صَبُوْرٌ عِنْدَ مُخْتَلِفِ الرِّمَاحِ
آہ کیا نیک بندہ آزاد خدا تھا حر بن ریاحی اور بڑا صابر تھا میدان مین جب اوسپر نیزون کے
وار چلتے تھے شعر وَنِعْمَ الْحُرُّ اِذْ نَادٰی حُسَیْنًا + فَجَادَ بِنَفْسِہٖ عِنْدَ الصَّبَاحِ خوشا نصیب
حر کے جب پکارا حسینؑ فرزند رسول الثقلین کو کہ یا ابا عبد اللہ یہ حر قربان ہوا تو حضرت خود نعش
حر پر دوڑے گئے شعر فَیَا رَبِّیْ اَضِفْہُ فِی الْجِنَانِ + وَزَوِّجْہُ مَعَ الْحُوْرِ الْمِلَاحِ ای خداوند
میرے ہم تو خود بے آب و دانہ تھے اور تین دن سے ہمین پانی بھی نہین ملا ہم کچھ حر کی خدمت
نکر سکے اب تو اسکے عوض مین حر کی دعوت کر جنت مین اور حوران بہشت سے تزویج کر اور جناب

امام حسینؑ قریب حر بیٹھے روتے تھے فجعل یمسح وجھہ و یقول اور منہ پر حر کی شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اور گرد و غبار چہرہ حر کا پونچھتے تھے اور رو رو کر فرماتے تھے انت الحر کما سمتک امک ای حر تو آزاد ہے جیسا تیری ماں نے تیرا نام حر رکھا تھا وانت الحر فی الدنیا والآخرۃ اور تو آزاد ہے دنیا اور آخرت میں افسوس صد افسوس حر کی نعش پر تو حضرت رونیکو تشریف لائے اور حضرت کی نعش پر کوئی رونیوالا نتھا کہ نعش حضرت کی بچاتا اور جسم حضرت کا خون میں ریگ گرم پر لوٹتا تھا اور لاکھوں لعینوں میں کسیکو رحم نہ آتا تھا مگر کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ اوسوقت ایک جانور سفید آیا اور نوحہ و شیون کرکے خون حضرت میں لوٹا اور خون اوسکے پروں سے ٹپکتا تھا پس دیکھے اوسنے چند جانور کہ زیر شاخہای درخت سایہ میں بیٹھے ذکر اپنے آب و دانہ کا کرتے تھے یہ جانور خون آلودہ اونسے بولا ویلکم اتشتغلون بالملاھی والحسین فی ارض کربلا فی ھذا الحر ملقی علی الرمضا وای ہو تمپر کہ سایہ میں بیٹھے ذکر آب و دانہ کرتے ہو اور حسینؑ فرزند رسولؐ خدا اس گرمی میں زمین گرم کربلا پر بے سر پڑا ہے یہ سنکے سب جانور اوڑے اور چلے روتے ہوے سوے کربلا پس ہمارے سید و آقا کو اس شکل سے دیکھا ملقی علی الرمضا جثۃ بلا راس و لا غسل و لا کفن کہ وہ جناب بے سر زمین گرم پر بے غسل و کفن پڑے ہیں جب اون جانوروں نے یہ حال حضرت کا دیکھا تصایحن فی وقعن علی دمہ یتمرغن فیہ تو ایک شور نوحہ و شیون کا بلند کیا اور اپنے تئین خون میں گرا دیا اور لوٹے اور فریاد کرتے تھے افسوس ہزار افسوس کہ حیوانات کا تو یہ حال ہو اور انسان یہ سلوک کریں خدا لعنت کرے اوس گروہ پر کہ جنھوں نے امام دو جہان کو پیاسا ذبح کیا

روایت دہم فضائل جناب امام حسینؑ اور انصار آنحضرت اور خبر شہادت از فرمودہ رسولؐ خدا پھر شہادت جون مولی ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ

میں کتاب آمالی میں حذیفہ یمانی سے منقول ہے قال رایت النبیؐ اخذ بید الحسین بن علیؑ و ھو یقول حذیفہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو کہ ہاتھ حسینؑ بن علیؑ کا پکڑ کر فرماتے تھے ایھا الناس ھذا الحسین بن علیؑ فاعرفوہ یعنی اے گروہ مردم یہ حسینؑ پسر علیؑ ہے اسے پہچانو فوالذی نفسی بیدہ انہ لفی الجنۃ و محبیہ فی الجنۃ و محبی محبیہ فی الجنۃ پس مجھے قسم ہے اوس خالق کی کہ جسنے مجھے پیدا کیا ہے اور جان میری اوسکے قبضہ

قدرت مین ہی کہ یہ فرزند میرا اہل بہشت سے ہی اور جو کوئی اسے دوست رکہے وہ بہی اہل جنت ہی اور جو اسکی
دوستونکو دوست رکہیگا وہ بہی اہل بہشت سے ہی اور ابن قولویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت
کی ہی کہ فرمایا کَانَ الْحُسَیْنُ مَعَ اُمِّہٖ تَحْمِلُہٗ فَاَخَذَ النَّبِیُّ وَقَالَ ایکروز جناب فاطمہ امام حسینؑ کو گود مین
لئے تہین پس جناب رسول خدا نے انکی گود سے اپنی گود مین لیا اور فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَكَ وَلَعَنَ اللّٰہُ سَالِبَكَ
وَاَھْلَكَ اللّٰہُ الْمُتَوَازِرِیْنَ عَلَیْكَ وَحَکَمَ اللّٰہُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَنْ اَعَانَ عَلَیْكَ ای حسین خدا لعنت
کری تیری قاتل پر اور لعنت کری اون لعینون پر کہ جو بعد شہادت تجہے برہنہ کرین اور خدا لعنت کری اونپر
جو اعانت کرین تیری قتل پر اور خدا حکم کری درمیان میری اور اونکی جو یاری کرین تیری قاتلونکی قَالَتْ
فَاطِمَۃُ یَا اَبَتِ اَیَّ شَیْءٍ تَقُوْلُ جناب فاطمہ یہ خبر وحشت اثر سنکر پریشان ہوکر بولین ای بابا یہ میری
حسین کے حق مین کیا کہتی ہو حضرت نے فرمایا ای بیٹی میری ذَکَرْتُ مَا یُصِیْبُہٗ بَعْدِیْ وَبَعْدَكِ
مِنَ الْاَذٰی وَالظُّلْمِ وَالْغَدْرِ ای فاطمہ یاد آئی مجہے وہ ظلم و غدر اور آزار جو بعد میرے اور بعد تیری اسکی ہاتہہ
سے اسے پہونچینگے وَھُوَ یَوْمَئِذٍ فِیْ رَھْطٍ کَاَنَّھُمْ نُجُوْمُ السَّمَآءِ یَتَھَادَّوْنَ اِلَی الْقَتْلِ اور یہ فرزند میرا
اوسدن درمیان ایک گروہ کے ہوگا اپنی اصحاب کرام سے کہ مانند ستارہای آسمان کی نور اونکی پیشانی سے
درخشان ہوگا اور نہایت اشتیاق سے اسکی رفاقت مین شہید ہونگے اور گویا دیکہتا ہون مین اوسوقت لشکرگاہ
اور خیمہ گاہ اس فرزند کی اور وہ زمین پاک کہ جہان قبر اسکی ہوگی جناب سیدہ نے عرض کی کہ وہ مقام کہان ہے
قَالَ مَوْضِعٌ یُقَالُ لَھَا کَرْبَلَآءُ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ ایک مقام ہی کہ نام اوسکا کربلا ہی وَھِیَ دَارُ
کَرْبٍ وَبَلَآءٍ عَلَیْنَا وَعَلَی الْاَئِمَّۃِ اور وہ زمین پاک باعث اندوہ و عنا ہی ہم اہلبیت کے لیے قَالَتْ یَا
اَبَتِ فَیُقْتَلُ جناب فاطمہ نے عرض کی ای بابا کیا قتل کیا جاویگا میرا حسین قَالَ نَعَمْ وَمَا قُتِلَ قَتْلَہٗ
اَحَدٌ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ حسین تیرا شہید ہوگا اور ایسی مظلومی سے شہید ہوگا
کہ کوئی اوس مظلومی سے دنیا مین قتل نہوا ہوگا وَتَبْکِیْہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ وَالْمَلَآئِکَۃُ وَالْوُحُوْشُ
وَالْحِیْتَانُ فِی الْبِحَارِ وَالْجِبَالُ اس بیکسی سے شہید ہوگا فرزند تیرا کہ روئینگے اوسپر آسمان و زمین اور
ملائکہ اور جانور وحشی اور ماہیان دریا اور پہاڑ وَیُؤْذَنُ لَھَا مَا بَقِیَ عَلَی الْاَرْضِ مُتَنَفِّسٌ

اور اگر اذن پاتی بیہ پچھوڑتی روی زمین پر ایک متنفس کو فقالت اِنّا لِلّٰہِ وَبَکَت پس جناب فاطمہ انا للہ وانا الیہ
راجعون کہکر نے اختیار حال امام حسین پر رونی لگین جناب رسولخدا نی فرمایا ای فاطمہ کیا تم راضی نہین ہو
اَن تَکُونَ اَبُوكِ یاتُونَہٗ وَیَسْئَلُونَہُ الشَّفاعَۃَ یہ کہ عوض مین شہادت حسین کی تاج شفاعت امت عاصی کا
خدا تمہاری باپکی سر پر رکہی اور کیا نہین راضی ہو کہ جب خلق تشنہ ہو تو ساقی کوثر شوہر تمہارا ہو فَیَسْقِی عَنْہُ
اَوْلِیاءَہٗ وَیَذُودُ عَنْہُ اَعْداءَہٗ پس پلاوی علی کوثر سی اپنی دوستونکو اور دور کری دشمنونکو آیا نہین راضی ہو تم
اسپر کہ ملائکہ تمہاری منتظر حکم کہڑی رہین اسیطرح جب حضرت نی بہت سی کلمہ فرمائی تو جناب فاطمہ نی عرض کی
یا اَبَتِ سَلَّمْتُ وَرَضِیْتُ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ای بابا جو یہ ثواب ہی اور دوست میری روز قیامت کو بخشینگی
تو مین راضی ہوئی پس جناب رسول خدا نی آنسو جناب فاطمہ کی پونچہی اور پیشانی پر شفقت سی ہاتہہ پہیرا اور فرمایا
اَنَا وَبَعْلُكِ وَاَنْتِ وَابْناكِ وَشِیْعَتُكِ فِی مَکانٍ تُقِرُّ عَیْناكِ وَتَفْرَحُ قَلْبُكِ مین اور شوہر
تیرا اور تم اور حسنین اور شیعہ تیری سب ایک مکان مین ہونگی کہ اونکی دیکہنی سی آنکہین تیری ای فاطمہ روشن اور
دل تیرا خنک ہوگا پس خوشا حال غلامان جناب سیدہ کا خدا ہم سبکو اونکی غلامی مین محشور کری پس وہ حضرات
حال اہلبیت رسالت پر کہ ہین سوا رونیکی کوئی خدمت نہین ہی افسوس کہ ہم اس سی بہی آنکہین چرائین علامہ صادق
وہ تہی کہ جنہونی جان و مال اپنی نثار کیا اب سنیی احوال وفاداری اصحاب جناب امام حسین عجب وفادار اور
صاحب شجاعت تہی اور ایسی رفاقت کی حضرت سی کہ دین کی عزت رکہہ لی چنانچہ جب امام حسین نرغہ
اشقیا مین گہر گئی اور راہ چارہ مسدود ہوگئی اور پانی حضرت پر بند ہوا تو شمر لعین حضرت کی لشکر کی سامنی آیا
فقال اَیْنَ بَنُو اُخْتِنا اور پکارا کہان ہین میری بہن کی بیٹی پس عباس و جعفر و عبد اللہ و عثمان فرزندان
جناب امیر سامنی آئی فقال اَنْتُمْ یا بَنِی اُخْتِی آمِنُونَ پس شمر لعین بولا کہ تمہاری مان امیر قبیلی سی
مجہی تاسف آتا ہی تم پر پس تمہین مین نی امان دی رفاقت حسین سی ہاتہہ اوٹہاؤ کہ انکی رفاقت مین قتل ہوگی
فقال لَہُ الْفِتْیَۃُ لَعَنَكَ اللّٰہُ وَلَعَنَ اَمانَكَ پس فرمایا صاحبزادون نی لعنت خدا کی تجہپر ای شمر
اور تیری امان دینی پر اَتُؤْمِنُنا وَابْنُ رَسُولِ اللّٰہِ لا اَمانَ لَہٗ ای شقی ہمین تو رعایت تو امان
سی امان دیتا ہی اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا پس شمر بیدین نادم ہو کی پہر گیا پس عمر سعد نی وقت عصر

فوج شیطانی کو پکارا یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا فَوْرًا بَ النَّاسِ ای لشکر خدا سوار ہو پس سوار ہوئے سب
شقی اور مستعد قتل فرزند رسول خدا ہو کر چلے تو جناب امام حسین نے اپنے برادر حق شناس عباس نامدار کو
بھیجا کہ پوچھو کیون آئے ہو فَاَتَاہُمْ وَقَالَ لَہُمْ مَا بَدَا لَکُمْ وَمَا تُرِیْدُوْنَ پس حضرت عباس تشریف
لیگئے اور پوچھا ای شریرو کیا ارادہ ہے تمہارا اور کیون آئے ہو قَالُوْا قَدْ جَاءَ اَمْرُ الْاَمِیْرِ اَنْ نَعْرِضَ
عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْزِلُوْا عَلٰی حُکْمِہٖ اَوْ نُنَاجِزُکُمْ وہ لعین بولے کہ حکم ہمارے امیر کا یہ ہے کہ اگر بیعت قبول
کرو تو خیر وگرنہ تمسے لڑینگے جناب عباس خدمت مین حضرت کے پھر آئے اور شقاوت اون لعینونکی حضرت سے
عرض کی فَقَالَ الْحُسَیْنُ اِرْجِعْ اِلَیْہِمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ تُؤَخِّرُہُمْ اِلٰی غُدْوَۃٍ پس جناب امام حسین نے
فرمایا پھر جاؤ ای بھائی اور اگر ہوسکے تو صبح پر لڑائی ٹھہراؤ لَعَلَّنَا نُصَلِّیْ اللَّیْلَ وَنَدْعُوْہُ وَنَسْتَغْفِرُہٗ
کہ آج کی رات ہم عبادت خدا مین اور نماز اور دعا و استغفار مین بسر کرلین پس یہ سنکر جناب عباس گئے اور قوم اشقیا سے
فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایک رات کی مہلت مانگتا ہے فَاَبَوْا مِنْ ذٰلِکَ اون لعینون نے کہا ہرگز ہم
مہلت ایک رات کی نہ دینگے اسیوقت لڑینگے فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ مِنَ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ
وَسَاَلُوْکَ ھٰذَا مَا کَانَ لَکَ اَنْ تَمْنَعَہُمْ پس عمر بن الحجاج بولا کہ اگر کافر ترک و دیلم تجھسے سوال کرتے
تو تجھو لازم تہا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دیتا وَابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَلْتَمِسُ لَنَا خَیْرًا وَاَنْتَ لَا تَنْظُرُ
حیف کہ فرزند رسول خدا ایک شب کی مہلت مانگے اور تو نہ دے او سوقت عمر سعد نے مہلت ایک شب کی بمجبوری
دی پس جب دن گذرا تو قریب شام حضرت نے سب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد حمد و ثنا ے الٰہی کے فرمایا
کہ نہین جانتا مین کوئی اصحاب وفادار تر اپنے اصحاب سے اور نہ کوئی اہل بیت پاکیزہ زیادہ اپنے اہل بیت سے
فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنِّیْ خَیْرًا پس خدا تمہین جزاے خیر دے میری جانب سے وَلَقَدْ نَزَلَ بِیْ مَا تَرَوْنَ
فَاِنِّیْ قَدْ اَذِنْتُ لَکُمْ فَانْطَلِقُوْا جَمِیْعًا فِیْ حِلٍّ ای دوستو میرے نازل ہوئی ہے مجہپر وہ بلا کہ تم دیکھتے ہو
پس مین نے تم سبکو رخصت کیا جاؤ تم اور میرے لیے برباد نہو پس قوم جفاکار فقط میرے لیے پہنچی اور دشمن ہین
وَلَوْ ظَفِرُوْا بِیْ لَذَھَلُوْا عَنْ طَلَبِ غَیْرِیْ اور جب یہ مجھے قتل کرینگے ہرگز در پے تمہارے نہ ہونگے پس
ای غفلوا ۱۲
یہ سنکر عباس اور برادران حضرت اور اہل بیت و اصحاب متفق ہو کر بولے لَا اَرَانَا اللّٰہُ ذٰلِکَ اَبَدًا

خدا ہمین وہ وقت نہ دکہائی کہ ای سید و آقا ہماری تم شہید ہو اور ہم دیکہین ہم آپ پر سی تصدق ہونگی
اور جانین نثار کرینگی پہر مسلم بن عوسجہ نی عرض کی یا ابن رسول اللہ آیا ہم آپکو چہوڑینگی اور آپ سی
جدا ہونگی تو خدا کو کیا جواب دینگی نہ واللہ یہ نہوگا بلکہ نیزی اور تلوارین مارینگی دشمنان حسینؑ پر جب تک کہ
قبضہ رہیگا ہاتہہ مین ہماری لو لم یکن معی سلاح اقاتلھم بہ لقذفتھم بالحجارۃ اگر ہتیار ہی
ونسی لڑینکو باقی نرہیگا تو پتہرون سی مارونگا مگر آپ سی جدا نہونگا تاکہ خدا جانی کہ ہمنی حفاظت کی ذریت
رسول کی بلکہ اگر جانتا مین کہ قتل کیا جاؤنگا اور پہر زندہ کیا جاؤنگا اور پہر قتل کیا جاؤنگا اور جلا دیا جاؤنگا
ستر بار تو بہی مین آپ سی جدا نہوتا قربان اونکی وفاداری کی بس اسیطرح سب نی جواب دیا یہان تک کہ جب صبح
جون غلام وفادار و سعادتمند نی رخصت جنگ حضرت سی چاہی تو حضرت نی پہر اوسی سمجہایا اور فرمایا انت
فی اذن منی فانما تبعتنا طلبا للعافیۃ فلا تبتل بطریقتنا ای جون مینی تجہ رخصت کیا پس تو ہماری
ساتہہ آیا تہا طلب کو کہ نعمتہای دنیا سی متنعم ہوای جون ہم اس بلا مین گہر گئی جیسا کہ تو بہی دیکہتا ہی کہ
پانی تک دو دن سی نہین پایا پس تو اس بلا مین نہ مبتلا ہو شل ہماری پس قربان جون کی سنیے کیا جواب دیتا ہی
فقال یا ابن رسول اللہ انا فی الرخاء الحس قصاعکم عرض کی اوسنی ای فرزند رسول خدا یہ کیا فرماتی ہین
آپ یا حضرت یہ غلام حضرتکی بدولت کاسہای نعمت چاٹ چاٹ کر پلا ہی اور اچہی وقت حضرتکی ساتہہ اوقات
اپنی برفاہت و آسودگی بسر کی ہی و فی الشدۃ اخذلکم حیف ہی جون پر کہ وقت شدتکی حضرتکو چہوڑ جائی اور جان
نا چیز اپنی فرزند رسول خدا سی عزیز کری واللہ ان ریحی لمنتن وان حسبی للئیم ولونی لاسود یا ابن رسول اللہ
آپ نہین چاہتی کہ یہ غلام با ین بوی بد اور حسب تباہ و باروی سیاہ شہید ہو واللہ لا افارقکم یا حضرت قسم ہی خدا کی
یہ غلام حضرتسی جدا نہوگا حتی یختلط ھذا الدم الاسود مع دمائکم تا انکہ ملاونگا خون سیاہ اپنا آپکی خونہای
طیب و نورانی سی غرض حضرت نی ناچار اوس سعادتمند کو رخصت کیا اور آیا میدان شہادت مین اور یہ اشعار رجز مین
پڑہنی لگا شعر کیف تری الکفار ضرب الاسود + بالسیف ضربا عن بنی محمد + آج دیکہین گی کفا جنگ غلام
حبشی کی کہ کیسی تلوارین مارتا ہی فرزندان رسول خدا کیجانب سی شعر اذب عنھم باللسان والید + ارجو بہ الجنۃ
یوم المورد دفع کرونگا شر کو فرزندان رسول خدا سی اپنی ہاتہہ اور زبان سی اور عوض مین اسکی امیدوار ہون جنت مین داخل

بیان شہادت جون

بت کری مجہی ثم قاتل فقتل پہر لڑنیلگا اون لعینون سے آخر شربت شہادت جام سعادت سے پیا پس کہی غلام پروری
جناب امام حسین علیہ السلام کی کہ بیتابانہ نعش جون پر تشریف لائی فوقف علیہ الحسین
و قال پس جاکر نعش جون پر کھڑی ہوئی اور دستہای مبارک دعاکیلیو اوٹہاکر فرمایا اللّٰھم بیض
وجھہ وطیب ریحہ وعرف بینہ وبین آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوندا میری
جون کا منہہ تو سفید کر اور بو کو اوسکی خوشبو کر اور جون مین اور آل محمد مین جدائی مت ڈال جناب
امام زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا جب اہل قریہ دفن کرنیلگی تو بعد دس روز کی نعش جونکو پایا
تو چہرہ اوسکا روشن تہا اور بوی مشک وعنبر اوس سی آتی تہی سبحان اللہ کیا کیا جان نثار حضرتکو
خدا نی عطا فرمائی تہی کہ اونپر حضرت صاحب الزمان زیارت سائر شہدا مین فرقی ہین السلام علی
جون مولا ابی ذر الغفاری سلام میرا ہو جو جون غلام ابوذر غفاری پر مقام غور یہ ہی کہ یہ مرتبہ
غلام حضرتکا ہو کہ معصوم سلام کرین اللھم العن قتلۃ الحسین روایت یازدہم ثواب
گریہ از مسمع بہر احوال شہادت ترکی اور خاتمہ مصیبت امام زین العابدین
مین عن ابی عبد اللہ انہ قال کل الجزع والبکاء مکروہ سوی الجزع والبکاء علی
الحسین جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا سب رونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہی مگر رونا اور بیقراری کرنا
حال حسین مظلوم پر کہ یہ مشتمل ثواب عظیم ہے و قال من ذکرنا عندہ ففاض من عینیہ و
لو مثل راس الذباب اور فرمایا جسکے سامنی ہمارا ذکر مصائب ہوا اور اوسکی آنکھون سی آنسو برابر سر مگس
باہر آئی غفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر تو خدای کریم تمام گناہ اوسکی بخشتا ہی اگرچہ برابر
کف دریا کی ہون اور مسمع بن عبد الملک نی جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدن
حضرت نی مجھسے پوچھا ای مسمع تو اہل عراق سی ہی زیارت امام حسین کو بھی جاتا ہی فقلت لا انا
رجل من اہل البصرۃ مینے عرض کی یا مولا مین عراق مین نہین رہتا مین بصرہ کا رہنی والا ہون
اور میری پاس کچھہ ناصبی ہوا خواہ خلیفہ رہتی ہین اس سبب سی مین زیارت سی محروم رہتا ہون
قال افتذکر ما صنع بہ قلت بلی حضرت نے فرمایا آیا تو یاد بھی کرتا ہی جو انپر مصائب ہوئی ہین

[illegible]

عرض کی مین نے بلی قال فجزع قلت ای و الله حضرت نے ارشاد کیا ہے تو روتا ہے ہے عرض کی
مین نے قسم ہے خدا کی مین روتا ہون واستعبر لذالک حتی یری اهلی اثر ذالک علی اور روتا ہون
مصائب حضرت پر تا آنکہ عیال میرے اثر حزن مجھ مین پاتے ہین اور آب و طعام مجھے ناگوار ہوجاتا ہے اور غم
و اندوہ میرے چہرے پر معلوم ہوتا ہے قال رحم الله دمعتک اما انک من الذین یعدون فی
اهل الجزع لنا حضرت نے فرمایا خدا رحم کرے تیرے رونے پر اے مسمع تو شمار کیا جائیگا رونیوالونمین
ہمارے حال پر والذین یفرحون لفرحنا ویحزنون لحزننا ویخافون لخوفنا ویامنون اذا امنا اور شمار
کیا جائیگا اون لوگونمین جو خوش ہوتے ہین ہماری خوشی سے اور خائف ہوتے ہین ہمارے خوف سے اور
امن میں ہوتے ہین ہمارے امن سے اما انک ستری عند موتک حضور آبائی لک اے مسمع قریب ہے
کہ تیرے وقت موت کے آبا طاہرین ہمارے حاضر ہونگے ووصیتهم ملک الموت بک اور سفارش کرینگے
تیری ملک الموت سے وما یلقونک من البشارة ما تقر به عینک اور تجھے ایسی بشارت دینگے کہ
آنکھین تیری روشن ہونگی فملک الموت ارق علیک واشد رحمة لک من الام الشفیقة علی
ولدها پس ملک الموت تجھ پر زیادہ تر مہربان ہوگا مادر شفیقہ سے اوپر فرزند اپنے کے ثم استعبر واستعبرت معه پھر
حضرت رونے لگے حضرت کو روتا دیکھ کے مین بھی رونے لگا پس فرمایا الحمد لله الذی فضلنا علی خلقه
بالرحمة وخصنا اهل البیت حمد کرتا ہون مین اوس خدا کی جسنے فضیلت دی ہمکو سب خلق پر
اپنی رحمت سے اور مخصوص کیا ہم اهلبیت کو یا مسمع ان الارض والسماء لتبکی منذ قتل
امیر المؤمنین رحمة لنا اے مسمع آج تک آسمان و زمین روتے ہین ہم پر ازراہ ترحم کے جب سے امیر المؤمنین
شہید ہوئے ہین وما رقأت دموع الملائکة منذ قتلنا اور جب سے ہم اهلبیت شہید ہوئے ہین
رونا فرشتونکا ساکن نہین ہوا فاذا سال دموعه علی خده فلو ان قطرة من دموعه
سقطت فی جهنم لاطفأت حرها پس جسکے اشک ہمارا حال سنکر رخسارے پر روان ہون تو
اون آنسونکا یہ رتبہ ہے کہ ایک قطرہ آتش جہنم پر ڈالدیا جائیگا تو حرارت آتش افسردہ ہوجائیگی
وان الموجع قلبه لنا لیفرح یوم یرانا عند موته اے مسمع جسکا دل دردناک ہوگا ہمارے لیے

وہ شاد و فرحناک ہوگا جب قریب وفات میں دیکھیگا کہ ہم اوس کی مدد کو آئے ہونگی فرحة لا تزال تلك
الفرحة من قلبه ایسی فرحت اور خوشی اوسے ہوگی کہ اوسکے دل سے زائل نہوگی حتی یرد علینا
الحوض تا آنکہ وہ وارد ہوگا ہمارے پاس حوض کوثر پر وان الکوثر لیفرح بمحبّنا اذا ورد علیه
اور بتحقیق چشمہ کوثر کمال مسرور ہوگا ہمارے دوست کے آنے سے اور انواع انواع کے طعام بہشت کا مزہ
اوس سے ہمارے دوستونکو حاصل ہوگا کہ وہانسے اور کہیں جانیکو جی نچاہیگا اے سمع جو اوسمین سے
ایک جام پیئیگا لم یظمأ ولم یستق بعدها ابدا تو کبھی تشنہ نہوگا اور کسیطرح کی مشقت نہ اوٹھائیگا
وهو فی برد الكافور وریح المسك اور کوثر سرد ہے مثل کافور کے اور خوشبو ہے مشک سے
واحلی من العسل اور شیرین تر ہے شہد سے والین من الزبد واصفی من الدمع اور نرم تر ہے
مسکے سے اور صفا تر ہے اشک چشم سے وازکی من العنبر اور پاکیزہ تر ہے عنبر سے نکلا ہے نہر تسنیم سے
اور جاتا ہے نہرہاے جنت کو تجری علی رضراض الدر والیاقوت نہر وہیں بہشت کی بجاے سنگریزہ
موتی اور یاقوت ہیں فيه من الاقداح اكثر من عدد نجوم السماء حوض کوثر پر پیالے
اسقدر ہونگے کہ شمار میں ستارہاے آسمان سے زیادہ ہونگے یوجد ریحه من مسيرة الف عام
اور خوشبو اونکی ہزار برس کی راہ تک پہونچیگی اور وہ سونے اور چاندی کی ہونگے اور انواع و اقسام کے
جواہر اونمین نصب ہونگے جو دوست ہمارا اوسمین پانی پیئیگا وہ خوشبو سونگھیگا اے سمع تو بہی وہین ہوگا
جو سیراب ہونگے کوثر سے وما من عین بكت لنا الا نعمت بالنظر الى الكوثر اور کوئی آنکھ ایسی نہوگی
کہ روئی ہوگی ہماری مصیبت پر مگر مسرور ہوگی کوثر کے دیکھنے سے وان الشارب منه ممن احبنا
اور سب شیعہ ہمارے اوس پانی سے سیراب ہونگے اور سوا اونکے کسیکو ایک قطرہ نہ ملیگا اور جناب امیر المومنین
کوثر پر کھڑے ہونگے وفي يده عصا من عوسج يحطم بها اعداءنا اور ایک عصا ہے بادام تلخ
حضرت کے ہاتھ میں ہوگا کہ اوس سے دشمنونکو حوض کوثر سے ہٹاتے ہونگے فيقول الرجل منهم اني اشهد
الشهادتين پس ایک شخص دشمنوں سے کہیگا یا حضرت میں کلمہ گو ہون کیون ہٹاتے ہو فيقول
انطلق الى امامك پس حضرت فرمائینگے جا اپنے امام پاس جسے تو دنیا میں اپنا امام و پیشوا جانتا تھا

فَيَقُولُ تَبَرَّءَ مِنِّي الْاِمَامُ الَّذِي تَذْكُرُهُ وہ ناپاک کہیگا کہ وہ مجھسے آج بیزار ہین حضرت فرمائینگی جا اوسی پاس کہ وہ تیری شفاعت کرے فَيَقُولُ لَيْسَ لِي شَفِيعٌ وَاَهْلَكَ عَطَشًا وہ کہیگا کوئی میرا شفیع نہین ہے اور پیاس مجھے ہلاک کرتی ہے حضرت فرمائینگی زَادَكَ اللّٰهُ ظَمَاءً خدا تیری پیاس کو زیادہ کرے جیسا تونے ہمارے حق کو دنیا مین نہ پہچانا راوی نے عرض کی یا حضرت اوس شقی کی حوض کوثر تک رسائی کیونکر ہوگی اور سوا اُسکے اور کیونکر پہنچا سکینگے حضرت نے فرمایا کہ یہ دنیا مین گناہون سے پرہیز کرتا تھا اور جب ہمارا ذکر ہوتا تھا تو ہمکو برا نہ کہتا تھا مگر خلفای جور کو دوست رکہتا تھا اور دشمن ہمارے گناہون سے پرہیز نکرتے تہے اور خلفا کو دوست تہے اور ہمین برا کہتے تہے اس سے اونکی رسائی حوض کوثر تک نہوگی غرض کیون حضرات یہہ مقام رونے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ جسکا بابا ساقی کوثر یون دوستونکو پانی پلاوے اوسکا وہ فرزند کہ جو زبان رسول خدا چوس کر پلا تہا تین دن سے بچون پیاسا رہے اور وہ جسم شبیر کہ جسکو فاطمہ زہرا اپنے سینے سے جدا نکرتی تہین اور فرشتے اوسپر آنکہین ملتے تہے تیر و شمشیر سے فگار تہا اور خون بہتا تہا اور لاکہون منافقون کی چڑہائی تہی مگر قربان اون جان نثارونکے جو اوسوقت جانین اپنی قدم حضرت پر قربان کرتے تہے کیا عاشق حسینؑ تہے رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ عَاشُورَا جَاءَ الْعَبْدُ التُّرْكِيُّ اِلَى الْحُسَيْنِ وَكَانَ حَافِظًا لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہے جبکہ روز عاشورا بازار قتال گرم ہوا تو ایک غلام ترکی صاحب جمال حافظ قرآن جناب امام حسینؑ کی خدمت مین آیا اور عرض کی اے دل و جان فاطمہ زہرا اور اے نور چشم رسول خدا آج مجھے یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے لشکر مین سے کوئی متنفس جیتا نہ بچیگا امیدوار ہون کہ اس غلام کو اجازت میدان دیجیے کہ جان ناچیز اپنی آپ پر سے نثار کرون فَاَبَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت نے فرمایا کہ اے ترکی مینے تجہے فرزند کی طرح پالا ہے کیونکر مین تجہے اجازت مرنیکی دون اور مینے تجہے اپنے فرزند زین العابدینؑ کو دیا ہے وہ تیرا مختار ہے فَجَاءَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس آیا وہ غلام ترکی خدمت جناب امام زین العابدین علیہ السلام مین وَكَانَ مَرِيضًا فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ اور وہ جناب نہایت علیل بستر بیماری پر پڑے تہے عرض کی غلام نے اے مولا میرے اے آقا میرے مینے اجازت حرب اپنے سید مظلوم سے چاہی تہی اونہون نے

گہ
پیارے غلام
حسین کا
ترکی

فرمایا کہ تیری رخصت مین اختیار سید الساجدین کو ہی پس یہ غلام آپ سے امیدوار ہی کہ اسے اجازت
میدان دیجیے تا جان اپنی آپ کے پدر تشنہ کام کے قدمون پر نثار کرون قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْتَ
حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ فَافْعَلْ مَا تُرِیْدُ حضرت نے فرمایا کہ اے ترکی خوشحال تیرا کہ تو عازم شہادت ہوا
اور ہمین مرض نے سعادت شہادت سے باز رکھا مگر مینے تجھے راہ خدا مین آزاد کیا جو تیرا جی چاہے
وہ کرپس وہ ترکی سلام رخصت کرکے متوجہ خیمۂ اہل حرم ہوا اور خدمت مین جناب زینبؑ و ام کلثومؑ
کی اور باقی اہل بیت کی عرض کی یَا اَھْلَبَیْتِ النُّبُوَّۃِ اِعْفُوْنِیْ مَا قَصَّرْتُ مِنْ خِدْمَتِکُمْ
اے اہلبیت رسول خدا یہ غلام تم سے رخصت کو آیا ہے جو تقصیرات کہ اس غلام سے ہوئی ہون اوسے
معاف فرمائیے اور امیدوار ہون کہ روز قیامت کو اپنے اس غلام کو نہ بھولیے گا پس اہلبیت اظہار نے
رونا شروع کیا خیال کیجیے کیا غلام نوازی ہے پھر آیا وہ خدمت امام مظلوم مین اور عرض کی اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ سلام ہو تم پر اے فرزند رسول خدا حضرت نے فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَنَحْنُ خَلْفَکَ تجھپر بھی سلام ہو حسینؑ کا اے ترکی چل تو مین بھی آتا ہون
پیچھے تیرے اور جناب امام زین العابدینؑ نے پردہ خیمہ کا اوٹھوا دیا کہ شجاعت اپنے غلام کی دیکھون
کہ کیونکر لڑتا ہے راوی کہتا ہے کہ مین لشکر عمر سعد مین تھا کہ یہ شعر رجز مین اوس ترکی نے پڑھے شعر
حُسَیْنٌ اَمِیْرِیْ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ + سُرُوْرُ فُؤَادِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ حسینؑ میرے آقا اور امیر ہین
کہ وہ سرور سینہ اور راحت جان رسول خدا ہین شعر عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالِدَاہُ + فَھَلْ تَعْلَمُوْنَ لَہٗ
مِنْ نَذِیْرٍ علی ابن ابیطالبؑ انکے پدر بزرگوار ہین اور فاطمہؑ زہرا اونکی مادر اطہر ہین اے گروہ کوفہ
آیا کوئی میرے آقا کا نظیر و مانند ہے شعر لَہٗ طَلْعَۃٌ مِثْلُ شَمْسِ الضُّحٰی + لَہٗ غُرَّۃٌ مِثْلُ بَدْرٍ مُنِیْرٍ
آقا میرا مثل خورشید درخشان ہے اور پیشانی اونکی مانند چودھوین رات کے چاند کے ہے وَقَاتَلَ قِتَالًا
شَدِیْدًا یہ کہکر مشغول جنگ ہوا جو نابکار اوسکے مقابل ہوتا تھا تو وہ اوسے فی الفور واصل جہنم
کرتا تھا اور خود بھی وہ عاشق حسینؑ بہت زخمی ہوا وَعَطَشَ عَطَشًا شَدِیْدًا اور پیاس نے
اوسپر غلبہ کیا فَرَجَعَ وَجَاءَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ پس وہ پھرا اور آیا خدمت امام حسینؑ مین اور

عرض کی یا مولا شدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہوں حضرت نے فرمایا مرحبا یا ترکی وبشرہ بالکوثر رہبا
اے ترکی خوش ہو کہ تو قریب جام کوثر سے سیراب ہوتا ہے فسر بذالک وانکب علی اقدام الامام
یقبلہا وذہب الی القتال پس بشارت کوثر سنکے نہایت خوش ہوا اور حضرت کے پاؤن پر گرکے پہر
لینے لگا پہر راہی میدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا آخر بہت سے لعین او سپر ٹوٹ پڑے اور وہ گہوڑے سے گرا
فقال یا ابا عبد اللہ ادرکنی پس پکارا اے ابا عبد اللہ اپنے غلام کی خبر لو کہ جان اپنی اسنے فدا کی پس
حضرت اوسکی آواز سنکے بیتابانہ دوڑے اور نعش اوسکی خیمہ مین اوٹہا لائے فوضع راسہ علی
فخذہ وکان علی ابن الحسین عند راسہ حضرت نے نعش کو زمین پر لٹایا اور از راہ شفقت
سر اوسکا اپنے زانوے مبارک پر رکہا اور پیار سے رخسار مبارک اپنا رخسار پر اوس غلام ترکی کے رکہکر روتے تہے
اور امام زین العابدین اوسکے سرہانے بیٹہے روتے تہے ففتح الترکی عینیہ ونظر ذالک جب اوسنے
خوشبو گل بوستان امامت کی سونگہی آنکہیں کہولدین اور یہ عنایت فرزند زہرا کی اسپنے حال پر
دیکہی کہ سر زانوے مبارک پر رکہے بے اختیار روتے ہین اور جناب سید الساجدین سرہانے بیٹہے
روتے ہین اوسوقت روح طیب اوسکی مارے خوشی کے گلشن جنت کو پرواز کرگئی اب زیادہ رونے
اور خاک اوڑانیکا یہ مقام ہے کہ جسکے غلام کیلیے حضرت اس بیقراری سے روتے تہے اوس بیمار کو ظالموں نے
فرش بیماری پر سے کہینچا اور کہتے تہے ملعون اقتلوہ علی فراشہ قتل کرو اس بیمار کو اسکے فرش پر
کیا حال ہوا ہوگا روح جناب امام حسین کا جب اونکے فرزند بیمار کے سوجے ہوے پاؤن مین بہاری
زنجیرین پہنائی گئین ہونگی اور گلے مین طوق اور پیادہ اوسے لیجاتے تہے جسسے فرش سے اوٹہنا محال تہا
اللہم العن علی اعداء النبی وعترتہ روایت دوازدہم فضائل بکا پہر احوال
تکبیر کہنے جناب امام حسین کا پہر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پہر فدا کرنا امام حسین کا
امت پر پہر شہادت وہب شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ یہ دونوں سنی وصوفی
مشہور رہین پس ان دونون نے نقل کی ہے کان فی البغداد رجل جلیل لیستمع مصائب الحسین
ویبکی کہ ایک شخص مومن عاشق جناب امام حسین نہایت جلیل القدر بغداد مین رہتا تہا اور ہمیشہ

وہ دین دار مصائب جناب امام حسینؑ سنکر رویا کرتا تھا خصوصاً ماہ محرم مین فَبَكَىٰ بُكَاءً وَضَرَبَ الرَّأْسَ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّىٰ سَالَ الدَّمُ مِنْهُ ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهِ وَمَضَىٰ پس ایک سال روز عاشورا مصائب اپنے آقا کے سنکر اسقدر بیتاب ہوکر رویا اور سر کو اپنے زمین پر دے مارا کہ آخر سر اوسکا پھٹ گیا اور خون اوس سے جاری ہوا اور وہ بیہوش ہوگیا اور اوسی بیہوشی مین قضا کر گیا فَرَأَوْهُ فِي اللَّيْلَةِ عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَيَقُولُ پس لوگون نے اوسی راتکو اوسے خواب مین دیکھا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسین مین حاضر ہے اور خوش ہو ہو کے کہتا ہے نَجَّانِي اللّٰهُ مِنْ حُبِّ الْحُسَيْنِ خدا نے مجھے بخشا ہے محبت حسینؑ ابن علی کے صدقے سے بحار الانوار مین جناب امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جناب رسول خدا ایک دن نماز کو تشریف لائے اور جناب امام حسین علیہ السلام کو گود مین لیے تھے اور وہ جناب نہایت صغیر تھے حضرت اونہین پاس بٹھا کے نماز مین مشغول ہوے اور تکبیر کہی پس جناب امام حسینؑ نے بھی چاہا کہ اللہ اکبر کہین مگر صاف نہ کہہ سکے جناب رسولخدا نے دوبارہ تکبیر کہی پھر جناب امام حسینؑ نے بھی چاہا کہ تکبیر کہین مگر صاف نہ کہہ سکے تا آنکہ جناب رسولخدا نے چھ دفعہ تکبیر بخاطر جناب امام حسینؑ کہی یہان تک کہ جب ساتوین بار جناب رسولخدا نے تکبیر کہی تو جناب امام مظلوم نے صاف بزبان قدس سے اللہ اکبر فرمایا جناب صادقؑ فرماتے ہین اسی جہت سے چھ تکبیرین قبل نماز سنت ہوئین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ وَعَلَىٰ فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ وَعَلَى الْأَيْمَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین خدمت رسولخدا مین حاضر تھا بائین زانو پر تو بیٹا حضرت کا ابراہیم تشریف رکھتا تھا اور داہنے زانو پر حسینؑ ابن علیؑ بیٹھے تھے وَهُوَ يُقَبِّلُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا أُخْرَىٰ اور وہ جناب کبھی حسینؑ کے بوسے لیتے تھے اور کبھی شاد ہو کے ابراہیم کے بوسے لیتے تھے کہ وہ ایک ہی بیٹا تھا جناب رسول خدا کا کہ ناگاہ جبرئیلؑ وحی خدا لیکے نازل ہوے اور عرض کی کہ پروردگار عالم نے بعد سلام کے فرمایا ہے لَسْتُ أَجْمَعُهُمَا لَكَ فَافْدِ أَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهِ اے حبیب ہمارے ہم مصلحت و مناسب نہین جانتے کہ یہ دونو فرزند تمہارے پاس رہین یا حسینؑ کو ابراہیم پر فدا کرو یا ابراہیم کو حسینؑ پر فَنَظَرَ النَّبِيُّ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَكَىٰ وَنَظَرَ إِلَى الْحُسَيْنِ وَبَكَىٰ پس اوس وقت حضرت نے ابراہیم کو دیکھا اور روئے اور حسینؑ کو دیکھا اور

روئی پھر فرمایا اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ اُمُّهٗ اَمَةٌ وَمَتٰی مَاتَ لَمْ یَحْزَنْ عَلَیْهِ غَیْرِیْ کہ مادر ابراہیم تو ماریہ قبطیہ ہے اگر اسکی قبض روح ہوگی تو سوا میرے کسیکو اوسکا غم نہوگا وَاُمُّ الْحُسَیْنِ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهُ عَلِیٌّ ابْنُ عَمِّیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ اور ماں حسینؑ کی تو فاطمہ پارہ جگر میری ہے اور باپ حسینؑ کا علیؑ ابن عم میرا ہے اور گویا میرا گوشت و خون ہے وَمَتٰی مَاتَ الْحُسَیْنُ حَزِنَتْ اِبْنَتِیْ وَابْنُ عَمِّیْ وَحَزِنْتُ اَنَا اور اگر حسینؑ کیلیے یہ صدمہ ہوگا محزون ہوگی بیٹی میری اور ابن عم میرا اور غمگین ہونگا مین کہ ہین اوسے نہایت دوست رکھتا ہون یَا جِبْرَئِیْلُ یُقْبَضُ اِبْرَاهِیْمُ فَدَیْتُهٗ لِلْحُسَیْنِ اے جبرئیل عرض کرو خدا سے کہ مینے اپنے بیٹے ابراہیم کو تصدق کیا فرزند زہراؑ پر پس قبض روح ابراہیم ہو ابن عباس کہتے ہین کہ تیسرے روز ابراہیم نے دنیا سے رحلت کی فَکَانَ النَّبِیُّ اِذَا رَاٰی الْحُسَیْنَ مُقْبِلًا قَبَّلَهٗ وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ وَقَالَ پس اکثر رسول خدا جب حسینؑ کو آتے دیکھتے تھے تو چھاتی لگاکے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُهٗ بِابْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ قربان ہوئیں اپنے حسینؑ پر سے کہ جسپر مینے اپنا بیٹا ابراہیم نثار کیا حضرات سنی محبت رسول خدا کی جو امام حسینؑ سے تھی اب سنیے اپنا مرتبہ کہ رسول خدا ان سے کیسی محبت رکھتے ہین کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا نے روایت کی ہے کہ حضرت میرے گھر مین نماز پڑہتے تھے کہ حسنینؑ کھیلتے ہوے تشریف لائے داہنی طرف حسنؑ اور بائین طرف حسینؑ بیٹھ گئے جب حضرت نماز سے فارغ ہوے حسنؑ کو زانوے راست پر اور حسینؑ کو زانوے چپ پر بٹھالیا وَجَعَلَ یُقَبِّلُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا اُخْرٰی اور کبھی حسینؑ کے بوسے لیتے تھے اور کبھی حسنؑ کے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور بولے اے حضرت آپ بہت حسنینؑ کو دوست رکھتے ہین فَقَالَ کَیْفَ لَا اُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا وَقُرَّتَا عَیْنِیْ حضرت نے فرمایا اے جبرئیل کیونکر انہین دوست نرکھون کہ یہ دونون گل بوستان زندگانی ہین میرے اور دونون روشنی چشم میرے ہین پس جبرئیل بولے کہ یا حضرت آپ تو انہین ایسا دوست رکھتے ہین وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَکَمَ بَیْنَهُمَا بِاَمْرٍ فَاصْطَبِرْ لَهٗ اور خدا نے انکی باب مین حکم کیا ہے پس قضاے آلہی پر صبر کرنا فَقَالَ وَمَا هُوَ یَا اَخِیْ جِبْرَئِیْلُ پس حضرت نے حیران ہو کر پوچھا کیا ہے وہ حکم اے اخی جبرئیل فَقَالَ قَدْ حَکَمَ عَلٰی هٰذَا یَعْنِی الْحَسَنِ یَمُوْتُ مَسْمُوْمًا جبرئیل بولا اشارہ کرکر امام حسنؑ کیطرف کہ اسکی حقمین یہ حکم ہوا ہے کہ یہ نواسا تمہارا تو زہر

دغا سے شہید ہووے اور وقت وفات رنگ اسکا سبز ہو جاوے وَعَلٰی هٰذَا یَعْنِی اَلْحُسَیْنُ یَمُوْتُ مَذْبُوْحًا اور یہ نواسا تمہارا یعنی حسینؑ ذبح کیا جاے اور ریش مبارک اوسکی خون سے رنگین کی جاے یہ سنکر رسول خدا اس شدت سے روئے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو گئی جبرئیل یہ حال حضرتکا دیکھکے بولے کہ دعا پیغمبرونکی مقبول ہے فَاِنْ شِئْتَ کَانَتْ دَعْوَتُکَ مُسْتَجَابَةً لِوَلَدَیْکَ پس اگر چاہو تو دعا تمہاری قبول ہو اور فرزند تمہارے اس مصیبت سے بچ جائین وَاِنْ شِئْتَ کَانَتْ مُصِیْبَتُهُمَا ذَخِیْرَةً فِیْ شَفَاعَتِکَ لِلْعُصَاةِ مِنْ اُمَّتِکَ اور اگر چاہو تو مصیبت تمہارے نواسون کی ذخیرہ ہو تمہاری امت گنہگار کی شفاعت کیلیے اور تاج شفاعت تمہارے سر پر ہو اور اپنی امت گناہگارونکو بخشاؤ پس دیکھیے محبت حضرتکی جو امت سے تھی حضرت بولے اے جبرئیل مین راضی ہون حکم خدا پر میری بھی وہی مرضی ہے جو مرضی میرے خالق کی ہے وَقَدْ اَجَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ دَعْوَتِیْ ذَخِیْرَةً لِشَفَاعَتِیْ فِی الْعُصَاةِ مِنْ اُمَّتِیْ اے جبرئیل مین اسکو دوست رکھتا ہون کہ پیارے نواسے میرے بلاؤنمین مبتلا ہون حسنؑ زہر سے شہید ہو حسینؑ پیاسا ذبح کیا جائے لیکن میری شفاعت گناہگاران امت کے حق مین قبول ہو اور وہ بخشے جائین اور خدا ان دونوکے حق مین جو چاہے حکم کرے پس اے حضرات شیعہ روؤ اوس فرزند رسول مقبول پر کہ جو تمہارے لیے ایسی بلاؤنمین مبتلا ہوا تصور کیجیے کہ تین دن کی تو پیاس تھی اور دھوپ کی وہ شدت کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو بریان ہو جاتا اور علاوہ اسکے خندق خیمہ مین آگ روشن اور ننھے ننھے بچے بھی العطش العطش کا شور مچاتے تھے اور اس حال مین جو رفیق مرتا تھا حضرت اوسکے لیے روتے تھے اور نعش میدان سے اوٹھا لاتے تھے حیف ہے ہمپر کہ ہم رونے سے بھی آنکھہ چرائین لوگون نے تو جانین اپنی نثار کین اور فرزند اپنے فدا کیے یہان تک کہ عورتون نے فرزند اپنے نثار کیے کہ عورت کو نسبت مرد کے اولاد بہت عزیز ہوتی ہے چنانچہ جب بریر ہمدانی درجہ شہادت سے فائز ہوئے تو وہب بن عبد اسد کلبی عازم جہاد ہوے تو اونکی مان اور زوجہ ہمراہ تھین فَقَالَتْ قُمْ یَا بُنَیَّ فَانْصُرِ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مادر وہب نے کہا اوٹھہ اے فرزند اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فَقَالَ اَفْعَلُ یَا اُمَّاهُ وَلَا اُقَصِّرُ وہب بولے اے مان نصرت کرتا ہون

اپنی بیٹی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہین کرنیکا یہ کہکی خدمت شاہ کم سپاہ مین حاضر ہوکر رخصت ہوے
اور میدان مین آکر رجز پڑہنی لگی اور لعینونکی مقابلی مین مشغول ہوی فلم یزل یقاتل حتی قتل منہم
جماعۃ پس یہان تک لڑی کہ اوس یکہ و تنہا نی ایکجماعت کثیر کو واصل جہنم کیا فرجع الی امہ
وامرأتہ فوقف علیہما فقال پس وہب یاور حسین میدان سی پہری اور خدمت مین مادر
اور زوجہ کی آئی اور مان سے عرض کی یا اماہ أرضیت منی ای مان راضی ہوئین تم مجھسے فقالت ما
رضیت حتی تقتل بین یدی الحسین وہ عاشق اور محب فرزند فاطمہ بولی ہرگز مین راضی
نہ ہونگی جب تک تو حسین بن علی پر قربان ہوکر اونکی سامنی مارا نجائیگا فقالت امرأتہ باللہ لا
تفجعنی فی نفسک زوجہ وہب نی کہا ای وہب واسطے خدا کی تو مجھو اپنی غم مین اندوہناک نکر
مادر وہب دیندار پکاری یا بنی لا تقبل قولہا وارجع فقاتل بین یدی ابن رسول اللہ
ای فرزند اسکی قول کو قبول نکر ناکہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین پہر جا اور لڑ روبرو حسین فرزند
رسول الثقلین کے اور جان نثاری کر کہ یہی وقت جان نثاری کا ہی فیکون غدا فی القیامۃ
شفیعا لک بین یدی اللہ پس وہ جناب روز قیامت کو خدا کی سامنی تیری شفاعتخواہ ہونگے
یہ سنکے وہ دلاور پہر دریای حرب مین غوطہ زن ہوا حتی قتل تسعۃ عشر فارسا واثنی عشر راجلا
تا آنکہ انیس سوار اور بارہ پیادی پہر جہنم واصل کیے ثم قطعت یداہ اسی طرح وہ بزرگ لڑ رہا تہا
کہ ایک شقی نی تلوار اُسکے داہنے ہاتہہ پر ماری کہ ہاتہہ اوسکا کٹگیا پہر بائین ہاتہہ پر تلوار ماری کہ وہ بہی
ہاتہہ کٹگیا فاخذت امہ عمودا واقبلت نحوہ وقالت مادر وہب نے جو یہ حال دیکہا ایک عمود
خیمہ ہاتہہ مین لیکر دوڑی اور کہتی تہی بیٹے سے فداک ابی وامی قاتل دون الطیبین قربان
ہون تجہپر مان باپ میرا ای فرزند منہہ جہاد سی نہ پہیرنا لڑی جا اور جان فدا کر فرزند زہرا پر سی وہب نے
کہا کہ ای مان تم پہر جاؤ طرف اہل بیت اطہار کی فابت وقالت لن اعود او اموت معک
پس انکار کر کی بولی مین ہرگز نہ پہرونگی مین بہی تیری ساتہہ جان اپنی فرزند رسول پر سے نثار کرونگی
فقال الحسین جزیتم من اہلبیت خیرا جناب امام حسین نے یہ جانفشانی اور خوش اعتقادی

دیکھکر فرمایا کہ خدا تمہین جزای خیر دی اہل بیت کی جانب سی کہ نصرت اہل بیت مین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی اِرْجِعِيْ اِلَى النِّسَاءِ رَحِمَكِ اللّٰهُ ای زن صالحہ پھر جا خیمہ اہل بیت کو خدا تجہپر رحم کری فَانْصَرَفَتْ وَجَعَلَ يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ حکم حضرت سنکر وہ پھری اور وہب نے منہہ جہاد سی نہ پھیرا اور اونپر حملہ آور تہا تا آنکہ جام شہادت نوش کیا اور گھوڑ سی گرا فَذَهَبَتْ اِمْرَأَتُهٗ تَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ زوجہ وہب دوڑی اور سر اپنی شوہر کا زانو پر رکھکر روتی تہی اور گرد و غبار پونچہتی تہی پس شمر لعین نے جو اوسی دیکھا تو اپنی غلام سی کہا کہ جا کر اس عورت کو بہی قتل کر فَضَرَبَهَا بِعَمُوْدٍ كَانَ مَعَهٗ فَشَدَخَهَا وَقَتَلَهَا پس اوس شقی نے ایک گرز اوسکی سر پر مارا کہ سر اوسکا شق ہوگیا اور وہ بہی شوہر کی ساتھہ راہی جنت ہوئی بحار مین مرقوم ہی کہ سر کو وہب کی عمر سعد نے کٹوا کر لشکر حسین کی طرف پھنکوا دیا مادر وہب نے وہ سر اوٹھا کر لشکر عمر سعد مین پھینکا فَاَصَابَتْ بِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَتْهُ وہ سر ایک شقی کی ایسا لگا کہ وہ واصل جہنم ہوگیا پھر اوس مجبور زہرائی دو لعین عمود خیمہ سی قتل کئی یہ جرات اوسکی دیکھکر حضرت نے فرمایا اِرْجِعِيْ يَا اُمَّ وَهْبٍ اَنْتِ وَابْنُكِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ پھر آای مادر وہب کہ تو اور وہب خدمت مین میری نانا رسول خدا کی ہونگی یہ بشارت سنکی میدان سی کہتی ہوئی پھری اِلٰهِيْ لَا تَقْطَعْ رَجَائِيْ خداوندا میری امید کو قطع نکرنا حضرت نے فرمایا ای مادر وہب لَا يَقْطَعُ اللّٰهُ رَجَاءَكِ خدا تیری امید کو قطع نکریگا سُبْحَانَ اللّٰهِ کیا محبت حسین تہی صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ

روایت سیزدہم روایت لوح و قلم پھر روایت خبر دینے رسول خدا کی جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سے پھر سوار ہونا امام حسین کا پشت رسول خدا پر بیچ سجدے کے پھر شہادت حضرت قاسم اور گریہ خواہر قاسم نعش قاسم پر خاتمہ گریہ سکینہ نعش امام پر

کتاب احسن الکبار مین روایت کی ہی کہ جب پروردگار عالم نے لوح و قلم کو خلق کیا قلم کو خطاب جناب باری کا ہوا کہ لکھہ احوال جو کچھہ ہونے والا ہی قلم نے عرض کی ای خالق مجھے قدرت کہان ہی

احوال آئندہ لکھنے کی احوال تمام اشیا تجھپر روشن ہے اس کو حکم ہوا کہ تو رفیق ہو قلم کا اور بتلاتا جا فَكَانَ الْقَلَمُ يَكْتُبُ بِتَعْلِيمِ الْعِلْمِ مَا يَجْرِي فِي الدُّنْيَا مِنْ عَدْلِ النَّاسِ وَظُلْمِهِمْ پس قلم بتعلیم علم لکھتا تھا جو دنیا مین عدل وظلم ہونے والا تھا فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى حَالِ الْحُسَيْنِ كَتَبَ كُلَّ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنْ أُمَّةِ جَدِّهِ پس جب حال جناب امام حسین پر پہونچا تمام حال لکھا جو ہونے والا تھا اون حضرت پر بات سے امت رسول خدا کی پھر قلم ٹھہر گیا اور عرض کی پروردگار عالم سے کہ خداوندا کسی بشر پر تیری مخلوقات سے یہہ ظلم وستم نہوگا جو حسین پر گذرین گے خداوندا مین کمال اندوہناک ہوا بس اب مین اتنا امیدوار ہون کہ جسطرح رفقاے حسین اپنا سر نثار کرینگے میرا سر بھی اوس مظلوم کی رفاقت مین قطع ہوتا موجب سرخروئی کا عقبی مین حسین کا ہو فَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ فَقُطِعَ رَأْسُهُ دعا قلم کی قبول ہوئی اور قلم کا سر بھی کٹ گیا اور یہہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کا سر کاٹ ڈالین تو وہ ناقص ہوجاتی ہے مگر قلم کہ جب قط اوس کا تازہ ہو زیادہ روان ہوتا ہے اور خوب لکھتا ہے عَنْ سَيِّدِ الْبَشَرِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَكَرَ الْحُسَيْنَ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ بِقَدْرِ جَنَاحِ الذُّبَابَةِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللّٰهِ جناب رسول خدا سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص کہ میرے فرزند حسین کی مصیبتون کو یاد کرے اور آنکھ سے اوسکے آنسو نکلے اگرچہ برابر پر مگس ہو ثواب اوسکا خدا پر ہے اور خدا عوض مین اوسکے بغیر داخل کرنے جنت کے راضی نہوگا أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّكُمْ تُوَافِقُونَ الْمَلَائِكَةَ فِي بُكَائِهِمْ اے اہل عزا آیا تم نہین جانتے کہ تم موافقت ملائکہ کی کرتے ہو اور پیغمبر خدا نے تمھین وصیت کی اپنے فرزند کے رونے پر نقل کی شافعی نے شرح وجیز مین أَنَّ هٰذِهِ الْحُمْرَةَ الَّتِي تُرَى فِي السَّمَاءِ ظَهَرَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ یہہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی ہے جب سے جناب امام حسین شہید ہوے ہین جب سے دکھائی دیتی ہے اور قبل اسکے نہوتی تھی پھر نقل کرتا ہے مَا رُفِعَ حَجَرٌ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ یعنی عجب روز تھا روز شہادت امام حسین کہ جہان سے پتھر اوٹھاتے تھے تو اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش مارتا پاتے تھے اور آسمان سے خون برستا تھا رُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِيُّ بِنْتَهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَمَا يَجْرِي عَلَيْهِ

ہوتے المحن حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب رسولؐ خدا نی خبر دی اپنی بیٹی فاطمہؑ زہرا کو جناب امام حسینؑ
کی شہادت کی اور جو مصائب کہ اونپر ہونی والی ہی محنت وبلا سی بکت فاطمۃ بکاءً شدیداً
جناب فاطمہؑ نی جو سُنا کہ حسینؑ میرا تین روز پیاسا رہی گا اور ذبح ہو کی بیگور رہی گا بہت شدت سے
روئین وقالت اور بولین یا ابتاہ متی یکون ذلک ای بابا یہہ حادثہ میری حسینؑ پر کس زمانہ مین ہوگا
قال رسول اللہ فی زمان خال منی ومنک ومن علیؑ جناب رسول خدا نی فرمایا آہ ایفاطمہ
افسوس تنہائی حسینؑ پر کہ جب پارہ جگر تیرا اس بلا مین مبتلا ہوگا تو نہ مین ہون گا نہ تو ہوگی نہ
علیؑ ہوگا یہ سُنکے جناب سیدہ مرتبہ اول سی زیادہ روئین اور بیقرار ہوئین ثم قالت یا ابت فمن یبکی
علی ولدی ومن یلتزم باقامۃ العزاء پہر عرض کی ای بابا جب ایسی بیکسی سی میرا دلبر
شہید ہوگا تو کون اوسپر روئیگا اور کون اوسکی مجلس ماتم برپا کری گا اور اوسکی صف ماتم بچھائیگا
فقال النبیؐ یا فاطمۃ ان نساء امتی یبکین علی نساء اھل بیتی ورجالھم یبکون علی
رجال اھل بیتی حضرت نی فرمایا ای فاطمہؑ عورتین میری امت کی روئین گی میری زنان اہلبیت کے
حال پر اور مرد میری امت کی روئین گی میری مردان اہلبیت کی حال پر ویجددون العزاء
جیلاً بعد جیل فی کل سنۃ اور تازہ کرین گی سامان ماتم تیری حسینؑ کا ایک قوم بعد ایک
قوم کی دوستون تیری سی فاذا کان یوم القیمۃ تشفعین انت فی النساء وانا اشفع فی
الرجال جب روز قیامت کا ہوگا ایفاطمہ تو شفاعت عورتونکی کرنا اور مین شفاعت مردونکی کرونگا
اور جو مصیبت حسینؑ سُنکی روئیگا اخذنا بیدہ وادخلناہ الجنۃ تو ہم ہاتھ اوسکا پکڑ کی داخل
جنت کرین گی یا فاطمۃ کل عین باکیۃ یوم القیمۃ الا عین بکت علی الحسین ای فاطمہ
سب آنکھین روز قیامت کو روتی ہون گی مگر وہ آنکھ جو حسینؑ کی مصیبت پر روئی ہوگی فانہا
ضاحکۃ مستبشرۃ بنعیم الجنۃ پس وہ آنکھ خندان ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعیم
جنت کی وروی انہ خرج النبیؐ الی الصلوۃ والحسین متعلق بہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ ایک روز جناب رسولؐ خدا نماز پڑہنے مسجد مین تشریف لائی اور امام حسینؑ گود مین تھے

وضعه النبی مقابل جنبه وصلی حضرت نے جناب امام حسین کو پہلو مین بٹھا لیا اور نماز مین
مشغول ہوے فلما سجد اطال السجود فرفعت راسی من القوم جب سجدہ مین گئے تو بہت طول دیا
سجدہ کو پس راوی کہتا ہے کہ مینے سر اوٹھایا کہ دیکھون سبب دیر کا کیا ہے فاذا الحسین علی کتف رسول
اللہ پس دیکھتا کیا ہون کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹھ پر چڑھے بیٹھے ہین جب حضرت نماز سے
فارغ ہوے تو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے سجدہ کو نہایت طول دیا کہ اسقدر طول نہ دیتے تھے
کانما یوحی الیک یا حضرت یہ گمان ہوا ہمین کہ آپ پر وحی نازل ہوئی فقال لم یوح الی ولکن
ابنی کان علی کتفی فکرهت ان اعجله حتی نزل حضرت نے فرمایا وحی نہین نازل ہوئی تھی
مگر فرزند حسین میرا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مین تعجیل کرون اور اپنے حسین کو
رنجیدہ کرون اسلیے نہ اوٹھا مین جبتک کہ حسین نہ اوترا میری پیٹھ پر سے اور بعضی روایت مین ہے کہ حضرت نے
فرمایا نزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیه واله لا ترفع راسک مادام ابنک علی
رقبتک نازل ہوے جبرئیل اور کہا کہ اے رسول خدا پروردگار عالم نے بعد سلام کے فرمایا ہے کہ حسین کو
اگرچہ تم بہت دوست رکھتے ہو مگر ہم تم سے بھی زیادہ دوست رکھتے ہین خوشی ہماری یہ ہے کہ حسین کو بیچین نکرنا
جبتک کہ حسین تمہاری گردن پر سوار ہے تم سجدے سے نہ اوٹھنا افسوس ہزار افسوس اے حضرات کہ
ایکدن تو یہ خاطر حسین تھی اور ایکدن وہ تھا کہ وہی حسین تین دن کا بھوکا اور پیاسا ایک ایک کی نعش پر
رو رو کے جان کہوتا تھا اور کوئی سوائے تدبیر قتل کے کچھ اور خیال نکرتا تھا کہان تھے جناب رسول خدا کہ
جب تمام اصحاب امام غریب کے شہید ہو چکے اور نوبت عزیزون کی آئی یہان تک کہ پارہ جگر حسن مجتبی قاسم
گلگون قبا غریب کربلا سے رخصت کو آیا وهو غلام صغیر لم یبلغ الحلم راوی کہتا ہے کہ سن فرزند
حسن کا اتنا چھوٹا تھا کہ حد بلوغ کو نہ پہونچے تھے ہاے کیا وقت مصیبت فرزند زہرا پر تھا کہ ان چھوٹے چھوٹے
بچون نے مرنا اختیار کیا تھا فلما نظر الحسین قد برز اعتنقه وجعلا یبکیان جب حضرت نے
دیکھا کہ یادگار حسن مرنیکو آمادہ ہوکے چلا دوڑ کے بھتیجے کو گلے سے لگایا اور بیساختہ رونے لگے اور قاسم بھی
غریبی اور بیکسی پہ چچا کی ڈاڑہین مار کر روئے حتی غشی علیهما اتنا روئے کہ ادہر حضرت غش

کہاکر گر پڑی ہی اور ادہر قاسم بیہوش ہو کر گر پڑی ثُمَّ اَستَاذَنَ الحُسَینَ فِی المُبَارَزَۃِ جب ہوش
مین آئی تو پہر قاسم نی عرض کی کہ ای عمو جان قربان ہون مین آپ پر سی مجہسی یہ مصیبت آپکی اب
نہین دیکہی جاتی ہی مجہی اذن جہاد دیجیی کہ مین جان اپنی آپ پر سی نثار کرون فَاَبَی الحُسَینُ اَن
یَاذَنَ لَہٗ حضرت نی فرمایا ای جان عمو مین تجہی کیونکر اجازت میدان دون کہ تو میری بہائیکی نشانی ہی
جب قاسم نی دیکہا کہ حضرت اجازت نہین دیتی بیساختہ دوڑ کر چچا کی پاؤن پر گر پڑی فَلَم یَزَلِ الغُلَامُ
یُقَبِّلُ یَدَیہِ وَرِجلَیہِ حَتّٰی اَذِنَ لَہٗ اور بار بار پاؤن چومتی تہی اور اجازت مرنیکی مانگتی تہی تا اینکہ
ناچار حضرت نی سنگ صبر دلپر رکہا اور فرمایا جاؤ ای قاسم اور اپنا بہی داغ دکہا ؤ ہمین ای فرزند برادر
راوی کہتا ہی کہ اوسوقت حضرت قاسم میدان مین آئی اور بیساختہ اپنی چچا کی بیکسی پر روتی تہی اور
آنسو مسلسل رخسار و نپر روان تہی اور نہایت بیقرار تہی اور لشکر اعدا کی سامنی آکر یہ اشعار رجز مین
پڑہنی لگی شعر اِن تُنکِرُونِی فَاَنَا ابنُ الحَسَنِ ✝ سِبطِ النَّبِیِّ المُصطَفٰی المُؤتَمَنِ ای لعینو اگر تم
منکر ہو تو جانو مجہی کہ مین فرزند حسن مجتبی ہون کہ وہ نواسی رسول خدا اور حبیب کبریا کی تہی شعر ہٰذَا
حُسَینٌ کَالاَسِیرِ المُرتَھَنِ ✝ بَینَ اُنَاسٍ لَا سُقُوا صَوبَ المُزنِ ای ہو تمہارا ای لعینو یہ چچا میری
حسین فرزند رسول ثقلین اس دشت غربت مین مثل قیدیون کی گرفتار ہین درمیان ایک گروہ
جفا کار کی کہ وہ ہرگز ابر رحمت الٰہی سی سیراب نہون وَکَانَ وَجھُہٗ کَفِلقَۃِ القَمَرِ اور چہرہ قاسم
یتیم حسن کا مانند چودہوین رات کی چاند کی تہا فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِیدًا حَتّٰی قَتَلَ عَلٰی صِغَرِہٖ
خَمسَۃً وَّثَلٰثِینَ رَجُلًا پس خوب لڑی حضرت قاسم تا آنکہ اوس کمسنی مین پینتیس لعین واصل
جہنم کیی حمید بن مسلم کہتا ہی فَکُنتُ اَنظُرُ اِلٰی ھٰذَا الغُلَامِ پس تہا مین فرزند حسن کو دیکہتا تہا اور
وہ ایک کرتہ اور ازار پہنی تہی اور بند نعل چپ و لٹکا ہوا تہا پس عمر بن سعد ازدی بولا وَاللّٰہِ لَاَشُدَّنَّ
عَلَیہِ قسم ہی خدا کی کہ وہ شقی اس لڑکی کو قتل کرتا ہی فَقُلتُ سُبحَانَ اللّٰہِ وَمَا تُرِیدُ بِذٰلِکَ میں نے
کہا سبحان اللہ اسکی قتل سی تجہی کیا فائدہ وَاللّٰہِ لَو ضَرَبَنِی مَا بَسَطتُ اِلَیہِ یَدِی واللہ اگر قاسم
مجہی تلوار بہی ماری تو بہی مین اپنا ہاتہ اوسکی مارنیکو دراز نکرون کفایت کرتی ہین یہ لوگ کہ تو دیکہتا ہی

کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیے ہین وہ لعین بولا واللہ لافعلن فشد علیہ اوس شقی نے اوٹھا قسم خدا کی
مین اسے قتل ہی کرونگا اور یہ کہکر وہ شقی دوڑا اور یتیم حسن پر حملہ آور ہوا فما ولی حتی ضرب راسہ
بالسیف پس اوس شقی نے جاتی ہی ایسی ایک تلوار سر اقدس قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہو گیا
ووقع الغلام لوجہہ ونادی یا عماہ ادرکنی اور حضرت قاسم گھوڑے سے گرے اور پکارے آے
چچا جان خبر لو قاسم کی کہ اسنے جان اپنی نثار کی فجاء الحسین کالصقر المنقض فتخلل الصفوف
حضرت آواز بھتیجے کی سنکر بیتابانہ دوڑے اور صفون کو چیر کر مانند عقاب کے پہونچے وشد شدۃ اللیث
الحرب اور مثل شیر غضبناک کے اون لعینون پر حملہ کیا اور ایک تلوار ایسی قاتل قاسم پر ماری
کہ ہاتھہ اوس شقی کا کہنی سے کٹگیا فصاح وحملت خیل اھل الکوفۃ لیستنقذوا عمر من
الحسین وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ مجھے حسین سے چھڑاؤ یہ سنکر بہت اہل کوفہ جمع ہو گئے کہ عمر کو حضرت کے
ہاتھہ سے چھڑالین لیکن حضرت نے اوس شقی کو واصل جہنم کیا وجرحۃ الخیل بحوافرھا ووطئتہ
افسوس صد افسوس کہ لڑائی جو نعش قاسم پر ہوئی اور گھوڑے دوڑے تو تمام جسم شریف نازنین قاسم
گھوڑونکی ٹاپون سے پامال اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا فانجلت الغبرۃ فاذا بالحسین قائم علی
راس الغلام جب گرد بیٹھی تو حضرت نعش قاسم پر پہونچے تو وہ حال قاسم کا فرزند زہرا نے دیکھا
کہ خدا کسیکو وہ حال عزیز کا نہ دکھاوے کہ تمام جسم تو گھوڑون کی ٹاپونسے پامال وھو یفحص برجلیہ
التراب اور قاسم زمین پر پڑے ایڑیان رگڑتے ہین حتی مات الغلام ناگہ اسی طرح یتیم حسن سا
حضرت کو راہی جنت ہوا پس جناب امام حسین رو رو کر فرماتے تھے یعز واللہ علی عمک ان تدعوہ
فلا یجیبک اے قاسم بہت دشوار ہے چچا پر تیرے کہ تو پکارے اور مین تجھے اس حال سے دیکھون اور
مدد نکر سکون بعدا لقوم قتلوک خدا اونہین اپنی رحمت سے دور کرے جنہون نے تجھے شہید کیا اور
تیرے حال پر رحم نکھایا راوی کہتا ہے ثم احتملہ فکانی انظر الی رجلی الغلام تخطان
الارض وقد وضع صدرہ علی صدرہ پھر حضرت نے نعش قاسم کو اوٹھایا تو مین دیکھتا تھا
کہ پاؤن قاسم کے زمین پر لٹکتے تھے اور سینہ قاسم کو حضرت اپنے سینے سے لگائے ہوے روتے ہوے جاتے تھے

تا آنکہ جہان اور عزیزونکی نعشین پڑین تہین وہین قاسم کوبہی لٹا دیا پہر اوس قوم جفا کی حقمین بد دعا کرکر فرماتی تہی صَبْرًا یَا بَنِیْ عُمُوْمَتِیْ صَبْرًا اے عزیزو صبر کرو یَا اَھْلَبَیْتِیْ لَا رَأَیْتُمْ ھَوَانًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا اے اہلبیت میرے جو ذلتین تمنے آج دیکھین آجکے سوا پہر نہ دیکھو کہ ایک راوی کہتا ہے ثُمَّ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی خَرَجْنَ النِّسَاءُ مِنْ مَضَاجِعِھِنَّ پہر حضرت حال قاسم پر آہ سرد کہینچکر اس شدت سے روئے کہ اہلبیت اطہار بیتاب ہوکر خیمہ سے نکل پڑے فَرَاَیْتُ مِنْھُنَّ جَارِیَۃً حَاسِرَۃَ الرَّاْسِ نَاشِرَۃَ الشَّعْرِ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ پس دیکھا اونے ایک لڑکی کو کہ سر و پا برہنہ روتی آتی ہے اور کہتی ہے یَا ابْنَ اُمِّیْ قَتَلَ اللّٰہُ مَنْ قَتَلُوْکَ اے بہائی میرے اے ماجائی میرے خدا قتل کرے اوسے جسنے تجہے مارڈالا اور مجہہ یتیم کو بے برادر کردیا وَالْفَجَاعَۃُ وَانْکَبَّتْ عَلَیْہِ پس آکر مارے بیتابی کے نعش پر مونہہ کے بل گرپڑی اور قاسم سے لپٹ گئی اور روتی تہی اور بیقراری کرتی تہی پوچہا مینے یہہ کون ہے فَقَالُوْا ھٰذِہٖ اُخْتُ الْقَاسِمِ لوگون نے کہا یہہ بہن قاسم کی ہے پس امام حسینؑ اون عورتونکو سمجہا کے خیمہ مین لیچلے تو وہ لڑکی نعش قاسم کو نہ چہوڑتی تہی اور خون برادر کے لیکے اپنے مونہہ پر ملتی تہی تا آنکہ حضرت نے دلاسا و دلبری سے چہڑایا زیادہ مقام رونیکا یہہ ہے کہ حضرت نے تو نعش قاسم سے خواہر قاسم کو یون دلاسا و دلبری سے چہڑایا مگر افسوس خواہر حضرت زینب خاتون اور دختر حضرت سکینہ نعش پرخون حضرت سے لپٹی روتی تہین تو کسی لعین نے ذرا دلاسا دیکر نہ چہڑایا بلکہ وہ ستم کیا کہ اوسکے بیان کی تاب نہین ہے اور گہسیٹ کر اور تازیانے مار مار کے چہڑایا اور اونٹونپر سوار کیا اور رونے تک نہ دیا روایت چہاردہم

نقل شیعہ جناب امام حسینؑ ثواب لکاین پہر روایت عبداللہ ابن عمر ثواب گریہ مین پہر ایک نقل دیندار کی پہر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورا اور شہادت حضرت قاسم

ملا ابوالحسن شیرازی نے لکہا ہے کہ ایک شخص پاسبان قریب میرے رہتا تہا جب وقت وفات اوسکا قریب پہونچا اوسنے مجہے بلایا مینے اوسے اعتقادات یاد دلائے جب اوسنے انتقال کیا تو مینے اوسے خواب مین دیکہا اور احوال سے اوسکے مستفسر ہوا بولا دہ کہ جب مجہے دفن کیا تہا تو آئے دو فرشتے گرز آتشین لیے ہوے اور چاہا کہ مجہے عذاب کرین کہ ناگاہ

گناہ گار تھا پس مجھپر نہایت ہراس طاری ہوا کہ مجھ انسے کون بچائیگا کہ ناگاہ جناب امام حسین میری قبر مین تشریف لائے اور بولے چھوڑ دو اسے کہ خدانے اس گناہگار کو مجھے بخشا ہے عرض کی اُنھون نے یا ابن رسول اللہ یہہ بہت گناہگار ہے سبب اسکے نجات کا کیا ہے ارشاد کیا جناب امام حسین نے اے فرشتو یہہ ایکدن میری مجلس ماتم مین بیٹھا تھا اور ایک مومن اسکے پاس کھڑا تھا جب ذاکر نے کچھہ میری مصیبت بیان کی تو اُس مومن کا آنسو اسکے سر پر گرا اوس آنسو کی برکت سے خدانے اسے بھی بخشا ہے پس وہ فرشتے چلے گئے اور مین آرام سے ہون پس حضرات فرزند حیدر کرار نے تمہارے لیے گھر بار لُٹایا اور اب بھی تم سے ایک دم غافل نہین ہین چنانچہ کتاب کامل زیارت مین عبداللہ ابن بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا مینے جناب صادقؑ سے لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ هَلْ کَانَ یُصَابُ فِی قَبْرِهٖ شَیْءٌ یا حضرت اگر کھولین قبر جناب امام حسینؑ کو آیا قبر مین نعش حضرت پائین گے حضرت نے فرمایا کیا عظیم سوال ہے تیرا اے پسر بکر پس غور سن اِنَّ الْحُسَیْنَ مَعَ اَبِیْهِ وَاَخِیْهِ فِیْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بتحقیق کہ جناب امام حسینؑ اپنے پدر بزرگوار اور برادر عالیمقدار کے ساتھہ منزل رسول خدا مین تشریف رکھتے ہین اور کبھی یمین عرش سے متعلق ہو کے یون دعا کرتے ہین یَا رَبِّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اے خدائے کریم جو تونے وعدہ کیا ہے اوس پر وفا کر اور دیکھتے ہین اپنے زوارون کیطرف اور جانتے ہین نام اونکے اور اونکے باپکے وَاِنَّهٗ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَبْکِیْهِ فَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَیَسْاَلُ اٰبَاءَهُ الْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ اور کبھی وہ جناب دیکھتے ہین اپنے رونے والونکی طرف جسے روتا پاتے ہین اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور اپنے جد و پدر سے التماس استغفار کرتے ہین کہ میرے رونے والونکے لیے استغفار کیجیے اور فرماتے ہین اے رونے والے میری مصیبت پر لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ اگر تو جانے اوسے جو خدانے تیرے لیے مقرر کیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو رونے سے تیرے پس خوشا حال اون لوگون کا جنکی شفاعت خواہ ہون ایسے سلطان خدا حضرات رونے سے فرزند رسولؐ پر ایک آن غافل نہ ہو کہ یہہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابرار نے ایک مومن دیندار کو کہ مشہور بدوستی ائمہ اطہار تھا بعد وفات خواب مین دیکھا کہ جب لوگ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو دو شخص مہیب با شکل

عجیب اوسکی قبر مین آئے اور اعتقادات سے اوسکے سوال کرنے لگے اور بولے وَمَنْ رَبُّكَ بتا رب تیرا کون ہے تو وہ مومن اونکی ہیبت سے ششدر رہا اور مضطرب تھا اور زبان کو طاقت جواب کی نتھی کہ ناگاہ عین اضطراب مین ایک مرد جلیل نورانی مانند شکوہ عرش خدا ایک کرسی پر قریب اپنے غلام کے آکے بیٹھے اور فرمانے لگے اے شخص کیون گھبراتا ہے فَقُلْ فِي جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي کہہ انکے جواب مین اللہ رب میرا ہے حضرات وہ کون تھے وہ آقا تمہارے جناب علی ابن ابیطالب تھے پھر پوچھا فرشتون نے مَنْ نَبِيُّكَ نبی تیرا کون ہے قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ نَبِيِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حضرت نے فرمایا کہ کہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نبی ہین میرے قَالَا وَمَنْ اِمَامُكَ پھر دونو نے کہا بتا تیرا امام کون ہے قَالَ قُلْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ اِمَامِي فرمایا حضرت نے کہہ علی بن ابیطالب امام ہین میرے جب دوسرے امام سے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ کہہ حسن بن علی امام ہین آہ جب تیسرے امام سے سوال کیا کہ بتا تیرا تیسرا امام کون ہے فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ وَقَالَ قُلْ فِي جَوَابِهِمَا وَالْحُسَيْنُ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا اِمَامِي پس جسوقت صدا کے گریہ گلوگیر ہوتی ہے اس آواز حزین سے فرمایا کہہ اے شخص اونکے جواب مین کہہ حسین شہید کربلا امام ہے میرا اس عاشق صادق حسین نے جب نام حسین سنا جواب دینا بھی بھول گیا اور بیساختہ واحسینا واحسینا کہکے رونے لگا پھر تو حضرت کو بھی تاب ضبط نہ رہی اور اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے پس وہ فرشتے پکارے اے عاشق حسین چپ رہ کہ تیرے رونے سے حیدر کرار بھی بیہوش ہوگئے جب غش سے افاقہ ہوا تو فرمایا فرشتون سے کہ اس عاشق حسین سے کچھہ نہ پوچھو دیکھتے ہو کہ میرے فرزند سے کسقدر محبت رکھتا ہے آہ واحسرتاہ اب سنیے مصائب فرزند اسد اللہ الغالب اور روئیے کہ اسکی عادت کام آویگی کہ ساتوین سے محرم کی اوس جناب پر پانی بند ہوا اور آواز العطش آسمان تک جاتی تھی تاآنکہ شب قتل نمود ہوئی تو جمع کیے حضرت نے اصحاب اپنے اور فرمایا کہ آیا معلوم ہے تمہین کہ کس بلا مین گھر گیا ہون اور یہ قوم سوا میرے کسیکی جان کی طالب نہین ہے وَلَوْ قَتَلُوْنِيْ لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ فِيْ حِلٍّ وَسَعَةٍ اور اگر مجھے قتل کرینگے تو تمہارے درپے نہونگے تمہین اجازت دیتا ہون تم چلیجاؤ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا اَبَدًا سب متفق ہوکے

بولے واللہ یہ کبھی نہوگا حضرت نے فرمایا اِنَّکُمْ تُقْتَلُوْنَ غَدًا کُلُّکُمْ تم سب صبح کو مارے جاؤگے اور کوئی نہ
بچیگا قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَکَ سب نے عرض کی حمد و شکر خدای عزوجل کا جسنے
ہمین یہ شرف دیا کہ فرزند رسول کے ساتھہ ہم مارے جائین ثُمَّ دَعَا لَھُمْ فَقَالَ لَھُمْ اِرْفَعُوْا رُؤُسَکُمْ
وَانْظُرُوْا جب حضرت نے اونہین ایسا کامل الاعتقاد پایا تو اون سبکے لیے دعا کی اور فرمایا اون سے
اوٹھاؤ سر اونکو اور دیکھو جب سبنے سر اوٹھایا فَجَعَلُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی مَوَاضِعِھِمْ وَمَنَازِلِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ
پس سب اپنے اپنے مکان و منزل بہشت مین دیکھنے لگے وَھُوَ یَقُوْلُ لَھُمْ ھٰذَا مَنْزِلُکَ یَا فُلَانُ اور حضرت
فرماتے تھے یہ مکان تیرا ہے ایشخص اور یہ مقام تیرا ہے فَکَانَ الرَّجُلُ یَسْتَقْبِلُ الرِّمَاحَ وَالسُّیُوْفَ
بِصَدْرِہٖ وَوَجْھِہٖ اِلٰی مَنْزِلِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ پس یہ حال تھا یاوران حضرت کا روز عاشورا کہ سینے
تانکر فوج عدو مین گھسے جاتے تھے اور نیزے اور تلوارین سینہاے اقدس پر لگتی تہین اور منہ اونکے منازل
بہشت کیطرف تھے حَتّٰی قُتِلَ اَصْحَابُہٗ وَوَقَعَتِ النَّوْبَۃُ لِاَوْلَادِ اَخِیْہِ فَجَآءَ الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ
وَقَالَ یَا عَمِّ الْاِجَازَۃَ لِاَمْضِیَ اِلٰی ھٰؤُلَآءِ الْکَفَرَۃِ یہانتک سب اصحاب شہید ہوے اور نوبت
پہونچی اولاد امام حسن کی تو قاسم فرزند حسن نے آگے عرض کی اے چچا اجازت دیجئے تا جاؤن ان کافرون سے
لڑنیکو فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ یَا ابْنَ اَخِیْ اَنْتَ مِنْ اَخِیْ عَلَامَۃٌ جناب امام حسین نے فرمایا اے فرزند تو میرے
بہائی کی نشانی ہے وَاُرِیْدُ اَنْ تَبْقٰی لِاَتَسَلّٰی بِکَ وَلَمْ یُعْطِہٖ اِجَازَۃً لِلْبِرَازِ اے قاسم چاہتا ہون
مین کہ تو باقی رہے کہ تجھے دیکھہ کے تشفی و تسلی حاصل کرون پس حضرت نے اجازت نہ دی فَجَلَسَ مَھْمُوْمًا مَغْمُوْمًا
بَاکِیَ الْعَیْنِ حَزِیْنَ الْقَلْبِ وَاَجَازَ الْحُسَیْنُ اِخْوَتَہٗ لِلْبِرَازِ وَلَمْ یُجِزْہُ پس حضرت قاسم مغموم
و محزون ایک کنارے بیٹھہ کر رونیلگے اور حضرت قاسم کے اور بہائیونکو اجازت دیتے تھے مگر قاسم کو نہ دی
فَجَلَسَ الْقَاسِمُ مُتَاَلِّمًا وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی رِجْلَیْہِ پس قاسم سر زانو پر رکھے نہایت تشویش مین
بیٹھے تھے وَذَکَرَ اَنَّ اَبَاہُ قَدْ کَانَ رَبَطَ لَہٗ عُوْذَۃً فِیْ کَتِفِہِ الْاَیْمَنِ یاد آیا حضرت قاسم کو
کہ بابا نے ہمارے بازوے راست پر ایک تعویذ باندہا تہا وَقَالَ لَہٗ اِذَا اَصَابَکَ اَلَمٌ وَھَمٌّ عَلَیْکَ
بِحَلِّ الْعُوْذَۃِ وَقِرَاءَتِھَا فَافْھَمْ مَعْنَاھَا وَاعْمَلْ بِکُلِّ مَا تَرَاہُ مَکْتُوْبًا فِیْھَا اور فرمایا تہا

ای قاسم جب بہت رنج والم تجھپر پہونچے لازم ہے کہ کھولکر تعویذ کو پڑہنا اور اوسکی معنی سمجھکر اوسکی لکھی پر عمل
کرنا پس حضرت قاسم نے دلمین کہا کہ کتنی برس گذری مگر مثل آج کے صدمے کا سامنا نہین ہوا پس
تعویذ کو کھولکر پڑہا وَاِذَا فِیْہَا یَا وَلَدِیْ یَا قَاسِمُ اُوْصِیْکَ اَنَّکَ اِذَا اَتَیْتَ مَعَ عَمِّکَ الْحُسَیْنِ
فِیْ کَرْبَلَا وَقَدْ اَحَاطَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ اوسمین لکہا تہا ای فرزند میرے قاسم وصیت کرتا ہون
تجھے جب آئے تو اپنے چچا حسینؑ کے ساتھہ کربلا مین اور دشمن اونہین گھیر لین فَلَا تَتْرُكِ الْبِرَازَ وَالْجِہَادَ
لِاَعْدَاءِ اللّٰہِ وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تو ای فرزند نہ ترک کرنا جنگ وجہاد کو دشمنان خدا اور رسول خدا سے
وَلَا تَبْخَلْ عَلَیْہِ بِرُوْحِكَ ای جان پدر بخل نکرنا اپنے چچا پر جان نثار کرنے مین وَکُلَّمَا نَہٰی عَنِ الْبِرَازِ
اَعِدْہُ لِیَاْذَنَ لَکَ فِی الْبِرَازِ لِتَحْصِیْلِ السَّعَادَۃِ الْاَبَدِیَّۃِ اور اگر وہ تجھے اجازت ندین
جہاد کی تو پہر کہنا یہان تک کہ تجھے اجازت دین اور مجھے شاد کرنا میرے حسینؑ پر فدا ہوکر اور سعادت
ابدی حاصل کرنا خیال کیجیے کیا عشق تہا بہائیون مین فَقَامَ فِی السَّاعَۃِ وَاَتٰی اِلَی الْحُسَیْنِ وَ
عَرَضَ مَا کَتَبَ اَبُوْہُ الْحَسَنُ عَلٰی عَمِّہِ الْحُسَیْنِ قاسم شاد شاد اوٹھے اور آئے چچا پاس اور عرض کی
جو لکہا تہا اونکے بابا امام حسنؑ نے امام حسینؑ کو فَلَمَّا قَرَءَ الْحُسَیْنُ الْعُوْذَۃَ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا وَ
نَادٰی بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ پس جب حضرت نے اوس تعویذ کو پڑہا بے اختیار شدت سے
روئے اور آواز واویلا بلند کی اور آہ پر درد و حسرت کھینچی وَقَالَ یَا بْنَ اَخِیْ ھٰذِہٖ الْوَصِیَّۃُ لَكَ
مِنْ اَبِیْكَ اور بولے ای پسر برادر یہہ وصیت تمہارے بابا نے تمہین مرنے کی لکھی ہے اب مجھے وصیت برادر
بزرگوار حسنؑ مجتبےٰ نے مجبور کیا پس خیمہ مین جاکر ماں پہپہیون سے رخصت ہو فَضَجُّوْا اَھْلُ الْبَیْتِ
بِالْبُکَاءِ وَالْعَوِیْلِ وَبَکَوْا بُکَاءً شَدِیْدًا وَنَادَوْا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس سب اہل بیت نے جو قاسم کو
عازم جنت دیکھا شور وغل واویلاہ وامصیبتاہ کا بلند کیا اور شدت سے رونے لگے ثُمَّ اَنَّہٗ خَرَجَ وَقَالَ
پس قاسم خیمہ سے روتے نکلے اور یہہ اشعار پر درد پڑہتے تہے شعر اَیَا مُنَا غَدَرَتْ وَالدَّھْرُ غَدَّارُ + اَفْنَا
الرِّجَالَ اَوْ قَدْ بِالْحَشَا نَارًا افسوس زمانے نے ہمسے مکر کیا اور برائی کی اور زمانہ برا بیوفا و مکار ہے کہ
فنا کیا اور چہڑا دیا ہمارے عزیزون کو اور جلادی ہمارے سینے مین آتش فراق اونکی شعر منظر حسین

عَلَى الرَّمْضَاءِ كَأَنَّهُمْ + أُسُودُ غَابٍ عَنْهُمْ نُورُ أَقْمَارٍ یعنی پڑے ہین عزیز ہمارے ریگ گرم پر بیگور وکفن
گویا وہ بے نور ہو گئے ہین اور روشنی اونکی جاتی رہی شعر هٰذَا الْفِرَاقُ مِنَ الْأَحْبَابِ وَاأَسَفَا + عَمَّتُهُ
سَكِينَةُ تَجْرِي الْأَدْمُعُ مِدْرَارًا + وہ کیا فراق ہے کہ جس سے سینہ جلتا ہے واسطے زینب و رقیہ کی آہ افسوس
اور اونکے ساتھہ سکینہ علی الاتصال آنسو بہاتی ہے شعر يُسْتَنَا سِرُوْنَ حَفَا يَا بَيْنَ اُعَيْدَةٍ +
مُتَلَطِّمُوْنَ خُدُوْدًا بَيْنَ كُفَّارٍ یعنی کس صورت سے ہوں گی قید یا سر و پا برہنہ درمیان دشمنوں کے
مونہہ پر طمانچے مارتی ہوئی درمیان لشکر کفار کے شعر يَا كَرْبَلَاءَ الْبَلَاءِ فِيكِ نُجْزِعْنَا + بِالْبَيْتِ كَأَصْحَابِنَا
نَحْوَكِ سَادَاتٍ ای کربلا تجھ مین بلا و مصیبت سے بہت جزع اور بیتابی کی ہمنے اور خانہ خدا سے ہی ہم اس طرح
جلد چلے تیری طرف جیسے کوئی راہ بھولا ہوتا ہے شعر يَا كَرْبَلَا فِيكِ قَدْ كَانَتْ مُصِيبَتُنَا يَا طُولَ حُزْنِي
وَقَلْبِي فِيكِ أَفْكَارٌ ای کربلا تجھہ مین وہ رنج پہونچے ہین افسوس بہت درازی ہوئی رنج و حزن کی کہ دل
ہمارے یہان آکے چین گئے قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْحُسَيْنُ أَنَّ الْقَاسِمَ يُرِيدُ الْبِرَازَ راوی کہتا ہے جب جناب
امام حسین نے دیکھا کہ قاسم فرزند حسن مرنے جاتا ہے قَالَ لَهُ يَا وَلَدِي تَمْشِي بِرِجْلِكَ إِلَى الْمَوْتِ حضرت نے
فرمایا ای فرزند میرے ای قاسم اپنے پاؤن سے تو موت کی طرف جاتا ہے قَالَ وَكَيْفَ يَا عَمِّ وَأَنْتَ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ
وَحِيدًا فَرِيدًا لَا صَدِيقًا قاسم نے عرض کی کیونکر نجاؤن ای چچا سوے موت کہ آپ دشمنوں مین
تنہا کھڑے ہین نہ کوئی آپ کا مددگار ہے اور نہ کوئی دوست ہے رُوحِي لِرُوحِكَ الْفِدَاءُ وَنَفْسِي
لِنَفْسِكَ الْوِقَاءُ ای چچا روح قاسم کی آپکی روح اقدس پر سے قربان ہو اور نفس میرا آپکے نفس کے واسطے سپر ہو
قَالَ إِنَّ الْحُسَيْنَ شَقَّ أَذْيَاقَ الْقَاسِمِ وَقَطَعَ عِمَامَتَهُ نِصْفَيْنِ ثُمَّ أَدْلَاهَا عَلَى وَجْهِهِ
وَصَدْرِهِ راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے روکے گریبان قاسم کو چاک کیا پھر عمامہ قاسم کو دو حصے پھاڑ کر
ایک سرا رخ انور پر لٹکایا اور ایک سینہ پر ثُمَّ أَلْبَسَهُ ثِيَابَهُ بِصُورَةِ الْكَفَنِ پھر حضرت نے کپڑے قاسم کو
بصورت کفن پہنائے وَشَدَّ سَيْفَهُ بِوَسَطِ الْقَاسِمِ وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْمَعْرَكَةِ اور کمر مین قاسم کی تلوار
باندھی اور بھیجا قاسم کو سوے قتل گاہ ثُمَّ إِنَّ الْقَاسِمَ قَدِمَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَقَالَ پھر حضرت قاسم
میدان مین گئے اور عمر سعد سے مخاطب ہو کر فرمایا يَا عُمَرُ أَمَا تَخَافُ اللّٰهَ أَمَا تُرَاقِبُ اللّٰهَ يَا أَعْمَى

اَلْقَلْبِ اَمَا تُرَاعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اے عمر سعد تو خدا ئے عزوجل سے نہیں ڈرتا ہے اے کور باطن ہمارے
باپ میں کچھ خیال رسول خدا کا بھی نہیں کرتا فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ اَمَا كَفَاكُمُ التَّجَبُّرُ
اَمَا تُطِيْعُوْنَ يَزِيْدَ پس عمر سعد نے کہا آیا تمہیں یہہ ظلم وستم کفایت نہیں کرتا کیوں نہیں اطاعت
کرتے ہمارے امیر یزید ابن معاویہ کی فَقَالَ الْقَاسِمُ لَاجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت قاسم نے فرمایا
خدا تجھے جزاے بد دے اس کلام کی تَدَّعِي الْاِسْلَامَ وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عُطَاشًا ظَمَاءً نَاقَدِ اسْوَدَّتْ
الدُّنْيَا بِاَعْيُنِهِمْ کہ دعوی اسلام کرتا ہے اور کلمہ رسول خدا کا پڑہتا ہے اور آل رسول خدا اسقدر پیاسے ہے
کہ دنیا اونکی آنکھوں کے آگے سیاہ ہے ثُمَّ طَلَبَ الْبِرَازَ فَجَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَاتِلُ بِاَلْفِ فَارِسٍ پھر حضرت
قاسم نے طلب جنگ کی اور فرمایا کہ کوئی یتیم حسن سے لڑنے آوے پس ایک شقی لشکر عمر سعد سے نکلا کہ تنہا
ہزار سوار سے لڑتا تھا پس جاے تامل ہے وہ شقی تو اس قدر کار آزمودہ اور یہاں فرزند حسن مجتبی کا سن
بارہ تیرہ برس کا تھا مگر قربان شجاعت فرزند شبیر خدا کی کہ ایک آن واحد میں اوسے واصل جہنم کیا اور
چار بیٹے اوس شقی کے اوسدن جہنم واصل ہوے جکو تہے فَضَرَبَ الْقَاسِمُ فَرَسَهٗ بِسَوْطٍ وَعَادَ يُقَاتِلُ
الْفُرْسَانَ پہر تو حضرت قاسم نے سمند کو کوڑا کیا اور مقاتلہ کفار میں مشغول ہوے اِلٰى اَنْ ضَعُفَتْ
قُوَّتُهٗ فَهَمَّ الْقَاسِمُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْخَيْمَةِ اثنا لڑے قاسم کہ ضعف طاری ہوا پس ارادہ کیا خیمہ کا
وَاِذَا بِالْاَزْرَقِ الشَّامِيِّ قَدْ قَطَعَ عَلَيْهِ الطَّرِيْقَ وَعَارَضَهٗ ناگاہ ازرق شامی سدراہ ہوا
فَضَرَبَهُ الْقَاسِمُ عَلٰى اُمِّ رَاْسِهٖ فَقَتَلَهٗ پس حضرت قاسم نے ایسی تلوار اوسکے سر پر ماری کہ وہ
شقی بہی واصل جہنم ہوا اور قاسم خدمت عم بزرگوار میں آئے وَقَالَ يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ الْعَطَشُ اَدْرِكْنِيْ
بِشَرْبَةٍ مِّنَ الْمَاۗءِ اور عرض کی اے چچا جان پیاسا ہوں پیاسا ہوں خبر لیجیے ایک جام آب سے فَصَبَّرَهُ الْحُسَيْنُ
وَاَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ حضرت نے فرمایا اے جان حسینؑ صبر کر اور انگوٹھی اپنی عنایت فرمائی اور فرمایا
کہ اسے منہ میں رکھو اور چوس حضرت قاسم نے فرمایا فَلَمَّا وَضَعْتُهٗ فِيْ فَمِيْ كَاَنَّهٗ عَيْنٌ فَائِرَةٌ كَانَهٗ وَجَبَ
دہن میں رکھا اوسے مینے تو ایسی تسکین ہوئی مجھ کو جیسے ایک چشمہ سیری منہ میں جاری ہوا پس قدرے
توقف کر کے میدان کو گئے ثُمَّ حَمَلَ عَلٰى حَامِلِ اللِّوَاۗءِ وَاَرَادَ قَتْلَهٗ پہر حملہ آور ہوئے قاسم

علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوسی قتل کریں فاخوا بہ بالنبل فوقع القاسم علی الارض
اوس نامرد نے ایک تیر مارا کہ حضرت قاسم گہوڑے سے زمین پر گرے فضی بہ شیبہ بن سعد الشامی
بالرمح علی ظہرہ فاخرجہ من صدرہ پس شیبہ بن سعد شامی نے گرے پر حضرت قاسم کی پشت
پر ایسا نیزہ مارا کہ سینے سے پار نکل گیا فجعل یفحص برجلیہ ونادی یا عم ادرکنی پس حضرت قاسم اپنے
خون میں لوٹنے لگے اور پکارے اے چچا خبر لو میری فجاء الحسین وقتل قاتلہ وحمل القاسم الی
الخیمۃ فوضعہ فیہا حضرت بیتابانہ دوڑے اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمے میں اوٹہا لائے
اور لٹا دیا ففتح القاسم عینیہ فرای الحسین قد احتضنہ وھو یبکی ویقول پس حضرت
قاسم نے آنکھیں کھولیں تو چچا کو دیکھا کہ لپٹے ہوے روتے ہیں اور فرماتے ہیں یا ولدی لعن اللہ قاتلک
اے فرزند میرے خدا لعنت کرے تیرے قاتل پر یعزوا اللہ علی عمک ان تدعوہ وانت مقتول بہت
دشوار ہے تیرے چچا پر کہ تو پکارے اور تو مقتول ہو یا بنی قتلوک ولا عرفوا من جدک
وابوک اے فرزند میرے تجھے قتل کیا ان کافروں نے اور نہ پہچانا کہ جد بزرگوار تیرے کون ہیں اور پدر بزرگوار
تیرے کون تہے ثم ان الحسین یبکی بکاء شدیدا پھر حضرت بہت شدت سے روئے اور سب اہل بیت
منہ پر طمانچے مارتے تہے اور گریبان چاک چاک واویلا کا غل و شور مچاتے تہے روایت پانزدہم حدیث

ثواب بکای اہل مجلس اور فضائل امام حسینؑ اور آراستہ کرنے فوج قلیل اور شہادت جناب عباسؑ مع برادران قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم من بکی علی مصاب الحسین او تذکرا وجلس فی مجلس او
خدم اھل العزاء کانہ زارنی علی العرش اربعین مرۃ مع علیؑ جناب رسولخدا نے
فرمایا جو مومن مصائب حسینؑ سنے یا ذکر مصائب کربلا مجلس عزای حسینؑ میں بیٹھے یا اہل عزا کی
خدمت کرے گویا اوسنے زیارت کی میری عرش پر علی ابن ابیطالب کو ساتہہ چالیس بار یعنی چالیس
مرتبہ کی معراج کا ثواب اوسی حاصل ہوگا سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے اس مجلس کا کہ فرشتے بہی یہاں کی
آرزو رکہتے ہیں اور آکر اس مجلس میں شریک ہوتے ہیں وعن الصادق علیہ السلام انہ قال

اور جناب صادق نے فرمایا مَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ ثَلٰثِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ جو مومن مصائب اہل بیت یاد کر کر
خود روئے یا رولاوے تیس آدمیونکو تو خدائے تعالی بہشت اوسپر واجب کرتا ہے وَمَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ
عَشَرَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور بلکہ جو روئے یا رولاوے دس شخصونکو اوسپر بھی بہشت واجب ہے وَمَنْ بَکیٰ
اَوْ اَبْکیٰ وَاحِدًا فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو روئے یا رولاوے ایک آدمی کو تو خدا اوسپر بھی بہشت واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاکیٰ فَلَہُ
الْجَنَّۃُ بلکہ جسپر رونا نہ آئے اور وہ صورت رونیوالونکی بنائے بہشت اوسپر بھی واجب ہے فَاِنْ مَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلٰی مَصَائِبِنَا
فَلَیْسَ مِنَّا پس جسکا دل ہماری مصائب سنکر محزون نہی ہے وہ ہمارے شیعونسے نہیں ہے کتاب امالی مین محمد بن یعقوب کلینی سے
روایت ہے کہ جناب رسولخدا حضرت امام حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے تھے اَیُّھَا النَّاسُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَفِی
الْجَنَّۃِ وَمُحِبِّیْہِ فِی الْجَنَّۃِ وَمُحِبِّیْ مُحِبِّیْہِ فِی الْجَنَّۃِ اے لوگو یہ حسین بن علی ہے اسے پہچانو قسم ہے اوس
خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ یہ فرزند میرا اہل جنت سے ہے اور جو اسے دوست رکھے
وہ بھی اہل جنت ہے بلکہ جو اسکے دوستون کا دوست ہے وہ بھی جنتی ہے وَقَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَہُمَا لَمْ یَمَسَّ جِلْدَہُ النَّارُ اور فرمایا جناب رسالتمآب نے جو دوست رکھے
حسن و حسین اور انکی اولاد کو تو آتش دوزخ اوسکے بدن کو مس نہ کریگی اور بحار مین مرقوم ہے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجماعت اصحاب راہ مین تشریف لیے جاتے تھے وَاِذَاھُمْ
بِصِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ الطَّرِیْقِ فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِّنْھُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُہٗ وَ
یُلَاطِفُہٗ ثُمَّ اَقْعَدَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ناگاہ کچھ لڑکے راہ مین کھیلتے تھے پس حضرت اون لڑکونمین سے ایک
لڑکے کے پاس بیٹھ گئے اور حضرت بار بار اوسکے بوسے لیتے تھے اور لطف فرماتے تھے پھر اوسے گود مین بٹھا لیا بعض
اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت ہمین سبب اسقدر مہربانی کا اس لڑکے پر معلوم نہین ہوتا حضرت نے
فرمایا کہ مینے دیکھا اس لڑکے کو کہ میرے حسین کے ساتھ کھیلتا تھا وَرَاَیْتُ یَرْفَعُ التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ
قَدَمَیْہِ وَیَمْسَحُ بِہٖ وَجْھَہٗ وَعَیْنَیْہِ اور دیکھا مینے کہ یہ لڑکا خاک زیر قدم حسین اوٹھاتا تھا اور
اپنے منہ اور آنکھون پر ملتا تھا فَاَنَا اُحِبُّہٗ لِمَحَبَّتِہٖ لِوَلَدِی الْحُسَیْنِ پس مین اسے دوست رکھتا ہون
کہ یہ دوست رکھتا ہے میرے حسین کو اور روز قیامت اسکا اور اسکے والدین کا شفاعتخواہ ہونگا اور مجھے

پہنچ جاوے تو مجھے سخت شرمندگی ہوگی خاتون قیامت سے اس لیے مین چاہتا ہون کہ پہلے ہم فدا ہو فرزند زہرا پر سے پھر مین نثار ہون پس کیا نیک کمائی تھی ام البنین کی سب بولے ہم سب فدای خاکپای حسین ہین ہم خود مشتاق شہادت ہین تَقَدَّمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ سبقت جہاد کی عبداللہ ابن علیؑ نے اور بہت شجاعت کرکے شہید ہوے پھر جعفر ابن علیؑ پھر عثمان ابن علیؑ شہید ہوے بعد اونکے محمد بن علیؑ شہید ہوے بعد اونکے ابراہیم ابن علیؑ شہید ہوے پھر عونؑ ابن علیؑ فرزند زہرا پر نثار ہوے موافق بعضی روایتونکے جب فرزند امیرالمومنین شہید ہوچکے طَلَبَ الْعَبَّاسُ ابْنَہٗ مُحَمَّدًا وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَقَالَ تو بلایا حضرت عباسؑ نے اپنے فرزند کو کہ نام اوسکا محمدؑ تھا پہلے اوسے چھاتی سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ایفرزند ای نور چشم میرے ہرچند تو میرا لخت جگر ہے تیرا قتل ہونا مجھپر بہت دشوار ہے لیکن واللہ تو ہرگز زیادہ نہین فرزند رسول خدا سے اور دیکھا تو نے کہ تیرے چچازاد بھائیون نے کیسی مردانگی کرکر جان نثار کی چنانچہ بحار مین بھی اتنا اشارہ اس روایت کا مذکور ہے وَیُقَالُ قُتِلَ ابْنُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ یعنی یہ بھی روایت ہے کہ مقتول تیغ ظلم و جفا ہوا اوس معرکہ مین محمد پسر عباسؑ قَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَخَاہُ ضَاقَ صَدْرِیْ اوسوقت عرض کی عباسؑ نے ای برادر بزرگوار اب سینہ عباسؑ کا داغ فرزندان و برادران سے تنگ ہوا ہے اُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ بِثَارِیْ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ پس چاہتا ہون کہ قصاص خون عزیزان ان اشقیا سے لون فَدَمَعَتْ عَیْنُ الْحُسَیْنِ پس جناب امام حسینؑ کی آنکھون آنسو بھر آئے اور دوسری روایت مین ہے فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی اَبْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ عزم شہادت عباسؑ دیکھکے جناب امام حسینؑ ایسا روے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی پھر فرمایا اِذَا عَزَمْتَ اِلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ فَاطْلُبْ لِھٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ شَرْبَۃً مِنَ الْمَآءِ ای عباسؑ اگر جاؤ تم اون کفار کی طرف تو تھوڑا سا پانی ان بچون کے لیے طلب کرو اون سے ہم مہمان ہین اور کہو کہ فرزندان ساقی کوثر تشنگی سے جان بلب ہین غرض کہ جناب عباسؑ جب میدان کو چلے تو جناب امام حسینؑ بہت بیتاب ہوکر کبھی در خیمہ سے آگے بڑھتے تھے اور کبھی خیمے کو جاتے تھے جناب عباسؑ یہہ دیکھکے عرض کرنے لگے اے آقا اسقدر بیتاب کیون ہو قَالَ اِنِّیْ ذَکَرْتُ وَصِیَّۃَ اَبِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت نے فرمایا ای بھائی

مین اسواسطے بیقرار ہون کہ مجھے یاد آئی ہے وصیت اپنے باپ امیر المومنین کی کہ فرماتے تھے کہ عباس تجھسے
بہت محبت رکھتا ہے اور جان تجھپر سے نثار کریگا پس حضرت عباس سید انبین آگے کھڑے ہوئے وقال
یا عمر بن سعد ہذا الحسین بن رسول اللہ یقول لکم انکم قتلتم اصحابہ واخوانہ وبقی ہو مع
عیالہ فریدا اور فرمایا ای عمر سعد حسین فرزند رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ تم نے قتل کیا اونکی اصحاب
اور بہائیون کو اب وہ جناب مع اہل حرم اور چند اطفال خرد سال باقی رہے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر ابہی
یہ عرض ہے اگر ہے تو مین یہان سے ہند یا اور سمت کو چلا جاؤن اور روز قیامت کو جو خدا چاہے میرے اور
تیرے درمیان مین حکم کرے فلما اوصل العباس الیہم الرسالۃ فمنہم من سکت ومنہم
من جلس یبکی جب حضرت عباس نے پیغام پہنچایا بعضے اشقیا تو سنکر خاموش ہو رہے اور بعضے رونے لگے
مگر شمر اور شیث بن ربعی ملعون نکلے وقالا یا بن ابی تراب قل لاخیک لو کان وجہ الارض
کلہ ماء ما سقیناکم قطرۃ الا ان تدخلوا فی بیعۃ یزید اور وہ دونون شقی بولے ای پسر ابوتراب
کہو اپنے بہائی سے کہ ای حسین اگر تمام روی زمین پانی ہو جائے تو بہی ہم تمہین ایک بوند پانی کی نہ دینگے
جب تک تم بیعت یزید مین داخل نہوگے یہ سنکر جناب عباس چپ ہوئے اور آئے خدمت حضرت امام حسین
علیہ السلام مین اور بیان کیا قول اونکا فطاطا الحسین راسہ وبکی پس حضرت نے سر اقدس
کو نہوڑا لیا اور رونے لگے ناگاہ خیمہ اہل حرم سے صدای العطش بلند ہوئی فلما سمع العباس ذلک رمق
بطرفہ الی السماء وقال اللہم انی ارید ان اعتذر بعدتی جناب عباس نے جو آواز العطش
سنی سوی آسمان دیکھکر عرض کی ای پروردگار عباس چاہتا ہے کہ کچھہ خدمت ان پیاسون کی کرے اور
پانی لائے فرکب الفرس واخذ رمحہ والقربۃ فی کتفہ یہ کہکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ لیا اور
مشک لی جب اون بیحیاؤن نے جناب عباس کو عازم فرات دیکھا احاطوا بہ من کل ناحیۃ
چارون طرف سے گہیر لیا عباس کو فقال لہم یا قوم ہل یجوز فی مذہبکم ان تمنعوا الحسین
من شرب الماء جناب عباس نے فرمایا ای قوم آیا تمہارے مذہب مین یہ جائز ہے کہ حسین فرزند
رسول خدا کو تو پانی سے منع کرو والکلاب والخنازیر یشرب منہ اور سگ و خوک اوس سے

پیوین اَمَا تَذْکُرُوْنَ عَطَشَ الْاٰخِرَۃِ ای ذلیل بصیر تو تشنگی روز قیامت کو یاد نہین کرتی ہو فوھوۃ
بِالنِّبَالِ جواب مین اوسکو وہ لعین تیر مارنیلگے فَحَمَلَ عَلَیْھِمْ فَفَرُّوْا عَنْہُ ھَارِبِیْنَ جب حضرت
عباس نے اونپر حملہ کیا اوسوقت وہ شقی بھاگے پھر حضرت نے قلب لشکر پر حملہ کیا اور آتشی سنا فق واصل
جہنم کیے فَھَمَزَ جَوَادَہٗ وَنَزَلَ اِلَی الْمَآءِ وَاَرَادَ اَنْ یَشْرَبَ جب میدان اونسے خالی ہوا تو حضرت
عباس نے گھوڑا دریا مین ڈالا اور پیاس کی شدت سے چلو مین پانی لیکر چاہا کہ پیوین فَذَکَرَ عَطَشَ
الْحُسَیْنِ وَاَطْفَالِہٖ پس یاد آئی پیاس حسین اور اطفال حسین کی پھینکدیا پانی مُنّہ ثُمَّ قَالَ مَا کَانَ
ذٰلِکَ اَبَدًا اور فرمایا یہ کبھی نہوگا کہ فرزند رسول خدا مع اپنے فرزندون کے تو پیاسا ہو اور عباس پانی پیے
پھر مشک بھر کر دوش راست پر رکھی وَقَصَدَ نَحْوَ الْخَیْمَۃِ اور ارادہ کیا کہ پانی خیمے مین پیاسونکو پہنچاوین
کہ وہ بھاگے ہوئے نامرد پھر سب جمع ہوئے اور سقای اہل بیت پر ہجوم کیا فَضَرَبَہٗ نَوْفَلُ الْاَزْرَقُ لَعَنَہُ
اللّٰہُ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی فَقَطَعَھَا ناگاہ نوفل ازرق ملعون نے ایسی ایک تلوار دست راست عباس
پر ماری کہ ہاتھ اوس قوت بازوے امام حسین کا کٹگیا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ عَلٰی کَتِفِہِ الْاَیْسَرِ پس حضرت
عباس نے مشک کو بائین شانے پر رکھ لیا فَضَرَبَھَا نَوْفَلُ فَیَسَرَھَا مِنَ الزَّنْدِ کہ پھر نوفل شقی نے
بائین ہاتھ پر بھی تلوار ماری کہ وہ بھی بند دست سے جدا ہوگیا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ بِاَسْنَانِہٖ قربان وفای
عباس کے جب دونون ہاتھ کٹگئے تو پھر مشک کو دانتون سے روکا اور چاہا کہ حضرت تک پہونچاوین
فَجَآءَ سَھْمٌ فَاَصَابَھَا وَاُرِیْقَ مَآءُھَا پس ناگاہ ایک تیر ستم مشک پر لگا کہ تمام پانی بہ گیا ثُمَّ
جَآءَہٗ سَھْمٌ اٰخَرُ فِیْ صَدْرِہٖ فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِہٖ اِلَی الْاَرْضِ پھر ایک تیر سینۂ اقدس پر لگا
کہ وہ جناب گھوڑے سے زمین پر گرے وَصَاحَ یَا اَخِیْہِ الْحُسَیْنِ اَدْرِکْنِیْ اور پکارے ای بھائی لو مجھے حضرت
آواز عباس سنکے دوڑے فَرَاٰہٗ طَرِیْحًا دیکھا تو عباس خون مین نہائے زمین پر پڑے ہین اور روح اقدس
اونکی راہی جنت ہوگئی ہے حضرت نے ایک چیخ ماری اور کہا وَااَخَاہُ وَاعَبَّاسَاہُ ہای بھائی میرے ہای
عباس میرے اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ ای بھائی پیٹھ کمر میری ٹوٹ گئی اور امید
زندگی منقطع ہوئی وَبَکٰی بُکَآءً شَدِیْدًا اور شدت سے روئے ثُمَّ حَمَلَ اَخَاہُ اِلَی الْخَیْمَۃِ

پہر نعش عباسؑ خیمہ مین اوٹہا لائی اہل بیت نی جو نعش علمدار کو دیکہا فَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَ اَقَامُوا
الْعَزَاءَ پس غم والم اون کا تازہ ہوا اور ماتم علمدار مین بال سر کو کہول دیئے اور شور وایلا واصیبتاہ
بلند ہوا اور جناب امام حسینؑ ماتم عباسؑ مین کچہہ شعر پڑہ پڑہ کر روتی تہے روایت شانزدہم روایت
امالی مین رونا امام زین العابدینؑ کا دیکہہ کر پسر عباسؑ کو پہر شہادت جناب
عباسؑ فِي الْاَمَالِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ کتاب امالی مین علی ابن سالم نے
اپنے باپ سے اور اوس نے ثابت سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا نَظَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ فَاسْتَعْبَرَ ایکدن دیکہا جناب امام زین العابدینؑ نے عبداللہ پسر
عباسؑ علمدار کی طرف اور رونے لگے ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَشَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ قُتِلَ
فِيْهِ عَمُّهُ حَمْزَةُ پہر فرمایا بڑا روز مصیبت رسول خدا پر روز احد تہا کہ شہید ہوئے اوسدن چچا اونکے
حمزہ وَبَعْدَهُ يَوْمَ مُوْتَةٍ قُتِلَ فِيْهِ بْنُ عَمِّهِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بعد اوسکے وہ روز بڑا مصیبت
کا تہا کہ جسدن شہید ہوئے بہائی اونکے جعفر پسر ابیطالب ثُمَّ قَالَ وَلَا يَوْمَ كَيَوْمِ الْحُسَيْنِ اِذَا ازْدَلَفَ
عَلَيْهِ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ رَجُلٍ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اُمَّتُهُ پہر فرمایا سب سے زیادہ رسول خدا پر مصیبت کا
روز وہ تہا کہ جسدن شہید ہوئے بہوکی پیاسے بابا میرے حسینؑ کہ اوسدن تیس ہزار نامرداون پر نرغہ کیے تہے
کوئی اونمین یہود ونصاری نہ تہا اور سب کلمہ گو تہے اور آپ کو امت رسول خدا مین جانتے تہے كُلُّهُمْ
يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِدَمِهِ باوجود اسکے سب لعین خوشی خدا کی جانتے تہے خون حسینؑ بہانے مین وَهُوَ بِاللّٰهِ يُذَكِّرُهُمْ
فَلَا يَتَّعِظُوْنَ حَتّٰى قَتَلُوْهُ بَغْيًا وَظُلْمًا اور پدر بزرگوار میرے اونہین وعظ کرتے تہے اور خدا سے ڈراتے تہے
لیکن وہ لعین نصیحت پذیر نہوئے تا آنکہ قتل کیا اونہین از راہ شقاوت وظلم بہوکا پیاسا ثُمَّ قَالَ رَحِمَ
اللّٰهُ الْعَبَّاسَ فَلَقَدْ اٰثَرَ وَفَدٰى اَخَاهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى قُطِعَتْ يَدَاهُ پہر روکر فرمایا خدا رحم کرے
میرے چچا عباسؑ پر کہ اونہون نے بڑی جانفشانی کی اپنے بہائی کے ساتہہ تا آنکہ جان اپنی فدا کی بہائی پر
اور ہاتہہ اپنے کٹوا دیے فَاَبْدَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا جَنَاحَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلٰئِكَةِ فِي الْجَنَّةِ كَمَا جَعَلَ
لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ پس حقتعالی نے عوض اونکے بازوون کے دو پر زمرد سبز کے عطا کیے ہین کہ فرشتون کے

سا تھہ پرواز کرتی ہین جنت مین جیسی جعفر پسر ابی طالب کو خدا نی دی تھی وَاِنَّ لِلْعَبَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ
عَزَّ وَجَلَّ مَنْزِلَۃً یَغْبِطُ بِھَا جَمِیْعُ الشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور تحقیق کہ واسطے میری چچا عباس کے
پیش پروردگار یہ قدر و منزلت ہی کہ روز قیامت کو سب شہید غبطہ کرینگی مرتبہ عباس پر حضرات اب سنیے
کچھہ حال وفا و جان نثاری جناب عباس رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ کُلُّھُمْ وَلَمْ یَبْقَ
مِنْھُمْ غَیْرُ الْعَبَّاسِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ روایت ہی کہ جب شہید ہوی سب اصحاب باوفای امام حسین اور
کوئی باقی نرہا سوای عباس علمدار او علی اکبر شبیہ رسول مختار کی او سوقت وہ دونون مشتاق لقای پروردگار
اور ہر ایک اون دونون مین تقدم چاہتا تھا حضرت عباس تو فرماتی تھی کہ ای فرزند حسین ای تصویر
رسول الثقلین پہلی مجھی فرزند تہر اپیی قربان ہونی دی کہ تا مین تیرا داغ نہ دیکھون اور علی اکبر عرض کرتی تھی کہ
چچا جان امیدوار ہون کہ پہلی مین جام شہادت سی سیراب ہون اور پیاس اپنی کوثر سی بجھاؤن اور
جناب امام حسین کا عجب عالم تھا سر جھکای کھڑی روتی تھی کہ انمین سی کسی بھیجون کہ اکبر تو نور نظر
اور راحت جگر ہی اور عباس قوت بازو و طاقت کمر ہی کہ ناگاہ حضرت عباس دوڑ کی حضرت کی
پاؤن پر گر پڑی اور عرض کی فدا ہون تمپر سب یار و انصار مارے گئی اب ہم شکل نبی اور یہ فدوی
فقط باقی ہی امیدوار ہون کہ مجھی پہلی اجازت میدان دیجیے کہ رسول خدا سی مجھی شرمساری نہو
حضرت نی ناچار اجازت دی اور فرمایا علی اکبر چچا تمہاری مشتاق شہادت ہوی ہین اب انکی خاطر
کرو فَالْتَفَتَ الْحُسَیْنُ اِلٰی اَخِیْہِ وَقَالَ پس متوجہ ہوی حضرت طرف اپنی بہائی عباس کی اور فرمایا
یَا اَخِیْ قَدْ کَظَّنِیَ الْعَطَشُ ای بہائی شدت تشنگی سی جگر میرا کباب ہو گیا ہی اگر ہو سکی تو تھوڑا سا
پانی لاؤ عباس نی عرض کی ای بہائی سعادت عباس ہی مگر وہ شقی لانی دین فَرَکَضَ الْعَبَّاسُ اِلَی الْخِیَمِ
لِلنِّسَاءِ فَتَنَاوَلَ مِنْھَا الْقِرْبَۃَ پس حضرت عباس گھوڑا اوٹھا کی خیمہ اہل حرم کیطرف آئی اور وہان سی
ایک مشک لی اہل بیت کو یقین ہوا کہ عباس علی بہی مرنی چلی پس اہل حرم مین کہرام مچا حضرت عباس
ایک ایک کو رخصت کرتی تھی اور گلی سی لگاتی تھی الغرض حضرت عباس سب کو رخصت کرکی خیمہ سی نکل کے
جانب فرات روانہ ہوی اور اشعار رجز پڑھ کی لڑنا شروع کیا فَلَمَّا بَلَغَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ الْفُرَاتِ کَانَ

عَلَى الْمَشْرَبَةِ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ الزُّبَيْدِيُّ فِي أَرْبَعَةِ آلَافِ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ پس جب عباسؑ قریب
فرات پہونچے تو دیکھا کہ عمر ابن الحجاج چار ہزار سوار و پیادے سے کنارے کو گھیرے کھڑا ہے فَحَمَلَ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِمْ
وَقَتَلَ رِجَالًا كَثِيرًا وَأَرْدَى أَبْطَالًا وَأَنْشَأَ پس حملہ کیا جناب عباسؑ نے اونپر اور جماعت
کثیر کو واصل جہنم کیا اور بڑے بڑے شجاعان نامور کو خاک ہلاک پر گرایا اور یہ شعر پڑھا شعر أَنَا الْعَبَّاسُ
بْنُ عَلِيٍّ حَقًّا + أَعْزِفُهُمْ إِذَا لَمْ تَعْرِفُونِي مین ہون عباسؑ پسر علیؑ ابن ابی طالب کا برحق پہچانو
مجھے اے گروہ غدار اگر نہ جانتے ہو شعر أَحَامِي عَنْ خِيَارِ النَّاسِ طُرًّا + وَأَكْرَمُ مَنْصَبًا فِي الْعَالَمِينَ
حمایت کرنیوالا ہون مین اوس بزرگ کا جسکو خدا نے سب مخلوقات سے افضل کیا شعر أُفَدِّيهِ بِمُهْجَتِي مِنْ
كُلِّ سُوْءٍ + وَأَنْصُرُهُ بِمَا مَلَكَتْ يَمِينِي فدا کرونگا جان اپنی اوسکے قدم مبارک پر اور نصرت کرونگا
اونکی جب تک ہاتھ میرے تن پر سلامت ہین ثُمَّ إِنَّ الْعَبَّاسَ هَزَمَهُمْ وَأَتَى نَحْوَ الْفُرَاتِ وَمَلَأَ
الْقِرْبَةَ وَشَدَّهَا پھر اوس دلاور نے اون لعینونکو مار کے ہٹا دیا اور ڈالدیا گھوڑا فرات مین اور مشک کو
بھر کر باندھا فَاغْتَرَفَ مِنَ الْمَاءِ غُرْفَةً وَهَمَّ أَنْ يَشْرَبَ پس ایک چلو مین پانی لیا اور پیاس کی شدت سے
چاہا کہ پئین فَذَكَرَ عَطَشَ الْحُسَيْنِ فَرَمَى الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ وَأَنْشَأَ ناگاہ پیاس حسینؑ کی
یاد آئی قربان وفاداری عباسؑ پر کہ پھینکدیا پانی ہاتھ سے اور یہ شعر پڑھا شعر هٰذَا الْحُسَيْنُ ظَامِيًا
فِي الْحَيْنِ + وَتَشْرَبِنَّ بَارِدَ الْمَعِيْنِ افسوس اے عباسؑ برادر بزرگوار تیرا حسینؑ فرزند علیؑ و فاطمہؑ
تو دو دن سے پیاسا ہو اور تو بغیر پلائے اونکے ٹھنڈا پانی پی لے اور وہ پیاسے رہین شعر وَاللّٰهِ مَا هٰذَا فِعَالُ
دِيْنٍ + أَنَا بْنُ ذَاكَ الطَّاهِرِ الْأَمِيْنِ واللہ اے عباسؑ یہ کام دینداروں کا نہین ہے کہ امام انبیاء
تو پیاسا ہو اور غلام پانی پی لے اور اے عباسؑ تو بیٹا علیؑ ابن ابیطالب کا ہے شعر يَا نَفْسُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ
هُوْنِيْ + فَبَعْدَهُ لَا خَيْرَ أَنْ تَكُوْنِيْ اے عباسؑ بعد حسینؑ کے جینا تیرا نہایت ذلت ہے وہ ساعت
خدا نلاوے کہ بعد حسینؑ کے عباسؑ جیتا رہے ثُمَّ إِنَّهُ ارْتَفَعَ مِنَ الْفُرَاتِ وَسَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ بِالْمَاءِ
یہ کہکے وہ فرزند حیدر کرار پیاسا دریا سے نکلا اور پانی لیکے جانب امام حسینؑ روانہ ہوا فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ اللِّئَامُ
وَأَخَذَهُ الرَّمْيُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس تیر انداز یہ دیکھکے جمع ہوے اور تیر مارنے لگے چارون طرف سے اوسکے

عباس مثل شیر صفین چیرتی نکلی جاتی تہی فنادی عمر بن سعد یا ویلکم من صاحب هذه
القربة پس عمر سعد پکارا وای ہو تمپر ای لوگو یہ کون ہی کہ تنہا مشک لیے جاتا ہی جلد عباس کو تمام کرو
فاحملوا علیه من کل جانب پس حملہ کرو عباس پر چارون طرف سی یہ سنکر وہ لعین ٹوٹ پڑے
وکمن ملعون فضرب علی یده فقطعها ایک نے کمینگاہ مین آکر ایسی ایک تلوار لگائی کہ ہاتہ عباس کا
کٹگیا فحمل علیهم واخذ السیف بشماله وانشاء پس جناب عباس نے جلد تلوار بائین ہاتہ مین
لیکے پہر اونپر حملہ کیا اور یہ فرمایا شعر واللہ لو قطعتم یمینی + انی احامی ابدا عن دینی واسدا ے
لعینو اگر تم نے داہنا ہاتہ میرا کاٹا تو بہی حمایت مین اپنے دین کی کرون گا ثم حمل علیهم والتحم
تحت ابطه پہر حملہ کیا اون کافرون پر اور علم کو جو نشان علی بغل مین دبائے تہا فقطعوا یسراه پس
اون لعینون نے بائیان ہاتہ بہی کاٹ ڈالا تو جناب عباس نے چاہا کہ پانی امام تک پہونچا یا جائے تا مین قتل
ہو جاؤنگا تو پہر فرزندان شاہ پیاسے رہجائینگے وجعل یسیر ویداه تشخبان دما وقد ضعف
منهما یونہی وہ جناب چلیجاتے تہے اور خون ہاتہون سے بہتا تہا اور بہت ضعف طاری تہا کہ عمر سعد
لعین پہر پکارا امزقوا السقاء من خلفه کہ عباس کو پانی نہ لیجانے دو اور مشک اسکی ٹکڑے ٹکڑے کرو
فمزقوها فاهرق الماء پس اون بے حمیون نے مشک پر تلوارین مار کے ٹکڑے کیا اور پانی تمام بہا دیا
فوقف العباس وقد ایس من الحیوة پس اوسوقت عباس زندگی سے مایوس ہوکے کہڑے ہو گئے
اذ ضربه ملعون صاحب علم بعمود حدید علی مفرق راسه ناگاہ ایک ملعون نے کہ وہ علمدار
لشکر عمر سعد کا تہا ایسا ایک گرز آہنی سر اقدس علمدار حسین پر مارا کہ گہوڑے سے زمین پر گرے فنادی
یا ابا عبد اللہ علیک منی السلام پس پکارے یا ابا عبد اللہ تمپر سلام آخری ہو عباس کا حضرت نے
جو آواز اپنے عاشق صادق کی سنی فنادی الحسین واخاه واعباساه پس حضرت نے
بیتاب ہوکے فرمایا ہای بہائی میرے ہای عباس میرے الآن انکسر ظهری ای بہائی اسوقت کمر میری
ٹوٹ گئی پہر حضرت نے لعینون پر حملہ کیا اور لاش عباس سے اونکو ہٹا دیا وحمل العباس علی ظهر
فرسه وترکه امام الخیمة عند قتلی قومه اور رکہا نعش عباس کو گہوڑے پر اور لاکر لٹا دیا

لاشہای شہدا مین روایت ہفتم ہم ثواب بکا اور محبت جناب رسول خدا با امام حسینؑ اور کلام جناب امام حسینؑ اور عمر سعد اور پانی لانا عباسؑ اور کنوان کہودنا اور گرنے سکینہؑ مین اور خاتمہ شہادت امام حسین علیہ السلام

مین مشائخ عظام ذ سند ثوری سی اور راوی نی اپنی باپ سی اور راوی نی اسحاق سی روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام حسینؑ نی اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ مَا ذُکِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَکٰی وَاَغْتَمَّ قَلْبُہٗ لِمُصَابِیْ مین کشتہ گریہ و زاری ہون نہ لیا جائیگا نام میرا آگی کسی مومن کی مگر یہ کہ بی اختیار رونی لگی اور مغموم ہو میری مصیبتون پر فی الحقیقت نام حضرت کا ایسا ہی ہی چنانچہ جب حضرت آدمؑ اور حضرت زکریا علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام چار نام شہای پنجتن سی لیتی تہی تو خوش و خورم ہوتی تہی اور جب نام حسینؑ زبان سی کہتی تہی تو بیساختہ رونیلگتی تہی اور کتب منتخب العقین مین ابی سعادات سی روایت ہی کہ ایکدن جناب رسول خدا خانہ عائشہ سی چلی جب قریب خانہ جناب فاطمہؑ پہونچی فَسَمِعَ الْحُسَیْنَ یَبْکِیْ پس ناگاہ صدای گریہ حسینؑ سمع مبارک مین آئی اور حضرت بیتاب ہوکر دولتسرای جناب فاطمہؑ مین تشریف لیگئے وَقَالَ لَھَا یَا فَاطِمَۃُ سَکِّنِیْہِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَائَہٗ یُؤْذِیْنِیْ اور مضطرب ہوکر فرمایا ای فاطمہؑ خاموش کرو حسینؑ کو نہین جانتی ہو تم کہ رونا حسینؑ کا میری دل کو کڑہاتا ہی اور مجہی اسکے رونیسے رنج و ایذا ہوتی ہی ثُمَّ اَخَذَہٗ اِلَیْہِ وَقَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ پہر آپ حسینؑ کو گود مین لیکر پیار کیا اور بوسی رخسارون کی لیی اور اپنی سینے سی لگالیا وَمَسَحَ الدُّمُوْعَ عَنْ عَیْنَیْہِ اور آنسو حسینؑ کے پونچہی غرض اسقدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نور چشم بتول رونی سی خاموش ہوا آہ یہ مقام رونیکا ہی کہ لڑکپن کا رنج تو حضرت کو گوارا نہ تہا کہان تہی وہ حضرت کہ جب فرزندان کا کربلا مین نرغہ اشقیا مین گہرا تہا روز بروز شدت غم والم کی ہوتی تہی اور روز عاشورا ہر ایک عزیز و انصار کی لاش پر رو رہی تہی کہان تہی رسول خدا کہ اپنی فرزند کو دلاسا دیتی اور سینی سی لگاتی پس حضرات اب سنیی بعض مصائب امام حسینؑ اور پارہ احوال وفاداری جناب عباسؑ کہ کیسے ہر دم فدای حضرت تہی اور دل و جان سی خدمتگذاری مین مشغول تہی چنانچہ منقول ہی کہ جب لشکر نفاق نی اوس امام آفاق کو گہیر لیا فَاَرْسَلَ الْحُسَیْنُ

اِلیٰ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ وَقَالَ اِنْ تَخْرُجَ اِلَیَّ مِنْ عَسْکَرِکَ اَقُلْ لَکَ شَیْئًا پس جناب امام حسینؑ نے
براہِ اتمام حجت عمر سعد سے کہلا بھیجا کہ اگر تو لشکر سے اپنے تنہا باہر آئے تو مجھ تجھسے کچھ کہنا ہے وہ کہون گا فَخَرَجَ
ابْنُ سَعْدٍ مِنْ عَسْکَرِہٖ اِلَی التَّلِّ وَمَعَہٗ ابْنُہٗ وَمَوْلَاہُ پس ابن سعد لشکر سے باہر آیا طرف ایک ٹیلے کی
اور ساتھ اوسکے بیٹا تھا اوس کا اور غلام تھا فَمَشٰی اِلَیْہِ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَعَہٗ ابْنُہٗ عَلِیُّ
الْاَکْبَرُ وَاَخُوْہُ الْعَبَّاسُ پس چلے جناب امام حسینؑ اوس کی طرف اور ساتھ حضرت کے فرزند ارجمند
حضرت علی اکبرؑ اور برادر حق شناس حضرت عباسؑ چلے فَالْتَفَتَ اِلٰی اِبْنِہٖ وَقَالَ یَا بُنَیَّ اِرْجِعْ
فَقَالَ یَا اَبَاہُ مَعَہٗ ابْنُہٗ پس حضرت متوجہ ہوے اپنے پارہ جگر علی اکبرؑ کی جانب اور فرمایا کہ اے فرزند تو
پھر جا کہ میتے عمر سعد کو بھی تنہا بلایا ہے عرض کی اکبرؑ نے اے پدر بزرگوار اوس کے ساتھ بھی تو اوسکا بیٹا ہے
مین کیون نہ چلون حضرت چپ ہو رہے ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَخِیْہِ وَقَالَ یَا اَخِیْ اِرْجِعْ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ مَعَہٗ مَوْلَاہُ پھر متوجہ ہوے حضرت اپنے برادر عالیمقدار عباسؑ علمدار کیطرف اور فرمایا کہ اے بھائی
تم تو پھر جاؤ عرض کی فرزند حیدر کرارؑ نے کہ یا ابن رسول اللہ اوسکے ساتھ بھی تو اوسکا غلام ہے پھر مین کیون
نہ چلون یعنی عباس بھی تو آپ کا بدل غلام ہے ساتھ کیون نہ چلے غرض حضرت نے عمر سعد سے جا کر فرمایا
تو جانتا ہے کہ مین فرزند رسول خدا ہون میرے خون مین شریک نہو وَاتْرُکْنِیْ اَخْرُجُ مِنْ بِلَادِکُمْ اِلٰی
ھٰذَا اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ اور نہ روک مجھ کہ نکل جاؤن قلم رو تمہاری سے طرف ہندیا اور کہین وہ بولا کہ
مجھے اس مین کچھ اختیار نہین ہے پھر فرمایا حضرت نے اِذْھَبْ بِنَا عِنْدَ یَزِیْدَ لِیَصْنَعَ مَا یُرِیْدُ کہ اگر یہہ بھی
نہین ہو سکتا تو مجھ گھیرے ہوے یزید پاس لیچل جو چاہے وہ میرے حق مین کرے فَقَالَ سَاَکْتُبُ ذٰلِکَ پس
ابن سعد بولا یہہ لکھونگا ابن زیاد کو جب لکھا عمر سعد نے ابن زیاد کو پس پڑھا وہ نامہ ابن زیاد نے اور شمر
لعین اوس صحبت مین موجود تھا بولا کہ اے امیر اگر اس وقت حسینؑ کو چھوڑ دے گا تو پھر حسینؑ تیرے ہاتھ
نہ آئینگے اوس دشمن خدا کو شمر حرامزادے کی بات پسند آئی اور جلد اوسے بھی روانہ کربلا کیا اور لکھا عمر سعد کو
کہ معلوم ہوا مجکو کہ تو حسینؑ سے مشورہ کیا کرتا ہے اگر تجھسے یہہ کام نہو سکے تو سرداری لشکر شمر کو دے کہ یہہ
بخوبی انصرام کار کریگا فَعِنْدَ ذٰلِکَ ضَیَّقَ اللَّعِیْنُ عَلَی الْحُسَیْنِ پس جب یہہ سنا عمر سعد نے تو اوس

دشمن خدا کو قتل حسینؑ فرزند رسول الثقلین ترک سالاری لشکر سے آسان تر معلوم ہوا اور حضرتکو
تنگ کیا حتیٰ منعوہ من الماء یہان تک کہ پانی حضرت پر بند کیا فلما اشتد العطش بالحسین
واصحابہ دعیٰ باخیہ العباس فضم الیہ ثلثین فارسا وعشرین راجلا وبعث معہ
عشرین قربۃ پس جب تشنگی نے غلبہ کیا حضرت پر اور اصحاب حضرت پر تو بلایا حضرت نے جناب عباسؑ کو
اور ہمراہ اونکے تیس سوار اور بیس پیادے اور بیس مشکین کر کے پانی لینے بھیجا وقت شب قریب فرات آئے
پس عمر بن الحجاج پکارا تم کون ہو جو سوے دریا آئے ہو ہلال ابن نافع کہ ایک اصحاب سید الشہدا سے تھے
بولے ابن عم لک جئت لاشرب من الماء مین ہون بسر عم تیرا آیا ہون پانی پینے فقال اشرب ہنیئا
لک پس عمر سعد بولا پیلو گوارا ہو تمہین ہلال پکارے وای ہو تجہپر تامرنی ان اشرب والحسین ابن علی
ومن معہ یموتون عطشا تو مجھے حکم کرتا ہے پانی پینے کو اور حسینؑ فرزند فاتح خیبر و بدر و حنین مع
اہلبیت و اصحاب پیاس سے مرتا ہے ابن حجاج بولا یہ سچ ہے لیکن ہمین حکم امیر شام یہی ہے کہ ایک
قطرہ حسینؑ اور اصحاب حسینؑ کو نہ ملے پس ہلال نے آواز دی کہ داخل فرات ہو اور بھرلو مشکین اور
ابن حجاج اپنے رفیقون کو پکارا جنگ ہونے لگی کچھہ لڑتے تھے اور کچھہ لوگ پانی بھرتے تھے حتی ملئوھا ولم یقتل
من اصحاب الحسین احد وقتلوا منھم جماعۃ کثیرۃ یہان تک کہ پانی بھر لیا اور کوئی
اصحاب حضرت سے شہید نہوا اور بہت منافق جناب عباسؑ کے ہاتھہ سے مارے گئے پس جناب عباسؑ
مع اصحاب پھرے اور پانی حضرتکو لا کر دیا سب نے پیا ولذلک سمی العباس السقاء اسی جہت سے
حضرت عباسؑ کو سقائے اہلبیت کہتے ہین اور جب پھر اطفال حسینؑ پر پیاس کی شدت ہوئی ثم
طلب العباس وقال فاجمع اصحابک واحفر بئرا پھر بلایا حضرت نے جناب عباسؑ کو اور فرمایا
کہ اے بھائی جمع کرو اصحاب کو اور کنوان کہود و کہ لڑکے شدت تشنگی سے جان بلب ہین پس حضرت
عباسؑ اوٹھے اور کنوان کہدنے لگا قال فعند ذلک اجتمعت الاطفال علی تلک البئر
وبید کل واحد منھم رکوۃ قالوا یا عماہ العطش راوی کہتا ہے یہ حال سنکر کچھہ لڑکے
کوزے ہاتھہ مین لیے العطش العطش کہتے ہوے اوس کنوئین پر آئے اور جہک جہک کر اوسے دیکھتے تھے

اور کہتی تہی اے چچا جان پیاسے ہین پانی وَاِذَا جَآءَ الْقَوْمُ فَطَمُّوْهَا فَهَرَبَتِ الْاَطْفَالُ الْخِيَامَ
جب یہہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنوان کہدوایا ہے اور سیراب ہوا چاہتے ہین یہہ سنکر وہ
لعین آئے وہ لڑکی خیمون کیطرف ڈر کر روتی ہوئی بہاگی اون بیرحمون نے اوس کنوئیکو بند کر دیا اور اپنے لشکر کو
پہر گئے ثُمَّ حَفَرَ بِئْرًا فَطَمُّوْهَا حَتّٰى حَفَرَ اَرْبَعًا پہر جناب عباسؑ نے کنوان کہودا تو وہ لڑکی مارے خوف کے
نہ آئی لیکن ور خیمہ سے العطش چلاتی تہی وہ کنوان بہی اون کافرون نے بند کر دیا یہان تک کہ چار کنوئے
اسیطرح حضرت عباسؑ نے پے در پے کہودے اور جب اون ظالمون نے تمام کیے پہر جب پانچوان کنوان کہودا فَاِذَا بَلَغَ الْمَآءَ
جَآءَتْ سُكَيْنَةُ وَمَعَهَا الرَّكْوَةُ پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ لیے بیتاب ہو کر کنوئے پر آئی فَقَالَتْ
يَا عَمَّاهُ اسْقِنِيْ شَرْبَةً مِنَ الْمَآءِ فَقَدْ نَشِفَتْ كَبِدِيْ مِنْ شِدَّةِ الظَّمَاءِ پس کہنے لگی اے چچا جان
مجھے ایک جام پانی سے بہر دو کہ پیاس سے دل میرا جلگیا ہے فَبَكَى الْعَبَّاسُ بُكَاءً شَدِيْدًا وَمَلَأَ الرَّكْوَةَ
یہ سنکر حضرت عباسؑ بہت روئے اور وہ کوزہ پانی سے بہر دیا فَلَمَّا هَمَّتْ اَنْ تَشْرَبَهُ جَآءَ الْقَوْمُ فَفَرَّتْ
وَهِيَ تَبْكِيْ پس جونہین چاہا سکینہؑ نے کہ پانی پیئے ناگاہ وہ لعین تلوارین اور تیر لیے آپہونچے پس ہاتہہ سکینہ کے
کانپنے لگے اور پانی نہ پیا گیا اور کوزہ لیے خیمہ کو روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّتْ رِجْلُهَا فِي الطِّنَابِ فَانْكَبَّتْ
وَقَالَتْ يَا عَمَّاهُ تَرٰى هٰذَا الْحَالَ اَنْتُمْ مین سکینہؑ طناب خیمہ سے اولجہہ کر سونہ کے بہل مین پہ گر پڑی اور
مایوس ہو کر بہت روئی اور حضرت زینبؑ بولی اے بیبی دیکہا یہ ماجرا کہ پانی ہاتہہ مین آکے جاتا رہا اون ظالمون نے
وہ بہی کنوان بند کر دیا فَعِنْدَ ذٰلِكَ اغْتَمَّ الْحُسَيْنُ غَمًّا شَدِيْدًا پس اوسوقت جناب امام حسینؑ پر نہایت غم
والم طاری ہوا وَقَالَ الْمُفِيْدُ وَالسَّيِّدُ وَابْنُ نَمَا اَنَّهُ لَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ فَرَكِبَ الْمُسَنَّاةَ يُرِيْدُ الْفُرَاتَ
شیخ مفید و سید بن طاؤس و ابن نما نے لکہا ہے کہ جب روز عاشورا تشنگی نے جناب امام حسینؑ پر غلبہ کیا تو حضرت
سوار ہو کے ارادہ کیا فرات کا وَالْعَبَّاسُ اَخُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور عباسؑ علمدار حضرت کے آگے آگے جاتے تہے
فَاعْتَرَضَتْهُ خَيْلُ ابْنِ سَعْدٍ پس سوار لشکر عمر سعد کے حائل ہوئے اور حضرت کو منع کرنیلگے قصد فرات
سے جناب عباسؑ سمجہانیلگے کہ اے بیرحمو فرزند رسول خدا پر اسقدر ستم کیون کرتے ہو فَرَمٰى رَجُلٌ مِنْ
بَنِيْ دَارِمٍ الْحُسَيْنَ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِيْ حَنَكِهِ الشَّرِيْفِ پس ایک شقی نے قبیلہ بنی دارم سے غصے ہو کر

ایک تیر جناب امام حسینؑ پر مارا اور وہ تیر جفا بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی حلق تشنہ فرزند زہرا پر لگا فانتزع السہم و بسط یدہ تحت حنکہ حتی امتلأت راحتاہ من الدم پس حضرت نے وہ تیر حلق مبارک سے کھینچکر پھینکدیا اور خون گلوے مبارک سے مثل فوارہ کے بہنے لگا حضرت نے دست مبارک زیر زخم رکھا یہان تک کہ چلو خون سے بھر گیا ثم رمی نحو السماء و قال پھر حضرت نے اوس خون کو جانب آسمان پھینکدیا اور فرمایا اللھم انی اشکو الیک ما یفعل بابن بنت نبیک کہ خداوندا مین انکی جور و ستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہون جو یہ تیرے رسول کے نواسے پر کرتے ہین راوی کہتا ہے جب یہ حال حضرت کا اونکے عاشق صادق برادر وفادار عباس علمدار نے دیکھا آنکھون مین خون اوتر آیا اور کلیجہ ٹکڑے ہو گیا فبکی بکاء شدیدا و حمل علیھم کالاسد المغضب پس پہلے تو مظلوم برادر پر بہت روئے پھر مثل شیر غضبناک کے اشقیا پر حملہ کیا ثم اقتطعوا العباس عنہ و احاطوا بہ من کل جانب حتی قتلوہ پھر اون لعینون نے جناب عباسؑ کو حضرت سے جدا کر لیا باین خیال کہ اگر دونون بھائی متفق ہو کر لڑینگے تو تمام فوج کو پامال کرینگے کچھ فوج نے تو جناب امام حسینؑ کو گھیر لیا اور کچھ فوج نے جناب عباسؑ پر نرغہ کیا مگر قربان وفاداری عباسؑ پر کہ اشقیا سے لڑتے بھی جاتے تھے اور جان حضرت ہی مین لگی تھی کہ ہر دم پھر پھر کر حضرت کو دیکھتے تھے کہ ایسا نہو کہ میرے روبرو اور میرے جیتے جی فرزند رسول خدا شہید ہو جائے سبحان اللہ وفاداری اونہین پر ختم ہوئی الغرض وہ سب اشقیا اکیلا پاکر عباسؑ علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے اور کسینے تلوار ماری اور کسینے گرز اور کسینے نیزہ اور کسینے تیر مارا یہان تک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا فبکی الحسین لقتلہ بکاء شدیدا پس جناب امام حسینؑ ایک چیخ مار کر روئے و قال وا اخاہ وا عباساہ الان انکسر ظھری و قلت حیلتی اور فرمایا ہائے بھائی میرے ہائے عباسؑ قوت بازو میرے بس تیری مرنے سے کمر میری ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی جب تمسا بھائی جدا ہو جائے پھر کون صورت ہے میرے جینے کی اے حضرات جناب عباسؑ کو ایک تیر لگنے کا یہ صدمہ ہوا کہ بغیر جان فدا کیے چین نہ آیا آہ اوسوقت کہان تھے عباسؑ کہ جب جناب امام حسینؑ کو تنہا پاکے اسقدر تیر لگائے تھے کہ جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے

ہوتی ہین اور جب لڑنیکی طاقت نرہی حضرت ہین تو حضرت ٹہر گئی اور کبہی نعش عباسؑ کیطرف دیکھکر روتی تہی اور کبہی نعش اکبرؑ کو دیکھکر روتی تہی اِذَا اَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ کسی لعین نے سینہ اقدس پر مارا حضرت نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس یہ فرماکے سر اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ ای پروردگار میرے تو جانتا ہی کہ یہہ لعین ناحق تیری رسول کی فرزند کو قتل کرتی ہین پہر چاہا کہ اوسی نکالین وہ تیر سامنی سے نہ نکلا کہ پشت سے پار ہوگیا تہا فَاَخْرَجَہٗ مِنْ قَفَاہُ پس حضرت نے جانب پشت سے اوسی نکالا فَانْبَعَثَ الدَّمُ کَالْمِیْزَابِ پس زخم سے خون مانند پرنالیکے روان ہوا حضرت نے دست مبارک زخم پر رکہا جب چلو خون سے بہر گیا رَمٰی بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ تو اوسی پہینکا جانب آسمان فَمَا رَجَعَ مِنْ ذٰلِکَ الدَّمِ قَطْرَۃٌ پس اوس خون سے ایک قطرہ زمین پر نگرا جب دوسرا چلو خون سے بہر الطَّخَ بِہَا رَاْسَہٗ وَلِحْیَتَہٗ اوسی سر و اور ریش مبارک پر ملتی تہی اور فرماتی تہی ھٰکَذَا اَلْقٰی جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِیْ اسیطرح ملاقات کرونگا رسول خدا سے درحالیکہ ڈاڑہی میری میری سر کی خون سے خضاب کی ہوئی ہوگی اور کہونگا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ ای نانا رسول خدا مجہی فلانی فلانی ظالم نے شہید کیا تاریخ طبری مین تو ہی کہ حضرت تو اس عالم مین خاک پر بیٹہی تہی اِذْ جَاءَ مَالِکُ ابْنُ الْبِشْرِ الْکِنْدِیُّ اِلَی الْحُسَیْنِ ناگاہ مالک بن بشر الکندی ملعون آیا قریب حضرت کی فَضَرَبَ السَّیْفَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَلَیْہِ بُرْنُسٌ مِنْ خَزٍّ فَشَجَّہٗ اوس بیرحم لعین نے اس زور سے تلوار سر اقدس پر ماری کہ سر مبارک مع کلاہ خز شگافتہ ہوا حضرت نے اوسی دیکھکر فرمایا لَا اَکَلْتَ بِہَا وَلَا شَرِبْتَ وَحَشَرَکَ اللّٰہُ مَعَ الظّٰلِمِیْنَ ای سنگدل مجہہ ایسی مظلوم و ستم رسیدہ پر تو نے ایسی وقت مین تلوار ماری اس ہاتہہ سے تجہی کہانا اور پینا نصیب نہ ہوا و رحشر ہو تیرا ساتہہ ظالمون کی یہہ کہکی کلاہ اوس شقی کی آگی پہینک دی فَاَخَذَہُ الْکِنْدِیُّ وَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی مَنْزِلِہٖ پس اوس لعین نے اوٹہالی اور اپنی گہر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سے اِغْسِلِیْ ھٰذِہِ الْبُرْنُسَ دہو اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پر خون دیکہہ کر ای سنگدل یہہ کلاہ کس مرد با خدا کی ہی اور یہ کلاہ تو کسکا سر کاٹ کر لایا ہی فَقَالَ ھٰذِہٖ بُرْنُسُ الْحُسَیْنِ پس وہ شقی خوش ہو کی بولا کہ یہ ٹوپی حسینؑ کی ہے

وہ نیک بخت بولی فَقَتَلْتَ الْحُسَیْنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَسَلَبْتَ بُرْنُسَهُ وَاللّٰهِ لَا صَحِبْتُكَ اَبَدًا او

ای لعین کیا قتل کیا تونے حسینؑ پسر علیؑ کو اور لایا تو ٹوپی اوسکی قسم خدا کی کہ آج سے نہ مین زوجہ تیری

اور نہ تو شوہر میرا اوس لعین نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا سے ہاتھہ اوس ظالم کا دروازے پر پڑا

اور ایک کیل آہنی اوسکے ہاتھہ مین لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچھا نہ ہوا اور دست ستم اوسکا گل کر گر پڑا

وَلَمْ یَزَلْ بِهَا اَلَمٌ یَتَسَبَّبُ وَلَا یَزَالُ فَقِیْرًا مَرِیْضًا حَتّٰی مَاتَ اور کہانا پینا نصیب نہوا اوس کا فر کو اونہو

اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہانتک کہ واصل جہنم ہوا روایت ہے جدہم فضائل جناب امام حسینؑ

پھر اشعار و مناجات اون حضرت کی پھر مرثیہ امام حسینؑ ماتم جناب عباسؑ

مین خاتمہ شہادت علی اصغرؑ پر قبل جناب علی اکبرؑ کے فِی بَعْضِ الْکُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ

عَنِ الطَّبَرِیِّ عَنْ طَاؤُسِ الْیَمَانِیِّ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے طبری سے اور اوسنے طاؤس

یمانی سے اِنَّ الْحُسَیْنَ ابْنَ عَلِیٍّ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَکَانِ الْمُظْلِمِ یَهْتَدِیْ اِلَیْهِ النَّاسُ بِبَیَاضِ

جَبِیْنِهٖ وَنَحْرِهٖ کہ جس وقت جناب امام حسینؑ مکان تاریک مین بیٹھتے تھے ایسا نور جبین مبین اور گلوے

مبارک سے ساطع ہوتا تھا کہ لوگ معلوم کرتے تھے کہ اس مکان مین جناب امام حسینؑ تشریف رکھتے ہین

فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ کَثِیْرًا مَا یُقَبِّلُ جَبِیْنَهٗ وَنَحْرَهٗ اسواسطے کہ جناب رسول خدا اکثر پیشانی

انور اور گلوے مقدس کو حضرت کے چومتے تھے وَفِی الْمَحَاسِنِ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْحُسَیْنَ وَ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سَائِرَانِ فَاَتَیَا قَبْرَ خَدِیْجَةَ فَبَکَی الْحُسَیْنُ کتاب عیون المحاسن مین حضرت صادقؑ سے

منقول ہے کہ ایک روز جناب امام حسینؑ اور انس بن مالک کہین جاتے تھے جب قبر خدیجہؑ مادر جناب

سیدہ پر پہونچے تو جناب امام حسینؑ روئے ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّیْ بعد ازان انس سے فرمایا کہ سرک جا

میرے پاس سے اور مجھے تنہا چھوڑدے پس انس جدا ہوکر وہین چھپ رہا کہ دیکھون حضرت کیا کرتے ہین

فَلَمَّا طَالَ وُقُوْفُهٗ فِی الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهٗ قَائِلًا پس انس کہتا ہے کہ دیکھا مینے پہلے تو حضرت دیر تک

نماز مین مشغول رہے پھر درگاہ قاضی الحاجات مین یون عرض کرنے لگے شعر یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنْتَ

مَوْلَاهُ فَارْحَمْ عُبَیْدًا اِلَیْكَ مَلْجَاهُ ای پروردگار میرے ای پروردگار میرے تو میرا مولا ہے پس رحم کر تو

اس بندہ حقیر پر کہ تیری طرف پناہ لایا ہی اور التجا کرتا ہی شعر یَاذَا الْمَعَالِیْ عَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ + طُوْبٰی لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ ایخداوند صاحب بزرگواری و شرف تو ہی میرا محل اعتماد اور خوشحال اوس بندیکا جسکا تجہسا آقا ہو شعر طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا + یَشْکُوْ اِلٰی ذِی الْجَلَالِ بَلْوَاہُ خوشحال اوس بندیکا کہ تیری خوف سی تمام شب بیدار رہی اور شکایت اپنی بلا کی سوای تیری کسی پاس نہ لیجائی شعر وَ مَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَّلَا سُقْمٌ + اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اور کوئی بیماری اور کسی طرحکا مرض اوس بندیکو نہین ہی سوای تیری محبت کی یعنی اگر وہ بندہ بیمار بہی ہی تو محض تیری محبت کا بیمار ہی اور سوای اسکے کوئی عارضہ نہین ہی اوسی شعر اِذَا اشْتَکٰی بَثَّہٗ وَ غُصَّتَہٗ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ خداوند تو ایسا آقا ہی کہ جس وقت بندہ شکایت اپنی رنج والم کی تیری پاس لاتا ہی تو از راہ بندہ نوازی اوسی جواب دیتا ہے یعنے ای بندی میری مین حاضر ہون تیری حاجت روائی کو شعر اِذَا ابْتَلٰی بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا + اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَدْنَاہُ خداوند تو ایسا بندہ نواز ہی کہ جسوقت بندہ تیرا شب تاریک مین دست تضرع تیری درگاہ مین بلند کرتا ہی تو اپنی لطف و کرم سی عزت و بزرگی عطا کرتا ہی اور اپنی قرب مین اوسی جگہہ دیتا ہے فَنُوْدِیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ انس بن مالک کہتا ہی جب حضرت مناجات سی فارغ ہوی تو ایک آواز غیب آئی جانب پروردگار سی کہ گوینده نظر نہ آتا تہا اور یہہ اشعار جو اپنی حضرت کی پڑہتا تہا شعر لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ + وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ حاضر ہون ای بندہ میری تو میری پناہ مین ہی اور جو تونے مناجات کی سب ہمنی سنی اور مطلع ہوی شعر صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِیْ + فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ تیری آواز سننے کو ای حسین ملائکہ مقربین ہماری مشتاق ہین بس کافی ہی وہ آواز تیری کہ ہمنی اور ملائکہ نی سنی شعر دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ + فَحَسْبُکَ السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ دعا تیری ای حسین ہماری پردہ ہای قدرت تک پہونچی پس ہم تیری حاجت روائی کو بس ہین اور ہمنی پردہ حجاب تیری روبرو سی اوٹہا دیئے شعر لَوْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ جَوَانِبِہٖ + خَرَّ صَرِیْعًا لِمَا تَغَشَّاہُ ای بندی میری تیری خضوع و خشوع کا یہہ حال ہماری عبادت مین پہونچا ہی اور ایسا حضور قلب سے تو ہماری عبادت مین مشغول ہوتا ہی کہ اگر ہوا تیری اطراف سی گذری تو تو ای حسین بیہوش زمین پر

گر پڑی شعر سَلْنِی بِلَا رَغْبَۃٍ وَلَا رَهَبٍ + وَلَا حِسَابٍ اِنِّی اَنَا اللہُ پس اب جو چاہو ہم سے سوال کرو بیخوف وخواہش اور بیحساب ہم تمہیں عطا کرینگے پس دیکھیں مراتب اپنے آقا اور مولا حسین بن علی علیہما السلام کے کہ حضرت موسیٰ بن عمران سے کسقدر رتبے مین زیادہ تھے کہ حضرت موسیٰ کو کوہ طور جواب نہ ملتا تھا اور تمہارے سید وآقا جس جا مناجات کرتے تھے تو پروردگار عالم کس شفقت ونوازش سے جواب دیتا تھا کہ اے حسین تیری آواز کے فرشتے سب ہمارے مشتاق ہین آہ ہزار افسوس وہی حسین آقا اور مولا تمہارا روز عاشورا جب نرغہ اشقیا مین گھرا ہوا تھا تو کیسی کیسی کلمات سخت وہ ناری اوس مقبول باری کو کہتے تھے اگر خیال کیجیے تو وہی رونیکو کفایت کرتے ہین چنانچہ جب صبح غم والم روز عاشورا نمود ہوئی تو فوج اشقیا مستعد قتل فرزند رسول خدا ہوئی اور میدان کین پر سے باندہے اور خروش اُقْتُلُوا الْحُسَیْنَ اُقْتُلُوا الْحُسَیْنَ بلند کیا تو فرزند رسول خدا اپنے لشکر قلیل کو لیکر اون لعینون کے مقابل ہوے اور حکم کیا کہ آگ خندق مین روشن کردین تا لعین خیمون پر نہ آئین فَنَظَرَ الْحُسَیْنُ اِلٰی عَسْکَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ کَاَنَّہُ السَّیْلُ یَتَمَوَّجُ پس حضرت نے نظر کی طرف لشکر عمر سعد کے کہ مانند دریا کے موج مارتا ہے فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اَنْ یَجُوْلُوْا حَوْلَ بَیْتِ الْحُسَیْنِ فَیَرَوْنَ الْخَنْدَقَ فِیْ ظُهُوْرِهِمْ وَالنَّارُ تَضْطَرِمُ پس اون کافرون نے پہلے قصد خیمونکا کیا کہ لوٹ لین اور گھوڑے دوڑائے تو راہ نپائی اور دیکھا کہ خندق مین آگ شعلہ زن ہے ناچار ہوئے فَنَادٰی الشِّمْرُ یَا حُسَیْنُ اَتَعَجَّلْتَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْقِیَامَۃِ پس شمر حرامی نے آواز دی کہ اے حسین شتابی کی تمنے طرف آتش دوزخ کے معاذ اللہ مِنْ هٰذَا الْکَلَامِ حضرت نے فرمایا یہ کون ہے اصحاب نے عرض کی یہ شمر ملعون ہے فَقَالَ لَہٗ یَا ابْنَ رَاعِیَۃِ الْمِعْزِ اَنْتَ اَوْلٰی بِهَا صِلِیًّا حضرت نے فرمایا اے پسر گلہ بان تو ہی اولی وسزاوار آتش جہنم کا ہے پس مسلم بن عوسجہ نے عرض کی کہ ارشاد ہو تو ایک تیر مارون اسے کہ تیر کی زد پر ہے فَقَالَ لَا اَبْدَءُ بِالْقِتَالِ حضرت نے فرمایا مین حجت اللہ ہون نہین چاہتا کہ شروع جنگ میری طرف سے ہو پہر حضرت نے فرمایا کہ سنو تم مین تمہین وعظ وپند کرتا ہون یہ فرما کے حضرت نے ایک خطبہ پڑہا راوی کہتا ہے کہ ایسا کلام فصیح وبلیغ نسنا تہا اور نہ پہر سنا بعد ازان فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ دیکھو کہ مین کون ہون

اور اپنی نفسونکو ملامت کرو هَلْ يَصْلُحُ لَكُمْ قَتْلِي وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِي آیا سزاوار ہی تمہین قتل میرا اور ہتک حرمت میری اہل بیت کی اَلَسْتُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ آیا مین نہین ہون نواسا تمہاری نبی کا اور نہین فرمایا رسول خدا نی مجہو اور میری بہائی کو هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یہ دونو سردار جوانان اہل بہشت ہین وَيْحَكُمْ اَتَطْلُبُونِي بِقَتِيلٍ مِنْكُمْ قَتَلْتُهُ اَوْ مَالٍ لَكُمْ اِسْتَمْلَكْتُهُ اَوْ بِقِصَاصِ جِرَاحَةٍ وای ہو تمپر آیا مینی کسیکو قتل کیا کہ عوض اوسکی مجہی قتل کرتی ہو یا کسیکو زخمی کیا ہی یا کسیکا مال لیلیا ہی یا شریعت مین تغیر کیا ہی پس کسینی جواب ندیا فَقَالَ الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ هُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ پس شمر لعین بولا کہ یہہ شخص ایسی باتین کرتا ہی کہ دین سی بیگانہ ہی حبیب ابن مظاہر بولی کہ ای لعین تیرہ درجی دین سی بیگانہ ہی کہ ایسی کلمی فرزند رسول دو جہان کو کہتا ہی فَسَكَتَ الْحُسَيْنُ وَرَجَعَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ حضرت خاموش ہوکر پہر آئی ثُمَّ رَمٰى عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَالَ اشْهَدُوا اَنِّي اَوَّلُ رَامٍ پہر عمر سعد نی تیر لشکر حضرت پر مارا اور بولا کہ گواہ رہنا ای گروہ کوفہ وشام کہ پہلی اوس شقی نی تیر لشکر حسین پر مارا ہی پس ایک دفعہ سب ملعونونی تیر لشکر حسین پر ماری کہ کوئی رفقای حضرت سی باقی نرہا تہا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث مین ہی قُتِلَ فِي هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ کہ اوسی حملہ مین بچاس اصحاب حضرت کی شہید ہوئی بعد ازان ایک ایک دوسری سی رخصت ہوکر جان فرزند رسول پر نثار کرنیلگا تہوڑیسی عرصی مین جان وجگر جناب فاطمہ زہرا کا کوئی مونس ویار سوا عباس علمدار اور علی اکبر شبیہ احمد مختار کی باقی نرہا مگر جب کہ جناب عباس گرز ستم سر اقدس پر کہا کی میدان مین گہوڑیسی گری تو حضرت بیتاب ہوکر دوڑی اور روروکی فرماتی تہی وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِي وَقَلَّتْ حِيْلَتِي ہای ای بہائی میری ہای ای عباس علمدار تمہاری مرنیسی کمر حسین کی ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہوگئی وَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا یہہ کہتی تہی اور ڈہاڑین مار مار کر روتی تہی اور کچہہ اشعار مرثیہ عباس مین پڑہتی تہی وہ مرثیہ یہ ہی شعر

لَهْفِي عَلَى الْعَبَّاسِ لَمَّا اَنْ دَنٰى + نَحْوَ الْفُرَاتِ بِقَلْبِهِ الْاَحْزَانِ افسوس ای حسین جدائی عباس علی کہ جب وہ پانی لینی فرات پر با دل محزون گیا شعر فَاَرَادَ شُرْبَ الْمَاءِ قَالَ لِنَفْسِهٖ + وَاحَسْرَتَا لِلسَّيِّدِ الظَّمْآنِ پس پیاس کی شدت سی چاہا عباس نی کہ پانی پیئی کہا اپنی دل مین کہ افسوس ای عباس تو پانی پیئی

اور بھائی حسینؑ تیرا تین دن کا پیاسا رہا ہی شعر عَافَ الشَّرَابَ مِنَ الْفُرَاتِ وَلَمْ يَبُلْ + وَجَلَا لِوَجْدِ
اَخِيْهِ وَالْاِخْوَانِ پھینکدیا پانی اوس وفادار نے اور تین دن کو لب خشک اپنے تر نہ کیے جب میرے لب
خشک عباس کو یاد آئے شعر لَهْفِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ اِذْ حَاطُوْا بِهٖ مِنْ كُلِّ فَجٍّ اَقْبَلُوْا وَمَكَانٍ افسوس
ای حسینؑ تنہائی اور بیکسی عباسؑ پر جسوقت اشقیانے چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا شعر حَاطُوْا بِهٖ
وَاسْتَفْرَدُوْهُ وَمَزَّقُوْا + قِرْبًا مَلَاهَا قَاصِدَ النِّسْوَانِ نرغہ کیا عباسؑ پر تنہا جان کر اور
ٹکڑے ٹکڑے کیا اوسے درحالیکہ مشک بھر کر وہ دلاور اطفال تشنہ کام اور اہل حرم کے لیے لاتا تھا شعر
فَعَلَاهُ رِجْسًا اِنَّهٗ بِحُسَامِهٖ + قَطَعَ الْيَمِيْنَ بِمَشْرَفِيٍّ يَمَانِيْ پس عذاب ہو اوس شقی پر جسنے میرے
قوت بازو کا دست راست شمشیر یمانی سے کاٹ ڈالا شعر وَدَنَا اِلَيْهِ ضَرْبَةً فِيْ رَاْسِهٖ + حَتّٰى رَمَاهُ
نَحْوَ مَتْنِ الْمَيْدَانِ آخر ایک شقی نے ایسی ضربت سر عباسؑ پر لگائی کہ وہ بھائی میرا پشت زین سے
زمین پر گرا شعر يَا اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ يَا ابْنَ الْمُرْتَضٰى صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ كُلَّ اَوَانِ ای افضل
شہیدان ای فرزند علی مرتضی رحمت بھیجے خدا تجھپر ہر لحظہ و ہر آن شعر وَاللّٰهِ تِلْكَ مُصِيْبَةٌ لَمْ اَنْسَهَا +
اِلَّا اِذَا اُدْرِجْتُ فِي الْاَكْفَانِ ای بھائی عباسؑ واللہ تیری مصیبت فراق وہ مصیبت ہے کہ اسے
تا دم مرگ حسینؑ نہ بھولیگا ذوی لَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ تَدَافَعَ الرِّجَالُ عَلَى الْحُسَيْنِ منقول ہے
کہ حضرت تو مصیبت میں اپنے برادر غمگسار کی رو رہے تھے کہ ناگاہ حضرت کو یکہ و تنہا پاکر اون لعینوں نے
حملہ کیا فَلَمَّا نَظَرَ ذٰلِكَ نَادٰى جب حضرت نے یہہ اونکی بیحیائی مشاہدہ کی آواز باستغاثہ بلند کی اور
فرمایا يَا قَوْمُ اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا کہ فرزند رسولؐ کو پناہ دے اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ
يُغِيْثُنَا اَمَا مِنْ طَالِبِ حَقٍّ فَيَنْصُرُنَا آیا ہے کوئی فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہونچے آیا ہے کوئی طلبگار حق
کہ جگرگوشہ پیمبرؐ کی ایسی بیکسی میں یاری کرے اَمَا مِنْ خَائِفٍ مِنَ الْعَذَابِ فَيَذُبَّ عَنَّا آیا ہے
کوئی خداپرست کہ عذاب قیامت سے ڈرے اور شر اعدا کو ہم سے دفع کرے اور علی اصغر شدت تشنگی سے
گود میں بیہوش تھے اوسے دکھاکے فرماتے تھے اَمَا مِنْ اَحَدٍ يَاْتِيْنَا بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِهٰذَا الطِّفْلِ فَاِنَّهٗ
لَا يُطِيْقُ الظَّمَاءَ آیا کوئی ایسا ہے کہ تھوڑا سا پانی لاکر میرے اس بچے شیرخوار کو پلائے کہ یہہ معصوم

وو دن سی پیاسا ہی اب پیاس سی جان بلب ہی پس علی اکبر ہمشکل پیغمبر نی کہ سن شریف اوس امام زادی کا ستّرہ برس کا تہا عرض کی یَا اَبَتَاہُ فِدَاکَ رُوحِی اَنَا اٰتِیکَ بِالْمَاءِ یَا سَیِّدِی ای بابا فدائی جان اکبر کی تیر اگر فرماؤ تو مین پانی لاؤن حضرت نی فرمایا اِمْضِ بَارَکَ اللّٰہُ فِیکَ جا ای فرزند خدا تیری ارادی مین برکت دی وہ صاحبزادہ ایک ڈولچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو بضرب شمشیر ہٹا کر وہ ڈولچی بہر کر خدمت حضرت مین لا کر عرض کی یَا اَبَتِ اَلْمَاءُ لِمَنْ طَلَبْتَ ای بابا پانی اصغر کی لیی مانگا تہا حاضر ہی اِسْقِ اَخِی وَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ فَصُبَّہُ عَلَیَّ فَاِنِّی وَاللّٰہِ عَطْشَانٌ پہلی تو پانی میری چھوٹی بہائی اصغر کو پلائی اگر کچھ بچی تو میری بدن پر چہڑک دیجئی واللہ ای بابا مین بہی بہت پیاسا ہون جناب امام حسین یہہ سخن علی اکبر سنکر بہت روئی اور اصغر کو زانو پر بٹہایا اور ڈولچی کو اوسکی لب خشک کی پاس لیگئی پس اصغر نی آنکہین غش سی کہولدین فَلَمَّا ھَمَّ الطِّفْلُ اَنْ یَشْرَبَ اَتَاہُ سَھْمٌ مَسْمُومٌ فَوَقَعَ فِی حَلْقِ الطِّفْلِ فَذَبَحَہُ قَبْلَ اَنْ یَشْرَبَ مِنَ الْمَاءِ شَیْئًا آہ آہ جو ہین چاہا اوس بچی نی کہ پانی پیی کہ ایک تیر زہر آلود حلق اصغر پر لگا کہ وہ بچہ گود مین باپ کی تڑپنی لگا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ پینی پایا فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَرَمَی الرَّکْوَۃَ مِنْ یَدِہٖ حضرت نی بی اختیار نعرہ مار کر روئی اور ڈولچی زمین پر پہینک دی اور جانب آسمان نگاہ کر کی عرض کی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّاھِدُ عَلَی الْقَوْمِ قَتَلُوا اَشْبَہَ الْخَلْقِ بِنَبِیِّکَ رَسُوْلِ اللّٰہِ خداوندا تو گواہ رہنا کہ ان گروہ اشقیا نی قتل کیا میری ایسی بچی پیاسی کو کہ ہمشکل پیغمبر تہا خدایا بیرا اصغر تیری نزدیک ناقہ صالح سی کم نہوگا خداوندا اِنْ کُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِکَ لِمَا ھُوَ خَیْرٌ لَّنَا اگر اس وقت تو نصرت مناسب نہین جانتا امداد ہماری تو ان سب آزارونکو سوجب زیادتی ثواب کا گردان میری لیی بعد ازان یہہ اشعار ماتم اجابہ مین پڑہی شعر وَاللّٰہِ مَالِی اَنِیْسٌ بَعْدَ فَقْدِکُمْ + اِلَّا الْبُکَاءُ وَقَرْعُ السِّنِّ مِنْ نَدَمٍ واللہ بعد تمہاری شہادت کی کوئی مونس و یار حسین کا نہین رہا سوای اشک حسرت گرانی اور دندان تاسف پیسنی کی شعر وَلَا ذَکَرْتُ اللَّیَالِی الزَّمَانُ لَکُمْ + اِلَّا جَرَتْ اَدْمُعِی مَمْزُوْجَۃً بِدَمِی اور جب مجھے یاد آتی ہین وہ مصائب تمہاری جو ہاتھ سی زمانہ کی تمہین پہونچی کہ یون پیاسی سامنی میری اس ظلم و

وستم سے مارے گئے بے اختیار اشک خون آمیز انکھوں سے میری روان ہوتے ہین روایت نوزدہم
دنیا جبرئیل کا حسین کو میوہ جنت پھر آنا بچہ آہو کا پھر شہادت جناب علی اکبر
اور نکلنا جناب زینب کا خیمہ سے ابن شہر آشوب نے حسن بصری اور ام سلمہ سے روایت
کی ہے کہ کہا اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ دَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ جِبْرَئِیْلُ یعنی ایکروز
حسنین رسول خدا کی خدمت مین آئے اور جبرئیل اوسوقت کچھہ وحی الٰہی لائے تھے فَجَعَلَا یَدُوْرَانِ
لَہٗ یُشَبِّھَانِہٖ بِدِحْیَۃِ الْکَلْبِیِّ اور اکثر جبرئیل بصورت دحیہ کلبی نازل ہوتے تھے حسنین انہین
دحیہ کلبی جانکے گود مین جبرئیل کی جا بیٹھے اور دامن و آستین مین جبرئیل کے ڈھونڈھنے لگے رسول خدا نے چاہا
کہ حسنین کو جبرئیل کی گود سے اوتارین جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ انہین نہ چھینئے تب حضرت
بولے اے اخی مجھے شرم آتی ہے کہ یہہ فرزند گستاخانہ تمہاری گود مین جا بیٹھے جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ
یہہ وہ برگزیدہ خدا ہین کہ جب والدہ بزرگوار انکی کنیز خاص پروردگار فاطمہ اطہر مالک محشر چکی
پیستی مین سست ہوکر سوجاتی ہین اور یہہ شاہزادے بھوک سے روتے ہین تو حکم خالق کون ومکان مجھے
یون ہوتا ہے کہ اے جبرئیل جلد زمین پر نازل ہو کہ کنیز خاص ہماری سوتی ہے اور حسنین فرزند رسول خدا
بیچین ہین اور روتے ہین انکے جھولے کو ہلا تا وہ آرام کرین اور فاطمہ بیچین نہو پس یا حضرت جنکی گہوارہ
جنبانی اور چکی پیسنے کی خدمت مجھے ہو وہ میری گود مین بیٹھے تو کیا مضائقہ لیکن یہہ ڈھونڈتے
کیا ہین میری آستین مین حضرت بولے کہ یہ تمہین دحیہ کلبی جانتے ہین اور دحیہ کلبی کا معمول ہے کہ
جب سفر سے آتا ہے تو انکے لیے کچھہ تحفہ ضرور لاتا ہے فَجَعَلَ جِبْرَئِیْلُ یُوْمِیْ بِیَدِہٖ نَحْوَ السَّمَآءِ کَالْمُتَنَاوِلِ شَیْئًا
پس جبرئیل نے جانب آسمان ہاتھہ بڑہایا جیسے کوئی چیز لیتا ہے فَاِذَا فِیْ یَدِہٖ تُفَّاحَۃٌ وَسَفَرْجَلَۃٌ
وَرُمَّانَۃٌ فی الفور جبرئیل نے ایک سیب اور ایک بہی اور ایک انار لیکر حسنین کو دیا وہ صاحبزادے
لیکر بہت شاد ہوئے پس اون میوونکو سب بزرگوار نوش فرماتے تھے مگر تھوڑا سا چھوڑ دیتے تھے پھر وہ میوے
بدستور اپنے جسم اصلی پر ہو جاتے تھے جب جناب رسول خدا نے انتقال فرمایا تو وہ انار غائب ہوگیا اور جب
جناب امیر نے رحلت فرمائی تو وہ بہی بھی غائب ہوگئی لیکن وہ سیب باقی رہا تا معرکہ کربلا جب

علیہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تھا تو حضرت اوس سیب کو سونگھتے تھے تو تشنگی کم ہوجاتی تھی تا آنکہ
وقت سفر خلد حضرت نے اوسے نوش فرمایا اور صاحب کتاب روضہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر
خدمت رسول خدا مین آیا اور عرض کی یا حضرت یہ مینے شکار کیا ہے اور حسنین کے لیے بطریق ہدیہ لایا ہون
حضرت نے وہ لیلیا اور واسطے اوسکے دعای خیر کی فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ فَرَغِبَ اِلَیْھَا
فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ اِیَّاھَا پس جناب امام حسن اوسوقت حاضر تھے اونہون نے رغبت کی رسول خدا نے
وہ امام حسن کو دیا ایک ساعت نہ گذری تھی کہ امام حسین نے اوس بچہ آہو امام حسن کے پاس دیکھا تو بولے
یَا اَخِیْ مَنْ اَعْطَاکَ اِیَّاھَا ای بہائی یہ بچہ آہو تمہین کسنے دیا ہے فَقَالَ اَعْطَانِیْ جَدِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ وہ بولے ہمین یہ بچہ ہمارے نانا نے دیا ہے جناب امام حسین یہ سنکر رسول خدا کے پاس آئے اور عرض کی
یَا جَدَّاہُ اَعْطَیْتَ اَخِیْ خَشْفَۃً یَلْعَبُ بِھَا وَلَمْ تُعْطِنِیْ مِثْلَہٗ کیون نانا بہائی حسن کو تو بچہ آہو دیا
کہ وہ کہیلتے ہین اور ہمین نہ دیا وَجَعَلَ یُکَرِّرُ ھٰذَا الْقَوْلَ عَلٰی جَدِّہٖ اور بار بار یہی کہتے تھے کہ واہ نانا آپنے بہائی کو
تو بچہ آہو دیا اور مجہے نہ دیا اور حضرت خاموش تھے کہ حسین کو کیا جواب دون لیکن کلمات تسلی و تشفی فرماتے تھے مگر وہ
نہ مانتے تھے حَتّٰی ھَمَّ اَنْ یَّبْکِیَ آخر کو حضرت امام حسین کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور ارادہ رونیکا کیا حضرت رسالتمآب
سخت متردد تھے کہ کیا کرین کہ دفعۃً غل دروازہ مسجد سے بلند ہوا کہ لوگ دیکہنے لگے فَاِذَا ظَبْیَۃٌ وَمَعَھَا خَشْفُھَا کہ ایک
ہرنی اپنا بچہ لیے چلی آتی ہے وَمِنْ خَلْفِھَا ذِئْبٌ یَسُوْقُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور پیچھے اوسکے ایک بہیڑیا ہے کہ اوسے جناب
رسولخدا تک لاتا ہے جب وہ پہونچی خدمت جناب رسولخدا مین تو بزبان فصیح سے عرض کرنیلگی ای رسولخدا میرے دو بچے تھے
ایک صیاد پکڑ لایا اور یہ میرے پاس باقی تہا مین اسیسے شاد تھی کہ ناگاہ سنی مینے آواز ہاتف کی کہ کہا اوسنے اِسْرَعِیْ یَا
غَزَالَۃُ بِخَشْفِکِ اِلَی النَّبِیِّ ای ہرنی جلد خدمت رسول خدا مین بچہ کو لیکے پہنچ لِاَنَّ الْحُسَیْنَ وَاقِفٌ
عِنْدَ جَدِّہٖ وَقَدْ ھَمَّ اَنْ یَّبْکِیَ اسواسطے کہ حسین محبوب ہمارے حبیب کا مچلا ہوا بچہ آہو کیلیے آنکہون مین
آنسو بہرے نانا کے پاس کہڑا ہے اور چاہتا ہے کہ روئے وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بِاَجْمَعِھَا قَدْ رَفَعُوْا رُؤُسَھُمْ عَنْ صَوَامِعِ
الْعِبَادَۃِ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادتخانون سے سر باہر نکالے ہین فَلَوْ بَکَی الْحُسَیْنُ
لَبَکَتْ لِبُکَآئِہٖ پس اگر حسین رویگا تو تمام ملائکہ حسین کے رونیسے رونیلگین گے وَسَمِعْتُ قَآئِلًا یَّقُوْلُ

اور یا رسول اللہ سنا مینے کہ بار دگر ہاتف نے یہ کہا اسرعی یا غزالۃ قبل جریان دموع الحسین
علی خدہ جلد پہنچ ای ہرنی قبل رواں ہونے اشک حسین کے رخساروں پر پس اگر تو جلد نہ پہونچی گی
سلطت علیک ھذا الذئب یا کلک مع خشفک تو مسلط کیا ہمنے تجپر اس بھیڑیے کو کہ کھا یگا
تجھے مع بچے کے پس حاضر ہوئی مین وقطعت مسافۃ بعیدۃ لکن طویت لی الارض اور مسافت
دور و دراز کو قطع کیا مینے لیکن حسین بہت پیارے ہین خدا کے ہین کہ جا بجا سے زمین سمٹی میرے لیے
اور ایک آن مین یہان پہونچی مین وانا احمد اللہ ربی علی ان جئتک قبل جریان دموع
الحسین علی خدہ اور مین شکر کرتی ہون خدا کا کہ مین پہونچی اور حسین رونے نپائے پس آواز تحمید
اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ کی اصحاب سے بلند ہوئی ودعا النبی للغزالۃ بالخیر
اور جناب رسولخدا نے اوس ہرنی کے لیے دعای خیر کی اور جناب امام حسین خاصہ رب المشرقین نے
شاد و خرم ہو کر وہ بچہ لیا واتی بہ الی امہ الزھراء فسرت بذلک سرورا عظیما اور خوشی
خوشی اپنی مادر محترم فخر مریم کے پاس لائے وہ جناب بہی نہایت شاد ہوئین اور سجدہ شکر بجا لائین
پس ای حضرات اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے ہزار افسوس وہ حسین جسکی ذرا ملال سے
یہ تلاطم ہوا تہا کہ فرشتے عبادت خدا چھوڑ کر مستعد گریہ ہوتے تہے آہ آہ وہی پیارا رسول کا روز
عاشورا کبھی نعشہای انصار پر روتا تہا اور کبھی نعشہای اقربا پر جان کہوتا تہا اور کبھی نعش عباس
دیکھکر زار زار روتا تہا اور فرماتا تہا وا اخاہ واعباساہ ہاے بہائی میرے ہاے عباس میرے
اور کبھی نعش قاسم کو پامال سم اسپان دیکھکر بیقرار ہوتے تہے اور کبھی دختران فاطمہ کو سمجہاتے تہے
کہ ناگاہ اوسی حال مین اونکا پارہ جگر ہمشکل پیغمبر عازم شہادت ہوا پس ایک اور تیر غم جگر
امام امم کے پار ہوا شیخ مفید نے ارشاد مین لکہا ہے کہ جب اکبر عازم جہاد ہوئے تو دفع الحسین شیبتہ
نحو السماء حضرت نے بیتاب ہو کر ریش مقدس جانب آسمان اوٹہا کر عرض کی اللھم اشھد
علی ھؤلاء القوم فقد برز الیھم غلام اشبہ الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک
خدایا گواہ رہنا تو اس قوم کے ظلم پر اب جاتا ہے انکی طرف وہ شخص جو شبیہ تر ین مردم ہے سیرت

وصورت وگفتار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَكُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰی نَبِیِّكَ نَظَرْنَا اِلٰی
وَجْهِهٖ خدایا جب مین مشتاق زیارت رسول خدا ہوتا تھا تو اپنے پارہ جگر علی اکبر کی طرف دیکھتا تھا
خداوندا ان اشقیا کی جمعیت کو پراگندہ کر اور برکات زمین ان سے باز رکھ فَاِنَّهُمْ دَعَوْنَا لِیَنْصُرُوْنَا
ثُمَّ عَدَوْا عَلَیْنَا یُقَاتِلُوْنَنَا پس پہلے ان کافرون نے ہمین بلایا کہ نصرت کرین گے ہم تمہاری جب
آیا مین تو انہون نے عداوت کی ہے اور قتل پر ہمارے کمر باندہی ہے غرض علی اکبرؑ پدر مضطر کو روتا چھوڑ کر
سوے کفار روانہ ہوا اور یہ رجز امام زادے نے پڑہی شعر اَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ نَحْنُ وَبَیْتِ اللّٰهِ اَوْلٰی
بِالنَّبِیِّ یعنی مین ہون علی اکبر فرزند حسینؑ ابن علیؑ کا قسم بخانہ کعبہ ہم ہین سزاوار اور محق تر رسول خدا سے
قرابت مین شعر وَاللّٰهِ لَا یَحْکُمُ فِیْنَا ابْنُ الدَّاعِیْ اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰی یَنْثَنِیْ واللہ ہم محکوم حرامزادے کے
نہون گے یعنی یزید حرام زادہ ہے ہم اوسکی بیعت نکرینگے اور مارونگا مین تمہارے سینون مین نیزہ اپنا
اوس وقت تک کہ دو تا ہو جاے نیزہ میرا شعر اَضْرِبُکُمْ بِالسَّیْفِ اَحْمِیْ عَنْ اَبِیْ ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِیٍّ
عَرَبِیٍّ قتل کرونگا تمہین تلوار سے درحالیکہ مین حمایت کرنے والا ہون اپنے پدر بزرگوار فرزند رسول خدا کی
جانب سے مانند قتل کرنے جوان ہاشمی وعربی کے پس اوس شجاع ابن شجاع نے تین دنکے بہوکے اور پیاسے
نے ایک سو دس کافر فی النار کیے ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَبِیْهِ وَقَدْ اَصَابَتْهُ جِرَاحَاتٌ کَثِیْرَةٌ پہر علی اکبرؑ
خدمت حضرت مین آئے اور جسم شریف بہت مجروح ہوا تہا اور خون جاری تہا تصور کیجیے کہ کیا حال
ہوا ہو گا حضرت کا یہ حال فرزند دیکہکر خدا یہہ حال ہیچ کا کسی باپکو نہ دکہاے جو جناب امام حسینؑ نے
دیکہا اور عرض کی علی اکبر نے یَا اَبَتِ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِیْ وَثِقْلُ الْحَدِیْدِ اَجْهَدَنِیْ اے بابا پیاس کی
شدت مجہو مارے ڈالتی ہے اور گرانی آہن مجہے رنج دیتی ہے فَهَلْ اِلٰی شَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ سَبِیْلٌ پس اے بابا آیا
تہوڑا پانی ہو سکتا ہے کہ مین اپنے حلق خشک کو تر کرون فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَقَالَ یَا بُنَیَّ یَعِزُّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَعَلَیَّ اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا یُجِیْبُوْكَ پس حضرت بہت بیتاب ہو کر روئے اور فرمایا اے فرزند
بہت دشوار ہے رسول خدا اور علی مرتضیؑ پر اور مجہپر کہ تو فریاد کرے اور مین تیری فریاد کو نہ پہونچون یعنے
تو پانی مانگے اے پارہ جگر اور تجہے پانی نہ پلا سکون پہر فرمایا یَا بُنَیَّ هَاتِ لِسَانَكَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ

فَصَّۃٌ ای پارہ جگر ای علی اکبرؑ فدا ہون تیری پیاس پر زبان خشک اپنی باہر نکال جب
زبان اپنی اکبرؑ نے باہر نکالی حضرت نے اپنے دہن تشنہ سے لیکر زبان اکبرؑ کو چوسا آہ آہ حضرت بہی
تو تین دنکے پیاسے تہے تراوت زبان حضرت مین کہان تہی پہر انگوٹہی دہن اکبرؑ مین دی اور فرمایا اِرْجِعْ
اِلٰی قِتَالِ عَدُوِّكَ پہر جا ای اکبرؑ دشمنون سے لڑ نیکو اکی یقین ہے مجہ ای نور نظر سیرے کہ تو میدان سے
جیتا نہ پہریگا مگر رسول خدا تجہے ایسا سیراب کرینگے کہ تو پہر پیاسا نہوگا پس پہر آکے اکبرؑ میدان مین نے لگے
اور نوے شقی پہر اوس تین دنکے پیاسے نے مارے ثُمَّ ضَرَبَ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّۃَ الْعَبْدِيُّ لَعَنَہُ اللّٰہُ عَلٰی
مَفْرَقِ رَاسِہٖ وہ صاحبزادہ تین دنکا پیاسا لڑنے مین مشغول تہا کہ منقذ بن مرہ عبدی لعین نے
کمین گاہ سے آکے ایک تلوار سر علی اکبرؑ پر ماری کہ سر اکبرؑ شگافتہ ہوگیا ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَہٗ فَاحْتَمَلَہُ الْفَرَسُ
اِلٰی عَسْكَرِ الْاَعْدَاءِ صدمہ ضرب سے اکبرؑ کو جو غش آنے لگا باہین گہوڑے کی گردنمین ڈالکے لپٹ گئے پس
گہوڑا اوس مظلوم کا لشکر کفار مین لے گہسا فَقَطَعُوْہُ اِرْبًا اِرْبًا پس اون بیرحمون نے فرصت
پاکر پارہ جگر حضرتکو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جب روح اوس صاحبزادیکی قریب مفارقت پہونچی
باآواز بلند حضرتکو پکارے یَا اَبَتَاہُ اَدْرِكْنِیْ ای بابا اکبرؑ کی جان آپ پر فدا کی جلد خبر لو اور یہ جد بزرگوار
تشریف لائے ہین اور ایسے جام سے سیراب کیا مجہکو کہ پہر پیاسا نہونگا فَصَاحَ الْحُسَیْنُ وَقَالَ
قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ جناب امام حسینؑ نے ایسا ایک نعرہ مارا کہ زمین کربلا کانپ گئی اور فرمایا
خدا قتل کرے اوس قوم کو کہ جنہون نے تجہے قتل کیا ای اکبرؑ ای نور نظر سیرے ایک راوی کہتا ہے کہ کسی
صدمہ مین ہمنے فرزند رسول خدا کو منتشر الحواس نپایا مگر جب ہمشکل پیغمبر پارہ جگر سرور گہوڑے سے
گر نمین پکارا یَا اَبَتَاہُ اَدْرِكْنِیْ تو دیکہا ہمنے کہ ہوش و حواس حضرتکے منتشر ہوگئے وَجَاءَ وَاَلْقٰی
عَلٰی نَعْشِہٖ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِ اور آئے حضرت نعش پسر پر اور بیتاب ہوکر گرا دیا آپکو نعش مجروح
اکبرؑ پر اور بیہوش ہوگئے خدایہ حال فرزند کسیکو نہ دکہائے جو فرزند رسول خدا نے دیکہا جب غش سے
افاقہ ہوا تو مسلسل آنسو چشمہا ے مبارک سے رواں ہوئے فَاَخَذَ رَاسَ وَلَدِہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ
حِجْرِہٖ پس حضرت نے سر علی اکبرؑ کا گود مین رکہا اور چہرہ ہمشکل پیغمبر سے خاک و خون پونچہتے تہے

اور رو رو کی فرماتی تہی قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ قتل کری خدا اوس گروہ کو جسنے تجہی قتل کیا ای فرزند میری یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای بیٹے میری ای پارہ جگر میری ای اکبرؑ خاک اس دنیا اور زندگانی دنیا پر کہ تو جوان مرجای اور مین ضعیف بعد تیری جیتا رہون راوی کہتا ہی کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی امْرَاَۃٍ خَرَجَتْ مِنْ فُسْطَاطِ الْحُسَیْنِ مُسْرِعَةً كَاَنَّهَا الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ دیکہا مینی کہ ایک بی بی مثل خورشید درخشان خیمہ حسینؑ سی سر و پا برہنہ نکل کر جانب قتل گاہ دوڑی وَهِیَ تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَتَقُوْلُ وہ فریاد واویلا واثبوراہ کرتی تہی اور کہتی تہی یَا حَبِیْبَاهُ یَا ثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ یَا نُوْرَ عَیْنَاهُ ہای ای حبیب میری ہای ای میوۂ دل ہای ای نور چشم میری تجہی پیاسا شہید کیا فَجَاءَتْ وَانْكَبَّتْ عَلَیْهِ پس روتی ہوئی آکر وہ نعش اکبرؑ پر گر پڑی جناب امام حسینؑ اوس بی بی کو سمجہا کر خیمہ مین لیگئے پوچہا مینی یہ کون ہی جو خیمہ سی بیتاب ہو کر باہر نکل آئی فَقِیْلَ هِیَ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ کہا لوگون نی یہ زینبؑ ہی بیٹی علیؑ اور فاطمہؑ کی بیتاب ہو گئی ماتم اکبرؑ مین اور اپنی پردیکا بہی خیال نرہا روایت بیستم ثواب پانی پیکر لعنت کرنی مین امام حسینؑ کی قاتلون پر اور بیان محبت رسولؐ خدا با امام حسینؑ اور خبر دینا اون حضرتؐ کا ساتہہ شہادت اون حضرتؑ کی اور باعجاز دودہ پلانا رسولؐ خدا کا امام حسینؑ کو اور تشنگی امام اور شہادت علی اصغرؑ اور رخصت امام حسینؑ اور شہادت اور باقی رہنی مین نعش کی بیگور و کفن کتاب امالی مین داؤد رقی سی منقول ہی کہ مین خدمت جناب صادقؑ مین حاضر تہا کہ حضرت نی پانی نوش فرمایا فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ بِالدُّمُوْعِ وَقَالَ پس حضرت کی آنکہو نمین آنسو بہر آئی اور فرمایا خدا لعنت کری قاتلان حسینؑ پر پہر فرمایا جو مومن بعد پانی پینی کی میری جد مظلوم امام حسینؑ کو اور اونکی اہل بیت کو یاد کری اور حضرت کی قاتلون پر لعنت کری خدا لاکہہ حسنہ اوسکی نامہ عمل مین لکہتا ہی اور لاکہہ گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور لاکہہ درجی واسطے اوسکے بلند کرتا ہی اور گویا کہ لاکہہ بندی راہ خدا مین اوسنی آزاد کیی اور روز قیامت کو با دل خنک محشور ہوگا اور حرارت تشنگی سے محفوظ رہیگا اور طبری نی طاؤس یمانی سی روایت کی ہی

اِنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَکَانِ الْمُظْلِمِ یَهْتَدِیْ اِلَیْهِ النَّاسُ بِبَیَاضِ جَبِیْنِهٖ
وَنَحْرِهٖ یعنی جب امام حسینؑ مکان تاریک مین بیٹھتے تھے ایسا ایک نور پیشانی مبارک سے اور گلوے مقدس
سے ساطع ہوتا تھا کہ لوگ معلوم کرتے تھے کہ یہان حضرت تشریف رکھتے ہین وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ
کَثِیْرًا مَا یُقَبِّلُ جَبِیْنَهٗ وَنَحْرَهٗ اسواسطے کہ اکثر رسول خدا پیشانی انور اور گلوے اقدس کو بوسے
لیتے تھے وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ الْحُسَیْنُ یَوْمًا لِجَدِّهٖ لِمَا تُقَبِّلُ نَحْرِیْ اور ایکروایت مین ہے کہ ایک روز
جناب رسولخدا فرزند زہراؑ کی گلوے نازنین کو بوسے لیتے تھے کہ امام مظلوم نے پوچھا اے نانا کیا باعث ہے
کہ اکثر آپ میرے گلے کو چومتے ہین فبکی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ پس حضرت بیساختہ روئے اور فرمایا یا
بُنَیَّ اُقَبِّلُ مَوْضَعَ السُّیُوْفِ مِنْكَ اے فرزند میرے اسلیے مین چومتا ہون کہ ایکدن اسی جاسے
حلق نازنین تیرا خنجر ظلم وستم سے کاٹا جائیگا پس کیونکر نہ روؤن مین کہ جسکو مین اتنا پیار کرون
امت جفاکار اوسے بھوکا پیاسا قتل کرے قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاهُ اُقْتَلُ قَالَ بَلٰی عرض کی
حسینؑ نے کہ اے جد بزرگوار آیا مین قتل کیا جاؤنگا حضرت نے فرمایا ہان اے میرے راحت دل تو
قتل کیا جائیگا قَالَ لِاَیِّ ذَنْبٍ قَالَ یَا بُنَیَّ اَنْتَ مَعْصُوْمٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَلٰکِنْ لِرِفَاهِ
اُمَّتِیْ جناب امام حسینؑ نے عرض کی اے نانا کس جرم وگناہ پر مجھے قتل کرینگے حضرت بولے تو معصوم
جرم وخطا سے لیکن شفاعت میری امت کی موقوف ہے تیری شہادت پر قَالَ یَا جَدَّاهُ اَنَا
رَضِیْتُ بِذٰلِكَ جناب امام حسینؑ نے فرمایا اے نانا اگر شفاعت آپکی امت کی میرے قتل پر موقوف ہے
تو مین بدل راضی ہون کہ راہ خدا مین مارا جاؤن اور آپکی امت آتش دوزخ سے بچے سبحان اللہ
کیا عالی ہمت تھے وہ جناب اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسوقت امام حسینؑ
متولد ہوئے جناب سیدہ کو ایک بیماری عارض ہوئی کہ اوس سے دودھ حضرتکا خشک ہوگیا
فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مُرْضِعَةً فَلَمْ یَجِدْ لَهٗ مُرْضِعَةً پیغمبر خدا نے تلاش دایہ بہت کی لیکن دایہ
میسر نہ آئی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدْخُلُ فِیْ دَارِ فَاطِمَةَ وَیَضَعُ لِسَانَهٗ فِیْ فَمِهٖ جناب
رسول خدا آپ دو تیسرے جناب سیدہ مین تشریف لاتے تھے اور اپنے فرزند کو گود مین لیکر زبان

مبارک شفقت سے دہن امام حسین مین دیتے تھے فیمص منہا لبنا یکفیہ و لعلہ یومین او ثلثۃ ایام پس جناب امام حسین زبان مبارک کو چوستے تھے تو ایک چشمہ شیر زبان رسول خدا سے جاری ہوتا تھا اور غذا ہوتی تھی امام کی اور ایسے سیر ہوتی تھی کہ دو دن یا تین دن تک احتیاج شیر نہوتی تھی ففعل ذلک اربعین یوما و لیلۃ یون ہی چالیس روز گذرے کہ جب فرزند زہرا بھوکا ہوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لاکر زبان مبارک اپنی پارہ جگر کو چسا کر سیر کرتے تھے فنبت لحم الحسین من لحم رسول اللہ و دمہ من دمہ پس روئیدہ ہوا گوشت امام حسین کا گوشت رسول خدا سے اور خون حسین خون رسول خدا سے حضرات اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ آہ وہی خون حسین تھا کہ روز عاشورا خاک پر بہتا تھا اور وہی جسم حسین جو جسم رسول سے پیدا ہوا تھا تیغون سے ٹکڑے اور تیرون سے فگار تھا اور وہی ہونٹ جو زبان رسول خدا چوستے تھے شدت تشنگی سے سوکھ گئے تھے و یلوک لسانہ من العطش و یطلب الماء اور وہی حسین مارے پیاس کے زبان مبارک چباتا تھا اور اوس قوم جفاکار سے پانی مانگتا تھا اور فرماتا تھا یا قوم انا سبط المصطفے و عطشان ای قوم مین نواسا رسول خدا کا ہون اور پیاسا ہون اور عمر سعد سے یہ فرماتا تھا اسقنی شربۃ من الماء فقد نشفت کبدی من الظماء ای عمر سعد تھوڑا سا پانی پلا کہ شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہے آہ ای حضرات کہان تھے رسول خدا کہ جو اپنے فرزند کا یہ حال دیکھتے اور زبان مبارک چساتے اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ وہ جناب میدان کارزار مین بیمونس و یار کھڑے اسطرح فریاد کرتے تھے اور فرماتے تھے ہل من موحد یخاف اللہ فینا و اغاثنا آیا ہے کوئی ایسا فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہونچے پس اہلبیت نے یہ بیکسی اور غربت امام کی دیکھکر خیمے مین شور رونیکا بلند کیا فتقدم الی باب الخیمۃ فقال ناولونی علیا ابنی الطفل حتی اودعہ پس حضرت آواز سنکے در خیمہ پر تشریف لائے اور فرمایا لاؤ میرے فرزند صغیر تشنہ لب علی اصغر کو تا مین اوس سے وداع کرون فناولوہ الصبی فجعل یقبلہ و ہو یقول پس جب اوس طفل شیر خوار کو حضرت کی گود مین دیا تو حضرت

اوسکی دہن خشک کو بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہی کہ عذاب ہوجیو واسطے اوس قوم کی کہ تیری جد بزرگوار
اوسکی دشمن ہون اور ناراض ہون یہ فرماکر اوسی ہاتہون پر لیی میدان مین آئی اور علی اصغرؑ
شدت تشنگی سی بیہوش تہی حضرت نی لشکر مخالف کو دکہا کر آواز بلند فرمایا ای بیرحمون اگر حسینؑ
تمہاری زعم ناقص مین گنہگار ہی اور سزاوار پانی دینی کی نہین ہی یہ تو بتاو کہ اس بچہ معصوم نی
کیا قصور کیا ہی ای بیرحمون تشنگی روز قیامت سی ڈرو اور اسی تہوڑا سا پانی دو کہ یہہ فرزند میرا
جان بلب ہی اسطرح سی حضرت نی فرمایا کہ اگر تہر ہوتا تو وہ بہی پانی ہوجاتا مگر آہ آہ جوابمین اوسکے
فَرَمَاہُ حُرْمُلَۃُ بْنُ کَاهِلِ الْاَسَدِیْ لَعَنَہُ اللّٰہُ بِسَہْمٍ فَذَبَحَہُ فِیْ حِجْرِ الْحُسَیْنِ ناگاہ حرملہ نی
عوض پانیکی ایسا ایک تیر حلق خشک اصغرؑ پر مارا کہ وہ تین دنکا پیاسا تڑپ تڑپ کی گود مین حضرت کے
مر گیا کیون صاحبو کیسنی یہ ظلم وستم سوا امام حسینؑ کی دیکہا ہی پس حضرت نی زیر زخم ہاتہہ رکہا
اور جب چلو خون سی بہر گیا تو اوسی جانب آسمان پہینکا اور درگاہ الٰہی مین عرض کی اَللّٰھُمَّ
هَوِّنْ عَلَیَّ مَا نَزَلَ بِیْ خداوندا یہ سب رنج وآزار تیری راہ رضا مین آسان ہین وَبَکٰی بُکَآءً
شَدِیْدًا کتب معتبرہ مین مرقوم ہی کہ پہر حضرت بیتاب ہو کر زار زار روی اور فرمایا وَااَصْغَرَاہُ
وَیْلٌ لِمَنْ ضَرَبَ السَّہْمَ عَلٰی حَلْقِکَ ہای ای اصغرؑ ہای ای پارۂ جگر میری عذاب ہو واسطے
اوس شقی کی کہ جسنی تیری پیاس پر رحم نکہایا اور بدلی پانی کی تیری سوکہی حلق پر ایسا تیر مارا
کہ تو دنیا سی پیاسا گیا یَعِزُّ عَلَیَّ مُفَارَقَتُکَ ای پارہ جگر میری بہت دشوار ہی حسینؑ پر جدائی
تیری کہ تو یون پیاسا ہاتہون پر میری مارا جاوی فَتَقَدَّمَ اِلٰی بَابِ الْخَیْمَۃِ وَقَالَ لِزَیْنَبَ
خُذِیْہِ پس حضرت روتی ہوی دروازۂ خیمہ پر آئی اور بیرون خیمہ سی فرمایا ای خواہر مغمومہ زینبؑ
علی اصغرؑ کو لو فَلَمَّا رَاَتْ زَیْنَبُ اَخَاھَا الْحُسَیْنَ حضرات اس جا دو احتمال ہوتی ہین ایک
یہ ہی کہ ظالمون نی حضرت کو مہلت ندی کہ حضرت نعش لیکی خیمہ مین جاتی یا یہہ کہ حضرت کو
شرم آئی مادر اصغرؑ سی کہ اوس کی فرزند کو حضرت پانی پلانی لیگئی تہی نعش اوسکی کیونکر دیوین
اس لیی جناب زینبؑ کو پکاری آہ زینبؑ جوہین آئین اور یہہ حال اپنی بہائیکا دیکہا کہ ہونٹ

تو حضرت کی شدت تشنگی سی خشک ہو رہی ہین اور بازو پر تیر ستم ایسا لگا ہی کہ خون اوس سے
مثل پرنالی کی جاری ہی اور ہاتہو نپر نعش علی اصغر ہی اور خون علی اصغر کی گلی سی اور کانون سے
بہتا ہی بکت بکاء شدیدا ایک چیخ مار کر روئین اور مرقد مطہر جناب رسول خدا کی طرف خطاب
کر کر بولین واجداہ وامحمداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذا ابنک الحسین وشفتاہ
ذبلات من الظماء والدم مسفوح عن جسمہ ہای ای نانا رسول خدا ہای ای جناب
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ یہہ فرزند ہی تمہارا حسین کہ پیاس کی مارے دونون ہونٹ اسکے
سوکہہ گئی ہین اور ایسی زخمہای کاری اوسکی جسم پر لگی ہین کہ خون اونسی بہتا ہی اور اسکی بہائی اور بیٹی سب اوسکی
سامنی ماری گئی ہین یہان تک کہ یہہ بچہ شیرخوار اوسکا تین دنکا پیاسا تیر ستم سی اوسکی گود مین
ذبح کیا گیا ہی وامحمداہ صلی اللہ علیہ وآلہ اشکوا الیک من جور الاعداء ہای ای
نانا رسول خدا شکایت ظلم اعدا کی تم سی کرتی ہون فاخذتہ فی الخیمۃ پس جناب زینب
روتی ہوئین نعش اصغر حضرت کی گود سی لیکر خیمہ مین آئین فلما راتہ امہ بکت بکاء شدیدا
آہ جو ہین یہہ حال اصغر بادر اصغر نے دیکہا کہ گلی سی خون بہتا ہی نعش بیجان گود مین زینب کی ہے
ہونٹ اوسکی ننہی لاش کی سوکہی چہری پر مردنی چہائی ہوئی ہی عجب حال ہوا اوس دلجلی کا اور
بیچین مار کر رونی لگی اور تڑپ تڑپکے بیقرار ہین کہتی تہی وابنی ویل لمن قتلک ومن الماء
منعک ہای ای بچہ میری ہای ای پارہ جگر میری ہای ای اصغر میری عذاب ہی اوس شقی پر کہ جسنی تجہہ
بیزبان پر بہی رحم نکہایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی ندیا ثم بکت بکاء شدیدا حتی خرت
مغشیۃ علیہا پہر وہ بی بی داغ دیدہ اس قدر روئی کہ روتی روتی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی
اور سب اہل بیت اور امام مظلوم بیقرار روتی تہی اور اشقیا رونی ندیتی تہی اور حضرت کو پکارتی تہی
اور حضرت کا کوئی یار و مددگار نظر نہ آتا تہا فقال یا زینب ویا ام کلثوم ویا سکینۃ
الوداع الوداع علیکن منی السلام پس جب اسقدر تعجیل دیکہی حضرت نے
اپنی شہادت مین تو فرمایا اسے زینب و اسے ام کلثوم و اسے سکینہ الوداع

الوداع تمپر میرا سلام آخری ہو سکینہ پدر کی پیاری نی جو یہ کلام حضرت کا سنا مقنعہ سر سے اوتار کے پھینک دیا اور حضرت سے دوڑ کر لپٹ کر چیخین مار کر رونے لگی اور یہ کہتی تہی وَاحَرَّ قَلْبَاهُ یَا اَبَتَاهُ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ لَیْتَنِیْ کُنْتُ لَکَ الْفِدَاءُ ہای ای بابا یہ سلام پیغام مرگ ہی آخر تمنی ای بابا مرنا اختیار کیا کاش کہ سکینہ تمپر فدا ہوتی اور یہ حال تمہارا نہ دیکھتی فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ کَیْفَ لَا یَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِیْنَ وَقَدْ قُتِلَ اَنْصَارُهُ وَاَحِبَّائُهُ وَبَنُوْهُ وَاِخْوَتُهُ حضرت بیقراری سکینہ کی دیکھکر بہت روے اور فرمایا ای بیٹی کیونکر مرنا نہ اختیار کرے وہ شخص جسکا کوئی ناصر ومددگار نہو اور بتحقیق ای بیٹی سب انصار و دوست میرے مارے گئے اور بیٹے اور بہائی آنکھون کے سامنے تیغونسے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے کوئی جیتا نہ بچا اب سوا مرگ کے کیا چارہ ہے جناب زینبؑ خاتون نے رونا شروع کیا اور کہتی تہین کاش زینبؑ کو موت آئی ہوتی اور یہہ وقت نہ دیکھتی هٰذَا الْکَلَامُ مَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ یہہ کلام دلالت کرتا ہی کہ ای بہائی آپ نے کمر مرگ پر باندہی ہے اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فَقَالَ نَعَمْ یَا اُخْتَاهُ حضرت بولے ہان بہن مینے مرنا اختیار کیا ہے زینبؑ غمدیدہ بولی یَا اَخِیْ تُقْتَلُ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ ای بہائی تم قتل ہوگے اور مین تمہین قتل ہوتی دیکھون گی پھر حضرت زینبؑ بیقرار ہوکر رونے لگین اور بولین یَا اَخَاهُ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ای بہائی اگر ممکن ہو تو ہمین ہمارے نانا رسول خدا کے روضے پر پہونچا دو فَقَالَ اٰهٍ اٰهٍ یَا اُخْتِیْ لَوْ تُرِکَ الْقَطَا لَغَفَا حضرت بولے آہ آہ افسوس ای بہن اگر یہ قوم مجھے چہوڑین تو مین آپکو ہرگز ہلاکت مین نڈالون فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِکَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْهِهَا وَاَهْوَتْ اِلٰی جَیْبِهَا فَشَقَّتْهُ وَخَرَّتْ مَغْشِیَّةً عَلَیْهَا جب زینبؑ بیکس نے یہ کلام یاس حضرت سے سُنا کہ بہائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا منہ پیٹا اور گریبان چاک کیا اور روتی روتی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑین جب ہوش آیا تو حضرت نے فرمایا اِئْتِنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْهِ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ ای زینبؑ کوئی جامہ کہنہ لادو کہ کسیکو اہل جفا سے اوسکی خواہش نہو اَجْعَلُهُ تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ مِنْهُ بَعْدَ قَتْلِیْ

کہ مین اوس جامہ کہنہ کو زیر لباس پہنونگا تاکوئی بعد قتل مجہی برہنہ نکری ہزار افسوس کہ اوس حُلّہ
پوش بہشت نی کیا کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف برہنہ نہو فَلَمَّا قُتِلَ عَرَّوْہُ وَبَقِیَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ
عُرْیَانًا آہ جب وہ جناب پیاسی ذبح ہوئی تو لعینون نی اوس جسم شریف کو برہنہ کیا اور وہ جامہ
کہنہ بہی جسم اقدس سی اوتار لیگئی اور وہ غریب سینہ رسول خدا کا سونیوالا تین دن زمین گرم
کربلا پر عریان اور خاک وخون مین غلطان پڑا رہا دنکو دہوپ اور شب کو اوس پڑتی تہی فقط
ایک پایجامہ باقی تہا کہ اوسکا ازار بند لینی کو شتربان نحس اراہ نی حضرت کی دونون دست حق پرست
کہ جنکو ملائکہ بوسی لیتی تہی کاٹ کر خاک وخون مین ملائی اور رحم نکہایا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ
روایت بیست و یکم فضائل مجلس اور اہلبیت مین اور رشک لیجانا تہین جناب امیر کی ساتہہ ضعیفہ کی
اور شہادت علی اصغر مین اور رونا مان کا قبر اصغر پر وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ
مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا وَیَذْکُرُوْنَ فَضْلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ هَبَطَتْ عَلَیْهِمْ مَلٰٓئِکَةُ
السَّمَآءِ حدیث مین وارد ہوا ہی جسوقت کہ مومنین باہم مجتمع ہوتی ہین اور مناقب وفضائل
جناب امیر بیان کرتی ہین تو فرشتی اونپر نازل ہوتی ہین اور اونسی مصافحہ کرتی ہین فَاِذَا تَفَرَّقُوْا
عَرَجَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ اِلَی السَّمَآءِ پس جب وہ مومن متفرق ہوتی ہین تو فرشتی آسمان پر چلی جاتی ہین
فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اِنَّا نَشُمُّ مِنْ رِیْحِکُمْ مَا لَا نَشُمُّهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ پس اور فرشتی آسمان
کی اون فرشتون سی کہتی ہین کہ اسوقت ہمین ایسی خوشبو تم مین سی آتی ہی کہ اور فرشتون سی
ہم نہین سونگہتی ہین فَیَقُوْلُوْنَ کُنَّا عِنْدَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ مُحَمَّدًا وَاَهْلَبَیْتِهٖ پس وہ فرشتی
کہتی ہین کہ ہم اسوقت اون لوگون کی پاس تہی کہ وہ مشغول تہی ذکر محمد اور اہل بیت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس یہ خوشبو اونکی خوشبو ہی وہ فرشتی کہتی ہین کہ ہمین بہی وہان لیچلو
جہان ذکر اہلبیت ہوتا ہی یہ فرشتی کہتی ہین کہ اسوقت وہ لوگ اپنی اپنی گہرونمین گئی فَیَقُوْلُوْنَ
اِذْهَبُوْا بِنَا فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ یَذْکُرُوْنَ فِیْهِ پہر وہ فرشتی کہتی ہین کہ ہمین اوس مکان ہی
مین لیچلو جہان وہ لوگ ذکر کرتی تہی کتاب کنز الفوائد مین ابو ذر سی منقول ہی کہ جناب رسولخدا نی

فرمایا یا اباذر اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ جَعَلَ عَلیٰ کُلِّ رُکْنٍ مِنْ اَرْکَانِ عَرْشِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ
اے اباذر حق تعالی نے ہر رکن پر ارکان عرش سے ستر ہزار فرشتے مقرر کیے ہین لَیْسَ لَھُمْ تَسْبِیْحٌ وَ
لَا عِبَادَۃٌ اِلَّا الدُّعَاءَ لِعَلِیٍّ وَشِیْعَتِہٖ وَالدُّعَاءَ عَلیٰ اَعْدَائِہٖ نہین ہے عبادت اور تسبیح
اونکی مگر یہ کہ صلوۃ بہیجتے ہین علیؑ پر اور استغفار کرتے ہین اونکی شیعونکے لیے اور لعنت کرتے ہین اونکے
دشمنون پر عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْقَا یَدَیْہِ فِیْ عُنُقِ عَلِیٍّ وَیُقَبِّلُ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ ایکدن مین نے رسول خدا کو دیکہا کہ جناب امیرؑ کی گردن مین دونون
ہاتہہ ڈالے پیار سے منہ چومتے تہے اور رو رو کر فرماتے تہے بِاَبِیْ اَنْتَ یَا وَحِیْدُ الشَّہِیْدُ میرا باپ تجہپر
فدا ہو اے تنہا شہید ہونیوالے مسجد مین وَجَعَلَ یَبْکِیْ وَیَتَّخِذُ عَرَقَ وَجْہِہٖ وَیَلْطَخُ بِہٖ وَجْہَہٗ
یہہ کہکر روتے جاتے تہے اور پسینا روے مبارک علیؑ کا پونچہتے تہے اور اپنے منہ پر ملتے تہے اور اسیطرح
روایت ہے کہ جنگ خندق مین جسدن عمر بن عبدود کے ہاتہہ سے جناب امیرؑ کے سر پر زخم لگا فَشَدَّ
النَّبِیُّ جُرْحَہٗ بِیَدِہٖ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ پس جناب رسول خدا اپنے دست مبارک سے زخم علیؑ کو
باندہتے تہے اور روتے جاتے تہے اور فرماتے تہے اَیْنَ اَکُوْنُ اِذَا خُضِبَتْ ھٰذِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ آہ اوسدن
مین کہان ہونگا جس روز یہ ریش مبارک اس سر اطہر کی لہو سے خضاب ہو جاویگی روایت ہے
کہ ایک دن راہ مین علی مرتضی آتے تہے ایک زن مومنہ کو دیکہا کہ پانی کی مشک بہری ہوئی دوش
پر رکہے باحال خستہ چلی جاتی ہے فَدَنَا مِنْھَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَۃً عَلَیْھَا وَقَالَ یَا اَمَۃَ
اللّٰہِ اَعْطِیْنِیْ قِرْبَتَکِ پس جناب امیرؑ کو اوسپر رحم آیا پاس اوسکے جاکر فرمایا کہ یہ مشک مجہکو دے
کہ تو تہک گئی ہے مین اسے پہونچا دون وَالْمَرْءَۃُ مَا عَرَفَتْہُ فَاَعْطَتْہٗ قِرْبَتَھَا فَحَمَلَھَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذَھَبَ مَعَھَا اِلیٰ مَنْزِلِھَا وہ مومنہ نام جناب امیرؑ کا سنتی تہی اور صورت نہ پہچانتی تہی پس
مشک اپنی حضرتکو دی پس حضرت اوسے خوشی خوشی دوش مبارک پر اوٹہا کر لیچلے یہان تک
کہ اوسکے گہر تک پہونچا دی پہر اوس سے پوچہا تو کون ہے اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہے اوسنے
کہا میرے شوہر کو علی بن ابی طالب نے جہاد پر بہیجا تہا وہ مارا گیا کئی یتیم ننہے میرے پاس ہین

محنت ومشقت کرتی ہون اور آب کشی کرتی ہون پس اسمین جسقدر میسر آتا ہی اوسی مین بہزار مشقت
ومصیبت اونکی پرورش کرتی ہون جناب امیرؑ نے جب یہہ حال سنا رنگ مبارک غم سی متغیر ہوا اور
آنکہون مین آنسو بہر آئی اور گہر تشریف لائی وَمَا نَامَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ بِالْقَلَقِ وَالْاِضْطِرَابِ اور
حضرت کو مارے رنج واضطراب کے رات بہر نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اوسکے واسطے اناج اور گوشت
چادر مین باندہ کر پشت مبارک پر رکہکر لیچلے راہ مین ایک اصحاب حضرت کے ملے قَالَ یَا مَوْلَایَ
اَعْطِنِیْ هٰذَا الْاَحْمَالَ مَعَکَ قَالَ مَنْ یَحْتَمِلُ وِزْرِیْ عَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عرض کی کہ یا
مولا زنبیل مجہہ دیجئے کہ مین اوٹہا کر ہمراہ لیچلون جناب امیرؑ نے فرمایا کہ آج دنیا مین تو نے میرا بوجہ
بٹا لیا کل قیامت کو میرا بوجہ کون اوٹہائیگا یہ کہکر اوس مومنہ کے دروازے پر آئی اور آواز دی
اوسنے کہا کہ تو کون ہی حضرت نے فرمایا مین وہی بندہ خدا ہون جو کل تیری مشک پہونچا گیا تہا
وہ بولی کہ خدا تجہ سی راضی ہو اور تجہ پر کرم ولطف کری اور میری اور علیؑ کے درمیان انصاف
کری حضرت یہ سنکر چپ رہی غرض جب دروازہ کہلا حضرت گہر مین گئی اور وہ اناج روبرو اوسکے
رکہدیا اور فرمایا مین ایک گنہگار بندۂ خدا ہون چاہتا ہون کہ کچہہ کار ثواب کرون تو اس
نیت سی تیری اللہ خدمت کرنے آیا ہون پس یا تو بچون کو رکہہ اور مین کہانا پکاؤن یا بچون کو
مین بہلاؤن اور تو کہانا پکا وہ بولی کہ مین خمیر کرتی ہون اور تو میری بچے بہی رکہہ اور گوشت بہی
پکاتا جا حضرت نے فرمایا بچشم پس حضرت نے گوشت چڑہا دیا اور بچون کو بہلانیلگے اور بلکہ جس کام
مین وہ خوش ہوتی تہی وہی کام کرتی تہی اور اونکی منہ مین روٹی دیتی تہی اور دست شفقت سر پر
پہیرتی تہی اور رو رو کے فرماتی تہی کہ ای یتیمو ای میری فرزندو علیؑ کو بخشو کہ علیؑ نے تمہاری خبر نلی پس
جب وہ عورت خمیر سی فارغ ہوئی پکاری ای بندۂ خدا جلد تنور کو روشن کر حضرت فوراً اوٹہے
اور تنور مین آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بہڑکا اور اوسکی گرمی سی حضرت کو ایذا پہونچی تو فرمانیلگے
ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا جَزَاءُ مَنْ ضَیَّعَ الْاَرَامِلَ وَالْیَتَامٰی یعنی مزا چکہ ای علیؑ اس حرارت
آتش کا یہ سزا اوس شخص کی ہی کہ جو رانڈون اور یتیمون کی خبر نلی اور اونکو ضایع وبرباد کری

وَمَعَ ذٰلِكَ كَانَ يَبْكِيْ اور ساتھ اسکے روتی تھے اِذْ جَاءَتِ الْمَرْأَةُ وَتَعَجَّبَتْ وَقَالَتْ يَا هٰذِهِ أَتَعْرِفِيْنَهٗ قَالَتْ لَا ناگاہ ایک عورت محلے کی گھر مین آئی تو متعجب ہوکر صاحب خانہ سے پوچھنے لگی کہ تو پہچانتی ہے کہ یہ کون ہین اوسنے کہا مین نہین جانتی مگر بہت مرد باخدا ہے مجھپر رحم کرتا ہے کہ میرے کام کو آتا ہے قَالَتْ وَيْحَكِ هٰذَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَخُوْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وہ بولی کہ افسوس ہے تجھپر اے بے ادب یہ تو امیر المومنین ہین انسے تو کام لیتی ہے یہ تو برادر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شوہر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہین اے بیشعور یہ وہ شخص ہے کہ جسنے در خیبر اوکھاڑا ہے اور جنگ احد مین ایسا لڑا کہ ملک فلک پر لَا فَتٰى اِلَّا عَلِيْ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ پکارے فَلَمَّا سَمِعَتْ كَلَامَهَا وَقَعَتْ عَلٰى اَقْدَامِهٖ وَبَكَتْ وَقَالَتْ پس جب اوس عورت نے سنا کہ یہ جناب امیر ہین تو دوڑکر پاؤن پر گرپڑی اور رو رو کر بولی وَاحَيَائِيْ مِنْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاخَجَالَتِيْ مِنْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاغَفْلَتِيْ مِنْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ہاے شرمندہ ہوئی آپسے اور خجل ہوئی آپسے اور افسوس کہ غافل رہی آپسے اے امیر المومنین اور تمہاری عزت و توقیر کو نہ پہچانا ہاے کیا ترک ادب ہوا مجھ سے کہ مین نے اپنے آقا سے کام لیا اوسوقت امام علیہ السلام نے شرم سے سر جھکا لیا اور آہستہ فرمانے لگے بَلْ وَاحَيَائِيْ مِنْكِ يَا أَمَةَ اللّٰهِ فِيْمَا قَصَّرْتُ فِيْ أَمْرِكِ یعنی اے کنیز خدا تو کیون شرمندہ ہوکر روتی ہے کہ مین خود تجھسے شرمندہ ہون کہ مین نے تیرے حق مین تقصیر کی اور تیری اور تیرے یتیمونکی خبر نلی اور تو مصیبت مین تھی تیرا شکوہ بجا ہے اب تو علی کو دل سے بخشدے اور سجل کر سبحان اللہ جناب امیر کی یتیم پروری کا تو یہ حال تھا اور افسوس اس زمانہ غدار پر کہ ایسے کریم کی اولاد سے یون برائی کی کہ وہ اوسکا فرزند کہ جو زبان رسول مقبول حسین کربلا ہو روز عاشورا از بان مبارک پیاس سے چبائی اور اپنے پسر ششماہہ کو گود مین لیکر ظالمون کو دکھا پانی مانگی اور نپا نے افسوس افسوس کیون حضرات کیا قصور فرزند حیدر کرار نے کیا تھا جو ظالم اسقدر رنج وایذا دیتے تھے چنانچہ راوی لکھتا ہے کہ جب اصغر کو امام حسین خیمے سے لائے تو وہ معصوم

شدت تشنگی سے بیہوش تہا حضرت نے لشکر مخالف سے خطاب کر کر فرمایا اے بہر حمو اگر حسینؑ تمہارے
زعم ناقص مین گناہگار ہے تو یہ میرا معصوم شیر خوار تو بیگناہ ہے تشنگی قیامت سے ڈرو اور تہوڑا پانی اسے
پلا دو کہ یہہ جان بلب ہے پس اوسکے جواب مین فرماہ حرملۃ بن کاہل الاسدی لعنہ
اللہ بسہم فذبحہ فی حجر الحسین ناگاہ ایسا حرملہ لعین نے اوس معصوم کے گلوے خشک و نازک
تیر لگایا کہ وہ بچہ تڑپ تڑپکر آغوش پدر مین مرگیا اے حضرات ایسے ظلم کسی فرد بشر پر نہین ہوئے جیسے
فرزند زہرا پر گذرے کسکا بچہ پیاسا جہاد مین چہہ مہینے کا مارا گیا ہے پس جناب امام حسینؑ دست
مبارک اپنا زیر زخم اصغر رکھتے تہے جب چلو خون سے بہر جاتا تہا تو روکر جانب آسمان پہینکدیتے تہے
فلم یسقط من ذلک الدم قطرۃ الی الارض پس ایک قطرہ اوس خون سے زمین پر نہ گرتا تہا
ثم قال لا یکون اھون علیک من فصیل پہر حضرت نے فرمایا خداوندا یہ فرزند میرا
اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالحؑ سے کم نہوگا اللھم ان کنت حبست عنا النصرۃ فاجعل
ذلک لما ھو خیر لنا خداوندا اگر اسوقت مصلحت نہین جانتا نصرتین ہماری پس ان
مصائب کو موجب زیادتی ثواب آخرت میرے کر ثم نزل عن فرسہ وحفر للصبی بجفن
سیفہ ورملہ بدمہ ودفنہ پہر حضرت گہوڑے سے اوترے اور اپنے جگر گوشے کیلیے نوک شمشیر سے
ایک قبر کہودی یہ وقت مصیبت تہا اون حضرت پر کہ عوض کفن کے خون اوسکے جسم نازنین پر
ملا اور ایک روایت مین ہے کہ ریگ صحرا اوسکے جسم شریف پر ملی اور دفن کیا فبکی بکاء شدیدا
وقال آہ آہ حتی بکی القوم راوی کہتا ہے کہ دفن کرکے حضرت امام حسینؑ قبر پر کہڑے ہوکر
بہت روئے اور ایسے نعرے مارے کہ لوگ لشکر عمر سعد کے رونیلگے قال عبد الحمید فخرجت
امہ من الفسطاط ناشرۃ الشعر لاطمۃ الوجہ وھی تقول وا اصغراہ فداک
امک فقتلوک عبد الحمید کہتا ہے کہ جب امام غریب کی آواز خیمہ حرم مین پہونچی تو یقین ہوا
بیبیون کو کہ وہ بچہ شیر خوار بہی شہید ہوا پس دفعۃ مادر اصغر خیمہ سے روتی ہوئی با گریبان چاک
بال سر کے کہولے ہوے نکلی اور یون بین کرتی تہی کہ افسوس اے میرے اصغر فدا ہو تجہپر مان تیری

تجھ بھی اس قوم جفا کار نے پانی نہ دیا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکے یہ ماں تیری تجھپر فدا ہو جاتی اور جیتا رہتا ثُمَّ جَاءَتْ عَلٰی قَبْرِہٖ وَانْکَبَّتْ بِنَفْسِہَا عَلَیْہِ وَاعْتَنَقَتْہُ وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی بَلَّ التُّرَابُ بِدُمُوْعِہَا پھر قبر علی اصغر پر آکر اسقدر روئی کہ روتے روتے قبر پر گر پڑی اور آنسوؤں سے ساری قبر تر ہو گئی پھر جناب امام حسین اوس مغموم و لختہ کو خیمے میں لائے ادہر سکینہ ماں کی گود خالی دیکھکر رونیلگی اور پوچھتی تھی کہ ای اماں میری بھائیکو کیا کیا یہ پوچھتی تھی اور روتی تھی مشاہدہ اس حال سے ایک قیامت برپا تھی اَللّٰھُمَّ الْعَنْ حُرْمُلَۃَ بْنَ کَاھِلِ نِ الْاَسَدِیْ روایت بیست و دوم فضائل اہل بیت اور گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اور فراق فاطمہ صغرا اور امام حسین مین اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین رَوٰی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ اَحَبَّنَا وَاَحَبَّ ھٰذَیْنِ یَعْنِیْ حَسَنًا وَحُسَیْنًا وَاَبَاھُمَا وَاُمَّھُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ صواعق محرقہ مین احمد بن حنبل ذکر علما اہل سنت سے ہے روایت کی ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا نے جو شخص دوست رکھیگا مجھکو اور میرے ان دونون نور دیدہ حسن اور حسین اور انکے پدر بزرگوار اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا میرے درجے مین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بڑے رونیوالے انبیاے سابق مین تین شخص تھے حضرت آدم و یعقوب و یوسف فَاَمَّا اٰدَمُ فَبَکٰی عَلَی الْجَنَّۃِ حَتّٰی صَارَ فِیْ خَدَّیْہِ اَمْثَالُ الْاَوْدِیَۃِ پس آدم تو روئے فراق بہشت پر تا آنکہ نشان گڑھون کے اونکے دونون رخسارون پر پیدا ہوئے وَاَمَّا یَعْقُوْبُ فَبَکٰی عَلٰی یُوْسُفَ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُہٗ اور یعقوب روئے فراق یوسف مین تا آنکہ بصارت چشم اونکی زائل ہوئی اور نابینا ہوئے چنانچہ بیتابی حضرت یعقوب مین منقول ہے کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سے جدا کرکے لیگئے تو تمام روز یعقوب ایک درخت کے نیچے انتظار یوسف مین رویا کئے ایک بہن یوسف کی تھی کہ یوسف سے نہایت انس رکھتی تھی خدمت یعقوب سے جدا نہوئی جب شام ہوئی تو اوسوقت حضرت یعقوب نے کہا ای دختر کیا سبب ہے کہ ابتک یوسف نہ پھرا عجب حال ہے میرے دل کا ایک آگ میرے سینے مین

مشتغل ہوا اور دلکو آرام نہین آتا ہے اور خواہر یوسف حضرت یعقوب کو تسلی دیتی تھی اور انواع
واقسام کی سبب و عذر بیان کرتی تھی تا آنکہ صبح ہو گئی ایک بلند ٹیلا تھا اوس پر جا کی بیٹھے اور راہ
یوسف کی دیکھتے تھے کہ گرد صحرا سے نمودار ہوئی حضرت یعقوب نے پوچھا خواہر یوسف سے کہ یہ گرد کیسی ہے
خواہر یوسف نے کہا غالب ہے کہ میری بھائی آتی ہون پس وہ جب نزدیک پہونچے تو پیراہن یوسف کو دیکھا
کہ لہو مین رنگین ہے اور سب بھائی نالہ و افغان کرتے چلی آتی ہین حضرت یعقوب نے کہا ای دختر یہ آواز گریہ
کیسی ہے دیکھ تو یوسف کہان ہے وہ بولی کہ ای پدر سب بھائی تو ہین مگر بھائی یوسف نہین ہے یہ سنتے ہی
ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا ای دختر انہین ادہر بلا کہ اس ٹیلے پر آئین پس خواہر یوسف نے
اونہین پکارا تو وہ سب گریبان چاک با نالہ و افغان وَا حِبیباہُ وَا اَخاہُ وَا یُوسُفاہُ کہتے
ہوے اوس ٹیلے پر آئے اور پیراہن خون آلود یوسف یعقوب کو دکھا کر کہنے لگے ای بابا یوسف کو بھیڑیا
لیگیا حضرت یعقوب کو یہ سنتے ہی غش آگیا اوسی حالت مین یعقوب کو گھر مین اوٹھا لیگئے خواہر
یوسف سرہانے یعقوب کے روتی تھی کہ آنسو اوسکے رخسار یعقوب پر پڑے آنکھین کھولکر کہا ای دختر
مین کہان ہون خواہر یوسف نے کہا کہ ای بابا گھر مین ہو حضرت یعقوب نے کہا کہ میرا یوسف بھی ہے
دختر نے کہا یوسف کو بھیڑیا لیگیا یوسف یہان کہان ہے یہ سنکر پھر یعقوب کو غش آگیا القصہ حضرت
یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روتے تھے کہ ملائکہ آسمان نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ یا الٰہی
یعقوب کو یوسف سے ملا دے یا اوسے صبر عطا فرما دیا ہمکو بھی حکم ہو کہ دنیا مین جا کر گریہ یعقوب مین
شریک ہون غرض ہر صبح یعقوب گرد شہر کنعان صحرا مین یوسف کو ڈہونڈتے جاتے تھے اور کہتے تھے یا بُنَیَّ
یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ اَیْ اَرْضٍ یَطَوْکَ ای فرزند دلبند اور ای نور دیدہ میرے آیا تجھے کس کنوئین مین
وَالدِیا ہے اَبِاَیِّ سَیْفٍ قَتَلُوْکَ اَیْ اَرْضٍ دَفَنُوْکَ آیا کس تلوار سے تجھے قتل کیا آیا کس زمین مین
تجھے دفن کیا وَسَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یَاْتِیَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَاَتَاہُ فَسَاَلَہٗ ھَلْ قَبَضْتَ رُوْحَ
وَلَدِیْ قَالَ لَا بَلْ ھُوَ حَیٌّ وَلَمْ یَعْلَمْہُ اَیْنَ ھُوَ اور سوال کیا خدا سے کہ ملک الموت کو میری پاس
بہیج جب آئے ملک الموت تو سوال کیا یعقوب نے کہ ای ملک الموت تمنے یوسف کی قبض روح کی ہے

تل

ملک الموت نے لیا نہین بلکہ وہ زندہ ہے مگر یہ نہ تہا یا کہ وہ کہان ہے اسپر یعقوبؑ اسقدر فراق یوسفؑ
مین روئے کہ نور آنکہونکا جاتا رہا اب جاے تامل ہے کہ یعقوبؑ کا ایک بیٹے کے فراق مین یہہ حال ہوا حالانکہ
جانتے تہے کہ وہ زندہ ہے افسوس ہے احوال حسینؑ ابن علیؑ پر کہ کیسے کیسے عزیزونکو آنکہون کے سامنے ٹکڑے
ٹکڑے ہوتے دیکہا عباسؑ کے شانے قلم دیکہے قاسمؑ فرزند حسنؑ کو گہوڑون کی ٹاپونسے ٹکڑے ٹکڑے دیکہا اصغرؑ کو
تیر کہاتے دیکہا ہم شکل پیمبر کو نیزے اور تیغون سے مجروح زمین پر تڑپتا دیکہا اسپر کیا صبر کیا فرزند رسولؐ نے
اور دعائے بد اون اشقیا کے حقمین نکی وَ اَمَّا یُوسُفُ فَبَکیٰ عَلَی یَعْقُوبَ اور لیکن یوسفؑ پس فراق
یعقوبؑ مین اسقدر روئے حَتّٰی تَاَذّٰی بِہٖ اَھْلُ السِّجْنِ تا انکہ قیدخانمین اور قیدی اونکے رونے سے
گہبرائے اور تنگ ہوے اور کہا اے یوسفؑ یا دن کو رو اور شبکو خاموش رہو یا شب کو رو دن کو خاموش
رہو پس چند روز کی مفارقت مین یہہ حال ہوا حالانکہ دونو بزرگ جانتے تہے کہ ہم پہر آپسمین
ملینگے وَلٰکِنَّ مُفَارَقَۃَ الْاَقْرِبَاءِ ھِیَ اَشَدُّ الْمَصَائِبِ مگر فی الحقیقت مفارقت عزیز و اقربا کی
سخت ترین مصائب ہے فَانْظُرُوْا اَیُّھَا الْاِخْوَانُ اِلٰی فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی وَالْحُسَیْنِ ابْنِ
عَلِیٍّ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ پس تامل کرو حضرات حال فاطمہ صغرا اور حسینؑ ابن علیؑ کی مفارقت پر
کہ کیسی مفارقت ہوئی کہ حسینؑ صغرا کے دیکہنے کو ترس گئے اور صغرا حضرتکی زیارت سے ترس گئین
اور پہر تا زیست ملاقات نہوئی سبب جدائی کا یہ ہوا فَاِنَّھَا کَانَتْ مَرِیْضَۃً یَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِھَا
الْحُسَیْنِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الْعِرَاقِ پس فاطمہ صغرا بیمار تہین روز سفر امام حسینؑ اور بعض
روایات مین فاطمہ کبرا نام تہا پس وہ دامن پدر سے لپٹ کر کہنے لگین اے بابا کَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ
وَاَدْرِیْ سَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِّنْکُمْ کیونکر مجہے قرار آویگا بعد آپکے جب خالی گہر نظر آئیگا اور کوئی اونمین
میرا ہمنشین وانیس نظر نہ آئیگا یَا اَبَتِ خُذْنِیْ مَعَکَ فَلَیْسَ لِیْ صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ وَفِرَاقِ
عَمَّاتِیْ وَاَخَوَاتِیْ اے بابا مجہو ساتہہ لیچلو مجہے صبر کیونکر آئیگا تمہارے فراق پر اور پہوپہیو نکی او بہنونکی
جدائی پر خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ خصوصًا اپنے چہوٹے بہائی علی اصغرؑ کی جدائی سے نہایت
بیتاب ہونگی ثُمَّ بَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْھَا پہر اس قدر روئین کہ روتے روتے فاطمہ صغرا

بیہوش ہوگئیں جب حضرت نے یہ حال دیکھا بے اختیار رونے لگے وَاجْتَمَعَ غَمُّ الدُّنْیَا عَلَیْہِ اور تمام غم والم دنیا کے حضرت پر ٹوٹ پڑے اور جانب آسمان دیکھ کے دعا کی اور کہا ای فاطمہ صغرا جب تک عراق میں پہونچونگا اور توقف کی صورت ہوگی تو میں عباسؑ اور زین العابدینؑ کو تیری لینی کو بھیجونگا غرض حضرت روتے ہوے فاطمہ کو چھوڑ کر روانہ ہوے اور فاطمہ روتی ہوئی گھر میں آئیں اِذَا دَارُھَا نَاحَتْ وَنَدَبَتْ وَصَاحَتْ حَتّٰی ضَعُفَتْ قُوٰھَا جب فاطمہ کو وہ گھر خالی نظر آیا ایک ایک کو یاد کر کر اس قدر سر پیٹیں اور روئیں کہ بیہوش ہوگئیں فَاجْتَمَعَتْ عَلَیْہَا نِسَاءُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ پس جمع ہوئیں اوس گھر میں تمام عورات مدینہ فَاَقْعَدْنَھَا وَاَسْکَتْنَھَا سبھوں نے فاطمہ کو بہلایا اور تسکین دی اور ساکت کیا اور سمجھایا کہ ای فاطمہ اسقدر بیتابی نکرو کہ سبکی عزیز سفر میں جاتے ہیں اور پھر ملتے ہیں دعا کرو خدا سے کہ تمہارے مسافر صحیح وسالم آئیں عورتیں سب سمجھا کے رخصت ہوئیں وَبَقِیَتْ ضَعِیْفَۃً عَلِیْلَۃً اور فاطمہ ضعیف وبیمار اکیلی گھر میں رہگئیں اس طرح ہمیشہ یاد کر کر روتی تہیں پس ایک دن یاد کیا اپنی عزیزوں کو اور بہت روئیں فَذَکَرَتْ مَا وَعَدَھَا اَبُوْھَا اور یاد کیا وعدہ پدر کو صغرا نے کہ اونہوں نے مجھے بلانیکو کہا تہا اور اسقدر تاخیر کی اور مجھے دل سے بہلا دیا وَکَتَبَتْ لَھُمْ کِتَابًا فِیْہِ سَلَامٌ وَعِتَابٌ وَلَھُوَتُہٗ اپنے کانپتے ہوے ہاتوں سے ایک خط لکھا وہ اشتیاق دیدار اور شکایت سے بھرا ہوا تہا اور اُسکو بند کیا وَلَبِسَتْ اِزَارَھَا وَخَرَجَتْ مَعَ جَوَارِیْھَا اِلٰی بَابِ الْمَدِیْنَۃِ اور چادر اوڑھ کے کچھ لونڈیاں ساتھ لیکے مدینہ منورہ کے دروازے پر تشریف لے گئیں وَاِذَا بِاَعْرَابِیٍّ رَاکِبٍ عَلٰی نَجِیْبٍ وَھُوَ یُجِدُّ السَّیْرَ ناگاہ ایک اعرابی ناقہ پر سوار نظر آیا کہ وہ جلد چلا آتا ہے فَسَاَلَتْہُ جَوَارِیْھَا اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَخَا الْعَرَبِ پس پوچھا کنیزان فاطمہ نے تمہاں کا ارادہ رکھتا ہے اے بہائی عرب فَقَالَ اُرِیْدُ الْعِرَاقَ اوسنے کہا میں ارادہ عراق کا رکھتا ہوں فَقَالَتْ لَہٗ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی یَا ھٰذَا اَمَا تَعْمَلُ مَعِیَ مَعْرُوْفًا یُجَازِیْکَ بِہٖ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یہ سنکے فاطمہ صغرا نے کہا آیا تو نہیں چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ ایک احسان کرے اور اوس احسان کی جزا دیں تجھے جد بزرگوار ہمارے رسول خدا فَقَالَ مَا ھُوَ وہ بولا کیا ہے وہ قَالَتْ لَہٗ اَوْصِلْ ھٰذَا الْکِتَابَ اِلٰی وَالِدِیْ

الحُسَیۡنِ فاطمۂ ذی تھا وہ احسان یہی کہ یہ خط میرا میرے بابا حسینؑ تک پہونچا دے وَ قَبَّلَ یَدَیۡہِ
وَرِجۡلَیۡہِ نِیَابَۃً مِنِّیۡ اور اے عرب تو مشرف ہونا فرزند رسولؐ خدا کی خدمت میں تو میری طرف سے
ہاتھ اور پاؤن چومنا اور بوسہ لینا فَقَالَ لَہَا حُبًّا وَّکَرَامَۃً لِلّٰہِ وَلِجَدِّکِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ پس وہ عرب
بولا بسر و چشم خوشنودی خدا اور رسولؐ کے لئے خط تمہارا حسینؑ ابن علیؑ تک پہونچاؤنگا میں فَاَخَذَ
اَلۡکِتَابَ وَجَدَّ لِلسَّیۡرِ حَتّٰی وَصَلَ اِلَی الۡعِرَاقِ پس وہ خط فاطمۂ سے لیکر روانہ ہوا اور فاطمۂ صغرا
گھر بیٹھی رہیں اور انتظار میں تھیں کہ اب بھائی اور چچا لینے کو آتے ہونگے اور وہ عرب عراق میں پہونچا
وَوَصَلَ اِلٰی کَرۡبَلَا وَکَانَ وُصُوۡلُہٗ یَوۡمَ الۡعَاشِرِ مِنَ الۡمُحَرَّمِ مگر افسوس کہ وہ قاصد کربلا میں
اوس دن پہونچا کہ وہ دن عاشورہ کا تھا اور اصغرؑ تک بھی نشانہ تیر ستم ہو چکا تھا فَرَاَی
الۡحُسَیۡنَ فِیۡ مَیۡدَانِ کَرۡبَلَا وَحِیۡدًا فَرِیۡدًا پس دیکھا جناب امام حسینؑ فرزند رسولؐ خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میدان کربلا میں یکہ و تنہا ہزاروں لعینوں میں گھرا ہوا وَیُنَادِیۡ
وَاوَحۡدَتَاہُ وَاغُرۡبَتَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ اور وہ جناب فریاد کرتے ہیں کہ افسوس تنہائی پر
میری اور افسوس ہے غربت پر میری اور افسوس ہے کہ اسوقت کوئی معین و مددگار میرا باقی
نہیں ہے اَمَا مِنۡ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنَّا اَمَا مِنۡ نَاصِرٍ یَنۡصُرُنَا آیا کوئی خداترس ایسا نہیں ہے
کہ شر اعدا کو ہم سے دفع کرے آیا کوئی ایسا نہیں ہے مدد کرنیوالا کہ فرزند رسولؐ خدا کی نصرت کرے
فَلَمۡ یُجِبۡہُ اَحَدٌ اِلَّا بِضَرۡبِ السُّیُوۡفِ وَقَرۡعِ الۡحُیُوۡفِ پس کوئی فرزند زہراؑ کو جواب نہیں دیتا تھا
مگر جواب میں اوس مظلوم کو تلواریں مارتے تھے اور نیزے لگاتے تھے اور سب درپے قتل تھے فَاَتَی
الۡاَعۡرَابِیُّ عِنۡدَ الۡحُسَیۡنِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا ابۡنَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَقَبَّلَ یَدَیۡہِ وَرِجۡلَیۡہِ
کہ وہ عرب خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ سلام ہو تم پر اے فرزند رسولؐ خدا
اور حضرت صغراؑ کی طرف سے پاؤن اور ہاتھ حضرت کے چومنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اے بھائی تو کون ہے
کہ اس بیکسی میں مجھ غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے وہ روکے بولا اے مظلوم کربلا و اے فرزند زہراؑ
میں قاصد ہوں تمہاری بیٹی فاطمہ صغراؑ کا اور خط لایا ہوں پھر خط حضرت کو دیا فَرَجَعَ الۡحُسَیۡنُ

اِلَی الْخَیْمَۃِ وَصَاحَ بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ یَا زَیْنَبُ بِنْتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَیَا سَکِیْنَۃُ وَ
یَا رُقَیَّۃُ کُلٌّ کُنَّ تَعَالَیْنَ اِلَیَّ حضرت خط لیکر سوی خیمہ اہل حرم تشریف لائی اور آواز بلند سی پکارے
کہ ای زینب بیٹی امیر المومنین کی اور ای ام کلثوم ای سکینہ اور رقیہ ای شہربانو تم سب میری پاس آؤ
فَقَدْ اَتَانِی الْکِتَابُ وَعَظُمَ عَلَیَّ الْمُصَابُ کہ ایک خط میری پاس آیا ہی اور مصیبت عظیم مجھپر
طاری ہوئی فَاتَیْنَ اِلَیْہِ مُسْرِعَاتٍ بِالذُّیُوْلِ حَاسِرَاتٍ پس آواز حضرت کی سنکے سب دوڑ آئین
اور بولین اَنَسَا الْمُصَابُ عَرَفْنَاہُ وَ اَمَّا الْکِتَابُ فَمَا عَرَفْنَاہُ یا حضرت مصائب کو تو اپکی جانتی ہین
کہ آپ تین دن سی پیاسی ہین اور سب عزیز آپکی سامنی ٹکری ٹکری ہوئی ہین مگر خط کو نہین پہچانا قَالَ
اُبَشِّرُکُمْ ہٰذَا الْکِتَابُ اَتَانِیْ مِنْ اِبْنَتِکُمْ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی فِیْہِ عِتَابٌ وَخِطَابٌ حضرت
نے فرمایا کہ مین بشارت دیتا ہون تمہین کہ یہ خط ہی تمہاری بیٹی فاطمہ صغرا کا کہ مشتمل ہی عتاب
وخطاب پر فَفَضَّہٗ وَقَرَاَہٗ وَاِذَا مَکْتُوْبٌ فِیْہِ پس حضرت نی اوس خط کو کھولا تو یہ مضمون
لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی بِنْتِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِلٰی
وَالِدِھَا الْحُسَیْنِ یعنی یہ خط ہی فاطمہ کا کہ بیٹی حسینؑ کی ہی اپنی بابا حسینؑ کو اَلْفُ اَلْفُ سَلَامٍ
وَاَلْفُ اَلْفُ تَحِیَّۃٍ ہزار ہزار سلام اور ہزار ہزار تحیۃ میری طرف سی خدمت فرزند رسول خدا مین
قبول ہو ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰی عَمِّیَ الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور پھر سلام پہونچی میرا
میری چچا عباسؑ فرزند امیر المومنینؑ کو اور یہہ خبر نتھی کہ عباسؑ کی شانی کاٹیگئی ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ
اِلٰی اِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ پھر سلام ہو میرا میری سب بھائیون اور بہنونکو ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰی
اَخِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ پھر سلام پہونچی میرا میری چھوٹی بھائی اور خنکی
چشم عبد اللہ شیر خوار یعنی علی اصغر کو فَبِاللّٰہِ عَلَیْکُمْ یَا اَبَاہُ وَکُلُّکُمْ قَبِّلُوْہُ نِیَابَۃً عَنِّیْ پس
قسم ہی خدا کی تمہین اے بابا اور سب عزیزونکو کہ میری طرف سی میری چھوٹی بھائی علی اصغر کو بوسہ لینا
اور پیار کرنا اور ای بابا تم نی مجھے بھلا دیا یہ شکوہ ہی میرا وَکَیْفَ وَعَدْتُمُوْنِیْ اِذَا اسْتَقَرَّ بِکُمْ
الْجُلُوْسُ فِی الْعِرَاقِ تُرْسِلُ اَخِیْ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ اَوْ عَمِّیَ الْعَبَّاسَ اور کیون بابا کیسا وعدہ

کیا تھا تمنے کہ جب ملک عراق مین توقف ہوگا تو تم میرے بھائی زین العابدین یا چچا عباس کو
میرے لینے کو بھیجوگے یَا اَبَاہُ قَدْ طَالَ اِنْتِظَارِیْ اِلَیْکُمْ وَزَادَ اشْتِیَاقِیْ اِلَیْکُمْ ای بابا اتنی مدت انتظار کیا
اور آرزوے زیارت روز بروز زیادہ ہے اور اب تک کوئی میرے لینے کو نہ آیا فَاِنَّا قَدْ وَصَلْتُ اِلَی
الْھَلَاکِ وَمُنْتَظِرَۃٌ لِلْمِیْعَادِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس اب مین قریب ہلاکت
پہونچی ہون اور منتظر ہون آپکے وعدیکی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا جب تمام خط پڑھ چکے عَظُمَتْ
عَلَیْہِ الْمَصَائِبُ وَتَغَیَّرَتْ مِنْہُ الْاَلْوَانُ حضرت کا عجب حال ہوا اور وہ اندوہ وملال طاری ہوا
کہ رنگ حضرتکا متغیر ہوا اِلَّا اَنَّ الَّذِیْنَ کَانَتْ مُسَلِّمَۃً عَلَیْھِمْ کُلُّھُمْ کَانُوْا مَقْتُوْلِیْنَ اسواسطے
کہ جس جس کو فاطمہ نے سلام لکھا تھا وہ سب ٹکڑے ٹکڑے خاک وخون مین زمین پر پڑے تھے لیکن
فقط جناب زین العابدین بسبب مرض کے بچ رہے تھے تو اونکی قید کی تیاری تھی وَقَالَ کَرَامَۃً لَکِ
لَاُوْصِلَنَّ سَلَامَکِ لِاَھْلِکِ وَاَعْمَامِکِ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ تیری خاطر مجھے نہایت
عزیز ہے جس جس کو تو نے سلام لکھا ہے مین پیغام تیرا اونہین پہونچاؤنگا فَمَضٰی اِلَی الْقَتْلٰی
پس حضرت قتلگاہ کو چلے فَاَوَّلُ مَنْ وَقَعَ نَظَرُہٗ عَلٰی جُثَّتِہٖ کَانَ اَخَاہُ اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ
پس پہلی نظر حضرت کی نعش مبارک عباس علمدار پر پڑی فَجَلَسَ حَوْلَہٗ وَنَادَاہُ یَا اَخِیْ
وَمُسَاعِدِیْ اِنَّ اِبْنَتَ اَخِیْکَ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی ھِیَ تَقْرَئُکَ السَّلَامَ پس حضرت نعش
عباسؑ پاس بیٹھہ گئے اور فرمانے لگے ای بھائی ای قوت بازو میرے تمہاری بھتیجی فاطمہ صغرا نے تمہین
سلام لکھا ہے فَعَتَبَتْ عَلَیْکَ وَھِیَ بِاِنْتِظَارِکَ اور بہت شکایت لکھی ہے کہ واہ چچا تم میرے
لینے کو نہ آئے ای بھائی عباسؑ تمہارا یہ حال ہوا اور فاطمہ تمہارے انتظار مین ہے ثُمَّ مَضٰی اِلٰی
جَسَدِ وَلَدِہٖ عَلِیِّ الْاَصْغَرِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ مِنْ لِسَانِ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی پھر اصغر کی لاش کے
پاس آئے اور فرمایا ای نور چشم تمہاری بہن فاطمہ نے تمہین سلام لکھا ہے اور وہ تو تمہارے دیدار کی
مشتاق ہے وَاِنَّھَا کَانَتْ ذَاکِرَۃً یَا اَبِیْ کُلُّکُمْ اَوْ حَتّٰی فِیْ خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدَاللّٰہِ
الرَّضِیْعَ الصَّغِیْرَ راوی کہتا ہے کہ نعش اصغر پر حال حضرتکا بہت تباہ ہوا اسواسطے کہ فاطمہ صغرا نے

بابا بار لکھا تھا کہ ہر چند تم سبکی مفارقت سے نہایت رنج و وحشت ہے مگر خاص جدائی اصغر بدرجۂ کمال
شاق ہے کہ اوسکی تصویر ہر دم آنکھوں مین پھرتی ہے فلما جاء وقف علی ولدہ الرضیع بحسرات
متتابعات پس ان باتون کا خیال کر کے حضرت نعش اصغر پر کھڑے روتے تھے اور نالۂ پرحسرت و اندوہ
سینۂ اقدس سے کھینچتے تھے وخطر ببالہ ما اوصیت بہ فاطمۃ اوسی حال مین وصیت فاطمہ کی
حضرتکو یاد آئی کہ لکھا تھا فاطمہ نے کہ اے بابا میرے چھوٹے بھائی اصغر کا منہ چومنا فانکب الحسین علی
ولدہ الاصغر وکان یقبلہ ویطیل الشم فیہ حضرت بیتاب ہوکر نعش اصغر پر گر پڑے اور بار بار
بوسے لیتے تھے اور دہن اصغر کی بو سونگھتے تھے ویبکی وینادی یا ولدی اوجعونی وبعدک یقتلونی
اور رو رو کے فرماتے تھے اے فرزند میرے اصغر ظالمون نے تیرے قتل سے دل میرا دکھایا اور قریب ہے کہ بعد تیرے
مجھے بھی قتل کرین جب اہل حرم نے یہ بیتابی حضرت کی دیکھی تو حضرت کو نعش اصغر سے ٹھہرایا پھر حضرت
نعش قاسم پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے یا ابن اخی ان ابنت عمک فاطمۃ تقرئک السلام وتخصک
بالتحیۃ والاکرام اے پسر برادر اے قاسم تمہاری بہن نے تمہین بہت بہت سلام لکھا ہے ثم قام
الحسین واخذ الطفل منہم وحملہ علی یدیہ لیضعہ بین القتلی پھر حضرت اوٹھے اور نعش
اصغر کو گود سے اہل حرم کی لیکر قتلگاہ مین رکھنے لیچلے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت نعش اصغر کو
پیار کرتے ہوئے خیمہ مین اوٹھا لائے تھے فعادت البنات علیہ وقلن یا ابا نادعہ لنقبلہ نیابۃ
عن فاطمۃ اسوقت بیٹیان حضرتکی دوڑین اور عرض کرنے لگین اے بابا ایکدم ٹھہرو کہ ہم سب بنیابت
فاطمہ صغرا اصغر کو پیار کرلین کہ فاطمہ نے لکھا ہے فترکھن حتی قضین پس حضرت ٹھہر گئے یہانتک
کہ سکینہ ورقیہ نعش اصغر کو رو رو کے پیار کرتی تھین اور کہتی تھین ہائے بھائی تو تو اس ظلم سے یہان
پیاسا شہید ہوا اور وہان فاطمہ صغرا اب تک تیرے اشتیاق ملاقات مین منتظر ہے یہ سنکر حضرت نعش کو
بدشواری چھڑا کر قتلگاہ مین لیگئے اور سب نعشون مین لٹا دیا پس جائے تامل ہے کہ فاطمہ کو تو یہ اشتیاق
تھا کہ خط جو میرا گیا ہے تو اب چچا ضرور ضرور میرے لینے کو آتے ہونگے اور جب یہان سے قاصد یہ جواب لیکر
پہونچا ہوگا کہ الفاطمہ چچا کی تیرے شادی کا سیگئے اکبر مارے گئے اصغر کے تیر لگا بابا تیرا تشنہ لب ذبح ہوا بھائی

بیمار تیرا طوق و زنجیر مین گرفتار ہو کر پہونچون کر ساتھہ شام کو گیا تو کیا حال ہوا ہوگا غرض یہ جا
صبر حضرات ائمہ ہدی اور اونکی ذریت علیہم التحیۃ والثناہی کیواسطے خیاط ازل نے قطع کیا تھا
ورنہ ہر بشر کب متحمل ایسے صبر کا ہوسکتا ہے روایت بیست وسوم در فضائل اہل بیت
و آمدن امام حسینؑ بعرصۂ قیامت و احوال شہادت عبد اللہ ابن حسنؑ
و خاتمہ شہادت امام حسینؑ روای صاحب زہر الکمال قال لما خرج آدم من
الجنۃ انحدر ببلدۃ من بلدان الھند تسمی سراندیب وبقی یبکی علی مصیبتہ مدۃ طویلۃ
روایت کی ہے صاحب زہر الکمال نے جب نکلے حضرت آدمؑ جنت سے اور گرے ایک شہر مین شہرہاے
ہند سے کہ نام اوسکا سراندیپ ہے تو روئے اپنی مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہے کہ رخسار
گلگر دندان مبارک نظر آنیلگے فامرلہ الملک الجلیل بارسال جبرئیل وکشف لہ عن بصرہ
حتی راہ ساق العرش پس حکم کیا خداوند جلیل نے اور بہیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر
آدمؑ سے جبرئیل نے اوٹہا دی تا آنکہ ساق عرش الٰہی نظر آنیلگا فرآنور اساطعا والنجوم لوامع
فلاھا پس دیکہا آدمؑ نے ایک نور روشن ہے پس پڑہا اوسے فاذا ھی محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ حصنی من دخلہ کان
امنا پس اوس نور مین اسمار مقدسہ جناب رسولؐ خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسنین
اور باقی امامون علیہم السلام کے لکہے دیکہے اور مرقوم تہا کہ یہ قلعہ ہین میری جو شخص کہ اسمین داخل
ہوا وہ محفوظ ہے فقال یا اخی جبرئیل ھل خلق اللہ خلقا اشرف منی پس کہا آدمؑ نے
اے اخی جبرئیل خدا نے کوئی ایسا بہی پیدا کیا ہے کہ وہ افضل ہو مجہسے قال نعم ھؤلاء قال
متی خلقوا جبرئیل بولے ہان خدا نے انکو تمسے افضل پیدا کیا ہے آدمؑ بولے یہ کب خلق کئے گئے ہین جبرئیل
نے کہا قبل خلق السموات والارض وقبلک بالفی عام یہ پیدا ہوئے قبل پیدائش آسمان
و زمین کے اور قبل تمہارے دو ہزار برس ولولاھم ما خلقک اللہ تعالی وھم من ولدک
اگر نہوتے یہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہین اور ہین یہ تمہارے فرزندون سے حضرت آدمؑ نے عرض کی

اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ فَضَّلْتَ هٰذَا الْوَلَدَ عَلٰی وَالِدِهٖ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ فَغَفَرَلَهٗ خداوندا ای وہ شخص
کہ فضیلت دی تو نے ان فرزندونکو انکے باپ پر بخش گناہ میرے پس بخشے خدا نے گناہ آدم کے کیا خوب
کہتا ہے شاعر شعر فَلَوْلَاهُمْ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰهُ اٰدَمَ + فَلَا کَانَ زَیْدٌ فِی الْاَنَامِ وَلَا عَمْرٌو وَ
لَا سُطِحَتْ اَرْضٌ وَلَا رُفِعَتْ سَمَآءٌ وَلَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا شَرَقَ بَدْرٌ اگر نہوتے پنج تن اور
عترت اونکی تو نہ خلق کرتا خدا آدمؑ کو اور نہوتا زید دنیا مین اور نہ عمرو یعنی کوئی شخص دنیا مین
نہوتا اور نہ بچھائی جاتی زمین اور نہ بلند کیا جاتا آسمان اور نہ طالع ہوتا شمس اور نہ روشن ہوتا
چاند فی الحقیقت کہ ذات مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہے مگر وای ہے اون ظالمون پر کہ اون کافرون
نے ایسے خاصان خدا کو آرام نہ دیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَکْرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ هَلْ کَانَ یُصَابُ فِیْ قَبْرِهٖ شَیْءٌ عبد اللہ بن بکر سے
منقول ہے کہ کہا اونسے کہ عرض کی [illegible] نے خدمت امام جعفر صادقؑ مین کہ ای فرزند رسولؐ خدا
اگر کھولین قبر امام حسینؑ کو تو قبر مین نعش حضرت کو پائین حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ کیا سوال
عظیم کیا تو نے اپنے غور سے سن اِنَّ الْحُسَیْنَ مَعَ اَبِیْهِ وَاَخِیْهِ فِیْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تحقیق
کہ امام حسینؑ مع اپنے پدر بزرگوار و برادر عالی مقدار کے منزل جناب رسولؐ خدا مین ہین اور کبھی
جانب راست عرش متعلق ہوکر درگاہ الٰہی مین عرض کرتے ہین یَا رَبِّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ
ای پروردگار وفا کر اوسپر جو مجھسے وعدہ کیا ہے اور دیکھتے ہین اپنے زوارونکی طرف اور جانتے ہین نام اونکے
اور آبا کے وَاِنَّهٗ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَّبْکِیْهِ فَیَسْتَغْفِرُلَهٗ اور دیکھتے ہین اپنے رونیوالونکو اور اونکے لیے
استغفار کرتے ہین کہ یا خدایا تیرے حسین مظلوم کو روتے ہین انہین بخش دے وَیَسْئَلُ اٰبَاهُ الْاِسْتِغْفَارَ
لَهٗ اور اپنے جد و پدر سے عرض کرتے ہین کہ آپ بھی میرے رونیوالونکے لیے استغفار کیجیے کہ کیسے میری مصیبت
پر روتے ہین پس فرماتے ہین اَیُّهَا الْبَاکِیْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَکَ لَفَرِحْتَ اَکْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ ای رونیوالو
میرے غم مین اگر جانتے تم اون ثوابونکو جو خدا نے تمہارے لیے معین کیے ہین تو خوشی اور شادی تمہاری
زیادہ ہوتی تمہارے رونے سے پس حضرات دیکھیے سرفرازی اپنے آقا کی کہ فرزندون کو بھوکا پیاسا ذبح کروادیا

اور آپ بہی ہوکر پیاسی ذبح ہوی فقط تمہاری نجات کی لیی اور اب تک غم والم اپنی فرزندونکا بہولی
ہوی ہین اور غلامون مین جی لگا ہی اور تا روز قیامت یون ہی حال رہیگا پس روز قیامت کو جب
تمام مخلوقات خوف کبریا سی سر جہکائی ہوگی اور کوئی شفاعتخواہ نظر نہ آویگا بلکہ انبیا نفسی نفسی پکارینگے
اور ملائکہ خوف سی آنکہین نہ اوٹہائینگے تو پہر اور مخلوقات کا کیا رتبہ ہی سب عجب ہراس مین گرفتار ہونگے
کہ ناگاہ امام حسین عین انتظار مین تشریف لائینگی بیسر تن سی چور چور سر اقدس ہاتہہ اپنی پر رکہی ہوی
زیر عرش الہی اکر فرمائینگے رَبِّ شَفِّعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ ای پروردگار میری میری شفاعت
قبول کر اونکی حق مین جو مجہپر روئی ہین پس پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین سر اپنا تن پر رکہو عرض
کرینگی الٰہی نہ ملاؤنگا سر اپنا تن سی جبتک میری رونیوالونکو نہ بخشیگا پس بخاطر حسین تمام شیعیان
گنہگار کو خداوند غفار بخشیگا اور سپرد امام کی کریگا وہ حضرت شاد شاد سبکو لیکر داخل جنت ہونگے
اب مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہی کہ وہ فریاد رس عالم صحرائے کربلا مین بعد شہادت علی اکبر فریاد
کرتا تہا اور کوئی نسنتا تہا فَالْتَفَتَ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا وَالْتَفَتَ
عَنْ یَسَارِہٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا پس اوسوقت جناب امام حسین کبہی دست راست دیکہتی تہی
تو سوا لاشہای فرزندان وعزیزان کی کوئی یاور نظر نہ آتا تہا اور کبہی دست چپ نظر فرماتی تہی تو بجز نیاز
کشتونکی کوئی عزیز ورفیق نظر نہ آتا تہا فَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ وَکَانَ مَرِیْضًا
لَا یَقْدِرُ اَنْ یُقِلَّ سَیْفَہٗ جب یہ بیکسی امام کی بیمار کربلا امام زین العابدین نی دیکہی ہرچند شدت
مرض سی طاقت تلوار پکڑنیکی نتہی مگر بیتاب ہوکر نکلی وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ تُنَادِیْ خَلْفَہٗ یَا بُنَیَّ اِرْجِعْ
اور ام کلثوم پکارتی تہین کہ ای فرزند ای نشان برادر میدان کو نجا بیمار کربلا بولی یَا عَمَّتَاہُ ذَرِیْنِیْ
اُقَاتِلْ بَیْنَ یَدَیِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ای پہوپہی چہوڑو مجہی کہ مین سامنی امام مظلوم فرزند رسولخدا کی
جہاد کردن پس جناب امام حسین میدان سی پکاری کہ ای ام کلثوم ہرگز نچہوڑنا اسکو تا نسل محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ سی زمین خالی نہو جائی بعد ازان حضرت نی آواز استغاثہ بلند کی اور فرمایا
هَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آیا کوئی ایسا ہی کہ ضرر ان اہل شقاوت کا

حرم رسول خدا سے دفع کرے آیا کوئی خدا پرست ایسا ہے کہ اس بیکسی مین ہماری نصرت کرے پس
کوئی اون لعینون مین سے جواب نہ دیتا تھا بلکہ تیر و پتھر مارتے تھے حتّی جرحوا فی بدنہ ثلث مائۃ و
نیفا و عشرون جرحا بالرمح والسیوف والنبل تا انکہ بدن شریف پر تین سو بیس زخم لگا اور
نیزہ و شمشیر و تیر کے زخم زیادہ تھے و قیل الف و تسعمائۃ جراحۃ اور بعضون نے لکھا ہے کہ ایکہزار
نوسو زخم حضرت کے جسم شریف پر لگے تھے وکانت السہام فی درعہ کالشوک فی جلد القنفذ و
کانت کلہا فی مقدمہ اور تیر جسم امام پر ایسے لگے تھے کہ جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور سب
تیر سامنے ہی تھے پشت مبارک پر کوئی تیر نہ تھا افسوس کہ جو جسم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
جسم سے روئیدہ ہوا تھا وہ یون زخمون سے چور ہوا اور وہ فرزند رسول کہ جسکے طفیل فرشتون کو شفا ملی
وہ بیکس و تنہا ہو کر بھوکا پیاسا شہید ہوا فبینما کذلک اذ رماہ خولی بن یزید الاصبحی
بسہم فوقع فی لبتہ فاذ داہ صریعا علی الارض پس اسی حال مین تھے کہ ایک تیر خولی نے
ایسا گلوی مبارک پر مارا کہ زمین پر گر پڑے پس حضرت تیر کو نکالکر چلو مین خون لیکر سر و ریش انور پر
ملتے تھے راوی کہتا ہے اوسوقت عبداللہ ابن الحسنؑ در خیمہ سے یہ حال دیکھتا تھا فخرج وھو یبکی
و یقول واللہ لا افارق عمّی یہ حال دیکھکر وہ شاہزادہ سوی میدان دوڑا اور روتا تھا اور کہتا تھا
واللہ مین اپنے چچا سے جدا نہونگا پس جناب زینبؑ نے اونہین روکا کہ پھیر لیجائین خیمہ کو اور وہ صاحبزادہ
حد بلوغ کو بھی نہ پہونچا تھا اور حضرت بھی میدان سے پکارے ای بہن نچھوڑنا اسے کہ ناگاہ وہ معصوم
ہاتھ سے پھوپھی کے چھوٹ کے دوڑا اور جناب زینبؑ ہر چند پکارتی تھین ای نشان برادر پھر آ قال
لا افارق عمّی عبداللہ نے کہا ای پھوپھی نچھوڑونگا مین تنہا ایسے وقت مصیبت مین اپنے چچا مظلوم کو
تا انکہ پہونچا وہ شاہزادہ خدمت امام مظلوم مین فاقبل حرملۃ ابن کاھل اللعین الی
الحسین لیضربہ بالسیف اوسوقت آیا حرملہ ملعون قریب حضرت کے اور چاہا اوس ملعون نے کہ
حضرت کو تلوار لگائے اوس صاحبزادے نے کہا وای ہو تجھپر ای پسر چشمہ آیا میرے چچا مظلوم تین روز کے
پیاسے کو مارے گا فغضب اللعین و ضرب الصبیّ بالسیف فالقاھا بیمینہ فقطعہا وہ لعین برہم

غصے ہوا اور ایک تلوار اس نے وری لگائی کہ دہنا ہاتہہ اوس امامزادی کا کٹ کر گر پڑا فَصَاحَ یَا عَمَّاہُ وَاَدْرِکْنِی
یعنی صاحبزادہ پکارا ای چچا خبر لو کہ مجھے اس ظالم نے مارا فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ حضرت نے
اوسکو سینہ زخمی سے لگایا اور فرمایا یَا بْنَ اَخِیْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِکَ ای فرزند برادر صبر کر
اس بلا پر جو نازل ہوئی تجھپر اور پیار کرتے تھے اور دلاسا دیتے تھے اِذْ رَمَاہُ اللَّعِیْنُ بِسَھْمٍ فَذَبَحَہٗ
فِیْ حِجْرِہٖ ناگاہ ایک تیر اوس شقی نے گلوی معصوم پر ایسا مارا کہ وہ مظلوم اپنے چچا کی گود مین بیجان
ہو کر گر پڑا اور شہید ہوا حضرت نعش اوسکی مثل نعش اصغر کے سینہ سے لگا کر رونے لگے حضرات یہ
ستم تو کسی پر نہین ہوا ابتدای زمانہ سے سوا حضرت امام حسینؑ کے کہ کیسے کیسے پیارونکو آنکھونکے سامنے
مرتا دیکھا اور یہ داغ اخیر تھا فَصَاحَتْ زَیْنَبُ یَا بْنَ اَخِیْ لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِیْ جناب
زینبؑ در خیمہ سے یہ حال دیکھکے پکارین ہای ای فرزند اخی ای نشان حسنؑ کاش مجھے موت آتی وَلَیْتَ
السَّمَآءَ اِنْطَبَقَتْ عَلَی الْاَرْضِ کاش آسمان زمین پر گرتا کہ یہ تم پر مصیبتین پڑین عبد العزیز دہلوی
نے لکھا ہے فَنَادَی الشِّمْرُ لِاَصْحَابِہٖ وَیْلَکُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ پس یکایک شمر اپنے رفیقونکو پکارا
وای ہو تمپر کیا انتظار ہے قتل مین اوس شخص کے جلد قتل کرو پہر تو سب ٹوٹ پڑے کسی نے تلوار ماری
اور کسی نے نیزہ مارا اور کسی نے تیر مارا وَضَرَبَہٗ شِمْرٌ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاَدْرَکَہٗ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَہٗ
بِرُمْحٍ اور شمر ملعون نے ایک تلوار رخ انور پر ماری اور سنان ابن انس شقی نے ایک نیزہ اوسی حال مین مارا پس
آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سے جدا کرے مگر ہاتہہ اوس کے کانپنے لگے فَنَزَلَ اَخُوْہُ سَھْلُ ابْنُ
زِیَادٍ فَقَطَعَ رَاْسَہٗ پس اوترا گھوڑے سے سہل ابن زیاد بہائی اوسکا اوسنے سر حضرت کا تن اقدس سے
جدا کر کے خولی کو دیا وَاَمَرَ الشِّمْرُ نَفَرًا فَرَکِبُوْا خُیُوْلًا وَاَوْطَؤُا الْحُسَیْنَؑ اوسوقت شمر نے حکم کیا کہ گھوڑونپر
سوار ہو اب نعش حسینؑ کو بہی پامال کرو اور بجا رہو لونکو نکالو پس چند ملعون گھوڑونپر سوار ہوے اور روندا
دی کی کہ تعجب ہے آسمان زمین پر کیون نہ گر پڑا اور قیامت کیون برپا نہوئی کہ فرزند زہرا اور یہ مصیبت
و جفا پس یہ حال دیکھہ کے اہل حرم پچہاڑین کہاتے تھے مگر کیا صبر تہا کہ دعای بد نہ کی اون لعینون کے لیے
روایت بست و چہارم خرائج در معجزہ جناب امام حسینؑ معجزہ دیگر بہر مصائب

حضرت کی اور آنا فقیر کا پانی لیکے پہر احوال شہادت اور بیٹہنا گہوڑیکا اور نکلنا زینب کا
خیمے سی کتاب خرائج الجرائح مین ابو خالد کابلی سے اور اونسی یحیی بن ام الطویل سے روایت کی ہے
کہ اونسی کہا ہم خدمت امام حسین مین بیٹہی تہے اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ يَبْكِي ناگاہ ایک جوان
روتا ہوا خدمت حضرت مین آیا اور عرض کی اوس نے کہ یا حضرت مان میری مرگئی ہے اور کچھہ وصیت
نہین کی اور مال چہوڑ گئی ہے فَقَالَ الْحُسَيْنُ قُومُوا حَتَّى نَصِيرَ اِلَى هٰذِهِ الْحُرَّةِ پس حضرت نے
فرمایا کہ اوٹھو چلین پاس اوس مومنہ آزاد کی گہر تک جب پہونچے دروازہ پر تو آستان در پر کہڑے ہوگئے اور دست
مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین اوٹہا کے دعا کی کہ خداوندا دوبارہ حکم فرما کہ روح اس مومنہ کی
جسم مین اس کے داخل ہو تا جو وصیت اسے کرنی ہو کرلے فَاَحْيَا اللّٰهُ بِبَرَكَةِ الْحُسَيْنِ پس فی الفور
حضرت کی برکت دعا سے زندہ ہوئی اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہکر اوٹہہ بیٹہی اور حضرت کی طرف
دیکھکے بولی اُدْخُلِ الْبَيْتَ يَا مَوْلَايَ گہر مین تشریف لاؤ ای مولا میرے اور جو ارشاد ہو وہ مین کرون
حضرت نے فرمایا جو تجہے وصیت کرنی ہو وہ کر فَقَالَتْ ثُلُثُ الْمَالِ لَكَ مَا شِئْتَ وَالثُّلُثَانِ لِابْنِي
هٰذَا پس عرض کی اونسے ثلث مال مین میرے تو آپکو اختیار ہے جو چاہین آپ وہ کرین اور دو ثلث مال
میرا میرے اس بیٹے کا ہے اِنْ عَلِمْتَ اَنَّهُ مِنْ مَوَالِيكَ مگر جو آپ جانین کہ یہہ دوست ہے حضرت کا اور اگر
مُخَالِفًا فَخُذْهُ اِلَيْكَ اور اگر یہہ مخالف ہو حضرت کا تو وہ مال بہی حضرت کا ہے جسے چاہین اوسے دین فَلَا
حَقَّ لِلْمُخَالِفِينَ فِي اَمْوَالِ الْمُؤْمِنِينَ اسواسطے کہ مال مومنین مین مخالفین کا حق نہین ہے پہر عرض کی
کہ یا حضرت آپ مجہپر نماز پڑہیے اور اپنے دست مبارک سے میری تجہیز و تکفین کیجیے گا ثُمَّ صَارَتِ الْمَرْاَةُ مَيِّتَةً
كَمَا كَانَتْ بعد ازان وہ عورت مردہ ہوگئی جیسی تہی وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ
جَاءَ اَهْلُ الْكُوفَةِ اِلَى عَلِيٍّ فَشَكَوْا اِمْسَاكَ الْمَطَرِ کتاب عیون المعجزات مین جناب صادق علیه
السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ایکبار اہل کوفہ حضرت امیر المؤمنین کی خدمت مین آئے اور کمی باران کی شکایت
کی اور عرض کی یا مولا دعا کیجیے کہ باران رحمت نازل ہو فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ پس حضرت نے
جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سے فرمایا اوٹہہ ای فرزند اور ان لوگونکے لیے طلب باران پروردگا

زمین و آسمان سے کر فقام وحمد اللہ وصلی جناب امام حسین سنتے ہی اوٹھے اور نماز پڑہی اور ایک خطبہ مشتمل حمد و ثنائے الٰہی اور درود رسالت پناہی پڑہا اور یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ مُعطِی الْخَیْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ اَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا اے خداوند عطا کرنیوالے نیکیوں کے اے نازل کرنیوالے برکتوں کے نازل کر ہمپر باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہمکو باران بسیار سے کہ فوا گیرندہ ہو تمام شہروں کو اور رواں شوندہ ہو روی زمین پر تُنَفِّسُ بِهِ الضَّعْفَ عَنْ عِبَادِكَ وَتُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ الْمَيِّتَ عَنْ بِلَادِكَ ایسا باران کہ زائل کرے تو بسبب اوسکے ضعف اور ناتوانی اپنے بندوں سے اور زندہ کرے تو اوسکی برکت سے زمین مردہ کو فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ حَتّٰى غَاثَ اللّٰهُ غَيْثًا بَغْتَةً ہنوز امام علیہ السلام دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ ایک پارہ ابر نمود ہو کر برسنا شروع ہوا وَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِي الْكُوفَةِ فَقَالَ تَرَكْتُ الْاَوْدِيَةَ وَالْاٰجَامَ يَمُوجُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ ایک اعرابی بعض نواحی کوفہ سے آیا اور خبر دی کہ دیکھا میں نے کہ تمام جھیلیں اور تالاب پانی سے معمور ہو رہے ہیں بارے حضرات یہ قدر و منزلت حسینؑ کی پروردگار کے روبرو تھی کہ ایک آن میں بخاطر حسینؑ مردے کو زندہ کیا اور زمین تفتیدہ پر پانی رواں کیا یہ احسانات خلق خدا پر تھے حسین بن علیؑ کے بالتخصیص اہل کوفہ پر سو عوض اون احسانوں کے کوفیوں نے اوس برگزیدہ خدا اور محسن خلق سے یہ کیا کہ جب بموجب طلب اونکے وہ سالک راہ رضا وارد زمین کربلا ہوا تو اہل کوفہ ہی نے کمر باندھی قتل امام پر باندہی اور پانی اوس جناب پر بند کیا اور اونکے اور اونکی اولاد کے سوا کسی پر بند نتھا کہ آپ پیتے تھے اور بہاتے تھے اور اطفال خردسال حسینؑ پیاس سے بیچین ہوکر العطش العطش کا شور مچاتے تھے اور پانی نہ پاتے تھے گرد خیمہ خندق میں آگ جلتی تھی اور دھوپ کی شدت تھی اور باوجود ان تکلیفوں کے کوفیان غدار اوس سید ابرار پر تیروں کا مینہ برساتے تھے اور سنان کلمات سخت و درشت سے دل کو حضرت کے جدا مجروح کرتے تھے چنانچہ روایت صحیح میں وارد ہے فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُوَيْزَةَ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ اَبْشِرْ بِالنَّارِ ایک لعین قبیلہ بنی تمیم سے عبد اللہ بن جویزہ نام حضرت کے سامنے آیا اور پکارا با آواز بلند کہ یا حسینؑ حضرت نے فرمایا کہ کیا مطلب ہے تیرا

وہ لعین بولا بشارت ہو تجھ ای حسین آتش دوزخ کی فقال کلا انی اقدم علی رب غفور و شفیع
و مطاع و انا من خیر الی خیر من انت حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہین ہی جو تو گمان کرتا ہی بلکہ مین
جاتا ہون خداوند آمرزندہ کی حضور اور پیغمبر شفاعت کنندہ کی خدمت مین اور مین ایک حالت
نیک سے طرف ایک حالت نیک کی سفر کرونگا تو کون ہی کہ فرزند رسول کی حق مین بی ادبی کرتا ہے
وہ لعین بولا کہ مین ابن جویرہ ہون حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر فرمایا اللھم حزہ الی النار خداوندا
اس لعین کو آتش جہنم مین داخل کر تا اپنے اس کلام بد کی سزا پائے فغضب اللعین و حمل علیہ وہ
کافر حضرت کی اسبات سے غصے ہوا اور حضرت پر حملہ کیا فاضطرب بہ فرسہ فی جدول و تعلق
رجلہ بالرکاب و وقع راسہ فی الارض و نفر الفرس حکم خدا سے گھوڑا اوسکا چمکا اور پاؤن
گھوڑیکا ایک گڑھے مین جا پڑا اور گھوڑا گرا اور پاؤن اوس شقی کا رکاب مین اوجھا اور سر زمین پر لگا
اور گھوڑا دوڑتا تھا اور سر اوس ناپاک کا پتھرون اور درختون سے ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے ہو گیا اور پاؤن اور
پنڈلیون کا گوشت کانٹون وغیرہ سے تکڑا اوڑ گیا غرض باین حال تباہ اور روسیاہ داخل جہنم ہوا
فلما اشتد القتال وانتصف النہار و رای ذلک ابو ثمامۃ الصیداوی قال یا ابا عبد
اللہ نفسی لنفسک الفداء ہولاء اقتربوا منک پس جب خروش لشکر مخالف کا زیادہ ہوا
ابو ثمامہ نے عرض کی یا ابا عبد اللہ میری جان آپ پر سے فدا ہو یہ لعین بہت قریب آگئی ہین کہ احب
ان القی اللہ و قد صلیت ہذہ الصلوۃ معک اور مین مشتاق ہون کہ خدا سے ملاقات کرون درحالیکہ
نماز ظہر بجماعت آپکے ساتھ ادا کرچکا ہون کہ یہ نماز آخری ہی حضرت نے سر اپنا سوی آسمان اوٹھا کر فرمایا
ذکرت الصلوۃ جعلک اللہ من المصلین ای ابو ثمامہ اسوقت جو تو نے نماز کو یاد کیا خدا تجھ
روز قیامت مین ساتھ نماز گزارون کی محشور کرے ہان یہ اول وقت ظہر ہی ثم قال سلوھم ان
یکفوا عنا حتی نصلی کہو ان منافقون سے کہ اتنی مہلت ہمین دو کہ نماز ظہر اپنے امام کے ساتھ ادا کر لین
موجب ارشاد حضرت کے ظالمون سے کہا کہ فرزند رسول خدا نماز پڑھنے کی مہلت مانگتا ہی فقال
الحصین بن نمیر انہا لا تقبل حصین بن نمیر لعین نے جواب دیا کہ تمہاری نماز قبول نہین کہ

تم حق سے منحرف ہوکر امام وقت کی بیعت سے منکر ہو پس حبیب بن مظاہر بولے کہ اے لعین نماز فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول نہو وتقبل منک یا خمار اور قبول ہو نماز تجہ ایسی شراب خوار کی پس حصین لعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے اوسپر حملہ کرکے ایسی تلوار اوسکے گھوڑیکے منہ پر ماری کہ گھوڑا چراغپا ہوا اور حصین ناپاک گر پڑا اور ملعونان لشکر دوڑ پڑے اور اوسے اوٹھا لیگئے فقال الحسین لزھیر بن القین وسعد بن عبد اللہ تقدما امامی حتی اصلی پس حضرت نے زہیر بن قین اور سعد بن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم میرے آگے کھڑے ہو کہ مین نماز پڑہ لوں پس وہ دونون بزرگ سامنے کھڑے ہوے حتی صلی بھم صلوٰۃ الخوف یہانتک کہ فرزند رسول نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی پس سعید کثرت زخمون سے زمین پر گر پڑے اور بولے خداوندا لعنت کر اس قوم پر مثل عاد وثمود کی بعد ازان عرصہ قلیل مین سب اصحاب سید جلیل ریاض جنت کی طرف راہی ہوئے تو حضرت تنہا میدان مین کھڑے تھے فنظر یمینا وشمالا فلم یر احدا انکی بکاء شدیدا پس حضرت کبھی داہنی طرف دیکھتے تھے اور کبھی بائین جانب جب کوئی یار اور سوا دشمنون کے نظر نہ آتا تھا تو نعشہاے شہدا دیکھکر دھاڑین مارکر روتے تھے والدم من جسمہ الشریف مسفوح ویلوک لسانہ من شدۃ العطش وقال اور خون جسم شریف سے بہ رہا تھا اور شدت تشنگی سے زبان مبارک چباتے تھے اور فرماتے تھے انا ابن صاحب الکوثر انا ابن شافع یوم المحشر مین ہون فرزند ساقی حوض کوثر کا مین ہون بیٹا شفیع روز محشر کا اقتل عطشانا غریبا وحیدا ھل فیکم مسلم اور قتل ہوتا ہون مین پیاسا تن تنہا مسافر کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہے کہ مجھکو اس تشنگی مین پانی پلاوے اذ سمع مسکین کان فی عسکر عمر ابن سعد فملاء الرکوۃ وجاء عند الحسین وقال ناگاہ یہ آواز ایک درویش نے کہ لشکر عمر سعد مین تھا سنی پس ڈولچی کو پانی سے بھرکر حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ بابی انت وامی اسق ھذا الماء اے فرزند رسول خدا مان باپ میرے فدا ہون آپ پر سے یہ پانی حاضر ہے اسے پیجیے فبکی الحسین بکاء شدیدا حضرت اوس پانیکو دیکھہ کر شدت سے روئے وقال کیف اشرب وقد قتل انصاری واقربائی حتی الطفل ظمآنا اور فرمایا اے شیخ کیونکر پانی پیون مین حال آنکہ عزیز

وانصار سیر سب پیاسے قتل ہوگئی یہان تک کہ میرا بچا بھی پیاسا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھسے پیا جائے
یہ فرماکر اوسی خیمہ کیطرف لائی تا قدرت خدا اوسی دکھاوین اور وہان ایک گڑہا بصورت کنوین کی
کھودا اور اوسین پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کی محتاج نہین ہین لیکن حجت ان ظالمونپر
تمام کرتی ہین تا روز قیامت انکو کوئی عذر باقی نرہی اور ایشیخ تو لشکر عمر سعد سی نکل جا کہ جو آواز استغاثہ
میری سُنکی اعانت نکریگا خدا اوسی سرنگون داخل جہنم کریگا فَقَالَ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا زَیْنَبُ یَا
اُمَّ کُلْثُوْمَ یَا سَکِیْنَۃُ یَا رُقَیَّۃُ پھر حضرت اہلبیت سی رخصت ہونی لگی اور فرمایا ای زینب وام کلثوم و
سکینہ ورقیہ تمہین خدا کو سونپتا ہون اِذْ دَعَوا السِّہَامَ وَقَالُوْا اُخْرُجْ یَا حُسَیْنَ ابْنَ عَلِیٍّ حضرت
تو اہلبیت سی رخصت ہوتی تہی کہ ناگاہ اون کافرون نی تیر خیمہ حضرت پر ماری کہ کئی تیر قناتون سی پار ہوگئے
اور وہ بی ادب دشمن خدا پکاری ای حسین ابن علی خیمہ سی باہر نکلو یا بیعت کرو یا سر دو فَبَکَی الْحُسَیْنُ
بُکَاءً شَدِیْدًا یہ سُنکے حضرت نہایت روئے اور لاحول پڑہا اور میدان مین آئی وَقَالَ اَمَا مِنْ
مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا اَمَا مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُنَا وَیَسْقِیْنَا جُرْعَۃً مِّنَ الْمَاءِ اور یون آواز استغاثہ بلند کی
آیا کوئی فریادرس ہی کہ ہماری فریاد کو پہونچی ایسا کوئی رحم دل ہی کہ ہم پر رحم کہائی اور ایک جرعۂ آب پلائے
کہ کمال تشنگی اسوقت طاری ہی فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ اِذْ رَمَوا السِّہَامَ عَلَیْہِ اس اثنا مین حضرت پر اون
لعینون نی تیر مارنی شروع کئی حَتّٰی صَارَ جِلْدُ الْحُسَیْنِ کَالْقُنْفُذِ یہان تک عوض پانی کی تیر ماری کہ
وہ جسم حسین کہ جو خون رسول خدا سی ملا تہا مانند جسم ساہی کی ہوگیا اور اسقدر خون بہا اور زخم
لگی کہ لڑنیکی طاقت نرہی اور حضرت ٹہر گئی فَبَیْنَمَا ہُوَ وَاقِفٌ اِذْ اَتَاہُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰی جَبْہَتِہٖ کہ
ناگاہ ایک پتھر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جسی رسول خدا چومتی تہی اس زور سی لگا کہ پیشانی مجروح
ہوگئی اور خون بہنی لگا فَاَخَذَ الثَّوْبَ لِیَمْسَحَ الدَّمَ عَنْ جَبْہَتِہٖ حضرت نی چاہا کہ کپڑی سی خون پیشانیکا
پوچہین فَاَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ عَلٰی قَلْبِہٖ پس ایک تیر زہر آلود سہ پہلو آیا اور
قلب حضرت پر لگا حضرت نی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فرمایا اور سر سوئی آسمان
اوٹہا کی عرض کی خداوندا تو جانتا ہی کہ یہ لعین ایسی شخص کو قتل کرتی ہین کہ روی زمین پر سوا اوسکی

کوئی نواسا رسول خدا کا نہیں ہے ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وہ تیر ایسا کاری لگا تھا کہ دلکو توڑ کر پشت مبارک سے باہر نکل گیا تھا حضرت نے جانب پشت سے وہ تیر نکالا پس شمر لعین پکارا واے ہو تمپر جلد حسین کو قتل کرو فَطَعَنَهٗ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ کَادَ اَنْ یَّقَعَ یہ سنکر سنان ابن انس ملعون نے آگے بڑھ کے ایسا ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا کہ قریب تھا کہ حضرت گھوڑے سے زمین پر گریں قَالَ فَقَالَ اَيُّهَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حضرت نے فرمایا اے اسپ باوفا آیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اے گھوڑے میں ہوں بیٹا فاطمہ زہرا کا اور میں ہوں فرزند علی مرتضی کا فَوَضَعَ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ عَلَی الْاَرْضِ گھوڑے نے حال حضرت پر رو دیا اور ہات اور پاؤں زمین پر پہیلا دئے تا صدمہ جسم شریف کو نہ پہونچے اور حضرت زمین پر گر کر غش ہو گئے اوسوقت اہل حرم میں صداے گریہ زاری بلند ہوئی اوسوقت زینب خاتون بیتابانہ چاک گریبان گریان و نالان سراسیمہ مضطرب الحال بال کہولے ہوئے نکلیں فَصَاحَتْ وَااَخَاهُ وَااِمَامَاهُ وَاحُسَیْنَاهُ اور ہاے بہائی میرے ہاے امام میرے ہاے حسین کے نعرے مارتی تہیں لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِیْ کاشکے زینب کو موت آتی اور یہہ حال اپنے بہائی کا نہ دیکہتی لَیْتَ السَّمَاءَ اِنْطَبَقَتْ عَلَی الْاَرْضِ کاشکے آسمان زمین پر گر پڑتے وَلَیْتَ الْجِبَالَ تَدَکْدَکَتْ عَلَی السَّهْلِ کاش پہاڑ ٹکڑے ہو جاتے زمین پر کہ میرا بہائی فرزند رسول خدا اس بیکسی سے شہید ہوتا ہے وَیْلَكَ یَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ یُقْتَلُ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَنْظُرُ وای تجہپر اے عمر سعد کیا ہو گئی حمیت تیری کہ فرزند رسول خدا شہید ہوتا ہے اور تو دیکہتا ہے فَفَتَحَ الْحُسَیْنُ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ اِلَیْهَا پس جناب امام حسین نے غش سے آنکہیں کہولیں زینب غمدیدہ کی طرف دیکہا چاہا حضرت نے کچہہ فرمائیں ایک تیر حلق حضرت میں ایسا پیوست تہا کہ بولا گیا اور وہ تیر ہی گلوے حضرت سے نہ نکلا حضرت نے اشارے سے فرمایا اے بہن زینب خیمہ میں جاؤ اور میرے جیتے جی خیمے سے نہ نکلو فَرَجَعَتْ اِلَی الْخَیْمَةِ پس جناب زینب بموجب ارشاد حضرت کے خیمہ کو چلیں اِذَا ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ قَدْ ذُبِحَ الْحُسَیْنُ ابہی جناب زینب خیمہ کو نہ پہونچی تہیں کہ آواز بلند ہوئی کہ حسین فرزند رسول خدا قتل ہوا حسین فرزند زہرا ذبح ہو گیا جناب زینب نے جو مڑ کے دیکہا

آہ تو سر جناب امام مظلوم کا نیزہ پر نظر آیا فَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْہَہَا پس جناب زینب بیقرار ہو کر رونین اور سو نہہ پر طمانچہ مارنی لگین وَاُمْطِرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ اور آسمان سی خون برسنی لگا اور مٹی سرخ گرنی لگی وَکُسِفَتِ الشَّمْسُ کَسْفَۃً بَدَتِ الْکَوَاکِبُ اور آفتاب کو گہن لگا ایسا گہن کہ ستارے ظاہر ہوئی لوگونی گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی روایت بست و پنجم مین پانا گھٹو لکا پشت امام کی بعد شہادت پہر مناجات حضرت موسیٰ پہر خون برسنا آسمان سی پہر احوال شہادت امام حسین کا فِی الْمَنَاقِبِ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وُجِدَ عَلٰی ظَہْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ یَوْمَ الطَّفِّ اَثَرٌ ابن شہر آشوب نی کتاب مناقب مین شعیب بن عبد الرحمن سی روایت کی ہی کہ جب جناب امام حسین روز عاشورا شہید ہوئی اور نعش مبارک بیگور و کفن خاک و خون مین غلطان ریگ گرم پر پڑی رہی تو تمام زخم نیزہ و شمشیر حضرت کی سر سی تا بناف سامنی ہی وار لگی تہی اور کوئی زخم پشت مبارک پر نہا کہ حضرت نی وقت جنگ پشت سوی دشمنان نکی تہی مگر چند گھٹی پشت اقدس پر لوگون نی دیکھی فَسَاَلُوْا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ پس پوچہا لوگون نی امام زین العابدین سی کہ یا حضرت آپکی پدر بزرگوار کی پشت پر گھٹی کیسے تہی فَقَالَ ہٰذَا مِمَّا کَانَ یَنْقُلُ الْجِرَابَ عَلٰی ظَہْرِہٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ حضرت رو کر بولی آہ یہ وہ گھٹی میری باپ کی پیٹہ پر تہی کہ ہمیشہ وہ جناب انبار روٹیون اور غلّے کا باندہ کر مخفی راتون کو اپنی پیٹہ پر اوٹھا کر بیوہ زنون اور یتیمون اور مسکینون کی گہر پہونچاتی تہی حضرات جائی تامل و غور ہی کہ ایسی محسن عالم کو کوفیان بیوفا نی آب و دانی سی محروم رکہا اور اوسکی بچے تشنہ لب ذبح کیی اور اوسکی یتیمون کو عوض آب و طعام طمانچہ ماری وَفِیْ مُنَاجَاتِ مُوْسٰی قَدْ قَالَ یَارَبِّ لِمَ فَضَّلْتَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ حدیث مین وارد ہی کہ ایکروز حضرت موسیٰ نے اثنائی مناجات مین عرض کی کہ ای خالق عالم کیا سبب ہے کہ امت خاتم انبیا کو تو نی سب امتون پر فضیلت دی ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَشْرِ خِصَالٍ جناب باری عزاسمہ نی ارشاد کیا دس خصلتون کی باعث سے اونہین فضیلت دی کہ وہ اونین ہونگی قَالَ مُوْسٰی وَمَا تِلْکَ الَّتِیْ یَعْمَلُوْنَہَا حَتّٰی اٰمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یَعْمَلُوْنَہَا حضرت موسیٰ نی عرض کی خداوندا وہ کون کون خصلتین ہین اگر مجھسے ارشاد

تو مین بھی بنی اسرائیل کو حکم کرون اوسکے عمل کا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَلصَّلوٰۃُ وَالزَّکوٰۃُ وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ وَالْجِھَادُ وَالْجُمُعَۃُ وَالْجَمَاعَۃُ وَالْقُرْاٰنُ وَالْعِلْمُ وَالْعَاشُوْرَا خداتعالی نے فرمایا کہ اون دسون خصلتون سے پہلی نماز دوسری زکوۃ تیسری روزہ چوتھی حج پانچوین جہاد چھٹی جمعہ یعنی نماز جمعہ پڑہا کرینگے ساتوین نماز جماعت مین حاضر ہوا کرینگے آٹھوین تلاوت قرآن مجید کرینگے نوین علم فقہ اور حدیث سیکھینگے اور دسوین عاشورا ہی قَالَ مُوْسیٰ یَارَبِّ وَمَا الْعَاشُوْرَا حضرت موسٰے نے کہا بار الہا سب مین سمجہا مگر عاشورا کیا ہی قَالَ اَلْبُکَاءُ وَالتَّبَاکِیْ عَلیٰ سِبْطِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمَرْثِیَۃُ وَالْعَزَاءُ لِمُصِیْبَتِہٖ خداوند عالم نے فرمایا ای موسٰے عاشور سے مراد گریہ کرنا اور رولانا ماتم فرزند خاتم انبیا مین اور مرثیہ کہنا ایام عاشورا مین اور پڑہنا اوسکی مصیبت مین اور مجلس عزا برپا کرنا اوس مظلوم کی یا موسٰے مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ عَبِیْدِیْ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ بَکیٰ اَوْ تَبَاکیٰ اَوْ تَعَزّیٰ عَلیٰ وَلَدِ الْمُصْطَفیٰ اِلَّا کَانَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ثَوَابًا اَیْ سے جو بندہ مومن میرے بندونسے ایام عاشورا مین فرزند رسول کے غم مین آپ روئی یا کسی کو رولادے یا صورت رونیوالونکی بنائے یا مجلس تعزیت برپا کرے بہشت اوسکیلیے واجب ہے وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْ مَالِہٖ فِیْ مُحَبَّتِہٖ اِطْعَامًا کَانَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ اِلَّا بَارَکْتُ لَہُ فِی الدُّنْیَا الدِّرْھَمَ بِسَبْعِیْنَ دِرْھَمًا ای موسٰے جو بندہ روز عاشورا اپنے مال مین سے کچہہ سلوک کریگا کسی مومن سے خواہ کہانا کہلادے یا اور کچہہ سلوک کرے پس ایک درہم کے اوسکے ستر درہم کی برکت دونگا دنیا مین وَکَانَ فِی الْجَنَّۃِ وَغَفَرْتُ لَہُ ذُنُوْبَہٗ اور جنت مین جگہہ دونگا اور بخشونگا گناہ اوسکے صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کیجے کہ جس روز کی گریہ وزاری کی یہ تاکید ہی اوس روز منافقان امت نے عید مقرر کی ہی چنانچہ کعبہ مین ابتک عید ہوتی ہی اور دشمنان دین اوس روز کو روز برکت جانتے ہین کہ جس روز جہان سے سنگ وکلوخ اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے خون تازہ جوش مارتا پاتے تھے یعنی روز عاشور کو وَقَالَ صَادِقٌ وَلَمْ تَبْکِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَی الْحُسَیْنِ وَیَحْیٰی اِبْنِ زَکَرِیَّا اور جناب صادقؑ فرماتے ہین کہ جب سے آسمان خلق ہوا کسی پر نہین رویا مگر حسینؑ ابن علیؑ اور یحیٰی ابن زکریا پر اور منقول ہی کہ روز شہادت جناب امام حسینؑ سے سرخ آسمانسے گرتی تھی

وَقَالَ قُرْطَۃُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَطَرَتِ السَّمَاءُ یَوْمًا نِصْفَ النَّہَارِ عَلٰی شَمْلَۃٍ بَیْضَاءَ قرطہ بن عبد اللہ
کہتا ہے کہ ہمین مطلق شہادت امام حسینؑ کی خبر نہ تہی اور ہمین معلوم نہا کہ فرزند رسول اس بلا مین
گرفتار ہے ناگاہ ایکدن آسمان سے بوندیان پڑنی لگین اور کپڑے سفید باہر پڑے تہے فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھِیَ
دَمٌ جب کپڑون پر پڑین اور ہمنے دیکھا تو وہ خون نظر آیا کہ آسمان سے برستا ہے وَذَھَبَتْ بِالْاِبِلِ اِلَی الْوَادِیْ
لِیَشْرَبَ فَاِذَا ھُوَ دَمٌ اور اونٹ ہمارے جنگل میں گئے پانی پینے کو پس ہمین پانی پینے کو نہ پایا سوا خون کے ہم نہایت
حیران و متعجب تہے ناگاہ خبر پہونچی کہ اوسی روز فرزند رسول خدا بہوکا پیاسا شہید ہوا پس کیونکر یہ حال نہ ہوتا زمین
و آسمانکا ماتم سید الشہداء مین کہ وہ جناب تین دن کے بہوکے پیاسے دہوپ مین کہڑے تہے اور خندق مین آگ روشن تہی اور دشمنان
خدا عوض رحم کے کلمات سخت سے دل حضرتکو مجروح کرتے تہے چنانچہ ابن جویریہ لعین سامنے آکے پکارا یا حسینؑ
وَاَصْحَابَ الْحُسَیْنِ اَبْشِرُوْا بِالنَّارِ فَقَدْ تَعَجَّلْتُمُوْھَا فِی الدُّنْیَا اے حسینؑ اور اے اصحاب حسینؑ بشارت ہو تمہین
آتش جہنم کی تمنے جلدی کی دنیا ہی مین آگ کی حضرت نے پوچہا یہ کون ہے کسی نے کہا ابن جویریہ ہے حضرت نے فرمایا
اَللّٰھُمَّ اَذِقْہُ عَذَابَ النَّارِ فِی الدُّنْیَا خدایا اسے دنیا مین عذاب آتش چکہا تا جائے یہ سزا اس بے ادبی کی فَشَبَّ بِہِ الْفَرَسُ
وَاَلْقَاہُ فِیْ تِلْکَ النَّارِ فَاحْتَرَقَ پس گہوڑا اوس کا بگڑا اور بہاگا اور اوسی آگ مین گہوڑے نے ڈالدیا
کہ وہ شقی اوسی مین جل گیا پہر تمیم بن الحصین ملعون تہا لشکر سے نکلا اور پکارا اے حسینؑ اور اصحاب
حسینؑ اَمَا تَرَوْنَ اِلٰی مَاءِ الْفُرَاتِ یَمُوْجُ کَاَنَّہٗ بُطُوْنُ الْحَیَّاتِ آیا نہین دیکہتے تم طرف آب
فرات کے کہ کیا لہرین مارتا ہے مثل شکم مار کے وَاللّٰہِ لَا اَذُقْتُمْ مِنْہُ قَطْرَۃً حَتّٰی تَذُوْقُوا الْمَوْتَ جُوْعًا
نگروا سد تم نہ پیو پاؤ گے اوس سے ایکقطرہ تا آنکہ تم یونہین پیاسے بہوکے مرجاؤ حضرت نے پوچہا یہ کون ہے
عرض کی اصحاب نے کہ یہہ تمیم بن حصین ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا ھٰذَا وَاَبُوْہُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ یہ اور
اسکا باپ اہل جہنم سے ہے اَللّٰھُمَّ اقْتُلْ ھٰذَا عَطْشَانًا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ خداوندا اس شقی کو آج قتل کر پیاسا
قَالَ فَلَحِقَہُ الْعَطَشُ حَتّٰی سَقَطَ عَنْ فَرَسِہٖ وَوَطِئَتْہُ الْخَیْلُ بِسَنَابِکِھَا فَمَاتَ پس راوی کہتا ہے
کہ دعا حضرت کی تمام نہوئی تہی کہ اوسے پیاس کی شدت ہوئی تا آنکہ وہ شقی مارے پیاس کے گہوڑے سے
گرا اور گہوڑے نے اوس دشمن خدا کو ٹاپون سے روندڈالا پس وہ جہنم کو راہی ہوا پہر حضرت پکارے

اے شیث ربعی اے حجاج بن الحر اے قیس ابن الاشعث اے زید بن الحرث اَلَمْ تَكْتُبُوا اِلَيَّ اَنْ قَدْ اَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَاخْضَرَّتِ الْجِنَانُ فَاقْدِمْ عَلَيْنَا اِنَّكَ جُنْدٌ عَلٰى مُجَنَّدٍ اے بیوفاؤ اور اے بدعہد و اے نامنصفو تم نے نہیں لکھا تھا مجھے کہ درخت بارور ہین باغ سبز ہوئے آپ آئیے کہ لشکر کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے کسی نے جواب ندیا مگر قیس ابن اشعث بیحیا بولا مَا نَدْرِي مَا تَقُولُ وَلٰكِنِ انْزِلْ عَلٰى حُكْمِ بَنِي عَمِّكَ کہ ہم نہین جانتے کہ تم کیا کہتے ہو مگر اب بھی بیعت کر لیجئے ابن عم یزید ابن معاویہ کی تو بچتی ہو حضرت نے فرمایا لَا وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيكُمْ بِيَدِي اِعْطَاءَ الذَّلِيلِ وَلَا اُقِرُّ لَكُمْ اِقْرَارَ الْعَبِيدِ قسم ہے خدا کی کہ حسین فرزند رسول الثقلین کبھی ہاتھ واسطے بیعت کے اس ذلت و خواری سے ندیگا اور نہ اقرار کریگا مثل اقرار کرنے غلامونکی یہہ سنکر قیس بن اشعث لعین لشکر سے نکل کے پکارا یَا حُسَيْنَ ابْنَ فَاطِمَةَ اَيَّةُ خِدْمَةٍ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَيْسَتْ بِغَيْرِكَ اے حسین پسر فاطمہ کون سی خدمت ہے تمہارے لیے رسول خدا سے کہ وہ تمہارے غیر کے لیے نہین ہے حضرت نے آیۂ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ کو تمام پڑہا اور پھر حضرت نے فرمایا یہ کون ہے اصحاب نے نام اوس شقی کا بتایا تو حضرت نے دست مبارک اوٹھا کے دعا کی اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ ذُلًّا فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَا دَاهُ اَبَدًا خداوندا اس شقی کو ایسی ذلت دکہا آج کہ کبھی ندیکھی ہو پس اوسے ایک عارضہ لاحق ہوا اور لشکر سے پاخانے گیا فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَقْرَبًا فَلَدَغَتْهُ فَمَاتَ بَادِيَ الْعَوْرَةِ پس خدا نے ایک بچہو کو اوسپر مسلط کیا پس اوس بچہو نے اوسے ڈنک مارا کہ وہ شقی ننگا بول و غایط مین لوٹتا ہوا داخل جہنم ہوا یہہ سب معجزات فرزند رسول کے دیکھکے عمر سعد لعین نے ایک تیر چلہ کمان مین جوڑ کے سوے لشکر جناب امام حسین مارا اور پکارا اِشْهَدُوا اَنِّي اَوَّلُ رَامٍ اے اہل کوفہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقی نے پہلے تیر لشکر امام حسین علیہ السلام پر مارا ہے خداوند اسکو جہنم پس پھر تو تمام لشکر شقاوت اثر کے تیر لشکر امام پر چلے کہ کوئی لشکر سرور سے باقی نرہا کہ وہ زخمی نہوا ہو وَقِيلَ قُتِلَ فِي هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ ایک روایت مین ہے کہ اوسی حملے مین پچاس اصحاب امام مظلوم کے شہید ہوئے پس وہ چند یار حضرت بھی تہوڑے عرصے مین باری باری آقا پر نثار ہو گئے اور وہ یکہ و تنہا نرغۂ اشقیا مین کھڑے رہ گئے اور چارون طرف سے نیزہ و تیر اوس امام دلگیر پر چلتے تھے رُوِيَ فِي بِحَارِ الْاَنْوَارِ لَمَّا جَرَحُوا عَلَى الْحُسَيْنِ كَثِيرًا لْجِرَاحَاتِ

جمع الملاعین حولہ بحار میں منقول ہے کہ جب زخمہاے بیشمار سے جسم فرزند رسول کو افگار کیا پس
بہت سے شقی گرد حضرت کے جمع ہوے وضرب علیہ الرمح انس بن مالک پس ایک نیزہ حضرت کے
انس بن مالک لعین نے مارا وایضا ضرب الرمح علی جنبہ الشریف صالح بن وھب فالقی
من الفرس علی الجنبہ الایمن اور پہر ایک نیزہ اس زور سے صالح ابن وہب شقی نے پہلوے اقدس میں
مارا کہ حضرت گہوڑے سے پہلوے راست کے بہل گر پڑے وقام بعدہ علی رجلیہ لیکن حضرت پہر جلد تلوار
پکڑ کر کھڑے ہوگئے فضرب الملعون السیف علی عضدہ پس اوسی شقی نے ایک تلوار بازوے حضرت
پر ماری فقتلہ علیہ السلام حتی دخل فی النار پس حضرت نے بہی ایک تلوار اوس شقی کو ماری
کہ وہ واصل جہنم ہوا وضرب رجل اخر علی کتفہ حتی خر علی الارض اور ایک بیحیا نے ایک تلوار
شانہ پر حضرت کے ایسی زور سے ماری کہ حضرت زمین پر گر پڑے فجمعوا حولہ وضرب الملعون الرمح
علی الحلقوم ونزع منہ وضرب علی صدرہ حتی ھوی الی الارض پس جمع ہوگئے بہت
ملعون گرد حضرت کے ایک بیرحم نے نیزہ حلقوم نازنین بوسہ گاہ رسول پر مارا اور پہر نکال کے وہان سے
سینہ اقدس پر اس زور سے مارا کہ حضرت زمین پر گر پڑے والتفت الساق بالساق اور حضرت
پاؤن پر پاؤن رگڑنے لگے ولم یقربوا فی ھذا الوقت عندہ بسبب مہابتہ اوس پر بہی کوئی قریب
حضرت کی ہیبت سے نہ آتا تہا پس شمر لعین پکارا فوج کو لما تفرقتم من الحسین امھاتکم یجلسن
فی عزائکم کیون جدا ہوے تم حسین سے مائین تمہاری تمہارے غم مین بیٹہین وبادر بنفسہ الخبیث
علی قتلہ یہ کہکر وہ شقی متوجہ قتل حضرت کا ہوا فالان کیف اقول ما صنع الملعون
بالحسین پس آہ کیونکر کہون اور کس زبان سے بیان کرون جو بے ادبی کی اوس ملعون نے ہمارے
سید مظلوم سے انہ ضرب الرجل النجس علیہ حتی القی علی وجہہ کہ پانے نجس سے اپنے اوس
شقی نے ایک ٹہوکر حضرت کو ماری کہ حضرت کو مونہہ کے بہل اولٹ دیا واختہ الزینب لما تری الحال
علی ھذا المنوال اور بہن حضرت کی زینب خاتون دختر زہرا نے یہ حال جو دیکہا سرعت الیہ وتقول
بیتاب ہوکر میدان کو دوڑین اور کہتی تہین واحسیناہ واخیاہ ہاے حسین میرے ہاے بہائی میرے

یہ کیا حال ہوا تہارا اور عمر سعد اوسوقت قریب حضرت کے کہڑا تہا اوس سے مخاطب ہو کر بولین یا عُمَرُ تَنْظُرُ اِنَّ شِمْرَ یَقْتُلُ اَخِیْ بِاِسَاءَۃِ الْاَدَبِ ای عمر سعد دیکہتا ہی تو کہ میری بہائیکو شمر کس بے ادبی سے قتل کرتا ہی پس عمر سعد نے رو دیا اور منہ زینبؑ کی طرف سے پہیر لیا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِہِ الشَّرِیْفِ وَقَطَعَ رَاْسَہٗ بِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ ضَرْبَۃً اور کس منہ سے کہون کہ شمر لعین کہان پاؤن رکہہ بیٹہا تہا سینہ اقدس پر پاؤن رکہے تہا دو بارہ ضرب سے سر اقدس کو جدا کیا اور ہم سبکو رُلا گیا روایت بست و ششم روایت ریان بن شبیب ثواب بکا مین پہر نازل ہونا فرشتے کا واسطے خبر شہادت جناب امام حسینؑ کے اور نازل ہونا ملائکہ کا رسول خدا پر تعزیت امام حسینؑ کے لیے پہر مصائب حسینؑ اور آنا سید احنف کا اور شہید ہونا امام حسینؑ کا ریان ابن شبیب سے منقول ہی کہ کہا اوس نے کہ پہلی تاریخ محرم کو گیا مین جناب امام رضاؑ کے پاس قَالَ یَا بْنَ الشَّبِیْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْهِ الظُّلْمَ وَالْقِتَالَ لِحُرْمَتِهٖ جناب امام رضاؑ نے فرمایا ای پسر شبیب تحقیق کہ محرم وہ مہینا تہا کہ کافر حرام جانتے اسمین قتال اور ظلم کو بسبب حرمت اس کے فَمَا عَرَفَتْ هٰذِہِ الْاُمَّۃُ حُرْمَۃَ شَهْرِهَا وَلَا حُرْمَۃَ نَبِیِّهَا پس نہ پہچانی اس امت نے حرمت اس مہینے کی اور نہ پہچانی حرمت اپنے نبیؐ کی لَقَدْ قَتَلُوْا فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ ذُرِّیَّتَهٗ کافر تک قتال کو برا جانتے تہے مگر اس امت نے قتل کیا اس مہینے مین عترت نبیؐ اور اولاد رسول خدا کو وَسَبَوْا نِسَاءَہٗ وَانْتَهَبُوْا ثِقْلَهٗ اور سر برہنہ کیا مستورات پیغمبرؐ کو اور لوٹ لیا اسباب الحرم کا پس نہ بخشے خدا اونہین کبہی کہ ظلم کیا اونہون نے ای پسر شبیب اگر تو رونیوالا ہو کسی چیز کو تو رو حسین ابن علیؑ پر فَاِنَّهٗ ذُبِحَ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ کہ حسینؑ اسطرح ذبح کئے گئے ہین کہ جسطرح سے ذبح کیا جاتا ہی گوسفند اور سترہ اہلبیت حضرت کے کہ شبیہ و نظیر اپنا نہ رکہتے تہے زمین مین اور نازل ہوئی چار ہزار فرشتے نصرت حسینؑ کو فَوَجَدُوْہُ قَدْ قُتِلَ فَهُمْ عِنْدَ قَبْرِهٖ شُعْثًا غُبْرًا لیکن جناب امام حسینؑ اسوقت شہید ہو چکے تہے پس وہ فرشتے باچہرہای غمگین گرد و غبار آلودہ قبر جناب امامؑ کے مجاور ہین جب تک قائم آل محمدؐ ظہور کرین اور جب جناب صاحب الامر ظاہر ہونگے تو وہ حضرت کے

انصار میں ہونگا اور پکارینگے یا لثارات الحسین کہاں ہیں بدلا لینیوالے خون سید الشہدا کے
ای پسر شبیب روایت کی میرے آبائے طاہرین نے جناب امام زین العابدین سے لما قتل جدی
الحسین امطرت السماء دما وترابا احمر کہ جس وقت جناب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان نے
لہو کا مینہہ برسایا اور خاک سرخ رنگ زمین پر گرائی ای پسر شبیب اگر روئے تو حسین پر حتی تسیل
دموعک علی خدیک پس جاری ہوں آنسو تیرے دونوں رخساروں پر غفر اللہ لک کل
ذنب اذنبتہ صغیرا کان او کبیرا تو بخشے گا خدا سب گناہ تیرے خواہ صغیرہ ہونگے خواہ کبیرہ ای
پسر شبیب اگر تو چاہے کہ جنت میں درجات بلند ہوویں فاحزن لحزننا وافرح لفرحنا پس محزون
ہو ہمارے حزن کے لیے اور خوش ہو ہماری خوشی کیواسطے وعلیک بولایتنا اور تجھپر واجب ہے دوستی
اور ولایت ہماری فلو ان رجلا احب حجرا لحشرہ اللہ معہ یوم القیمۃ پس اگر کوئی شخص
دوست رکھیگا پتھر کو تو حشر اوسکا خدا اوس پتھر کے ساتھ کریگا روز قیامت کو اور ابن ابی عون سے
منقول ہے کہ جب پیدا ہوئے امام حسین تو اترا ایک فرشتہ فردوس اعلی کا طرف دریائے اعظم کے
اور اوسنے اطراف زمین و آسمان میں ندا کی یا عباد اللہ البسوا ثیاب الاحزان والتفجع والاشجان
ای بندگان خدا پہنو کپڑے حزن و غم کے اور لباس اندوہ و ماتم کے فان فرخ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ مذبوح مظلوم مقہور پس تحقیق کہ فرزند محمد کا ذبح کیا جائیگا ظلم و قہر کیا جائیگا بعد ازان
آیا رسول خدا کے پاس ایک مٹی لیے ہوئے اور کہنے لگا یا حبیب اللہ یقتل علی ہذہ الارض قوم
من اہل بیتک ای حبیب خدا قتل کی جائیگی اس زمین پر ایک قوم تمہارے اہلبیت میں سے
تقتلھم فئۃ باغیۃ من امتک قتل کریگا اونہیں ایک گروہ باغی تمہاری امت میں سے لعنہا اللہ
متعدیۃ فاسقۃ وہ گروہ باغی ظلم کرنیوالے فسق کرنیوالے تعدی کرنیوالے ہونگے یقتلون فرخک
الحسین بن بنتک الطاہرۃ قتل کرینگے تمہارے فرزند حسین کو جو بیٹا تمہاری دختر طاہرہ کا ہے
وھذہ تربتہ اور یہہ خاک ہے کربلا کی پس ایک مشت خاک کربلا دی اور کہا کہ اسے احتیاط سے رکھیو
حتی تراھا قد تغیرت واحمرت وصارت کالدم جب دیکھنا کہ یہ متغیر ہوگئی اور سرخ

ہوکر مثل لہو کی ہوگئی ہی فَاعْلَمْ اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانیو کہ فرزند تمہارا حسینؑ
شہید ہوگیا اور کچھہ اوس خاک مین سی وہ فرشتہ لیکر آسمان پر اوڑ گیا حضرت اوسی بار بار سونگھتی
اور روتی تھی اور فرماتی تھی قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ يَا حُسَيْنُ لعنت کری خدا تیری قاتل کو اے حسینؑ
اور داخل کری اوسی جہنم مین اور برکت نہ دی اوسی خدا پھر وہ خاک حضرت نی ام سلمہ کو دی وَاَخْبَرَهَا
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بِطَفِّ كَرْبَلَاءَ اور خبر دی ام سلمہ کو قتل حسینؑ سی زمین کربلا پر اور فرمایا يَا
اُمَّ سَلَمَةَ خُذِيْ هٰذِهِ التُّرْبَةَ اِلَيْكِ وَتَعَاهَدِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِيْ ای ام سلمہ لو اس خاک کو
اور احتیاط سی رکھو بعد میری وفاتکی فَاِذَا رَاَيْتِهَا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ دَمًا پس
جب دیکھنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا تغیر ہوا ہی اور سرخ ہوکر خون تازہ ہوگئی ہی فَاعْلَمِيْ اَنَّ
وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَفِّ كَرْبَلَاءَ پس جانیو کہ فرزند میرا حسینؑ قتل کیا گیا میدان
کربلا مین ام سلمہؓ نی اوسی احتیاط سی رکھا پس جب امام حسینؑ برس دنکی ہوی نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلَكٍ اِلَى النَّبِيِّ تو آئی خدمت جناب پیغمبرؐ مین بارہ ہزار فرشتی اس شکل سی کہ صورتین
اونکی پراگندہ سرخ چہری آنکھونسی آنسو جاری تھی اونہون نی اپنی پر بدیدہ تر حضور پیمبرؐ مین پہیلا دئی اور
کہنی لگی ای حبیبؐ خدا تیری فرزند حسینؑ پر نازل ہوگی وہ بلا کہ جو نازل ہوئی تھی قابیل کی ہاتھہ سے
ہابیلؑ پر پس ہم پرسا دیتی ہین تمہاری فرزند کا راوی کہتا ہے کہ پھر کوئی فرشتہ باقی نرہا
آسمان پر مگر یہ کہ نازل ہوا رسولؐ خدا پر اور پرسا دیا رسولؐ خدا کو اونکی فرزند حسینؑ کا اور مراتب
حسینؑ بیان کرتی تھی جو عوض شہادت مین اون حضرت کو روز حشر ملین گی اور اجر و ثواب زائران
حسینؑ اور گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کرتی تھی اور پرسا دیکر روتی تھی
وَالنَّبِيُّ مَعَهُمْ يَبْكِيْ اور رسولؐ خدا بھی اون کی ساتھہ روتی تھی اور دعای بد حق مین قاتلان حسینؑ کی
فرماتی تھی پس یہہ تو حال ابتدا امام معصوم تھا اور احوال انجام امام مظلوم یہہ ہی کہ جب دشت
غربت مین وہ امام اتقیا مہمان کوفیان پر دغا ہوا اور تعظیم و تواضع ایکطرف خیمی تک حضرت کی
دریای فرات سی او ٹھادی ساتوین سی پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار یا تمہ سب

اون کو باری باری تشنہ لب گرسنہ شکم روز عاشورا سامنے اونکی ٹکڑی ٹکڑی کی حَتّٰی قَتَلُوا فِیْ حِجْرِہٖ
اِبْنَہُ الرَّضِیْعَ بِالسَّہْمِ یہان تک کہ قتل کیا گود مین امام مظلوم کے فرزند شیرخوار اونکا تیر سے واعظ حسینیہ
مین بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے فَلَمَّا لَمْ یَبْقَ مِنْ اَقْرِبَاءِ الْحُسَیْنِ فِی الطَّفِّ
کربلا جب کوئی باقی نرہا اقربا سے جناب امام حسین سے میدان کربلا مین وَھُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْظُرُ
یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَیَقُوْلُ وَاعَطَشَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ تو حضرت چپ وراست بنگاہ حسرت دیکھتے
اور فرماتے تھے افسوس تشنگی اور ہاے کمی انصار کی وَیَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ وَیَطْلُبُ الْمَاءَ اوریہ
حال تھا شدت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتے تھے اور اون بیرحمون سے پانی مانگتے تھے کون تھا جو
فرزند رسول کو پانی دیتا سوا تیر و شمشیر لگانے کے کوئی جواب بھی ندیتا تھا ناگاہ جانب قبلہ سے ایک گرد
نمودار ہوئی اور اوسمین سے ایک شخص ہتیار لگائے کفن پہنے نمودار ہوا اور حضرت کے قریب آکے بولا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ سلام ہو تمپر اے فرزند رسول خدا
اور آپ کے جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نے بکمال نوازش و الطاف فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا شَیْخُ
تو کون ہے جو اس صحراے پر آفت مین اور عالم تنہائی مین مجھسے غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے سلامتی
تو بھیجے اسوقت بہت دور ہے اور فرزند رسول خدا کا کوئی شخص شفیق نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو شہیدان
سابق مین سے ہے یہان کسواسطے آیا ہے اور نام تیرا کیا ہے اوسنے عرض کی جُعِلْتُ فِدَاکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اِسْمِیْ اَحْنَفُ مِنْ اَصْحَابِ جَدِّکَ قربان ہوں تمپر اے فرزند رسول خدا نام میرا اسید احنف ہے اور مین
تمہارے جد امجد کے اصحاب مین سے ہون سبب آنیکا یہ ہے رَاَیْتُ یَوْمًا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَبْکِیْ کہ ایک روز دیکھا مینے
کہ پیغمبر خدا روتے ہین اور آنسو حضرت کی آنکھوں سے جاری ہین فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا لَکَ تَبْکِیْ پس عرض کی مینے پدر و مادر میرے فدا ہون تم پر اے یا رسول اللہ کیون روتے ہو قَالَ
اَتَانِیْ جَبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ وَلَدِیَ الْحُسَیْنَ حضرت نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجھے کہ امت میری قتل کریگی میرے فرزند حسین کو اور لاکے مجھے خاک اوس جگہہ کی دی ہے کہ وہ سرخ
رنگ ہے پس جو کوئی اوس روز حال بیکسی مین اور تشنگی مین میرے فرزند مظلوم حسین کا ساتھہ دیگا

اور جان اوسپر نثار کریگا جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَ سَبْعِیْنَ شَہِیْدًا تو حقتعالی اوسی ثواب ستر شہیدونکا عطا فرمائیگا یہ حدیث میری خیال مین تہی کہ جناب رسول خدا جد نامدار آپکی جہاد کو تشریف لیگئے وہان بہت اصحاب نی جان اپنی حضرت پر نثار کی یہان تک کہ نوبت غلام کی پہونچی اور زخمی ہوکر زمین ہی گہوڑی سی گرا تو جناب رسول خدا نی شفقت و نوازش سی سر غلام کا اوٹھاکے اپنی زانوی مبارک پر رکہا اور فرمایا کہ ای اخنف جو تیری دلمین آرزو ہو بیان کر عرض کی مینی یا رسول اللہ یہ آرزو ہی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ جو حسین کا ساتہہ کربلا مین دیگا تو خدا مرتبہ ستر شہیدونکا اوسی عطا کریگا ای حضرت درگاہ الٰہی مین میری واسطے یہہ دعا کیجی کہ تا ہنگام معرکہ کربلا مین قبر مین امانت رہون جس دن آپکا نواسا بیکس و غریب نرغۂ اہل جفا مین گرفتار ہو دوبارہ قدرت خالق سے زندہ ہوکر آپکی فرزند دلبند پر اپنی جان نثار کرون یہ سنکی حضرت نی میری حقمین دعا کی حضرت کی دعا کی برکت سے آج تک مین قبر کی اندر خواب خوش مین تہا اِذْ نَادَانِیْ مَلَکٌ قُمْ یَا اَخْنَفُ اَنْجِزْ مَا وَعَدْتَ اِنَّ اِبْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَحِیْدًا غَرِیْبًا بَیْنَ الْاَعْدَآءِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا ناگاہ ایک فرشتہ نی مجہہ آواز دی اوٹہہ ای اخنف آج روز وعدہ وفائی کا ہی آج فرزند رسول خدا بیکس و تنہا نرغۂ اہل جفا مین گرفتار ہی یہہ سنکی مین مضطرب الحال خدمتمین حاضر ہوا ہون تا اپنی آرزو کو پہونچون حضرت نے باچشم اشکبار اوس بزرگوار کو اذن جہاد دیا فَجَاءَ لِلْقِتَالِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ پس آیا وہ بزرگ میدان حرب مین بہت سی لعینون کو واصل جہنم کرکی سید اخنف رکاب سعادت امام مین شہید ہوی خیال کیجی کہ مردی تک آرزوی جان نثاری کرین اور وہ لعین کہ جو امت رسول خدا مین کہلاتی تہے وزا رحم نکہا وین چنانچہ راوی کہتا ہی کہ دیکہتا تہا مین کہ جناب امام حسین شدت ضعف سی سر مبارک قربوس زین پر جہکائی تہی اور کبہی آسمان کیطرف نظر کرکی فرماتی تہی اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ یَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکَ خداوندا گواہ رہ تو اس قوم پر کہ قتل کرتی ہین تیری پیغمبر کی بیٹی کی بیٹے کو اُحْکُمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ ہٰذَا الْقَوْمِ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ حکم کر تو درمیان میری اور اس قوم کی ساتہہ حق کی اور تو بہترین حکم کنندگان ہی اور کبہی اوس قوم کی طرف مخاطب ہوکر فرماتی تہے

يا قوم انا ابن محمد المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم قتل عطشانا اے قوم میں فرزند تمہارے
نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہوں اور قریب ہے کہ پیاسا قتل ہو جاؤں وفی روی لما اشتد
العطش على الحسين عليه السلام جاء الى الفرات واراد ان يشرب الماء اور ایک روایت
میں ہے کہ جب شدت تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا اور کسی نے اوس جناب کو پانی نہ دیا تو وہ
حضرت نہر فرات کی طرف تشریف لائے اور ارادہ کیا کہ پانی پئیں فرمی اللعين بسهم فوقع
على فمه ایک لعین نے ایک تیر چلہ کمان میں جوڑ کر دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سے بھر گیا
فجاء السنان ابن الانس لعنه الله وضرب الرمح على صدره حتى خرج عن ظهره
پس سنان ابن انس ملعون آیا اور اس زور سے کافر نے سینۂ اقدس پر نیزہ مارا کہ پشت مبارک توڑ کر
باہر نکل گیا فجذب اللعين رمحه فوقع الحسين مغشيا على الارض يخور في دمه
پس جب لعین نے نیزے کو کھینچا تو حضرت منہ کے بل گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور اپنے لہو میں لوٹنے لگے
ويضربون عليه السيوف حضرت تو لوٹتے تھے اور ظالم حضرت پر تلواریں مارتے تھے وكانت فرسه
عند راسه تبكي فاشار بيده اسكت ولا تبكِ اور گھوڑا حضرت کا بحال پر اوس جناب کے سرہانے
کھڑا روتا تھا پس حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اے گھوڑے تو نہ رو اور صبر کر تم جانتے ہو پھر حضرت
اوٹھ بیٹھے فجاء الكندي لعنه الله فضرب اللطمة واخذ العمامة عن راسه پس ملک
ابن بشر الکندی ملعون آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لیگیا اللهم
العن قتلة الحسين واصحابه روایت بست و ہفتم خواب رسول خدا پہر احوال
سید علوی اور پہر بیان کرنا اون کا احوال جناب امام حسین عن امير المومنين
ان رسول الله اخذته سنة وهو على منبره فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ ایک روز جناب
رسول خدا منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ حضرت کو غنودگی عارض ہوئی فرأى في منامه ان رجالا
ينزون على منبره نزو القردة يردون الناس على اعقابهم القهقرى پس خواب میں
دیکھا حضرت نے کہ بہت شخص منبر رسول خدا پر چڑھ جاتے ہیں مثل بندروں کے اور منبر پر سے آدمیونکو دین سے

سوی کفر حضرت جو چونکی خواب سی تو نہایت غمناک بیٹھی تھی پس آئی جبرئیل یہہ آیت لیکر وَمَا جَعَلْنَا
الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ
إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا یعنی نہین گردانا اس خواب کو کہ دکہایا ہمنی تمہین مگر آزمائش واسطی
واسطے آدمیونکی اور شجرہ ملعونہ قران مین یعنی بنی امیہ ڈراتی ہین ہم اونہین پس نہ زیادہ ہوگا اونکا
مگر سرکشی عظیم قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ أَعَلَى عَهْدِي قَالَ لَا وَلَكِنْ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ
مِنْ مُهَاجَرِكَ فَتَلْبَثُ بِذَلِكَ عَشْرًا حضرت نی فرمایا ای جبرئیل بنی امیہ کو تسلط میری زمانی مین ہوگا
وہ بولی نہین مگر پہریگی اسلام کی چکی ہجرت سی آپکی دس برس ثُمَّ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ عَلَى
رَأْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ مُهَاجَرِكَ فَتَلْبَثُ بِذَلِكَ خَمْسًا بعد ازان چلیگی چکی اسلام کی
انتہائی پینتیس برس ہجرت سی آگی تا پانچ برس پہر تہم جاویگی اور پہریگی رحا ضلالت تا انکہ ٹہر جائی اپنی
قطب پر اوسوقت نازل کیا خدا نی إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور فرمایا شب قدر بہتر ہی اون ہزار
مہینون سی کہ پادشاہت کرینگی اون ہزار مہینون مین بنی امیہ یعنی عبادت ایک شب قدر کی اونکی
ہزار مہینی کی پادشاہت سی بہتر ہی پس وہ دس برس جو رحا اسلام پہری تہی ایام جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی اور وہ پانچ برس انتہائی چونتیس برس سی رحا اسلام جو چلی وہ ایام خلافت ظاہری
جناب امیر کی تہی اور بیچ کی ایام وہ ایام ضلالت تہی کہ جس مین قرآن جلائی گئی دروازہ اہلبیت رسولخدا
جلا کر توڑا گیا پہلو بضعہ رسول خدا مجروح ہوا باغ فدک چہینا گیا جناب مشکل کشا کی گلوی مبارک
مین رسی باندہی گئی پس گویا بیخ شجرہ ملعونہ کی یہہ شقی تہی جنہون نی یہہ ستم آل رسول پر کئی اور وہ
جب ایام آئی کہ جسمین شجرۂ ملعونہ ہرا ہوا تو نونہال شہر خدا خشک ہونی لگا اور بوستان فاطمہؑ زہرا
قلم ہونی لگا اور حدیقۂ رسول خدا چہٹنے لگا پس اون ہزار مہینون مین جو جو روستم ہوی ہین وہ سب
ظاہر ہین مگر جب آیا زمانہ عباسیہ کا اون ملعونون نی چاہا کہ ظلم وجفا مین سبقت لیجائین بنی امیہ
پس نہ تہی امام حسینؑ کہ اونہین وہ ظالم شہید کرتی مگر حکم کیا کہ اونکی قبر کہود کی مٹا دو تا نام حسین
ابن علی کا مٹ جای اور زائرون کو قتل کا حکم دیا کبہی پانی کاٹ کر لاتی تہی اور کبہی ہیلچی لگاتی تہی

یہ ظلم ہوا قبر امام حسینؑ پر کہ قبر شریف بلند ہوتی تھی جون جون وہ لعین سعی کرتے تھے جب اوسپر قادر
تھوے تو حکم کیا بغداد مین قبور قریش کو کھود کے ہڈیان قریشونکی جلا دین اور شاعرونکو حکم کیا کہ
العیاذ باللہ ہجو کہو علیؑ و فاطمہؑ کی مقرو ابن سکرہ ملعون نے ہجو کہی خدا اوسپر عذاب زیادہ کرے اور
ہزار شیعہ اور سادات کو شہید کیا اور عمار تو نہین جیتا چھن دیا روایت کی ہے شعبی نے کہ علمای اہل سنت
سے ہے کہ بلایا مجھے حجاج بن یوسف نے عید اضحی کو وَقَالَ بِمَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ مِثْلَ هٰذَا الْيَوْمِ
اور بولا وہ لعین ای شعبی کس چیز سے لوگ تقرب ڈھونڈتے ہین خدا سے آج کے روز فَقُلْتُ بِالْاُضْحِيَةِ
وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کہا مینے آج رضای خدا کے لئے قربانی کرتے ہین تصدق دیتے ہین
افعال تقوی اور پرہیزگاری کے کرتے ہین وہ شقی یہ سنکے بولا ای شعبی جان تو کہ آج ارادہ کیا ہے مینے
کہ قربانی کرون ایک سید حسینی کی ابھی یہہ کہتا تھا کہ ایک آواز میرے کانمین زنجیرونکی آئی مینے خوف سے
اور دیکھا وَاِذَا قَدْ مَثَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ وَفِيْ عُنُقِهِ سِلْسِلَةُ حَدِيْدٍ وَفِيْ رِجْلَيْهِ
قَيْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ ناگاہ دیکھا مینے کہ حجاج لعین کے سامنے ایک سید علوی کو لاکے کھڑا کیا کہ زنجیر آہنی
اون بزرگ کے گلے مین اور پاؤن مین بیڑیان پڑین تھین حجاج بولا آیا نہین ہے تو فلانا علوی فلانے سید کا
بیٹا وہ بولے ہان مین وہی ہون فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ذُرِّيَّةُ رَسُوْلِ اللهِ
پس حجاج بولا آیا تو قائل ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ ذریت رسول خدا سے ہین قَالَ مَا قُلْتُ هٰذَا وَلٰكِنْ
اَقُوْلُ اِنَّهُمَا وَلَدَا رَسُوْلِ اللهِ وَاِنَّهُمَا دَخَلَا فِيْ ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهٖ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِكَ
يَا حَجَّاجُ کیا شجاع تھے وہ بولے مین تو یہ نہین کہتا بلکہ مین تو یہہ کہتا ہون کہ وہ دونون فرزند رسول خدا ہین
اور نور مقدس اونکے داخل ہوئے پشت رسول خدا مین اور پیدا ہوئے صلب رسول خدا سے یہ کہتا ہون
تجھے ذلیل کرنیکو اور تیری ناک خاک مذلت پر رگڑنیکو ای حجاج اسبات سے وہ ملعون تکیہ لگائے
بیٹھا تھا سیدھا ہو بیٹھا اور غصے سے گردن کی رگین پھول آئین اور بولا وای ہو تجھپر اگر دلیل لای میرے لیے
اس بات پر قرآن سے تو خیر وگرنہ قتل کرونگا تجھے اور اگر دلیل لایا قرآن سے تو یہہ عبا جو پہنے ہون
تجھے دونگا اور قید سے چھوڑ دونگا پس شعبی کہتا ہے کہ اگرچہ مین حافظ تھا ہر چند مین نے غور کی کوئی

آیت میرے خیال مین نہ آئی محزون ہوا مین اور دل مین کہا مینے کہ سید علوی قتل ہوا کہ اون بزرگ نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا حجاج ملعون نے قطع کلام کیا اور کہا شاید چاہتا ہے تو کہ آیہ مباہلہ سے مجھپہ
حجت لائی تو وہ قول خدا ہے قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ کہہ اے رسول خدا انصاری سے آؤ بلائین
ہم اپنے فرزندونکو اور تم اپنے فرزندونکو حال آنکہ یہ آیت صاف ہے کہ حسنین فرزند رسول خدا ہین مگر اوس
شقی نے عہا مین اس آیہ کو نہ مانونگا فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَاللّٰهِ هِيَ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَلٰكِنِّي اٰتِيْكَ
بِغَيْرِهَا ثُمَّ ابْتَدَءَ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ علوی بولے واللہ یہہ آیت حجت موکد ومعتمد ہے
مگر مین سوا اسکے اور آیت لاؤن گا پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سے اونھون نے بفصاحت تمام
یہ آیت پڑھی وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک
کو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت کی ہمنے قبل اس سے اور ذریت نوح یا ابراہیم سے ہدایت کی ہمنے داؤد
و سلیمان اور ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کو اور یون جزا دیتے ہین ہم نیکو کارونکو اور ہدایت کیا
ہمنے ذریت نوح و ابراہیم سے زکریا اور یحییٰ کو اور الیاس کو کہ یہ سب صالحین سے تھے اور نام حضرت عیسیٰ کا
کہ بعد حضرت یحییٰ کے اس آیت مین ہے اوسے چھوڑ دیا پس حجاج لعین بولا کہ اے علوی نام حضرت عیسیٰ کا
کیون نہ لیا قَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ وہ سید بولے سچ کہا تو نے اے حجاج مینے نام عیسیٰ کا نہین لیا فَبِاَيِّ
شَيْءٍ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ پس اے حجاج عیسیٰ کس جہت سے داخل ہوئے صلب
نوح و ابراہیم مین کہ وہ بے پدر پیدا ہوئے قَالَ مِنْ حَيْثُ اُمِّهٖ حجاج بولا عیسیٰ داخل ہوئے صلب
نوح و ابراہیم مین ماں کی طرف سے پس سید علوی بولے كَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ اُمِّهِمَا اے حجاج اسی طرح حسن و حسین داخل صلب رسول خدا ہوئے ماں کی طرف سے
فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّمَا اُلْقِمَ حَجَرًا پس حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکے منہ پتھر دیدیا پس بولا
حجاج کیا دلیل ہے امامت حسنین پر سید بولے ثابت ہے امامت گواہی رسول خدا سے کہ فرمایا ہے ابناي هذان

بزرگواروں کو دلالۃ ای ھٰذانِ یَعنِی الحُسَنَ وَالحُسَینَ اِمامانِ قاما او قعدا یعنی یہہ دونو فرزند میرے یعنی حسنین دونون امام ہین خواہ جہاد کرین خواہ بیٹھہ رہین بسبب نہ پانے انصار کو اور یہی فرمایا حضرت نے اپنی ھٰذا یَعنِی الحُسَینَ اِمامٌ اَخُو اِمامٍ اِبنُ اِمامٍ اَبُو الاَئِمّۃِ التِّسعَۃِ تاسِعُھُم قائِمُھُم یہہ فرزند میرا حسین امام ہے بھائی امام کا ہے بیٹا امام کا ہے باپ نوا ماموں کا ہے کہ نوان اونکا قائم ہے حجاج یہہ سنکے بولا العلوی کیا تھا سن شریف حسین کا قال ثَمانٍ وَخَمسُونَ سَنَۃً سید نے کہا سن شریف اٹھاون برس کا تھا پھر بولا فی اَیِّ یَومٍ قُتِلَ العلوی کس دن حسین مارے گئے قال یَومَ العاشِرِ مِنَ العاشُوراءِ بَینَ الظُّھرِ وَالعَصرِ فِی یَومِ الجُمعَۃِ سید نے فرمایا شہید ہوئے وہ جناب دسوین تاریخ محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کسنے شہید کیا حسین کو سید بولے کہ بھیجا لشکر ابن زیاد نے حکم یزید سے واسطے قتل حضرت کے جب مقابل ہوئے دونون لشکر واسطے جنگ کے روز عاشورا وضع عُمَرُ بنُ سَعدٍ سَھماً فِی کَبِدِ قَوسِہٖ ثُمَّ رَمٰی بِہٖ نَحوَ الحُسَینِ پس عمر سعد نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کے لشکر امام حسین پر مارا اور بولا اپنے اصحاب سے گواہ رہنا کہ پہلا تیر اوس لعین نے لشکر حسین پر مارا ہے پس سب ملعونوں نے تیر حضرت کے لشکر پر مارے کہ کوئی اصحاب حضرت سے باقی نرہا کہ زخمی نہوا ہو وقتل قُتِلَ فِی ھٰذِہِ الحالَۃِ خَمسُونَ رَجُلاً مِن اَصحابِہٖ اور یہہ بھی منقول ہے کہ اوسی حملے مین پچاس اصحاب حضرت کے شہید ہو گئے پس حضرت نے فرمایا مہیا ہو موت ہو خدا تمپر رحمت کرے کہ یہہ تیر تمہارے لیے پیغام موت ہین پس لڑتے رہے تا دوپہر پس اگر ایک بھی ناصر حضرت کا شہید ہوتا تھا تو معلوم ہوجاتا تھا کہ ایک شخص اصحاب مین سے کم ہوا اور اگر دس شخص بھی لشکر عمر کے مارے جاتے تھے تو بھی نہ معلوم ہوتا تھا فقتل جَمِیعُ اَعوانِہٖ وَاَنصارِہٖ حَتَّی الطِّفلُ الرَّضِیعُ پس شہید ہوے تا دوپہر سب یاور و مددگار حضرت کے تا آنکہ اے حجاج علی اصغر فرزند شیر خوار حسین بھی پیاسا شہید ہوا فَبَقِیَ الحُسَینُ فَرِیداً یَستَغِیثُ فَلا یُغاثُ پس بعد علی اصغر امام مظلوم تنہا رہ گئے اور برائے اتمام حجت فریاد کرتے تھے اور کوئی فریاد کو نہ پہونچتا تھا وَیَطلُبُ جُرعَۃً مِنَ الماءِ لِیُطفِیَ بِھا حَرَّ الظَّماءِ اِذ رَماہُ اَبُو الحُتُوقِ بِسَھمٍ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِی جَبھَتِہٖ اور اے حجاج جناب امام حسین اون ظالموں سے ایک

جام آبِ کوثر تو تا پیاس اپنی بجھاوین کہ ناگاہ ابو الحتوق کافر نے ایک تیر سہ پہلو مارا اور وہ تیر پیشانی
نورانی پر فرزند رسول خدا کے لگا کہ پیشانی مجروح ہوگئی حضرت نے تیر نکالا اور خون چہرہ اقدس اور ریش
انور پر ملتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَا فَعَلُوْا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ خدایا دیکھتا ہے تو جو
سلوک کیا ان ظالمون نے تیرے پیغمبر کے نواسے سے اِذْ جَاءَ السِّنَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهُ بِرُمْحِهٖ
ناگاہ اے حجاج اس حال مین سنان ابن انس بیرحم ملعون نے ایک نیزہ تان کر حضرت کے حلقوم مبارک پر
مارا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَى الْاَرْضِ يَخُوْرُ فِيْ دَمِهٖ صدمے سے اوس نیزہ کے پشت زین سے روی
زمین تشریف لائے اور خون مین وست و پا مارنے لگے اور لوٹنے لگے فَجَاءَهُ الشِّمْرُ فَاحْتَزَّ رَاْسَهٗ پس آیا شمر
بیحیا اوسنے اوس پیاسے کا سر خنجر سے جدا کیا وَرَفَعَهٗ فَوْقَ قَنَاةٍ اور اوسکو نیزہ پر چڑہایا فَتَزَلْزَلَتِ
الْاَرْضُ وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِيْطًا پس اوسوقت تو اے حجاج زمین
ہلنے لگی اور دریا جوش مین آئے اور آب فرات مثل خون تازہ کے ہوگیا اور آندہی سیاہ ایسی چلی کہ
مشرق و مغرب مین اندھیرا ہوگیا اور منادی نے آسمان سے ندا کی قُتِلَ وَاللّٰهِ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ
اَخُو الْاِمَامِ فَمِنْ اَجْلِهٖ قَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا شہید ہوا قسم ہے خدا کی امام پسر امام برادر امام
پس اوسوقت آسمان سے خون برسنے لگا حجاج بولا اے علوی اگر تو یہ دلائل بیان نکرتا قرآن سے ہر آئینہ
مین تجھے قتل کرتا لے یہ عبا خدا تجھے برکت نہ دے اسمین وہ عبا سید نے لی اور فرمایا هٰذَا مِنْ عَطَاءِ
اللّٰهِ لَا مِنْ عَطَائِكَ اے حجاج یہ تو عطیہ خدا ہے کچھ تیری عنایت نہین روایت بست و
ہشتم چوسنا رسول خدا کا زبان امام حسین پھر اونٹ بنا حضرت کا واسطے امام حسین
کے پھر حال امام حسین کے آنیکا نعش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو پھر حال شہادت
کتب معتبرہ مین بعض اصحاب برگزیدہ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ کہا انہون نے رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ يَمُصُّ لُعَابَ الْحُسَيْنِ كَمَا يَمُصُّ الرَّجُلُ السُّكَّرَ دیکھا مینے رسول خدا کو کہ اس طرح زبان
دندان امام حسین چوستے تھے جسطرح کوئی شکر کو چوسے وَهُوَ يَقُوْلُ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ
اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا اور فرماتے تھے حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون دوست رکھتا ہے

خدا اوسے جو دوست رکھے حسین کو وَاَبْغَضَ اللّٰہُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَیْناً لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ اور دشمن رکھے
خدا دشمن کو اسکے لعنت کرے خدا قاتل حسین کو رُوِیَ فِیْ کَشْفِ الْمَحْجُوْبِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ
قَالَ کتاب کشف المحجوب مین عمر ابن الخطاب منحرف از راہ صواب سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ایکروز
مین خدمت رسول خدا مین حاضر ہوا فَرَاَیْتُ الْحُسَیْنَ قَدْ رَکِبَ عَلٰی ظَہْرِ جَدِّہٖ پس دیکھا مینے کہ
امام حسین اپنے نانا کی پیٹھہ پر سوار ہین وَکَانَ مُغْزَلٌ فِیْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ اَخَذَ اَحَدَ طَرَفَیْہِ بِاَسْنَانِہٖ
وَاَعْطٰی طَرَفَہُ الْاٰخَرَ بِیَدِ الْحُسَیْنِ اور دیکھا مینے کہ رسول خدا کے دہن مبارک مین ایک ڈورا ہے کہ ایک
سرا اوسکا دندان شریف سے پکڑے ہین اور دوسرا سرا امام حسین کے ہاتہہ مین ہے وَکَانَ الْحُسَیْنُ یَسُوْقُہٗ
کَمَا یُسَاقُ الْاِبِلُ اور حسین اس طرح سے رسول خدا کو ہکاتے تہے جسطرح لوگ اونٹ کو ہکاتے ہین
وَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رُکْبَتَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ لِاَجْلِہٖ وَمَشٰی حضرت بپاس خاطر حسین زانوا ٹیکے
زمین پر رکہتے ہین اور چلتے ہین جیدہر فرزند نے اشارا کرتے ہین فَقُلْتُ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
پس کہا مینے کیا خوب شتر تمہارا ہے اے ابا عبداللہ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نِعْمَ الرَّاکِبُ ہُوَ یَا عُمَرُ
پس رسول خدا نے فرمایا یہہ نہ کہہ بلکہ یہ کہہ کہ حسین بہترین سوار ہے اور بعض راویون نے یہہ زیادہ کیا ہے
ثُمَّ قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ اِنَّ الْاِبِلَ یَصِیْحُ وَاَنْتَ لَا تَصِیْحُ پہر عرض کی جناب امام حسین نے
اے نانا اونٹ تو راہ چلنے مین بولتے ہین آپ میرے کیسے اونٹ ہین کہ بولتے نہین فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
ذٰلِکَ فَقَالَ اَلْعَفُوْ اَلْعَفُوْ پس جب یہہ سنا رسول خدا نے اور دریافت فرمایا کہ خوشی میرے فرزند کی
یہہ ہے کہ مین بہی بولون تو دو مرتبہ زبان مبارک سے فرمایا العف العف فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ پس فی الفور جبرئیل نازل ہوے اور عرض کی اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ خدا تعالی نے تمہین سلام بہیجا ہے وَیَقُوْلُ لَکَ لَوْ تَقُوْلُ ثَالِثاً لَخَمَدَ نَارُ الْجَحِیْمِ اور
فرمایا ہے کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بخاطر حسین تو بالکل آتش جہنم کو ہم افسردہ
کرینگے حضرات ہزار افسوس ہے پاس خاطر حسین رسول خدا کو تہا کہ کسیطرح حسین رنجیدہ نہو کیا
حال ہوتا رسول خدا کا جو دیکہتے روز عاشورا اپنے فرزند کو کہ کبہی نعش انصار کو دیکہہ کر روتے تہے اور کبہی

نعش ہای اقربا پر جان کھوئی تھی روایت صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ سب صدمو نمین حضرتکی ہوش
وحواس بجاتھی مگر صدمہ فراق علی اکبرؑ مین حواس منتشر ہوگئی اوراسطرح سی روئی کہ دشمنونکو رولایا
اورایسی کلمات یاس کی فرمائی کہ جنکی بیان سی دل ٹکڑی ہوتا ہی حضرات داغ فرزند ایسا ہی صدمہ
جان گزا ہی اور فرزند بہی وہ فرزند کہ ہمشکل نبی اٹہارہ برس کا تین روز کا پیاسا سامنی باپ کی
مارا جاوی اور لاشا اوسکا خاک وخون مین پڑا ہووی اوس باپ کا کیا حال ہوئیگا ابیاتی آمد امام مظلوم
نعش فرزند پر رُوِیَ اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ فِی طَفِّ كَرْبَلَا اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ
خَزٍّ دَكْنَاءُ وَعِمَامَةٌ مُوَرَّدَةٌ چنانچہ راوی کہتا ہی کہ جناب علی اکبرؑ جب میدان کربلا مین شہید ہوئے
تو جناب امام حسینؑ نالان وگریان نعش ہمشکل پیمبرؐ پر آئی اوسوقت ایک جبّہ خز سرمئی رنگ کی حضرت کی دوش
مبارک پر تہی اور عمامہ گلابی سر اقدس پر تہا فَقَالَ مُخَاطِبًا لَهُ یَا بُنَیَّ قَدِ اسْتَرَحْتَ مِنْ كَرْبِ
الدُّنْیَا وَهَمِّهَا وَمَا اَسْرَعَ اللُّحُوقَ بِكَ اور فرمایا ای میری پارہ جگر ای علی اکبرؑ تونی تو سنان ستم سینی پر
کہاکی شہادت پائی اور غم دنیائی فانی سی تمہین راحت ملی اوراب تیری لیی سراسر عیش وراحت ہے
اور میری شہادت مین بہی کچہہ عرصہ نہین ہے عنقریب بالب تشنہ وشکم گرسنہ قتل ہوکر تجہہ سے
ملاقات کرتا ہون وَهٰذَا اَبُوكَ قَدْ بَقِیَ فَرِیدًا لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِیْنَ اور یہہ باپ تیرا ای علی کہ
تن تنہا بی مونس رہا اور تیری نعش پر کہڑا روتا ہی ای فرزند اگر تم جیتی ہوتی تو مین کاہیکو ایسا بیکس ہوجاتا
ثُمَّ وَثَبَ عَلٰی فَرَسِهٖ وَاَتٰی اِلَی الْخَیْمَةِ لِوَدَاعِ اَهْلِهٖ پہر حضرت اوسی صورت گریان ونالان سے
خیمہ کی طرف تشریف لائی واسطے وداع اہلبیت کی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَقَالَ لَهَا اُوْصِیْكِ
یَا اُخَیَّةُ بِنَفْسِكِ خَیْرًا وَاِنِّیْ بَارِزٌ اِلٰی هٰؤُلَاءِ الْكُفَّارِ بعد ازان اپنی بہن ام کلثومؑ سی فرمایا کہ
ای بہن سب ہماری جان نثار مرچکی اب ہماری باری آئی ہی خدا تمہارا حافظ وناصر ہی مین ان کفار سے
لڑنی جاتا ہون اور تمہین وصیت کرتا ہون کہ میری ماتم مین صبر کرنا پہر فرمایا کہ ای بہن صبح سی مین
اپنی فرزند رنجور وعلیل زین العابدینؑ کی حال سی اطلاع نہین ہے کہ اوسکی کیا صورت ہی اگر اوسی
کچہہ اسوقت افاقہ ہو تو ہماری پاس لاؤ کہ مین اوسی دیکہہ لون اور وہ مجہی دیکہہ لی کہ پہر ملاقات نہ

[illegible]

نہوگی ام کلثوم روکی بولین ای بہائی زین العابدین تو ایسا بیہوش بستر بیماری پر پڑا ہی کہ توقع اوسکی زندگی کی نہین ہی حضرت نی فرمایا کہ ای بہن وہ بفضل الٰہی سے صحت پائیگا اور اوسی تو بعد میری رنج اسیری کے سہنے ہین اور چالیس برس ماتم مین میری اوسی رونا ہی ثُمَّ كَتَبَ كِتَابًا وَاَوْدَعَهٗ اِلٰى اِبْنَتِهٖ فَاطِمَةَ وَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِذَا اَفَاقَ اَخُوْكِ الْعَلِيْلُ فَسَلِّمِيْهَا اِلَيْهِ پہر حضرت نی ایک نامہ لکہکر اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا اور فرمایا کہ جسوقت بہائی تمہارا ہوش مین آوی تو یہ وصیت نامہ اوسی دینا کہ اسمین امانت بزرگونکی ہی راوی کہتا ہی کہ آخر مین اوس نامی کی یہہ وصیت لکہی تہی کہ ای فرزند جب تم قید سی چہٹ کر مدینہ مین جانا تو ہماری دوستونکو ہماری جانب سی سلام پہونچانا اور کہنا کہ حسین نی تم سبہون کی لیی پیاسا گلا کٹایا اور تا دم مرگ تمسی غافل نہین رہی شرط دوستی اور وفاداری یہی ہی کہ جب تم پانی ٹہنڈا پیو اوسوقت ہماری بیکسی اور تشنگی کو یاد کر کی رونا حضرات یہ وصیت آخری امام مظلوم تشنہ لب کی تمہاری واسطی بہی ہی کہ وہ حضرت تمہاری نجات کی لیی پیاسی شہید ہوی اور یہ سب مصائب و رنج گوارا کیی فَاَقْبَلَتْ سُكَيْنَةُ وَهِيَ صَارِخَةٌ وَكَانَ يُحِبُّهَا حُبًّا شَدِيْدًا پس سکینہ روتی اور پیٹتی ہوی آئین اور جناب امام حسین علیہ السلام سکینہ کو نہایت پیار کرتی تہی فَضَمَّهَا اِلٰى صَدْرِهٖ وَمَسَحَ دُمُوْعَهَا بِكُمِّهٖ وَقَالَ پس سکینہ کو روتا دیکہکر حضرتکو تاب نہ رہی اور سکینہ کو چہاتی سی لگایا اور شفقت سی اپنی آستین مبارک سی آنسو سکینہ کی پونچہکے اور مصائب سکینہ یاد کر کی یہ اشعار پڑہی شعر سَيَطُوْلُ بَعْدِيْ يَا سُكَيْنَةُ فَاعْلَمِيْ ✦ مِنْكِ الْبُكَاءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِيَهْ ✦ بہت طول کہینچیگا ماتم مین میری رونا تیرا ای سکینہ اور عنقریب چلا آتا ہی وقت تیری رونیکا کہ ہماری شہادت مین کچہہ عرصہ نہین ہی جب ہم شہید ہونگی جتنا جی چاہیگا رولیجیو شعر لَا تُحْرِقِيْ قَلْبِيْ بِدَمْعِكِ حَسْرَةً ✦ مَا دَامَ مِنِّي الرُّوْحُ فِيْ جُثْمَانِيَهْ ای پارہ جگر میری ای سکینہ ابہی تو تیرا باپ جیتا ہی ابہی سقدر کیون روتی ہی ای جان پدر میری دل کو نہ جلا تیری رونی سی دل حسین کا ٹکڑی ہوتا ہی اور جبتک مین جیتا ہون شعر فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰى بِالَّتِيْ ✦ تَاْتِيْ بِهَا يَا خَيْرَةَ النِّسْوَانِيَهْ ✦ پس جب قتل کیا جاونگا اور سر میرا تن سی قلم ہو جائیگا اوسوقت تو ہم تمکو منع کرنی نہ آئینگی اوسوقت تم جی بہر کر رو لینا جسوقت ظالم اسیر کر کی مقتل مین لائینگی اور نعش پارہ پارہ ہماری آلودہ خاک و خون تمکو نظر پڑیگی بلکہ سب سی زیادہ تم حق اور سزاوار اسکی تو ہی کہ اپنی بابا کی نعش پر روئی

حضرت جناب امام حسین تو بیٹی کو یہ سمجھاتے تھے مگر افسوس کہ سکینہ کو ظالموں نے نعش پدر پر بھی رونے نہ دیا
چنانچہ راوی کہتا ہے کہ جب سکینہ نے دیکھی نعش امام حسین تو دوڑ کر لپٹ گئی نعش حضرت سے اور سارے
محبت کے گلوے بریدہ پر سینہ ملتی تھی اور روتی تھی اور کبھی بوسے لیتی تھی اور بین کرتی تھی وَالشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ
بِسَوْطٍ يَضْرِبُ وَيَمْنَعُ اور شمر لعین تازیانے اوسے مارتا تھا اور رونے سے منع کرتا تھا حَتّٰى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ
السَّوْطَ وَجَرَّدَهَا عَنْهُ یہاں تک کہ کسی بے رحم نے اوس یتیم کو ایک تازیانہ مارا اور نعش پدر سے چھڑا لیا
الغرض راوی کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین نے سکینہ کو یوں سمجھایا فَاعْتَنَقَتْ سُكَيْنَةُ وَقَالَتْ
يَا اَبَتَاهُ اِلٰى اَيْنَ اِلٰى اَيْنَ اور ایک روایت میں ہے کہ سکینہ روکے اپنے پدر بزرگوار سے لپٹ گئیں اور
پوچھتی تھیں کہ اے بابا یہ تو بتاؤ کہ تم کہاں جاتے ہو فَبَكَى الْحُسَيْنُ بُكَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ اِلَى الْمَكَانِ
الَّذِيْ لَا يَعُوْدُ مِنْهُ اَحَدٌ پس جناب امام حسین بیتابی سکینہ کی دیکھ کر بہت روئے اور فرمایا کہ اے سکینہ
وہاں جاتا ہوں جہاں جاکر کوئی نہیں پھرا فَبَكَتْ وَلَطَمَتْ عَلٰى وَجْهِهَا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا
یہ سنکے سکینہ اس قدر روئی اور پیٹی اور منہ پر طمانچے مارے کہ بیہوش ہوگئی اور غش کھاکر زمین پر گر پڑی
اور جب تک سکینہ کو ہوش نہ آیا حضرت سرہانے کھڑے رہے اور کمال رقت حضرت پر طاری تھی اور اہل
حرم گرد حضرت کے کھڑے روتی تھیں فَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ وَمَنْ بَعْدَكَ پس جب غش سے افاقہ ہوا تو رو کے
بولی اے بابا تمہارے بعد کون ہماری دلداری کریگا اور کون مجھے دلاسا دیگا وَمَنْ يَسْقِيْنَا الْمَاءَ يَا اَبَتَاهُ
فَقَدْ نَشِفَتْ كَبِدِيْ مِنْ شِدَّةِ الظَّمَاءِ اے بابا تم تو مرنے جاتے ہو ہمیں پانی کون پلائیگا پس تحقیق
جگر میرا شدت تشنگی سے ٹکڑے ہوا جاتا ہے پھر حضرت خیمے سے نکلے وَالدُّمُوْعُ تَجْرِيْ مِنْ عَيْنَيْهِ حَتّٰى بَلَّ
جَيْبَهُ اور حضرت کی آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں تھے کہ تمام گریبان آنسوؤں سے تر ہوگیا تھا وَالدَّمُ جَارٍ
عَنْ جِسْمِهِ الشَّرِيْفِ اور خون جسم شریف سے جاری تھا فَرَفَعَتْ سُكَيْنَةُ صَوْتَهَا بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ
پس سکینہ نے جو حضرت کو جاتے دیکھا پھر آواز گریہ وزاری بلند کی فَرَجَعَ اِلَيْهَا وَضَمَّهَا اِلٰى صَدْرِهِ
وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهَا وَمَسَحَ دُمُوْعَهَا بِكُمِّهِ حضرت نے آواز سکینہ جو سنی الفت پدری سے بیتاب ہوکر
پھر آئے اور اپنی پارہ جگر کو چھاتی سے لگایا اور پیار کیا اور آنسو سکینہ کی آستین مبارک سے پونچھے پھر سیدانیوں میں آئے

پس جب اوس سرو امامت کو اون باغیان امت نے تنہا پایا تو چارون طرف سے اوس جناب پر نرغہ
کیا کوئی تو تیر اوس امام کبیر پر لگاتا تہا اور کوئی نیزہ مارتا تہا اور بعضے ملعون پتہر مارتے تہے تا آنکہ جب نہایت
مجروح ہو گئے تو بحار مین منقول ہے کہ اوس وقت شمر پکارا کہ جلدی کرو قتل حسین مین فضرب الحصین
سَهْمًا عَلَى فَمِ الْحُسَيْنِ پس حصین بن نمیر نے ایک تیر ستم اوس امام امم کے دہان معجز بیان پر مارا کہ
دہن اقدس خون سے بہر گیا اور ذرعہ بن شریک نے ایک تلوار حضرت کو ماری وَطَعَنَ السِّنَانُ
ابْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ عَلَى صَدْرِهِ اور سنان بن انس ملعون نے ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا اور صالح
بن وہب یزنی نے تیر زہر آلود پہلوے حضرت پر مارا کہ حضرت رخسارہ راست کے بل زمین پر گر پڑے اور پہر ورت
ہو کے بیٹہے اور تیر کو حلق سے نکالا اور بحار مین حمید ابن مسلم سے روایت ہے کہ جناب زینب دختر خاتون
قیامت خیمہ سے سر و پا برہنہ نکل آئین اور زیارت جناب صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دختران
رسول خدا اور عترت شیر خدا خیمہ سے نکل پڑین جب زین اسپ اونہین خالی نظر پڑا مگر کس شکل سے
نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ بِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ
مُذَلَّلَاتٍ یعنی تو اہلبیت حسین کو بکہرے ہوے رخسار و نیز منہ پر طمانچے مارتی ہوئین آواز گریہ بلند بعد عزکے
خوار و ذلیل ہوئین مگر کس منہ سے کہون کہ دختران زہرا نے اپنے برادر مظلوم کو کس حال سے دیکہا کہ جناب
صاحب الامر زیارت مین فرماتے ہین وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ وَمُولِعٌ سَيْفَهُ عَلَى نَحْرِكَ قَابِضٌ
شَيْبَتَكَ بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ یعنی جب اہل حرم مقتل مین پہونچے اوس وقت یہ حال تہا کہ
شمر لعین تلوار کہینچے بارادہ ذبح کس مقام پر بتاؤن کہ بیٹہا تہا اور کس منہ سے نام لون اوس بے ادبی کا
کہ دست نجس کہان رکہے تہا اور تیغ ہندی آبدار سے ذبح کر رہا تہا اور سب اہل حرم یہ بے ادبی اوس شقی کی
دیکہکے سر پیٹتے تہے حال آنکہ حکم ہے کہ جانور کو سامنے جانور کے نہ ذبح کرو دران حالیکہ وہ جانور دیکہتا ہو
یہان دختران رسول خدا کے سامنے امت رسول خدا نے اونکے بہائی کو اس ستم سے ذبح کیا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ
قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابَهُ ۹ روایت بست و نہم ثواب گریہ اور نکلنا تین لڑکون کا خیمہ سے
پہر شہادت امام علیہ السلام رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ اِذَا اَهَلَّ هِلَالُ عَاشُورَا اِشْتَدَّ

حُزْنُہٗ وَعَظُمَ بُکَآؤُہٗ عَلٰی مُصَابِ جَدِّہٖ الْحُسَیْنِ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب جناب صادقؑ چاند
محرم کا دیکھتی تہی شدت سی غم والم حضرت پر طاری ہوتا تہا اور اپنی جد نامدار امام حسینؑ کی مصائب
یاد کرکی روتی تہی وَالنَّاسُ یَاْتُوْنَ اِلَیْہِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَیُعَزُّوْنَہٗ بِالْحُسَیْنِ وَیَبْکُوْنَ مَعَہٗ وَیَنُوْحُوْنَ
عَلٰی مُصَابِہٖ اور آدمی ہر طرف سی حضرت کی خدمت مین آتی تہی اور پرسا دیتی تہی اور حضرت کی ساتھ روتی تہی
پس حضرت جب رونی سی فارغ ہوتی تہی تو فرماتی تہی ای گروہ مردم جانو تم اِنَّ الْحُسَیْنَ حَیٌّ عِنْدَ رَبِّہٖ
یُرْزَقُ مِنْ حَیْثُ یَشَآءُ کہ جناب امام حسینؑ زندہ ہین نزدیک خدا کی نعمای بہشت سی خدا روزی
دیتا ہی اونہین جہان سی چاہتا ہی وَھُوَ دَآئِمًا یَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِ عَسْکَرِہٖ وَمَنْ دَخَلَ فِیْہِ مِنَ
الشُّھَدَآءِ اور وہ حضرت ہمیشہ دیکھتی ہین طرف اپنی لشکرگاہ اور قتل گاہ اور محل دفن کی اور محل
دفن باقی شہدا کی کہ جو رفاقت مین حضرت کی شہید ہوی ہین وَیَنْظُرُ اِلٰی زُوَّارِہٖ وَالْبَاکِیْنَ عَلَیْہِ وَ
الْمُقِیْمِیْنَ عَلَیْہِ الْعَزَآءَ اور دیکھتی ہین اپنی زائرونکی طرف اور رونیوالونکی طرف اور بانی مجلس کی جانب
اور وہ حضرت ہر ایک زائر اور رونی والی اور بانی مجلس کے نام سی اور اونکی باپ کی نام سی آگاہ ہین اور انکی
درجات و منازل جو بہشت مین ہین اونہین بہی جانتی ہین وَاِنَّہٗ لَیَرٰی مَنْ یَبْکِیْہِ فَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ اور حضرت
وہ جناب روتا دیکھتی ہین اوسکی لیی استغفار کرتی ہین یعنی عرض کرتی ہین کہ خداوندا یہ شخص تیری حسینؑ
مظلوم بیکس کی مصیبت پر روتا ہی اسی بخش دی وَیَسْئَلُ جَدَّہٗ وَاَبَاہُ وَاُمَّہٗ وَاَخَاہُ اَنْ یَسْتَغْفِرُوْا
لِلْبَاکِیْنَ عَلٰی مُصَابِیْ وَالْمُقِیْمِیْنَ عَلَی الْعَزَآءِ اور حضرت آپ دعا کرکی اپنی جد بزرگوار اور پدر عالیمقدار
اور مادر خوش کردار اور برادر عالی وقار سی عرض کرتی ہین کہ آپ بہی میری دوستونکی لیی کہ میری غم مین
روتی ہین اور مجلس عزا برپا کرتی ہین دعا کیجیی کہ خدا اون کی گناہونکو بخشی اور فرماتی ہین لَوْ یَعْلَمُ زَآئِرِیْ
وَالْبَاکِیْ عَلَیَّ مَا لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰہِ لَکَانَ فَرَحُہٗ اَکْثَرَ مِنْ جَزَعِہٖ کہ اگر جانی زائر میرا
اور رونیوالا میرا جو خدا نی اجر و ثواب مقرر کیا ہی شادی اور سرور اوسکا زیادہ ہو اوسکی رونی سی اور اپنی
اہل و عیال کیطرف شاد و خورم پہری وَمَا یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِہٖ اِلَّا وَمَا عَلَیْہِ ذَنْبٌ اور ایک ثواب
یہہ ہی کہ جب عزادار مجلس ماتم سی اوٹہتا ہی تو کوئی گناہ اوسپر باقی نہین رہتا فَصَارَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہٗ

اُمّتہ پس ایسا پاک و پاکیزہ مجلس غمسی اوٹہتا ہی کہ گویا اوسی روز شکم مادر سی پیدا ہوا ہی بس حضرات سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنی آقا کی کہ کیا کیا صدمی فقط اپنی غلاموں کی بخشش کی لیی اوٹہائی ہین کہ کوئی دوست اپنی دوست کی لیی یہ صدمات و رنج گوارا نہ کریگا اور کسی نبی نی اپنی امت کی لیی یہ رنج گوارا نہ کیی جو امام حسینؑ نے اپنی نانا کی امت کی لیی اوٹہای کہ تا قیامت بیان ہون گی اور ناتمام رہین گی اور حضرات ابتک اوس جناب کا خیال تمہین ہین لگا ہی اور دعای مغفرت مین مشغول ہین پس رویداحوال اوس جناب کا سنکی اور خیال کیجیی کہ وہ حضرت تمہاری جانب دیکہتی ہین رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا لَمْ یَبْقَ مِنْ اَقْرِبَاءِ الْحُسَیْنِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا فَنَظَرَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَلَمْ یَرَ اَحَدًا اَبْکیٰ بُکَاءً شَدِیْدًا حدیث مین وارد ہوا کہ جب تمام اصحاب و عزیز جناب امام حسینؑ کی میدان کربلا مین درجہ شہادت سی فائز ہوی پس کبہی وہ جناب دست راست مڑکر دیکہتی تہی اور کبہی دست چپ اوس وقت کوئی دکہائی نہ دیتا تہا سوا لاشونکی تو حضرت بی اختیار اونکی جدائی پر روتی تہی اور خون جسم شریف سی جاری تہا وَیَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنْ شِدَّۃِ الْعَطَشِ اور زبان شدت تشنگی سی چباتی تہی اور فرماتی تہی اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ یَوْمِ الْمَحْشَرِ مین ہون بیٹا صاحب حوض کوثر کا مین ہون بیٹا شافع روز محشر کا اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِیْبًا وَحِیْدًا اَھَلْ فِیْکُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون تنہا مسافر پیاسا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہی اور کبہی فرماتی تہی اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا ھَلْ صَدَرَ مِنِّیْ ذَنْبٌ آیا ہی کوئی پناہ دینی والا کہ ہمین پناہ دی آیا ہی کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہونچی ایگروہ غدار کیون میری قتل کی درپی ہوا آیا کوئی مجہسے گناہ صادر ہوا ہی کہ اوس گناہ کی عوضین مجہی قتل کرتی ہو اور مسلسل آنسو حضرت کی جاری تہی اور جواب مین اوسکی وہ گروہ نفاق اوس امام آفاق پر تیرونکا مینہہ برساتی تہی اور حضرت جب اونپر حملہ کرتی تہی تو وہ لعین سامنی سی بہاگ جاتی تہی حضرت اپنی جا پر پہر آتی تہی اور کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرماتی تہی راوی کہتا ہی وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ مَکْسُوْرًا قَطُّ اَرْبَطَ جَاشًا مِنْہُ قسم ہی خدا کی مینی کبہی ایسا زخمی فوج کثیر مین کہڑا ہوا ایسا حواس دلاور مثل حسینؑ کی نہین دیکہا اس حالمین بہی جب حضرت اون لعینو نپر حملہ کرتی تہی مثل گلہ گوسفند کی سامنی سی بہاگ جاتی تہی فَوَقَفَ یَسْتَرِیْحُ سَاعَۃً

وَقَدْ ضَعُفَ عَنِ الْقِتَالِ حضرت کے جب جسم شریف سے خون بہت بہا اور تشنگی کی شدت حد سے
زیادہ ہوئی اور لڑنیکی طاقت نرہی تو ایک ساعت ٹھہر گئے اِذَا اَتَاہُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰی جَبْھَتِہٖ ناگاہ کسی
لعین سنگ دل نے ایک پتھر مارا وہ پیشانی اقدس پر لگا کہ جبین مبارک مجروح ہوگئی اور خون اوس سے
جاری ہوا حضرت نے چاہا کہ کپڑے سے خون پیشانی کا پونچھیں فَاَتَاہُ سَھْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ
فَوَقَعَ عَلٰی قَلْبِہٖ کہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ آکے دل اقدس پر لگا کہ پیکان اوسکی پشت مبارک توڑ کے
نکل گئی کہ سامنے سے وہ تیر نہ نکلا ثُمَّ اَخَذَ السَّھْمَ فَاَخْرَجَہٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِہٖ پہر اوس تیر کو پکڑ کے
جانب پشت سے نکالا پس خون اوس سے مثل پرنالے کے روان ہوا راوی کہتا ہے فَتَقَدَّمَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَرَمَی السَّھْمَ
فَوَقَعَ فِیْ فَمِہٖ پس حضرت آئے جانب دریا کہ پانی پئیں ایک شقی نے تیر دہن شریف پر مارا فَنَادَی
الشِّمْرُ وَیْلَکُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا اوائے ہو تمپر جلد حسین کو قتل کرو ایسا نہو کہ حسین پانی پی لیں
فَطَعَنَہٗ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَکَادَ اَنْ یَّقَعَ یہہ سنکر سنان ابن انس لعین نے ایسا زور سے
ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ گھوڑے سے زمین پر گریں فَقَالَ اَیُّھَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا
پس حضرت نے گھوڑے سے فرمایا اے گھوڑے آیا تو پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں اَنَا ابْنُ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ
وَاَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اے گھوڑے میں بیٹا ہوں فاطمہ زہرا کا اے گھوڑے میں بیٹا ہوں علی مرتضی کا
اوسوقت گھوڑا حال حضرت پر رونے لگا فَوَضَعَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ پس ہاتہہ اور
پاؤں پہیلا کے وہ گھوڑا زمین پر بیٹھہ گیا ثُمَّ وَقَعَ الْحُسَیْنُ عَلَی الْاَرْضِ وَغُشِیَ عَلَیْہِ پہر وہ راکب
دوش رسول خدا پشت زین سے بروے زمین تشریف لاے اور بیہوش ہوگئے ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ فَلَمْ
یُطِقْ غرض جب ہوش میں آئے تو چاہا کہ کھڑے ہوں اونسے نہ ہوسکا فَاَرَادُوْا اَنْ یَّحْتَزُّوْا رَاْسَہٗ پس قوم
جفاکار نے ارادہ کیا کہ سر اقدس کو جدا کریں قَالَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فَخَرَجَ نَحْوَ الْحُسَیْنِ ثَلٰثُ صِبْیَانٍ
اِثْنَانِ مِنْ بَنِی الْحَسَنِ الزَّکِیِّ وَوَاحِدٌ مِّنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عبد الحمید کہتا ہے کہ
اوسوقت تین لڑکے روتے ہوے خیمہ سے باہر نکلے دو بیٹے امام حسن کے تہے اور ایک پوتا جعفر طیار کا تہا اور
رو رو کے یہ کہتے تہے وَاللّٰہِ لَا نُفَارِقُ الْحُسَیْنَ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ قسم ہے خدا کی ہم ایسے وقت میں

اپنے آقا حسین سے جدا ہونگے فَخَرَجَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ بَاكِيَةً حَزِينَةً فَلَحِقَتْهُمْ پس جناب زینب دختر علی ابن ابیطالب پیچھے دوڑیں وراون سے لپٹ گئیں ہر چند قوم غدار تیر مارتی تھی وہ اون لڑکونکو چھوڑتی تھیں اور وہ صاحبزادے نہ مانتے تھے اور بے اختیار روتی تھی حَتَّى الْقَوْا مِنْ يَدِهَا وَقَالُوا يَا عَمَّاهُ كَيْفَ نَتْرُكُ الْحُسَيْنَ وَلَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِيْنَ یہان تک کہ ہاتھہ سے جناب زینب کی وہ چھٹ گئے اور یہ کہتے چلے کہ اے پھوپھی کیونکر چھوڑ دیں ہم اپنے آقا حسین کو ایسے وقت میں کہ بے مونس ویار میدان کارزار میں زمین پر بیٹھے ہیں پس جب وہ قریب امام حسین کے آئے تو حضرت نے غش سے آنکھیں کھولیں وَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَبَكَىٰ وَتَمَّمَ قَالَ آہ آہ اور حضرت اونکی طرف دیکھکر رونے لگے اور پھر فرمایا آہ آہ اور پھر حضرت بیہوش ہو گئے فَجَاءَ بَحِيْرُ ابْنُ كَعْبٍ اِلَى الْحُسَيْنِ بِالسَّيْفِ کہ ناگاہ بحیر ابن کعب لعین تلوار لیے آیا کہ حضرت کو شہید کرے جب چاہا اوس شقی نے کہ تلوار مارے فَمَنَعَهُ الْحَسَنُ الْمُثَنّٰى حسن مثنی نے پہلے تو اوسے منع کیا کہ اے شخص میرے چچا مظلوم فرزند رسول خدا کو نہ مار تو وَاَخَذَ سَيْفَهُ عَنْ يَدِهٖ وَضَرَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ جب نہ مانا اوس نے تو حسن مثنی نے تلوار اوسکی ہاتھہ سے چھین کر اوسکے سر خس پر ماری فَهَرَبَ اللَّعِيْنُ اِلَى عَسْكَرِهٖ پس وہ لعین اپنے لشکر کو بھاگ گیا فَضَرَبَ الْحَسَنُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ بِالسَّيْفِ وَيُقَاتِلُ حَتّٰى صُرِعَ پس حسن مثنی داہنے اور بائیں تلواریں مارتے تھے اور ظالمونکو قریب حضرت سے دفع کرتے تھے اور لڑتے تھے یہان تک کہ بہت زخمی ہو کر گر پڑے گمان کیا لوگوں نے کہ رحلت کر گئے وَاَمَّا وَلَدُ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ تَوَقَّفَ فِي الْمَيْدَانِ مُتَحَيِّرًا يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ولیکن پوتا جعفر طیار کا میدان میں مضطرب وحیران کھڑا تھا کبھی داہنی طرف دیکھتا تھا اور کبھی بائیں جانب دیکھتا تھا اور جب حضرتکو غش میں دیکھتا تھا تو زار زار روتا تھا راوی کہتا ہے جب سے یہہ لڑکے میدان میں آئے تھے اوس وقت سے عورتیں ڈیوڑھی پر کھڑی رو رہیں تھیں اور ماں اوس لڑکے کی اوسے روتا دیکھکے پکارتی تھی اے پارہ جگر میری ماں تیری تجھپر فدا ہو پھر آ پس وہ اوسکا ماں کی آواز سنکے روتا ہوا خیمے کو چلا فَضَرَبَ اَيَاسُ ابْنُ خَالِدٍ سَيْفًا عَلٰى رَاْسِهٖ فَخَرَّ عَلَى الْاَرْضِ ناگاہ ایاس ابن خالد لعین نے اونکے ایسی ایک تلوار اوسکی پیشانی پر ماری کہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا قَالَ فَرَاَيْتُ اَنَّ اُمَّهُ اِعْتَنَقَتْ جَسَدَ ابْنِهٖ راوی کہتا ہے دیکھا میں نے

کہ مان اوس لڑکی کی دوڑ کر اوس سے لپٹ گئی اور رونے لگی ففتح عینه فقال ارجعی یا اماه بس
مانکی آواز سنکر غش سے آنکھین کھولین اور بآواز ضعیف بولا اے امان خیمہ مین جاؤ اوس صاحب غم تکی
مان کہنے سے اوسکے خیمہ کو چلی فضربه رجل فقضی بس ایک شقی نے ایک تلوار ماری کہ اوس صاحب غم نے راہ
جنت کی لی فبکت النساء بکاء شدیدا یہ حال مصیبت دیکھکر دختران رسول خدا بہت بیقرار ہوئین
اور ڈاڑہین مار کر رونے لگین واما امه فوضعت یدیها علی بطنه وتقول اور لیکن مان اوسکی
پہر آئی اور ہاتھہ اوس کے پیٹ پر رکھکے یون بین کرنے لگی وابنی لیتنی کنت لک الفداء اے پارہ جگر
میرے ہا ہے اے فرزند میرے افسوس تو مارا گیا اور مجھے موت نہ آئی کاش کہ یہہ مان تیری تجھپر فدا ہوتی اور
تیری لاش پر خون آنکھون سے نہ دیکھتی یہہ کہکے یہان تک روئی کہ بیہوش ہوگئی اور ادہر بہر فوج کا ہجوم
امام تشنہ کام پر ہوا ناگاہ شمر لعین قریب حضرت کے اوس ارادے سے آیا کہ آسمان گرپڑین اور پہاڑ ٹکڑے ہو جاوین
اور وہ بڑا دبی کی اوس شقی نے کہ بیان نہین ہو سکتا اور زبان سے وہ لفظ نہین نکلتا کہ پاؤن نجس اپنا اوس
شقی نے وہان رکھا تہا کہ جہان رسول خدا مکس کے بیٹھنے کو ناگوار جانتے تہے پس اوس صدمے سے جناب امام حسینؑ نے
غش سے آنکھین کھولکے دیکھا اور فرمایا تو کون ہے اے شقی فقد ارتقیت مرتقا عظیما علی نحلة نہایت
دشوار ہے رسول خدا پر جو تو نے بڑا دبی کی ہے فقال هو الشمر پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہے حضرت نے فرمایا
ویلک من انا وائے تجھپر اے شمر مین کون ہون وہ شقی بولا انت الحسین ابن علی وفاطمة و
جدک محمد المصطفے تم حسین پسر علی و فاطمہ ہو اور نانا تمہارے محمد مصطفے ہین حضرت بولے وائے تجھپر
ایسا تو تو مجھے جانتا ہے فلم تقتلنی پس کیون مجھے قتل کرتا ہے تو وہ کافر بولا ان لم اقتلک فمن
یاخذ الجائزة من یزید اے حسین اگر وہ شقی تمہین قتل نکریگا پس کون انعام یزید سے لیگا امام
مظلوم نے فرمایا اا احب الیک الجائزة من یزید او شفاعة جدی اے شمر تجھے انعام یزید پسند ہے
یا شفاعت میرے نانا کی وہ لعین بولا دانق من الجائزة احب الی منک ومن جدک اے حسین
ایک دانگ انعام یزید کا اوس شقی کے نزدیک بہتر ہے تمسے اور تمہارے نانا سے یہہ کلام اوس بیحیا کا سنکے
اوس مظلوم تشنہ کام نے فرمایا خیر اگر مجھے قتل کرتا ہے فاسقنی شربة من الماء تو اے شمر تہوڑا سا

پانی مجھے پلاؤ کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہوا جاتا ہے وہ شقی بولا واللہ لا اذقت قطرۃ من
الماء حتی تذوق الموت اے حسین ایک قطرہ پانی کا تمہیں دینا روا نہیں ہے قسم ہے خدا کی وہ شقی ہرگز
تمہیں پانی نہ دیگا اور پیاسا قتل کریگا فیقول الماء الماء ویفحص برجلیہ التراب پس حضرت
بار بار پانی پانی فرماتے تھے اور پاؤں زمین پر رگڑتے تھے فرای اللعین الی رجلیہ فاذا بعین جاریۃ ابیض
من اللبن پس شمر لعین نے حضرت کے قدم شریف کی طرف دیکھا کہ ایک چشمہ سفید تر دودھ سے زیر قدم جاری ہے
متعجب ہو کر بولا شمر کہ اے حسین تم مارے پیاس کے پانی پانی کرتے تھے اور زیر پا تمہارے پانی جاری ہے حضرت نے
فرمایا اے ملعون میں اتمام حجت کرتا ہوں نہیں تو ابھی جو چاہوں وہ کروں راوی کہتا ہے یہ معجزہ بھی
دیکھکر اوس شقی نے کچھ خیال نکیا و جز راسہ و رمی بہ علی الارض کس زبان سے کہوں کہ اوس
لعین نے سر اقدس فرزند رسول خدا جدا کر کے زمین پر پھینک دیا فعند ذلک تساقطت النجوم و
امطرت السماء دما عبیطا و وقع الکسف جب یہ ظلم اوس شقی نے کیا اوسوقت کئی ستارے
آسمان سے گرے اور خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا اور زمین کانپنے لگی اور پرند آشیانوں سے نکل بھاگے
اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہ سنکے اہل بیت میں شور گریہ بلند ہوا پھر سکینہ رو کے جناب زینب سے بولی یا
عمتی اذہبی بحق اللہ الی الفسطاط فاخبری ذلک الحال اے پھوپھی واسطے خدا کے در خیمہ پر
جا کے دیکھو کہ میرے بابا پر کیا گذری مجھسے یہ حال کہو پس جو ہیں جناب زینب در پر آئیں بے ساختہ سر پیٹ کے
رونے لگیں اور سکینہ سے بولیں یا بنت اخی قتلوا اباک و علوا راسہ علی الرمح اے دختر
برادر اے سکینہ تو یتیم ہوئی تیرے بابا کو قتل کیا اور سر کو نیزے پر چڑھایا ہے پس سکینہ اسقدر پیٹی اور روئی کہ
بیہوش ہو گئی اہل بیت میں کہرام ہو گیا کہ زمین لرزنے لگی روایت سے ام فضائل شیعہ میں
تفسیر کہیعص میں خواب عرب اور احوال شہادت امام حسین عن الصادق
قال رحم اللہ شیعتنا انہم اوذوا فینا ولم نؤذ فیہم جناب امام جعفر صادق نے فرمایا خدا
رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ آزار اوٹھاتے ہیں دشمنوں سے ہماری دوستی میں اور ہمیں اپنے شیعوں سے
مطلق کسی نوع کی ایذا نہیں پہونچتی شیعتنا منا قد خلقوا من فاضل طینتنا و عجنوا بنور

وَلَایَتِنَا شیعہ ہماری ہمسے ہین اور تحقیق کہ اصل خلقت ہماری شیعونکی اوس خاک پاک سے ہے کہ جو
بچ رہی تھی ہماری خلقت سے اور خمیر اونکی خاک کا ہمارے نور ولایت سے ہوا ہے رَضُوْا بِنَا اَئِمَّۃً
وَرَضِیْنَا بِہِمْ شِیْعَۃً ہمارے شیعہ راضی اور خوشنود ہین ہمسے اور اپنا امام و پیشوا ہمین جانتے ہین
اور ہم بھی بدل راضی وخوشنود ہین اون سے یُصِیْبُہُمْ مُصَابُنَا وَتُبْکِیْہِمْ اَوْصَابُنَا وَیَحْزُنُہُمْ
حُزْنُنَا وَیَسُرُّہُمْ سُرُوْرُنَا غمگین کرتی ہے اونہین مصیبت ہماری اور رولاتا ہے اونہین رنج ہمارا
مغموم ہوتے ہین وہ جب ہمین مغموم پاتے ہین اور خوش ہوتے ہین وہ جب خوش ہمین پاتے ہین وَنَحْنُ
اَیْضًا نَتَاَلَّمُ لِتَاَلُّمِہِمْ وَنَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِہِمْ اور ہمین بھی رنج پہونچتا ہے اپنے شیعونکی رنج سے اور ہر
لمحہ ہم اونکی احوال سے مطلع ہین فَہُمْ مَعَنَا لَا یُفَارِقُوْنَنَا وَلَا نُفَارِقُہُمْ شیعہ ہمارے ہم سے تعلق
رکھتے ہین نہ وہ ہم سے جدا ہونگے اور نہ ہم اونسے جدا ہونگے لِاَنَّ مَرْجِعَ الْعَبْدِ اِلٰی سَیِّدِہٖ وَمُعَوَّلَہٗ
عَلٰی مَوْلَاہُ اسواسطے کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کی ہوتی ہے اور رجوع عبد کی اپنے مولا کی جانب
ہوتی ہے یَہْجُرُوْنَ مَنْ عَادَانَا وَیَجْہَرُوْنَ بِمَدْحِ مَنْ وَالَانَا کنارہ کشی کرتے ہین شیعہ ہمارے
اون لعینون سے جو ہمین دشمن رکھتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین مدح اونکی پر جو ہمین دوست رکھتے ہین
اَللّٰہُمَّ اَحْیِ شِیْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِیْنَ اِلَیْنَا خدایا زندہ رکھ ہمارے شیعونکو کہ وہ ہم سے ہین اور
نسبت اونکی ہماری جانب ہے فَمَنْ ذَکَرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی اَوْ اَبْکٰی اِسْتَحْیَ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَہٗ
بِالنَّارِ پس جو مومن کہ ہماری مصیبتونکو یاد کرکے روئے یا کسیکو رولائے خدائے عزوجل کو شرم آتی ہے
کہ اوسے آتش جہنم سے عذاب کرے سعد بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز مین داخل ہوا حضرت
جناب امام حسن عسکری مین فَسَاَلْتُہٗ عَنْ تَاْوِیْلِ کٓہٰیٰعٓصٓ فَاَشَارَ اِلَی الْقَائِمِ
پس سوال کیا مینے تاویل کہیعص سے حضرت نے اشارہ کیا طرف جناب صاحب الامر علیہ السلام کے وہ
حضرت بہت کم سن تھے اور سامنے کھیل رہے تھے وَقَالَ سَلْہُ عَنْ تَاْوِیْلِہٖ اور فرمایا کہ سوال کر میرے
فرزند سے پس مین قریب گیا اور سوال کیا مینے معنی کہیعص سے قَالَ ہٰذِہِ الْحُرُوْفُ مِنْ
اَنْبَاءِ الْغَیْبِ اَطْلَعَ اللّٰہُ عَلَیْہَا عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ثُمَّ قَصَّہَا عَلٰی مُحَمَّدٍ جناب صاحب الامر نے

فرمایا کہ یہ حروف مقطعات اخبار غیب سے ہین کہ خدا تعالی نے زکریا کو خبر دی تھی اور بعد ازان رسول خدا
کو اس سے مطلع کیا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ حضرت زکریا نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اسمار پنجتن مجھے
تعلیم کر عرض اونکی قبول ہوئی اور اسمار پنجتن اونہین خدا نے تعلیم کیے فَکَانَ زَکَرِیَّا اِذَا ذَکَرَ مُحَمَّداً
وَعَلِیّاً وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ سُرِّیَ عَنْہُ ھَمُّہٗ وَانْجَلٰی کَرْبُہٗ پس جب زکریا نام جناب محمد مصطفے اور
علی اور فاطمہ اور حسن کا زبان پر لاتے تھے نہایت خوشحال ہوتے تھے اور غم والم اونکا برطرف ہوجاتا تھا
وَاِذَا ذَکَرَ الْحُسَیْنَ خَنَقَتْہُ الْعَبْرَۃُ وَوَقَعَتِ الْحَیْرَۃُ اور جسوقت نام خامس آل عبا شہید کربلا کا
لیتے تھے گریہ اونپر غلبہ کرتا تہا کہ ضبط نہو سکتا تہا زکریا حیرت مین آتے تھے کہ کیا ماجرا ہے غرض ایکدن جناب
باری مین عرض کی کہ خدایا جب چار نام اسمار آل عبا سے لیتا ہون مین غم واندوہ میرا زائل ہوتا ہے
اور بہت مسرور وشاد ہوتا ہون وَاِذَا ذَکَرْتُ الْحُسَیْنَ تَدْمَعُ عَیْنِیْ اور جب مین نام لیتا ہون
حسین کا بے اختیار اشک میری آنکھون سے روان ہوتے ہین اوسوقت خدا تعالی نے زکریا کو مصائب
سید الشہدا سے آگاہ کیا اور فرمایا کٓھٰیٰعٓصٓ فَالْکَافُ اِسْمُ کَرْبَلَا پس کاف سے مراد کربلا ہے وَالْھَاءُ
ھَلَاکُ الْعِتْرَۃِ الطَّاھِرَۃِ اور ہا سے مراد ہلاکت عترت طاہرہ ہے وَالْیَاءُ یَزِیْدُ وَھُوَ ظَالِمُ الْحُسَیْنِ
اور یا سے یزید ملعون مراد ہے کہ قاتل امام حسین ہے وَالْعَیْنُ عَطَشُہٗ وَالصَّادُ صَبْرُہٗ اور مراد عین سے
تشنگی حسین شہید ہے اور صاد سے مراد صبر حضرت کا ہے کہ ایسے ایسے مصائب جانگزا پر صبر کرینگے پس
جب سنا زکریا نے یہہ حال غربت وبیکسی تین دن تک مسجد سے باہر نہ آئے اور اصحاب کو منع کیا کہ کوئی
میرے پاس نہ آوے اور مشغول گریہ وزاری رہے وَکَانَ یَرْثِیْہِ اور امام حسین کے مرثیہ مین یہہ کلمات
زبان پر جاری کیے اِلٰھِیْ اَتُفَجِّعُ خَیْرَ خَلْقِکَ بِوَلَدِہٖ خداوندا آیا دل بہترین مخلوقات یعنی محمد مصطفے کا
مصیبت مین اوسکے فرزند کی دردمین لائیگا اِلٰھِیْ اَتُنَزِّلُ بَلَاءَ ھٰذِہِ الرَّزِیَّۃِ بِفِنَائِہٖ خداوندا آیا بلا
ایسی مصیبت کی اون حضرت کے پیرامون خاطر راہ دیگی بسبب شہادت حسین کے اَتُلْبِسُ عَلِیّاً وَ
فَاطِمَۃَ ثِیَابَ ھٰذِہِ الْمُصِیْبَۃِ خداوندا آیا علی وفاطمہ کو جامہ ایسی مصیبت کا پہنائیگا پھر عرض کی
خدایا مجھے ایک فرزند عطا فرما کہ دیکھنے سے اوسکے میری آنکھین روشن ہون پھر مجھکو اوسکی محبت کا فریفتہ

ثُمَّ اَفْجَعْنِیْ بِہٖ کَمَا تَفْجَعُ مُحَمَّدًا حَبِیْبَکَ بِوَلَدِہٖ بعد ازان مجھ بھی اوسکی مصیبت مین گریان کر اور دل میرا
درمیان لا جیسا کہ دل محمد مصطفےٰ کا دردناک ہوگا اون کے فرزند کے ماتم مین فَرَزَقَہُ اللّٰہُ یَحْیٰی وَفَجَعَہٗ بِہٖ
پس حق تعالیٰ نے اونہین کرامت فرمایا ایک فرزند کہ نام اونکا یحیٰی تھا اور وہ بھی پیغمبر تھے اور شہید کیے گئے
مثل جناب امام حسینؑ کے یعنی جسطرح سے سر انور اون حضرت کا یزید بے دین شراب خوار کے لیے کاٹ کر لیگئے
اوسی طرح سر اقدس حضرت یحیٰیؑ کا ایک زن زناکار کے لیے کاٹ کر لیگئے وَکَانَ حَمْلُ یَحْیٰی سِتَّۃَ اَشْھُرٍ
وَحَمْلُ الْحُسَیْنِ کَذٰلِکَ اور تھی مدت حمل حضرت یحیٰی شکم مادر مین چھ مہینے اور مدت حمل جناب امام حسینؑ
بھی شکم مبارک جناب سیدہ مین اسی قدر تھی اور جناب سید الساجدینؑ فرماتے ہین کہ میرے پدر مظلوم
سفر کربلا مین ذکر یحیٰیؑ اور شہادت یحیٰیؑ کو یاد کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ پستی اور خواری دنیا سے خدا کے نزدیک
یہی کافی ہے کہ سر حضرت یحیٰیؑ کاٹ کر ایک زن ناکار کیواسطے ہدیہ بھیجا تھا اور سر میرا بھی ایک ولد الزنا کے
لیے بطریق ہدیہ لیجائینگے وَرُوِیَ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحَۃٍ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَغُصِبَ حَقُّ عَلِیٍّ
وَبَایَعَ النَّاسُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ روایت کی ہے سند ہاے صحیح سے کہ جناب رسالت مآب نے جب اس جہان فانی سے
طرف ملک جاودانی کے انتقال فرمایا تو منافقان امت نے دست ظلم و ستم خانہ اہل بیت پر دراز کیا یہانتک
کہ حق کو جناب امیرؑ کے غصب کیا اور مفسدون نے بیعت ابی بکر سے کی فَکَانَ یَوْمًا جَالِسًا عَلٰی مِنْبَرِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیُوْعِظُ النَّاسَ پس ایک روز ابو بکر منبر رسول خدا پر بیٹھا وعظ کہتا تھا اِذْ جَآءَہُ الْاَعْرَابِیُّ
وَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْتَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ قَالَ نَعَمْ ناگاہ ایک اعرابی آیا اور بولا
اے ابن ابو قحافہ تو ہے وصی اور خلیفہ رسول خدا کا وہ بولا کہ بیشک مین ہون خلیفہ رسول خدا کا قَالَ
اِنْ صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنِیْ مَا رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْ اعرابی بولا کہ اگر سچ کہتا ہے تو کہ خلیفہ رسول ہے
تو مینے ایک خواب دیکھا ہے پس بیان کر کہ کیا دیکھا مینے پھر تعبیر اوسکی بیان کر قَالَ مَا تَقُوْلُ یَا اَعْرَابِیُّ
لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ابو بکر بولا کیا کہتا ہے تو اے اعرابی نہین جانتا غیب کو مگر خدا ے عزوجل اِذْ ذَھَبَ
عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَ عِنْدَہٗ وَسَئَلَہٗ فَقَالَ مَا قَالَ صَاحِبُہٗ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِہٖ عَنِ الْمَسْجِدِ مگر جاتو
نزد عمر اور سوال کر اوس سے پس قریب آیا عمر کے اور سوال کیا پس وہی جواب دیا جو ابو بکر نے کہا تھا

اور حکم کیا کہ اسی مسجد سے نکال دو کہ ہم سے یہہ امور غیب کا سائل ہوتا ہے وَکَانَ اَبُوْذَرٍّ حَاضِرًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ یَدَہٗ وَقَالَ اذْھَبْ مَعِیْ عِنْدَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ اوس وقت حضرت ابوذر غفاری حاضر تھے اونھون نے ہاتھہ اعرابی کا پکڑکر فرمایا اے اعرابی چل میرے ساتھہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے پاس کہ وہ تیرا جواب دینگے فَجَاءَ مَعَہٗ عِنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ پس آیا وہ ساتھہ ابوذر کے خدمت جناب امیر مین اور سلام کیا حضرت کو اور عرض کی کہ یا حضرت آپ کیون خانہ نشین ہین قَالَ مَا وَجَدْتُ نَاصِرًا وَلَا مُعِیْنًا فَعَمِلْتُ عَلٰی مَا اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ جناب ولایت مآب نے فرمایا کہ مینے ناصر و مددگار نہ پائے پس عمل کیا مینے وصیت رسول خدا پر ثُمَّ قَالَ مَا حَاجَتُكَ یَا اَعْرَابِیُّ پھر فرمایا حضرت نے کہ تیری کیا حاجت ہے اے اعرابی قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَجِیْبَۃً اُرِیْدُ اَنْ تُبَیِّنَ لِیْ مَا رَاَیْتُ ثُمَّ عَبِّرْ اوس نے عرض کی یا امیر المومنین مینے ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہے چاہتا ہون مین کہ آپ اوسے بیان کیجیے کہ کیا دیکھا مینے پھر تعبیر کہیے اوسکی فَبَعَثَ عَلَیْہِ السَّلَامُ السَّلْمَانَ لِطَلَبِ الْحُسَیْنِ پس حضرت نے حضرت سلمان کو بھیجا کہ جاکر میرے نور چشم حسین فرزند رسول الثقلین کو بلالاؤ فَاِذَا جَاءَ الْحُسَیْنُ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اَعْرَابِیُّ فَاسْئَلْ مَا شِئْتَ مِنْ اِبْنِیْ ھٰذَا پس جب جناب امام حسین تشریف لائے تو جناب امیر نے فرمایا کہ اے اعرابی جو چاہے تو میرے اس فرزند سے پوچھہ حضرات جناب امیر نے غاصبونکو اور بھی ذلیل کیا کہ سند خلافت پر بیٹھے ہین اور عاجز ہین اور فرزند ہمارے علم غیب کے ماہر اور اعجاز پر قادر ہین فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ مَا رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْ پس اعرابی نے عرض کی اے فرزند رسول خدا خبر دو مجھکو کہ مینے کیا خواب دیکھا پھر تعبیر دو قَالَ یَا اَعْرَابِیُّ رَاَیْتَ فِیْ مَنَامِكَ اَنَّ نُجُوْمًا سَاطِعًا بِالدَّمِ کُسِرَتْ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعِ وَجَاءَتْ عَلَی الْاَرْضِ وَغَابَتْ فِیْھَا قَرِیْبًا مِنْ شَطِّ الْفُرَاتِ فرمایا جناب امام حسین نے اے اعرابی تو نے خواب مین دیکھا ہے کہ کتنے ایک ستارے خون آلودہ آسمان ہفتم سے ٹوٹ کر زمین پر آئے ہین اور قریب کنارہ فرات زمین مین غائب ہوگئے ہین قَالَ صَدَقْتَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ھٰکَذَا رَاَیْتُ فَعَبِّرْ عرض کی اوسنے فدا ہوئین آپ پر سے اے فرزند

رسولخدا او الله بہی دیکہا ہی مینی پس اب آپ تعبیر اسکی بیان فرمائی قَالَ دَعْنِیْ عَنْ تَاوِیْلِهَا حضرت نی فرمایا
ای اعرابی تعبیر سی اسکی درگذر اگر بیان کرونگا مین تو تجہہ طاقت اس کی سننی کی نہوگی اوس نی عرض کی
ای فرزند رسول خدا اس قدر مسافت کہینچ کر آیا ہون مین محض واسطے اس خواب کی تعبیر کی فَقَالَ اَلَا
یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ النُّجُوْمَ الْمُتَلَطِّخَ بِالدَّمِ اَنَا وَاَقْرِبَائِیْ وَاَصْحَابِیْ پس جناب امام مظلوم نی فرمایا آگاہ ہو
ای اعرابی وہ ستارہ ہای خون آلودہ مین ہون اور میری بہائی اور بہتیجی اور فرزند و عزیز و اصحاب ہین اور
کیفیت اس کی یہ ہی کہ مین بطلب کوفیان بہیجا وارد صحرای کربلا ہونگا اعدا دین پہلی تو مجہپر پانی بند کرینگی
تین تک صدائی وَاعَطَشَاهُ وَاعَطَشَاهُ میری اہل بیت کی فلک ہفتم تک جائیگی اور ننہی ننہی بچی میری
پیاسی مانند ماہی بی آب کی تڑپین گی اور کوئی اون پر رحم نہ کہائیگا پس تیسری روز کہ وہ دسوین محرم کی
ہوگی صفین واسطے جنگ کی مجہپر کہینچین گے میری اصحاب و احباب کو بالب تشنہ اور شکم گرسنہ شہید
کرینگی بعد ازان میری عزیزونکی باری آئیگی بہائیونکو میری تلوارون سی ٹکڑی کرین گی فرزندونکو میری نیزی
اور تیرسی مارین گی وَبَعْدَهُمْ لَا یَکُوْنُ لِیْ نَاصِرٌ وَلَا مُعِیْنٌ ای اعرابی بعد انکی شہادت کی مین یکہ و
تنہا رہجاؤنگا تو ایک ہزار نوسو پچاس زخم میری تن پر لگاکر گہوڑی سی گرائین گی سجدۂ پروردگار مین
خنجر ستم سی فیض یاب شہادت ہونگا وَیُحْرِقُوْنَ خِیَامِیْ بِالنَّارِ ای اعرابی جلائین گی ظالم خیمی
میری آگ سی وَیَنْهَبُوْنَ اَمْوَالِیْ اور لوٹ لین گی مال میرا وَیَسْبُوْنَ اَهْلَبَیْتِیْ یَسُوْقُوْا اِلَی الشَّامِ
مُکَشَّفَاتَ الرُّؤُسِ عَلٰی جِمَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَلَا سِتْرٍ ای بہائی اہل بیت کو میری اسیر کر کی بلوای
عام مین سر برہنہ شتران برہنہ پر سوار کر کی کربلا سی شام تک لیجائینگی وَیَتْرُکُوْنِیْ عَلَی الْاَرْضِ
بِلَا غُسْلٍ وَلَا کَفَنٍ اور میری لاش کو اسیطرح بیکفن و دفن حرارت آفتاب مین ریگ گرم پہ چھوڑ
جائین گی جب یہ ماجرا اعرابی نی سنا تو روتی روتی بیہوش ہوگیا غرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نی
خبر دی تہی اور سب عزیز بہی حضرت کی شہید ہوی یہانتک کہ علی اصغر بہی حضرت کی گود مین شہید ہوا
اور حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فَمَضٰی اِلَی الْفُرَاتِ لِیَشْرَبَ الْمَاءَ پس اوسوقت چلنی کا حضرت نی
فرات کیطرف ارادہ کیا کہ پانی پیین فَضَرَبَ اللَّعِیْنُ بِسَهْمٍ عَلٰی فَمِهٖ پس ایک لعین نی تیر حضرت کی

دہن شریف مارا کہ دہن مبارک خون سے آلودہ ہوگیا فَجَاءَ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ وَضَرَبَ الرُّمْحَ عَلٰی
صَدْرِہٖ حَتّٰی خَرَجَ عَنْ ظَهْرِہٖ پس آیا سنان ابن انس لعین اور اس نے زور سے نیزہ سینہ اقدس پر
لگایا کہ پشت مبارک سے باہر نکل آیا فَجَذَبَ اللَّعِیْنُ رُمْحَهٗ فَسَقَطَ الْحُسَیْنُ سَلْبُوْیًا عَلَی الْاَرْضِ
یَجُوْزُ فِیْ دَمِهٖ وَیَضْرِبُوْنَ عَلَیْهِ السُّیُوْفَ جب اوس لعین نے نیزہ کھینچا تو حضرت منہ کے بھل
زمین پہ گر کے خون میں لوٹنے لگے اور وہ لعین تلواریں حضرت پر مارتے تھے وَکَانَ فَرَسُهٗ عِنْدَ رَاسِهٖ
یَبْکِیْ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِصْبِرْ اور گھوڑا حضرت کا حال حضرت دیکھکے روتا تھا حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا
نہ روؤ اور صبر کرو ثُمَّ جَلَسَ فَجَاءَ الْکِنْدِیُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاسِهٖ
پھر حضرت اوٹھہ بیٹھے پس مالک ابن بشر الکندی آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ شریف
اوتار لیگیا اور چھوڑا اوس جناب کو خون میں غلطان اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ
روایت سے دیکھو روایت صحیح مسلم وَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ پھر روایت ابن شبیب
پھر شیر دینا رسول خدا کا امام حسینؑ کو پھر مصائب اونحضرت کے اور گھوڑا ڈالنا
پانی میں اور مارنا کندی ملعون کا شمشیر سر اقدس پر صحیح مسلم میں تفسیر وَمَا بَکَتْ
عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ میں لکھا ہے وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ بَکَتِ السَّمَاءُ عَلَیْهِ کہ جب
شہید ہوے جناب امام حسینؑ تو آسمان رویا اونکی مصیبت پر وَبُکَاؤُهَا حُمْرَتُهَا اور رونا اوسکا یہ ہے
کہ سرخی شفق نمایاں ہوئی اور ابن جوزی کہتا ہے کہ علامت ہمارے غضب کی یہ ہے کہ جب غصے ہوتے ہیں
تو منہ سرخ ہو جاتا ہے اور خدا ہے عالم جسم سے منزہ ہے فَاَظْهَرَ تَاثِیْرَ غَضَبِهٖ عَلٰی مَنْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ
بِحُمْرَةِ الْاُفُقِ اِظْهَارًا لِتَعْظِیْمِ الْجِنَایَةِ پس ظاہر کیا خدا نے اثر غضب اپنا قاتلان حسینؑ پر ساتھ
سرخی افق کے اور معلوم کرنے اس بات کے کہ اون ظالموں سے بڑا گناہ سرزد ہوا ہے اور حافظ ابو نعیم نے
کتاب دلائل النبی میں لکھا ہے اور یہہ عالم سنیوں کا ہے قَالَتْ نَضْرَةُ الْاَزْدِیَّةُ کہ نصرہ ازدیہ
نے کہا کہ جب شہید ہوے جناب امام حسینؑ تو آسمان سے خون برستا تھا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا صَارَتْ
دَمًا اور کوئیں اور کوزے سب میں پانی خون ہوگیا تھا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب امالی میں بسند

معتبر ریان ابن شبیب سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ محرم کی تھی کہ میں خدمت جناب امام رضا میں حاضر ہوا
قَالَ یَا بْنَ الشَّبِیْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْهِ الْقِتَالَ
حضرت نے فرمایا اے پسر شبیب محرم وہ مہینا تھا کہ کافر تک بھی قتال کو حرام جانتے تھے فَمَا عَرَفَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ
حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَلَا حُرْمَةَ نَبِیِّهَا مگر افسوس امت جفا کار نے نہ پاس حرمت اس مہینے کا کیا اور نہ پاس
حرمت اپنے پیغمبر کا کیا وَلَقَدْ قَتَلُوْا فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ ذُرِّیَّتَهٗ اور آہ آہ قتل کیا امت رسول خدا نے
اس مہینے میں ذریت رسول خدا کو وَسَبَوْا نِسَاءَهٗ اور اسیر کیا اہل حرم رسول خدا کو فَانْتَهَبُوْا
ثِقْلَهٗ اور لوٹ لیا مال و اسباب اون کا پس خدا نہ بخشے اون لعینوں کو اے پسر شبیب اِنْ کُنْتَ
بَاکِیًا فَابْکِ لِلْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ اگر تو روتا ہے تو رو حسین ابن علی پر فَاِنَّهٗ ذُبِحَ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ
کہ حسین غریب ذبح کیے گئے ہیں جسطرح سے ذبح کیا جاتا ہے گوسفند اور اٹھارہ اہلبیت اونکے رفاقت میں اونکے
ذبح ہوئے ہیں لَیْسَ لَهُمْ نَظِیْرٌ فِی الْاَرْضِ کہ اونکا نظیر و مانند زمین پر نتھا وَلَقَدْ بَکَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُوْنَ لِقَتْلِهٖ ایسی مصیبت ہوئی ہے فرزند رسول خدا پر کہ روئے ہیں ساتوں آسمان اور
زمین قتل حسین پر اور چار ہزار فرشتے نصرت حسین کے لئے نازل ہوئے فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ پایا اونہوں نے
حضرت کو مقتول خاک و خون میں غلطان اوس دن سے وہ فرشتے حضرت کی قبر کے پاس ہیں اس شکل سے
شُعْثٌ غُبْرٌ اِلٰی اَنْ یَّقُوْمَ الْقَائِمُ افسردہ اور بال چہرہ ہائے خاک آلودہ تا ظہور قائم آل محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ جب وہ ظاہر ہونگے تو اونکے انصار میں سے ہونگے اور وقت جنگ یہہ شعار ہوگا اونکا یَا
لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ اے طلب کرنے والو خون حسین کے اے پسر شبیب میرے پدر بزرگوار نے اپنے آبا طاہرین سے
روایت کی ہے اِنَّهٗ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ جب شہید ہوئے جناب
امام حسین آسمان سے خون برستا تھا اور مٹی سرخ برستی تھی اے پسر شبیب اگر روئے تو حسین پر تا آنکہ
آنسو رخساروں پر تیرے رواں ہوں غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا
خدا بخش دیگا گناہ تیرے صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ ہوں قَلِیْلًا کَانَ اَوْ کَثِیْرًا کم ہوں یا بہت ہوں
اے پسر شبیب زیادہ اس سے مسرور کروں تجھے اگر چاہے تو کہ جب ملاقات خدا سے کرے تو کوئی گناہ تجھ پر نہو

فَزُرْ قَبْرَ الْحُسَيْنِ پس زیارت کر قبر جناب امام حسینؑ کی اور اگر تو چاہتا ہی کہ غرفہ عالیہ بہشت مین ساکن ہو رسولؐ خدا اور اون کی آل کے ساتھہ فَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ پس لعنت کر حسینؑ کے قاتلوں پر اے پسر شبیب اور خوش کرون تجھے اگر چاہی تو کہ تیرے لیے ثواب ہو مثل ثواب شہدائے کربلا کے جو رفاقت حسینؑ مین اپنے خونمین نہائے ہین فَقُلْ مَتٰى ذَكَرْتَهٗ پس کہہ جسوقت مصیبت حسینؑ تجھے یاد آئے يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اے کاش ہوتا مین ساتھہ اون کے تو جان اپنی نثار کرکے رستگاری عظیم حاصل کرتا اے پسر شبیب اگر چاہی تو اَنْ تَكُوْنَ مَعَنَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجِنَانِ یہہ کہ تو ہماری ساتھہ درجات عالیہ بہشت مین ہو فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس غمگین ہو جب ہمین غمگین پاؤ اور خوش ہو جب ہمین خوش پاؤ وَعَلَيْكَ بِوِلَايَتِنَا اور لازم و واجب ہی تجھہ پر محبت و ولایت ہماری وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا تَوَلّٰى حَجَرًا حَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَهٗ اسلیے کہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھیگا تو اوسکا حشر اوسی پتھر کے ساتھہ ہوگا وَاَيْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَرْضَعْ مِنْ ثَدْيِ فَاطِمَةَ شَيْئًا وَلَا رَضَعَ مِنْ اُنْثٰى لَبَنًا اور پھر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جناب امام حسینؑ نے نہین پیا شیر جناب فاطمہ زہراؑ کا اور نہ دودہ کسی عورت کا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يُؤْتٰى بِهٖ اِلٰى جَدِّهٖ رَسُوْلِ اللّٰهِ ولیکن معمول تہا کہ لیجاتے اونہین اونکے نانا رسولؐ خدا کے پاس جناب رسولؐ خدا اونہین پیار کرتے تہے فَيَضَعُ اِبْهَامَهٗ فِيْ فِيْهِ پس انگہوٹہا اپنا دہن شریف امام حسینؑ مین دیتے تہے فَيَمَصُّ مِنْهَا لَبَنًا يَكْفِيْهِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حضرت امام حسینؑ انگوٹہے کو چوستے تہے تو اوس سے ایک چشمہ شیر جاری ہوتا تہا اور ایسی سیر ہوتے تہے کہ دو دن تک احتیاج شیر نہوتی تہی فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَدَمُهٗ مِنْ دَمِهٖ وَعَظْمُهٗ مِنْ عَظْمِهٖ وَشَعْرُهٗ مِنْ شَعْرِهٖ پس روئیدہ ہوا گوشت جناب امام حسینؑ کا گوشت رسولؐ خدا سے اور بال حسینؑ کے موئے رسولؐ خدا سے پس حضرات افسوس افسوس ایکدن وہ تہا کہ وہی خون حسینؑ ریگ گرم کربلا پر بہتا تہا اور وہی حسینؑ اوس خون مین لوٹتے تہے وَيَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ اور ایڑیان زمین پر رگڑتے تہے افسوس کہان گلوے حسینؑ اور کہان خنجر اور کہان

سینہ حسینؑ اور کہان تیر بد اختر اور کہان جسم حسینؑ اور کہان تیر و تبر ہزارون نامرد گھیری ہوی تہی
اور اوس جناب کو پانی ندیتی تہی اور قتل کرتی تہی وَہُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اُمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اوس پروہ
لعین آپکو امت رسولؐ خدا مین جانتی تہی کُلُّهُمْ یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ بِدَمِهٖ ہر شخص قتل کو اوس
جناب کی خوشنودی خدا اور سبب تقرب کبریا جانتا تہا اور حضرت اون لعینونکو وعظ و نصیحت
کرتی تہی وہ شقی کچہہ رحم نکہاتی تہی حضرت نی چند اشعار رجز نصیحت و حقیقت آمیز پڑہی کہ وہ یہہ ہین
شعر قَتَلَ الْقَوْمُ عَلِیًّا وَابْنَهُ + حَسَنَ الْخَیْرِ کَرِیْمَ الْاَبَوَیْنِ افسوس پہلی قتل کیا لعینون نی
علی ابن ابیطالب کو پہر فرزند اونکی حسن مجتبیٰ کو شہید کیا کہ نیکیان اونکی زمانیمین مشہور ہین اور
عالی نسب تہی والدین کیطرف سی اب تہا پاک حسینؑ کی قتل پر مستعد ہوی ہین شعر لَمْ یَخَافُوا اللّٰهَ
فِیْ سَفْكِ دَمِیْ + لِعُبَیْدِ اللّٰهِ نَسْلِ الْكَافِرِیْنِ نہ ڈری ستمگار خدا سی میری خونریزیمین بخاطر
عبید اللہ ابن زیاد کی کہ وہ فرزند ہی دو کافرونکا شعر وَابْنُ سَعْدٍ قَدْ رَمَانِیْ عَنْوَةً + بِجُنُوْدٍ
کَوُکُوْبِ الْهَاطِلَیْنِ افسوس عمر سعد نی پہلی مجہپر تیر مارا اور پہر تمام لشکر نی اوسکی مجہپر تیر مارے کہ جیسے
مینہہ برستا ہی شعر مَنْ لَهٗ جَدٌّ کَجَدِّیْ فِی الْوَرٰی + اَوْ کَشَیْخِیْ فَاَنَا ابْنُ الْعَالَمِیْنِ ای ظالمون
یہہ نہ سمجہو کہ کون ہی زمانیمین کہ جسکا نانا ہو مثل میری نانا کی اور بابا ہو اوس کا مثل میری بابا کی پس مین
فرزند ہون دو عالمونکا شعر فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اُمِّیْ وَاَبِیْ + قَاصِمُ الْکُفْرِ بِبَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ +
ای بی بصیرتو مان میری فاطمہؑ ہی جسکی گہر کی فرشتے خدمتگار تہی اور بابا میری وہ ہین کہ جنہون نی قتل
کیے کافر بدر و حنین مین شعر فَاَبِیْ شَمْسٌ وَاُمِّیْ قَمَرٌ + فَاَنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْنِ پس بابا
میری خورشید ہین اور مان میری ماہ منیر ہین پس ہین ستارہ ہون دو چاندونکا یہ پڑہتی جاتی تہے
اور جو لعین مقابل شاہ آسمان و زمین کی آتا تہا بیک ضرب ذوالفقار راہی دار البوار ہوتا تہا اور حضرت
فرماتی تہی شعر اَلْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنْ رُکُوْبِ الْعَارِ + وَالْعَارُ اَوْلٰی مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ موت بہتر ہے
اس ذلت سی کہ مین امام ابن امام بیعت کرون شراب خوار کی اور اختیار عار النا کی لیوا اوس وقت
بہتر ہوتا ہی کہ اوسکا اختیار نکرنیسی خوف دخول جہنم ہو پس بتیس ہزار لعین ایکدل ہو ہوکی حضرت پر

حملہ کرتے تھے اور جب حضرت ذوالفقار علم کر کے حملہ کرتے تھے تو وہ شقی سامنے سے مثل ملخ منتشر ہو جاتے تھے
قَالَ ابْنُ شَهْرِ آشُوبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ ابِيطَالِبٍ لَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيدُ
عَلٰى عَشَرَةِ الْآفٍ فَارِسٍ ابن شہر آشوب اور محمد ابن ابیطالب نے ذکر کیا ہے کہ وہ جناب یونہیں لڑتے رہے
تا آنکہ حضرت نے زیادہ دس ہزار شقی سے داخل نار کئے فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ لِقَوْمِهٖ پس عمر سعد نے پکارا
اپنی فوجکو اَلْوَيْلُ لَكُمْ أَتَدْرُونَ لِمَنْ تُقَاتِلُونَ وای ہو تم پر جانتے ہو تم کہ کس سے لڑتے ہو هٰذَا ابْنُ
الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ هٰذَا ابْنُ قَتَّالِ الْعَرَبِ ارے یہہ فرزند اوس شکم کا ہے جس کا سینہ اسرار الٰہی سے
بھرا تھا اور یہ فرزند قتال عرب اور شجاع بیدل کا ہے فَاحْمِلُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس حملہ کرو
اسپر چاروں طرف سے تا اس پر ظفریاب ہو وَكَانَتِ الرُّمَاتُ أَرْبَعَةَ الْآفٍ فَرَمَوْهُ بِالسِّهَامِ
یہ سنکر پھر تو چار ہزار تیر اندازونکے تیر جسم مبارک پر پڑنے لگے وَحَالُوا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَحْلِهٖ اور وہ شقی حائل
ہوگئے حضرتکے اور خیمہ گاہ کے درمیان میں اور چاہا کچھ لعینوں نے کہ دختران زہرا کو سامنے حضرتکے لوٹ لیں فَقَالَ لَهُمْ
وَيْحَكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَلَا تَخَافُونَ الْمَعَادَ پس حضرت نے یہ جو ارادہ اشقیا کا دیکھا پکارے یہ کیا
بیحیائی ہے آخر تم بھی زن و فرزند رکھتے ہو یہ کیا ارادہ ہے فَنَادَاهُ شِمْرٌ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ
شمر بولا کیا کہتے ہو اے پسر فاطمہ قَالَ أَقُولُ أَنَا الَّذِي أُقَاتِلُكُمْ وَتُقَاتِلُونَنِي حضرت نے فرمایا میں
یہ کہتا ہوں کہ میں تم سے لڑتا ہوں اور تم مجھسے لڑتے ہو وَالنِّسَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ عورتوں بیچاریونکا
کیا قصور ہے فَامْنَعُوا عُتَاتَكُمْ عَنِ التَّعَرُّضِ مِنْ حَرَمِي مَا دُمْتُ حَيًّا پس منع کرو اپنی قوم کو
کہ اہل حرم سے تعرض میرے جیتے جی نہوں کہ بعد میرے جو تم اونسے سلوک کرو گے وہ معلوم ہے فَقَالَ
شِمْرٌ إِلَيْكُمْ عَنْ حَرَمِ الرَّجُلِ فَاقْصِدُوهُ فِي نَفْسِهٖ پس پکارا شمر اے اہل کوفہ حسینؑ کے جیتے جی یہ
ارادہ نکرو فَلَعَمْرِي هُوَ كُفْوٌ كَرِيمٌ بخدا سوگند کہ شجاعت و غیرت میں نظیر حسینؑ کا نہیں ہے کہ انہیں
اسوقت میں بھی اہل البیت کا خیال ہے یہ سنکر سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑے وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَطْلُبُ
شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ اور وہ جناب اوس حالمین پانی مانگتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخر تو مجھے قتل کرتے ہو تھوڑا
پانی اسوقت پلادو وَكُلَّمَا احْمِلُ بِفَرَسِهٖ عَلَى الْفُرَاتِ حَمَلُوا عَلَيْهِ بِأَجْمَعِهِمْ حَتّٰى كَلُّوهُ عَنْهُ

پس جب حضرت گھوڑا اوٹھاتے تھے سوے فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ ور ہوتے تھے اور حضرت کو باز رکھتے تھے
پھر حضرت نے حملہ کیا ابو اعور اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی لئے کھڑا تھا محافظت آب کو لئے حضرت نے
اون سبکو مار کر ہٹا دیا اور گھوڑا فرات مین ڈال دیا فَلَمَّا بَلَغَ اَوْلَغَ الْفَرَسَ لِيَشْرَبَ وَقَالَ اَنْتَ
عَطْشَانٌ وَاَنَا عَطْشَانٌ وَاللّٰہِ لَا اَذُوْقُ الْمَآءَ حَتّٰی تَشْرَبَ پس جب دریا مین پہونچے تو گھوڑے کی
باگ چھوڑ کر فرمایا اے گھوڑے تو بھی پیاسا ہے مین بھی پیاسا ہون واللہ اے گھوڑے جبتک تو نہ پانی پئیگا
حسین بھی نہ پئیگا جب گھوڑے نے یہہ کلام حضرت کا سنا شَالَ رَاْسَہٗ وَلَمْ يَشْرَبْ كَاَنَّہٗ فَہِمَ كَلَامَہٗ
تو اوس بیزبان نے سر ہلایا گویا سمجھا کلام حضرت کو اور عرض کی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یہ نہوگا کہ فرزند
ساقی کوثر تو پیاسا ہو اور مین پانی پیون حضرات مقام تامل ہے اور جگہ خاک اوڑانے کی ہے کہ حیوان
بیزبان تو یہ پاس حرمت رسولخدا کرے اور کلمہ گو رسولخدا کے پانی پیتے تھے اور بہاتے تھے اور جسم فرزند رسولخدا
عوض آب تیرونکا مینہہ برساتے تھے غرض فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِشْرَبْ فَاَنَا اَشْرَبُ حضرت نے فرمایا اے باوفا
پی تو کہ مین بھی پیتا ہون فَمَدَّ الْحُسَيْنُ يَدَہٗ فَغَرَفَ مِنَ الْمَآءِ پس دست مبارک بڑھا کر پانی چلو مین
لیا اور چاہا کہ پیئن فَقَالَ فَارِسٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ پس ایک شقی دشمن خدا پکارا اے ابا عبد اللہ
تَتَلَذَّذُ بِالْمَآءِ وَقَدْ هُتِكَ حُرَمُكَ تم تو پانی پیتے ہو اور وہان اہل بیت تمہارے لٹ گئے فَفَضَّ
الْمَآءَ مِنْ يَدِہٖ وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَكَشَفَهُمْ فَاِذَا الْخَيْمَۃُ سَالِمَۃٌ پس حضرت نے پانی ہاتھہ سے
پھینک کر اون لعینو پر حملہ کیا دیکھا تو خیمہ سلامت ہے حضرت نے پھر حملہ کیا اون پر كَاللَّيْثِ الْمُغْضَبِ
مثل شیر غضبناک کے پس جو سامنے آتا تھا حضرت ایک تلوار مین اوسے فی النار کرتے تھے اِذْ صَاحَ
بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ اَتُقَاتِلُ اَمْ تُقْتَلُ کہ ناگاہ ہاتف غیب نے آواز دی اے حسین قتل ہی کیے جاؤگے
یا جام شہادت سے سیراب ہوکے ملاقات خدا بھی حاصل کروگے یہہ سنکے حضرت نے تلوار روکی اِذْ اَتٰى
سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِيْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ حضرتکے سینہ
اقدس پر لگا اور ابو الحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو پیشانی پر مارا کہ بوسہ گاہ رسول خدا
مجروح ہوگئی پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو وَيْحَكُمْ عَجِّلُوْہُ وائے ہو تمپہ جلدی کرو قتل حسین مین

فَطَعَنَهُ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ يَقَعَ یہہ سنکر سنان ابن انس لعین نے ایسا ایک نیزہ
زور سے سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ وہ زینت عرش خدا گہوڑے سے گر پڑے مگر سنبہلے ہی تہی کہ خولی لعین نے
ایک تیر زہر آلود حضرت کی گلوے مبارک پر مارا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَى الْاَرْضِ يَخُوْرُ فِيْ دَمِهٖ
پس وہ راکب دوش رسول خدا گہوڑے سے گر کر زمین پر اپنے خون مین لوٹنے لگا پہر چاہا حضرت نے کہ
اوٹہہ کہڑا ہوون مگر طاقت نہ پائی فَجَاءَ مَالِكُ الْلَّشِيْ پس اوسوقت مالک بن بشر ملعون تلوار کہینچے ہوے
قریب حضرت کے آیا کس زبان سے کہون کہ کیا ستم کیا اوس شقی نے فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى رَاسِهٖ وَ
عَلَيْهِ بُرْنُسٌ مِنْ خَزٍّ فَشَقَّهٗ آہ اوس شقی نے ایسی ایک تلوار زور سے ماری کہ کلاہ خز حضرت کی سر پر تہی
بعہ کلاہ سر حضرت کا شق ہوگیا وَسَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ اور خون چہرہ نورانی پر بہنے لگا حضرت نے
غش سے آنکہین کہولین فرمایا اے ملعون مجہہ ایسے مظلوم پر تلوار لگائی اور تجہے رحم نہ آیا لَا اَكَلْتَ بِهَا
وَلَا شَرِبْتَ وَحَشَرَكَ اللّٰهُ مَعَ الظَّالِمِيْنَ تجہے اس ہاتہہ سے کہانا اور پینا نصیب نہو اور محشور کرے
خدا تجہے ظالمون مین اور وہ ٹوپی اوتار کے حضرت نے اوسکے سامنے پہینک دی فَاَخَذَهُ الْكِنْدِيُّ
وَانْطَلَقَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ پس اوسنے وہ اوٹہالی اور چلا گیا جب گہر گیا تو اپنی زوجہ سے بولا کہ اسے دہو
قَالَتْ لِمَنْ هٰذِهِ الْبُرْنُسُ وہ اوس ٹوپی کو دیکہہ کے بولی کہ کس یا خدا کی ٹوپی ہے کہ تو لوٹ کے لایا ہے
قَالَ هٰذَا بُرْنُسُ الْحُسَيْنِ وہ بولا یہ ٹوپی حسین ابن علی کی ہے وہ رونے لگی اور بولی وای ہو تجہپر اے
شقی تو فرزند رسول خدا کو قتل کرکے ٹوپی لوٹ کے لایا ہے آج سے نہ مین تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس
اوس شقی نے خفا ہوکے ایک طمانچہ مارا قدرت الٰہی سے ہاتہہ اوسکا ورم پڑا اور مجروح ہوگیا ہرچند
علاج کیا نہ اچہا ہوا تا آنکہ خشک ہوگیا اور وہ لعین فقیر و محتاج رہا یہان تک کہ واصل جہنم ہوا ۱۲

روایت سی و دوم روایت نزول ہل اتی پہر مناقب جناب امیر علیہ السلام
پہر احوال شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام پہر روایت ہلال ابن نافع

کتاب خرائج الجرائح مین روایت کی ہے اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ صِيَامَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ایک بار جناب حسنین بیمار ہوے پس نذر کی

جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ علیہم السلام نے تین روزے فَلَمَّا عَفَاهُمَا اللهُ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَحْطٌ فَاَخَذَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَهُودِيٍّ ثَلٰثَ جِزَّاتٍ صُوفًا لِتَغْزِلَهَا فَاطِمَةُ بِثَلٰثَةِ اَصْوَاعٍ شَعِيْرًا پس جب خدا نے شفا دی اور اوس زمانے مین قحط تھا جناب امیر علیہ السلام نے ایک یہودی سے تھوڑا سا صوف لیا تا فاطمہؑ دختر رسول خدا اوسے کاتین عوض مین تین صاع جو کے فَصَامُوْا وَغَزَلَتْ فَاطِمَةُ جُزْءًا ثُمَّ طَحَنَتْ صَاعَ شَعِيْرٍ وَخَبَزَتْهُ پس سب صاحبون نے روزہ رکھا اور جناب فاطمہ شفیعہؑ روز جزا نے پہلے تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازان ایک صاع جو موافق مزدوری کے پیسے اور اوسے پکایا فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَتٰى مِسْكِيْنٌ پس جب وقت افطار ہوا اور چاہا اون خاصگان خدا نے کہ کہانا کہائین کہ ناگاہ ایک مسکین نے آکے سوال کیا فَاَعْطَوْهُ طَعَامَهُمْ وَلَمْ يَذُوْقُوْا اِلَّا الْمَاءَ پس جناب امیرؑ نے اور سب صاحبون نے کہانا اپنا اوٹھا کے مسکین کو حوالہ کیا اور کچھہ نہ چکھا سوا پانی کے ثُمَّ غَزَلَتْ جُزْءًا اُخْرٰى مِنَ الْغَدِ ثُمَّ طَحَنَتْ صَاعًا وَخَبَزَتْهُ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَتٰى يَتِيْمٌ فَاَعْطَوْهُ جب دوسرا دن ہوا جناب سیدہؑ نے دوسرا حصہ صوف کا کاتا پہر ایک صاع جو اوسکی اجرت کے پیسے اور روٹیاں پکائین جب وقت افطار ہوا اور چاہا کہ افطار کرین ایک یتیم آیا اور پکارا اے اہلبیت رسول خدا مین یتیم ہون مجھے کہانا کھلاؤ جناب حیدر کرارؑ نے اور جناب سیدہؑ نے اپنی نان جو اوٹھا دی اوس یتیم کو یہانتک کہ جناب حسنینؑ نے باوجود خورد سالگی کے اپنی بہی روٹیاں اوٹھا دین وَلَمْ يَذُوْقُوْا اِلَّا الْمَاءَ اور اوس دوسرے دن بہی کچھہ نہ چکھا سوا پانی کے فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ غَزَلَتِ الْجُزْءَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ طَحَنَتِ الصَّاعَ وَخَبَزَتْهُ وَاَتٰى اَسِيْرٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ فَاَعْطَوْهُ جب تیسری صبح ہوئی تو پہر اہلبیت عصمت و طہارت نے روزہ رکہا اور جناب سیدہ زہرا نے باقی صوف کاتا اور پہر جو پیسے اور روٹیاں پکائین جب وقت افطار ہوا ایک اسیر پکارا اے اہلبیت رسول خدا مین اسیر کرتے ہو اور ہماری خبر نہین لیتے ہو جناب امیر المومنین اور جناب سیدہ نے تو کہانا اپنا اوٹھا دیا پس دیکھو جرات فرزندان شیر خدا کی کہ سن شریف اون دونون گل بوستان رسالت کا چھہ

برس سے زیادہ نہوگا اوس تیسرے روز مین انہوں نے بہی نان جو اپنی اسیر کو اوٹہا دی وَلَم یَذُوقُوا اِلَّا الْمَاءَ اور پھر سب نے فاقہ کیا اور سوا پانی کے کچھہ نہ چکھا وَکَانَتْ مَضَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَرْبَعَۃُ اَیَّامٍ وَالْحَجَرُ عَلٰی بَطْنِہٖ وَقَدْ عَلِمَ بِحَالِہِمْ اور جناب رسول خدا کو بہی چوتہا فاقہ تہا اور مارے بہوک کے وہ جناب شکم اقدس پر پتھر باندہے تہے اور حال سے اہل بیت کے آگاہ تہے وَدَخَلَ حَدِیْقَۃَ الْمِقْدَادِ وَ لَمْ یَبْقَ عَلٰی نَخْلَاتِہَا ثَمَرَۃٌ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وہ حضرت اوسی حال سے داخل ہوے باغ مین مقداد کے اور فصل خرما تمام ہو گئی تہی اور ایک خرما اون درختون مین باقی نہ تہا اور جناب امیر المومنینؑ حضرت کے ساتھہ تہے فَقَالَ یَا اَبَا الْحَسَنِ خُذِ السَّلَّۃَ فَانْطَلِقْ اِلَی النَّخْلَۃِ وَاَشَارَ اِلٰی وَاحِدَۃٍ پس حضرت نے فرمایا اے ابو الحسنؑ زنبیل اوٹہا لو اور جاؤ اوس خرمے کی جانب اور اشارہ کیا ایک درخت کی طرف فَقُلْ لَہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَاَلْتُکِ بِاللّٰہِ لِمَا اَطْعَمْتِنَا مِنْ ثَمَرِکِ اور علیؑ کہو درخت سے کہ کہا ہے رسول خدا نے سوال کرتا ہون تجہسے بحق خداوند عالم کہ کیون نہین کہلاتا ہمین اپنے میوے سے قَالَ عَلِیٌّ وَلَقَدْ تَطَأْطَأَتْ بِحَمْلٍ مَا نَظَرَ النَّاظِرُوْنَ اِلٰی مِثْلِہَا جناب امیر المومنینؑ فرماتے ہین کہ جب سر اوٹہایا مینے بار درخت کی جانب تو اسقدر میوہ اوس درخت مین تہا کہ کبہی کسی نے مثل اوسکی نہ دیکہا ہوگا وَ الْتَقَطْتُ مِنْ اَطَائِبِہَا وَحَمَلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَکَلَ وَاَکَلْتُ وَاَطْعَمَ الْمِقْدَادَ وَجَمِیْعَ عِیَالِہٖ وَحَمَلَ اِلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَۃَ مَا کَفَاہُمْ پس جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ مین نے اوس درخت سے کرائے اور اچہے خرمے چنکو لایا مین جناب رسول خدا پاس پس حضرت نے کہائے اور مین نے کہائے اور مقداد کو مع عیال کہلائے اور حسنینؑ اور جناب فاطمہؑ کے لئے بموافق انکو اوٹہا لئے فَلَمَّا بَلَغَ الْمَنْزِلَ اِذَا فَاطِمَۃُ یَاْخُذُہَا الصُّدَاعُ پس جب گہر پر پہونچے تو جناب فاطمہؑ درد سر سے کہ تین دن سے کچھہ نکہایا تہا بیچین تہین فَقَالَ اَبْشِرِیْ وَاصْبِرِیْ فَلَنْ تَنَالِیْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِالصَّبْرِ پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ خوش ہو اور صبر کرو پس کبہی نہ پہونچے گی اوس چیز کو جو پیش خدا ہے مگر ساتھہ صبر کے فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ بِہَلْ اَتٰی پس وہین جبرئیل نازل ہوے ساتھہ ہل اتی کے اور بعد تحفہ سلام کے پڑہا رسول خدا کے آگے اور کہا کہ یہ خدائے جل ثنائے تمہارے اہل بیت کی شان مین بہیجا ہے غرض یہی حال تہا رحمۃ اہلبیت رسالت کا کہ آپ

فاقی پر فاقہ کرتی تہی اور بہوکو انکو سیر کرتی تہی اور سائل کو محروم نہ پہیرتی تہی چنانچہ جناب امیر خود شب کو بہوکے
رہتی تہی اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ مین پیٹ بہر کر کہانا کہاؤن اور کوئی حجاز مین بہوکا ہو حافظ ابو نعیم
اور فخر رازی نی کہ دونون عالم سنیونکی ہین لکہا ہی کہ جناب امیر روز جمعہ بالای منبر بکمال فصاحت و
بلاغت خطبہ پڑہتی تہی وَفِي بَدَنِهِ لِبَاسٌ مُرَقَّعٌ اور بدن مین حضرت کی لباس پہٹا تہا کہ اوسمین جا بجا
پیوند تہی پس ابن عباس کو خیال ہوا کہ ایسا لباس پہننا تو حضرت کی مناسب حال نہین ہی اور حضرت کو
علم امامت سے معلوم ہوا پکاری یَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا آہ
ابن عباس مینی اس قدر جامہ مین پیوند سلوائی کہ مجہی خیاط سے شرم آنی لگی اور خیاط نی کہا ای علی اب تو
اسی دور کرو کہ یہہ جامہ اگر صاحب الاغ کو دو تو وہ بہی نلی مگر لیکر پالان الاغ بناوی پہر فرمایا مَا لِعَلِيٍّ
وَزِينَةِ الدُّنْيَا ای ابن عباس کیا کام ہی علی کو زینت دنیا سے كَيْفَ أَرْضَى بِلَذَّةٍ تَفْنَى وَنِعْمَةٍ
لَا تَبْقَى کیونکر راضی ہو علی ساتہہ لذت فانی کی اور نعمات بی بقا کی وَكَيْفَ أَشْبَعُ وَحَوْلَ الْحِجَازِ بُطُونٌ
غَرْثَى وَأَكْبَادٌ حَرَّى ای ابن عباس کیونکر مین کہانا کہاؤن حال آنکہ گرد حجاز کی اکثر شکم طعام سے
خالی ہین اور دل اونکی شدت گرسنگی سے بریان ہین وَكَيْفَ أَرْضَى بِأَنْ أُسَمَّى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَا أُشَارِكُهُمْ فِي خُشُونَةِ الْعَيْشِ وَشَدَائِدِ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى آہ کیونکر راضی ہوئین کہ
نام میرا امیر المومنین ہو اور مجہی سب اپنا امیر و پیشوا جانین اور مین شریک نہون اونکا ساتہہ ندون
غرض کہان تک بیان ہو کہ یہی حال تہا ہمیشہ حضرت کا یہان تک کہ وہ حضرت ابن ملجم لعین سے
بہی بمروت و احسان پیش آئی کہ جسنی اون حضرت کو شہید کیا اوسکی بہی سعی کی اور اوسی کہانا کہلواتی تہی
اور پانی پلواتی تہی تا آنکہ قریب انتقال جو حضرت کو دودہ پینی کو دیا تو تہوڑا پیکر باقی ابن ملجم کو پلوایا کیا
مروت و رحم تہا اون جناب مین مگر افسوس حضرات اس رحم کا عوض اس گردون دون نی یہ کیا
کہ اونکی فرزند بیجرم و خطا پیاسی تڑپ کر سوئی اور اونہین ایک قطرہ پانی تک ندیا اوس نہر سے کہ جس سے
سگ و خوک تک سیراب ہوتی تہی اور وہ فرزند حیدر کرار کہ جو جگر گوشہ رسول مختار تہا شدت تشنگی سے یہ حال تہا
وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان ماری پیاس کی چباتی تہی اور یون پانی

پانی مانگتی تہی اَنَا ابنُ صَاحِبِ الکَوثَرِ اَنَا ابنُ شَافِعِ یَومِ المَحشَرِ ای ظالمون مین فرزند ساقی کوثر ہون
اور مین فرزند شافع روز محشر ہون اُقْتَلُ عَطْشَاناً غَرِیباً وَحِیداً اَهلٌ فِیکُم مُسلِمٌ اور قتل کیا جاتا ہون
بہوکا پیاسا غریب الوطن اکیلا آیا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہی ہزار افسوس اوسکی جواب مین ایک
ظالم پکارا یَا حُسَینُ لَو کَانَ وَجهُ الاَرضِ کُلُّهُ مَاءً مَا اَعطَینَاکَ قَطرَةً ای حسین اگر تمام
روی زمین پانی ہوجاوی توبہی تمہین ایکقطرہ پانیکا ندین کیون حضرت حسین ابن علی نی کیا اون لعینونکا
قصور کیا تہا جو ایسی جواب دیتی تہی وَهُوَ عَلَیهِ السَّلَامُ یَلتَفِتُ یَمِیناً وَشِمَالاً وَیَقُولُ اور وہ جناب
مایوس ہوکر دست راست وچپ دیکہتی تہی جب سوای نعشہای اقرباکی کوئی نظر نہ آتا تہا توایک آہ سرد بہر کر
فرماتی تہی وَاعَطشَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس پیاس حسین کی اور وای کمی مددگارونکی فَنَادَی
الشِّمرُ وَیلَکُم عَجِّلُوهُ پس شمر پکارا وای ہو تم پر کیا باتین کہڑی سنتی ہو جلد اسی قتل کرو پس یہہ سنتی ہی
سب شقی دوڑی قتل کرنیکو فَطَعَنَهُ سِنَانُ ابنُ الاَنَسِ بِالرُّمحِ فَکَادَ اَن یَقَعَ سنان ابن انس مین نے
ایسا نیزہ پارہ جگر رسول خدا کو مارا قریب تہا کہ وہ جناب گہوڑی سی گرپڑین لیکن چاہا تہا کہ سنبہلین
اِذ رَمَاهُ خَولِیُّ ابنُ یَزِیدَ الاَصبَحِیُّ بِسَهمٍ فَوَقَعَ فِی لَبَّتِهِ فَاَردَاهُ صَرِیعاً عَلَی الاَرضِ
کہ ناگاہ خولی بیرحم نی ایسا ایک تیر سینۂ اقدس پر مارا کہ اوسکی صدمی سی گہوڑی سی زمین پر گر پڑی حضرت نی
بمشکل تیر کو سینۂ اقدس سی نکالا اور خون اوسکا لیکر سر مطہر اور ریش انور پر ملتی تہی ابن شہر آشوب نی
ہلال ابن نافع سی روایت کی ہی وہ کہتا ہی کہ مین عمر سعد کی پاس کہڑا تہا کہ ایک لعین پکارا اَبشِر
اَیُّهَا الاَمِیرُ هٰذَا شِمرٌ قَد قَتَلَ الحُسَینَ بشارت ہو تجہی اور مبارک ہو ای عمر سعد کہ شمر نی حسین
قتل کیا یہہ سنکی لشکر سی نکلا مین کہ دیکہون سچ ہی یہہ خبر یا دروغ جب جاکی دیکہا تو قتل تو نہین ہوی
مگر باتن پارہ پارہ روبقبلہ ختم ہین اور ایک رمق جان باقی ہی فَوَاللهِ مَا رَأَیتُ قَطُّ قَتِیلاً مُضَمَّخاً
بِدَمِهِ اَحسَنَ مِنهُ وَلَا اَنوَرَ وَجهاً واللہ مینی زخمی خاک وخون مین لتہا ہوا بہتر نورانی تر مثل
حسین ابن علی کی نہین دیکہا کہ اس عالم مین بہی چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کی روشن تہا مین حیرت مین
کہڑا دیکہتا تہا کہ ایسی مظلوم وغریب نور خدا کو بہلا کون شہید کریگا فَاستَسقَی فِی تِلکَ الحَالَةِ

مائے آہ آہ انگاہ حضرت نے اوس وقت بھی پانی مانگا اور فرمایا ای بیرحمون اب تو پانی دو کہ مین اب تو
قابل جنگ نہین رہا ہون اور قریب مرگ پہونچا ہون خیال کیجیے کہ فرزند ساقی کوثر یون پانی مانگتا ہے
جسکے بابا نے قاتل کو بھی کاسہ شیر عنایت کیا اور اوسی کو کوئی ذرا سا پانی نہین پلاتا ہے فَسَمِعْتُ
رَجُلًا يَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰى تَرِدَ الْحَامِيَةَ آہ آہ ایک شقی جوابین پکارا ای حسین ایک
قطرہ پانی نہ پاؤگے جب تک کہ تم آب گرم دوزخ نہ پیوگے کہ تم امیر شام کے گناہ گار ہو فَقَالَ اَنَا اَرِدُ
الْحَامِيَةَ وَاَشْرَبُ مِنْ حَمِيْمِهَا حضرت نے فرمایا ای شقی مجھسا شخص فرزند رسول خدا داخل
جہنم ہوگا اور آب گرم اوس کا پیوےگا گمان تیرا غلط ہے ای لعین بَلْ اَرِدُ عَلٰى جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَاَسْكُنُ مَعَهٗ فِيْ دَارِهٖ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بلکہ مین اپنے نانا رسول خدا
شفیع روز جزا کی خدمت مین جاؤنگا اور بہشت مین جہان انبیا اور اوصیا کا مقام ہے حضور مین
بادشاہ صاحب اقتدار کے ہونگا اور آب کوثر و تسنیم سے پیونگا وَاَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا رَكِبْتُمْ مِنِّيْ وَفَعَلْتُمْ بِيْ
اور شکایت تمہاری جور و ستم کی رسول خدا سے کرون گا جو تمنے مجھپر ظلم کیے ہین فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِهِمْ
حَتّٰى كَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ فِيْ قَلْبِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مِّنَ الرَّحْمَةِ شَيْئًا یہہ سنکر سب لعین حضرت پر
غصے ہوئے گویا خدا نے اونکے دلمین رحم خلق ہی نہ کیا تہا اور حضرت پر ٹوٹ پڑے اور اوس مظلوم پر وار
لگانے لگے فَاجْتَزُّوْا رَاْسَهٗ پس اوسی عالم مین کسینے سر اقدس حضرت کا کاٹ لیا اور وہ لعین
نہایت خوش ہوئے اور سر پاک دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑہایا اور زبان نجس سے
سب لشکر نے مارے خوشی کے اللہ اکبر کہا وَضَرَبُوا الدُّهُلَ وَالطَّبْلَ اور ڈہول و نقارے بجانے لگے تا کہ
آواز ابین آسمان و زمین بلند ہوئی قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ افسوس فرزند رسول خدا بیجرم و گناہ
قتل کیا گیا اور ایک منادی آسمان سے پکارا قُتِلَ وَاللّٰهِ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ
قتل کیا گیا قسم ہے خدا کی امام بیٹا امام کا بھائی امام کا فَمِنْ اَجْلِهٖ قَطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا پس آسمان سے
خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا زمین کانپنے لگی وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَصَارَ
مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِيْطًا اور دریا جوش و خروش مین آیا اور آب فرات مثل خون تازہ کے ہو گیا

اور ایک آندہی سیاہ چلی کہ سب دنیا سیاہ ہوگئی اور بجلی چمکتی تھی اور صاعقہ غضب الٰہی نے گھیر لیا تھا اوسوقت بے اختیار وہ اشقیا رونے لگے اور اپنے اوپر لعنت کرنے لگے اور کہتے تھے قسم بخدا ہمنے اپنے ہاتھ سے اپنی نفسونکو ہلاک کیا کہ ایسے شخص کو شہید کیا اگر نہوتا قدم بیمار کربلا کا درمیان مین تو فی الحقیقۃ وہ سب کا فر عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتے لیکن حضرت کے قدم سے بچ گئے روایت سی سوم دست بریدن گوشت فروش اور ملانا جناب امیر کا پہرکرتے آنا واسطے جناب امیر کے اور خلعت عید واسطے حسنین کے پہر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین علیہ السلام کا اور شہید ہونا حضرت کا پہر حال اسباب لٹنے کا اور گہوڑے دوڑانیکا فی الخرائج اِنَّ قَصَّابًا یَبِیعُ اللَّحْمَ مِنْ جَارِیَۃِ اِنْسَانٍ وَکَانَ یَحِیْفُ عَلَیْھَا کتاب خرائج الجرائح مین منقول ہیکہ ایک قصاب تہا گوشت فروش ایک کنیز سے کسیکی اوس نے درشتی کی اور گوشت برا دیا تہا فَبَکَتْ وَخَرَجَتْ فَرَاَتْ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَشَکَتْہُ اِلَیْہِ پس روتی ہوئی وہ چلی راہ مین دیکہا اوسنے اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو تو وہ کنیز عرض کرنے لگی ای فریادرس عالم مجہپر قصاب نے ستم کیا ہے پس دیکہیے غریب نوازی اپنے آقا کی فَمَضٰی مَعَھَا نَحْوَہٗ وَدَعَاہُ اِلَی الْاِنْصَافِ فِیْ حَقِّھَا پس سنتے ہی حضرت اوس کنیز کی خاطر سے آئے اوس قصاب کے پاس اور فرمانے لگے ای شخص انصاف کر حق مین اسکے اور وعظ ونصیحت کرنے لگے وَیَقُوْلُ لَہٗ یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ الضَّعِیْفُ عِنْدَکَ بِمَنْزِلَۃِ الْقَوِیِّ فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ اور فرمایا اوس شخص یہہ چاہیے تجہے کہ ضعیف بہی تیرے آگے بمنزلہ قوی کے ہووے اور بندگان خدا پر ظلم وستم نکرے وَلَمْ یَکُنِ الْقَصَّابُ یَعْرِفُ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اور وہ شخص حضرت کو نہ پہچانتا تہا فَرَفَعَ یَدَہٗ وَقَالَ اُخْرُجْ اَیُّھَا الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ بِشَیْءٍ پس قصاب نے حضرت پر ہاتہہ اوٹہایا اور کہا جا یہانسے اے شخص قربان حلم امیر المومنین کے کہ یوتوبین بہی باوجود طاقت خیبر شکنی کے حضرت نے اوسسے کچہہ نہ کہا فَقِیْلَ لِلْقَصَّابِ ھٰذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پس کسینے اوس قصاب سے کہا ای شخص یہہ کیا غضب کیا اور کسپر ہاتہہ اوٹہایا یہہ تو علی ابن ابیطالب ہو فَقَطَعَ یَدَہٗ وَخَرَجَ بِھَا اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعْتَذِرًا

پس اوس دیندار نی نہایت اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتھہ اپنا چھری سی کاٹ کر خدمت میں
حضرت کی آیا اور عذر کرنی لگا کہ یا مولی برای خدا معاف کیجی یا امیر المومنین آپکو نہ پہچانتا تہا مین فدعا
لہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَصَلُحَتْ یَدُہٗ حضرت نی فرمایا کیون تونی اپنا ہاتھہ کاٹا ای بندہ خدا پہر اوسکی لیے
دعائی خیر کی اور کٹا ہاتھہ زخم سی ملا دیا اعجاز حضرت سی ہاتھہ اوسکا فی الفور اچھا ہوگیا حضرات
افسوس ہزار افسوس جسی ایک ادنی کا ہاتھہ کٹنا گوارا نہوا اوسکی فرزند کی ہاتھہ مرفی بریجرم وخطا
کاٹی جائین اور اوسی کتاب مین ابی جعفر طوسی سی اور اونہون نی ابی محمد سی اوسنی اپنی باپ سی اوسنی امام
حسن عسکری سی اون حضرت نی اپنی آبای طاہرین سی روایت کی ہی کہ قنبر نی کہا کُنْتُ مَعَ عَلِیٍّ مَوْلَایَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی شَاطِیِٔ الْفُرَاتِ فَنَزَعَ قَمِیْصَہٗ وَنَزَلَ اِلَی الْمَاۤءِ کہ تہا مین ساتھہ مولا اپنی
علی ابن ابیطالب کی دریای فرات پر حضرت نی کرتہ اوتارا اور دریا مین اوتر کر نہانی لگی فَجَاءَتْ مَوْجَۃٌ
فَاَخَذَتِ الْقَمِیْصَ پس ایک موج آئی اور کرتہ حضرت کا دریا مین بہ گیا حضرت متحیر ہوی فَاِذَا
بِھَاتِفٍ یَھْتِفُ یَا اَبَا الْحَسَنِ اُنْظُرْ یَمِیْنَکَ وَخُذْ مَا تَرٰی ناگاہ ایک ہاتف پکارا ای ابو الحسن
حیران نہو داہنی طرف دیکہو اور جو ہوی لو فَاِذَا مِنْدِیْلٌ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَفِیْھَا قَمِیْصٌ مَطْوِیٌّ
فَاَخَذَہٗ وَلَبِسَہٗ پس ایک رومال سربستہ دیکہا کہ اوسمین ایک کرتہ بندہا تہا حضرت نی اوسی پہنا
تو اوسکی جیب سی ایک رقعہ نکلا اوسمین یہہ لکہا تہا ھَدِیَّۃٌ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ
اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یہ کرتہ ہدیہ ہی خدای عزیز وحکیم کیجانب سی علی ابن ابیطالب کو ہی ھٰذَا
قَمِیْصُ ھَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنَاھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ یہہ کرتا ہارون پسر عمران کا ہی
اسی طرح سی وارث کرتی ہین ہم قوم آخر کو سنا حضرات نی یہہ مرتبہ تو ہیں خدا جناب امیر کا تہا اور
اسی طرح اونکی فرزندونکی لیے بہی حلہ جنت آتی ہین جیسا کہ ابو عبد اللہ نیشاپوری نی کتاب امالی مین
جناب امام رضا سی روایت کی ہی عَرِیَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاَدْرَکَھُمَا الْعِیْدُ کہ ایک
عید قریب آئی اور حسنین نی بضاعتی فاطمہ زہرا سی عریان تہی اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تہا
فَقَالَا لِاُمِّھِمَا قَدْ زُیِّنَتْ صِبْیَانُ الْمَدِیْنَۃِ اِلَّا نَحْنُ فَمَا لَکِ لَا تُزَیِّنِیْنَا دونون صاحبزادون نی

جناب سیدہ سے عرض کی کہ اے اماں اطفال مدینہ نے تو طرح طرح کی زینت کی ہے مگر ہم نے کپڑے بھی نہیں بدلے
پس کیوں نہیں ہمارے کپڑے بدلتیں جناب سیدہ نے بنا بر مصلحت فرمایا کہ اے نور چشموں میرے لباس تمہارا
درزی کے یہاں ہے وہ لاوے تو میں تمہیں پہناؤں جب شب عید ہوئی پھر حسنینؑ نے عرض کی فَبَكَتْ
وَرَحِمَتْهُمَا وَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْأُولَىٰ فَرَدَّا عَلَيْهَا پس جناب فاطمہؑ اپنی ناداری پر
بہت روئیں اور حال حسنینؑ پر نہایت رحم کھایا اور پھر وہی فرمایا کہ لباس تمہارا درزی لائے تو میں
تمہیں پہناؤں اور حسنینؑ فرماتے تھے اے اماں ہم نہیں جانتے ہمیں کپڑے پہناؤ تا آنکہ ضد کرنے لگے گو کہ
مگر جناب سیدہ نہایت مضطر تھیں کہ کہاں سے لاؤں کپڑے ان کے لیے فَلَمَّا اَخَذَ الظَّلَامُ قَرَعَ الْبَابَ
قَارِعٌ پس جب شب تاریک ہوئی کسی نے دروازے کی زنجیر ہلائی فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هٰذَا پس جناب
فاطمہ بولیں تو کون ہے قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا الْخَيَّاطُ جِئْتُ بِالثِّيَابِ وہ بولا
اے دختر رسول خدا میں درزی ہوں تمہارے حسنینؑ کے کپڑے لایا ہوں یہ سنکے جناب سیدہ شاد شاد
ہوئیں اور قریب در تشریف لائیں فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَنَاوَلَهَا بِيَدِهٖ مَشْدُوْدًا وَانْصَرَفَ
پس حضرت فاطمہ نے دروازہ کھولا تو اوسنے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا حضرت نے اوسے کھولا
فَاِذَا فِيْهِ قَمِيْصَانِ وَدُرَّاعَتَانِ وَسَرَاوِيْلَانِ وَرِدَاآنِ وَعِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ اَسْوَدَانِ
پس اوس میں دو کرتے تھے اور دو پارچہ ریشمی اور دو پائجامے اور دو ردائیں اور دو عمامے اور دو موزے سیاہ تھے جناب
سیدہ اس قدر خوش ہوئیں کہ دونوں حسنینؑ کو جگا دیا اور فرمایا لو اے پیارو میرے درزی کپڑے تمہارے
لایا اور پھر کپڑے پہنا کے اونہیں آراستہ کیا وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ فَحَمَلَهُمَا وَقَبَّلَهُمَا
پس داخل ہوئے رسول خدا تو دیکھا اپنے فرزندوں کو آراستہ تو اپنے کاندھے پر اوٹھایا اور بوسے لیے پھر پوچھا اے
فاطمہ درزی کو دیکھا تم نے جناب سیدہ نے فرمایا ہاں دیکھا قَالَ يَا بُنَيَّةُ مَا هُوَ خَيَّاطٌ اِنَّمَا هُوَ رِضْوَانُ
خَازِنُ الْجَنَّةِ حضرت نے فرمایا اے بیٹی وہ درزی نہ تھا بلکہ وہ تو رضوان خزینہ دار بہشت تھا جناب
سیدہ نے عرض کی آپ کو کسنے خبر کی حضرت نے فرمایا مجھے خبر کر کے وہ آسمان پر گیا حضرات جائے تامل و
مقام گریہ ہے کہ جناب سیدہ لباس عید کی تاخیر سے روتی تھیں وہ معصومہ کہاں تھیں جب وہی

حسین بعد شہادت اصغر باچشم اشکبار باجسم مجروح وافگار اپنی خواہر ستم رسیدہ سے جامہ کہنہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے یَا اُخْتَاهُ ائْتِينِي بِثَوْبٍ عَتِيقٍ لَا يَرْغَبُ فِيهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اے بہن ہمیشہ اے غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ ایسا پھٹا ہوا لادو کہ کسیکو اوسکی رغبت نہو اس قوم ستمگار سے اَجْعَلُهُ تَحْتَ ثِيَابِي لِئَلَّا أُجَرَّدَ بَعْدَ قَتْلِي اے بہن اوسے زیر لباس پہنونگا تا بعد قتل جب لوگ میرا اسباب لوٹیں تو میری لاش کو برہنہ نہ کریں کیا حال ہوتا جناب فاطمہ کا اگر یہ وقت دیکھتیں فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ یہ بات سنکر تمام اہلبیت رونے لگے اور آواز گریہ و زاری بلند ہوئی جناب امام مظلوم نے فرمایا اے اہلبیت رسالت اسقدر بیقراری نکرو اور صبر کرو اور حال میں رِضًا بِقَضَاءِ اللهِ وَتَسْلِيمًا لِأَمْرِهِ کہتے رہو ثُمَّ أُتِيَ لَهُ بِثَوْبٍ خَرِقَةٍ وَمُزِّقَةٍ مِنَ الْأَطْرَافِ وَجَعَلَهُ تَحْتَ ثِيَابِهِ پہر حضرت زینب ایک جامہ کہنہ اوس جناب کیلیے لائیں حضرت نے اوس جامہ کہنہ کو اور پہاڑا اور اطراف سے اوسے مسکایا اور سب لباس جسم اقدس سے اوتارا اور اوسے سبکے نیچے پہنا وَكَانَ لَهُ سَرَاوِيلُ جَدِيدٌ فَخَرَّقَهَا أَيْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْهُ اور ایک پائجامہ پائے مبارک میں نیا تہا اوسے بھی چاک چاک اور ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ شاید اسے کوئی پھٹا سمجھہ کے نلے مگر افسوس مقام سر پیٹنے کا ہے کہ بعد شہادت وہ لباس کہنہ بھی بدن شریف میں باقی نرہا اوسے بھی ظالم اوتار لیگئے چنانچہ جب شمر لعین عزت اسلام کو کھو چکا یعنی سر اقدس امام علیہ السلام کا بدن سے جدا کر چکا ثُمَّ أَقْبَلُوا عَلَى سَلْبِ الْحُسَيْنِ پہر تو وہ لعین لوٹ میں اسباب کے مشغول ہوئے أَخَذَ قَطِيفَتَهُ لَهُ كَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَيْسُ بْنُ الْأَشْعَثِ چادر خز حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیگیا اوس لعین نے بھی حضرتکو خط بھیجا تہا اور بلایا تہا کہ ہم تمہاری نصرت کرینگے اور اسود بن حنظلہ نے تلوار لیلی وَأَخَذَ نَعْلَيْهِ الْأَسْوَدُ بْنُ خَالِدٍ اور نعلین مبارک اسود بن خالد اوتار لیگیا وَأَخَذَ دِرْعَهُ مَالِكُ بْنُ بِشْرٍ الْكِنْدِيُّ اور زرہ جسم اقدس سے مالک ابن بشر الکندی نے اوتار لی وَأَخَذَ عِمَامَتَهُ أَخْنَسُ بْنُ مُرْثَدٍ وَقِيلَ مَالِكٌ فِي حَيَاتِهِ اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرثد نے سر سے اوتار لیا اور بعضی روایت میں ہے کہ مالک ابن بشر لعین نے عمامہ پیش شہادت

سر سے اوتار لیا تھا اوسکی بیان کی دلکو تاب نہین ہے کہ جب آقا ہمارے بضرب نیزہ سنان ابن انس کے
زمین پر گرے تو خیمین تڑپتے تھے اور تلوارین چار سمت سے پڑتی تھین اوس حال مین حضرت نے قصد
اوٹھنے کا کیا فَجَاءَ الْمَالِكُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاسِه پس مالک ابن بشر ملعون نے
اونکے رخسار انور پر ایک طمانچہ مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لیگیا کوئی ظلم اون ملعونون نے باقی نرکھا
کہ جو فرزند رسول خدا پر نہ کیا ہو وَاَخَذَ قَمِيْصَهُ اِسْحَاقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اور وہ پیراہن کہنہ حضرت کا
کہ اوربھی وشمشیر سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا اسحاق لعین نے اوتار لیا منقول ہے کہ اوس شقی نے ایک سو کئی
نشان تیر و نیزہ وشمشیر کے اوس کرتے مین پائے فَاَخَذَ سَرَاوِيْلَهُ بُحَيْرُ ابْنُ كَعْبٍ اور وہ پائجامہ کہنہ
بحیر ابن کعب ملعون لیگیا وَتَرَكَهُ عُرْيَانًا بِالْعَرَآءِ مُجَرَّدًا عَلَى الرَّمْضَآءِ اور چھوڑ دیا ظالمون نے
اوس جسم بیکس کو عریان جلتی ریت پر اور یہ سب لعین بلا مین مبتلا ہوے مگر کوئی ظلم اوٹھا نہ رکھا کہ
جو پارہ جگر زہرا پر نکیا ہو چنانچہ جب نعش اقدس برہنہ ہوگئی تو اوسوقت آیا بجیل ابن سلیم اوس
شقی نے کچھہ نپایا مگر ایک انگوٹھی باقی تھی انگشت مبارک مین اوس سے اوس شقی نے مارے جلدی کے اونگلی
کاٹکے اوتار لی اسپر بھی رحم نہ آیا لعینونکو ثُمَّ نَادٰى عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ مَنْ يَنْتَدِبُ
الْحُسَيْنَ فَيُوْطِئُ الْخَيْلَ ظَهْرَهُ پھر عمر سعد پکارا اپنے اصحاب کو کہ سب آرزوئین اوس شقی کی قتل
حسینؑ مین بر آئین مگر گھوڑے دوڑانا باقی رہا ہے کون ہے تم مین سے کہ ابن زیاد کو خوش کرے اور نعش بیسر
حسینؑ پر گھوڑے دوڑائے پس نکلے لشکر سے دس ملعون اسحاق ابن جو یریہ اور اخنس ابن مرثد اور
حکیم ابن طفیل اور عمر ابن صبیح صیداوی اور رجا ابن منقذ اور سالم ابن خثیمہ اور صالح بن وہب
اور واخط ابن ناعم اور ہانی ابن ثبیت اور اسید ابن مالک پس روایت ہے کہ جب جناب زینبؑ نے یہ حال
سنا صَاحَتْ وَبَكَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا بے اختیار اور بیقرار ہوکر نعرے مارکر رونے لگین اور منہ مدینہ
کیطرف کرکے چلاتی تھین کہ اے نانا رسول خدا دیکھو حال حسینؑ کہ اوسے کس کس ظلم وسختی سے پیاسا
قتل کیا ہے ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ يُوْطِئُوا الْخَيْلَ عَلٰى جُثَّتِهٖ اس ظلم وستم پر اب چاہتے ہین کہ اوسکی نعش پر
گھوڑے دوڑائین کبھی اون ظالمون سے خطاب کرکے فرماتی تھین کہ اے ظالمو تم مین ایسا کوئی نہین ہے

کہ میری بہائی کو بچاے کون سنتا تہا فریاد اوس مظلومہ کی فانتدبوا فداسوا الحسین بخیولہم فی
جیو لہم پس اون دسون اشقیا نے گہوڑی دوڑا ے نعش حضرت پر اور جسم حضرت کو پامال سم اسپان کیا
حتی رضوا الجسد و صدرہ یہان تک کہ استخوان پشت و سینہ سب ریزہ ریزہ ہوگئی کہان تہین
فاطمہ زہرا کہ وہ تو تا خیر پوشاک عید سے پریشان تہین اور روتی تہین لیکن کیا حال ہوتا اون معصومہ کا
اگر اسوقت دیکہتین اپنے حسین کو کہ بیسر جلتی ریت پر عریان پڑا تہا اور گہوڑے اوس جسم پر دوڑتی تہے
پس راوی کہتا ہے کہ جب وہ شقی ابن زیاد پاس آکر کہڑے ہوے کو فیین تو اوسنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو
وہ شقی بولے ہم وہ شقی ہین جنہون نے جسم حسین پر گہوڑے دوڑاے ہین حتی طحنا جناجن صدرہ
تا آنکہ پس گئے استخوان سینہ حسین کے اوس شقی نے کچہہ تہوڑا سا انعام دلایا عمرو بن زاہر مورخ کہتا ہے
کہ میںنے اون دسونکے حسب و نسب کی تلاش کی تو وہ سب حرامزادے تہے جب مختار نے خروج کیا فشد
ایدیھم وارجلھم بسکک الحدید واوطی الخیول ظہورھم حتی ھلکوا پس مختار نے
باندہے دست و پا اونکے اور اولٹا لٹا کے لوہے کی کیلین اونکے دست و پا مین ٹہکوائین اور انپر گہوڑے دوڑا ے
تا آنکہ واصل جہنم ہوے اللھم العن علی من ظلم آل محمد روایت سی و چہارم نزول
ملائکہ روز عاشورا اور آنسو موتی بنکے آنا روز حشر کو پہر گہوڑے کا بیٹہنا امام حسین کے لیے
سامنے رسول خدا کے پہر احوال شہادت اور آنا گہوڑے کا خیمے پر عن الصادق انہ قال
اذا کان یوم العاشر من المحرم تنزل الملائکۃ من السماء و مع کل واحد منھم
قارورۃ من البلور الابیض حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب روز عاشورا
ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہین اور ہر فرشتہ کے پاس ایک شیشہ بلور سفید کا ہوتا ہے فیدورون
فی کل بیت و مجلس یبکون فیہ علی الحسین پس وہ فرشتے ہر ایک گہر اور ہر ایک مجلس مین
پہرتے ہین جہان مومنین مصیبت فرزند فاطمہ پر روتے ہین فیجمعون دموعھم فی تلک القواریر
پس جمع کرتے ہین آنسو اونکے اون شیشون مین فاذا کان یوم القیمۃ فتلتھب نار جھنم فیضربون
من تلک الدموع بقطرۃ علی النار پس جب روز قیامت ہوگا اور آتش جہنم شعلہ ور ہوگی پس

وہ فرشتے اون آنسوؤن مین سے ایک قطرہ اوس آگ مین ڈالینگے فتبعد النار عن الباکی علی
الحسین ستین الف فرسخ پس ساٹھ ہزار فرسخ آتش جہنم گریہ کنندگان حسین مظلوم سے
بھاگ جائیگی اور کلینی نے بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ اونحضرت نے فرمایا روز
قیامت کو جب خلائق اولین و آخرین عرصہ محشر مین جمع ہونگی تو پہلے حساب امت رسول خدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ سے لیا جائیگا فکان الرجال من امته لیس فی صحفهم خیر پس بہت شخص
امت رسول خدا سے ایسے ہونگے کہ نامہ عمل اونکے حسنات سے خالی ہونگے فیقول الملائکة یا رب ما نعمل
بهؤلاء پس ملائکہ جناب الہی مین عرض کرینگے یا احکم الحاکمین جو حکم ان گنہگارونکے حق مین ہو وہ ہم
بجالاوین پس حکم خداوند عالم ہوگا لیجاؤ انہین طرف آتش دوزخ کے جب ملائکہ اونکو لے چلینگے
سوے جہنم تو پھر خطاب ارحم الراحمین ملائکہ کو ہوگا کہ پھیر لاؤ اونکو کہ مجھے انپر رحم آتا ہے اسواسطے کہ یہ
میرے حبیب کے فرزند سے محبت رکھتے تھے دنیا مین پس وہ موتی انکے جو صدف رحمت مین ہماری امانت ہین
وہ انکو دو اور لیجاؤ پیش آدم اور انبیاء مرسلین اور کہو کہ پہچانو ان موتیونکو اور قیمت انکی مقرر کر دو
کہ ہم انکے خریدار ہین پس وہ فرشتے اونکو لیے ہوئے آئینگے حضرت آدم پاس اور حکم خالق بیان کرینگے
حضرت آدم کہینگے کہ خداوندا نہین پہچانتا مین ان موتیونکو اور نہین کہہ سکتا قیمت انکی کہ عجب یہ
گوہر دریا مین پھر جائینگے حضرت نوح و حضرت ابراہیم پاس پس اسیطرح ہر ایک نبی ارشاد فرمائیگا
یہ سنکے ملائکہ جناب الہی مین عرض کرینگے کہ پروردگار عالم عجب موتی ہین یہ کہ کوئی نبی انکی قیمت
نہین کہہ سکتا فقال یا ملائکتی ایتونی بمحمد و علی و فاطمة پس فرمائیگا پروردگار عالم اب
لاؤ تم ہمارے [illegible] محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو اوسوقت آئینگے
رسول خدا اور علی مرتضی سر ہاے مقدس پر تاج شفاعت رکھے ہوے کہ پانچ گوشے اوس تاج کے ہونگے اور
ہر گوشہ مین ایک یاقوت سرخ بہشت سے نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حلہ ہاے
بہشتی پہنے ہوے اور جناب فاطمہ ناقہ جنت پر سوار اور کئی ہزار فرشتے جلودار حضور پروردگار مین
حاضر ہونگی کہ نور جمال سے اونکے تمام صحراے قیامت روشن ہوجائیگا اور اوترکے کھڑی ہونگی فقال الله

لهم اتعرفون هذه اللآلي پس ارشاد کریگا پروردگار عالم کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور
اے علیؑ و فاطمہؑ آیا تم ان موتیونکو پہچانتے ہو پس انہین پہچانو اور انکی قیمت کہو کہ مین خریدار ہون
انکا پس وہ بزرگوار ان موتیونکو دیکہینگے تو بے اختیار ایسا روئینگے کہ انکے رونے سے تمام اہل محشر
رونے لگینگے اور عرض کرینگے اے پروردگار عالم یہہ تو وہ آنسو ہین کہ انہون نے ہمارے پارہ جگر حسینؑ
کی مصیبت مین بہائے ہین اور تو نے اپنے صدف رحمت مین انہین امانت رکہا تہا اے رحیم قیمت انکی یہہ ہے
اَن تغفر لهم ذنوبهم وتسكنهم في الجنة معنا بخش دے گناہ انکے اور جگہہ دے انکو نزدیک ہمارے
جنت مین خداوند عالم فرمائیگا کہ شفاعت انکی قبول کی مینے لیکن حسینؑ نے اپنے وعدہ پر وفا کی مین بہی
اوسکے رونیوالونکو اوسکے واسطے بخشونگا اور اوسکے حوالے کرونگا کہ وہ اپنے ساتہہ رونیوالونکو جنت مین
لیجاویگا ناگاہ اوسوقت جناب سید الشہدا مع شہدائے کربلا میدان حشر مین آوینگے اور بعضی روایتون مین ہے
کہ اوسی شکل سے یعنی صد پارہ سر اقدس ہاتہہ پر لیے ہوئے زیر عرش عرض کرینگے رب اشفعني في من
بكا على مصيبتي اے پروردگار میرے بخش میرے خاطر سے اوسے جو رویا ہے میری مصیبت سے پروردگار
عالم فرمائیگا اے حسینؑ برگزیدہ میرے مینے تیرے رونیوالونکو بخشا اور مختار کیا تجہے کہ تو لیجا اپنے ساتہہ
بہشت مین لیجا پس جناب امام حسینؑ بہت شادان و فرحان اپنے غلامونکو لیکے داخل جنت ہونگے
خوشا حال اونکا جو روتے ہین حال حضرت خامس آل عبا پر حضرات روؤ اوس جناب پر کہ روتے ہین
اونپر رسول خدا قبل از شہادت اوس مظلوم کے نقل ان لرسول الله فرسا فاذا جاء بين
يدي الحسين فينظر اليه نظرا مليا چنانچہ منقول ہے کہ ایک گہوڑا جناب رسول خدا کی سواری کا تہا
جسوقت وہ سامنے جناب امام حسینؑ کے آتا تہا تو حضرت بنظر شفقت غور سے دیکہتے تہے و عيناه
تسيلان بالدموع اور آنکہون مین امام حسینؑ کی آنسو بہر آتے تہے فقال رسول الله ذات يوم
اتركب عليه ایک دن جناب رسالتمآب نے فرمایا اے پارہ جگر میرے اے حسینؑ تو کیون اسقدر
غور سے اسکو دیکہتا ہے اے نور دیدہ میرے تو اسکو پیار کرتا ہے آیا تیرا جی چاہتا ہے اسپر سوار ہونیکو قال
نعم جناب امام حسینؑ نے عرض کی اے نانا مین اس گہوڑیکو آپکے نہایت پیار کرتا ہون اور جی چاہتا ہے

میرا سوار ہونیکو اور سن شریف اون حضرتکا چہہ برس کا تہا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْفَرَسَ پس جناب رسول خدا نے فرمایا لاؤ ادس گہوڑیکو ثُمَّ جَاءَ وَجَلَسَ وَوَضَعَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ یہہ سنکر وہ گہوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹھہ گیا اور ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پہیلا دیئے گویا وہ بہی مشتاق تہا کہ دلبر زہرا میری پیٹھہ پر سوار ہو فَرَکِبَ عَلَیْہِ الْحُسَیْنُ پس جناب امام حسین سوار ہوئے اور وہ گہوڑا الیکر سامنے سے کہڑا ہوگیا سب اصحاب نہایت خوش ہوئے ثُمَّ بَکیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی بَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ سب تو خوش ہوئے مگر جناب رسول خدا کچہہ یاد کر کر بیساختہ رونے لگے اور اس شدت سے روئے کہ تمام ریش مقدس آنسوؤن سے تر ہو گئی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُبْکِیْکَ اصحاب یہہ حال دیکہکے حیران ہوکے پوچہنے لگے یا رسول اللہ اسوقت سبب آپکے رونیکا کیا ہے کہ یہہ مقام تو خوشی اور شادی کا ہے کہ آپ کا پارہ جگر پہلی پہل گہوڑے پر سوار ہوا فَقَالَ اَبْکِیْ لِلْحُسَیْنِ حضرت روکے بولے آہ مین روتا ہون حال پر اپنے حسین مظلوم غریب کے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِنَّ ابْنِیْ الْحُسَیْنَ قَدْ اَصَابَ عَلٰی جَسَدِہٖ جِرَاحَاتٌ کَثِیْرَۃٌ وَکَادَ اَنْ یَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَلْبَسُ ہٰذَا الْفَرَسُ آہ آہ گویا دیکہتا ہون مین کہ بعد قتل عزیز و انصار کے یہہ فرزند میرا حسین تن تنہا مین دانکی ہا اسا ظالمون مین کہڑا فریاد کرتا ہے اور ہر طرف سے تیر و نیزے چلتے ہین اور تلوارین اسکی جسم نازنین پہ پڑتی ہین تا آنکہ یہہ چور چور ہو کر چاہتا ہے کہ زمین پر گرے پس اوسوقت یہہ گہوڑا اسی طرح بیٹہہ گیا ہے جیسا اسوقت دیکہا تمنے اور نور نظر میرا زمین پر گرکے بیہوش ہو گیا ہے فَعِنْدَ ذٰلِکَ بَکَی الْحَاضِرُوْنَ بُکَاءً شَدِیْدًا یہہ حال سنکر تمام حضار مجلس بیقرار ہوکے رونے لگے راوی کہتا ہے کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکے خیال مین رسول خدا روتے تہے اور جناب امام حسین زخمی گہوڑے پر جہوم رہے تہے کہ ناگاہ ایک شقی نے اس زور سے نیزہ مارا کہ قریب تہا کہ گہوڑے سے گرین پر سنبہل گئے مگر گہوڑے نے جو یہہ حال دیکہا بہت رویا اور مثل سواری اول رسالت کے ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پہیلاکے بیٹہہ گیا اور وہ حضرت خانہ زین سے زمین پر آئے ذَکَرَ اَبُوْ مِخْنَفٍ وَغَیْرُہٗ فَبَقِیَ الْحُسَیْنُ مَسْلُوْبًا عَلَی الْاَرْضِ ثَلٰثَۃَ سَاعَاتٍ ابو مخنف وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت گہوڑے سے زمین پر گرے تو تین ساعت

سنہ کے بہل سنگریزہ ہای زمین گرم پر پڑی رہی از بسکہ سراقدس پر زخم بیشمار لگی تہی تو سر زمین سے اوٹہا نسکتی تہی بلکہ کبہی بیہوش ہو جاتی تہی اور جب ہوش مین آتی تہی تو با واز ضعیف و نحیف فرماتی تہی وَیْلٌ لَکُمْ قَتَلْتُمْ اَنْصَارَنَا وَاَقْرِبَائَنَا عَلَی الظَّمَاءِ فَاَرَدْتُمْ اَنْ تَقْتُلُوْنِیْ وای ہو تم پر قتل کیا تمنی میری انصار اور عزیزونکو پیاسا اب ارادہ میری قتل کا کرتی ہو لیکن ای ظالمو مین بہت پیاسا ہون تہوڑا سا پانی مجہی پلادو پہر قتل کرنا راوی کہتا ہی کہ اوسوقت حال امام مظلوم کا یہہ تہا کہ دونون ہونٹ خشک ہوگئی تہی اور بار بار زبان مبارک کو چباتی تہی اور فرماتی تہی افسوس مین نہایت پیاسا ہون آیا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہی کہ مجہی اس شدت تشنگی مین پانی پلائی نہین جانتی تم کہ بابا میری ساقی کوثر ہین فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَسْکَرِ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ یَا حُسَیْنُ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ وَاللّٰہِ لَا اَذَقْتَ مِنْہُ قَطْرَۃً حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ ایک شقی سنگدل جواب مین اوس مظلوم کی لشکر عمر سعد سی بولا ای حسین بہت دشوار ہی بہت دشوار ہی کہ ہم تمہین پانی دین قسم ہی خدا کی کہ ایک قطرہ ندینگی تا انکہ یونہین تم پیاسی مرجاؤ فَنَادٰی عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ عَجِّلُوْہُ عَلَیْہِ وَاَقْتُلُوْہُ یہہ حال دیکہکر عمر سعد لعین اپنی اصحابکو پکارا کہ وای ہو تم پر جلدی کرو فرزند زہرا کی قتل مین فَاَتَاہُ ثَمَّۃً یَقْتُلْنَہٗ سَبْعُوْنَ رَجُلًا کُلٌّ مِنْھُمْ یَتَبَادَرُ عَلٰی جَزِّ رَاْسِہٖ حکم سی اوس شقی کی واسطے قتل فرزند رسول خدا کی ستر نامرد دوڑے اور ہر ایک چاہتا تہا کہ پہلی سر اقدس کو وہی شقی کاٹ لی آخر اوس پیاسی کو شہید کیا راوی کہتا ہی کہ جب وہ لعین وہانسی ہٹی تو وہ گہوڑا اون حضرت کا دوڑتا پہرتا تہا عمر سعد بولا پکڑ لاؤ اس گہوڑیکو کہ یہہ گہوڑا رسول خدا کی سواری کا ہی جب وہ شقی اوسکی پکڑنی کو آئی فَجَعَلَ یَرْفُسُ بِرِجْلِہٖ وَیَلْکُمُ بِفَمِہٖ پس وہ گہوڑا کسی کو ٹاپ سی مارتا تہا اور کسیکو منہ سی مارتا تہا تا انکہ اوسنی ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا عمر بولا جدا ہو اس سی دیکہو دو مجہی کہ یہہ گہوڑا کیا کرتا ہی فَلَمَّا اٰمِنَ جَعَلَ یَتَخَطَّی الْقَتْلٰی یَطْلُبُ الْحُسَیْنَ جب گہوڑی نی امن پائی ایک ایک لاش کو سونگہتا تہا طلب نعش امام حسین مین جو ہین پایا اوسنی حضرتکو فَجَعَلَ یَشُمُّ رَائِحَتَہٗ وَیُقَبِّلُہٗ بِفَمِہٖ پس کبہی تو پیار سی بوی حضرت سونگہتا تہا اور کبہی بوسی لیتا تہا فَیُمَرِّغُ نَاصِیَتَہٗ عَلَیْہِ اور پیشانی کف پا پر ملتا تہا

وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَصْهَلُ وَيَبْكِي بُكَاءَ الثَّكْلٰى اور نعرہ مارتا تھا اور روتا تھا مثل اوس عورتکے جسکا
بچہ مرتا ہی اور وہ روتی ہی یہ حال دیکھکر سب تعجب کرتی تھی فَوَضَعَ نَاصِيَتَهُ فِي دَمِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ
اَقْبَلَ يَرْكُضُ نَحْوَ خَيْمَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ يَصْهَلُ پھر خون سے پیشانی اپنی رنگین کرکے مانند فریادیون کے
چلا سوئے خیمہ اہلبیت کہ تا دختران فاطمہؑ کو خبر کرے اور نعرہ کرتا تھا راوی کہتا ہے کہ جب آواز اسپ
زینبؑ خاتون نے سنی تو سکینہؑ سے فرمایا هٰذَا فَرَسُ اَخِي قَدْ اَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِنَ الْمَاءِ اے
سکینہ یہہ گھوڑا تو میرے بھائی حسینؑ کا بولتا ہے در خیمہ پر اے سکینہؑ شاید میرے بھائی حسینؑ آگئے ہین
یقین ہے کہ تیرے لئے پانی لائے ہون پس جناب سکینہؑ یہہ بشارت سنکے خوشی خوشی در خیمہ پر آئین کہ اپنے
بابا کی زیارت کرین آہ آہ فَلَمَّا نَظَرَتْهَا فَاِذَا هِيَ عَارِيَةٌ مِنْ رَاكِبِهَا وَالسَّرْجُ خَالٍ مِنْهُ
جب سکینہؑ خاتون نے در خیمہ پر آکے دیکھا گھوڑے کی پیشانی خون سے بھری پیٹھہ خالی باگین کٹی کھڑا ہوا ہے
یہہ صورت گھوڑے کی دیکھکے عجب حال ہوا سکینہؑ کا مقنعہ سر سے پھینک دیا اور روکے باواز بلند کہا
يَا عَمَّتِي قُتِلَ وَاللّٰهِ اَبِي واسدا اے پھوپھی بابا میرے حسینؑ شہید ہوئے آہ جناب زینبؑ نے یہ آواز سنکے
ایک چیخ ماری پھر تو سب بیبیان گریبان پھاڑکے منہ پر طمانچے مارتین در خیمہ پر آئین اور گرد گھوڑے کے کھڑی
روتی تھین اور ام کلثومؑ پیشانی پر اوسکے ہاتھہ رکھکے فریاد وامحمداہ واعلیاہ واحسناہ کرتی تھین
اور کہتی تھین يَا جَدَّاهُ هٰذَا الْحُسَيْنُ صَرِيعٌ بِكَرْبَلَا اے نانا رسول خدا یہہ نواسا تمہارا ہے حسینؑ
جسے تم کاندھے پر چڑھاتے تھے ٹکڑے ٹکڑے زمین کربلا پر پڑا ہے اس شکل سے مَجْزُوزُ الرَّاسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوبُ
الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ کہ سر اس پیاسے کا تو پس گردن سے جدا کیا ہے اور سر سے اوسکے عمامہ اور دوش مبارک سے
ردا اوتارلی ہے ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهَا پھر اتنا روئین جناب ام کلثومؑ کہ روتے روتے بیہوش ہوگئین اور وہ گھوڑا
روتا تھا اور پچھاڑین کھاتا تھا وَيَضْرِبُ بِرَاسِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى مَاتَ آخر اسقدر اوسنے سر اپنا زمین پر
دے دے مارا کہ مرگیا جائے گریہ ہے کہ جانور کو تو یہہ صدمہ ہو اور عمر سعد لعین نے حکم کیا کہ جلد خیمونکو مع
اہلبیت حسینؑ پس ظالمون نے دوڑکے آگ لگادی فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجْنَ النِّسَاءُ مُنْكَشِفَاتِ
الرُّؤُسِ مُنْشَرَاتِ الشُّعُورِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوهِ بَاكِيَاتِ الْعُيُونِ پس اوسوقت سب اہلبیت

حضرت خیمی سے باہر نکل آئی کس شکل سے کہ منہ اونکے کہلے ہوے بال بکہرائے ہوے روتی ہوے منہ پر طمانچے مارتی
بلوائے عام مین کہ جنکی مانکا جنازہ شب کو اوٹہا تہا وَفِی حُجُورِهِنَّ الْاَطْفَالُ یَبْکُوْنَ لِلْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ
اور گودیونمین اونکی ننہے ننہے بچے شورش سے ملعونونکی اور آگ لگی دیکہکے ڈر ڈر کر روتی تہے روایت سے پنجم
انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ مین روایت ملا محمد باقرؒ پہر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال ظلم
اشقیا جناب امام زین العابدینؑ سے ملا محمد باقر نے کتاب بحار مین فرمایا ہے کہ مینے بعض کتب
علمای شیعہ مین لکہا دیکہا ہے کہ اونہون نے سید حسینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین مین مجاور تہا
جناب امام رضاؑ کے مشہد مقدس کا ایک جماعت مومنین کے ساتہہ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ
الْمُحَرَّمِ اِبْتَدَءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا یَقْرَءُ مَقْتَلَ الْحُسَیْنِ جب روز دہم ماہ محرم کا ہوا ایک شخص نے
ہماری جماعت مین سے احوال شہادت جناب سید الشہدا کا پڑہنا شروع کیا فَوَرَدَتْ رِوَایَةٌ
عَنِ الْبَاقِرِ اِنَّهُ قَالَ جب وہ شخص اس روایت تک پہونچا کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا مَنْ ذَرَفَتْ
عَیْنَاهُ عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الْحُسَیْنِ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ جس شخص کی آنکہون سے
آنسو برابر پر پشہ کے غم جناب امام حسینؑ مین باہر آئی غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
حق تعالی اپنی رحمت سے اوسکے گناہونکو بخشیگا اگرچہ کثرت اوسکے گناہونکی مانند کف دریا کے ہو
وَکَانَ فِی الْمَجْلِسِ مَعَنَا جَاهِلٌ مُرَکَّبٌ یَدَّعِی الْعِلْمَ وَلَا یَعْرِفُهٗ اور اوس مجلسمین ایک شخص
جاہل محض کہ دعوی علم کا کرتا تہا اور اپنی عقل ناقص پر اعتماد رکہتا تہا حاضر تہا فَقَالَ لَیْسَ
هٰذَا بِصَحِیْحٍ وَالْعَقْلُ لَا یَعْتَقِدُهٗ پس بولا کہ یہہ صحیح نہین ہے اور عقل مین نہین آتی یہہ بات
کہ برابر پر پشہ کے آنسو پر یہ ثواب عظیم ملے فَکَثُرَ الْبَحْثُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ وَافْتَرَقْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ
وَهُوَ مُصِرٌّ فِیْ تَکْذِیْبِ الْحَدِیْثِ پس جب ایسی بیہودہ بات کہی اوس نے ہم مین اور اوس مین
دیر تک بحث رہی یہانتک کہ وہ مجلس متفرق ہوئی اور وہ بہی کہتا تہا کہ یہ حدیث غلط ہے
غرض راتکو وہ شخص سویا فَرَاٰی فِیْ مَنَامِهٖ کَاَنَّ الْقِیَامَةَ قَدْ قَامَتْ پس خواب مین دیکہا
اوسنے کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے وَحُشِرَ النَّاسُ وَنُصِبَ الْمَوَازِیْنُ وَامْتَدَّ الصِّرَاطُ وَوُضِعَ

الحِسَابُ وَنُشِرَتِ الْكُتُبُ اور تمام خلائق اوس صحرا مین حاضر کی گئی ہی اور ترازوی اعمال کہڑی کی
اور صراط کو روی جہنم پر کہینچا ہی اور دیوان اعمال کہولا ہی وَاُسْعِرَتِ النِّيْرَانُ وَزُخْرِفَتِ الْجِنَانُ
وَاشْتَدَّ الْحَرُّ اور آتش جہنم کو روشن کیا ہی اور بہشت کو اراستہ کیا ہی اور گرمی آفتاب کی بشدت
زیادہ ہوئی ہی وَاِذَا هُوَ قَدْ عَطَشَ عَطَشًا شَدِيْدًا وَبَقِيَ يَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهُ
اوسوقت تشنگی عظیم نی اوسپر غلبہ کیا ہر طرف طلب آب مین حیران و سرگردان پہرا لیکن نپایا
ثُمَّ الْتَفَتَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَاِذَا بِحَوْضٍ عَظِيْمِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وہ شخص کہتا ہی کہ جب
مین نی دست راست کیطرف نگاہ کی دیکہا کہ ایک حوض ہی نہایت وسیع وطویل وعریض فَقُلْتُ
فِيْ نَفْسِيْ هٰذَا هُوَ الْكَوْثَرُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ مینی اپنی دلمین کہا کہ یہہ کوثر ہی پس قریب گیا مین اوسکی
وَاِذَا عِنْدَ الْحَوْضِ رَجُلَانِ وَامْرَاَةٌ اَنْوَارُهُمْ تُشْرِقُ عَلَى الْخَلَائِقِ اور کنارے حوض کے
دو مرد اور ایک عورت کو دیکہا کہ نور جمال سے انکی تمام محشر روشن ہی وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَلْبَسُوْنَ السَّوَادَ
وَيَبْكُوْنَ وَيَحْزَنُوْنَ باوجود اس حسن وجمال کے وہ کپڑے سیاہ پہنے ہین اور بے اختیار رو رہے ہین
اور غمگین ہین اوسوقت ایک شخص سے پوچہا مینی کہ یہہ بزرگ کون ہین پس اوسنی کہا اے شخص تو نہین
نہین جانتا هٰذَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى وَهٰذَا عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ ایک انمین
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور ایک علی مرتضی اور یہہ بی بی سیاہ پوش فاطمہ زہرا دختر
رسول خدا ہین فَقُلْتُ مَالِيْ اَرَاهُمْ لَابِسِيْنَ السَّوَادَ وَمَحْزُوْنِيْنَ کہا مینی کہ پہر یہہ سیاہ کپڑے
کیون پہنی ہین اور غمگین کیون ہین جواب مین کہا اوسنی اَلَيْسَ هٰذَا يَوْمَ عَاشُوْرَا يَوْمَ قَتْلِ
الْحُسَيْنِ فَهُمْ مَحْزُوْنُوْنَ لِاَجْلِ ذٰلِكَ اے غافل آیا تجہے معلوم نہین ہے کہ آج روز عاشورا روز
شہادت امام حسین ہی اس باعث سے یہہ خاصگان خدا غم مین اپنے فرزند کے سیاہ پوش ہین پس
مین جناب سیدہ کے قریب گیا اور عرض کی مینی يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّيْ عَطْشَانُ اے دختر رسول خدا
وشفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ مین شدت سے پیاسا ہون فَنَظَرَتْ اِلَيَّ شَزْرًا وَقَالَتْ
جناب فاطمہ نی غصے سے مجہہ دیکہکر فرمایا اَنْتَ الَّذِيْ تُنْكِرُ فَضْلَ الْبُكَاءِ عَلٰى مُصَابِ وَلَدِيَ الْحُسَيْنِ

مُهْجَةِ قَلْبِي قُرَّةِ عَيْنِي الشَّهِيدِ تو وہی شخص ہی جو انکار کرتا تہا میری میوہ دل اور نور چشم حسین شہید پر رونیکی ثواب کا اب مجہسے امیدوار جام کوثر کا ہی پس وہشت خواب سی چونک پڑا مین اور بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سی اور جن سی بحث کی تہی اون سی بیان کیا اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب سیدہ کہ اپنی فرزند کی ماتم مین سیاہ پوش ہین اور نالان وگریان ہین اور احادیث صحیحہ مین بہی وارد ہی کہ جناب فاطمہ اسطرح سی جنت مین نعرہ مارکر روتی ہین کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کرکر رونی لگتی ہین پس جائی انصاف ہی کہ کیونکر نہ روی وہ مان کہ جسکے فرزند پر یہہ ظلم وستم ہوی ہون آوارہ وطنی اکیطرف تین دنکی پیاس اکیسمت داغ اقربا اکیطرف اب سنئی احوال اوس شہید کا اور روئی اور جناب سیدہ کو اپنی سی خوش کیجی روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جب جناب امام حسین قریب کربلا پہونچی تو عمر سعد پچاس ہزار سوار برای قتل شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ کربلا ہوا لَيْسَ فِيهِمْ شَامِيٌّ وَلَا حِجَازِيٌّ بَلْ جَمِيعُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ کوئی اون اشقیا مین شامی تہا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تہی اکثر وہی بہیجا تہی جنہون نی نامہا پر دغا جناب امام حسین کو لکہی تہی کہ یا حضرت جلد آئی کہ فوج کثیر آپ کی مدد کو موجود ہی ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ مِنْ خَمْسِينَ أَصْحَابِهِ وَثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ پہر جناب امام حسین پچاس اصحاب اور اٹہائیس عزیزون سی وارد صحرای کربلا ہوی مِنْهُمْ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَبْلُغُهُ اونمین سی بہی بعضی سن بلوغ کو پہونچی تہی اور بعضی حد بلوغ کو نہ پہونچی تہی عمر سعد ملعون سنے حضرتکو پانی پر اوترنی نہ دیا نا چار امام غریب نی خیمہ اوس جگہہ کیا کہ جہان پانی نہ تہا پس رفقاء اور عزیز امام حسین کی مسلح ومکمل رہتی تہی کہ مبادا قوم اشقیا خیمون پر نہ آئی حَتَّى أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيدًا یہان تک کہ امام زین العابدین گرانی زدہ وغیرہ سے اونہین دنون مین بیمار ہوی اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کہری ہونیکی زائل ہوگئی تہی غشمین پڑی رہتی تہی حَتَّى أَنَّ الْحُسَيْنَ لَمَّا قُتِلَ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ نَائِمًا تا آنکہ جسوقت جناب امام مظلوم شہید ہوی تو سید الساجدین غش مین پڑی ہوی تہی فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ الصُّغْرَى

عِنْدَهُ وَقَالَتْ يَا اَخِيْ وَاللهِ قَتَلُوْا اَبَاكَ الْحُسَيْنَ فَمَا يَصْنَعُوْنَ بِنَا پس جناب فاطمہ صغرا روتی ہوی آئین اور کہنی لگین ای بہائی کیا سوتی ہوا اوٹہو قسم ہی خدا کی تمہاری بابا حسینؑ کو ظالمون نے بہوکا پیاسا شہید کیا اب دیکہیی ہمسے کیا سلوک کرین گی فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَبَكٰى پس حضرت نی غش سے آنکہین کہول دین اور بی اختیار آنسو حضرت کی آنکہونسے جاری ہوی پہر حضرت نی فرمایا کہ ای خواہر ماجرا اس کا بیان کرو کہ میری پدر مظلوم کیونکر شہید ہوی فاطمہؑ نی کہا کہ ای بہائی جبسی بابا حسینؑ سید انکو گئی تہی مین گوشہ خیمہ مین تنہا قریب دروازی کی بیٹہی ہوئی روتی تہی کہ ناگاہ میری کانمین یہ صدا آئی مَنْ لَكِ بَعْدِيْ يَا زَيْنَبُ وَيَا سَكِيْنَةُ وَيَا فَاطِمَةُ افسوس ای زینبؑ ای سکینہؑ ای فاطمہ صغرا ہم تو قتل ہوتی ہین بعد ہماری تمہین کون دلاسا دیگا اور خاطرداری کریگا ثُمَّ قَالَ اَللهُ اَكْبَرُ پہر صدای اللہ اکبر میری کانمین آئی اوسوقت تو ای بہائی جہان روشن میری آنکہونمین تیرہ و تاریک ہوگیا اور بی اختیار باہر دروازہ خیمی کی نکل گئی فَرَاَيْتُ اَنَّ الْحُسَيْنَ وَاَصْحَابَهُ مُجَزَّرِيْنَ كَالْاَضَاحِيْ عَلَى الرِّمَالِ پس دیکہا مینی کہ بابا حسینؑ مع اصحاب و عزیز سر کٹی ہوی مانند گوسفندان قربانی کی خاک و خونمین غلطان ریگ بیابان پر پڑی ہین وَالْخُيُوْلُ عَلٰى اَجْسَادِهِمْ تَجُوْلُ اور اعدا کی گہوڑی جسمون پر اونکی دوڑتی ہین وَاَنَا اُفَكِّرُ فِيْمَا يَقَعُ عَلَيْنَا اور مین اس سوچ مین تہی کہ دیکہی اب یہ ظالم ہمین بہی مانند ہماری مردون کی قتل کرتی ہین یا اسیر کرتی ہین اِذَا رَجُلٌ عَلٰى ظَهْرِ جَوَادِهٖ يَسُوْقُ النِّسَاءَ بِكَعْبِ رُمْحِهٖ وَهُنَّ يَلُذْنَ بَعْضُهُنَّ بِبَعْضٍ وَيَلْطِمْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِنَّ کہ ناگاہ ایک خونخوار گہوڑی پر سوار ہاتہ مین نیزہ لیی پیدا ہوا اور وہ لعین نیزہ عورتونکی پیٹہون پر مارنی لگا پس عورتین اوسکی خوف سی بہاگنی لگین اور ایک دوسری کی پناہ مانگتی تہی اور منہ کو بہل گر گر پڑتی تہین اور یون فریاد و فغان کرتی تہین وَاجَدَّاهُ وَاَبَتَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا ہای ای نانا رسولؐ خدا ہای ای بابا علی مرتضی افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہای ای بہائی حسینؑ آیا کوئی اس گروہ مین مسلمان نہین ہی کہ ہمین پناہ دی کہ دختران فاطمہ زہرا لوٹی جاتی ہین ای بہائی مشاہدہ سی اس حال کی مین خائف و لرزان تہی

ناگاہ نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑی ہین اوسے دیکھکے بھاگی کہ شاید بھاگ کر بچ جاؤن وَاِذَا بِکَعْبِ رُمْحِہٖ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَسَقَطْتُ عَلٰی وَجْھِیْ وہ دوڑا اور نوک نیزہ اوسکی میری پشت پر لگی پس منہ کے بھل مین گر پڑی اوس دشمن خدا نے میری کانونکو چیر کر گوشوارے اوتار لیے اور میرے منہ پر خون بہتا تھا اور چادر بھی میری لیکر چلا گیا اور مین بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی فَرَاَیْتُ اَنَّ عَمَّتِیْ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ پس دیکھا مینے کہ پھوپھی میری زینب سرانے میری کھڑی روتی ہین اور یون فرماتی ہین قُوْمِیْ وَامْضِیْ مَا اَعْلَمُ مَا جَرٰی عَلَی الْبَنَاتِ وَاَخِیْکِ الْعَلِیْلِ اے فاطمہ غشمین کیا پڑی ہوئی ہو اوٹھو دیکھین کہ دختران فاطمہ پر اور تیری بیمار بھائی پر کیا گذری فَقُمْتُ وَقُلْتُ یَا عَمَّتَاہُ ھَلْ مِنْ خِرْقَۃٍ اَسْتُرُ بِھَا رَاْسِیْ عَنْ اَعْیُنِ النُّظَّارِ پس کھڑی ہوئی ہین اور بولی اے پھوپھی کوئی کپڑا ہے کہ سر اپنا ڈھانپون اور منہ نامحرمون سے اپنا چھپاؤن فَقَالَتْ یَا بُنَیَّۃُ عَمَّتُکِ مِثْلُکِ پس وہ بولین کہ اے بیٹی پھوپھی تیری شل تیری سر ننگی ہے فَرَاَیْتُ رَاْسَھَا مَکْشُوْفًا وَمَتْنُھَا قَدِ اسْوَدَّتْ مِنَ الضَّرْبِ پس جب دیکھا مینے تو سر اونکا بھی کھلا ہے اور جسم مبارک اونکا ضرب تازیانون سے نیلگون ہے پس مین یہہ حال دیکھکے بہت روئی ثُمَّ جَاءَ الْقَوْمُ وَمَعَھُمْ سُیُوْفٌ مَسْلُوْلَۃٌ بعد ازان قوم جفا کار تلوارین ننگی لیے ہوے درانہ ہمارے لوٹنے کو آئی اوسوقت مین اونسے جدا ہوگئی اب معلوم نہین کہ میری پھوپھی پر کیا گذری فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ اَزْرَقُ فَتَوَارَیْتُ عَنْہُ فاطمہ صغرا فرماتی ہین کہ یہہ ماجرا کہہ رہی تھی کہ ایک شخص کبود چشم تلوار کھینچے آیا پس مین اوسکے خوف سے چھپ گئی راوی کہتا ہے کہ وہ شخص بیمار کربلا پاس آیا وہ حضرت ایک چمڑے پر لیٹے تھے فَجَذَبَ النَّطَعَ مِنْ تَحْتِہٖ پس اوس لعین نے وہ پوست بھی حضرت کے نیچے سے کھینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑے فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ لِیَقْتُلُوْہُ ابومخنف کہتا ہے پس کچھ لوگ تلوارین کھینچکے مستعد قتل امام زین العابدین پر ہوے فاطمہ صغرا کہتی ہین کہ یہہ حال دیکھکر مین سر پیٹنے لگی کہ پھوپھی زینب روتی ہوئی آئین فَقَالَتْ مَا کَفَاکُمْ قَتْلُ الْحُسَیْنِ اور روکے بولین کہ اے ظالمون تمہین میری بھائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کے قتل سے تو ہاتھ اوٹھاؤ روایت

سی و ششم سوار شدن امام بر پشت رسول خدا و روایت ام سلمہ و خاتمہ بروایت آمدن جانور بر دیوار جناب فاطمہ صغرا و خبر دادن شہادت جناب امام حسین علیہ السلام

رُوِیَ اَنَّہٗ خَرَجَ النَّبِیُّ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَالْحُسَیْنُ مُتَعَلِّقٌ بِہٖ منقول ہے کہ ایک بار جناب رسول خدا مسجد مین نماز کو تشریف لائے اور جناب امام حسین کو وہین تہے فَوَضَعَ النَّبِیُّ مُقَابِلَ جَنْبِہٖ وَصَلّٰی حضرت نے جناب امام حسین کو پہلو مین بٹہا لیا اور نماز پڑہنے لگے فَلَمَّا سَجَدَ طَالَ السُّجُوْدُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ مِنَ الْقَوْمِ جب سجدے مین تشریف لیگئے تو نہایت طول دیا سجدے کو راوی کہتا ہے کہ مینے سر اوٹہایا کہ دیکھون سبب طول سجدے کا کیا ہے فَاِذَا الْحُسَیْنُ عَلٰی کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دیکہا مین نے کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹہہ پر چڑہے بیٹہے ہین جب حضرت نماز سے فارغ ہوے تو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے سجدے کو اسقدر طول کیون دیا اور پیش ازین اسقدر آپ طول سجدے کو نہ دیتے تہے قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَا تَرْفَعْ رَاْسَکَ مَادَامَ اِبْنُکَ عَلٰی رَقَبَتِکَ حضرت نے یہ سنکر ارشاد کیا کہ نازل ہوے مجہپر جبرئیل اوسوقت مین کہ مین سجدے مین تہا اور فرزند میرا حسین میری پیٹہہ پر تہا پس کہا جبرئیل نے کہ اے رسول خدا پروردگار عالم بعد تحفہ درود و سلام فرماتا ہے کہ اے رسول ہمارے اگرچہ حسین کو تم بہت دوست رکہتے ہو مگر ہم تمہارے حسین کو تمسے بہی زیادہ دوست رکہتے ہین اب خوشی ہماری اسی مین ہے کہ حسین کو بیچین نکرنا اور سر کو ہرگز نہ اوٹہانا جبتک حسین ہمارا تمہاری گردن پر رہے سبحان اللہ خیال کیجیے کیا مرتبہ امام حسین کا تہا پیش خداوند غفار وَرُوِیَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِیْ فَبَیْنَمَا هُوَ رَاقِدٌ عَلَی الْفِرَاشِ جَاعِلٌ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَهُوَ عَلٰی قَفَاہُ بیاض فخر بین ام سلمۃ علیہا السلام سے منقول ہے کہ فرمایا انہون نے کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے گہر مین تہے اور وہ جناب چت لیٹے تہے فرش پر اور داہنے پاون کو بائین پاون پر رکہے تہے وَاِذَا بِالْحُسَیْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَاَشْهُرٍ اَتٰی اِلَیْہِ کہ ناگاہ جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور وہ جناب تین برس اور کئی مہینے کے تہے فَلَمَّا رَاٰہُ فَقَالَ لَہٗ مَرْحَبًا بِقُرَّۃِ عَیْنِیْ مَرْحَبًا بِثَمَرَۃِ

فُؤَادِی پس جو ہین جناب رسولخدا نی اپنی لخت جگر کو آتی دیکھا فرمایا مرحبا ای خنکی چشم میری مرحبا ای میوہ دل میری وَلَمْ
یَزَلْ یَمْشِیْ حَتّٰی رَکِبَ عَلٰی صَدْرِہٖ فَاَبْطٰی جناب رسالتمآب تو یہ فرماتی تھی اور جناب امام حسین چلی آتی تھی تا آنکہ پہونچی قریب
حضرت کی اور آکی سینہ مبارک رسولخدا پر سوار ہوئی فَخَشِیْتُ اَنَّ النَّبِیَّ تَعِبَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُنَحِّیَہٗ عَنْہُ پس خوف
کیا مین نے اور خیال کیا کہ رسول خدا کو امام حسین کے سینے پر بیٹھنی سی تعب نہو مگر حیا آئی مجھکو کہ مین اوس پارہ جگر بتول کو سینہ
اقدس رسولخدا سی جدا کرون لیکن اسپر بھی ارادہ کیا مینی کہ جناب امام حسین کو اوٹھالون فَقَالَ دَعِیْہِ یَا اُمَّ سَلَمَةَ مَتٰی
اَرَادَ الْاِنْحِدَارَ اِنْحَدَرَ اِعْلَمِیْ اَنَّ مَنْ اٰذٰی مِنْہُ شَعْرَةً فَقَدْ اٰذَانِیْ پس حضرت نی فرمایا ای ام سلمہ
رہنی دو حسین کو اسیطرح جسوقت اسکا جی چاہیگا اوتر آویگا ای ام سلمہ جسنی میری حسین کے
ایک بال کو اذیت دی اوسنی مجھے اذیت دی مقام تامل ہی اور جگہہ خاک اوڑانیکی ہی کہ جس حسین کا
جناب رسول خدا کو اپنی سینے پر سی اوٹھانی مین ملال ہوا کہ حسین کی خلاف خوشی نہوا افسوس اوسی
حسین کی سینہ اقدس پر جلاد مقام کری اور رحم نہ کھائی اوسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا روح رسول خدا کو
جب اوس لعین نی یہ بی ادبی کی ہوگی اور امام غریب تین دنکی پیاس مین زیر خنجر تڑپتی ہونگی کیا حال
ہوا ہوگا محبوب کبریا کا جب اوسنی حسین کی نعش پر گھوڑی دوڑانی کا ارادہ کیا ہوگا غرض کہ ام سلمہ
فرماتی ہین پس مین حسین کو کھیلتے چھوڑ کی کسی کام کو گئی جب پھری وہانسی تو دیکھا حضرت بیساختہ
روتی ہین پس مجھی نہایت تعجب ہوا اور قریب گئی مین اور عرض کی مینی ای سید و آقا میری کیون روتی ہو
تر ہین آنکھین آپکی وَہُوَ یَنْظُرُ لِشَیْءٍ بِیَدِہٖ وَیَبْکِیْ اور ہاتھہ مین ایک چیز ہی کہ اوسی دیکھکی روتی ہین
قَالَ مَا تَنْظُرِیْنَ قَالَتْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا بِیَدِہٖ تُرْبَةٌ حضرت نی فرمایا کیا دیکھتی ہو ای ام سلمہ ام سلمہ
فرماتی ہین پس مینی دیکھا تو ہاتھہ مین حضرت کی خاک ہی فَقُلْتُ مَا ہِیَ قَالَ فَاَتَانِیْ بِہَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ
اَلسَّاعَةَ وَقَالَ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ تُرْبَةُ کَرْبَلَا وَہِیَ طِیْنَةُ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ وَتُرْبَتُہٗ یُدْفَنُ
فِیْہَا پس مینی عرض کی ای حضرت یہ کیا ہی حضرت نی فرمایا یہ مٹی جبرئیل لائی ہین اور کہا مجھسے جبرئیل نی
کہ ای رسول خدا یہ خاک کربلا ہی یہ طینت تمہاری فرزند حسین کی ہی اور یہ مٹی ہی جسمین پیارا تمہارا
دفن ہوگا پس لے ام سلمہ لیجاؤ اس مٹی کو اور اسی شیشہ مین بحفاظت رکھو وَاِذَا اَتَتْہَا صَارَتْ

دَمًا عَبِیطًا فَاعْلَمِی اَنَّ وَلَدِی الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ اور اے ام سلمہ جب دیکھنا اس خاک کو کہ
خون تازہ ہوگئی ہے یقین جاننا کہ فرزند میرا حسین قتل ہوا وَسَیَصِیْرُ ذٰلِکَ مِنْ بَعْدِیْ وَ
بَعْدَ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ اور قریب ہے کہ ہوگا یہہ امر بعد میرے اور علی اور فاطمہ و حسن کے یہہ سنکے
مین رونے لگی اور وہ مٹی مینے بحفاظت شیشے مین رکھی تا آنکہ جناب امام حسین نے سفر غربت دست
اشقیا سے اختیار کیا اور دوسری روایت مین ام سلمہ سے منقول ہے کہ جناب امام حسین سب کو
ساتھہ اپنے سفر مین لیگئے تھے مگر ایک بیٹی حضرت کی نہایت بیمار تھی فاطمہ صغرا نام اوسی مکان مین
بسبب عارضے کے چھوڑ گئے تھے مین اکثر اوسکی خبر کو جاتی تھی اور دلاسا و تشفی دیتی تھی غرض جب حضرت
تشریف لیگئے تو ہر روز مین اوس شیشے کو دیکھہ لیتی تھی فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ فَاِذَا بِالْقَارُوْرَۃِ صَارَتْ
دَمًا عَبِیطًا فَعَلِمْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایکروز بعادت معہودہ دیکھا مینے اوس شیشے کو
ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ اوس شیشے مین خون تازہ بھرا ہوا ہے پس جانا مینے کہ حسین پیارا میرا شہید ہوا
مین روتی رہی اور مارے صدمے کے کھانا نہ کھایا مینے اور نہ پانی پیا اور نہ مجھے نیند آئی پس بعد دیر کے غنودگی
سے آگئی ناگاہ دیکھا مینے جناب رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے تشریف لاتے ہین وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ
تُرَابٌ اور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کے خاک پڑی ہے فَصِرْتُ اَنْفُضُہٗ وَاَبْکِیْ وَاَقُوْلُ
پس یہہ حال حضرت کا دیکھہ کے دوڑی مین اور خاک جھاڑتی تھی اور روتی تھی اور کہتی تھی نَفْسِیْ لِنَفْسِکَ
الْفِدَاءُ مَتٰی اَهْمَلْتَ نَفْسَکَ هٰکَذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذَا التُّرَابُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
نفس میرا آپکے نفس پر قربان ہوئے کیا حال ہے اے رسول خدا یہہ مٹی آپکے سر اقدس پر کیسی پڑی ہے
فَقَالَ هٰذِہِ السَّاعَۃَ فَرَغْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِی الْحُسَیْنِ پس حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ میرے
حسین کو ظالمون نے بھوکا پیاسا شہید کیا ابھی مین اوسکے دفن سے فراغت کرکے آیا ہون حضرت
ام سلمہ کہتی ہین مین خوفناک اوٹھی اور ضبط گریہ نکرسکی مین اور وَاحُسَیْنَاہُ وَامُهْجَۃَ قَلْبَاہُ
کہکے روتی تھی تا آواز میری بلند ہوئی یہانتک کہ آواز گریہ میری سنکے زنان مدینہ ہاشمی اور غیر ہاشمی
جمع ہوئین اور پوچھنے لگین کہ کیا حال ہے اور کیون روتی ہو مینے سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکے سب نے

رونا شروع کیا فصار ذٰلک الیوم کیوم مات رسول اللہ وہ دن گریہ وبکا سے مثل اوس دن کے
ہو گیا تہا کہ جسدن رسول خدا نے دنیا سے رحلت کی تہی وجئنا الی قبر رسول اللہ ونحن مکشفات
الرؤس ومشققات الجیوب اور چلے ہم سب طرف قبر رسول خدا کی اس حال سے کہ سر ہمارے
کہلے تہے اور گریبان ہمارے پہٹے تہے فصحن یا رسول اللہ قتل ولدک الحسین اور روروکے کہا ہمنے
اے حبیب کبریا اے رسول خدا تمہارا وہ پیارا نواسا حسین کہ جسکا آپکو سینے سے اوٹہانا گوار تہا شہید ہوا
قالت فواللہ لا الٰہ الا اللہ لقد حسسنا کأن القبر یموج بصاحبہ حتی تحرکت الارض
من تحتنا ام سلمہ کہتی ہین کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ جب ہمنے یہ کہا
کہ اے رسول خدا تمہارا نواسا حسین شہید ہوا تو دیکہا ہمنے کہ قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مع صاحب قبر ہلتی تہی تا انکہ زمین قبر بہی کانپنے لگی پس سب خوفناک ہوئی اور پہرے
گریبان پہٹے اور بال کہلے روتی پیٹتی اپنے اپنے گہر کو دوسری روایت مین ہے ام سلمہ سے کہ اوسوقت
خواب دیکہکر گئی مین اپنی پیاری فاطمہ صغرا بیمار کو دیکہنے کہ دیکہون اوسکا کیا حال ہے فرأیتہ
وھی تبکی وتقول پس دیکہا مینے کہ وہ بیمار دلفگار بیتاب ہو ہو کر رو رہی ہے اور کہتی ہے واابتاہ
بفراقک نحل جسمی ونغص عیشتی وتکدرت دھری اے بابا میرے تمہارے غم جدائی سے
بدن فاطمہ صغرا کا گہل گیا اور آرام وچین جاتا رہا اور میری آنکہوں مین دنیا تاریک ہو گئی ہے اب تو میرے
بلا نیکی کوئی تدبیر کرو چونکہ ام سلمہ بہی ایسا خواب وحشت اثر دیکہکر گئی تہین تو یہہ حال فاطمہ صغرا کا
دیکہتے ہی ضبط نہو سکا اور بیساختہ رونے لگین یہان تک کہ عورات ہمسایہ بہی سب جمع ہو گئین اور
ہر ایک دلاسا اور تشفی فاطمہ صغرا کو دینے لگی کہ اے فاطمہ نرو کہ خدا تیرے باپ اور بہائیونکو تجہسے ملاویگا
مگر اوس بیقرار دل سوختہ کو قرار نہ آتا تہا اور بیتاب ہو ہو کر روتی تہی اذا جاء الطائر فجلس
علی جدارھا وقال اسی حال مین سب تہے کہ ایک جانور آیا اور دیوار فاطمہ پر بیٹہا اور وہ جانور
روتا تہا اور اوسکے پرون سے خون ٹپکتا تہا ناگاہ وہ باواز دردناک بولا یا بنت الحسین قتلوا اباک
وذبحوا اخوانک واقربائک اے دختر حسین رو اور سر پر خاک ڈال کہ تیرے بابا حسین کو

ظالمون نے تین دنکا بہوکا پیاسا قتل کیا اور بہائیون کو اور سب تیرے اقرباؤن کو ذبح کر ڈالا یہ سنکر
فاطمہ صغرا اسقدر روئی اور پیٹی کہ غش کہا کر زمین پر گر پڑی اور سب عورتین بہی خوب پیٹین اور روئین
اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی وہفتم بین فضائل شیعہ کے
اور ذکر تہر کو شیر کو رونیکا روز عاشورا اور عداوت عبد القادر ملعون اور
پہر آنا اہلبیت کا لاش امام پر عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ
شِيْعَتَنَا اِنَّهُمْ اُوْذُوْا فِيْنَا وَلَمْ نُؤْذِهِمْ حدیث صحیح ہین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے خدا رحم کرے ہمارے شیعون پر کہ وہ آزار اوٹہاتے ہین اعدائے دین کیا تہہ
ہماری دوستی ہین اور ہمین ان شیعون سے مطلق رنج نہین پہونچا شِيْعَتُنَا مِنَّا قَدْ خُلِقُوْا
مِنْ فَاضِلِ طِيْنَتِنَا وَعُجِنُوْا بِنُوْرِ وِلَايَتِنَا شیعہ ہمارے ہم سے ہین اور بتحقیق اصل خلقت ہمارے
شیعونکی اوس خاک سے ہے کہ جو بچ رہی تہی ہماری خلقت سے اور خمیر اونکی خاک کا ہماری نور ولایت سے ہے
رَضُوْا بِنَا اَئِمَّةً وَرَضِيْنَا بِهِمْ شِيْعَةً شیعہ ہمارے راضی اور خوشنود ہین ہم سے اور ہم راضی اور خوشنود ہین اون سے تُصِيْبُهُمْ
مُصَابُنَا وَتُبْكِيْهِمْ اَوْصَابُنَا غمگین کرتی ہے اونہین مصیبت ہماری اور رولاتا ہے اونہین رنج ہمارا وَتَحْزُنُهُمْ
حُزْنُنَا وَيَسُرُّهُمْ سُرُوْرُنَا مغموم ہوتے ہین شیعہ ہمارے جب ہمین مغموم پاتے ہین اور خوش ہوتے ہین
دوست ہمارے جب ہمین خوش پاتے ہین وَنَحْنُ اَيْضًا نَتَاَلَّمُ لِتَاَلُّمِهِمْ وَنَطَّلِعُ عَلٰى اَحْوَالِهِمْ اور
ہمین بہی رنج ہوتا ہے جب کوئی ہمارے شیعونکو رنج دیتا ہے اور ہر آن ہم اون کے احوال سے مطلع ہین پس
وہ ہمارے ساتہہ ہین ہم سے جدا نہونگے اور ہم اون سے جدا نہونگے لِاَنَّ مَرْجِعَ الْعَبْدِ اِلٰى سَيِّدِهٖ وَ
مُعَوَّلَهٗ عَلٰى مَوْلَاهُ اسواسطے کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کے ہوتی ہے اور رجوع عبد کی اپنے مولا کی
جانب ہوتی ہے اور شیعہ ہمارے کنارہ کشی کرتے ہین ہمارے دشمنون سے اور آمادہ ہوتے ہین مدح پر ہمارے
دوستونکی اَللّٰهُمَّ اَحْيِ شِيْعَتَنَا بِنَا وَمُضَافِيْنَ اِلَيْنَا خداوندا زندہ رکہہ ہمارے شیعونکو کہ وہ ہم سے
تعلق رکہتے ہین اور نسبت اونکی ہماری جانب ہے فَمَنْ ذَكَرَ مُصَابَنَا وَبَكٰى اَوْ تَبَاكٰى اِسْتَحْيَى اللّٰهُ
اَنْ يُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ پس جو مومن ہماری مصیبتونکو یاد کرے اور روئے یا رولائے خدا کو حیا آتی ہے

کہ اوسے آتش جہنم سے عذاب کرے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا سے روایت کی ہے
کہ فرمایا اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَہْرٌ کَانَ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الْقِتَالَ بدرستیکہ محرم ایسا
مہینا تہا کہ اہل جاہلیت قتال وجدال کو اس مہینے مین حرام جانتے تہے فَاسْتُحِلَّتْ فِیْہِ دِمَاؤُنَا
وَہُتِکَتْ فِیْہِ حُرْمَتُنَا وَسُبِیَ فِیْہِ ذَرَارِیُّنَا مگر اس امت جفاکار نے حلال جانا خونریزی کو
ہماری اور ہتک حرمت ہماری کی اور اہل بیت رسول کو اور فرزندان بتول کو اسیر کیا اور خیمون مین
ہمارے آگ لگائی اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہمارے باب مین ملحوظ نکی اِنَّ
یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا تحقیق کہ روز شہادت امام حسین
وہ روز ہے کہ جسمین روتے روتے آنکہین ہماری مجروح ہوگئین اور آنسو ہمارے مصیبت امام مظلوم مین
جاری ہین اور عزیزونکو ہمارے ذلیل کیا یَا اَرْضَ کَرْبَلَاءَ اَوْرَثْتِنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اے زمین کربلا
تو موجب ہمارے اندوہ وبلاکی ہوئی پس اوپر مثل حسین کے روئین رونیوالے لِاَنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ
الْعِظَامَ کہ رونا اوس امام مظلوم غریب پر محو کرتا ہے گناہان کبیرہ کو ثُمَّ قَالَ کَانَ اَبِیْ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ
الْمُحَرَّمِ لَا یُرٰی ضَاحِکًا بعد اسکے یہ فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار امام موسے کاظم جب ماہ محرم دیکہتے تہے تمام ماہ گریہ و
اندوہ مین رہتے تہے اور کوئی اونہین ہنستا نہ دیکہتا تہا اور ہر روز حزن وملال زیادہ ہوتا تہا فَاِذَا کَانَ
الْعَاشِرُ مِنْہُ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِہٖ وَحُزْنِہٖ وَبُکَائِہٖ جب روز عاشورا ہوتا تہا تو
اندوہ وماتم حضرت پر اور دنون سے زیادہ تر ہوتا تہا اور وہ حضرت رو رو کے فرماتے تہے ہُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ
قُتِلَ فِیْہِ جَدِّیَ الْحُسَیْنُ آہ آج وہ دن ہے کہ جد مظلوم میرے امام حسین فرزند رسول الثقلین کے
بہوکے پیاسے شہید ہوے پہر فرمایا حضرت امام رضا نے کہ جو روز عاشورا امور دنیا مین سعی نکرے قَضَی اللّٰہُ
حَوَائِجَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تو خدا اوسکے حوائج دنیا وآخرت برلاتا ہے وَمَنْ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَا
یَوْمَ حُزْنِہٖ وَبُکَائِہٖ جَعَلَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَوْمَ فَرَحِہٖ جو شخص کہ روز عاشورا کو اوقات اپنی اندوہ
وماتم مین بسر کریگا روز قیامت کو خدا واسطے اوس کے روز شادی اور سرور کریگا اور بہشت مین
ہمارے پاس اوسکا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانیگا اور واسطے عیال کے

ذخیرہ جمع کریگا لَمْ یُبَارِكْ لَهٗ وَحُشِرَ مَعَ يَزِيْدَ نہ مبارک ہوگا واسطے اوسکے اور حشر ہوگا اوس کا
ساتھہ یزید کے پس حضرات فی الحقیقۃ روز شہادت امام حسین ایسا ہی روز ہے کہ تمام جن و انس و ملائکہ
ماتم فرزند رسول خدا مین گریان ہوتے ہین یہانتک کہ ناقلان ثقات و معتبر نے نقل کی ہے اِنَّ فِیْ بَعْضِ
بِلَادِ الرُّوْمِ عَلٰی جَبَلٍ صُوْرَةَ الْاَسَدِ مِنَ الْحَجَرِ یعنی بعض بلاد روم مین ایک پہاڑ پر ایک پتھر کا
شیر بنا ہے فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ یَسِیْلُ مِنْ عَیْنَیْهِ سَیْلُ الْمَاءِ اِلَی اللَّیْلِ جب
روز عاشورا ہوتا ہے صبح سے اوس شیر کی آنکھونسے آنسو مثل سیلاب کے روان ہوتے ہین شام تک پس
لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہوتے ہین اور گریہ وزاری کرتے ہین وَیَاْخُذُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ تَبَرُّکًا
بِهٖ وَیَسْقُوْنَ مَرْضَاهُمْ اور لیتے ہین وہ پانی اور پلاتے ہین بیمارونکو پس پتھر تک تو اوس مظلوم کے
غم مین روئے وائے ہے اون لعینون پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانتے ہین اور سرور
شادی کرتے ہین اور خدا و رسول خدا کو غضبناک کرتے ہین فقط اطاعت عبد القادر جیلانی سے
چنانچہ عید عاشورا اہل مکہ نے شہادت جناب امام حسین سے موقوف کی تھی جب زمانہ عبد القادر
جیلانی لعین کا ہوا جسے اہل باطل شیر پیر دستگیر کہتے ہین تو اوسنے کہا وفات ابوبکر بانی ظلم وکرسے
عید دوشنبہ موقوف نہوئی پھر قتل امام حسین سے عید عاشورا کیون موقوف ہوئی اور لکھا ہے
غنیۃ الطالبین مین حسین نے کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر فَقُتِلَ الْحُسَیْنُ بِسَیْفِ
جَدِّهٖ پس قتل ہوے امام مظلوم معاذ اللہ شمشیر رسول خدا سے یعنی اونکے گمان باطل مین یزید خلیفہ
رسول تھا حسین ابن علی خلیفہ رسول کے ہاتھہ سے مارے گئے پس پھر دشمنان آل رسول نے عید کرنا
شروع کی چنانچہ مکہ مین لوگ ابتک سرور و شادی کرتے ہین اور سرخ پوش ہوتے ہین حال آنکہ رسول خدا
اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگون نے خواب مین سیاہ پوش و گریان و نالان دیکھا ہے اور حدیث
مین بھی وارد ہوا ہے کہ جناب سیدہ اپنے فرزند کو یاد کر کے جنت مین ایسا نوحہ مار کر روتی ہین کہ تمام ملائکہ عبادت
خدا موقوف کر کے رونے لگتے ہین گریہ جناب فاطمہ سے پس حضرات روز عاشورا [illegible] تھا کہ آسمان سے
خون برستا تھا خیال کیجیے کہ کیونکر خون نہ برستا لِاَنَّهٗ قُتِلَ فِیْهِ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ [illegible]

عَطْشَانًا کہ قتل کیا گیا اوس دن مین فرزند رسول کا بھوکا پیاسا وَهُوَ طَرِيحٌ بِالطُّفُوفِ عَلَى الرَّمْضَاءِ تَنْسِفُ الْأَرْيَاحُ دَمَّا اور وہ جناب با زخمہای بیشمار زمین گرم پر پڑے تھے اور اونکے حلق کی رگون سے خون جاری تھا وَرَأْسُهُ مُشْتَهَرٌ إِلَى يَزِيدَ اور سر اوس عالیجناب کا نیزے پر چڑھا کر شہر بشہر پھرایا ہوا یزید فاسق شراب خوار کے لیے بطریق ہدیہ گیا وَتَارَةً حُمِلَ عَلَى الْقَنَاتِ وَتَارَةً وُضِعَ فِي التَّنُّورِ ہزار افسوس وہ سر اقدس کہ جو رسول خدا اور فاطمہ زہرا کے سینہ اطہر پر رہتا تھا کبھی تو نیزہ طویل پر چڑھایا گیا اور کبھی تنور مین رکھا گیا وَتَارَةً عُلِّقَ فِي الْأَشْجَارِ وَتَارَةً وُضِعَ تَحْتَ السَّرِيرِ کبھی وہ سر انور درخت مین لٹکایا گیا اور کبھی وہ زیر تخت رکھا گیا وَأَرَادُوا أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ عَلَى جِسْمِهِ اور جسم شریف حضرت پر اون کافرون نے ارادہ کیا کہ گھوڑے دوڑائین وَحُرِّقَتْ خِيَامُهُ وَسُبِيَ ذَرَارِيهِ اور خیمے حضرت کے جلائے گئے اور اہل حرم لوٹے گئے اور قید ہوے وَخُرِّمَتْ آذَانُ أَيْتَامِهِ اور زخمی کیے گئے کان یتیمون حسین کے اور عوض دلاسا و تسکین عارض پر اون غریبون کے طمانچے مارے اور کسیطرح کوئی رحم نکھاتا تھا چنانچہ کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ جب اہل بیت حسین مقتل شہدا مین آئے اور دیکھا کہ نعشین فرزندان فاطمہ کی خاک و خون مین پڑی ہین اور کوئی متوجہ اونکے دفن کا نہین ہوتا اونکی بیکسی پر ہر ایک بی بی فریاد و شیون کرنے لگی فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ جَسَدَ الْحُسَيْنِ بِلَا رَأْسٍ مُتَلَطِّخًا بِدِمَائِهِ وَدَمُهُ مَسْفُوحٌ أَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ أَعْلَى الْبَعِيرِ آہ جب زینب بیکس نے اپنے بھائی مظلوم کی نعش دیکھی کہ بیسر خاک و خون مین غلطان اور رگون سے خون جاری ہے بیتاب ہوکر آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور نعش حسین سے لپٹ گئین وَصَاحَتْ وَا مُحَمَّدَاهُ صَلَّى عَلَيْكَ مَلِيكُ السَّمَاءِ وَهٰذَا ابْنُكَ الْحُسَيْنُ مُرَمَّلًا عَلَى الثَّرَى قَطِيعُ الرَّأْسِ مُكَسَّرُ الْأَعْضَاءِ اور فریاد کرنے لگین ہای ای نانا رسول خدا جنازے پر تو تمہارے فرشتگان آسمان نے نماز پڑھی اور یہ پیارا فرزند تمہارا ہے حسین کہ خاک و خون مین بیسر پڑا ہے اور اعضا اوسکے بسبب گھوڑے دوڑانیکے پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہوگئے ہین اور غسل دیا گیا ہے اپنے لہو سے کہ اوسکی رگون سے جاری ہے اور کفن اوسکا ریگ بیابان سے ہے اور کوئی نماز اوسپر نہین پڑھتا ہے

اور کوئی متوجہ اوسکی دفن کا نہین ہوتا ہے گویا اوسکو کوئی تمہاری اولاد سے نہین جانتا ہے ثُمَّ جَعَلَتْ تُمَرِّغُ خَدَّهَا عَلٰى جِسْمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءَ الثَّكْلٰى بعدازان اپنے رخسار کو اوس جسم بیشر ملتی تہین اور اس بیقراری سے روتی تہین جسطرح عورت اپنے بچے کیلیے روتی ہے وَالنِّسَاءُ عَلَى الْجِمَالِ فِي صُرَاخٍ وَعَوِيلٍ وَبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ اور سب اہل حرم اونٹون پر چیخین مارتی تہے اور سر و سینہ کو ٹکر روتی تہے فَبَكٰى بِبُكَائِهَا الْعَسْكَرُ أَجْمَعُونَ حَتّٰى أَنَّهُمْ رَأَوُا الْخَيْلَ جَرٰى دُمُوعُهَا عَلٰى خُدُودِهَا پس اون بیکسونکے رونے پر تمام لشکر مخالف روتا تہا یہان تک کہ گھوڑے روتی تہے اور آنسو اونکے رخسارونپر روان تہے وَانْكَبَّتْ سَكِينَةُ عَلٰى جَسَدِ الْحُسَيْنِ وَبَكَتْ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَبَانَ رَأْسَكَ اس اثنا مین سکینہ نے آپکو باپ کی نعش پر گرادیا اور بیقرار ہوکر روئین اور یہ بین کیے کہ اے بابا کس بےرحم نے تمہارے سر کو تن سے جدا کیا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلٰى صَدْرِكَ فَدَمُهُ جَارٍ عَنْهُ ہاے اے بابا یہ کس ظالم نے تمہارے سینے پر نیزہ مارا کہ خون اوسسے جاری ہے يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ كَفَّكَ الْيُسْرٰى ہاے اے بابا کس بدبخت نے کف دست چپ تمہارا کاٹ ڈالا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَيْتَمَنِي عَلٰى صِغَرِ سِنِّي اے بابا جان کس شقی نے مجھے اس چھوٹے سن مین یتیم و بے پدر کیا فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ إِذَا اجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ ابہی سکینہ خاتون نعش پدر سے لپٹی ہوئی بین کر رہی تہین کہ یکایک بہت سے منافق بیدین جمع ہوئے اوس یتیم کو گرد اور چہڑانیلگے اور تازیانون سے ڈراتے تہے اور وہ معصومہ نہچھوڑتی تہین نعش پدر کو حَتّٰى ضَرَبَ بَعْضُهُمُ السَّوْطَ وَجَرَّدَهَا عَنْهُ آہ آہ یہان تک کہ کسی ملعون نے وہ ظلم کیا کہ عرش الٰہی کو ہلادیا کہ اوسکی بیان کا نہ زبان کو یارا نہین مگر رونیکو کفایت کرتا ہے اتنا ہی اشارا کہ وہ بے رحمیان کین کہ وہ دختر یتیم تڑپ گئی اور بلبلا گئی اور اوس ہاداانکو اور حضرت زینبؑ کو زبردستی گہسیٹکر شتر برہنہ پر سوار کیا اور وہ عاشق پدر نعش سرور کو جہک جہکر دیکہتی تہین اور چہوٹے چہوٹے ہاتہون سے سر کو پیٹتی تہین اور کہتی تہین کہ ہاے اے بابا مجہے تمہاری نعش سے جدا کیکے لیکر رونے بہی نہ دیا کیا کرون ناچار ہون وہ یہ کہتی تہین کہ ملعونون نے اونٹ جانب کوفہ روانہ کیے روایت سے وہ ہشتم روایت صیفہ و عفو تقصیر فطرس بہرا احوال شہادت

امام حسینؑ و بکاءِ دختر امام حسینؑ بر نعش آنحضرت عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ كُنْتُ وَلِيَتُهُ صفیہ دختر عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب جناب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو مینے اوس جگر گوشہ رسول خدا کو گود مین لیا بعد تھوڑی دیر کے جناب رسول خدا تشریف لائے وَقَالَ يَا عَمَّةُ هَلُمِّي اِلَيَّ ابْنِيْ اور فرمایا اے عمہ میرے فرزند کو میری گود مین دو فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمْ نُنَظِّفْهُ مینے کہا یارسول اللہ ابھی فرزند کو آپکے پاک نہین کیا یعنی غسل مولود تک نہین دیا فَقَالَ يَا عَمَّةُ اَنْتِ تُنَظِّفِيْنَهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَظَّفَهُ وَطَهَّرَهُ جناب رسول خدا نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ اے عمہ تم اسے کیا پاک کروگی خدائے عز وجل نے اسے پاک و پاکیزہ خلق کیا ہے ثُمَّ اَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ وَوَضَعَ لِسَانَهُ فِيْ فِيْهِ یہ فرماکر حضرت نے امام حسینؑ کو میری گود سے لیلیا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسے دیے اور زبان مبارک اپنی اوسکے مُنہ مین دی شیخ مفید نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِيْلَ اَنْ يَّهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ لِيُهَنُّوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِمَوْلُوْدِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ کہ جسوقت جناب امام حسینؑ پیدا ہوئے خدا تعالی نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ اے جبرئیل ہزار فرشتے فرشتگان مقرب سے ہمارے لیکے زمین پر نازل ہو اور مبارکباد دو ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہماری جانب سے حسینؑ کے پیدا ہونیکی کہ سردار نساء العالمین زہرا کیہان پیدا ہوا ہے جبرئیل یہ سنکر روانہ ہوئے اثنائے راہ مین گذر جبرئیل کا ایک جزیرہ مین ہوا فَرَاٰى فِيْهَا مَلَكًا يُّقَالُ لَهٗ فِطْرُسُ اوس جزیرہ مین ایک فرشتے کو دیکھا کہ نام اوسکا فطرس تھا اور وہ تیسرے آسمان کا فرشتہ تھا اور ستر ہزار فرشتے اوس کے تابع فرمان تھے وَكَانَ قَدْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِيْ اَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِهٖ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ اور اوسے خدا نے کسی کام کو حکم کیا تھا فطرس نے اوسکی بجالانے مین دیر کی فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَكَسَرَ جَنَاحَهٗ پس وہین خدائے تعالی غضب مین آیا اور اوسکے پر توڑکر اوس جزیرہ مین ڈال دیا فَمَكَثَ يَعْبُدُ اللّٰهَ سَبْعَمِائَةِ عَامٍ پس اوس جزیرہ مین سات سو برس عبادت خدا مین مشغول تھا اور شیخ ابو جعفر طبرسی نے مصباح الانوار مین یون نقل کی ہے کہ جب غصے ہوا خدا تعالی اوسپر

خَیَّرَہٗ بَیْنَ عَذَابِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْیَا تو اوسے اختیار دیا خداوند عالم نے
کہ چاہے عذاب دنیا اختیار کرے اور چاہے عذاب آخرت فطرس نے عذاب دنیا اختیار کیا فَکَسَّرَ جَنَاحَہٗ
وَاَلْقَاہُ فِیْ تِلْکَ الْجَزِیْرَۃِ مُعَلَّقًا بِاَشْفَارِ عَیْنَیْہِ سَبْعَمِائَۃِ عَامٍ پس حکم خدا سے پر اوسکے توڑے
اور اوسے معلق مژہ ہای چشم پر لٹکا دیا اور دو دبدبوا اوسکے زیر قدم سے بلند تہا حَتّٰی وُلِدَ الْحُسَیْنُ
فَقَالَ الْمَلَکُ یَا اَخِیْ اِلٰی اَیْنَ تُرِیْدُ تا اینکہ جناب امام حسینؑ پیدا ہوا اور جبرئیل سبارکباد کو رسول خدا
پاس آتے تہے فطرس نے پوچہا کہ اے اخی جبرئیل تم کہاں جاتے ہو جبرئیل بولے کہ جناب امام حسینؑ فرزند
رسولخدا پیدا ہوئے ہین مین جاتا ہون خدا کیطرف سے سبارکباد دینے کو فَقَالَ الْمَلَکُ یَا جَبْرَئِیْلُ
قَدْ سَکَنْتُ فِیْ ھٰذِہِ الْجَزِیْرَۃِ سَبْعَمِائَۃِ عَامٍ اُرِیْدُ اَنْ تَحْمِلَنِیْ مَعَکَ لَعَلَّ مُحَمَّدًا اَیَدْعُوْلِیْ
فِی الْعَافِیَۃِ فطرس نے کہا اے جبرئیل سات سو برس سے اس جزیرہ مین ایسے عذاب الیم مین گرفتار ہون
اب مجہے تاب عذاب خدا نہین ہے تم مجہے بہی ہمراہ اپنے لیچلو شاید کہ رسول خدا میرے واسطے دعا کرین کہ
خدا میری تقصیر سے درگذرے جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسے اپنے پرونپر اوٹہا کر رسول خدا کے
پاس لائے فَھَنَّاہُ عَنِ اللّٰہِ وَاَخْبَرَہٗ بِحَالِ الْفُطْرُسِ پہلے تو جبرئیل نے خدا کی جانب سے سبارکباد دی
اور بعد ازان احوال فطرس بیان کیا فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ قُلْ لَہٗ یَقُوْمُ وَیَمْسَحُ بِھٰذَا الْمَوْلُوْدِ حضرت
نے احوال فطرس سنکر فرمایا کہ اے جبرئیل کہو فطرس سے کہ بدن اپنا میرے فرزند دلبند حسینؑ ابن علیؑ کے
بدن شریف سے مس کرے اور ملے کہ یہ بڑی قدر و منزلت خدا ے عز وجل کے آگے رکہتا ہے اوسکے بدن کی
برکت سے خدا تقصیر فطرس سے درگذر کریگا اور پر و بال عطا کریگا فَقَامَ الْمَلَکُ وَمَسَحَ جَنَاحَہٗ
ثُمَّ ارْتَفَعَ طَائِرًا اِلَی السَّمَآءِ بِبَرَکَۃِ الْحُسَیْنِ پس اوٹہا فطرس اور جسم شریف امام حسینؑ سے بدن
اپنا مس کیا فی الفور برکت سے جسم امام حسینؑ کی خداتعالی نے تمام پر و بال عنایت کیے اور شاد شاد
آسمان سوم پر اپنی عبادت گاہ مین پرواز کر گیا اور مشغول عبادت الٰہی ہوا وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ
مِثْلِیْ وَاَنَا عَتِیْقُ الْحُسَیْنِ اور فطرس بفخر و ناز کہتا تہا کون ہے برابر و مانند میرے کہ مین آزاد کردہ
حسینؑ فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ زہرا ہون حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسینؑ تہا

کہ اوسپر روز عاشورا ہر چہار طرفسے نیزہ اور تیر اور پتھر کی وار چلتی تہی اور تلوار و تبرسے لعین اوسی زخمی کرتی تہی حضرات آیا سزاوار تہا قوم جفا کار کو کہ اوس بدن شریف پر تیغ و نیزہ اور پتھر لگائین آیا سزاوار تہا اون ملعونون کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہؑ پر تیرونکا منہ برسائین چنانچہ زخمہای تیغ و نیزہ کا کچہہ حساب نہین وَكَانَتِ السِّهَامُ فِي دِرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِي جِلْدِ الْقُنْفُذِ اور فقط زرہ اقدس پر اس قدر تیر لگی تہی جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتی ہین لیکن شجاعت حضرتکا یہ حال تہا کہ جب حضرت پر ہجوم کرکر وہ شریر آتی تہی تو حضرت اونپر مثل شیر کی حملہ کرتی تہی تو وہ نامرد مثل گلہ گوسفند کی بہاگ جاتی تہی وَلَقَدْ كَانَ يَحْمِلُ فِيهِمْ وَقَدْ تَكَمَّلُوا ثَلَاثِينَ أَلْفًا فَيَنْهَزِمُونَ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ اور تیس ہزار اشقیا متفق ہوکر اوس جناب پر حملہ کرتی تہی اور جب وہ حضرت حملہ کرتی تہی تو مانند ملخ کی پراگندہ ہو جاتی تہی پہر حضرت اپنی مقام پر آتی تہی اور فرماتی تہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پہر حضرت نی عمر سعد سی فرمایا کہ تین چیزمین مین تجہی اختیار دیتا ہون تو اوسی بر لا قَالَ وَمَا هِيَ وہ بولا کیا ہی حضرت نی فرمایا أَنْ تَرَكْتَنِي أَرْجِعُ إِلَى حَرَمِ جَدِّي کہ اب بہی درگذر مجہسے کہ مین رسول خدا کی روضہ پر پہر جاؤن وہ بولا یہہ مجہسی نہوگا حضرت نی فرمایا خیر اگر یہ بہی نہین ہو سکتا اِسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ نَشِفَتْ كَبِدِي مِنَ الظَّمَاءِ تو ایک جام آب مجہی پلا کہ پیاس کی شدت سی میرا جگر کباب ہوا ہی وہ شقی بولا کہ یہ بہی نہوگا کہ تمہین پانی دون حضرت نی فرمایا کہ تو حکم کرکہ ایک ایک آدمی مجہسی لڑی اوسنی قبول کیا یہ سنکی شمر لعین بولا کہ ای امیر اگر یون حسینؑ سے تمام اہل ارض لڑینگی تو سب ہی نہونگی یہی مناسب ہی کہ چارون طرف سی حسینؑ پر زغہ کرین اور اوسے گہیر کر قتل کرین عمر سعد لعین بولا یہی بات خوب ہی پہر تو چارون طرف سی حضرت پر تیر پڑینگی اور حضرت کبہی داہنی پر حملہ کرتی تہی اور کبہی بائین جانب یہانتک کہ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيدُ عَشَرَةَ آلَافِ فَارِسٍ قتل کئی حضرت نی زیادہ دس ہزار آدمی سی اور حضرت کی بہی جسم شریف پر اونیس سو پچاس زخم لگی تہی اِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ أَتُقَاتِلُ أَمْ تُقْتَلُ ناگاہ ایک آواز ہاتف غیب کی آسمان سی آئی ای حسینؑ ای فرزند رسول الثقلین آیا تم قتل کرنی آئی ہو یا قتل ہونیکو پس

یہ آواز سنکے حضرت نے ہاتھہ روکا اور ان سنگدلون نے فرصت پاکر قریب سے وار لگانے شروع کیے اور حضرت برائے اتمام حجت فرماتے تھے یَا قَوْمُ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰی وَعَطْشَانٌ اے بیرحمو مین فرزند رسول خدا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمُ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰی وَعَطْشَانٌ اے قوم مین پسر علی مرتضی ہون اور بہت پیاسا ہون اِذْ رَمَاهُ اَبُو الْحُتُوْفِ بِسَهْمٍ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ جَبْهَتِهٖ ناگاہ ابو الحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو حضرت کی پیشانی اقدس پر مارا کہ جسکی رسول خدا بوسے لیتے تھے فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ جَبْهَتِهٖ فَسَالَتِ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ پس حضرت نے اوسے نکال ڈالا تو اوس سے پرنالے کی طرح خون روان ہوا کہ رخ انور اور ریش مقدس تر ہوگئی فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَا فَعَلُوْا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا دیکھتا ہے تو جو سلوک کیا ان لوگون نے تیرے نبی کے نواسے سے اِذْ جَاءَهٗ سِنَانٌ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحِهٖ ناگاہ سنان بن انس لعین آیا اور ایک نیزہ امام مظلوم کو مارا ثُمَّ رَمَاهُ خَوْلِیٌّ بِسَهْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِیْ لَبَّتِهٖ پھر خولی لعین نے آکر ایک تیر زہر آلود حضرت کو مارا کہ وہ حلق مبارک پر لگا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَی الْاَرْضِ تَحَوَّزَ فِیْ دَمِهٖ پس حضرت گھوڑے سے گر کے زمین پر اپنے خون مین تڑپنے لگے بحار مین منقول ہے فَنَادَی الشِّمْرُ مَا انْتِظَارُكُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا جلد حسینؑ کو قتل کرو کیا دیر لگائی ہے پس آیا زرعہ بن شریک ملعون وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلَيْهِ وَقَطَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی اور اوس کافر نے ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف چپ حضرت کا کاٹ ڈالا اور ایک تلوار اوس مظلوم کے دوش مبارک پر لگائی پھر وہ بے رحم حضرت سے جدا ہوا پس حضرت اوسی حالت مین اوٹھے تو ضعف سے منہ کے بہل گر پڑے کہ ناگاہ سنان بن انس نے اوس حال مین ایک نیزہ مارا کہ وہ صدر نشین امامت زمین پر گرا اور سنان نے خولی سے کہا کہ جلد سر حسینؑ کا کاٹ لے خولی کے دست و پا کانپنے لگے تو سنان بن انس نے اوس سے کہا اے نامرد تجھسے ایک حسینؑ کا سر نہین کٹتا یہ کہکر خود آگے بڑھا وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلٰی حَلْقِ الشَّرِيْفِ وَقَالَ اور ایک تلوار دوسرے حلق خشک امام غریب پر لگائی اور کہتا تھا اِنِّیْ اَذْبَحُكَ وَقَدْ اَعْلَمُ اَنَّ جَدَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَبَاكَ وَاُمَّكَ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کہ وہ شقی تمہین ذبح کریگا اور خوب جانتا ہون کہ تم فرزند

رسول خدا ہوا ور پدر و مادر تمہارے بہترین خلق خدا ہین یہ کہکے سر اوس پیاسے کا اوس لعین نے جدا کیا اسطرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹ کر قتل گاہ کی طرف لائے اور فخریہ خوش ہو ہو کر ہر ایک بیشرم اپنی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فَهٰذَا يَقُولُ اَنَا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِي وَذَالِكَ يَقُولُ اَنَا طَعَنْتُهٗ بِرُمْحِي فَاَلْقَيْتُهٗ اِلَى الْاَرْضِ پس ایک شقی بولا کہ یہ وہی ہے جسنے حسینؑ کو تلوار ماری تہی دوسرا بولا کہ اوس شقی نے سینہ اقدس پر نیزہ مارا کہ غش کہا کر خانہ زین سے منہ کے بہل زمین پر گر پڑے وَهٰذَا يَقُولُ لَطَمْتُهٗ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهٗ اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے وقت اخیر حسینؑ کو طمانچہ مارا اور عمامہ اوسکا لیلیا اور کوئی کہتا تہا کہ مجھسے حسینؑ نے بہتیرا پانی مانگا اور اوس شقی نے ایک قطرۂ آب ندیا پس جو ہین اہل حرم نے نعشہای شہدا کو ریگ گرم پر سر بریدہ اور خون جاری شل گوسفندان قربانی پڑے دیکہا سب نے لاشون سے لپٹ کر شور و غوغا بلند کیا ثُمَّ جَاءَتِ الْمَرْءَةُ وَفِي حِجْرِهَا صَبِيَّةٌ تَلْطِمُ رَاْسَهَا وَتَقُولُ آهٍ آهٍ اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي مقتل ابو مخنف وغیرہ مین مذکور ہے اوسوقت ایک بی بی روتی ہوی اور گود مین ایک چہوٹی لڑکی لیے ہوے نعش بیسر فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہ تہا کہ ہوائیان تو منہ پر اوڑتی تہین اور ننہے ننہے ہاتہون سے وہ یتیم سر کو پیٹتی تہی اور بے اختیار آہ آہ کر کر روتی تہی اور اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي کی فریاد کرتی تہی یعنی کہان ہین میرے بابا حسینؑ اور کدہر گئے بابا میرے حسینؑ کہ میری یہ حالت دیکہین کہ مین روتی ہون اور دیر سے اونہین ڈہونڈہتی ہون اور وہ نہین ملتے حَتّٰى شَمَّتْ رِيْحَ اَبِيْهَا یہان تک کہ اوس یتیم نے اپنے باپکی بو سونگہی اور نعش پہچانکر اسقدر روئی اور بیقرار ہوئی کہ مان کی گود سے اپنے تئین گرا دیا فَاعْتَنَقَتْ جَسَدَ الْحُسَيْنِ وَتَقُولُ پس دوڑکر نعش امام سے لپٹ گئی اور یون بین کرتی تہی وَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي اَبَانَ رَاْسَكَ فَمَا عَرَفْتُكَ ہای غریب بابا میرے کس ظالم نے سر تمہارا تن سے قلم کیا کہ ای بابا مینے تمکو نہ پہچانا وَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلٰى صَدْرِكَ ہای مظلوم بابا میرے کس ستمگار نے تمہارے سینہ پر نیزہ مارا کہ ابتک خون اوسے جاری ہے ثُمَّ اِنَّهَا لَطَمَتْ وَجْهَهَا حَتّٰى خَرَّتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا پہر اوس یتیم حسینؑ نے اسقدر منہ پیٹا کہ

آخر نعش حضرت پر بیہوش ہو کر گر پڑی وَضَجَّتِ الْقَوْمُ عَنْ صَوْتٍ وَاحِدٍ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ حَتّٰى جَرَتِ الدُّمُوعُ عَلٰى حَوَافِرِ الْخُيُولِ راوی کہتا ہی کہ اوس یتیم کے رونے اور غش ہو جانے سے تمام لشکر مخالف یکبار رو اوٹھا اور صدائے ہای ہای چار طرف سے بلند ہوئی یہان تک کہ گھوڑی بھی اونکی رونے لگے اور آنسو اونکے بہہ کر سمون تک پہونچے تھی یہ دیکھکر عمر سعد لعین پکارا کہ جلد کوچ کرو اور نعشون سے پھراؤ حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہ حکم ہی کہ یتیم کو آواز درشت سے نہ پکارو کہ دل اونکے نازک ہوتے ہین اور اونکے سر پر ہاتھہ پھیرو کہ ثواب عظیم ہی آہ مگر اون کافرون نے حکم سے عمر سعد کے اون یتیمونکو عوض دلاسے کے تازیانے اور طمانچے مارکے نعشون سے چھڑایا کہ وہ بلبلا گئین چنانچہ منقول ہے کہ سکینہ نعش جناب امام حسین سے لپٹی زخم کانونکے اور نیل رخسارونکے دکہاتی تھی اور کہتی تھی ہائے بابا بعد تمہارے میرے کان زخمی کیے اور گوشوارے چھین لیے اور مجھے طمانچے مارے ناگاہ شمر شقی آنکے اوسے چھڑانے لگا اور وہ لاش پدر سے لپٹی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ اوس شقی نے جھنجلا کر ایک طمانچہ رخسار یتیم پر مارا اور ہاتھہ کھینچکر ایک تازیانہ مارا کہ وہ یتیم بلبلا گئی روایت سے ونہم ثواب

گریہ اور تمہید ذکر سلیمان علیہ السلام پھر گریہ جنات نعش جناب امام حسین علیہ السلام پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہی شیخ مفید و شیخ طوسی نے جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت نے نَفَسُ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ یعنی جو شخص محزون و غمگین ہو اون جور و ستم پر کہ جو ہم اہلبیت پر ظالمونکے ہاتھہ سے گذرے ہین جو سانس لیگا ثواب تسبیح خدا اوسے عطا کریگا اور مغموم ہونا اوسکا عبادت ہی وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور راز ہمارے چھپانا دشمنون سے ثواب جہاد راہ خدا رکھتا ہی پھر فرمایا حضرت نے يَجِبُ أَنْ يُكْتَبَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ لازم ہی کہ اس حدیث کو آب طلا سے لکھین وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَكٰى أَوْ أَبْكٰى ثَلٰثِينَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث مین پھر اوس جناب نے فرمایا جو ذکر ہمارا کر کے روئے یا رولائے تیس آدمیونکو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہی وَمَنْ بَكٰى أَوْ أَبْكٰى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے یا رولائے دس آدمیونکو خدا اوسپر بھی جنت کو واجب کرتا ہی وَمَنْ بَكٰى أَوْ أَبْكٰى

وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روے یا رولاے ایک آدمی کو خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاکٰی فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو صورت گریہ کنندونکی بناے خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے فَاِنَّهٗ مَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا پس تحقیق کہ جو شخص ہماری مصیبت سنے اور دل اوسکا محزون نہو پس وہ ہمارے شیعون سے نہین ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ حضرت سلیمان پیغمبر کو خداتعالی نے ملک عظیم دیا تہا اور تمام جن والنس اور پرند اور چرند تابع اونکے تہے کہ جسے وہ حکم کرتے تہے وہ بجالاتے تہے جو چیز کہتے تہے اوسے جنات طیار کرتے تہے اور ہوا کو تابع کیا تہا کہ صبح کو ایک مہینے کی راہ تک اونہین لیجاتی تہی پس ایکدن تخت سلیمانؑ ہوا پر جاتا تہا ناگاہ صحرائے کربلا پر پہونچا تین مرتبہ ہوا نے تخت کو گردش دی فَخَافَ اَنْ یَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ پس خوف ہوا کہ تخت زمین پر نہ گرے غرض ہوا ٹہر گئی اور تخت زمین پر آیا قَالَ سُلَیْمَانُ یَا رِیْحُ مَا سَبَبُ اِضْطِرَابِکِ حضرت سلیمان نے فرمایا اے ہوا کیا سبب ہے تیرے اضطراب کا بولی ہوا کیونکر نہ بیچین و مضطرب ہون یُقْتَلُ فِیْ هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَابْنُ عَلِیِّ الْکَرَّارِ کہ قتل کیا جائیگا بیچ اس زمین کے نواسا محمد مختار کا اور بیٹا علی کرار کا قَالَ مَنْ یَقْتُلُهٗ حضرت سلیمانؑ بولے اوس فرزند پیغمبر آخرالزمان کو کون لعین شہید کریگا قَالَتْ یَزِیْدُ مَلْعُوْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ ہوا نے عرض کی کہ یزید اوسے شہید کریگا اور لعنت کرینگے اوسپر اہل آسمان و زمین پس لعنت کی سلیمانؑ نے یزید پر اور بہت نفرین کی اور جن و بشر و مرغ جو ہمراہ سلیمانؑ تہے سب آمین کہتے تہے پہر تخت کو ہوا لیکے آگے بڑہی پس اسیطرح سلیمانؑ اپنے ملک و بادشاہت مین مشغول تہے کہ ایکدن کہا حضرت سلیمانؑ نے کہ مین ایک روز تو ملک اپنا دیکہون اور آرام اوٹہاؤن فَصَعَدَ عَلَی الْقَصْرِ پس چڑہ گئے ایک قصر بلند پر اور حکم کیا کہ کوئی میرے پاس نہ آے کہ ایکدن مین آرام مین بسر کرون وَقَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا یَنْظُرُ اِلٰی مُلْکِهٖ اور تکیہ دیکے عصا پر کہڑے ملک و بادشاہی پر اپنی نظر کرتے تہے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهٗ قَالَ مَنْ اَنْتَ پس ایک شخص کو دیکہا حیران ہو کے پوچہا کہ تو کون ہے کہ بے اجازت میری چلا آیا قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اٰخُذُ الرِّشْوَةَ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْکَ بولا وہ مین وہ شخص ہون کہ نہ رشوت لیتا ہون اور نہ بادشا ہون سے

ڈرتا ہون أَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وَكَّلَ اللّٰهُ عَلٰى قَبْضِ الْأَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ
خداوند عالم نے مجھے مقرر کیا ہے قبض ارواح پر پس سلیمان بولے کہ بجا لاؤ جو تمہین حکم ہوا ہے فَمَاتَ
وَهُوَ قَائِمٌ كَمَا كَانَ پس مرگئے سلیمان مگر عصا ٹیکے کھڑے تھے سب جن کاروبار مین مشغول تھے اور جانتے
کہ سلیمان ہمین کھڑے دیکھتے ہین پس جب دیمک نے عصا اونکا کھایا اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ
السلام گرے تو جنات نے جانا کہ سلیمان مرگئے اور ترک کیا سب کامونکو اور جن اب تک شکر گزار ہین دیمک کے
کہ اوسنے آگاہ کیا موت سلیمان سے فَيَجْعَلُونَ الْمَاءَ وَالرِّزْقَ عِنْدَهَا تَحْتَ الْأَرْضِ پس رکھتے ہین
پانی اور کھانا نزدیک دیمک کے زیر زمین جناب امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ اسی جہت سے جہان
دیمک ہوتی ہے کیچڑ اور پانی پایا جاتا ہے پس وہ جن رکھجاتے ہین غرض اس بیان سے یہ ہے کہ حضرت
سلیمان کی یہ عزت و توقیر تھی لیکن معلوم ہوا کہ سب اطاعت اونکی خواہش دل سے نکرتے تھے
بخلاف احوال جناب سید الشہدا کہ اوس جناب پر نثار ہونیکی جنات کیسی آرزو رکھتے تھے کہ اپنی
جان اوس بادشاہ انس و جان پر فدا کرین مگر اوس فرزند حیدر کرار نے کسیکی مدد گوارا نہ کی
اور جنات خاک اوڑاتے تھے اور نوحہ و شیون کیا کیے جابجا لوگون نے آواز گریہ جنات سنی جناب
ام کلثوم سے منقول ہے کہ جب بھائی میرا شہید ہوا اور گھوڑا در خیمہ پر آیا تو مین خیمے مین تھی صدای اسپ
سنکر در خیمہ پر آئی تو دیکھا کہ زین خالی اور باگین کٹین کھڑا ہے یہ حال دیکھکر مین نعرے مارکے روئی
فَسَمِعْتُ هَاتِفًا أَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا أَرَى شَخْصَهُ پس ایک جانب خیمہ سے آواز آئی کہ گوینده
اوسکا نظر نہ آتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ اے مولا میرے ہم آئے تھے کہ آپ کی نصرت کرین اور جان اپنی آپ پر
فدا کرین لیکن ہزار افسوس ہے کہ ہم اس سعادت سے محروم رہے فَنَادَيْتُهُ بِحَقِّ مَعْبُودِكَ مَنْ
أَنْتَ پس مین پکاری اوسے واسطے خدا کے بتا مجھے کہ تو کون ہے فَقَالَ أَنَا مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْجِنِّ
جِئْتُ أَنَا لِنُصْرَةِ الْحُسَيْنِ بولا وہ اے دختر شیر خدا مین ہون ایک بادشاہ بادشاہان جن سے آیا تھا
مین نصرت فرزند رسول خدا کو فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ لیکن افسوس کہ ہمنے اونہین شہید پایا اور
ہم محروم رہے کہ جان اپنی فدا کرتے ثُمَّ قَالَ وَا أَسَفَاهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ پھر آہ کا نعرہ مارکر

کہنے لگا کہ ہزار افسوس ای ابا عبد اللہ تمہاری پیاسی شہید ہونے پر اور قبیلہ بنی اسد مین سی ایک شخص نے
روایت کی ہی کہ جب فرزند رسول اور جگر گوشہ بتول پیاسا مع لشکر دریای فرات پر شہید ہوا تو اسقدر
عجائبات مشاہدہ کئے مینی ان نعشون سی کہ طاقت اوسکی بیان کی نہین ہی بعضی اونمین سی یہ ہین
إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ تَمُرُّ عَلَى نَفَحَاتٍ كَنَفَحَاتِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ جب ہوا چلتی تھی تو نعشہای اطہر سے
بوی مشک و عنبر آتی تھی وَلَمْ أَزَلْ أَرَى النُّجُومَ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَتَرْقَى مِنَ الْأَرْضِ
إِلَى السَّمَاءِ اور ہمیشہ ستارے آسمان سے زمین پہ قریب نعش حضرت کی نازل ہوتی تھی اور پھر چلی جاتی تھے
اور مین تنہا تھا کسی سی پوچھہ نسکتا تھا اور جب غروب آفتاب ہوتا تھا تو ایک شیر جانب قبلہ سی آتا تھا
اوسکی خوف سی مین گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوتی گھر سی آتا تھا تو اوسی جانب قبلہ جاتی دیکھتا تھا
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّ هٰؤُلَاءِ خَوَارِجُ فَأَخْرَجُوا عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِمْ پس مین حیران ہوا
اور کہتا تھا دل مین کہ انہین لوگ خارجی کہتی تھی کہ انہون نی عبید ابن زیاد پر خروج کیا ہی تا آنکہ اوسنے
انکی قتل کا حکم کیا وَأَرَى مِنْهُمْ مَا لَمْ أَرَهُ مِنْ سَائِرِ الْقَتْلَى مگر یہ کیسی خارجی ہین کہ ایسی ایسی
امور عجیب و غریب انکی نعشون سی دیکھتا ہون کہ کبھی اور کشتون کی لاشون سی نہین دیکھی پس واللہ
آجکی رات مین یہین رہونگا تا دیکھون کہ یہ شیر گوشت ان لاشون کا کھاتا ہی یا نہین غرض جب
غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور مین خوف سی اوسکی کانپنی لگا اور یہ خیال ہوا مجھی کہ اگر مراد اسکی
کھانا گوشت بنی آدم کا ہی تو مجھی بھی ہلاک کریگا وَأَنَا فِي ذٰلِكَ مُتَفَكِّرٌ وَهُوَ يَتَخَطَّى الْقَتْلَى امین
اس فکر مین تھا کہ وہ شیر قتلگاہ مین داخل ہوا اور نعشون کو سونگھتا تھا حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْجَسَدِ
كَأَنَّهُ الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ یہان تک کہ وہ شیر ایک نعش کی سرہانی کھڑا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب
تابان زمین پر پڑی تھی پس وہ شیر نعش کو بغل مین لیکر منہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کہا مینی اللہ اکبر
یہ عجائبات خالی اسرار سی نہین ہے وَإِذَا بِشُمُوعٍ مُعَلَّقَةٍ وَمَلَأَتِ الْأَرْضَ ناگاہ بہت سی
شمعین معلق روشن دیکھین مینی کہ تمام زمین روشن ہوگئی وَإِذَا بِبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ وَلَطْمٍ ناگاہ
ایک آواز رونی اور نوحہ کی اور سینہ پیٹنے کی بلند ہوئی پس جب تامل سی سنا تو وہ آوازین زمین کے

پیچھے سے آتی تہین اور ایک اون رونیوالون سے یہ کہکر روتا ہی وَاحُسَیْنَاہُ وَاقُرَّۃَ عَیْنَاہُ ہای حسین
ہای قرۃ العین کہ میری رونگٹی کہڑی ہوگئی پس قریب گیا مین اوس آواز کی وَاَقْسَمْتُ عَلَیْہِ بِاللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ مَنْ تَکُوْنُوْنَ اور قسم دی مینے خدا اور رسول کی اور پوچہا کہ تم کون ہو فَقُلْنَ نَحْنُ نِسَاءٌ
مِنَ الْجِنِّ انہون نے کہا ہم عورات جن ہین پہر پوچہا مینے تم روتی کیون ہو اور کیا حال ہی تمہارا فَقُلْنَ
فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ اِلَی الصَّبَاحِ ھٰذَا عَزَاءُ نَا عَلَی الْحُسَیْنِ الذَّبِیْحِ الْعَطْشَانِ بس کہا اون
عورتون نے ای شخص ہر شبکو شام سے صبح تک ہم یون ہی روتی ہین حسین غریب بہوکی پیاسی پر کہ جسکا
کوئی رونیوالا نہین ہی پس کہا مینے ھٰذَا الْحُسَیْنُ الَّذِیْ یَجْلِسُ عِنْدَہُ الْاَسَدُ یہی نعش حسین ہی
کہ جسکے پاس شیر بیٹہا ہی قُلْنَ نَعَمْ بولین وہ ہان یہی حسین ہی نواسا رسول خدا کا کہ جسکو لعینون نے
مثل گوسفند کی بہوکا اور پیاسا ذبح کیا اَتَعْرِفُ ھٰذَا الْاَسَدَ قُلْتُ لَا ای شخص آیا تو اس شیر کو
بہی جانتا ہی مینے کہا نہین فَقُلْنَ ھٰذَا اَبُوْہُ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ وہ بولین ای شخص یہ شیر نہین ہی
جو تجہی بصورت شیر دکہائی دیتا ہی یہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب ہی کہ اپنی فرزند غریب مصیبت زدہ کی
نعش پر ہر شبکو روتی ہین فَرَجَعْتُ وَدُمُوْعِیْ تَجْرِیْ عَلٰی خَدِّیْ وَلَطَمْتُ وَجْہِیْ پس مین یہ سنکی
بیاختیار روتا ہوا اور منہ پر طمانچہ مارتا ہوا گہر پہرا کہ افسوس فرزند رسول خدا بیکس و تنہا مارا گیا
اور نعش اوسکی یون پڑی ہی پس حضرات رونا جنات کا بجا ہی کہ کب حضرت سلیمان پر مصیبت
پڑی تہی مثل مصیبت حسین ابن علی کی چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئی تو وہ عیش
و آرام مین قصر عالی پر تہی اور فرزند رسول خدا تین دنکا بہوکا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خون مین لوٹتا تہا
اور تلوار پر تلوار اور نیزی پر نیزہ پڑتا تہا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئی تو وہ نظارہ
ملک و حشمت مین تہی آہ آہ اور فرزند علی مرتضی کا وقت اخیر یہ حال تہا کہ اوسکا بیان زبان پر
نہین آتا جو حال اون حضرت کا تہا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت مین فرماتی ہین یعنی
ای جد بزرگوار جب تم زخمی ہوکی ریگ گرم پر پڑی تہی تَطَؤُکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِھَا وَتَعْلُوْکَ الطُّغَاۃُ
بِبَوَاتِرِھَا گہوڑی تمہین ٹاپون سے روندتی تہی اور باغی تلوارین بلند کیے تہے قَدْ رَشَحَ جَبِیْنُکَ

پیشانی انور پر تمہاری پسینا موت کا آیا تہا وَاخْتَلَفَ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالَكَ وَيَمِيْنَكَ
اور ہاتہہ پاؤن کبہی کہینچتے تہے اور کبہی پہیلاتے تہے تَتَدَطُّوْ فَاخِفَيًا اِلٰی رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ اور بنگاہ
حسرت جانب خیمہ دیکہتے تہے ای جد بزرگوار گہوڑا تمہارا پیشانی خون سے بہری روتا ہوا دروازہ خیمہ پر آیا
جو ہین اہلبیت نے گہوڑیکا یہ حال دیکہا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ عَلَى الْخُدُوْدِ
لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ بِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ سب اہل بیت اور دختران فاطمہ خیمہ سے
نکل آئین کس شکل سے کہ بال سر ننگی کہلے ہوے طمانچے منہ پر مارتی ہوئین واویلا کہتی ہوئین میدان مین
نکل آئین زبان کو یارا نہین اوس بیان کا جو اہلبیت نے بے ادبی کرتے شمر کو دیکہا کہ وہ شقی کس مقام پر تہا
اور تلوار کو کمان رکہتا تہا اس زیارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سر فرزند فاطمہ زہرا کا زینب وام کلثوم کے
سامنے بدن سے جدا ہوا اور نیزے پر چڑہایا گیا روایت چہلم فضائل کا اور احوال گرگ
کہ اوسنے اقرار نبوت اور امامت کا کیا اور احوال مصائب اہلبیت بیان کیا
اور آنا جانورونکا نعش امام حسین پر اور آنا دشمنونکا واسطے پامال کرنے
نعش کے اور آکر بچانا شیر کا اور جانا دختر مسلم کا قبر پدر پر قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
فِيْ مُسْنَدِهٖ اَنَّ مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعَةً عَلَى الْحُسَيْنِ اَوْ قَطَرَتْ قَطْرَةً بَوَّاهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ یعنی روایت کی ہے احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مین تحقیق کہ جو محزون ہو حال
امام حسین پر اور اوسکی چشم پر آب ہو اور آنسو جاری ہون اگر ایک آنسو بہی رخسارے پر اوسکے
روان ہو تو خداتعالی اوسے جنت مین جگہہ دیتا ہے فِي الْخَبَرِ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ
مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَصْحَابِ مِنْهُمْ عَلِيٌّ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا
بیٹہے تہے اور ایک جماعت اصحاب بہی حاضر تہی اور جناب امیر المومنین بہی بیٹہے تہے اِذْ جَاءَ الرَّاعِيْ
فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ کہ ناگاہ ایک چرواہا کانپتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نے اصحاب کیطرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ جو مرد آتا ہے قصہ عجیب وغریب رکہتا ہے فَلَمَّا جَاءَ عِنْدَهٗ قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا
فِيْ قَلْبِكَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ پس جب وہ چرواہا حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے

اوس سے پوچھا کہ اے شخص خبر دے مجھے اوس چیز کی جو باعث تیرے خوف اور بیم کی ہوئی ہے فقال یا رسول اللہ امری عجیب اوسنے عرض کی یا حضرت قصہ میرا عجیب ہے کہ مین اسوقت بکریان چراتا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اوسنے حملہ ایک بکری پر کیا اور اوسے پیچھا مینے اوسے ایک پتھر مارا اور بکری چھڑا لی پھر وہ اور ایک بکری کو پکڑ کر لیچلا مینے اوس سے بھی چھڑا لیا اسی طرح سے اوسنے چار بکریان پکڑین اور مینے چھڑا لین ثم قال وحمل علی الشاۃ فالقیت الحجر علیہ فجلس وقال جب پانچوین مرتبہ آیا اور بکری پر حملہ کیا پھر مینے ایک پتھر مارا پس وہ بھیڑیا دم کو پھیلا بیٹھ گیا اور بقدرت خدا سے یون گویا ہوا کہ آیا تو شرم نہین رکھتا کہ مانع ہوتا ہے اوس روزی سے کہ خدا نے واسطے ہمارے مقرر کی ہے مینے کہا کہ اے بھیڑیے نہایت حال تیرا عجیب ہے کہ تو ایسی باتین کرتا ہے فقال لو شئت اخبرک بامر اعجب من ھذا یہ سنکے اوس بھیڑیے نے کہا کہ اگر چاہے تو تو مین ایسی چیز کی خبر دون کہ وہ اس سے بھی عجیب و غریب ہے کہا مینے کہ اوسکو بیان کر فقال بعث اللہ محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والہ وسلم وھو یخبر بما سیاتی وبما مضی کہا اوس بھیڑیے نے کہ حق سبحانہ تعالی نے جناب محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور وہ حضرت مذیعمین خبر آیندہ و گذشتہ دیتے ہین اونکے پاس ہے شفا ہر درد کی پس وائے تجھپر کہ تو اب تک اون حضرت کی خدمت مین مشرف نہین ہوا اب تو جا اور ایمان لا اور اونکو پیغمبر آخر الزمان جان اور اونکی اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین اوسے بجا لا جس سے منع کرین اوس سے باز رہ تا انجام تیرا بخیر ہو اور عذاب الٰہی سے سالم رہے راعی کہتا ہے کہ مینے اوس سے کہا کہ تیری اسبات سے کمال مجھے شرم آتی ہے کہ اب تجھے بکریون کی کھانے سے منع کرون پس تو مختار ہے جسقدر چاہے ان بکریون سے کہا کہ اب مین منع نکرونگا پھر اوس بھیڑیے نے کہا کہ اے بندہ خدا شکر کر تو خدا کا کہ تجھکو خدا نے اون لوگون مین سے کیا کہ جو عبرت پکڑتے ہین اور تابع احکام الٰہی ہوتے ہین اے راعی بدترین مردم وہ لوگ ہین کہ جانتے ہین فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور دل مین انکار کرتے ہین اور اسیطرح اونکے بھائی علی بن ابی طالب کے فضائل اور مرتبے دیکھتے ہین اور آگاہ ہین اونکے علم و زہد و شجاعت سے اور امداد پیغمبر سے اور اسپر دلمین عداوت رکھتے ہین احب اللہ من احبہ ومن

اَبْغَضَهٗ فَهُوَ فِی النَّارِ خدا دوست رکھتا ہے اوسی جو دوست رکھتا ہے علی کو اور جو بغض و عداوت
کرے اوس سے وہ ابدالآباد جہنم مین رہیگا اِنَّمَا اَیُّهَا الرَّاعِیْ فَهُوَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اے راعی علی قسیم
جنت و نار ہے اور یہین دوستی اونکی موجب دخول بہشت ہے اور دشمنی اونکی باعث خلود نار ہے چرواہا کہتا ہے
کہ بھیڑیے کہا کہ اس فضیلت و مرتبے پر اونسے کون عداوت کریگا یہ سنکر اوس بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ یہ ہے
کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوگی تو وہ لوگ اونسے پھر جائینگے اور
اپنے اپنے کینہاے دیرینہ ظاہر کرینگے اور دست ظلم و ستم اونپر دراز کرینگے اور حق اونکا چھین لینگے اور آخر کو
قتل کرینگے اور سب سے زیادہ یہ ہے یَقْتُلُوْنَ اِبْنَیْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا شہید
کرینگے دونون بیٹونکو اونکے کہ ایک حسن اور دوسرا حسین ہے ثُمَّ یَسْبُوْنَ ذَرَارِیْهِمْ اور بعد شہادت
امام حسین کے عورتون کو اونکی اسیر کرینگے اور شہر بشہر اور دیار بدیار پھراوینگے وَیَمْنَعُوْهُنَّ مِنَ الْبُکَاءِ
اور اونکو منع کرینگے رونے سے وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ یَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ اور وہ قوم جفاکار باوجود اس
ظلم شدید کے دعوی اسلام بھی کرینگے ثُمَّ بَکٰی بُکَاءَ الثَّکْلٰی یہ کہکر وہ بھیڑیا اسطرح
رویا کہ جیسے ماں روتی ہے مرنے پر جوان بیٹے کے پھر اور بہت بھیڑیے جمع ہوے اور کہا انہون نے کہ ہم شکر کرتے ہین
خدا کا کہ ہمکو خدا نے مقرر کیا ہے کہ ہم اونکو جہنم مین چیرین اور پھاڑین اور عذاب اونکا باعث ہمارے
سرور کا ہوا اور رنج و الم اونکا موجب ہماری خوشی کا ہو پس مین اسوقت اے رسول خدا اون گوسفندونکو
اون بھیڑیون مین چھوڑ آیا ہون اور تصدیق آپکی نبوت اور علی بن ابیطالب کی خلافت اور امامت کی
جان و دل سے کرتا ہون فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَظَرَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ پس جناب رسول خدا کو احوال
شہادت جناب امام حسین یاد آیا تو خوب روے جب رونے سے حضرتکو افاقہ ہوا تو اوس چرواہے کے ساتھ
وہان تشریف لاے دیکھتے ہی اون حضرت کو وہ بھیڑیے حضرتکے پاس آے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی سلام ہو تمپر اے پیغمبر خدا اور رحمت اور درود خدا تمپر ہو ثُمَّ قَالُوْا
نَحْنُ نُعَزِّیْكَ فِیْ وَصِیِّكَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَوَلَدَیْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پھر کہا کہ ہم یا حضرت
پرسا دیتے ہین تمہین تمہارے وصی علی ابن ابیطالب اور اونکے فرزند حسن اور حسین کا فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ

بُكَاءً شَدِيدًا پس روی جناب رسول خدا اور فرمایا خدا لعنت کری اوس پر جو میری بہائی علی کو
اور میری فرزند حسن اور حسین کو شہید کری پہر بہیڑی منہ اپنا زمین پر رگڑ کی کہنی لگی وَاللهِ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ
قسم ہی خدا کی کہ تم پیغمبر خدا ہو بر حق حضرت نی فرمایا کہ ای بہیڑیو جسطرح تمنی میری نبوت کی تصدیق کی
اسی طرح علی کی امامت کی تصدیق کرو وہ بہیڑی حضرتکی پاس آئی اور منہ اپنا زمین پر رگڑ کر بولی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ رَسُوْلِ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ فَهُوَ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ فَهُوَ غَرِقَ
سلام ہو تم پر ای وصی رسول خدا جسنی تمہاری پیروی کی اوسنی نجات پائی جہنم سی اور جس نی تمہین
چہوڑ دیا وہ ہلاک ہوا فَطُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَا يُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ اَبَدًا پس خوشا حال اوسکا جو تمسی محبت رکہی اور عذاب ہی واسطے اوسکی جو تم سی عداوت
کری تحقیق جناب احدیت تمہاری دشمن کو کبہی آتش جہنم سی باہر نہ نکالیگا ای علی اگر کوئی شخص تمام
روی زمین کو راہ خدا مین تصدق کری اور بقدر رائی تمسی بغض رکہی لازم ہی خدا پر کہ اوسکو ہمیشہ عذاب
الیم مین گرفتار رکہی یہہ حال دیکہکر سب متعجب ہوی اور کہنی لگی کہ ہم نجانتی تہی کہ حیوان بہی علی سی اسقدر
محبت رکہتی ہین اور مطیع و منقاد ہین سنا مرتبہ جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد کا کہ جانور اون سی
اس قدر محبت رکہتی ہین چنانچہ کتب معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب جناب سید الشہدا شہید ہوی وَاِذَا
بِطَائِرٍ اَبْيَضَ قَدْ اَتٰى وَمَسَحَ بِدَمِهِ وَطَارَ ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور خون امام مین لوٹا اور اوڑگیا
اور خون اوس کی پرون سی ٹپکتا تہا پس اور کتنی ہی جانور شاخہای درخت پر سایہ مین محفوظ بیٹہی تہی اور
ذکر آب و دانہ کرتی تہی پس یہہ جانور بولا يَا وَيْلَكُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَلَاهِيْ وَالْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَا
فِيْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًى عَلَى الرَّمْضَاءِ ایوای ہو تم پر کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتی ہو اور حسین فرزند علی و فاطمہ
اس گرمی مین زمین کربلا کی ریگ تفتیدہ پر بیغسل و کفن پڑا ہی پس سب جانور بیتاب ہوکر کربلا کیطرف
اوڑگئی فَرَاَوْا سَيِّدَنَا الْحُسَيْنَ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَا مُلْقًى عَلَى الرَّمْضَاءِ جُثَّةً بِلَا رَاْسٍ وَلَا غُسْلٍ
وَلَا كَفَنٍ پس دیکہا جناب امام حسین کو زمین کربلا پر بی سر و بیغسل و کفن آغشتہ بخاک و خون پڑی ہین
تَوَارَتْ عَلٰى دِمَائِهِ مُتَمَرِّغِيْنَ فِيْهِ جب یہہ حال حضرت کا دیکہا تو آپ کو نعش حضرت پر گرا دیا اور

خون حضرت مین لوٹنی لگی اور اپنی زبان مین شیون کرتی تہی وَفِی بَعْضِ الْکُتُبِ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ
خَرَجَتِ الْوُحُوشُ وَالذِّیَابُ وَالْاُسَادُ مِنْ مَسَاکِنِهَا یَبْکُوْنَ چنانچہ بعضی کتب مین مرقوم ہی
کہ جب فرزند شیر خدا شہید ہوا تو جانوران وحشی اور بہیڑی اور شیر اپنی مسکنون سی نکل آئی اور روتی
اور چلاتی پہرتی تہی وَمِنْهُمْ مَنْ یَدُوْرُوْنَ جُثَّةَ الْحُسَیْنِ وَیُقَبِّلُوْنَهُ بعضے اُنمین سی نعش حضرت کی
تصدق ہوتی تہی اور گرد پہرتی تہی اور نوحہ وزاری کرتی تہی اور جسم شریف کی بوسی لیتی تہی وَیَضْرِبُوْنَ
الرُّؤُسَ عَلَی الْاَرْضِ وَتَارَةً یَنْظُرُوْنَ اِلَی السَّمَاءِ اور سرونکو زمین پر دی مارتی تہی اور
کبہی آسمان کی طرف سر اوٹہا کی دیکہتی تہی اور نعری مارتی تہی وَمِنْهُمْ مَنْ یَجِیْئُوْنَ عِنْدَ شَطِّ الْفُرَاتِ
وَیَبْکُوْنَ وَلَا یَسْقُوْنَ اور بعضے اون مین سی دریا کی طرف آتی تہی اور اوسی بنظر حسرت دیکہتی تہی کہ
فرزند ساقی کوثر اسپر پیاسا مارا گیا ہی اور روتی تہی اور پانی نہ پیتی تہی اور اس طرح ماتم جناب امام مین
مشغول تہی کہ ایک دوسریکا متعرض نہوتا تہا یعنی آہو شیر وگرگ سی نہ بہاگتی تہی اور شیر وبہیڑی ہرنونکو
نہ ستاتی تہی افسوس جانورون کا تو یہ حال تہا اور آدمیونکا یہ حال تہا کہ کسیطرح رحم نکہاتی تہی اور
ظلم سی باز نہ آتی تہی چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشی کرتا ہوا پیش عمر سعد آیا اور بولا کہ ای امیر مبارک
یہہ فتح کہ دلبر زہرا کو پیاسا ذبح کیا سب آرزوئین ہماری برآئین قتل حسین مین فَاِنَّا شِئْنَا اَنْ
اَوْطَئْنَا الْخُیُوْلَ عَلٰی جُثَّةِ الْحُسَیْنِ پس اتنا چاہتی ہین کہ آرزوئین ہماری برلا اور اذن دی کہ
گہوڑی نعش حسین پر دوڑائین کہ ہماری دل ٹہنڈی ہون قَالَ ذٰلِكَ لَكُمْ عمر سعد نی کہا کہ تمہین اختیار ہی
کہ نعش پر گہوڑی دوڑاؤ جسم حسین کو پامال کرو علی وفاطمہ کو بیچین کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ زَیْنَبُ ذٰلِكَ
الْحَالَ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا راوی کہتا ہی جب یہ خبر زینب خاتون نی سنی کہ وہ جسم
جسکی ملائکہ اپنی بدنکو ملتی تہی آج روندا جاتا ہی وہ حسین جسی رسول خدا کاندہی پر چڑہاتی تہی اور جبرئیل
جہولا جہلاتی تہی وہ گہوڑونکی ٹاپون سی پامال ہوگا ایک آہ کا نعرہ مارا اور رونی لگین اور سنہ پر طمانچی
مارتی تہین کبہی روتی ہوئین جناب امام زین العابدین پاس آتی تہین جب اونہین غش مین پاتین
پہر روتی پیٹتین درخیمہ پر آتی تہین وَتَارَةً تَقُوْلُ وَاجَدَّاہُ وَامُحَمَّدَاہُ اَمَا تَرٰی حَالَ اِبْنِكَ

الحُسَینِ اور کبھی مُنہ مدینہ کیطرف کرکے چلاتی تھین ہاے اے نانا ہاے اے حبیب خدا محمد مصطفےٰ آیا نہین
دیکھتے تم حال اپنے فرزند حسین کا کہ تم تو کاندہے پہ چڑہاتے تھے چھاتی پر لٹاتے تھے ظالمون نے کیا حال کیا ہے
قَتَلُوہُ عَلَی السَّغَبِ وَالظَّمَاءِ کہ قتل کیا ہے اسے بھوکا تین دنکا پیاسا ثُمَّ اَدَادُوا اَنْ یُّوطُو الْخَیْل
عَلیٰ جِسْمِهٖ اب چاہتے ہین کہ جسم نازک کو کہ جلتی زمین پر دہوپ مین پڑا ہے اور زخمونسے چور ہے گردن سے لہو بہتا ہے
گھوڑون سے پامال کرین ثُمَّ تَقُوْلُ هَلْ فِیْکُمْ رَاحِمٌ پھر لشکر مخالف کیطرف خطاب کرکے کہتی تھین ارے
لوگو کیا تم مین کوئی رحم دل نہین ہے کہ میرا بھائی روندا جاتا ہے اسے بچا دے یَا ابْنَ سَعْدٍ مَا کَفَاکَ
قَتْلُ اَخِیْ وَ بَنِیْهِ اے عمر سعد کافی نہوا تجھے قتل کرنا میرے بھائی حسین کا اور اوسکے فرزندون کا اب
یہ ظلم کیا چاہتا ہے اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمین قتل کر لیکن میرے بھائی حسین کی نعش نہ روندوا اور
اسپر گھوڑے نہ دوڑوا آہ آہ کون سنتا تھا فریاد دختر زہرا کی اون کافرون نے گھوڑے بڑہاے کہ دوڑائین پس ایک
شیر حائل ہوا وَهُوَ یَبْکِیْ وَیَدُوْرُ حَوْلَهٗ اور وہ روتا تھا اور گرد نعش کے دوڑتا تھا اور کبھی حضرت کے قدمونسے
انکھین ملتا تھا اور کبھی آسمان کیطرف دیکھکے کہتا تھا یَا رَبِّ اُنْظُرْ اِلَی ابْنِ بِنْتِ نَبِیِّکَ قَتَلُوْهُ
عَطْشَانًا بِغَیْرِ ذَنْبٍ اے پروردگار دیکھ اپنے حسین فرزند زہرا ابنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کیطرف
کہ بیگناہ اوسے تین روز کا پیاسا قتل کیا ہے اب اوسکی نعش پہ چاہتے ہین کہ گھوڑے دوڑائین یہ کہکر
وہ شیر دوڑا اون لعینون کیطرف اور تیرہ آدمی جہنم واصل کیے اور باقی بہاگے اور آگے عمر سعد سے سارا
ماجرا کہا قَالَ هٰذِهٖ فِتْنَةٌ لَا تَنْشُرُوْهَا عمر سعد نے کہا کہ یہ فتنہ ہے ہرگز اسے کسی پر افشا نکرو اور کربلا سے
کوچ کیا بیٹیون اور بہوون کو جناب امیرؑ اور فاطمہؑ کی سر برہنہ شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار کیا اور
ہاتھہ اونکے رسیونمین باندہکر اون کے گلونمین باندہ دیے اور ایسا طوق بھاری امام بیمار کے گلے مین ڈالا کہ گلوے
مبارک زخمی ہوکے خون بہتا تھا اور ہاتھہ دونو رسی سے گلیمین بندہے تھے اور جو روتا تھا اوسے نیزون سے
مارتے تھے اور رونے نہ دیتے تھے راوی کہتا ہے کہ جب اونٹ اون بیکسونکے قریب قبر مسلم کے پہونچے اور اونکو معلوم ہوا
کہ یہ قبر ہے اول حسین شہید مسلم غریب کی ہے تو زیادہ صدامے نوحہ و شیون اہل بیت بلند ہوئی تو یہ
تہا کہ روتے روتے اونٹونپر سے گر پڑین فَرَاَیْتُ صَبِیَّةً تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ آہ آہ وَالْتَفَتْ نَفْسُهَا مِنْ اَعْلیٰ

العَینِ راوی کہتا ہی کہ دیکھا مینے او نمین ایک لڑکی کو کہ بال اوس کی سر کی کہلی ہوئی اور جا بجا نشان نیلے اوس کی منہ پر پڑی تہی آہ آہ کہتی تہی اور بیقراری کرتی تہی اور اس ورد سی روتی تہی وہ یہہ کہ جو لوگ ہمراہ اونکی تہی وہ بہی روتی تہی جب اوسنی قبر مسلم کو دیکھا تو بے اختیار آپکو اونٹ پر سی گرا دیا اور قبر کیطرف دوڑی حضرات وہ دختر مسلم تہی اور قبر سی یہہ کلام کرنی لگی یَا اَبَتَاہُ بِاَبِیْ عَیْنٍ اَرٰی قَبْرَکَ ہا ہی ای مظلوم بابا میری کن آنکہوں سی دیکھوں قبر تمہاری لَیْتَنِیْ کُنْتُ اَلْیَوْمَ عُمْیًا ای بابا کاش مین اندہی ہوتی کہ تمہاری قبر نہ دیکہتی یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوْا اَخَاکَ الْحُسَیْنَ ظُمْاٰنًا ای بابا کچہہ تم نے سنا قتل کیا لعینوں نی تمہاری بہائی حسین کو پیاسا وَسَلَبُوْنَا وَلَمْ یَتْرُکُوْا عَلٰی رُؤُسِنَا قِنَاعًا وَخِمَارًا بیبہ ہماری امام اور حمایت کرنیوالی کو ذبح کیا تو پہر خاطر خواہ ہمین لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ تک ہمارے چہین لئی اور یہانتک ہمین قید کرکے لائی ہین یَا اَبَتَاہُ لَطَمُوْا عَلٰی خُدُوْدِنَا ای بابا ظالمون نی ہماری منہ پر طمانچی مارے کہ ابتک رخساری میری نیلی ہین اور ای بابا کئی دن ہوئی کہ ہماری بہائی ہمسی بچہڑ گئی ہین مینی جانا تہا کہ بابا کی قبر پر بیٹہی ہونگی اب مین نا امید ہوئی معلوم نہین کہ حال اونکا کیا ہوا ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِیْهَا وَصَاحَتْ وَبَکَتْ حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْهَا پہر قبر سی اپنی باپ کی لپٹ کر روئی اسقدر کہ روتی روتی بیہوش ہوگئی لوگون نی اوسی طرح اونٹ پر سوار کیا اور وہ قافلہ اسیرونکا ابن زیاد کیطرف روانہ ہوا روایت تہس وپکم روایت ہرنی کی اور تاراج کرنا خیام کا اور لوٹنا اہل بیت کا اور تازیانہ مارنا امام زین العابدین علیہ السلام کو عَنْ جَابِرِ ابْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیْ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ جابر ابن یزید جعفی نی روایت کی ہی جناب امام محمد باقر سی قَالَ کَانَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ جَالِسًا مَعَ جَمَاعَةٍ کہ جناب امام زین العابدین ایک جماعة اصحاب سی بیٹہی تہی اِذَا اَقْبَلَتْ ظَبْیَةٌ مِنَ الصَّحْرَاءِ حَتّٰی وَقَفَتْ قُدَّامَهٗ ناگاہ ایک ہرنی جانب بیابان سی آئی تا آنکہ سامنی حضرت کی کہڑی ہوئی فَحَمْحَمَتْ وَضَرَبَتْ بِیَدَیْهَا پس وہ ہرنی کچہہ بولی اور ہاتہہ زمین پر مارتی تہی فَقَالَ بَعْضُهُمْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس عرض کی بعض اصحاب نی کیا حال ہی اس ہرنی کا یہہ تو آپ سی چلی آئی کہ جیسی ہلی ہوئی تہی فَقَالَ اِنَّہَا تَذْکُرُ اَنَّ ابْنًا لَّهَا طَلَبَ مِنْ اَبِیْهِ خَشْفًا فَاَمَرَ بَعْضَ الصَّیَّادِیْنَ اَنْ یَّصِیْدَ لَهٗ خِشْفًا پس حضرت نی فرمایا کہ ایک یزید کا بیٹا

اوسنے اپنے باپ سے ایک بچہ آہو طلب کیا پس یزید نے کچھہ صیادون کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آہو شکار کر لاؤ
فَصَادُوا بِالْاَشْيِ خِشْفَ هٰذِهِ الظَّبْيَةِ وَلَمْ تَكُنْ قَدْ اَرْضَعَتْهُ پس شکار کیا شام کو اسی نے
بچہ کو اور اسنے اوسے دودہ نہ پلایا تہا فَاِنَّهَا تَسْئَلُ اَنْ تَحْمِلَهُ اِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ عَلَيْهِ یہہ
سوال کرتی ہے کہ مین اسکی بچیکو اس تک لادون تا یہ دودہ پلادے اور پہر صیاد تک پہونچا دون فَسَارَ
زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِلَى الصَّيَّادِ فَاَحْضَرَهُ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الظَّبْيَةَ تَزْعَمُ اَنَّكَ اَخَذْتَ
خِشْفًا لَهَا وَاِنَّكَ لَمْ تَسْقِهِ لَبَنًا مُنْذُ اَخَذْتَهُ پس دیکہو رحمدلی حضرتکی کہ اوس ہرنیکے ساتہ
صیاد کے پاس آئے اور اوس سے طلب کیا اور فرمایا کہ یہ ہرنی گمان کرتی ہے کہ تونے بچہ اسکا پکڑا ہے
اور تونے اوسے جبسے دودہ نہین پلایا وَقَدْ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَسْاَلَكَ اَنْ تَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهَا
اور اس ہرنی نے سوال کیا مجہسے کہ مین تجہسے کہون کہ اسکے بچیکو اس تک لادے فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ لَسْتُ اَسْتَجِيْزُ عَلٰى هٰذَا پس صیاد نے عرض کی اے فرزند رسول خدا مین اسپر اعتماد نہین کرتا
کہ یہ جانور صحرائی ہے اسکا کیا اعتبار کہ اپنے بچیکو لیکر چلی جائے قَالَ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَاْتِيَ بِهِ
اِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ اِلَيْكَ حضرت نے فرمایا مین تجہسے کہتا ہون کہ تو لادے تا یہ اوسے دودہ پلاوے
اور مین اسے تیری طرف پہیر دونگا یعنی مین ضامن ہون کہ یہ لیکر بہاگ نجائیگی فَفَعَلَ الصَّيَّادُ
پس صیاد بچہ اوسکا لایا فَلَمَّا رَاَتْهُ حَمْحَمَتْ وَدَمَعَتْ عَيْنَاهَا پس جبکہ ہرنی نے اپنے بچیکو دیکہا
تو بولنے لگی اور رونے لگی اور آنسو اوسکے جاری ہوئے فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ لِلصَّيَّادِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ
اِلَّا وَهَبْتَهُ لَهَا پس آہ جو مین حضرت نے بیقراری اوس ہرنی کی دیکہی پس رحیم ابن رحیم نے صیاد سے
فرمایا تجہے قسم ہے میرے حق کی کہ یہ بچہ اسکو دیڈال فَوَهَبَهُ لَهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الْخِشْفِ وَهِيَ
تَقُوْلُ پس صیاد نے بچہ اوسکو دیڈالا وہ ہرنی شاد وشاد اپنے بچے کو لیکر چلی اور یہہ کہتی تہی اَشْهَدُ
اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَاَنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ مِنْ اَهْلِ اللَّعْنَةِ گواہی دیتی ہون مین کہ تم اہل بیت
سزاوار رحمت الٰہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہارے سزاوار لعنت و بیزاری ہین مقام خاک اوڑانیکا ہے
کہ افسوس ایسے رحیم کو ملعونون نے کیا رنج اور صدمے دیئے اونکے عزیز سارے سامنے ٹکڑے کئے بہائیون کو

اوس جنابکو ذبح کیا باباکا اون کی سر نیزہ پر چڑہایا اصغر پیاسی تک کا خون بہایا اونکی سامنی ایک ظالم نی
طمانچہ سکینہ یتیم حسینؑ کی رخسار پر مارا کیا کیا رنج ہوا ہوگا اوس امام غریب کو جب یہ رنج اون کی
سامنی اون کی عزیزون کو پہونچی ہونگی عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بیاض فخری مین جناب
زینبؑ سی منقول ہی کہ جب امام مظلوم شہید ہوی فَاَتَانَا عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ نَلْطِمُ
عَلٰى اَخِي الْحُسَيْنِ وَجُثَّتُهٗ عَلَى الْاَرْضِ بِلَا رَاْسٍ پس آیا ہمارے قریب عمر سعد اور ہم سب
اہلبیت کہڑے بیٹہتے تہے حال حسین ابن علیؑ پر اور نعش اوس جناب کی بیسر زمین پر پڑی تہی وَنَحْنُ
مُحِيْطُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْاَعَادِيْ مُكَشَّفَاتِ الرُّؤُسِ مَبْذُوْلَةً وُجُوْهُنَا وَاَبْدَانُنَا اور ہم
سب برہنہ کہڑے تہے درمیان دشمنونکی منہ ہمارے کہلی تہے وَاَمَرَ عَلَيْنَا الْعَسْكَرَ بِالنَّهْبِ اس حال پر
بہی ہمارے عمر سعد شقی نے رحم نکہایا اور حکم کیا لشکر کو کہ انہین لوٹ لو قَالَتْ زَيْنَبُ اَنَا وَاقِفَةٌ
اِذَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنَيْنِ وَاَخَذَ كُلَّ مَا كَانَ عَلَيْنَا وَسَلَبَنِيْ مَا كَانَ
عَلَيَّ جناب زینبؑ فرماتی ہین کہ مین کہڑی تہی کہ ناگاہ ایک شخص کبود چشم درانہ گہس آیا اور چہین لیا
اسباب ہمارا اور لوٹ لیا زیور میرا فَنَظَرَ اِلٰى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلَى النِّطْعِ مِنَ
الْاَدِيْمِ وَهُوَ عَلِيْلٌ پہر دیکہا اوس شقی نے میرے بہتیجے امام زین العابدین کیطرف کہ وہ بیمار مرض
مین گرفتار ایک چمڑی پر پڑی تہی فَجَذَبَ النِّطْعَ مِنْ تَحْتِهٖ وَاَلْقَاهُ عَلَى التُّرَابِ پس اوس شقی نے
کچہہ اوس بیمار پر رحم نکہایا اور وہ چمڑا بہی نیچی سی اونکی کہینچ لیا اور اوس بیمار کو زمین پر ڈال دیا قَالَتْ
وَاَتَى الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اِلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مُلْقًى عَلَى الْاَرْضِ وَاَرَادَ قَتْلَهٗ جناب
زینبؑ فرماتی ہین آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کیطرف اور وہ جناب اوسیطرح زمین پر پڑی تہے
کہ اوٹہنی کی طاقت نہ تہی اوس شقی نے ارادہ قتل کا کیا اور کہا کہ اسی کیون چہوڑ دیا ہی اسی بہی قتل کرو
پس کسینے کہا کہ یہ لڑکا کم سن ہی اسی نہ قتل کرو کہ یہہ بیمار بہی ہی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ
لَعَنَهُ اللّٰهُ فَقُمْنَا اِلَيْهِ وَنَحْنُ نَلْطِمُ بِوَجْهِهٖ فَصَاحَ عَلٰى مَنْ مَعَهٗ اَحْرِقُوا النَّارَ حَوْلَ الْخَيْمَةِ
پہر عمر سعد آیا اوسی دیکہکی ہم سب کہڑی ہوگئی اور منہ پر طمانچی مارتی تہی اوس شقی نے حکم کیا اپنی رفیقونکو

نطع
بتقدیم اول مع سکون
بثانی و بفتح الاول
و دو میم کسرت ولی
الیعنی بساط از چرم
... نطوع انطاع جمعہ
صراح ۱۲

لگا دو آگ گرد خیمونکو فقلت لہ یا ویلک ثکلتک امک ما کفاک ما فعلت باخی الحسین و قطعت راسہ ونھبت نساءہ وایتمت اطفالہ وھتکت ستر بنات رسول اللہ بین الاعداء وترید ان تحرقنا فی النار پس کہا مینے وای تجہپر مان تیری تیری ماتم مین بیٹہی نہین کفایت کرتا تجہے وہ ظلم جو کیا تونے میری بہائی پر اور کاٹا سر اوس پیاسے کا اور لوٹ لیا اہل حرم کو اوس کے اور یتیم کیا بچون کو اونکے اور بے پردہ کیا دختران رسول خدا کو درمیان دشمنون کے اب چاہتا ہے تو ہمین آگ مین جلاے ای وای ہو تجہپر کیا جواب دیگا تو جب بابا ہمارے روز قیامت کو تجہسے دشمنی کرینگے فولی وجھہ ولم یرد جوابا پس اوس شقی نے منہ پہیر لیا اور جواب نہ دیا غرض منقول ہے کہ آگ خیمون مین لگادی اور اہل بیت کو شترہای برہنہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کے ہاتہہ رسی سے باندہے اور کوفہ کو روانہ کیا ناگاہ نظر شہربانو کی اپنے فرزند علیل پر پڑی تو یہ صورت نظر آئی کہ ہاتہہ دونون رسی سے بندہے ہین اور رسی ایک شقی کے ہاتہہ مین ہے وہ کہینچتا ہے اور وہ بیمار ضعف ونقاہت سے چل نہین سکتا شہربانو نے فرمایا ای نور دیدہ میری خدا مان کو تجہپر سے قربان کرے کہ سکینہ پیاس سے مرتی ہے سکینہ کیلیے پانی کہین سے پیدا کرو امام زین العابدین نے ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا کہ ای امان پانی کہان سے لاؤن فلما سمعت سکینہ کلام اخیھا فنظرت الیہ بکت بکاء شدیدا پس آواز اپنے بہائی کی سکینہ نے سنی تو سر اوٹہا کر دیکہا یہ حال اپنے بہائیکا بے اختیار روئی اور بولی ای ظالمون یہ ظلم تمنے اولاد رسول پر کیا کون سے دین مین یہ روا ہے کہ میری بہائی کے ہاتہہ بندہے ہین اور قوت اسمین راہ چلنے کی نہین ہے راوی کہتا ہے کہ ایک ملعون برابر سکینہ کے نیزہ دکہا کے بولا چپ رہ اوسوقت خوف سے اوسکے وہ یتیم حسین بید وار کانپنے لگی اور سہم کے چپ ہوگئی یہ دیکہکے وہ بیمار رنجور ناقہ سکینہ کی سمت دوڑے کہ شاید میری منت سے اوس یتیم پر رحم کرے ناگاہ ضعف ونقاہت سے پانون کانپے اور زمین پر گر پڑے جس لعین کے ہاتہہ مین رسی تہی اوس شقی نے کہینچا آہ اور ایک تازیانہ پشت مبارک پر خفا ہو کے اس زور سے مارا کہ درد سے تڑپ گئے اور پیراہن مبارک پارہ پارہ ہوگیا اور بیہوش ہوگئے زمین پر گر کے تڑپنے لگے جب اہل بیت نے امام کو زمین پر تڑپتے دیکہا سب اہل حرم نے آپ کو اونٹون سے گرا دیا اور فریاد واویلا وامصیبتا کرنے لگے جناب زینب دوڑ کے اپنے بیمار بہتیجے کے

لپٹ گئیں اور سر کو بغل میں لیکر منہ سوی مدینہ کرکے بولیں واجداہ واعلیاہ وافاطماہ
واحسناہ ہم شاید تمہاری اہل بیت نہیں کہ ہمیں اس ذلت وخواری سے لیے جاتے ہیں اور یہ فرزند
حسین کا ضرب تازیانہ سے زمین پر تڑپتا ہے روایت چہل و دوم آنا جبرئیل کا واسطے
جھولا جھلانیکے اور سوار ہونا امام حسین کا پشت رسولخدا پر درمیان نماز اور بیتاب
ہونا رسولخدا کا گریہ امام حسین سے اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا میں
اور گم ہونا امام حسین کا جھولے سے اور آنا جناب فاطمہ کا جنت سے نعش
امام حسین علیہ السلام پر رُوِیَ اَنَّ جبرئیل کثیراً ما ینزل فیجد الزہراء
نائمۃ والحسین فی مھدہ یبکی منقول ہے اکثر جبرئیل نازل ہوتے تھے اور دیکھتے تھے کہ جناب سیدہ
مشقت کاروبار خانہ سے تھک کر سوگئی ہیں اور امام حسین جھولیمیں روتے ہیں فجعل یناغیہ
فالتفتت فلن تری احداً پس جبرئیل جھولا جھلاتے تھے اور لوریان دیتے تھے پس جناب سیدہ بیدار
ہوتی تھیں تو آواز لوری دینے کی آتی تھی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا فاخبرھا النبی انہ کان جبرئیل
پس جناب سیدہ یہ ماجرا رسول خدا سے عرض کرتی تھیں تو حضرت فرماتے تھے کہ اے فاطمہ وہ جبرئیل ہے
کہ تیرے فرزند حسین کا جھولا جھلاتا ہے اور لوریان دیتا ہے حضرات جناب امام حسین کا یہ مرتبہ ہے کہ
خداوند عالم نے محبت اوس امام امامت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہے بلکہ خود وہ خالق ارض وسما
اوس امام دو جہان کو پیار کرتا تھا کہ ارسال بچہ آہو اور خلعت عید سے اور دو ٹکڑے ہیرے کے گوہر سے ظاہر ہے
اور منقول ہے کہ رسول خدا مشغول نماز تھے در عین سجدہ غفار دلبر حیدر کرار پشت رسول مختار پر سوار ہوا
راوی کہتا ہے کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو میں نے سر اوٹھایا فاذا الحسین علی کتف رسول اللہ
پس دیکھا میں نے کہ امام حسین پشت رسول خدا پر سوار ہیں پس بعد فراغ نماز اصحاب نے سبب طول سجدہ سے
سوال کیا قال نزل جبرئیل علیّ وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا ترفع راسک
ما دام ابنک علی رقبتک حضرت نے فرمایا کہ فرزند میرا حسین میری پیٹھہ پر تھا کہ نازل ہوے
جبرئیل اور کہا اے رسول خدا پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ اگرچہ تم حسین کو بہت پیار کرتے ہو مگر ہم

تمسے زیادہ دوست رکھتی ہین خوشی ہمارے تابھی ہی کہ جبتک حسینؑ تمہاری گردن پر تمہاری سینہ سی سر نہ اوٹھانا پس ایہا الناس مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ جو گردن رسول خدا پر سوار ہوا وسکی گردنکو شمر لعین خنجر سی جدا کری اوس کی سر کو ظالم نیزہ پر چڑہائین شہر بشہر پہرائین دروازون اور درختون مین لٹکائین ای روحِ جہان والی حسین ابن علیؑ کی بڑی تہی ایک تو جناب رسول خدا اور دوسری فاطمہ زہرا پس جناب رسول خدا کی محبت کا تو یہ حال تہا کہ ایام طفلی مین حسینؑ کا رونا اونسی دیکہا نہجاتا تہا چنانچہ کتب مخالفین مین ابی سعادات سی منقول ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا خانہ عائشہ سی نکلی اور روانہ راہ ہوی جب خانہ جناب فاطمہ زہرا پر پہونچی آواز گریہ امام حسینؑ حضرت کی سمع مبارک مین پہونچی حضرت پیغمبر نی اوس آواز کو بیتاب ہوکی خانہ جناب سیدہ مین داخل ہوی اور فرمایا یا فاطمۃ سَکِّنِیْهِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَاءَهٗ یُؤْذِیْنِیْ ای فاطمہ خاموش کر حسینؑ کو آیا نہین جانتی ہو تم کہ رونی حسینؑ کی مجھی اذیت ہوتی ہی پہر گود مین اوٹھا کی سینہ مبارک سی لگایا اور آنسو پونچھی اور اس قدر دلاسا دیا کہ وہ رونی سی خاموش ہوی اور اسی طرح سی کتاب نہایہ مین ام الفضل دایۂ امام حسینؑ سی منقول ہی کہ آئی ایکروز میری گہر مین رسول خدا اور بیٹہی اور فرمایا لا میری فرزند کو پس مینی امام حسینؑ کو حضرت کی گود مین دیا فَقَبَّلَهٗ وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ پس حضرت نی پیار کیا اور چہاتی سی لگایا پہر گود مین بٹہا لیا فَبَالَ الْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِهٖ ناگاہ امام نی حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا مینی اس طرح سی جہنجلا کی گود سی اوٹہا لیا کہ امام حسینؑ نی رو دیا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا مَهْلًا یَا اُمَّ الْفَضْلِ پس دیکہا مینی کہ رسول خدا کی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہ ایک قطرہ آب سی پاک ہو جائیگا اور جو رنج میری حسینؑ کو پہونچایا یہ کیونکر برطرف ہوگا جائی تامل ہی کیا حال ہوتا رسول خدا کا جو امام حسینؑ کو نعش علی اکبر پر دیکہتی کہ وہ جناب روتی تہی اور فرماتی تہی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای فرزند میری علی اکبر خاک ہی اس دنیا اور زندگانی دنیا پر بعد تیری اور کبہی نعش عباسؑ پر رو کی فرماتی تہی وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ اَلْاٰنَ انْکَسَرَ ظَهْرِیْ ای بہائی میری ای عباسؑ میری تیری مرنی سی کمر میری ٹوٹ گئی اور دوسری

عاشق حسین شاہزادہ خافقین جناب فاطمہ زہرا دختر رسول الثقلین تہین وہ معصومہ تو پرورش حسین مین دنکو دن اور رات کو رات نسمجہتی تہین دن بہر چکی پیستی اور پانی بہرنیکی مشقت اوٹہاتی تہین اسپر بہی اوس خاصہ خدا نور چشم رسول خدا سے غافل نہوتی تہین اپنے فاقہ سے شاد شاد شکر گذار رہتی تہین مگر فاقہ حسین سے بیقرار و اشکبار ہوتی تہین ایک آن مفارقت حسین کی تاب نہ تہی روی انہ جاءت فاطمۃ الی رسول اللہ یوما باکیۃ چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز جناب فاطمہ خدمت رسول خدا مین بیقرار روتی ہوئی آئین قال ما یبکیک یا فاطمۃ قالت الان فقد الحسین عن المھد جناب رسول خدا نے فرمایا کیون روتی ہے اے پارہ جگر میری فاطمہ عرض کی جناب سیدہ نے اے بابا کیونکر نہ روؤن کہ حسین میرا جہولے مین سے گم ہوگیا فاستعبر رسول اللہ پس یہ سنکر محبوب خدا بہی مضطرب ہوئے اور آنکہوں مین آنسو بہر لائے کہ ناگاہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور بولے اے رسول خدا غمگین نہ ہو جب سے امام حسین پیدا ہوئے ہین حاملان عرش خدا اشتیاق زیارت حسین تہے عرض کرتے تہے کی ملائکہ فی درگاہ الٰہی مین کہ ہمین زیارت حسین سے کامیاب کر پس بحکم داور فرزند سیدہ صفدر کو بالائے آسمان لیگیا تہا تا زیارت اوس نیر برج امامت سے حاملان عرش الٰہی سرفراز ہون اب وہ اپنے گہوارہ مین ہین کہیے جناب معصومہ سے کہ جاکر دیکہین وہ وہان پائین یہ سنکر جناب سیدہ کی خاطر جمع ہوئی اور آکر اپنے نور نظر کو مثل جگر آغوش مین لیا حضرات اب مقام غور ہے جس حسین کا آنکہوں سے اوجہل ہونا ناگوار ہوا وسے ظالمون نے تین دن کا بہوکا پیاسا مع عزیزان مثل گوسفند کے ذبح کیا اور ٹکڑے ٹکڑے خاک و خون مین غلطان بیگور و کفن جلتی زمین پر ڈال دیا یہ حال دیکہکر کیا حال ہوا ہوگا روح جناب فاطمہ کا چنانچہ بیاض فخری مین منقول ہے ان فاطمۃ الزھراء لما نزلت الی ارض کربلاء ومعھا جبرئیل والملائکۃ جناب فاطمہ زہرا بعد شہادت سید الشہدا زمین کربلا پر خلد برین چہوڑکر تشریف لائین تو جبرئیل امین باگروہ ملائکہ ساتہہ اوس معصومہ کے تہے وتنادی من قلب حزین وا ولداہ وا قرۃ عیناہ وا ثمرۃ فؤاداہ اور حال جناب سیدہ کا شہادت حسین سے نہایت متغیر تہا اور قلب محزون و دل دردناک سے فریاد کرتی تہین اور فرماتی تہین ہائے فرزند میرے

ہای قرة العین ہای میوۂ دل میری پس ایسی جناب سیدہ نوحہ وزاری کرتی تہین اذ وقع نظرہا علی الطفل فی القماط مذبوح وعلی الارض مطروح ناگاہ نظر جناب سیدہ کی قتل گاہ مین ایک لڑکی پر پڑی کہ ذبح کیا ہوا تھا پچہ پر زمین مین پڑا تھا فقالت یا جبرئیل من ہذا الطفل المذبوح وہو فی قماطہ پس وہ معصومہ بولین ای جبرئیل یہ بچہ کون ہی کہ وہ بہی اُنہی مین پڑا ہی اور اسکو بہی ظالمون نے ذبح کیا ہی ابہی تو وہ اپنی نہالچہ مین تہا فبکی جبرئیل من کلامہا وقال لہا پس یہ سنکے جبرئیل بیساختہ جناب سیدہ کی پوچہنے پر رویا اور بولا ہذا ولد ولدک الحسین وامہ شاہ زنان ای فاطمہ زہرا یہ بیٹا تمہاری فرزند حسین کا ہی اور ماں اسکی شاہ زنان شہربانو ہی پس یہ حال سنکے جناب فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور کہا واولداہ واثمرة فواداہ ہای ای فرزند میری ہای ای پارہ دل میری یعز علی امک الحزینة المظلومة ان تراک فی التراب مخضبا بالدماء بہت دشوار ہی مادر محزونہ ومظلومہ پر تیری کہ تجہے زمین پر خون مین غلطان دیکہے ویعز علی جدتک فاطمة الزہراء ان تراک فی ہذا الحال اور ای فرزند میری بہت شاق تیری دادی فاطمہ زہرا پر ہی کہ تجہے اس حال سے دیکہے تیرے مذبوح خاک پر پڑا ہوا پہر نوحہ وزاری کرتی تہین اور فرماتی تہین شعر تمنیت ان حیدر لا یراک + فوق الثری مخضوب بدماک ای اصغر کاش نہ دیکہین تجہے حیدر کرار اس حال سے کہ تو پڑا خون مین غلطان ہی شعر ما کان ہان علیہ فراقک + تمنیت ان احضر وانصب عزاک جو بلا تجہہ پر نازل ہوئی بہت سخت ہی علی ابن ابیطالب پر تمنا ہی مجہے ای فرزند میرے اصغر کہ مین دنیا مین ہوتی تو تجہہ بیکس ظلم رسیدہ کی مجلس عزا برپا کرتی حضرات کیا روح جناب سیدہ کی تمنا شاد ہوتی ہوگی کہ اون جناب کی آرزو پوری کی ہو اور اونکی فرزندونکی مجلس عزا برپا کرتی ہو کہ جنکی نعش بیگور وکفن پڑی رہی ہی اور سوا جانوران صحرا یا جناتکے کوئی رونیوالا نہ تہا اور رونیوالونکو اونکی طوق وزنجیر مین قید کر کے شام مین لیگئی تہی شعر ما دریت ان السہم وافاک + یا صغیر بالنحر یا بنی حاشاک جانا مین نے ای پیاری میرے کہ جو دہن تیرا قابل پیار اور بوسونکی تہا او سپر تیر ستم مارا ای اصغر تجہے اس سن مین نحر کیا ای فرزند میری یہ کام یہود ونصاری سے بہی نہوتا جوان کلمہ گویون نے کیا کہ تجہہ ایسے تین دن کے پیاسے بچے کو ذبح کیا ثم صاحت حولہ ساعة زمانیة وہی تنادی پہر تا دیر جناب سیدہ نعش اصغر

رو یا کین اور فسر یاد کرتی تہین وَا وَلَدَاہُ ھٰذَا اَصْدَرَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِنَا ہای فرزند یہہ حال
ہوا تمہارا بعد میرے پس ابہی جناب معصومہ روتی تہین کہ نظر اونکی قتل گاہ پر پڑی فَاِذَا ھِیَ
تَرَا شَابًّا مَخْضُوْبَ الْیَدَیْنِ بِالدِّمَاءِ وَ مَطْرُوْحٌ عَلَی الرَّمْضَا پس ناگاہ دیکہا ایک نوجوان کو
کہ ہاتہہ اوسکے خونمین بہرے ہین اور وہ خاک پر پڑا ہے فَقَالَتْ یَا عَمِّ مَنْ ھٰذَا الشَّابُّ الْمُتَخَضِّبُ بِدَمِہٖ
پس جناب فاطمہؑ اوسے دیکہہ کر بیتاب ہوکر بولین ای چچا جبرئیل یہ نوجوان کون ہے کہ جس کے ہاتہہ
عوض مہندی کے خون سے رنگین ہین پس حضرت جبرئیل یہ سنکر رونے لگے اور بولے ای فاطمہؑ تم نہین
اس جوان کو پہچانتین وہ بولین مین نہین پہچانتی یہ کون ہے ای جبرئیل فَقَالَ ھٰذَا ابْنُ الْحَسَنِ
ھٰذَا الْقَاسِمُ جبرئیل بولے ای فاطمہ زہرا یہ فرزند تمہارے پارہ جگر حسنؑ کا ہے اسی کا نام قاسم ہے
یہ سنکے جناب سیدہ نے ایک چیخ ماری اور یہہ بین کرتی تہین وَا وَلَدَاہُ وَا قَتِیْمَاہُ وَا قَتِیْلَاہُ
ہای ای فرزند میرے ہای ای قاسم ہای کشتہ راہ خدا یَا وَلَدِیْ اَیْنَ اَبُوْکَ الْحَسَنُ الْمَسْمُوْمُ یَرَاکَ
فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ اسے فرزند میرے قاسم کہان ہے بابا تیرا حسنؑ مسموم کہ تجہے اس حال سے دیکہتا کہ
تو یون ٹکڑے ٹکڑے پڑا ہے یہ فرماکر دیر تک جناب سیدہ نعش قاسم پر رویا کین یہ حال قاسم دیکہکر ثُمَّ
قَالَتْ یَا جِبْرَئِیْلُ اَیْنَ وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ اَیْنَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ اَیْنَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ جب ذرا افاقہ ہوا
تو بولین ای جبرئیل یہ تو بتاؤ میرا فرزند حسینؑ کہان ہے اَلَیْسَ قُتِلَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ مَعَ اَھْلِبَیْتِہٖ
فَلَمْ اَرَہٗ یَا جِبْرَئِیْلُ بَیْنَ الْقَتْلٰی ای جبرئیل کیا میرا پیارا نہین قتل ہوا اپنے اہل بیت کے ساتہہ
کہ مین اوسے نہین دیکہتی ان نعشون مین قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ کَلَامَھَا بَکٰی وَ بَکَتِ الْمَلَائِکَۃُ راوی
کہتا ہے کہ جب یہ کلام جناب فاطمہ کا جبرئیل نے سنا بیساختہ روئے اور سب فرشتے رونے لگے فَاَتٰی بِھَا
جِبْرَئِیْلُ عَلٰی جُثَّۃِ الْحُسَیْنِ پس جبرئیل روتے ہوے جناب سیدہ مظلومہ کو جسم بے سر حسینؑ پر
لائے کہ جہان رو بقبلہ خاک و خون مین غلطان وہ جناب پڑا تہا اور کہا ای فاطمہ دیکہو یہ تمہارے
حسینؑ کی نعش ہے جسے ظالمون نے تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند کے ذبح کیا فَلَمَّا نَظَرَتْہُ الزَّھْرَاءُ
صَاحَتْ وَا وَلَدَاہُ وَا حُسَیْنَاہُ پس جب جناب فاطمہ نے اپنے پیارے حسینؑ کو دیکہا اس شکل سے

کہ بیسر ٹکڑی ٹکڑی گھوڑونکی ٹاپون سی پامال خاک وخون مین غلطان وہ ستارہ عرش خدا پڑا ہی پس حضرات تصور کیجی کہ کیا حال ہوا ہوا گا جناب فاطمہؑ کا کہ انہون نی چکی پیس پیس کر حسینؑ کو پالا تہا ہوا سی گرم سی بچاتی تہین اور است زانونکی بابا کی یہ حال کیا پس یہ حال دیکہکے جناب سیدہ نی ایک چیخ ماری اور فرمایا ہای فرزند میری ای حسینؑ میری یا وَلَدِیْ مَنْ قَطَعَ رَاسَکَ الشَّرِیْفَ یَا وَلَدِیْ مَنْ رَضَّ صَدْرَکَ الْعَفِیْفَ ای پیاری میری حسینؑ کسنی تیری سر کو کاٹا ای فرزند کسنی تیری سینہ پاکیزہ کو ریزہ ریزہ کیا اور روندا افسوس یہ حال کیا اوس حسینؑ کا کہ جسکی سینی پر فاطمہ زہرا مگس کا بیٹہنا ناگوار جانتی تہین ثُمَّ اَلْقَتْ نَفْسَهَا عَلَیْهِ وَبَکَتْ وَحَنَّتْ وَاَنَّتْ وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ یہ کہکی جناب مظلومہ نے اپنی کو اوس جسم بیسر پر گرا دیا اور بدن مجروح پر منہ ملنی لگین اور کبہی باواز بلند روتی تہین اور کبہی آہیں کر کی بیتابی سی روتی تہین اور کہتی تہین اَیْ حُسَیْنُ سَاَظُنُّهُمْ لَایَعْرِفُوْکَ وَمِنَ الْفُرَاتِ الْقَوْمُ مَنَعُوْکَ ای حسینؑ کیا سمجہے یہ ظالم کہ تجہہ نہ پہچانا اور آب فرات سی تجہی منع کیا فَدَیْتُ بَعْدِیْ یَذْبَحُوْکَ وَبَعْدَ الذَّبْحِ عَلَی الْاَرْضِ یَرْمُوْکَ ہای الفرزند میری جانا میری کہ بعد میری تجہی پیاسا ذبح کیا اور بعد ذبح کی بہی تجہی بیگور وکفن زمین پر ڈال دیا شعر تَمَنَّیْتُ اَنْ جَدَّکَ وَاَبَاکَ + یَوْمَ الطَّفِّ یَا حُسَیْنُ حَضَرَاکَ کاشکی ای حسینؑ جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہاری آجکی روز کہ تو زمین پر پڑا ہی حاضر ہوتی پہر پکارین ای بابا رسول خدا قَتَلُوا الْحُسَیْنَ بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَحِیْدًا فَرِیْدًا قتل کیا تمہاری امت نے میری حسینؑ کو کربلا مین اکیلا ہای افسوس تیری حال پر ای فرزند میری ابا عبد اللہ ثُمَّ بَکَتْ حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْهَا پہر اسقدر روئین کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین نعش حسینؑ پر جب غش سی افاقہ ہوا آئی جبرئیل اور اونہین سمجہا کی آسمان پر لیچلی اوسوقت جناب فاطمہؑ بیتاب ہوہوکی فرماتی تہین وَدَّعْتُكَ اللّٰهَ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ خدا کو سونپتی ہون تجہی ای نور چشم میری حسینؑ اور روتی ہوئین خلد کو تشریف لیچلین اور تلاوت فرماتی تہین اس آیہ کو وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ روایت چہل وسوم حبشی کی کٹی ہاتکو بدن سی ملانا اور حال ساربان اور آنا جناب رسول خدا کا نعش حسینؑ پر مع علی وفاطمہ

وحسن مجتبیٰ فی الخرائج الجرائح عن عمر ابن یزید عن الشمالی قال ان علیا علیہ السلام
کان قاعدا فی مسجد الکوفۃ وحولہ اصحابہ کتاب خرائج الجرائح مین عمر ابن یزید سے روایت
کی ہے شمالی نے تہا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کوفہ مین کہرے تہے اور اصحاب حضرت گرد
حضرت کے حاضر تہے قالوا لہ انا نعجب من ہذہ الدنیا التی فی ایدی ہؤلاء القوم ولیست
عندکم عرض کی اصحاب نے خدمت جناب امیرؑ مین کہ ہمین نہایت تعجب ہے اس دنیا سے کہ ہاتہہ مین
اس قوم کے ہے یعنی معاویہ وغیرہ کے اور نہین ہے یہ دنیا آپ کے پاس فقال اترون انا نرید الدنیا
فلا نعطاھا پس یہ سنکے حضرت نے ارشاد کیا آیا تم دیکہتے ہو کہ کیا مین دنیا کو چاہتا ہون اور وہ مجہے
نہین ملتی بلکہ یہہ گمان تمہارا غلط ہے ثم قبض قبضۃ من حصی المسجد فضمہا فی کفہ یہہ
فرماکے ایک موٹہی مین سنگریزہ مسجد کے اوٹہائے اور کفدست اپنا بند کر لیا ثم فتح کفہ عنہا واذا ھی
جواھر تلمع وتزھر پہر کف دست کہول دیا تو وہ سب سنگریزے جواہر ہو گئے تہے اور تابان و درخشان
فقال ما ھذہ پس ارشاد کیا کہ دیکہو یہ کیا ہے فنظرنا فوجدنا اجود الجواھر پس دیکہا ہمنے
تو وہ عمدہ اور افضل جواہر ہے فقال لو اردنا الدنیا لکانت لنا ولکن لا نریدھا پس فرمایا
اصحاب سے اگر ہم دنیا کے طالب ہوتے تو دنیا ہماری ہی لیے ہوتی لیکن ہم چاہتے ہی نہین اور اوسکے لائق
نہین ہین ثم رمی الجواھر من کفہ فعادت کما کانت حصاۃ یہہ فرماکے پہینکدیا وہ
جواہر دست مبارک سے وہ سنگریزے جیسے تہے ویسے ہی ہوگئے اور اسی کتاب مین مرقوم ہے ان اسود
دخل علی علی علیہ السلام فقال یا امیر المؤمنین سرقت فطہرنی تجسس ایک
حبشی داخل ہوا خدمت جناب امیرؑ مین اور عرض کی اوس نے یا امیر المؤمنین مین نے چوری کی ہے
مجہے پاک کیجیے یعنی حد جاری کیجیے فقال علیہ السلام لعلک سرقت من غیر حرز وتجاوز
اللہ عنہ پس حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے چوری کی ہو غیر حرز سے کہ جسپر عقاب لازم نہین ہے اور
خدا درگذر کرے اوس سے فقال یا امیر المؤمنین سرقت من حرز فطہرنی عرض کی اوسنے یا امیر المؤمنین
چوری کی ہے مین نے لائق عقاب پس مجہے پاک کیجیے فقال لعلک سرقت غیر نصاب وتجاعنہ

داسۂ حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے چوری کی ہو غیر نصاب ہے کہ جسپر ہاتھہ کاٹنا لازم نہین ہے اور سرفدیکو
حضرت نے حرکت دی دیکھیے غلام نوازی اپنے آقا کی کسقدر اپنے غلام کو بچاتے ہین کہ شاید اس سے قصور
قابل ہاتھہ کاٹنے کے نہوا ہو اور اپنی جہالت سے یہ کہتا ہو تو ہاتھہ اسکے بچ جائین فقال یا امیر المؤمنین
سرقت نصاباً اوس دیندار نے عرض کی اے مولا مینے نصاب سے چوری کی ہے فلما اقر ثلث مرات قطعہ
امیر المؤمنین علیہ السلام فذھب وجعل یقول فی الطریق پس جب تین مرتبہ اقرار کیا
اوس نے تو حضرت نے ہاتھہ اوس کے قطع کیے پس وہ خانہ حضرت سے نکلا اور راہ مین یون تعریف حضرت کی
کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا امیر المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ویعسوب
الدین وسید الوصیین وجعل یمدحہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام امیر ہین مومنو کے
اور امام ہین متقیونکے اور قائد الغر المحجلین ہین اور سردار دین ہین اور سردار وصیونکے اور اسی طرح دل سے
مدح و ثنا حضرت کرتا جاتا تھا فسمع ذلک منہ الحسن والحسین علیہما السلام وقد
استقبلاہ فدخلا علی امیر المؤمنین فقال رأینا اسود یمدحک فی الطریق پس سنا
یہ کلام اوس حبشی کا دونو راکب دوش پیغمبر و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شبیر و
جناب شبر نے وہ دونو شاہزادے خدمت جناب امیر مین داخل ہو کر عرض کرنے لگے اے بابا ابھی ہمنے
ایک حبشی کو دیکھا کہ ہاتھہ اوسکے ٹوٹے تھے اور نہایت حضرت کی تعریف و ثنا راہ مین کرتا جاتا تھا فبعث
امیر المؤمنین من اعادہ عندہ فقال پس حضرت نے کسیکو بھیجا کہ اوسے حضرت پاس بلا لاے
جب وہ حبشی سامنے حضرت کے آیا تو حضرت نے فرمایا قطعتک وانت تمدحنی اے حبشی تعجب ہے کہ
مینے تو تیرے ہاتھہ کاٹے اور تو میری تعریف کرتا ہے فقال یا امیر المؤمنین انک طھرتنی عرض کی
اوسنے اے امیر المومنین اے آقا تمنے تو مجھے پاک کیا گناہ سے مین کیونکر آپکی تعریف نکرون وان حبک
قد خالط لحمی ودمی فلو قطعتنی اربا اربا لما ذھب حبک من قلبی اور اے حضرت
محبت آپ کی میرے گوشت و خون مین مل گئی ہے ہاتھہ کیسے اگر ٹکڑے ٹکڑے مجھے کیجیے تو بھی محبت آپکی میرے
دل سے نکلے فدعا لہ امیر المؤمنین ووضع المقطوع علی موضعہ فصح وصلح کما کان

پس جب یہ کلام سنا حضرت نے اوسکا اوس کے واسطے دعا کی اور ہاتہہ اوسکا اوس معجز نمائی اوٹہا کر
زخم سے ملا دیا فی الفور وہ صحیح ہوگیا جیسا تہا آہ آہ حضرات اب یہ مقام ہے پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے
کہ جسے ایک حبشی کا ہاتہہ کٹنا گوارا نہوا ہزار افسوس اوسکے فرزند کے ہاتہہ بعد مرنیکے بیجرم کاٹے جائیں
آہ جب دونوں ہاتہہ فرزند زہرا کے جمال لعین نے کاٹ کر زمین پر پہینک دئے اور پہر ازار بند لینے کا ارادہ کیا
کہ تا حضرت کو برہنہ کردے تو اوسوقت آسمان کانپنے لگا اور زمین لرزنے لگی کیا قیامت کا وقت ہوگا
کہ فرزند زہرا خاک وخون میں غلطان بیسر پڑا ہے اور اوس کے ہاتہہ کاٹ کے ظالم اوسے برہنہ کرنیکا ارادہ کرے
وَاِذَا بِغَلْغَلَةٍ عَظِيْمَةٍ وَبُكَاءٍ وَنَحِيْبٍ وَنِدَاءٍ ناگاہ شور عظیم رونے اور پیٹنے کا صحرا میں بلند ہوا
وَقَائِلٌ يَقُوْلُ وَا اِبْنَاهُ وَا مَقْتُوْلَاهُ وَا ذَبِيْحَاهُ وَا حُسَيْنَاهُ اور ایک اون رونیوالوں سے یہ کہتا تہا
ای بیٹے میرے ہای شہید میرے ہای ذبیح میرے افسوس ای حسین میرے يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمِنْ شُرْبِ
الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہای بیٹا تجہے قتل کیا اور وہ پانی کہ جس سے سگ وخوک تک سیراب ہوتے تہے تجہے اور تیرے
اہلبیت کو ندیا جمال لعین یہ آواز سنکے ڈرا اور نعشہای شہدا میں چہپ رہا وَاِذَا بِثَلٰثِ نَفَرٍ وَامْرَاَةٍ حَوْلَهُمْ
خَلَائِقُ وُقُوْفٌ قَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ بِصُوَرِ النَّاسِ وَاَجْنِحَةِ الْمَلَائِكَةِ ناگاہ تین مرد اور
ایک عورت باحال تباہ نعش حسین پر آئے اور گرد اونکے خلائق بیشمار اور افواج ملائکہ احاطہ کئے تہے حضرات
وہ کون تہے ایک رسول خدا تہے جو حسین کا رونا دیکہہ سکتے تہے اور دوسرے علی مرتضی تہے اور تیسرے
حسن مجتبی تہے اور وہ بی بی غمدیدہ محنت کشیدہ فاطمہ زہرا تہیں کہ جسنے حسین کو فاقے کر کرکے اور چکی
پیس پیس کے پالا تہا تصور کیجیے کہ کیا حال ہوگا رسول خدا کا اور فاطمہ زہرا کا جب اس حال سے اپنے
لخت جگر کو دیکہا ہوگا کہ بیسر دست بریدہ خاک وخون میں زمین پر پڑا ہے ایک شخص نعش حسین سے
بولے يَا اِبْنَاهُ يَا مَقْتُوْلَاهُ يَا حُسَيْنُ افسوس ای فرزند میرے ای شہید راہ خدا ای حسین میرے فِدَاكَ
جَدُّكَ وَاَبُوْكَ وَاُمُّكَ وَاَخُوْكَ قربان ہو تجہپر نانا تیرا اور بابا تیرا اور ماں تیری اور بہائی تیرا
وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ قَدْ جَلَسَ وَرَاْسُهُ عَلٰى بَدَنِهِ ناگاہ جناب امام حسین بقوت اعجاز اوٹہہ بیٹہے
اور تن پر سر اقدس موجود ہوگیا اور عرض کرنے لگے يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا اَبَتَاهُ وَيَا اُمَّاهُ

وَیَا اَخَاہُ عَلَیْکُم مِنِّی السَّلَامُ ثُمَّ بکی ای نانا رسول خدا اور ای بابا ای امان اور ای بہائی تمپر سلام
حسین ہوے یہ فرماکر بآہ مظلوم اپنی بیکسی و غریبی پر بہت روئ اور بولی یا جداہ قتلوا واللہ رجالنا
وسلبوا واللہ نساءنا ای نانا جان قتل کیا تمہاری امت نے واللہ ہماری مردونکو اور لوٹا اون ظالمون نے
اہل بیت کو ہماری یا جداہ ذبحوا اطفالنا ونہبوا اموالنا ای نانا ذبح کیا واللہ میری بچونکو اور لوٹ لیا
میری مال کو یا جداہ یعز واللہ علیک ان تری حالنا وما فعلوا الکفار بنا ای نانا بہت
دشوار ہی تمپر یہ کہ دیکھو تم حال میرا جو کفار نے مجہپر ظلم وستم کیا واذا ہم قد جلسوا حولہ یبکون
علی مصائبہ اور سب برگزیدہ خدا گرد امام مظلوم کی بیٹھی اوس احوال مصیبت سنکر بے اختیار روتی تھے
وفاطمۃ تقول یا اباہ یا رسول اللہ اما تری الی ما فعلت امتک بولدی اور جناب
فاطمہ روکر فرماتی تہین ای بابا رسول خدا دیکھا تمنے کیا سلوک کیا تمہاری امت نے میری فرزند حسین سے
اتاذن لی ان اخذ من دم شیبتہ فاخضب بہ ناصیتی ای بابا آیا اجازت دیتی ہو تم کہ
مین خون ریش حسین لیکی اپنی ماتھی پر ملون والقی اللہ عزوجل وانا مخضوبۃ بدم ولدی
الحسین اور پروردگار عالم سی ملاقات کرون اسی حال سے کہ خون حسین میری ماتھی پر لگا ہو فقال
لہا خذی یا فاطمۃ حضرت بولی ای فاطمہ لے خون حسین اور مل اپنی منہ پر وانا اخذ ایضاً
من دم ولدی الحسین اور مین بہی خون حسین لیکی ملتا ہون پس جمال لعین کہتا ہی فرأیتہ
یاخذون من دم شیبتہ ویمسح بہ فاطمۃ ناصیتہا کہ دیکھا اوس شقی نے کہ سب وہ خاصگان
خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتی تہی اور جناب فاطمہ تو اوسی اپنی پیشانی پر ملتی تہین والنبی وعلی
والحسین یمسحون نحورہم وصدورہم وایدیہم اور رسول خدا اور علی مرتضی اور حسن مجتبی
خون حسین گلونپر اور سینونپر اور ہاتھونپر ملتی تہی اور سنا مین نے کہ رسول خدا روکر فرماتی تہی فدالک
یا حسین یعز واللہ علی ان ارالک مقطوع الراس مرمل الجبین وانت لمی یع مقطوع
الیدین فدا ہو تجہپر سے نانا تیرا ای حسین واللہ بہت دشوار ہی مجہپر یہ کہ دیکھون تجھے اس حال سے
اکہ سر تو تیرا جدا ہوا و پیشانی تیری خون سی رنگین ہوا اور نعش تیری منہ کے بہل خاک و خون مین غلطان

زمین پر پڑی ہوا اور ہاتھہ تیری تن سی جدا ہون یَا بُنَیَّ مَنْ قَطَعَ یَدَکَ الْیُمْنٰی وَثَنّٰی بِالْیُسْرٰی ای
فرزند میری یہ بعد قتل کی تجہپر کسنی ظلم کیا کہ تیری دست راست کو کاٹا اور اسپر اکتفا نہ کی اور بایان
ہاتہہ بہی تیرا کاٹ ڈالا پس جناب امام حسینؑ نے عرض کی ای نانا یہ ظلم مجہپر ایک شتربان نی کیا ہی
کہ وہ شقی میری ساتہہ مدینی سی آیا تہا جب ازار بند کو میری دیکھتا تہا تو آرزو کرتا تہا اوس کی لینی کی اور
مینی ندیا اوسی جانتا تہا مین کہ یہہ فعل قبیح اوس شقی سی سرزد ہوگا فَلَمَّا قُتِلْتُ خَرَجَ یَطْلُبُنِیْ
بَیْنَ الْقَتْلٰی پس ای نانا جب ظالمون نی مجہی تین دن کا بہوکا پیاسا ذبح کیا اور سر کو میری نیزے پر
چڑہا کی لیگئی اور جسم چاک چاک میرا خاک و خون مین غلطان پڑا رہا تو وہ شقی میری تلاش کو نکلا اور
نعشہای شہدا مین ڈہونڈنی لگا فَوَجَدَنِیْ جُثَّۃً بِلَا رَاْسٍ جب پایا میری لاش کو بیسر پڑا ہوا
تو اوس شقی نی ارادہ میری ازار بند نکالنی کا کیا وَکُنْتُ عَقَدْتُّہَا عُقَدًا کَثِیْرًا اور مین نی ای
نانا بہت سی گرہین اوسمین دی تہین فَضَرَبَ اِلَی التِّکَّۃِ یَدَہٗ فَحَلَّ عُقْدَۃً مِّنْہَا پس اوس
لعین نی ہاتہہ بڑہا کی ایک گرہ کہولی فَمَدَدْتُّ الْیُمْنٰی فَقَبَضْتُہَا پس مین نی دست راست بڑہا کی
ازار بند کو اپنی پکڑ لیا ہر چند اوس شقی نی زور کیا مگر ہاتہہ میرا ازار بند سی نہ اوٹہا جب اوس سی جدا نہوا
وہ لعین ہتیار تلاش کرنی لگا کہ ہاتہہ میرا کاٹ کی ازار بند سی جدا کری فَوَجَدَ قِطْعَۃَ سَیْفٍ
مَکْسُوْدٍ فَقَطَعَ بِہَا یُمْنٰی اوس شقی نی ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سی میری ہاتہہ کو کاٹکی
زمین پر پہینکدیا فَقَبَضْتُ عَلَی التِّکَّۃِ بِیَدِی الْیُسْرٰی فَقَطَعَہَا مین نی جلد دست چپ سی اوسی پکڑ لیا
کہ اب بہی یہ شقی باز رہی اوس نی اوسی بہی کاٹ کی زمین پر پہینکدیا اور پہر ارادہ ازار بند نکالنی کا کیا
کہ ای نانا جان آپ کی آمد ہوئی فَرَمٰی نَفْسَہٗ بَیْنَ الْقَتْلٰی پس وہ نعشہای شہدا مین چہپ گیا
فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ کَلَامَ الْحُسَیْنِ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا جب حضرت نی یہ حال جناب امام حسینؑ سے
سُنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سی روئی اور اوس لعین کیطرف آئی اور رو کر بولی یَا جَمَّالُ
مَا لَکَ قَطَعْتَ یَدَیْنِ لَمْ یَزَالَ مَا قَبَّلَہُمَا جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَمَلَائِکَۃُ اللّٰہِ اَجْمَعُوْنَ
ای جمال کیون تو نی میری حسینؑ کی وہ ہاتہہ کاٹی کہ جنہین ہمیشہ جبرئیل و میکائیل اور سب ملائکہ خدا

چوتھی تھی اَمَا كَفَاكَ مَا صَنَعُوا بِهِ المَلَاعِيْنُ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ ای لعین تجہو رحم نہ آیا کہ
میری پارہ جگر حسینؑ پر کیا کیا ظلم و ستم ظالمون نے کیے اوس پر تونے یہ ظلم کیا سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَكَ
يَا جَمَّالُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ خدا تیرے مونہہ کو سیاہ کرے ای لعین
دنیا اور آخرت مین اور خدا تیرے ہاتھہ اور پاؤں کاٹے جیسا تونے میرے حسینؑ کو بعد شہادت کے آزار دئے ہین
دعا حضرتکی قبول ہوئی اور وہ ملعون اوسیوقت ان بلاؤن مین گرفتار ہوا روایت چہل و چہارم بشارت دینا
رسولخدا کا جناب فاطمہؑ کو عقد جناب امیرؑ سے اور انگوٹھی دینا جناب امیرؑ کا رکوع مین اور حال
اونگلی کاٹنے امام حسینؑ کا بعد شہادت کے واسطے انگوٹھی کے اور احوال ہاتھہ
کاٹنے کا سوا حال جمال علیہ اللعنۃ کے فِي الْخَرَائِجِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَدَيَّ بِشَارَةٌ اَتَتْنِيْ مِنْ رَبِّيْ فِي اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ کتاب خرائج مین
منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ای فاطمہؑ میرے پاس ایک خوش خبری و بشارت
آئی ہے جانب پروردگار سے بیچ حق برادر میرے علیؑ ابن ابیطالب کے وہ بشارت یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا
بِفَاطِمَةَ کہ تزویج کیا خدا نے علیؑ کو ساتھہ فاطمہؑ کے وَاَمَرَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجَنَّةِ فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبٰى
فَحَمَلَتْ رِقَاعًا بِعَدَدِ مُحِبِّيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اور بعد ازان حکم کیا رضوان کو کہ وہ خزینہ دار جنت ہے
پس ہلایا رضوان نے درخت طوبیٰ کو اور اوٹھائے برگ اوسکے موافق شمار دوستان اہلبیت میرے کے وَاَنْشَاَ
مَلَائِكَةً مِنْ تَحْتِهَا مِنْ نُوْرٍ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ مَلَكٍ خَطًّا اور لکہا فرشتوں نے نیچے اون پتوں کے نور سے
اور دیا ایک ایک نوشتہ سب فرشتوں کو فَاِذَا اسْتَقَرَّتِ الْقِيَامَةُ بِاَهْلِهَا فَلَا تَلْقٰى تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ
مُحِبًّا لَنَا اِلَّا دَفَعَتْ اِلَيْهِ صَكًّا فِيْهِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ جب قیامت قائم ہوگی اور سب خلق جمع ہوگی
پس جو فرشتہ جس مومن سے ملاقات کریگا ایک نامہ اوسکو دیگا اونھین ناموں مین سے کہ اوس مین برات
و بیزاری آتش جہنم سے لکھی ہے پس سب شیعہ جناب امیرؑ آتش سے محفوظ رہین گے اعمش بن عفان سے
منقول ہے کہ ایکدن ہم ابن عباس کے پاس کنارہ چاہ زمزم بیٹھے تھے اور ذکر احادیث رسول خدا کرتے تھے
کہ ایک نقابدار آیا اور وہ بھی ہمارے پاس بیٹھہ گیا جب ابن عباس ایک حدیث نقل کرتے تھے تو وہ نقابدار

بھی ایک حدیث روایت کرتا تھا فقال ابنُ عبّاسٍ مَن انتَ ابن عباس نے متعجب ہو کر پوچھا
کہ اے شخص تو کون ہے پس اون نے نقاب کو منہ پر سے اوٹھایا اور کہا مَن عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَ
مَن لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا اُعَرِّفُہٗ جو مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا ہے اوسکو بتلادون
کہ مین جندب بن جنادہ کمترین بندہ باری ابو ذر غفاری ہون سنا ہے مین نے رسول خدا سے اپنے
کانون سے اگر جھوٹ کہتا ہون تو بہرے ہو جائین یہ کان اور دیکھا ہے مینے انہین آنکھون سے رسول خدا کو
اگر دروغ کہتا ہون تو اندھی ہو جائین یہ آنکھین کہ فرمایا رسول خدا نے علیؑ قَائِدُ الْبَرَرَۃِ وَ
قَاتِلُ الْکَفَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَہٗ وَمَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ علی پیشوا نیک کارونکا ہے اور کشندہ
کافرون کا ہے وہ شخص کہ جسنے علی کی مدد کی منصور ہے اور خوار و ذلیل ہے وہ کہ جسنے علی کو خوار و ذلیل
کیا ایھا الناس سنو کہ مین ایکدن رسول خدا کے پاس نماز ظہر پڑھتا تھا اِذْ جَاءَ السَّائِلُ فَسَئَلَ
کہ ایک سائل آیا اور اہل مسجد سے سوال کیا اور کسینے اوسے کچھ نہ دیا پس اوس سائل نے دونون ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھائے اور بولا خداوندا گواہ رہنا کہ مین نے مسجد رسول مین سوال کیا اور کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اوسوقت جناب امیر رکوع مین تھے پس اشارہ کیا اوس سائل کیطرف اپنی انگشت سے
پس وہ سائل آیا اور انگوٹھی اوسنے انگشت مبارک جناب امیر سے اوتارلی اور روانہ ہوا پس جب جناب
رسالتمآب مع جماعت اصحاب نماز ظہر سے فارغ ہوے اور یہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر اپنا
آسمان کیطرف اوٹھایا اور یہ دعا کی خداوندا میرے بھائی موسیٰ پیغمبر نے تجھسے سوال کیا تھا کہ کھول دے
سینہ میرا اور آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ اور قائم مقام و نائب کر میرے واسطے
میرے اہلبیت سے میرے ہارون کو جو بھائی میرا ہے سوال موسیٰ کا تو نے قبول کیا اَللّٰھُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ
وَرَسُوْلُکَ خداوندا مین محمد ہون بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ اَمْرِیْ
پس کھول میرے بھی سینے کو اور آسان کر کام کو میرے وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ
اَخِیْ عَلِیًّا وَاشْدُدْ بِہٖ ظَھْرِیْ اے خالق اکبر گردان میرے واسطے وزیر اہل زمین سے میرے
بھائی علی کو اور قوی کر اوس سے پشت میری ابو ذر کہتے ہین قسم ہے خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا

تمام نہوا تہا کہ جبرئیل خدا ے جلیل کی جانب سے یہ آیہ لائے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ نہین حاکم تمہارا مگر خدا
اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لائے ہین ایسے ہین وہ شخص کہ برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو
درحالیکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین غزالی کلمات یسیر مین کہتا ہے کہ وہ انگوٹہی انگشتر سلیمان تہی اور وہ
سائل جبرئیل تہا ہزار افسوس جس برگزیدہ خدا نے عالم نماز مین انگشت مبارک سے انگوٹہی اوتاری
اوسکے فرزند کو جب شہید کیا تو اوسکے اسباب کو لوٹ لیگئے فَجَآءَ بَجْلُ بْنُ سُلَیْمٍ پس آیا بجل ابن سلیم
ملعون اور وہ انگوٹہی دست مبارک سے اوتارنے لگا جب نہ اوتری فَقَطَعَ اِصْبَعَ الْحُسَیْنِ وَاَخَذَ
خَاتَمَہٗ پس اوس شقی نے انگوٹہی کے لیے انگشت مبارک کاٹ ڈالی اور انگوٹہی لیگیا اور ایک شقی نے ازار بند
لینے کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو برہنہ کردے یہ روایت جمال مشہور ہے لیکن روایت بحار سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ لعین اونہین مین سے تہا کہ جنہون نے جناب امام حسینؑ کو شہید کیا تہا چنانچہ بحار مین منقول ہے
کہ لوگون نے دیکہا ایک شخص کو کہ بیدست وپا نابینا کعبہ مین دعا کرتا ہے کہ خداوندا تو مجہے بخش مگر نہین
گمان ہے مجہکو کہ تو کبہی بخشیگا اگرچہ جمیع اہل آسمان وزمین میری شفاعت کرین لوگون نے اوس سے
پوچہا تو اوسنے کہا کُنْتُ فِیْمَنْ قَتَلُوا الْحُسَیْنَ بِکَرْبَلَا یہ شخص اونہین سے ہے کہ جنہون نے قتل کیا
حسینؑ کو کربلا مین فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ رَاَیْتُ عَلَیْہِ سَرَاوِیْلًا وَتِکَّۃً حَسَنَۃً بَعْدَ مَا سَلَبَہٗ
النَّاسُ پس جسوقت کہ قتل کیا گیا حسینؑ تو دیکہا مین نے کہ ایک پائجامہ پاون مین اوس مقتول کے
تہا اور ایک ازار بند بہت خوب پڑا تہا بعد اوسکے کہ برہنہ کرگئے لوگ اوس جناب کو فَاَرَدْتُ اَنْ
اَنْزِعَ التِّکَّۃَ پس ارادہ کیا اوس شقی نے کہ نکال لے پائجامہ سے ازار بند کو فَرَفَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی
وَوَضَعَ عَلَی التِّکَّۃِ پس جناب امام مظلوم نے اعجاز سے دست راست اوٹہا کر ازار بند پر رکہدیا
ہرچند زور کیا مین نے مگر دست مبارک نہ اوٹہا اور وہ ازار بند نہ چہٹا فَقَطَعْتُ یَمِیْنَہٗ مِنَ السَّیْفِ
پس اوس شقی نے حضرت کا ہاتہہ تلوار سے کاٹ ڈالا پہر حضرت نے بائین ہاتہہ سے اوسے پکڑ لیا فَقَطَعْتُ
یَسَارَہٗ اَیْضًا اوس ملعون نے بائین ہاتہہ کو بہی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پہینک دیا اور چاہا

کہ ازار بند پائجامے سے نکال لے ناگاہ ایک صدائے مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلہ سے سنی مین نے اور دست بردار ہوا مین اوس
مقتول سے پس اوسی قتل گاہ مین اوسوقت نیند کو حضرت نے مجھپر غالب کیا فنمت بین القتلی پس اونہین لاشون مین سو گیا مین
فرایت کان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ اقبل پس دیکھا مین نے کہ جناب رسولخدا آئے ومعہ علی وفاطمہ اور تھے
رسول خدا کے ساتھ علی اور فاطمہ بھی باوجودیکہ سر حسین مظلوم کا بدن سے کاٹ کر لیگئے تھے لیکن دیکھا مین نے کہ سر جو ہوا
اور اوس سر کو اپنی آغوش مین اون بزرگوارون نے لے لیا فقبلتہ فاطمۃ پس بوسے لیتی تھین جناب فاطمہ
اوس سر کو اور بیتاب ہو ہو کر فرماتی تھین یا ولدی من قتلک قتلہ اللہ اے
فرزند میرے تجھے کسنے قتل کیا اللہ اوسے قتل کرے ومن فعل ھذا بک اور اے نور دیدہ میرے اے راحت
جان میرے حسین یہ بے ادبی کسنے کی تجھسے کہ بعد قتل کے ہاتھ بھی کاٹ ڈالے حضرات مقام رونیکا ہے
کیا حال ہوا ہوگا جناب سیدہ کا امام حسین کو اس شکل سے دیکھکر کہ بدن پارہ پارہ اور ہاتھ کٹے ہوے
عزیزون کی نعشین گرد پڑی ہوئین پس اوس ظالم نے کہا کہ جناب سیدہ نے رو کر پوچھا تو سنا مین نے کہ وہ مقتول
دست بریدہ یون کہنے لگا یا اماہ قتلنی شمر اے مادر غمدیدہ میرے قتل تو کیا ہے مجھے شمر نے وقطع
یدی ھذا النائم اور کاٹے ہین دونون ہاتھ میرے اس سونے والے نے پس جناب فاطمہ زہرا یہ حال
سنکر رونے لگین اور یون فرمایا یا نائم قطع اللہ یدیک ورجلیک اے سونیوالے خدا تیرے دونون
ہاتونکو اور پاؤن کو کاٹے اور تیری آنکھونکو اندھا کرے اور داخل کرے تجھے آتش جہنم مین پس جب آنکھ
اوس شقی کی کھلی تو اندھا تھا اور ہاتھ پاؤن خود بخود کٹگئے گر پڑے طاقت حرکت بدن مین نرہی اب
دعائے بد سے جناب فاطمہ کی داخل ہونا جہنم مین باقی ہے سبھون نے لعنت کی اوس ظالم پر اور کہا
اے کافر تو نے فرزند فاطمہ کے ہاتھ کاٹ ڈالے کہ جسکے رسول خدا بوسے لیتے تھے سبکو عجب طرح کی رقت ہوئی
اللھم العن علی من ظلم الحسین وعترتہ روایت چہل وپنجم فضائل مجلس
کے اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا مین اور ساتھ تاجرونکے آنا
فرنگن کا اور گذر کرنا کربلا مین اور سب نعشون کا دیکھنا اور ایمان لانا قال
النبی صلعم ما من قوم اجتمعوا بمجالس یتلون فضلنا اہل البیت علیہم السلام الا حفت بھم الملئکۃ

جناب رسول خدا نے فرمایا جس مجلس مین ہماری اہل بیت کی فضائل یا مصائب بیان ہون اور ہوون
اونکی شی کو جمع ہون تو ملائکہ اونکوا حاطہ کر لیتی ہین وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جبتک
وہ اوس مجلس مین بیٹھی رہتی ہین رحمت خدا کی اونکی شامل حال رہتی ہی وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ
اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا اور فرشتی اون کی لیئی طلب مغفرت خدا سی کرتی ہین جبتک وہ مجلس اتمام کو پہونچے
وَیُبَاهِیْ بِهِمُ اللّٰهُ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اور خداوند عالم ملاء اعلی مین اون کی اس افعال پسندیدہ پر
مباہات کرتا ہی اور کتاب نہایہ مین ام الفضل روایہ جناب امام حسینؑ سے منقول ہی کہ اونہون نے کہا
دَخَلَ یَوْمًا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ هَلُمِّیْ اِلَیَّ ابْنِیْ کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے
گہر مین تشریف لائے اور بیٹھ گئی فرمایا کہ ای ام الفضل لا میری فرزند حسینؑ کو پس مین نے لاکی جناب
امام حسینؑ کو حضرت کی گود مین دیا فَقَبَّلَهٗ وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ پس حضرت نے
پہلے تو اپنی راحت دل کو چہاتی سی لگایا پہر گود مین بٹہا لیا اور پیار کرنے لگے فَبَالَ الْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِهٖ
کہ ناگاہ جناب امام حسینؑ نے حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا پس اسطرح سے مین نے جہنجلا کی امام حسینؑ کو
حضرت کی گود سی اوٹہایا کہ جناب امام حسینؑ نے رو دیا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا
مَهْلًا یَا اُمَّ الْفَضْلِ پس بعد رونے جناب امام حسینؑ کی دیکہا مین نے جناب رسول خدا کی آنکہون مین
آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہ تو قطرہ آب سی پاک ہو جائیگا اور
جو رنج کہ میری حسینؑ کو پہونچا ہی وہ کیونکر برطرف ہوگا حضرات یہ مقام رونے اور خاک اوڑانیکا ہی کہ
جناب رسول خدا کو رونا جس کی لڑکپن کا اس قدر ناگوار تہا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب
دیکہتی روز عاشورا کہ ہزارون نیزہ خونخوار اوسکی جسم پر لگی تہی اور ہزارون وار تیر و شمشیر کی اوسکی بدن
اقدس پر پڑی تہی آہ کہان تہی رسول خدا جب وہی پیارا اونکا تین دنکی پیاس مین زبان خشک چبا چبا کی فرماتا تہا
یَا قَوْمُ اَنَا ابْنُ الْمُصْطَفٰی وَعَطْشَانٌ ای بیرحمون مین نور دیدہ رسول خدا ہون اور پیاسا ہون
ای قوم مین پسر علی مرتضی ہون اور پیاسا ہون ای ظالمون مین پارہ جگر فاطمہ زہرا ہون اور کسی نی رحم
نکہایا اور اوس پیاسی کو خنجر جفا سی شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر بہی رحم نکیا اور نعش کو اوس

جناب کی بیگور و کفن چہوڑ کر چلی گئی کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوا زمین کے تہانہ تہی رسول خدا کہ عبا اوڑہاتی اور نہ تہی علی مرتضی کہ اوس تن پاش پاش کو دہوپ سے بچاتی اس طرح وہ نعش اقدس کتنے دنون پڑی رہی کہ جانوران صحرا اوس پر رحم کہا کر پرونسے سایہ کرتے تہی چنانچہ عبد اللہ بن اسود سے منقول ہی کہ جس سال واقعہ کربلا ظہور مین آیا تو اوسی سال مین بہت سے تاجر عراق کیطرف گئی تہی جب مراجعت کی تو تاریخ دوازدہم محرم کو زمین کربلا پر اوترے ایک فرنگن بہی مع اپنی کنیزون کے ہمراہ قافلہ تہی وہ عورت کہتی ہی کہ جب مین وہان پہونچی تو لشکر اندوہ والم نے آشوب دل میری پر ہجوم کیا جون جون نجات چاہتی تہی اور ترقی غم کی ہوتی تہی گمان کیا مین نے کہ خدا خیر کرے مبادا وطن مین کوئی اقرباون سے میرے مرگیا ہو بولی اے کنیز اوٹہہ کہ برای رفع ملال چند ساعت اس صحرا کی سیر کرون شاید یہ اندوہ دل سے میرے زائل ہو جب چلی مین قافلے سے تہوڑی دور گئی تہی کہ دیکہا مین نے بہت سے جانور اوڑتے ہین اور صدای نوحہ وفغان اون سے بلند ہی اور بعضے جانور خاک پر گر گر کر لوٹتے ہین اور مٹی مین بہرے ہوے ہین اور اس طرح روتے ہین کہ گویا پادشاہ اونکا مارا گیا ہی اس حال سے وحشت عظیم مجہپر غالب ہوی خیال کیا مین نے کہ شاید ان کا پادشاہ مارا گیا کہ جو یہہ جانور اس بیتابی سے روتے ہین پہر دیکہا کہ وہ جانور جانب راست بیابان جا کے جمع ہوتے ہین اور شدت سے روتے ہین لونڈی سے پوچہا مین نے کہ اوس طرف کیا ہی جو یہہ سب جانور وہان روتے ہین وہ بولی کہ غالب ہی کہ یہان انکا پادشاہ مارا گیا ہی یہ سب جمع ہو کے تعزیت بجالاتے ہین بولی مین کہ چل دیکہین انکے پادشاہ کو کہ وہ کیسا ہی پس اوس طرف کو مع کنیز کے چلی مین تو ایک بلندی نظر آئی اوسپر چڑہی تو دیکہا مین نے کہ ایک صحرای لق ودق ہی لیکن زمین اوس صحرا کی تمام پر از خون ہی کہا مین نے کہ شاید یہان بڑا قافلہ اوترا تہا کہ کہ اس قدر گوسفند ذبح کئی ہین کہ زمین خون سے سرخ ہو گئی ہی جب آگے گئی مین آہ دیکہا مین نے کہ قریب سوا آدمیونکی اوس جگہہ ذبح کئی پڑے ہین اور بدن اونکے زخمون سے چور ہین اور سر کسی کے بدن پر نہین ہی کہا مین نے کہ بخدا قاتل انکے نہایت عداوت ان سے رکہتے تہے کہ ہر زخم تیر پر سو زخم تیر اور زخم شمشیر پر سو زخم شمشیر لگائے ہین اور بعد قتل انکے سر بہی بدن سے اوتار لیگئے ہین پس داخل ہوی مین

اون نعشونمین دیکھا مینن نی درمیان اون کی ایک نعش کو کہ ٹکری ٹکری قبلہ رو بخاک و خون غلطان پڑی ہی اور بوی مشک و عنبر آتی ہی قُلتُ وَاللہِ قُتِلَ فِی عِبَادَۃِ اللہِ کہا مینن نی قسم بخدا یہ شخص عبادت خدا مین قتل ہوا ہی بلکہ عین سجدہ مین ذبح ہوا ہی وَفِی جَنبِہٖ طِفلٌ مَذبُوحٌ اور پہلو مین اوس نعش بیسر کی ایک طفل مانند پارۂ ماہ کی پڑا ہی اور خون اوسکی گلیسے جاری ہی اور ننھا ہاتھ اپنا زخم پر رکھی ہی مجھی اوس کا یہہ حال دیکھکی رحم آیا اور نزدیک جاکی اوسکی ہاتھ کو اوس کی گلیسے اوٹھایا تو دیکھا مینن نی کہ ایک تیر اوسکی حلق پر لگا ہی اور اوس سی خون بہتا ہی یہہ حال دیکھکی اوس کا نہایت مین روئی اور چادر سی اپنی خون اوسکا پونچھا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوسی گلی لگایا اور روکی کہا مینن نی وای بیکسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر و پدر تیرے اس حال کو دیکھتی تو اون کا کیا حال تباہ ہوتا اور خدا جانی کیا حال اپنا بناتی یہہ خبر نہ تہی اوسی کہ اوس بچیکو باپ کی ہاتھ پر تیر ستم لگایا ہی اور مان اوسکی یہہ حال دیکھہ کر روتی ہوی گئی ہی القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کھولکی سجدہ مین گئی اور کہا کہ خداوندا بحق عیسیٰ ابن مریم قاتل کو اس بچی کی نہ بخشیو اور دیکھا مینن نی کہ وہ نعش جو رو بقبلہ پڑی تھی اوسپر جانوران سفید رنگ سایہ فگن تھی کہ دھوپ سی محفوظ رہی بولی مین سبحان اللہ اس نعش بیسر سے جانور کمال محبت رکھتی ہین غالب ہی کہ یہہ سردار کشتون کا ہی بیشک یہ مقتول مقربان خدا سے ہے مثل سلیمان ابن داؤد کی کہ جانوران صحرا اسکی نعش پر سایہ افگن ہین کنیز بولی ای بی بی سلیمان پیغمبر تھے اور بادشاہ ہفت اقلیم تھے اونسے ان کشتونکو نسبت ندو کہا مینن نی خاک تیری سر پر ای بی بصیرت نہین جانتی تو کہ سلیمانؑ کی تو حال حیات مین جانور تابعداری کرتی تہی اور اسکی بعد مرگ بہی متابعت کرتی ہین بخدا کہ یہ کشتہ سلیمانؑ سی کہین افضل ہے یہ کہکی ساتھ اوس کنیز کی قافلہ مین آئی اور ماجرا سارا بیان کیا اور کہا کہ دیکھو چلکی اون نعشون کو اور پہچانو کہ وہ عرب ہین یا عجم ہین اکثر لوگ قافلہ کی جمع ہوئے اور دیکھکی کہنی لگی یہ لوگ مردم حجاز معلوم ہوتی ہین اور دست و پا انکی مشابہ اہل مدینہ سی ہین اگر سر انکی بدنون پر ہوتی تو ہم انہین پہچان لیتی مگر اب یہان کی زمیندارون سی بُلاکی پوچھو تا حال انکا مفصل معلوم ہو غرض کہ جب بُلاکی مستفسر ہوی زمیندارون سی کہ کشتونکا حال بیان کرو تو وہ بولی کہ آہ کیا

کہین ہیں احوال انکا کہ دوسری تاریخ محرم کی تہی کہ ایک قافلہ آکے اس زمین پر اوترا اگرچہ وہ لشکر قلیل تہا مگر رعب اور دبدبہ اور شوکت وشانین کثیر تہا غرض محرم کی چوتہی تاریخ سردار لشکر نے ہمین طلب کیا اور جب ہم حاضر ہوی تو دیکہا ہمنے ایک خوش جمال کہ آثار عزت وجلال اوسکی جبین سے آشکار تہے اور خویش و برادر اور مصاحب اوسکی سب پرنور اور صالح اور چہرہ ہای نورانی انکی مانند ماہ شب چہاردہ کے روشن ہین ہر ایک بزرگوار نوازش والطاف پیش آیا اور لطف وکرم حد سے زیادہ فرمایا اسمین وقت نماز ظہر آیا دیکہا ہمنے کہ ایک جوان مثل خورشید تابان اوس افق میدان سے طالع ہوا اور روبقبلہ کہرے ہوکے اوس نے اذان کہی لوگون سے پوچہا ہمنے کہ یہ جوان رعنا کون ہے کہا لوگون نے کہ یہہ بیٹا اس میر کا ہے علی اکبر نام ہے غرض وہ سردار آگے ہوا اور سب نے اوس کے پیچہے نماز پڑہی بعد فراغ نماز ہمین اوس سردار نے قریب بلایا اور بملائمت بسیار فرمایا کہ ہم غریب الوطن آوارہ از شہر و دیار تمہاری زمین پر وارد ہوی ہین اگر تم رسم ترحم کو ہاتہہ سے ندو اور مروت وہمت کو کام فرماؤ تو یہ زمین ہماری ہاتہہ بیع کرو کہ ہم ایک شہر اس زمین پر بسائین یہ سماجت اوس سردار باشوکت کی سنکر اصحاب اور احباب اوس امیر کے رونے لگے تا اینکہ صدائے گریہ خیام حرم محترم سے بلند ہوئی پس ہمنے باچشم اشکبار برضا ورغبت ارشاد اوس بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کی کہ یہ زمین کیا بلکہ جانین ہماری حاضر ہین پس اوس امیر نے ساٹہہ ہزار درہم ہمین قیمت اس زمین کی دی اور آپ اوٹہہ کے چار حدین ستور کین اور فرمایا قَدِ اخْتَارَهَا اللّٰهُ لَنَا يَوْمَ دَحْوِ الْاَرْضِ یعنی اختیار کیا خدا نے واسطے ہمارے اس زمین کو جس روز سے کہ زمین کو پیدا کیا اور بچہایا ہے وَجَعَلَهَا مَعْقِلًا لِشِيْعَتِنَا وَلَهُمْ اَمَانٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور گردانا خدا نے اسے جائے ورود و بازگشت ہمارے شیعون کا اور یہ زمین واسطے اونکے امان ہے دنیا وآخرت مین غرض جب مبلغ قیمت لیکے ہم رخصت ہونے لگے تو اوس سردار نے فرمایا کہ یہ زمین بہی مین نے تمہین بخشی لیکن دو شرطو پر ایک تو یہ کہ کچہہ قبرین خاص جو اس زمین پر ہونگی اونپر زراعت نہ کیجیو اور جو زائر آئے تو اوسے یہ قبرین بتا دیجیو اور دوسری شرط یہ ہے کہ زائر سے میری احسان کیجیو یعنی جو ان قبرونکی زیارت کو آوے تو تین دن اوسے مہمان کرنا ہمنے قبول کیا پس تاریخ ہفتم تک تو امن وامان رہا ہر روز

منادی عدل و داد ہوتی تہی کہ کوئی کسی غریب کو ستائے نہیں فلما کان سابع منہ وردَ عسکر بعدَ عسکرٍ مِنَ الکوفۃِ حتّیٰ ملاءَ الارضُ کلّہا مِنَ العساکرِ پس جب تاریخ ساتوین ہوئی تو گروہ گروہ فوج کوفے سے آنے لگی تا آنکہ فوج سے تمام زمین معمور ہو گئی اور آٹھوین تاریخ تو اوس لشکر پر پانی اہل کوفہ نے بند کر دیا ہرچند وہ سردار طالب صلح ہوا مگر اہل کوفہ پیغام بیعت یزید اوسے دیتے تہے تو وہ کلمہ لاحول ولا قوۃ پڑہ کر انکار کرتا تہا تا آنکہ دسوین کو جنگ ٹہر گئی اور عزیز و اقربا اوس سردار کے درجہ شہادت سے فائز ہوئے مگر ایک ایک متنفس اوس سردار کے لشکر کا سو سو دو دو سو اہل کوفہ کو مار کے قتل ہوا تا آنکہ نوبت اوس سردار کی پہونچی تو عجب کہرام خیمہ مین پڑا اور وہ سردار بہی روتا ہوا خیمہ سے باہر نکلا اور متوجہ کارزار ہوا اگرچہ غم اقربا کا اوسے تمام کیا تہا اوس پر بہی ہزاروں ہی سوار اور پیادے قتل کیے تا آنکہ زخمہاے بیشمار سے طاقت لڑنے کی نہ رہی تو پشت زین سے بر روے زمین تشریف لائے اور سجدہ خالق مین سر اپنا جہکایا آہ ابہی وہ بزرگوار سر سجدے سے اوٹہانے نہ پایا تہا کہ سر اقدس خنجر بیداد سے کٹ گیا پس بوقت شام دیکہا ہمنے کہ نہ وہ فوج نہ لشکر اور وہ خیمے آتش ظلم سے جلے پڑے ہین اور وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محماونین سوار آئی تہین اور عزیز و اصحاب اوس سردار کے اونکی پردہ داری مین مشغول تہے وہ سب خواتین برہنہ سر چاک گریبان بے مقنعہ و چادر شتران برہنہ پر سوار نامحرمونین منہ بالونسے چہپائے ہوئے اور خاک منہ پر ملے ہوے ہین اور وہ اطفال صغیر کہ مثل ماہ شب چاردہ کے زانو پر اوس سردار کے بیٹہے تہے دیکہا اونکو کہ وہ طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہمنے اذان سنی تہی اوسکا نیزے پر سر دیکہا اور ایک فرزند بیمار اوس سردار کا تہا اوسکے گلے مین طوق اور پاؤنمین زنجیرین مہار شتر کہینچتا جاتا تہا اور سب شہیدون کے سر نیزے پر تہے اور اہل و عیال اوسکے مثل بندیان ترک و روم کے سمت کوفہ ابن زیاد پاس روانہ ہوے اور یہ نعشین جیسا تم دیکہتے ہو یونہین پڑی ہین خوف سے حاکم کے ہم دفن نہین کر سکتے مگر چاہتے ہین کہ جب لشکر اونکا دور جاوے تو ہم ان کے دفن کی تدبیر کرین پس اہل قافلہ نے کہا کہ اے زمیندارو نام اس سردار کا کچہہ معلوم تہا زمینداروں نے کہا کہ سردار اونکا وہی ہے کہ جو سجدہ خالق مین ہے اور سر اوسکا سجدے ہی مین کاٹا گیا ہے مگر تا وقت شہادت نام اونکا ہمین معلوم نہ تہا مگر جب سر اقدس اس پیاسے کا بدن سے جدا ہوا تو ایک منادی

اوسوقت پکارا الا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَلَا ذُبِحَ الْحُسَیْنُ آگاہ ہو کہ حسین پیاسا ذبح ہوا پس جو ہین
اہل قافلہ نے نام حسین سنا خوب پیٹے اور خاک اوڑائی اور کہا کہ حسین نام یثرب و حجاز مین سوا حسین
فرزند رسول الثقلین کے کوئی نہین ہی پس گرد نعش کے آکے جمع ہوئے اور خوب روئے اور ماتم کیا پس
ناگاہ وہ فرنگن دوڑکی نعش اقدس پر گر پڑی اور بولی اے آقا میرے اے مولا میرے گواہ رہیو کہ مین ایمان
لائی ہون اور روز قیامت کو گواہی دینا میرے اسلام کی یہ کہکر خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور
عرض کی کہ جب روز قیامت کو مادر گرامی تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پر خون دکھاوینگی تو مین بھی اس چہرہ
پر خون کو بہر گواہی لیجاؤن گی پس عجیب حال ہوا سب کا رونے رونے قریب تہا کہ غش ہو جاوین روایت

چہل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال شہادت امام حسین سے

اور ابن عباس کا خواب مین دیکہنا رسول خدا کو مع دو شیشون خون بہرے
ہوئے کو اور آنا جانور کا مرقد رسول خدا پر اور شفا پانا دختر یہودی کا اور آنا شیر کا نعش
جناب امام حسین پر بروایت کافی رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ اِبْنَتَہٗ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءَ
بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَیْنِ وَمَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْمِحَنِ منقول ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے خبر دی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین سے اور جو جو کہ مصائب
اونپر ہونیوالے تہے اس امت جفا کار کے ہاتہ سے بَکَتْ فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَتْ یہ سنکر جناب
سیدہ شدت سے روئین اور عرض کی اے بابا یہ سانحہ میرے حسین پر کس زمانہ مین ہوگا حضرت بولے
اے فاطمہ جب حسین تیرا ان بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار ہوگا اوسوقت نہ مین ہون گا نہ علی
ہونگے نہ تم ہوگی یہ سنکے جناب فاطمہ شدت سے روئین اور عرض کی یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلٰی وَلَدِیْ
وَمَنْ یَلْتَزِمُ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ اے پدر بزرگوار جب ہم مین سے کوئی نہوگا تو کون میرے مظلوم پر روئیگا
اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم برپا کریگا حضرت نے فرمایا ایسا خیال نکر اے فاطمہ اے پارہ جگر
میری اِنَّ نِسَاءَ اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَرِجَالَهُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ
اَهْلِ بَیْتِیْ تحقیق کہ عورتین میری امت کی روئینگی مصیبت پر زنان اہل بیت کے اور مرداونکے

روئینگے مردان اہل بیت کے حال پر اور ہر سال سامان ماتم اور مجلس عزا کو میرے حسینؑ کی برپا کرینگے
پس جب روز قیامت ہوگا تم شفاعت کرنا اون عورتونکی اور مین شفاعت کرونگا اون ہر دونکی اور جو
مومن روئیگا میرے حسینؑ غریب کے حال پر اوسکا ہاتھہ پکڑکے ہم داخل بہشت کرینگے یا فاطمۃ
کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ اے فاطمہ تمام آنکھین
روتی ہونگی روز قیامت کو مگر وہ آنکھہ جو مصیبت حسینؑ پر روئی ہوگی وہ آنکھہ ہنستی ہوگی اور بشارت
دی جائیگی ساتھہ نعمتہاے جنت کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِی مَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ
اِذْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِی الْمَنَامِ وَھُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا ابن عباس سے منقول ہے کہ مین
مدینے مین سوتا تہا کہ ناگاہ مین نے خواب مین دیکہا رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے تشریف لاتے ہین باحال
تباہ اور سر و ریش حضرت پر خاک پڑی ہے وَھُوَ بَاکِیُ الْعَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ اور وہ جناب محزون
و ملول ہین اور چشمہاے مبارک سے آنسو جاری ہین اور دو شیشے خون سے بہرے ہوے حضرت کے پاس ہین
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھَاتَانِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا عرض کی مینے یا رسول اللہ یہ
آپکا کیا حال ہے اور یہ شیشے کیسے ہین خون سے بہرے ہوے یہ سنکے وہ جناب اور شدت سے روے اور فرمایا
ھٰذِہٖ فِیْھَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَھٰذِہٖ اُخْرٰی مِنْ دِمَاءِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اے ابن عباس
میرے حسینؑ کو ظالمون نے شہید کیا اس ایک شیشے مین تو خون میرے حسینؑ کا ہے اور دوسرے مین
خون اوسکے اہل بیت اور اصحاب کا ہے یہ خواب دیکہکے غمناک اوٹہا مین اور کہتا تہا مین خدا خیر کرے
عجب طرحکا خواب دیکہا ہے مینے اور دوسری روایت مین ہے ابن عباس سے کہ پہر نکلا مین گہر
باہر پریشان ہوکے فَرَاَیْتُ وَاللّٰہِ الْمَدِیْنَۃَ کَاَنَّھَا ضَبَابٌ دیکہا مینے کہ ایک غبار نے مدینے کو گہیر لیا
اور آفتاب کو گہن لگا ہے وَرَاَیْتُ حِیْطَانَ الْمَدِیْنَۃِ عَلَیْھَا دَمٌ عَبِیْطٌ اور دیوارہاے مدینہ کو دیکہا
کہ خون سے افشان ہین منقول ہے کہ اوسوقت ایک جانور آیا کہ خون اوسکے پرون سے ٹپکتا تہا وَدَارَ
مِنْ قَبْرِ الرَّسُوْلِ یُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اس حال سے وہ جانور مرقد رسول خدا کے گرد پہرتا تہا اور
باواز بلند رو رو کے کہتا تہا اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَا آگاہ ہو اے محبوب خدا کہ تمہارا پیارا حسینؑ

قتل ہو گیا کربلا مین الا ذبح الحسین بکربلا آگاہ ہو اے رسول خدا کہ تمہارا پیارا نواسا مین
دغا پیاسا ذبح کیا گیا زمین کربلا مین فاجتمعت الطیور علیہ وھم یبکون وینوحون بہت سے
جانور گرد اوسکے جمع ہوکے نوحہ وشیون کرنے لگے اور اہل مدینہ اس ماجرے سے نہایت حیران تھے اور
دیکھتے تھے کہ اوس جانور کے پرون سے خون ٹپکتا ہے تا آنکہ جب خبر شہادت امام حسین مدینے مین آئی تو
لوگونکو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خدا کو خبر دینے آیا تھا شہادت امام حسین کی پھر وہ جانور موافق بعض
روایتونکے ایک باغ مین آیا کہ قریب مدینے کے تھا ووقع علی شجرۃ یبکی طول اللیل اور ایک درخت
پر بیٹھکے تمام شب باواز حزین رویا کیا وکان فی المدینۃ رجل یھودی ولہ بنت عمیاء
زمناء مشلولۃ والجذام قد احاط ببدنھا اور ایک یہودی تھا مدینے مین اوس کی ایک بیٹی تھی
نابینا زمین گیر ہاتھہ شل جذام سے تمام بدن افگار تھا اتفاقا وہ یہودی اپنی بیٹی کو اوس باغ مین چھوڑ کے
کسی کام کو گیا تھا اور اوس شب اوسکا آنا نہوا وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بھر رویا کی کہ اوسکا باپ شب بھر
کہانی کہا کرتا تھا حضرات مقام تامل ہے کہ وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بھر رویا کی اور نہ سوئی افسوس
تنہائی فاطمہ صغرا پر کیا حال ہوا ہوگا اوس بیمار کا کہ اوس بیمار کا تمام کنبہ چھٹ گیا تھا اور کوئی اوسکا
دلاسا دینے والا نہ رہا تھا القصہ وہ لڑکی رات بھر رویا کی فسمعت عند السحر بکاء الطیر پس
صبح کے قریب اوسنے آواز اوس جانور کی سنی کھینچکے آپ کو بدشواری اوس لڑکی نے اوس درخت کے نیچے
پہونچایا جسپر وہ جانور بیٹھا روتا تھا پس یہ حال تھا اوسکا کہ جب وہ جانور روتا تھا تو یہ بھی آواز حزین سے
رو کے جواب دیتی تھی اذا وقع قطرۃ من الدم علی عینیھا ففتحت ناگاہ ایک قطرہ خون اوس کے
پرون سے ٹپک کے اوسکی آنکھہ پر گرا باعجاز خون امام آنکھہ اوسکی روشن ہوگئی یہ ابھی حیران تھی کہ
دوسرا قطرہ اوسکی دوسری آنکھہ پر گرا وہ بھی اچھی ہوگئی پھر ایک بوند اوسکے ہاتھہ پر گری وہ بھی اچھا ہوگیا
پھر تو جو قطرہ ٹپکتا تھا وہ لڑکی اپنے تمام بدن پر ملتی تھی یہانتک کہ تمام بدن اوسکا اچھا ہوگیا اور وہ لڑکی
صحیح وسالم ہوگئی برکت خون امام غریب سے پس آیا باپ اوسکا فرای بنتا تدور ولم یعلم انھا
ابنتہ پس دیکھا اوسنے کہ ایک لڑکی صحیح وسالم باغ مین پھرتی ہے نہ پہچانا اوس نے کہ یہ میری بیٹی ہے

پوچھنے لگا ای لڑکی مین اپنی بیٹی مریضہ کو یہان چھوڑ گیا تھا وہ کیا ہو گئی اوسمین تو بالا قت حرکت
بھی نہ تھی اوس لڑکی نے کہا ای پدر مین ہی تو تیری بیٹی ہون وہ بولا کہ تو اچھی کیونکر ہوئی وہ بولی کہ ای
پدر ایک جانور درخت پر بیٹھا روتا ہی اور نہین جانتی ہین کہ کس غریب مظلوم ستم رسیدہ کا خون
اوسکی پرون سے ٹپکتا ہی اوسکی خون کی برکت سے مین اچھی ہوئی ہون فلما سمع کلامھا وقع
مغشیا علیہ یہ سنتے ہی وہ یہودی غش کہا کر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو وہ لڑکی اوس درخت کے نیچے
لائی جہان وہ جانور بیٹھا تھا فراٰہ واکرا علی الشجرۃ یأن من قلب حزین بما دہای
عما فعل بالحسین پس دیکھا اوسنے کہ وہ جانور درخت پر بیٹھا بی اختیار دل دردناک سے روتا ہی
احوال حسین پر یہودی نے کہا ایجانور تجھے قسم ہی اپنے خالق کی مجھے آگاہ کر اپنے احوال سے قدرت خدا اور
اعجاز امام دوسرا سے وہ طائر گویا ہوا اور بزبان فصیح کہنے لگا کہ ای یہودی کیا کہون حال اپنا
انی کنت واکرا علی بعض الاشجار مع جملۃ من الطیور عند الظہر ای
یہودی مین اور کتنے جانور وقت ظہر نے فکر سایہ درخت مین بیٹھے ذکر آب و دانہ مین مشغول تھے اذا بطائر
ساقط علینا وھو یقول ناگاہ ایک جانور خون آلودہ آیا اور ہمسے بولا ایھا الطیور تاکلون
وتتنعمون وای ہو تم ای جانور و تم کہاتے ہو اور سایہ مین خوش بیٹھے ہو ذکر آب و دانہ مین مشغول ہو
والحسین فی ارض کربلا فی ھذا الحر ملقی علی الرمضاء افسوس یہ خبر نہین کہ حسین
نواسا رسول خدا کا اس گرمی مین زمین کربلا پر پڑا ہی و راسہ مقطوع مرفوع علی الرمح
ونساؤہ سبایا اور سر اوس جناب کا کاٹ کر نیزے پر چڑہایا گیا اور اہل حرم ان حضرت کے
جو بیٹیان فاطمہ زہرا کی ہین مثل لونڈی اور غلامونکی قید ہوئی ہین آئی یہودی یہ احوال سنکر عجب
حال ہوا ہمارا اور سب خوشی ہماری ہبدل برنج ہوئی اور دوڑے ہم لبسوی صحرای کربلا فراینا
سیدنا فی ذلک الوادی طریحا الغسل من دمہ والکفن الرمل السافی علیہ
آہ دیکھا سید اپنے کو اوس جنگل مین زمین گرم پر پڑا ہوا خون مین اپنے غسل کئے ہوئے اور بجای کفن
خاک صحرا پڑی ہوئی فوقعنا کلنا علیہ نتمرغ بدمہ الشریف ونسوح علیہ

عجب حال ہوا چارا وہ نعش بیسر دیکھکر اور ہتھی بی اختیار گرا دیا آپ کو اوس نعش پر اور نوحہ و شیون
کرنے لگا کہ ہای حسین فرزند فاطمہ زہرا افسوس ای پارہ جگر علی مرتضی تو پیاسا ذبح ہو گیا پھر سب
جانور ایک ایک شہر کو اوڑ گئی تا خبر کریں سب کو اس مصیبت کی پس یہودی حیران ہوا اور فکر کی
اوس نی کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب قدر نہوتا تو خون اوس کا شفا واسطے ہر مرض کی نہوتا پس
یہ لڑکی وہ دونوں مسلمان ہوئی اور پانچ سو یہودی مسلمان ہوئی اس ماجری کو سنکے اور خوب روئی
فرزند رسول خدا کی مصیبت پر حضرات مقام غناک اور انکا ہی یہود تو یہ قدر شناسی کریں بلکہ
جانور اس قدر ماتم کریں اور رسم کہائیں حال امام پر وہ کون لوگ تھی جو اپنی تئیں مسلمان سمجھتے تھی
اور وہ کیسی مسلمان تھی جنھوں نے بعد قتل بھی پامالی کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گھوڑے
دوڑائیں پس بعضی روایتوں میں تو یہ ہی کہ عمر سعد شقی پکارا کون اب ایسا ہی جو نعش حسین پر گھوڑے
دوڑائی اور بعض روایت میں یہ ہی کہ خود کچھ شقی ہنستے ہوئی آئی اور بولا ای عمر سعد مبارک ہو تجھے
قتل حسین مگر ہماری ہاتھ سی کوئی زخم حسین کی بدن پر نہیں لگا ہمیں اتنی اجازت دی تا ہم بھی
اپنی دلونکی بخار نکالیں اور گھوڑی دوڑائیں نعش حسین پر قَالَ ذٰلِکَ لَہُم عمر سعد شقی بولا کہ تمہیں
اختیار ہی حسین کو اور اصحاب حسین کو پامال سم اسپان کرو کتاب کافی میں منقول ہی جب ارادہ کیا
اشقیائی گھوڑی دوڑانیکا نعش جناب امام حسین اور اصحاب حسین پر فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِکَ الْخَبَرُ
بِاَھْلِبَیْتِ الْحُسَیْنِ عَظُمَ ذٰلِکَ عَلَیْہِمْ جب یہ خبر مصیبت اہلبیت عصمت نے سنی اندوہ اونکا
زیادہ ہوا اور یہہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئی اور اہلبیت بہت مضطرب ہوئی چنانچہ بعض روایتوں میں ہی
کہ جناب زینب کا عجب حال تھا کبھی روتی ہوئیں جناب امام زین العابدین پاس آتی تھیں اور فرماتی تھیں
ای فرزند کیا غش میں پڑی ہو بابا پر تمہاری یہ ظلم ہوا چاہتا ہی اور کبھی منہ سوی مدینہ کر کی چلاتی تھیں
ای نانا دیکھو یہ فرزند تمہارا حسین اس مصیبت میں گرفتار ہی کہ بعد قتل بھی اس پر ظلم موقوف نہیں ہوتا ہے
کہ ظالم چاہتی ہیں کہ نعش بیسر پر گھوڑی دوڑا دیں اور کبھی منہ سوی لشکر اعدا کر کی چلاتی تھیں کہ آیا
تم میں سی کوئی مسلمان نہیں ہے کہ میری بھائی فرزند رسول خدا کی نعش کو بچا دی غرض کہ مولف

روایت کافی کی فضہ نے جب اہلبیت کو مضطرب دیکھا تو آگے جناب زینب سے عرض کی یا سیدتی
بنۃ سفینۃ کسر بہا فی البحر فخرج بہا فی جزیرۃ فاذا ہو باسد فقال یا ابا الحارث
انا مولی رسول اللہ ای سیدہ میری سفینہ آزاد کردہ رسول خدا کی کشتی جب دریا میں شکستہ ہوئی اور ایک
جزیرے پر وہ نکلا تو ایک شیر اوسے دکھائی دیا اوس نے کہا ای شیر میں غلام آزاد کردہ رسول خدا ہوں
فہمہم بین یدیہ حتی وقف علی الطریق پس وہ ہمہمہ کرتا چلا آگے اوس کے تا آنکہ اوس کو
برسر راہ پہونچا دیا پس ای خوزادی میری یہان بھی ایک شیر رہتا ہے اگر اجازت فرماؤ تو میں جاؤں
فاعلمہ ما ہم صانعون غدًا تو میں اوسے جا کے اس ظلم اشقیا کی خبر کروں جناب زینب نے یہ
سنکے فرمایا ای فضہ جلد جا کے اوسے خبر کر فمضت الیہ فقالت یا ابا الحارث فرفع راسہ
ثم قالت پس جا کے فضہ نے پکارا ای ابو الحارث اوس شیر نے سر اوٹھایا تو فضہ نے کہا اتدری
ما ارادوا بنوا امیۃ ان یصنعوا بجسد ابی عبد اللہ الحسین ای شیر آیا جانتا ہے کہ کس ظلم کا
ارادہ کیا ہے بنی امیہ نے جسم ابی عبد اللہ الحسین سے یریدون ان یوطوا الخیل علی ظہرہ ای شیر بنی امیہ
چاہتے ہیں کہ اب نعش حسین پر گھوڑے دوڑائیں اور نعش حسین کو پامال کریں فمشی حتی اقبل
الی المقتل یہ سنتے ہی وہ شیر جانب قتل گاہ روانہ ہوا جب پہونچا مقتل میں اور نعش گلو بریدہ
امام اوسے نظر پڑی وضع یدیہ علی جسد الحسین تو دونوں ہاتھ کس محبت سے جسم حضرت پہ
رکھکے کھڑا ہوا اور بعضی روایتوں میں ہے کہ روتا تھا کبھی نعش اقدس پر منہ ملتا تھا اور کبھی سوے
آسمان سر اوٹھا کے دیکھتا تھا اور کہتا تھا رب انظر الی ابن بنت نبیک قتلوہ عطشانا بغیر
ذنب خدایا دیکھ حال فرزند دختر رسول خدا کا کہ قتل کیا اسے پیاسا بیگناہ اب چاہتے ہیں کہ اس کی
نعش پر گھوڑے دوڑائیں غرض جب وہ لعین اوس ارادہ فاسد پر آپے مستعد ہو کے آئے تو دیکھا کہ ایک
شیر بیٹھا ہے عمر سعد بولا یہ فتنہ ہے اسے مشہور نکرو اور پھر گئے وہ وہاں سے پس سبحان اللہ جانوروں نے
تو یہ وفا کی اور کلمہ گویوں کو کسیطرح حضرت پر رحم نہ آیا پس آگے خیمہ اہل بیت کو لوٹ لیا جناب سید الساجدین
بستر بیماری سے اوٹھا کے طوق و زنجیر میں گرفتار کیا اور راہی کوفہ ہوئے اور وہ ظلم کئے اہل بیت پر کہ کفار

پر بہی وہ ظلم کسینی کبہی نکئی تہی روایت چہل و ہفتم احوال دعبل اور زن فاحشہ کی مجلس عزا مین اگ لینی آئی کا اور آتا اہل بیت کا کو فیین اور حال سرجناب عباس خیر الناس عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا سے منقول ہی کہ پسر دعبل خزاعی نے کہا کہ جب وقت وفات دعبل قریب ہوا تو زبان اوسکی بند ہو گئی اور منہ اوسکا سیاہ ہو گیا یہ حال دیکہکی نہایت مین خوفناک ہوا اور بسبب خجالت کی آدمیو نسے مین نے اسے چہپایا اور اوسی مکان خلوت مین غسل دیکر دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تہا کہ باپ میرا مداح اہل بیت تہا اور انجام کار اوسکا کیا ہوا غرض وہ دن گذرا اور شب کو مین سویا فَرَاَیْتُہٗ فِی مَنَامِی بِوَجْہٍ اَبْیَضَ وَاللِّبَاسِ الْفَاخِرِ فِی جِسْمِہٖ ناگاہ مین نے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا کہ چہرہ اوسکا نورانی ہی اور جامہ نفیس پہنے ہی پوچہا مین نے ای بابا مینے تمہین وقت مرگ کی اوس صورت سے دیکہا تہا اور اب اس طرح سے دیکہتا ہون دعبل نے کہا ای فرزند تو نے دیکہا تہا مجہکو کہ زبان میری بند ہو گئی تہی اور منہ سیاہ ہو گیا تہا سبب اسکا یہ ہی کہ مین شراب خوار تہا لیکن پروردگار رحیم نے مجہی بخشا ہی مینے کہا ای پدر ماجرا مفصل بیان کرو کہ کیا چیز باعث ہوی تمہاری بخشش کی کہا دعبل نے کہ مجہی قبر مین رکہا تو نے تو وہی صورت تہی میری اور عجب وقت تنہائی تہا ناگاہ قبر مین جناب رسول خدا تشریف لائی اور مجہسے فرمایا اَنْتَ دِعْبِلُ رَاثِیْ شُہَدَاءِ اَھْلِبَیْتِیْ قُلْتُ نَعَمْ تو ہی دعبل ہی مرثیہ کو میری شہدا اہل بیت کا عرضکی مین نے فدا ہون مین ہی ہون دعبل فَقَالَ اَنْشِدْ لِیْ فَاَنْشَدْتُہٗ حضرت نے فرمایا کہ مجہی مرثیہ مصیبت اہل بیت مین پڑہ مین نے یہ مرثیہ شروع کیا لَا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّھْرِ اِنْ ضَحِکَتْ وَاٰلُ اَحْمَدَ مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُھِرُوْا یعنی نہ ہنسا ئے خدا زمانیکو جس وقت زمانہ قصد ہنسنے کا کری درحالیکہ اہلبیت رسول خدا ظلم و ستم رسیدہ ہون اور ایکدن زمانہ مین چین نپاین اَنَا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ یَبْکِیْ حَتّٰی فَرَغْتُ مِنْ اِنْشَادِہٖ دعبل کہتا ہی کہ مین مرثیہ پڑہتا تہا اور رسولخدا روتی تہی تا انکہ پڑہ چکا اور جب حضرتکو رونی سے افاقہ ہوا تو فرمایا مرحبا اسے دعبل کیا خوب مرثیہ کہا تو نے پہر جامہ سفید کہ پہنی تہی اوتار کی مجہی عنایت کیا اور میری عفو تقصیر کی لیے درگاہ الٰہی مین

دست مناجات اوٹھاکر دعا کی کہ خدایا یہ دوست ہیں اہل بیت کا ہی اسکو گناہ بخش اور منہ کو اسکی سفید کر حضرت کی دعا سے منہ سیہ نورانی ہو گیا اور بہشت میں داخل ہوا زہے نصیب کہ جنکی شفاعت خواہ سید انبیا ہوں وحکی ان امرأة ذات فحش کانت معهودة فی المدینة کتب معتبرہ میں نقل ہے کہ ایک عورت فاحشہ مدینہ میں رہتی تھی ولما جاء ذکر ان موالینا علی ماتم الحسین اور اوسکی ہمسایہ میں ایک مرد دیندار رہتا تھا کہ ہمیشہ اوقات اوسکی ماتم جناب سید الشہدا مظلوم کربلا میں بسر ہوتی تھی ایک دن چند مومن اوسکے گھر مجلس میں جمع تھے مرثیہ پڑھتے تھے اور روتے تھے حال غریبی پر حسین فرزند رسول الثقلین کے فامرهم باصنع طعام صاحب خانہ نے خادم سے کہا کہ عزاداران حسین مظلوم کے لیے کچھ طعام تیار کر وہ غلام درستی طعام کرکے آپ بھی رونے میں مشغول ہوا فدخلت المرأة الفاحشة ترید نارا ناگاہ وہ زن فاحشہ آگ لینے کو اوس مکان میں آئی واذا بالنار قد انطفت من غفلتهم عنها اور وہ آگ انکی غفلت سے افسردہ ہو گئی تھی فعالجتها تلك الفاحشة بالنفخ ساعة طویلة اوس عورت نے جو آگ کو افسردہ پایا اور ان لوگوں کو مشغول گریہ وزاری میں پایا وہ عورت خود اوسے پھونکنے لگی اور درست کرنے لگی اور دیر تک اوسمیں مشغول رہی حتی انتفخت یداها ودرفت عیناها تا آنکہ ہاتھ اوسکے جل گئے اور آنسو اوسکی آنکھوں سے نکل آئے غرض جب آگ روشن ہوئی بقدر حاجت لیکے اپنے گھر چلی گئی اور دوپہر کو وہ عورت تھوڑا سو رہتی تھی جب دوپہر ہوئی تو آنکھ اوسکی لگ گئی واذا هی ترى طیفا کان القیامة قد قامت و اذا بزبانیة جهنم یسحبونها بسلاسل من نار ناگاہ دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور زنجیر آتشین اوسکے گلے میں ڈالکے فرشتے اوسے سوے جہنم کھینچے لیے جاتے ہیں وهم یقولون یا زانیة غضب الله علیك وامرنا ان نلقیك فی نار جهنم اور وہ فرشتے کہتے ہیں اے زانیہ خداوند عالم تجھپر غضبناک ہوا ہے اور حکم کیا ہے ہمیں کہ یونہیں لیجاکے تجھے قعر جہنم میں ڈالدیں ایها الناس کیا ہراس ہوگا اوسے وهی تستغیث فلا تغاث وتستجیر فلا تجار پس وہ فریاد کرتی ہے اور کوئی اوسکی فریاد کو نہیں پہونچتا اور وہ پناہ مانگتی ہے اور کوئی اوسے پناہ نہیں دیتا تا آنکہ وہ اسی حال سے کنارہ جہنم پر پہونچی اور چاہتے

فرشتے کہ اوسے جہنم مین ڈالدین وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ یَصِیْحُ بِھِمْ خَلُّوْھَا کہ ناگاہ ایک شخص تشریف
لائی اور فرشتونکو پکارے چہوڑدو اوسے ہرگز جہنم مین نڈالنا کیون اسے ایذا دیتے ہو سبحان اللہ خیال
کیجیے اس غلام نوازیکو ملائکہ نے عرض کی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا سَبَبُھَا ای فرزند رسول خدا ہمین
خدا کا حکم ہوا ہے کہ اسے جہنم مین ڈالدین اور آپ اسے بچاتے ہین سبب کیا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے فرمایا ہان
مین بچاتا ہون اسے اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ یَعْمَلُوْنَ عَزَائِیْ وَقَدْ اَوْقَدَتْ لَھُمْ نَارًا یَعْمَلُوْنَ بِھَا
طَعَامًا کیونکر نہ بچاؤن اسے کہ یہ داخل ہوئی ایک گروہ پر کہ وہ میرے حال پر روتے تہے اسنے اونکے طعام
کرنیکی کیسی مشقت اوٹھائی کہ ہاتھہ اسکے جل گئے اور آنسو اسکی آنکھون سے نکل آئے پہر مین کیونکر اسے دیکھون
جہنم مین داخل ہوتے پس کیا مرتبہ ہے تمہارے آقا کا یہ سنتے ہی فرشتے اوس سے جدا ہوئے اور عرض کرنے لگے
حُبًّا وَکَرَامَةً یَا ابْنَ الشَّافِعِ وَابْنَ السَّاقِیْ بسر و چشم آپ کا فرمان بجالاوینگے ای فرزند شافع
محشر ای پسر ساقی کوثر پس وہ عورت دوڑکے قدم شریف پر گر پڑی اور بولی قربان ہون تم کون ہو
جو اسوقت میری ایسی بیکسی مین کام آئے اور تمہاری بدولت عذاب سے مین رہائی پائی قَالَ
اَنَا الْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ آہ اونہون نے فرمایا ای عورت مین پسر علی ابن ابیطالب ہون یعنی جسے اہل
کوفہ نے مثل گوسفند کے پیاسا ذبح کیا مین وہ ہون کہ جسکے عزاداروںکی خدمتمین تو نے اپنے ہاتہہ جلائے
پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹھی اور پہر داخل ہوئی مجلس مین اور حال بیان کیا اور خوب روئی
فرزند فاطمہ زہرا کیلیے اور اہل مجلس نے شور واویلا واصیبتا بلند کیا پہر اوس عورت نے اپنے افعال
بد سے توبہ کی سب کے سامنے سنا حضرات حال اپنے آقا کا خوشا حال اون عاشقان حسین کا جو شب
و روز اپنے آقا کیلیے گریہ و بکا مین مشغول رہتے ہین پس رؤو ای عاشقان حسین کہ اوس مولا کو تمہارے
تین دن پانی ندیا وَھُوَ یَسْتَغِیْثُ فَلَا یُغَاثُ وَیَسْتَجِیْرُ فَلَا یُجَارُ اور خیال کیجیے کہ وہ فریادرس عالم
اور شافع محشر فریاد کرتا تہا اور کوئی اونکی فریاد کو نہ پہونچتا تہا اور کیسے کیسے پناہ مانگتے تہے اور کوئی پناہ اونہین نہ دیتا تہا اور فرماتے
ھَلْ مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا ھَلْ مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا کہ ہمین پناہ دے آیا کوئی
فریادرس ہے کہ ہماری فریاد کو پہونچے ھَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کوئی ایسا ہے

کہ اس بلاکو اہل بیت رسول خدا سے دفع کرے اور کوئی اوسے جواب نہ دیتا تھا سوا تیر و شمشیر مارنیکے حتی ذُبِحَ طِفْلُهُ الرَّضِيعُ فِي حِجْرِهِ یہانتک کہ اوسکے فرزند شیرخوار کو تیر مارا وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهُ اور زبان بار بار چباتے تھے پیاس سے اور پانی مانگتے تھے اور کوئی نہ دیتا تھا وَذَبَحُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور اوس تین دن کے پیاسے کو ذبح کیا مثل گوسفند قربانی کے اور اہل حرم کو اوسکے لوٹ لیا اور عمر سعد نے اوسدن مقام کیا تا دوپہر روز دوم فَجَمَعَ قَتْلَاهُ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ وَتَرَكَ الْحُسَيْنَ وَأَصْحَابَهُ ایہا الناس روؤ اور خاک اوڑاؤ کہ یہ امر رونیکا ہے کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے اپنے کشتگان نجسکو کہ وہ ہزارون تھے اونہین غسل دیا اور اونپر نماز پڑھی اور اونہین دفن کیا اور چھوڑ دیا بے دفن و کفن پارہ جگر زہرا اور نور چشم رسول خدا کو بیسر خاک و خون مین غلطان ریگ گرم کربلا پر پڑا ہوا اوس شخص کو جسے رسول خدا اپنے سینے پر سلاتے تھے اور کاندہے پر چڑہاتے تھے سر اقدس کو اوسکے نیزے پر چڑہایا اہل حرم کو اوس کے بے مقنعہ و چادر شترہای برہنہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کو طوق و زنجیر مین گرفتار کر کے جانب کوفہ روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب داخل کوفہ ہوے تو آگے سر شہیدونکے وَمِنْ خَلْفِهِمْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ مُشَقَّقَاتٍ نَاشِرَاتٍ لَاطِمَاتٍ بَاكِيَاتٍ اور پیچھے سرونکے اہل بیت حسین اس حال پریشان سے تھے کہ چاک گریبان بال سرونکے کھلے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوے وَفِي حُجُورِهِنَّ الْأَطْفَالُ يَرُدُّونَ إِلَى الرُّؤُوسِ وَيَبْكُونَ اور گودیونمین اون بیوارثونکے ننھے ننھے بچے تھے وہ بھی سرونکو دیکھکر گھبرا گھبرا کے روتے تھے وَفِيهِنَّ بِنْتُ الْحُسَيْنِ ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَحَوْلَهُنَّ أَقْوَامٌ كَثِيرَةٌ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَيْفٌ مُجَرَّدٌ اور اونمین ایک لڑکی جناب امام حسینؑ کی تین برس کی تھی اور گرد اونکے بہت ملعون تلوارین کھینچے ہوے تھے اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہو ہو کر روتی تھی اور کہتی تھی أَيْنَ أَبِي أَيْنَ أَبِي کہان گئے بابا میرے کہان گئے بابا میرے راوی کہتا ہے کہ ابن زیاد نے حکم کیا کہ اہل بیت کو مع سرون کے کوچہ و بازار مین پھراوے پس وہ شقی موافق حکم اوس لعین کے شہر مین پھرانے لگے فَلَمَّا دَنَتِ النُّوقُ قَبْرَ مُسْلِمِ ابْنِ عَقِيلٍ بَكَتِ النِّسَاءُ بُكَاءً شَدِيدًا پس جب اونٹ اون بیکسونکے قبر مسلم تک پہونچے اور اونہین معلوم ہوا کہ یہ قبر ایلچی حسینؑ کی ہے سب بیساختہ نعرے مار کر روئین فَرَأَيْتُ صَبِيًّا تَبْكِي

وَتَقُوْلُ آہ آہ راوی کہتا ہی دیکھا مین نے اون مین ایک لڑکی کو کہ وہ نہایت بیقراری سے روتی تہی
اور بار بار آہ آہ کرتی تہی حَتّٰی اَلْقَتْ نَفْسَہَا مِنْ اَعْلَی الْبَعِیْرِ تا آنکہ اوس نے آپکو اونٹ سے گرا دیا اور قبر
مسلم سے خطاب کر کر یون بین کرنے لگی یَا اَبَتَاہُ یَا اَبِیْ عَیْنِ اَدْنِیْ قَبْرَکَ ہائے ای مظلوم بابا میری کِن
انکہون سے دیکہون مین قبر تمہاری لَیْتَنِیْ کُنْتُ اَلْیَوْمَ عَمْیَاءً ای بابا کاش مین آجکی روز اندہی ہوتی
یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوْا اَخَاکَ الْحُسَیْنَ ظَمْآنًا ای بابا تمہاری بہائی حسین کو ظالمون نے پیاسا ذبح کیا
وَسَلَبُوْنَا وَلَمْ یَتْرُکُوْا عَلٰی رُؤُسِنَا قِنَاعًا وَخِمَارًا ای بابا ہمکو ایسا لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ
ہماری چہین لیئے یَا اَبَتَاہُ لَطَمُوْا عَلٰی خُدُوْدِنَا ای بابا ہمین بی والی وارث جانکی ظالمون نے طمانچے
مارے کہ ابتک نیل اونکی باقی ہین اور ای بابا بہائی ہماری ہمسے چہٹ گئی معلوم نہین کہ حال اونکا کیا ہوا
ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِیْہَا وَصَاحَتْ وَبَکَتْ حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْہَا پہر قبر پدر سے لپٹ کر اس قدر روئی
کہ روتے روتے بیہوش ہوگئی لوگون نے قبر سے چہڑا کر اونٹ پر بٹہایا اور قافلہ آگے چلا راوی کہتا ہی سب
سرون مین مقدم ایک سر تہا مثل چاند کے روشن مشابہ بصورت رسول خدا وَالنُّوْرُ یَخْرُجُ مِنْ
بَیْنِ ثَنَایَاہُ وَھُوَ یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ کَاَنَّہٗ یَتْلُوْ شَیْئًا اور نور اوسکی دانتون سے ساطع تہا اور ہونٹ
اوسکی حرکت کرتی تہی جیسے کچہہ پڑہتا ہی لیکن دونون ہونٹ خشک تہی معلوم ہوتا تہا کہ بہت پیاسا
مارا گیا ہی لوگون سے پوچہا مین نے یہ سر کس کا ہی وہ بولے یہ سر حسین ابن علی کا ہی کہ جسپر تین دن پانی
بند رہا اور پیاسا پانی کہتا ذبح کیا گیا قَالَ قَاسِمُ ابْنُ الْاَصْبَغِ الْمُجَاشِعِ رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْہًا
عَلٰی فَرَسٍ قَدْ عَلَّقَ فِیْ لَبَبِ فَرَسِہٖ رَاْسَ شَابٍّ کَاَنَّہٗ قَمَرُ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ قاسم ابن اصبغ کہتا ہی کہ دیکھا مینے
ایک لعین کو گہوڑے پر سوار سر ایک نوجوان کا مثل چودہوین رات کی چاند کے شکاربند مین باندہی ہی اور جب وہ گہوڑا دوڑاتا ہے
تو وہ سر زمین پر ٹہوکرین کہاتا ہی اوس شقی سے پوچہا مینے کہ تو کون ہی وہ شقی بولا کہ حرملہ ہون کاہل اسدی سے وہ لعین فَقُلْتُ لَہٗ
لِمَنْ ھٰذَا الرَّاْسُ پس کہا مین نے اوس سے یہ سر کس کا ہی جسے تو اس ذلت سے شکاربند مین باندہی ہے
قَالَ رَاْسُ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَلِیٍّ وہ بولا یہ سر عباس ابن علی کا ہی جو علمدار حسین تہا افسوس
کہان تہے حسین جو دیکہتے سر اپنی قوت بازو کا جسکی مرنے سے رو رو کہتے تہے وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ

اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَهْرِیْ ای بهائی میرے عباس تیرے مرنے سے کمر حسینؑ کی ٹوٹ گئی کیا حال ہوا حضرت کا
جو دیکھتے سر عباس کو شکار بند میں لٹکتے ہوے روایت چہل و ہشتم خود بخود چکی چلنی خانۂ جناب سیدہ
مین اور آنا جناب فاطمہؑ کا ناقۂ جنت پر سوار ہوکے میدان حشر مین اور دوستداران
اہلبیت کی شفاعت کرنا اور آنا اہلبیتؑ کا کوفہ مین اِنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَدْعُوْ عَلِیًّا فَاَتَیْتُ بَیْتَهٗ فَنَادَیْتُهٗ فَلَمْ یُجِبْنِیْ وَالرَّحٰی تَطْحَنُ وَلَیْسَ
مَعَهَا اَحَدٌ روایت کی ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے مجھے جناب امیرؑ کے بلانیکو بہیجا
دولت سرائے جناب امیرؑ پر پس مین نے آواز دی حضرت نے مجھے جواب ندیا اور چکی خود بخود چلتی تہی اور
کوئی اوسکے پاس نہ تہا فَنَادَیْتُهٗ فَخَرَجَ وَاَصْغٰی اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ شَیْئًا لَمْ اَفْهَمْهُ پس پہر
آواز دی مین نے تو جناب امیرؑ باہر تشریف لائے اور جناب رسول خدا گوش رکہے سنتے تہے پس حضرت نے جناب امیرؑ سے
کچہہ فرمایا کہ مین اوسے نہ سمجہا فَقُلْتُ عَجِبْتُ مِنَ الرَّحٰی فِیْ بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ مَا عِنْدَهَا اَحَدٌ
پس مین نے عرض کی تعجب ہے مجہے اوس چکی سے کہ خانۂ جناب امیرؑ مین چلتی ہے اور کوئی اوسکے پاس نہیں ہے
قَالَ اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَةَ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهَا وَجَوَارِحَهَا اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا جناب رسول خدا نے فرمایا اے اباذر
تحقیق کہ خدا نے میری بیٹی فاطمہ زہرا کے قلب اور تمام جوارح مین ایمان اور یقین بہر دیا ہے
وَاِنَّ اللّٰهَ عَلِمَ ضُعْفَهَا فَاَعَانَهَا عَلٰی دَهْرِهَا وَکَفَاهَا اور حقتعالی نے جانا ضعف اور ناتوانی کو
فاطمہؑ کی پس اعانت کی خدا نے فاطمہ کی حال پر اور کفایت کی اوسکی اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی
مَلٰٓئِکَةً مُوَکَّلِیْنَ بِمَعُوْنَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اے اباذر آیا نہین جانتے تم کہ خدا تعالی کے
بہت سے فرشتے ہین کہ وہ مقرر ہین واسطے خدمت اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ ایک شمہ ہے
رتبہ جناب سیدہ سے جو اس دنیا مین تہا اور اوس مخدومہ کا مرتبہ تو روز قیامت کو یہ ہوگا کہ جسدن
ملائکہ خوف خدا سے سر جہکائے کہڑے ہونگے اور انبیاء اولوا الاعزام خوف و بیم سے نفسی نفسی پکارتے ہونگے
ایسے وقت مین جناب سیدہ کا یہ مرتبہ ہوگا جیسا کہ امالی مین ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے
فرمایا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ تُقْبِلُ ابْنَتِیْ فَاطِمَةُ عَلٰی نَاقَةٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ کہ جب روز

قیامت ہوگا اینگی بیٹی میری فاطمہ اوپر ایک ناقہ جنت کی سوار مدبّجۃ الجنبین عزین ہوگی
پیشانی اوس ناقی کی دیباسی خطامھا من لؤلؤ رطب اور مہار اوسکی موتیونکی ہوگی قوائمھا
من الزمرد الاخضر ذنبھا من المسک الاذفر پاؤن اوسکی زمرد سبز کی ہون گی دم اوسکی مشک
نافکی ہوگی عیناھا یاقوتتان حمراوان آنکھین اوسکی دو یاقوت سرخ کی ہونگی وان علیھا قبۃ من
نور یری ظاھرھا من باطنھا وباطنھا من ظاھرھا داخلھا عفو اللہ وخارجھا
رحمۃ اللہ اور پشت ناقہ پر ایک قبہ ہوگا نور کا کہ ظاہر اوس کا باطن سی نمایان ہوگا اور باطن
اوسکا ظاہر سی نمایان ہوگا اور داخل اوسکا تو عفو خدا ہی اور خارج اوسکا رحمت خدا ہی وعلی
راسھا تاج من نور للتاج سبعون رکنا اور اوپر سر جناب فاطمہ کی ایک تاج نور کا ہوگا
اوس تاج کی ستر رکن ہونگی کل رکن مرصع بالدر والیاقوت تضیٔ کما تضیٔ الکوکب
الدری فی افق السماء اور ہر رکن مین اوس تاج کی موتی اور یاقوت جڑی ہونگی اور وہ روشن ہونگے
جیسے ستارہ ہای درخشندہ روشن ہوتی ہین آسمان پر وعن یمینھا سبعون الف ملک وعن
شمالھا سبعون الف ملک اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتی ہون گی اور بائین جانب ستر ہزار فرشتی
جلو دار ہونگی وجبرئیل اخذ بخطام الناقۃ وینادی باعلی صوتہ اور جبرئیل کی ہاتہ مین مہار
ناقہ جناب سیدہ ہوگی اور باواز بلند پکارتی ہونگی یا اھل المحشر غضوا ابصارکم حتی تجوز فاطمۃ
ای اہل محشر بند کرو آنکھین اپنی تا آنکہ گذر جائین فاطمہ دختر رسول خدا فتسیر حتی تحاذی عرش
ربھا جل جلالہ فتزخ بنفسھا عن ناقتھا وتقول پس اسطرح سی جناب فاطمہ تشریف
لائین گی تا آنکہ جب زیر عرش پہونچینگی تو ناقی سی اپنی کو گرا دین گی اور عرض کرین گی الہی وسیدی
احکم بینی وبین من ظلمنی ای پروردگار میری ای سید میری ای آقا میری حکم کر تو درمیان میری
اور اون لوگون کی جنہون نی ظلم وستم کیی ہین اللھم احکم بینی وبین من قتل ولدی خداوندا
حکم کر مجہہ مین اور اون لعینون مین جنہون نی میری فرزند کو بیگناہ قتل کیا ہی فاذا النداء من قبل اللہ
عزوجل یا حبیبتی سلینی تعطی واشفعی تشفع پس ایک آواز جانب پروردگار عالم عزوجل سے

آئینگی ای حبیبہ میری ای فرزند حبیب میری کی سوال کر مجھسے کہ مین وہ عطا کرون اور شفاعت کر مین شفاعت تیری قبول کرون فو عزتی وجلالی لا اجازنی ظلم ظالم پس قسم ہی مجھہ اپنی عزت وجلال کی کہ آج کے روز نہ تجاوز کریگا ظلم کسی ظالم کا فتقول الٰہی وسیدی ذریتی وشیعتی وشیعۃ ذریتی ومحبی ومحب ذریتی پس جناب سیدہ عرض کرینگی ای پروردگار میری اور ای سید میری بخش واسطے میری میری ذریت کو اور میری شیعونکو اور میری ذریت کی شیعونکو اور میری دوستونکو اور میری ذریت کی دوستونکو فاذا بالنداء من قبل اللّٰہ جل جلالہ این ذریۃ فاطمۃ وشیعتھا ومحبوھا ومحبوا ذریتھا پس آواز جانب پروردگار سی آئیگی کہان ہے ذریت فاطمہؑ زہرا کی اور شیعہ اوسکی اور دوست اوسکی اور دوست اوسکی ذریت کی فیقبلون وقد احاطت بہم ملائکۃ الرحمۃ پس وہ سب آئینگی اور ملائکہ رحمت اونکی گرد ہونگی فتقدمھم فاطمۃ علیھا السلام حتی تدخلھم الجنۃ پس آگی ہو جائینگی اون سب کی جناب فاطمۂ زہرا علیہا السلام تا انکہ داخل کرینگی اپنی ساتھہ انکو جنت مین کیون حضرات جناب فاطمہؑ زہرا اس توقیر سی محشر مین آکر اپنی غلامونکو جنت مین لیجائینگی اور اونکی ذریت کو ظالم شتر ہای بیکجاوہ پر چڑہا کر دربدر بلوائی عام مین پہرائین افسوس جنکا خادم جبرئیل امین ہو اوسکی عترت کو مثل زنان یہود ونصاری کی ذلت سے قید کرین افسوس کجا دختران فاطمہؑ اور کجا بازار کوفہ چنانچہ مسلم گچکار کہتا ہی کہ مین مرمت دارالامارہ کوفہ مین مصروف تہا ناگاہ صدای شیون و ماتم ایک جانب سی بلند ہوئی پس مین نی ایک خادم سی کہا یہ شور وغل کیسا ہی آہ کس منہہ سی کہون کہ کیا کہا اوس شقی نی قال الساعۃ اتوبراس خارجی خرج علی یزید وہ لعین بولا کہ اسوقت سر ایک خارجی کا لائی ہین کہ اوس نی خروج کیا تہا یزید پر فقلت ومن الخارجی پس مین نی کہا کہ وہ خارجی کون تہا قال حسین ابن علیؑ وہ کافر بولا اوسی حسین ابن علیؑ کہتے ہین پس مین نی اپنی منہ پر طمانچہ مارا اور وہان سی اوتر کی کنارہ کوفہ تک پہونچا تو دیکھا مین نی کہ لوگ انتظار مین سر ہای شہدا اور اسیران آل عبا کی کہری ہین کہ ناگاہ چالیس اونٹون پر اولاد جناب فاطمہؑ سوار یعنی بیبیان جناب سیدہ کی مع اطفال خردسال با حال پریشان چلی آتی ہین واذا بعلی ابن الحسین

عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا ناگاہ دیکہا مین نے کہ جناب سید الساجدین ایک
شتر برہنہ پر سوار صدمہ طوق سے گردن کی رگون سے خون روان ہی اور بیساختہ روتے ہین وَصَارَ اَهْلُ الْكُوفَةِ
يُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ بَعْضَ التَّمْرِ وَالْخُبْزِ وَالْجَوْزِ اور بچی جو بہوک سی بلبلاتی ہین تو اہل کوفہ اوپر رحم
کہا کی کچہہ خرمی اور روٹیان اور جوز تصدق کر کر اون لڑکون کو دیتی ہین جناب ام کلثوم نی اونسی پکار کے
فرمایا یَا اَهْلَ الْكُوفَةِ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَيْنَا حَرَامٌ ای اہل کوفہ کیا غضب کرتی ہو ہم آل نبی ہین
صدقہ ہم پر حرام ہی وَصَارَتْ تَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَيْدِي الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاهِهِمْ وَتَرْمِيْ بِهٖ
اِلَی الْاَرْضِ وہ بچی ماری بہوک کی منہ مین رکہہ لیتی تہی تو جناب ام کلثوم ہاتہون سی چہین لیکی اور منہ سے
نکال کی زمین پر پہینک دیتی تہین یہ مصیبت اہل بیت کی دیکہکی زنان کوفہ بی اختیار روتی تہین حضرات
یہ مقام رونی کا ہی کیونکر نہ روتین زنان اہل کوفہ کہ ایکدن اوسی کوفی مین انہین زینبؑ ام کلثومؑ کا
یہ رتبہ تہا کہ جناب امیر تو بادشاہ تہی اور یہ صاحبزادیان شاہزادیان کہلاتی تہین اور اونکی در تک
فرشتونکو بی اذن گذرنا محال تہا آہ وہی شاہزادیان زینبؑ و ام کلثومؑ جنکی ماں کا تابوت شب کو اوٹہا تہا اون
بازار کوفہ مین شتران برہنہ پر سوار بالون سی منہ چہپائی ہوی دربار ابن زیاد کی طرف جاتی تہین مسلم
کہتا ہی کہ پہر ایک شور و غل بلند ہوا ناگاہ دیکہا مین نے کہ سر شہیدونکی لاتی ہین اور سبکے آگی نیزہ پر سر امام
مظلوم کا ہی جناب زینبؑ نی جو ہین دیکہا سر اپنی برادر کا اس زور سی سر اپنا دیمارا کہ ماتہا مجروح ہوگیا
اور خون بہنی لگا اور ماتم برادر مین سر اقدس سی مخاطب ہوکر یہ کہنی لگین شعر يَا هِلَالًا لَمَّا اسْتَتَمَّ
كَمَالًا + غَالَهٗ خَسْفُهٗ فَاَبْدَا غُرُوْبًا یعنی ای ماہ فلک امامت ابہی تو تو کمال کو بہی نہ پہونچا تہا
ظلم سی ظالمونکی تجہی گہن لگا آخر تو غروب ہوگیا اور جہان روشن تاریک ہوگیا شعر مَا تَوَهَّمْتُ يَا شَقِيْقَ
الْفُؤَادِ + اِنَّ هٰذَا مُقَدَّرًا مَكْتُوْبًا ای بہائی میری مجہکو یہ گمان نہ تہا کہ مین تم سی پردیس مین
بچہڑ جاؤنگی اور یہ تقدیر مین تہا کہ تم یون تشنہ لب شہید ہو جاؤگی اور مین یون دربدر پہرونگی
شعر يَا اَخِيْ قَلْبُكَ الشَّفِيْقُ عَلَيْنَا مَا لَهٗ قَدْ قَسٰى فَصَارَ صَلِيْبًا ای بہائی تم تو اپنی زینبؑ
بہن پر بہت شفیق و مہربان تہی کیا ہو گیا کہ تمنی دل اپنا سخت کر لیا مجکو یہ تم سی توقع نہ تہی شعر

یا اخی فاطمۃ الصغیرۃ کلّمہا + فقد کاد قلبہا ان یذوبا ای بھائی اپنی دختر یتیم فاطمہ صغرا
کی خبر لو اوس نے تمہارے ماتم مین عجب حال بنایا ہے شعر یا اخی لو تری علیّا الذی الاسیر مع الیتیم
لا تطیق وجوبا ای بھائی نہ دیکھہ سکو گے تم اپنے فرزند یتیم زین العابدین کو کہ جسم نازنین اوسکا مجروح ہے
اور دل نازک اوسکا سخنان سخت سے بہت مجروح ہے شعر وکلّما اوجعوہ بالضرب ناداک + بالذل
وفیض دمعہ مسکوبا ای بھائی جب یہ ظالم تمہارے بیمار کو تازیانہ مارتے ہین تو وہ تم کو کس یاس سے
پکارتا ہے جب تم جواب نہین دیتے تو اپنی بیکسی پر بہت روتا ہے شعر یا اخی ضمّہ الیک وقرّبہ و
سکّن فوادہ المرعوبا ای بھائی عابد بیمار کو چھاتی سے لگاؤ اور اوسے تسلی دو کہ وہ نہایت بیدل
ہو رہا ہے شعر عزیزنا ما لک ان اردت مغیبا + یا اخی بالرجوع وعدا قریبا ای برادر اگر تم اپنے
یتیمون سے پنہان ہوتے ہو تو کچھہ وعدہ قریب کر جاؤ کہ کب اون سے ملوگے مین کہان تک سمجھاؤن کہ
خود دل میرا اونکو روتا دیکھکے ٹکڑے ہوتا ہے اور یتیم صغیر تمہارے رو رو کے مجھسے پوچھتے ہین کہ ای پھوپھی جان
بابا ہمارے کہان ہین جگر میرا شق ہوتا ہے اور کچھہ بن نہین آتا کہ کیا جواب دون انہین شعر ما اذلّ
الیتیم حین ینادی + بابیہ ولا یری مجیبا ای بھائی کس صدای محزون و غمناک سے یتیم تمہارے
تمکو بابا بابا کہکے پکارتے ہین اور تم انکو کچھہ جواب نہین دیتے پس دوست و دشمن بیان زینب خاتون کے
رونے لگے اور اون بیکسونکو دربار ابن زیاد مین داخل کیا تو پہلے اوس لعین نے سر جناب امام حسین کا طلب کیا
پس لائے اوس سر اقدس کو ایک طشت طلا مین رکھدیا فجعل ینظر و یتبسّم وکان بیدہ قضیب
فجعل یضرب بہ ثنایاہ ویقول پس وہ لعین اوس سر کیطرف دیکھتا تھا اور ہنستا تھا اور ہاتھہ
مین اوسکے ایک چھڑی تھی اوسے دندان شریف پر لگاتا تھا اور کہتا تھا لقد اسرع الشیب الیک یا
ابا عبد اللہ جلد تمہین ضعیفی نے لیا ای ابا عبد اللہ راوی کہتا ہے کہ جب یہہ حال دیکھا زید ابن ارقم نے
کہ ایک اصحاب رسول خدا مین تھے بولا ارفع قضیبک عن ہاتین الشفتین فواللہ الذی لا الہ
الا ہو رایت رسول اللہ یرشف ثنایاہ ای ابن زیاد اوٹھا لکڑی کو ان دانتون پر سے واللہ
خود مین نے دیکھا ہے رسول خدا کو کہ ان دانتون کو چوستے تھے یہ کہکے نعرے مار کے رونے لگے وہ لعین بولا ای زید

تو رو تا ہی خدا تیری آنکھیں نکور ولاوی اگر تو ضعیف نہوتا اور عقل تیری زائل نہوتی تو مین تجھی قتل کرتا
ثُمَّ اُدْخِلَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ وَعَلَیْهَا اَرْذَلُ اَثْوَابِهَا پھر داخل کیا زینبؑ مغموم کو مجلس مین اوس
شقی کی تو اونکا شرم سے عجیب حال تہا کہ اوس دختر زہراؑ کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک وخون مین آلودہ
تہا اور وہان روسائی شہر جمع تہے فَجَلَسَتْ نَاحِیَةً وَهِیَ مُتَنَکِّرَةٌ وَقَدْ حَفَّتْ بِهَا اِمَاؤُهَا پس وہ
مظلومہ شرم سے ایک گوشہ مین زمین پر بیٹھہ گئین اور گرد اون کے لونڈیان پردہ دار ہو کر کہڑی ہوگیئین تا نظر
اوس شقی کی دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زیاد اور بولا مَنْ هٰذِهِ الَّتِیْ جَلَسَتْ
نَاحِیَةً وَمَعَهَا اِمَاؤُهَا فَلَمْ تُجِبْهُ یہ کون ہے جو کنارے بیٹھہ گئی کسینے جواب ندیا پس جب مکرر سہ کرر
پوچہا اوس لعین نے فَقَالَتْ لَهُ بَعْضُ اِمَائِهَا هٰذِهٖ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ الَّتِیْ دُفِنَتْ جَنَازَةُ
اُمِّهَا فِی اللَّیْلِ وَلَا یُمْکِنُ لِلْمَلَائِکَةِ اَنْ یَدْخُلْنَ بِغَیْرِ الْاِذْنِ پس ایک کنیز بولی اے بخت کیا
پوچہتا ہے کہ یہہ کون ہے یہ زینبؑ ہے بیٹی علیؑ ابن ابیطالبؑ کی جو بادشاہ دوجہان ہین یہ وہ زینبؑ ہے
جسکی مان کا جنازہ شب کو اوٹہا اور شب کو وہ معصومہ دفن ہوئین کہ تا نامحرم کی نظر اون سکے
جنازے پر نہ پڑے اور فرشتونکی بہی یہ مجال نہ تہی کہ بلا اجازت انکے گھر مین آتے وہ زینبؑ تیرے اس ظلم سے
اس حال خراب سے بلوائے عام مین آئی ہے اب اوسکا حال کیا پوچہتا ہے تجھے روح رسولؐ خدا سے شرم
نہین آتی ثُمَّ اَمَرَ ابْنُ زِیَادٍ بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَاَهْلِهٖ فَحُمِلُوْا اِلٰی دَارٍ اِلٰی جَانِبِ الْمَسْجِدِ
الْاَعْظَمِ بعد استفسار حال کے حکم کیا ابن زیاد نے کہ عترت محبوبؐ خدا کو قید کرو پس قید کیا اونہین
ایک مکان خراب مین کہ قریب تہا مسجد جامع کے جہان کہ جناب امیرؑ زخمی ہوئے تہے فَقَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ
عَلِیٍّ پس جناب زینبؑ اپنی مصیبت مین فرماتی ہین لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْنَا عَرَبِیَّةٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ اَوْ مَمْلُوْکَةٌ
کہ جب تک ہم کو قید رہے کوئی زنان اشراف ہمین دیکھنے اور پرسہ دینے نہ آئی مگر لونڈیان ہمین دیکھنے
آتی تہین اور ہمپر افسوس کرتی تہین فَاِنَّهُنَّ سُبِیْنَ وَقَدْ سُبِیْنَا اور جانتی تہین کہ جسطرح ہم
لونڈیان ہین اوسیطرح یہ بہی لونڈیان ہین روایت چہل و نہم ذکر فضائل شیعان اہلبیت و نصف
حسنات اپنے بخشنا پنجتنؑ کا شیعون کو اور بیان ثواب گریہ اور شب باش

ہونا اسیران اہل بیت کا سع سرہای شہدا کہ مین ہو ویرانی کی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَعْرِفَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ
جناب رسول خدا نے فرمایا پہچاننا حق آل محمد کا باعث نجات دوزخ ہی اور دوستی اہل بیت رسالت کی امان ہی
عذاب آخرت سی وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا اور جو شخص مرجاتا ہی محبت اہل بیت
مین وہ شہید مرتا ہی یعنی مرتبہ اوسکا شہید کا ہوتا ہی اگرچہ اپنی فرش خواب مین مرا ہوا اور یہ کتب فریقین
مین مذکور ہی کہ ایکروز جناب رسول خدا نے فرمایا اَحُبُّ عَلِیٍّ یَاْکُلُ الذُّنُوْبَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
محبت علی ابن ابیطالب کی کہا جاتی ہی گناہونکو اسطرح جیسے آگ لکڑی کو کہا جاتی ہی وَقَالَ لَوِ اجْتَمَعَ
الْخَلَائِقُ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ تَعَالَی النَّارَ اور فرمایا حضرت نے کہ اگر جمع ہوتی سب خلق
خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالی آتش جہنم کو پیدا ہی نکرتا اور یہ کتب اہل سنت مین
مرقوم ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ اگر ہوتا
بعد میری نبی تو ہوتا بہائی میرا علی ابن ابیطالب اور کتاب بشارۃ المصطفی مین مذکور ہی کہ ایک دن
جناب رسول خدا خانہ جناب امیر مین داخل ہوئی نہایت شاد و خندان تہی اور فرمایا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بمجرد سننی صدای حضرت کی اوٹھہ کہڑی ہوئی جناب امیر و فاطمہ و حسنین
علیہم السلام اور آداب و سلام بجا لائی پس جناب رسول خدا بیٹہی اور اہل بیت کو بہی بیٹہنی کو فرمایا
کہ تم بہی بیٹہ جاؤ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُکَ اَقْبَلْتَ عَلَیَّ مِثْلَ ھٰذَا
الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپکو ایسا خندان آتی ہوی کبہی نہین دیکہا جیسے آج
آپ شاد ہین حضرت نے فرمایا ای علی آیا جس خوشخبری نے مجہی شاد کیا ہی اوس سی تمہین بہی آگاہ کرون
قَالَ نَعَمْ رُوْحِیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جناب امیر نے عرض کی فدا ہو جان میری آپ پر یا رسول اللہ
ارشاد کیجیے حضرت نے فرمایا ای علی آئی میری پاس جبرئیل اور کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد
تحفہ سلام کی فرماتا ہی کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنی شیعہ علی کی ہین خواہ صالح اور خواہ فاسق
سبکے سب داخل بہشت ہونگی پس جب یہہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور افزا رسول خدا سی جناب امیر نے

سنی تو شدت خوشی سے سجدہ شکر مین گئی اور بعد سجدہ کے دونون ہاتھہ سوے آسمان اوٹھائے اور کہا
اے رسول خدا مین شاہد کرتا ہون خدا کو کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو بخشے جو نہین یہ بات
جناب سیدہ شفیعہ روز جزا نے سنی عرض کی کہ اے والد بزرگوار مین بہی تمہین شاہد کرتی ہون کہ مین نے
بہی اپنے نصف حسنات امیر المومنین کے شیعون کو بخشے پس جناب امام حسن و امام حسین نے بہی عرض کی اے جد بزرگوار
ہم بہی آپ کو شاہد کرتے ہین کہ ہم نے بہی اپنے نصف حسنات اپنے والد بزرگوار کے شیعون کو بخشے اوس وقت
جناب رسول خدا نے فرمایا یَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہل بیت میرے تم مجہہ سے زیادہ
کریم و سخی نہین ہو ہرگاہ تمنے اس قدر کرم و بخشش شیعیان گناہگار پر کی تو مین بہی اپنے پروردگار کو
شاہد کرتا ہون اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ نِصْفَ حَسَنَاتِيْ بتحقیق کہ مین نے بہی شیعیان
علی کو اپنے نصف حسنات بخشے حضرات جو نہین یہہ بات جناب رسالت مآب نے فرمائی کہ ناگاہ صدائے
خداوند غفار آئی یَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہل بیت تم مجہسے زیادہ کریم اور سخی
نہین ہو ہرگاہ تم سب نے ایسی بخشش شیعیان علی پر کی تو سن لو اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ
وَمُحِبِّيْهِ ذُنُوْبَهُمْ جَمِيْعًا کہ مین نے علی کے شیعون کو اور دوستدارونکو بخشا اور سب گناہ اونکے بخش دیے
پس حضرات دیکہو مرتبہ اپنا کہ کیا مرتبہ ہے تمہارا اور سرفرازی اپنے آقاؤنکی خصوصًا جناب امام حسین کی
کہ سن شریف اون حضرت کا چہہ برس سے زیادہ نہو گا کیا سرفرازی فرمائی اور کیا کام کیا ہماری بخشش
کے لیے کہ کسی نے اپنی نانا کی امت کے لیے یہ مصیبت نہین اوٹہائی اکبر سے فرزند کو میدان شہادت مین بہیجا آپ
خشک گلا کٹایا اہل حرم کی اسیری قبول کی فقط ہماری بچانیکے لیے اور ہم سے کوئی حق اوس جناب کا
ادا نہین ہوتا پس وائے ہی ہمپر کہ اونکی مصیبت سنکے دو آنسو بہی نہ بہائین کہ خود وہ جناب فرماتے ہین
اَنَا قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُكِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكٰى وَاغْتَمَّ قَلْبُهٗ لِمَصَائِبِيْ مین کشتہ گریہ وزاری
ہون نہ ذکر کیا جاؤن گا پیش مومن مگر وہ روے گا اور مغموم ہووے گا دل اوسکا میری مصیبتون سے
اور جناب صادق نے فرمایا ہے جو مومن ہماری مصائب یاد کرکے روئے یا رولاے ایک آدمی کو خدا اوسپر
بہشت کو واجب کرتا ہے اور جسے رونا نہ آئے وہ اپنکو بتکلف رونے پر لائے اور بصورت گریہ کنندونکی بنائے

خداوند رحیم اوسپر بہی بہشت کو واجب کرتا ہی وَمَن لَم یَحزَن عَلیٰ مُصَابِنَا فَلَیسَ مِنَّا اور جسکی
سامنی ہماری مصائب بیان ہون اور دل بہی اوسکا محزون و غمگین نہو وہ ہماری شیعون سی نہین ہی
فی الحقیقۃ کون ایسا ہی کہ جسکی سامنی مصائب اہل بیت بیان ہون اور وہ غمگین بہی نہو کہ پہاڑ
اس غم مین ٹکری ٹکری ہوگئی دریا جوش و خروش مین آئی جنات و جانوران صحرائی روئی امام مظلوم کی
مصیبت پر آسمان و زمین روئی کیونکر نہ روتی کہ تین دن کا پیاسا امام مظلوم کو ذبح کیا اور شہیدونکو تاراج کیا
اور لائی شتران لاغر اور کہا اہلبیت حسین سی کہ سوار ہوان اوٹہونپر جناب ام کلثوم نی کہا ہمین یہین رہنی دو
کہ یہان ہماری امام کی نعش ہی اور ہم یہان سی نجائینگی پس اون ملعونون نی وہ ستم کیا کہ حیرت ہی
آسمان کیون نہ گر پڑا اور زمین نہ شق ہوی کہ دختر زہرا پر ایک ظالم نی وہ ظلم کیا کہ زبان پر نہین آتا
اور بجبر اونٹ پر سوار کیا فَلَم یَجِز دُونَ البَاقِینَ مِن اَصحَابِہٖ وَاَہلِبَیتِہٖ اور حکم کیا عمر سعد شقی نی
کہ باقی سر شہیدونکی کاٹ لو پس عزیزون کی سر سامنی اہل حرم کی کاٹی گئی حضرات جای تامل ہی جناب
صادق علیہ السلام فرماتی ہین لَا تَذبَحُوا الشَّاۃَ عِندَ الشَّاۃِ وَہِیَ تَنظُرُ اِلَیہَا نہ ذبح کرو بکری کو سامنی بکری کی
دران حالیکہ وہ دیکہتی ہی پس کیا حال ہوا ہوگا جناب زینبؑ و ام کلثومؑ و شہربانو اور مادر قاسمؑ اور
جناب امام زین العابدینؑ کا جب سر جناب عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ کا تیغ ظلم سی کاٹا گیا
اور زیادہ اس سی یہہ ستم کیا تہا لعینون نی کہ تن بی سر کو اونکی دفن بہی نکیا سرونکو نیزونپر رکہکی دکہاتی تہی
اور جو روتا تہا تو مارتی تہی اور منع کرتی تہی رونی سی اور صحرا بصحرا اور بیابان بہ بیابان لیجاتی تہی ابو سعید شقی
کہتا ہی کہ راہ شام مین خبر سنی ہمنی کہ مسیب نی لشکر جمع کیا ہی کہ شبخون مارکی سرہای اقدس کو مع اہل بیت
چہین لیجائی پس ترد فوج کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصرانی پر پہونچی رای سبکی اسپر متفق ہوی کہ اس
دیر کو جای پناہ کرین اگر مسیب شبخون آوی تو فتحیاب نہو شمر لعین دروازہ دیر پر جاکی پکارا تو ایک پیر دیرانی
باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکہکی پوچہنی لگا تم کون ہو اور کہان سی آتی ہو اور کیون شام کو جاتی ہو قَالَ
خَرَجَ رَجُلٌ فِی العِرَاقِ عَلیٰ یَزِیدَ فَحَارَبنَاہُ وَقَاتَلنَاہُ وَوَضَعنَا رَاسَہٗ مَعَ رَاسِ اَصحَابِہٖ
وَاَہلِبَیتِہٖ عَلَی الرُّمحِ نُرِیدُ یَزِیدَ شمر بولا کہ ایک شخص نی عراق مین خروج کیا تہا یزید پر پس

اوس سے ہم لڑے اور سر اوسکا مع سر عزیزونکے نیزون پر رکھکے یزید کے آگے لیے جاتی ہین اوس شخص نے
سرونکو دیکھکے کہا مَنْ رَاسُ اَمِیْرِہِمْ سر انکے امیر کا کون ہے شمر نے اشارہ طرف سر اقدس امام مظلوم
کے کیا دیرانی بولا دیر میرا اس قدر وسعت نہین رکھتا مگر سرونکو اور قیدیونکو میری دیر مین رکھو اور تم
گرد اوسکے رہو شمر نے راے اوسکی پسند کی پس ایک صندوق مین تو سر اقدس امام غریب کا رکھا اور دوسرے
صندوق مین سر باقی شہدا کے رکھے اور اوس دیر مین لائے اور ایک حجرے مین رکھدیا اور اہلبیت کو اور
مکان مین اوتارا وَصَارَ یَطُوْفُ حَوْلَ حُجْرَۃٍ فِیْہِ الصُّنْدُوْقُ لِیَنْظُرَ رَاسَ الْحُسَیْنِ مِنْ
قَرِیْبٍ اور وہ پیر دیرانی گرد اوس حجرے کے پہرتا تہا تا سر اقدس کو قریب سے دیکھے فَنَظَرَ فِیْ شُقُوْقِ الْبَابِ
فَرَاٰی فِی الْحُجْرَۃِ نُوْرًا یَسْطَعُ مِنَ الصُّنْدُوْقِ الَّذِیْ فِیْہِ رَاسُ الْحُسَیْنِ پس وہ دیرانی
شگاف در سے دیکھنے لگا دیکھتا کیا ہے اوس صندوق سے کہ جس مین سر اقدس تہا ایک نور ساطع ہے
اور شمعین بہت سی اوس حجرے مین روشن ہین یہ دیکھکے نہایت متعجب ہوا وَاِذَا بِسَقْفِ الْبَیْتِ
قَدْ شُقَّ کہ ناگاہ چہت اوس حجرے کی شگافتہ ہوی اور ایک عماری نور آسمان سے نازل ہوی اور
اوس سے ایک بی بی صاحب حسن و جمال باہر آئی اور گرد اونکے کنیزان خوبصورت تہین اور ایک
کنیز کہتی تہی ادھر ادھر راہ دو کہ حوا مادر آدمیان آتی ہین پہر ایک اور عماری اوتری اوس سے سارہ اور ہاجرہ
باہر آئین اور راحیلؑ ام یوسفؑ اور صفورہ بنت شعیبؑ اور کلثوم اخت موسیٰؑ اور آسیہؑ زن فرعون
اور مریمؑ مادر عیسیٰؑ باہر آئین پہر ایک اور عماری نازل ہوی اور اوس سے خدیجہ کبریٰ مادر جناب فاطمہ زہرا
باہر آئین ثُمَّ ارْتَفَعَ صَوْتُ بُکَاءٍ وَنَحِیْبٍ وَظَہَرَ ہَوْدَجٌ مِنْ نُوْرٍ وَحَوْلَہٗ مِنَ الْحُوْرِ
الْعِیْنِ کَثِیْرٌ پہر غل اور شور رونے پیٹنے کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوی اور گرد اوسکے حوریان
بہشت بہت سی تہین پس ایک اونمین سے بولی اے نصرانی بند کر آنکھین اپنی کہ فاطمہ زہرا زیارت
سر حسین مظلوم کو آتی ہین فَوَقَعْتُ مَغْشِیًّا عَلَی الْاَرْضِ پس مین غش کہا کے زمین پر گرا مگر
آواز رونیکی سنتا تہا کہ آنے سے فاطمہ زہرا کے ایک قیامت سی برپا ہوئی اور جناب فاطمہ زہرا روروکے
کہتی تہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْمَظْلُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الشَّہِیْدُ الْمَعْصُوْمُ سلام

تجہپر اے مظلوم میری سلام ہو تجہپر اے شہید و معصوم میری سلام ہو تجہپر اے غریب میری السَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ وَ ثَمَرَۃَ فُؤَادِیْ سلام ہو تجہپر اے خنکی چشم رسول خدا اور میوہ
دل میری یَا بُنَیَّ لَا تَحْزَنْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَیَنْتَقِمُ مِنْ قَاتِلِیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اے فرزند میری تجہپر بہت
ظلم و ستم ہوئے مگر تو غم نکہا خدا تیرے قاتلون سے انتقام لیگا روز قیامت کو فَبَکَتْ وَ بَکَتِ النِّسَآءُ
کُلُّهُنَّ یہہ فرماکے خوب روئین کہ تمام عورتین رونے لگین اور جناب سیدہ نے کچہہ شعر ماتم امام غریب مین
پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ ہے اے فرزند مظلوم اے سرور سینہ زہرا تجہپر وہ ظلم ہوے کہ ایسے کسی پیغمبر
اور وصی پیغمبر پر نہین ہوے اور اگر ہزار آنکہین خدا مجہے عطا کرے اور سب تیرے غم مین اشکبار ہون
اور برابر میری رونیکی ابر نیسان اور کوہ و صحرا اور جن و انس و وحش و طیور و ملائکہ روئین تو بہی
بہت کم روئین جناب سیدہ کی اس بین پر عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہہ سنکے بالکل بیہوش
ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اوس حجرے مین کسیکو ندیکہا بس گیا اوس حجرے مین اور قفل صندوق کو
توڑ ڈالا اور سر اقدس کو باہر نکالا اور اوسے مشک و گلاب سے دہوکے ایک سجادہ پر رکہا اور اوسکی
تعظیم کو سجدہ کیا اور روتا تہا ثُمَّ اشْتَعَلَ الشَّمْعَ وَ جَلَسَ عِنْدَ الرَّاْسِ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَ یَبْکِیْ وَ یَقُوْلُ
پہر شمع جلاکے رکہی اور سامنے سر کے بیٹہا دیکہتا تہا اور روتا تہا اور کہتا تہا اے سر اقدس یہہ تو مجہے
معلوم ہوا کہ تو اون لوگون مین سے ہے کہ جنکی تعریف موسیٰ نے توریت مین اور عیسیٰ نے انجیل مین کی
فَبِاللّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَاكَ تِلْكَ الْمَنْزِلَۃَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ اَنْتَ وَ مَا اسْمُكَ اے سر پر نور تجہے قسم ہے
اوس خدا کی جس نے تجہے یہہ مرتبہ دیا ہے مجہے بتا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے کہ ناگاہ قدرت خدا سے
سر اقدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا یَا اَیُّهَا الشَّیْخُ اَنَا الْمَقْتُوْلُ ظُلْمًا وَ عُدْوَانًا اے دیرانی
اے شیخ مین وہ ہون جسے ظالمون نے ناحق شہید کیا اَنَا الْمَغْمُوْمُ الَّذِیْ مَاتَ عَطْشَانًا اے شیخ مین وہ ستمدیدہ ہون جو
تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا اور پیاسا دنیا سے گیا اَنَا الَّذِیْ فَارَقَ الْاَحِبَّۃَ وَ بَعُدَ عَنِ الْاَوْطَانِ مین وہ غریب و بیکس ہون
جسے دشمنون نے عزیز و اقربا سے چہوڑا کر آوارہ دشت غربت کیا اور شہر بیگانہ مین شہید کیا قَالَ الدَّیْرَانِیْ زِدْنِیْ مِنْ فَضَائِلِكَ
دیرانی نے عرض کی مجہے کچہہ حال معلوم نہوا زیادہ بیان کیجئے فضائل اپنے پس سر اقدس نے جواب دیا اَیُّهَا الشَّیْخُ اَنَا الْحُسَیْنُ ابْنُ

مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَسُرُوْرُ قَلْبِ الزَّهْرَاءِ ای شیخ مین حسین ہون وہ
حسین کہ جس کا نانا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور مین ہون فرزند علی مرتضی اور سرور دل زہرا
پس دیرانی خوب رویا اور اپنی مریدونکو جمع کیا اور سب ماجرا بیان کیا پس وہ ستر آدمی تہی وہ سب
روئی اور گریبان پہاڑ ڈالی اور آئی خدمت بیمار کربلا مین اور زنارونکو توڑکر مسلمان ہوئی اور عرض کی
ایمولا اجازت دو توان کافرون سی جہاد کرین فَقَالَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت نی فرمایا خدا تمہین
جزای خیر دی صبر کرو خدا انسی انتقام لیگا اور وہ ہماری نصرت کو کافی ہی جائی تامل ہی کہ کلمہ گو یہ
قدر شناسی کرین اور مسلمان ہووین اور مسلمان جو کہلاتی ہون وہ عترت رسول خدا پر رحم نہ کہاوین
روایت پنجا ہم عرش کو زینت دینا ساتھ حسن وحسین کی اور فخر کرنا جبرئیل
واسرافیل کا اور جانا اہل بیت کا مع سرہای شہدا کوفی سی ہوکر شام مین
وَحُكِيَ عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرَةَ الْجَبَلِيْ قَالَا يَوْمًا لِعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ منقول ہے
اشعث بن قیس وجویرہ جبلی سی کہ عرض کی اون دونون نی خدمت جناب علی بن ابیطالب مین یا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدِّثْنَا عَنْ بَعْضِ خَلَوَاتِكَ وَفَاطِمَةَ قَالَ نَعَمْ ای امیر المومنین بیان کیجی
ہمسے بعض احوال خلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت نی فرمایا ہان بیان کرتا ہون فَبَيْنَمَا اَنَا
وَفَاطِمَةُ فِيْ كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَائِمَانِ اِذَا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْنَا نِصْفَ اللَّيْلِ ایک شب ہم
اور فاطمہ زہرا ایک چادر مین سوتی تہی کہ ناگاہ نصف شبکو رسول خدا تشریف لائی پس داخل ہوی
گہر مین اور ہم لیٹی تہی فَوَضَعَ رِجْلًا بِجَانِبِيْ وَرِجْلًا بِجَانِبِهَا پس ایک پای مبارک میری سرہانی رکہا
اور ایک پاون فاطمہ کی سرہانی رکہا پس جناب فاطمہ نی دیکہا کہ حضرت سرہانی کہڑی ہین فَهَمَّتْ اَنْ تَجْلِسَ
فَلَمْ تَسْتَطِعْ فَبَكَتْ پس چاہا جناب سیدہ نی کہ اوٹہہ بیٹہین نہ اوٹہہ سکین کہ آدہی چادر نیچی بچہی تہی
اور آدہی چادر اوڑہی ہوی تہین پس اپنی حال ناداری پر رونی لگین جناب فاطمہ فَقَالَ وَمَا
يُبْكِيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس حضرت بولی کیون روتی ہو ای فاطمہ
بیٹی رسول خدا کی فَقَالَتْ اَمَا تَرٰی حَالَنَا وَنَحْنُ فِيْ كِسَاءٍ وَاحِدٍ نِصْفُهٗ تَحْتَنَا وَنِصْفُهٗ

فوقنا پس جناب فاطمہؑ نے عرض کی اے بابا نہین دیکھتے آپ حال ہماری ناداری کا کہ ایک چادر مین
ہم آدھی نیچے بچھاتے ہین اور آدھی اوڑھتے ہین حضرت نے فرمایا یا بنیۃ اما تعلمین ان اللہ اطلع اطلاعۃ
من سمائہ الی ارضہ فاختار منھا بعلک علی ابن ابیطالب اے بیٹی غمگین نہو نہین جانتین تم
کہ خدا تعالی مطلع ہوا از آسمان تا بزمین پس زمین و آسمانین سے اختیار کیا شوہر تیری علی ابن ابیطالبؑ کو
وامرنی ان ازوجک بہ اور حکم کیا مجھکو کہ مین تجھے اون سے تزویج کرون وان اللہ عزوجل
اتخذنی نبیا واتخذہ وصیا وخلیفۃ من بعدی اور خداوند عالم نے مجھے نبی کیا اور تمہاری
شوہر کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میرے یا فاطمۃ اما تعلمین ان العرش سال ربہ ان یزینہ
بزینۃ لم یزین بھا شیئا من خلقہ اے فاطمہ نہین جانتین تم کہ عرش نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ
زینت کر مجھے ساتھ ایسی زینت کے کہ نہ زینت کی ہو تو نے ساتھ اوسکے کسی شے کو اپنی مخلوقات سے فزینہ
بالحسن والحسین فجعلھما فی رکنین من ارکان العرش پس زینت کی خداوند عالم نے عرش کی
ساتھ حسنؑ اور حسینؑ کے اور جگہہ دی اون دونون شہزادون کرامت اور گوہر درج امامت کو دو رکنون مین
ارکان عرش سے یعنی ایک رکن کو امام حسنؑ سے مزین کیا اور ایک کو امام حسینؑ سے والعرش یفتخر بزینتہ
علی کل شیء اور عرش فخر کرتا ہے اپنی زینت سے ہر شے پر کہ کون ہے مثل میرے کہ مین زینت دیا گیا ہون
ساتھ حسنؑ اور حسینؑ کے اور مجھپر جگہہ پائی ہے پارہ جگر فاطمہ زہراؑ نے روی انہ افتخر اسرافیل علی جبرئیل
فقال انی من حملۃ العرش وصاحب الصور والنفخۃ وانا کبیر الملائکۃ الی حضرۃ
الجلال اور منقول ہے کہ افتخار کیا اسرافیل نے جبرئیلؑ پر اور کہا مین حاملان عرش الٰہی سے ہون مین
صاحب صور ہون اور مین بزرگ ملائکہ ہون حضور پروردگار مین قال جبرئیل انا خیر منک
جبرئیل نے کہا مین تم سے بہتر ہون قال لماذا اسرافیلؑ نے کہا کیونکر قال انا امین اللہ علی وحیہ
والکسوف والخسوف والزلزال والرسائل جبرئیل بولے مین امین خدا ہون وحی خدا پر اور کسوف
وخسوف وزلزلہ اور رسالت پر فاختصما الی اللہ پس محاکمہ کیا درگاہ خدا مین اور حکم کیا خدا کو
کہ خداوندا حکم کر ہم دونون مین کہ کون ہم مین سے بزرگی رکھتا ہے دوسرے پر فاوحی اللہ

الیہما ان اسکتا پس وحی کی خدا تعالیٰ نے چپ رہو تم دونوں فو عزتی وجلالی لقد خلقت من ھو خیر منکما پس قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ میں نے خلق کیا اوسکو کہ بہتر ہے تم دونوں سے اُنظروا الیٰ ساقِ العرش فنظرا دیکھو طرف ساق عرش کی پس دیکھا دونوں نے فاذا علیٰ ساقِ العرش لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ وعلیّ ولیّ اللّٰہ وفاطمۃ والحسن والحسین خیر خلق اللّٰہ پس ساق عرش پر لکھا تھا نہیں ہے معبود برحق سوای خداوند عالم کے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نبی ہو خدا کے ہیں اور علی مرتضیٰ ولی خدا اور فاطمہ اور حسن وحسین بہترین خلق خدا ہیں قال جبرئیل بحقہم علیک الا ما جعلتنی خادماً لھم جبرئیل نے عرض کی خداوندا قسم دیتا ہوں میں تجھے ان بزرگوں کے حق کی کہ تو مجھے انکا خادم وخدمتگزار کر قال فلک ذٰلک پروردگار عالم نے ارشاد کیا اے جبرئیل عرض تیری قبول کی اور خدمت انکی تجھے سونپی فافتخر جبرئیل علی الملائکۃ جمیعاً لما صار خادمھم پس فخر کرتے تھے جبرئیل سب فرشتوں پر جب خادم ہوئے اہل بیت کے قال ومن مثلی وانا خادم اٰل محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ اور کہتے تھے جبرئیل اب کون ہے مثل میرے کہ میں خادم ہوں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا فانکسرت الملائکۃ ان یفاخروہ پس پھر کسی ملک کی مجال نہ تھی کہ جبرئیل پر فخر کرے فتفکروا ایھا الاخوان فی ھٰذا المقام پس فکر کرو حضرات اس جگہ پر کہ جبرئیل جسکی خادمیت کا فخر کریں ایکدن اوسکے قتل کا لعین فخر کرتے تھے منقول ہے کہ جب جناب امام حسین کو تین دن کا پیاسا مع خویش واقربا شہید کر کے سرہای اقدس مع اہل بیت داخل مجلس ابن زیاد کیا تو ازراہ فخر ومباہات ہر ایک شقی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فھذا یقول انا ضربتہ بسیفی وذٰلک یقول انا طعنتہ برمحی فالقی علی الارض پس ایک شقی بولا کہ یہ وہ شقی ہے کہ جسنے حسین کو تلوار ماری تھی اور ایک ملعون بولا کہ اوس شقی نے ایسا نیزہ سینہ حسین پر مارا کہ اونہیں زمین پر گرا دیا اور ابن زیاد ملعون تخت پر شاد بیٹھا تھا واٰل رسول اللّٰہ واقفون وزین العابدین مصفد بالحدید اور اہل بیت رسول خدا اور دختران علی مرتضیٰ دربار عام میں کھڑی تھیں

اور بیابان کربلا وہین جگر ٹکری ہوئی کہڑی تہی والرؤس مشہورۃ علی الرماح اور سرہای مبارک نیزونپر
نصب تہی فقام سنان بن انس لعنۃ اللہ الذی ضرب بسہمہ فی لبۃ الامام وقتلہ
فانشد شعرًا پس سنان بن انس کا فراوٹہا یہ وہ لعین تہا کہ جسنی تیر گلوی امام تشنہ کام پر لگایا تہا
اور قتل کیا تہا کہ زمین پر گر کر تڑپنی لگی تہی اور یہ شعر پڑہا شعر املاء رکابی فضۃ اوذہبا + قتلت
الملک المحجبا + قتلت الذی کان اعلی نسبا + خیر عباد اللہ اما وابا ای امیر ابن زیاد بہرو اسپ شترکو
شقی کی چاندی یا سونی سی کہ قتل کیا ہی اوس شقی نی اوسی جسکی دروازیکی فرشتی دربان تہی اور اوس شخص کو مارا
کہ جو بہترین بندگان خدا تہا ماں اور باپ کیطرف سی پس ابن زیاد کو یہ کلام اوسکا برا معلوم ہوا
اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تہا تو کاہیکو قتل کیا فامر بہ فضرب عنقہ
ابن زیاد نی حکم دیا کہ اسکی گردن مارو پس اوسی واصل جہنم کیا اور خسر الدنیا والاخرۃ ہوا وہ ملعون
پہر ایک اور ملعون کہڑا ہوا ابن زیاد متوجہ ہوا کہ اوس شقی نی کیا سلوک کیا ہی حسین سے قال لطمتہ
واخذت عمامتہ وہ شقی بولا ای امیر اوس شقی نی حسین کی رخسار پر طمانچہ مارا اور عمامہ اونکا
لایا ہون حضرات یقینا یہ شخص مالک ابن بشر الکندی ملعون تہا کہ اس ملعون نی یہ بی ادبی امام سے
وقت آخر کی تہی پس دس ملعون اور سامنی ابن زیاد ولد الحرام کی کہڑی ہوی فقال ابن زیاد من
انتم ابن زیاد نی کہا تم کون ہو اور تمنی حسین سی کیا سلوک کیا فقالوا نحن الذین اوطینا
بخیولنا ظہر الحسین وہ شقی فخر یہ کہنی لگی کہ ہم وہ ہین جنہون نی گہوڑی دوڑائی نعش حسین پر
حتی طحنا جناجن صدرہ یہان تک گہوڑی دوڑائی کہ اوستخوان سینہ پیسگئی فامر لہم بجائزۃ
ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہین انعام دو اور شمر وشیث وعمر ابن حجاج کی ساتہہ ہزار سوار کر کی
دختران فاطمۂ زہرا اور سرہای شہدا کی ساتہہ روانہ کیا فامرہم ان یشہروہم فی کل بلد یدخلوہا
اور حکم کیا کہ جس شہر مین داخل ہونا ان سرونکو اور دختران شیر خدا کو تمام شہر مین پہرانا جب
وہ ملعون تکریب مین پہونچی تو حاکم شہر کو کہلا بہیجا کہ ہماری پیشوائی کو آؤ کہ سر حسین کاٹ کو لائی ہین
اور عترت رسول خدا کو لوٹ کی لاتی ہین فلما اخبرہم الرسول بذلک نشر والاعلام

وَخَرَجَ الْغِلْمَانُ يَتَلَقَّوْهُمْ بِالْفَوَاكِهِ جب رسول سے خبر کی تو اون ملعونون نے نشان کھولے
اور لائے غلام اون ملعونون کی نذر کو میوے اور وہ اہل شہر نہایت خوش ہوے پس جب نصاری نے
مسلمانونکو خوش دیکھا فَقَالَ النَّصَارٰى مَا اَهْلُنَا پس وہ نصرانی بولے یہ کیا ہی اور کس کا سر ہے
جسکے کٹنے سے تم اتنے شاد ہو فَقَالُوْا رَاسُ الْحُسَيْنِ وہ بولے ہم اس سے خوش ہین کہ یہ سر حسین کا ہے
فَقَالُوْا هٰذَا رَاسُ ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ قَالُوْا نَعَمْ وہ بولے کیا یہ سر تمہارے نبی کے نوسے کا ہے وہ بیچیا
بولے ہان فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ یہ سنکے وہ نصارا نہایت اندوہناک ہوے اور یہ امر اونپر بہت
شاق ہوا اپنے عبادتخانونپر چڑہ گئے اور ناقوس تعظیم خدا کیلیے بجانے لگے وَقَالُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا اِلَيْكَ بُرَاءُ
مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ الظَّالِمُوْنَ اور بولے خداوندا ہم بیزار ہین ان ملعونون سے جو کیا ان ظالمون نے
تیرے نبی کے نواسے سے مقام تامل ہی کہ نصاری تو سر دیکہکے غمگین ہون اور مسلمان خوشی اور شادی
کرین غرض یونہین خوشی اور شادی کرتے ہوے داخل شام ہوے پس یزید نے مجلس شراب آراستہ
کی اور اذن عام دیا اور سات سو کرسی نشین اوسکی مجلس مین جمع ہوے فَجَاءَ الشِّمْرُ بِرَاسِ
الْحُسَيْنِ پس آیا شمر ملعون سر فرزند رسول لیکے نذر یزید کو اور وہی شعر اوس ملعون نے پڑہا اِمْلَاءُ
رِكَابِیْ فِضَّةً وَذَهَبًا قَتَلْتُ رَجُلًا سَلَكًا مُحَجَّبًا اے یزید بہر دے اسپ وشتر میرا نقرہ و طلا سے کہ
قتل کیا اوس شقی نے اوسے جسکے دروازے کے فرشتے دربان تہے لَعَنَتُهُ بِالرُّمْحِ حَتّٰى انْقَلَبَا + وَضَرَبْتُهُ
بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَبًا ایسا نیزہ مارا اوس لعین نے حسینؑ کو کہ منہ کے بہل اولٹ دیا اور ایسی تلوار
ماری کہ دیکہنے والونے تعجب کیا ثُمَّ رَمَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ پہر یہ کہکے اوس کافر نے سر منور حضرت کا سامنے
یزید کے پہینک دیا حضرات کیا غضب ہی کہ سر فرزند زہرا کا یہ رتبہ پہونچا جسکے خدمتگار ہونیکا جبرئیل
کو فخر تہا کہ وہ سر اسطرح سے پہینک دیا جائے پیش شراب خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس سر کو
ایک طشت طلا مین رکہوا کے زیر تخت اپنے کہ جسپر شراب زہر مار کرتا تہا رکہوا دیا وَفِیْ يَدِهٖ قَضِيْبٌ
يَنْكُتُ بِهٖ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ اور ہاتہہ مین اوسکے ایک چہڑی تہی اوسے لب و دندان پر رکہتا تہا اور
شاد ہوتا تہا ابوبرزہ بولے اے یزید وای ہو تجہپر کہ تو لب و دندان حسینؑ پر لکڑی لگاتا ہے اور مین نے

دیکھا ہی رسول خدا کو انہین لب و دندان کو چوستی تھی مثل شکر کے پس اوس شقی نے ابوبرزہ کو نکال دیا مجلس سے اور اپنی حرکت نالائق سے باز نرہا اور وہ خوشی سے شعر پڑھتا تھا کہ اوسکا مضمون یہ ہے کہ کاشکے بزرگان پدر حاضر ہوتے اور خوشی سے آوازین بلند کرتے اور کہتے کہ اے یزید ہاتھ تیری شل نہون چھڑی دندان حسین پر لگانے سے اوس لعین کو یہ خیال تھا افسوس کہان تھے رسول خدا اور علی مرتضے کہ وہ چھڑی دندان حسین پر دیکھکر کیسا روتے ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهِ رُقْعَةَ الشَّطْرَنْجِ وَجَلَسَ يَلْعَبُ بِهٖ پھر اوس ناپاک نے شطرنج بچھائی اور شطرنج کھیلنے لگا وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَاٰبَائَهٗ وَيَسْتَهْزِئُ بِذِكْرِهِمْ اور جناب امام حسین کو اور انکے آبائے طاہرین کو برا کہتا تھا اور ہنستا تھا فَمَتٰى قَمَرَ صَاحِبَهٗ تَنَاوَلَ الْفُقَّاعَ فَشَرِبَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ فُضْلَتَهٗ مِمَّا يَلِي الطَّسْتَ مِنَ الْاَرْضِ پس جب غالب آتا تھا دوسرے پر اور جیتتا تھا اوسوقت شراب کی تین پیالیان پیتا تھا اور جو بچتی تھی شراب تو ڈال دیتا تھا اوسی قریب طشت کی کہ جسمین سر حضرت کا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ وہ ملعون سر حضرت پر ڈالتا تھا مگر وہ شراب ہوائے قدرت خدا سے اوڑجاتی تھی اور سر اقدس پر چھینٹ بھی نہ پڑتی تھی کیا مقام غضب ہی کہ جسکی زینت سے عرش فخر کرتا ہو اور جبرئیل کو فخر خدمتگزاری ہو اوسکے سر کا یہ حال ہوا کہ اسطرح بزم شراب مین رکھا گیا زیر تخت یزید حضرات یہ امر کم نہین ہے رونیکو کہ سر ایسے برگزیدہ خدا کا زیر تخت شرابخوار رکھا ہو فَرَاٰهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَلَمْ يَاْكُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا پس جناب امام زین العابدین نے اوس سر انور کو دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا اور پھر تمام عمر کلہ کو سفند نکھایا ثُمَّ عَلَّقَ رَاْسَ الْحُسَيْنِ عَلٰى بَابِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ پھر لٹکایا سر اقدس جناب امام حسین کو دروازہ دمشق پر روایت پنجاہ ویکم خون برسنے کی اور پانچ سجدے کرنا رسول خدا کا در رکوع اور احوال دختر حاتم اور ذکر تاراجی خیام کا اور جانا دربار یزید مین اسیران اہل بیت کا عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ تَبْكِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا آسمان نہین رویا کسی پر سوائے حسین بن علی اور یحیی بن زکریا کے اور احادیث صحیح مین وارد ہوا ہے

لمّا قُتِلَ الحسین بن علیؑ امطرت السماء ترابا احمر جب جناب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان نے سرخ برسائی روایت کی ہے ابو القاسم نے کہ علمائے اہل سنت سے ہیں اِنّ رسول اللّٰہ سجد یوما خمس سجدات بلا رکوع کہ ایک روز جناب رسول خدا نے پانچ سجدے کیے بغیر رکوع کے اصحاب نے عرض کی اور رسول خدا سجدے بغیر رکوع بھی ہو سکتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا ہاں درست ہیں اِنّ جبرئیل اتانی فقال یا محمد اِنّ اللّٰہ یحب علیا فسجدت تحقیق کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد بدرستیکہ خدا دوست رکھتا ہے علیؑ کو پس میں نے ادائے شکر کے لیے سجدہ کیا فرفعت راسی فقال یحب فاطمۃ فسجدت پس میں نے سر سجدے سے اوٹھایا جبرئیل نے کہا خدا فاطمہ کو بھی دوست رکھتا ہے پھر میں نے سجدہ کیا پس جب سر سجدے سے اوٹھایا فقال یا محمد اِنّ اللّٰہ یحب الحسن والحسین فسجدت پس کہا جبرئیل نے اے رسول خدا پروردگار عالم حسنؑ وحسینؑ کو بھی دوست رکھتا ہے پس سجدہ کیا میں نے اور جب سر اوٹھایا سجدے سے فقال یا محمد اِنّ اللّٰہ یحب من یحبہم فسجدت پس چوتھی بار جبرئیل نے کہا اے محمد خدا انکے دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہے پس سجدہ کیا میں نے جب سجدے سے پھر سر اوٹھایا فقال یا محمد اِنّ اللّٰہ یحب من یحب محبیہم پس پھر جبرئیل نے کہا اے رسول خدا پروردگار عالم تمہارے اہل بیت کے دوستوں کے دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہے اوسکے بھی ادائے شکر کے واسطے میں نے سجدہ کیا

اور کتاب مقصد اقصی میں اسطرح سے مسطور ہے کہ بعد فتح حنین جناب حیدر کرار حسب فرمودہ جناب سید ابرار مع یکصد و پنجاہ سوار بنا بر تخریب بتخانہ فلس طرف قبیلہ بنی طی کے روانہ ہوئے غرض جب وہانکے بتخانہ کو توڑا اور اہل اسلام کو مال کثیر وہاں کی لوٹ میں ہاتھ آیا اور چند اسیر بقبضہ سوالیان جناب امیر کے آئے واختفی عدی ابن حاتم من خوف عسکر الاسلام واخذوا ابنتہ اور عدی پسر حاتم خوف لشکر اسلام سے مخفی ہوگیا اور دختر حاتم کو اہل اسلام نے قید کیا پس جناب امیر نے بسبب ناموری حاتم کے کہ اپنی قوم کا رئیس اور سخاوت میں مشہور تھا حکم کیا کہ دختر حاتم کو شامل قید یونکے نرکھو اگرچہ دختر کافر کی اور خود بھی مسلمان نہیں ہوئی ہے

لیکن باپ اسکا اعزہ مین سے تہا اس کو ذلیل نکیا چاہیے یہہ فرما کی کوئی دقیقہ اوس کی پاسداری اور دلجوئی مین فروگذاشت نکیا اور اوسے عزت وحرمت سے اپنے ساتہہ لیکر روانہ مدینہ طیبہ ہوئے حتی دخل علی النبی واخبر ما مضٰی وقال حال بنت الحاتم جب حضرت خدمت جناب رسول خدا مین آئے جو ماجرا گذرا تہا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اسے باعزاز واکرام رخصت کرو تا وطن مالوف مین جاکر اپنے باپ سے ملحق ہو فجاء ھا امیر المؤمنین فی البیت واخبر الزھراء انھا ابنۃ حاتم پس جناب امیر اوسے دولت سرا مین لائے اور خبر کی جناب فاطمہ کو کہ یہہ دختر حاتم ہے فلما سمعت فاطمۃ علیھا السلام اعطاھا لباسا فاخرا واکرمتھا اکراما پس جناب سیدہ نے جب سنا تو اوسے خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور بہت اوسکی عزت وتوقیر کی اور اوسے احسان واکرام بے پایان سے سرفراز فرمایا وودعھا بنت رسول اللہ حتی سادت الی وطنھا اور بعزت وحرمت رخصت کیا دختر حاتم کو بضعہ رسول خدا نے پس وہ اس عزت وحرمت سے اپنے وطن کو گئی قال لما جاءت للوداع من بنات امیر المؤمنین راوی کہتا ہے کہ جب دختر حاتم جناب سیدہ سے رخصت ہو چکی تو دختران جناب امیر سے وداع ہونے لگی یہان تک کہ آئی وہ نزدیک جناب زینب خاتون کے رخصت کو اور اون سے رخصت ہونے لگی پس بے اختیار جناب حیدر کرار زار زار مانند ابر بہار کے رونے لگے فقالت فاطمۃ ما یبکیک یا ابا الحسن جناب فاطمہ نے حیران ہوکے عرض کی اے ابو الحسن آپ کے رونیکا کیا سبب ہے قال علیہ السلام یا فاطمۃ ان بنت الحاتم اخذھا عسکر الاسلام وودعھا خیر الانام بالاعزاز والاکرام جناب امیر المومنین نے رو کر فرمایا اے دختر رسول خدا ایکدن تعجب یہہ ہے کہ دختر حاتم لشکر اسلام مین قید ہوکر آئی کہ سب اقارب اوسکے بت پرست ہین فقط نام سے حاتم کے داخل اسیرون کے نہوئی اور بموجب ارشاد جناب رسالتمآب بعزت وحرمت روانہ وطن ہوئی وھذہ زینب ابنتی یوما تسیر مع اخیھا الحسین ایفاطمہ ایکدن یہی زینب پارہ جگر میری اپنے بہائی حسین کے ساتہہ غریب الوطن آوارہ از خانمان وارد صحرای ہولناک ہوگی ویذبح الحسین عندھا عطشانا کما یذبح الکبش اور بہائی

اسکا حسینؑ اسی کی روبرو پیاسا ذبح کیا جائیگا شل گوسفند کی وَتُسْبیٰ زَیْنَبُ عَلیٰ جِمَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَیُطَافُ بِهَا فِی الْاَسْوَاقِ افسوس کہ یہ زینبؑ نور دیدہ میری قید ہوکر شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار کی جائیگی اور کوچہ و بازار مین پہرائی جائیگی فَعِنْدَ ذٰلِکَ بَکَتْ فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیْداً حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْهَا پس جب یہ سانحہ جناب سیدہ نے سنا اس شدت سے روئین کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین وَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَیَکُوْنُ ذٰلِکَ فِیْ حَیَاتِیْ جب ہوش مین آئین تو فرمایا ای ابوالحسن ای امیرالمومنینؑ آیا حسینؑ میرا جیتی جی میری خنجر بیداد سے ذبح ہو جائیگا اور میری بیٹیان میری سامنے قید ہوجائین گی قَالَ وَاغُرْبَتَاہُ مَا کَانَ اَحَدٌ مِنَّا جناب امیرؑ نے فرمایا ہای غریبی اور تنہائی اوسکی کہ ہم مین سے کوئی نہوگا فَنَظَرَ الْحَسَنُ اِلیٰ اَخِیْهِ وَقَالَ لَا اَدَامَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اَبَداً راوی کہتا ہے کہ یہہ حال سُنکے جناب امام حسنؑ نے اپنے بہائی حسینؑ کیطرف دیکہکر فرمایا کہ خدا وہ دن نہ دکہائے ای بہائی کہ تم نہو اور مین جیتا رہون قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ یَا بُنَیَّ تُسْقَی السَّمَّ قَبْلَ ذٰلِکَ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ای فرزند قبل اس ماجرے کی تجھکو زہر دغا پلا کی شہید کرین گے تو اوس وقت نہوگا وَبَکَی الْحُسَیْنُ وَ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ شَقَّ عَلَیَّ مَا جَریٰ عَلیٰ اُخْتِیْ زَیْنَبَ اور جناب امام حسینؑ نے روکی عرض کی ای پدر بزرگوار سب صعوبات و رنج مجھے گوارا ہین لیکن شاق و دشوار ہے مجہپر اسیری زینبؑ کی وَاَمَّا زَیْنَبُ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِکَ لَمْ تَتَمَالَکِ الْبُکَاءَ فَبَکَتْ وَمَضَتْ اِلیٰ اَبِیْهَا پس جب یہ سنا تمام ماجرا جناب زینبؑ خاتون نے تو گریہ کو ضبط نکر سکین پس روتی ہوئی طرف اپنے پدر بزرگوار کے آئین فَقَالَ لَهَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا تَفْعَلِیْنَ یَا زَیْنَبُ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ای نور دیدہ میری ای زینبؑ جسوقت تجہپر اور تیری بہائی پر یہ ظلم و ستم ہونگے تو کیا کرے گی فَقَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَصْبِرُ عَلیٰ مَا یَحِلُّ بِنَا مِنَ الْاَعْدَاءِ وہ روکر بولین کہ ای پدر بزرگوار صبر کرونگی جور و ستم اعدا پر فَجَعَلَنِیَ اللّٰہُ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ پس خدا گردانے مجھکو شکر کرنے والونین سے حضرات جائے گریہ و زاری ہے کہ افسوس دختر کا فرکی تو جناب امیرؑ توقیر و عزت کرین اور اونکی فرزند کو جب ظالمون نے شہید کیا

توخیمون مین دھنس آئے اور مال و اسباب لوٹ لیا حتی ینزعوا الملاحف عن ظہورهم
یہان تک کہ چادرین تک دختران فاطمہ سے چھین لین کچھ پاس عزت رسول خدا کا بھی نکیا درانحالیکہ
وہ صاحب زادیان ایک دوسرے کے پاس چھپتی تھین وینصحن واجداہ واابتاہ واحسناہ وا
حسیناہ اوسوقت وہ فریاد کرتی تھین ہائے ہائے نانا رسول خدا نواسیان تمہاری لٹتی ہین خبر لو ہے بابا
علی مرتضی ہماری خبر لو ہائے بھائی حسن مجتبی ہائے بھائی حسین شہید تمہارے قتل ہونے سے یہ آفت ہمپر آئی
اما من مجیر یجیرنا اما من ذاب یذب عنا آیا کوئی مسلمان نہین کہ ہماری نصرت کرے ایسا
کوئی ہے کہ ہمین نواسیان رسول خدا کی جان کر پناہ دے مگر وہان کوئی ظالم سوا مارنے اور لوٹنے کے جواب
ندیتا تھا حالانکہ کوئی اونمین یہود و نصاری نہ تھا سوا کلمہ گویون کے اور سب ادعاء اسلام کرتے تھے ہزار
افسوس دختر حاتم ناموری حاتم سے اسیرون مین شامل نہوئی اور نواسیان رسول خدا کی شتران
بیکجاوہ و عماری پر بٹھا کر دربدر پھرائی جائین اور ذلت و خرابی سے کربلا سے شام تک جاوین کما تسبی
العبید والاماء مکشفات الوجوہ بین الاعداء جسطرح سے لونڈیان اور غلام قید کیے جاتے ہین
درمیان دشمنون کے سر کھلے ہوئے قال الراوی کنت ذات یوم فی مجلس یزید اذ سمعت صیحات
وزعقات کتب معتبرہ مین مذکور ہے راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسی آواز
نوحہ و شیون میرے کانین آئی کہ دل میرا گھبرانے لگا اور آنسو میری آنکھون سے جاری ہوئے فرأیت
عشرین نسوۃ کسبی الروم والترک قد غیرت وجوههن من اثر الشمس والحر و
خدودهن من اثر اللطم والدموع تسیل پس دیکھا مین نے قریب بیس عورتون کو باحال پریشان
مانند اسیران ترک و روم اوس مجلس مین آئین تمازت آفتاب سے چہرۂ نورانی اون کے متغیر ہو گئے تھے
اور رخسارے اونکے بسبب طمانچے مارنیکے نیلے ہو گئے تھے اور آنسو منہ پر بہتے جاتے تھے اور ایک روایت مین ہے
کہ جب اس احوال خراب سے دختران شیر خدا کو دربار یزید مین لائے تو لباس اونکے ایسے بوسیدہ
و غبار آلودہ تھے کہ گمان کیا یزید نے کہ ابھی لونڈیان سامنے میرے آئی ہین فقال هذه الاماء قد
اتیتم بهن فاین بنات علی و فاطمة پس بولا یزید ان اونڈیونکو تو لائے تم وہ دختران علی و فاطمہ

کہان ہین او نہین میری سامنی کیون نہین لائی آہ بولی وہ لعین ای امیر یہہ لونڈیان نہین ہین
بلکہ یہہ سب اہلبیت حسینؑ و دختران علی ابن ابیطالب و فاطمہؑ ہین مسافت راہ سی انکا یہ حال ہوگیا ہے
ثُمَّ جَعَلُوا يُعْرِضُونَهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُولُ مَنْ هٰذِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ پہر وہ قوم جفاکار
ایک ایک کو سامنی لاتی تہی یزید کہ وہ پوچہتا تہا یہ کون ہی اور یہ کون ہی وہ بتاتی تہی هٰذِهٖ زَيْنَبُ وَ
هٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ فَاطِمَةَ یہ زینبؑ ہی اور یہ ام کلثوم دختران فاطمہؑ زہرا افسوس دختر حاتم
تو تعظیم کیجای اور رسول خدا فرمائین کہ اسی عزت و حرمت سے اسکے وطن روانہ کرو کہ اپنی باپ سے
ملا اور دختران رسول خدا دربار یزید مین ہی آکر عزت و تکریم کیسی کہ رہائی پنا مین بَلْ حُبِسْنَ فِيْ
مَحْبَسٍ لَا يُكِنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قَرٍّ حَتّٰى اقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ بلکہ بعد دربار جانیکے ہی قید کی گئین
ایسی قید خانہ مین کہ وہ محفوظ دہوپ اور اوس سے ہی نہ تہا انکو دہوپ مین جلتی تہین اور رات کو
اوسمین رہتی تہین یہانتک کہ پوست سبہونکی چہرونکا اوڑگیا تہی ہزار افسوس دختر حاتم تو لباس فاخرہ
پہنکے خوش و خورم اپنے باپ سے جاکے ملا اور دختران علی مرتضی جب قید مصیبت سے چہٹین تو سیاہ کپڑے
پہنے ہوی شام سے روانہ ہوئین اور سر فرزند رسول خدا ابہی نہین دیکہنی کو یزید نے دیا اور کربلا مین آکے
قبر برادر دیکہی اور ایک روایت مین ہے کہ نعش بیسر حضرت کی خاک و خون مین بہری نظر آئی اور جب تک
وہ نعش بیسر دفن ہی نہوئی تہی روایت پنجاہ و دوم حدیث فضائل گریہ اور احوال
اسلام قبول کرنی شہربانو کا اور احوال تاراجی اہلبیت اور شام مین آنا
اور دربار یزید مین جانا عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى مِائَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ
حدیث صحیح مین جناب صادق سی منقول ہی کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جو مومن ذکر اہلبیت کرکر روئی
یا رولائی سو آدمیونکو اوسپر بہشت واجب ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى خَمْسِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ
پہر ارشاد کیا جو روی یا رولای ذکر مصائب کرکے پچاس آدمیونکو بہشت اوسپر بہی واجب ہے ثُمَّ
قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى عِشْرِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روی یا رولائے بیس آدمیونکو
خداوند غفار اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد

فرمایا کہ اگر روے مصیبت اہل بیت بیان کر کے یا رولاے دس آدمیونکو خدا ے تعالیٰ اوسپر بہی بہشت وجب کرتا ہے ثم قال من بکی او ابکی واحدًا فلہ الجنۃ پہر فرمایا اگر آپ روے یا رولاے ایک آدمی کو خدا تعالیٰ اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے ثم قال من تباکی فلہ الجنۃ پہر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب ہمارا کرے اور رونا نہ آے اور صورت گریہ کنندونکی بنا ے اوس پر بہی بہشت واجب ہے ومن لم یحزن علیٰ مصابنا فلیس منا اور جو شخص رنج و مصیبت ہماری سنے اور اوسکا دل بہی محزون نہو ہماری مصیبتو نپر وہ ہم مین سے نہین ہے فی الحقیقت کون ایسا دل ہوگا کہ وہ مصیبت اہلبیت سنکے غمگین نہوگا عن محمد ابن علی انہ قال ان بنت یزدجرد قبل ان یظفر عسکر الاسلام علی ابیھا رات فی منامھا ان رسول اللہ قد اتی فی بیتھا وھو اخذ بید الحسین قطب راوندی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دختر بادشاہ یزدجرد شہربانو نے پیش ازانکہ لشکر اسلام اوس کے باپ پر فتحیاب ہوا ایکشب خوابین دیکہا کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنے فرزند حسینؑ کا پکڑے ہوے اوسکے گہرمین تشریف لاے وقال لھا انا خاطبک لابنی ھذا واشار الی الحسین اور جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے شہربانو مین تجہکو اس فرزند کے لیے خواستگاری کرنیکو آیا ہون اور اشارا کیا امام حسین کیطرف غرض جب یہہ بیدار ہوئین تو انہین نہایت فکر لاحق ہوئی اور محبت اوس خورشید فلک امامت کی ایسی انکے دلمین قرار پائی کہ خواب وخور انکو ناگوار ہوا فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ رات فی منامھا ان سیدۃ نساء العالمین قد جاءت فقلت من انت قالت انا بنت من خطبک لابنہ فی البارحۃ جب دوسری شب ہوی شہربانو نے جناب خاتون قیامت کو خوابین دیکہا پوچہا تم کون ہو جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ کل تو نے کسی کو خوابین دیکہا تہا اور کسینے تجہے اپنے فرزند کے لیے خواستگاری کی تہی عرض کی کہ مینے شب گذشتہ ایک جوان ماہ سیما کو خوابین دیکہا تہا حسین نام اور ایک مرد نہایت حسن تہا اون بزرگ نے اپنے اوس فرزند حسینؑ کے لیئے میری خواستگاری کی جناب سیدہ نے فرمایا کہ حسین فرزند میرا ہے اور وہ بزرگ رسول خدا پدر بزرگوار ہین میرے مگر اے شہربانو جبتک تو دین مین میرے پدر بزرگوار کے نہ آئیگی

ملاقات اوس نیر برج امامت کی محال ہی شہربانو یہہ سنکر کمال مسرور ہوئین اور عرض کی کہ مجہی
کلمہ پڑہا دیجئی پس جناب سیدہ نی کلمہ پڑہایا شہربانو نی بتعلیم جناب سیدہ کلمہ پڑہا فَبَیْنَمَا اَنَا کَذٰلِکَ اِذَا
شَتَہَیْتُہُمْ مَجِیْئُ عَسْکَرِ الْاِسْلَامِ وَنَزَلُوْا فِیْ بِلَادِنَا وَقَامَتِ الْحَرْبُ وَقُتِلَ اَبِیْ وَسَبَوْنَا
وَجَاؤُا بِنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ عَہْدِ عُمَرَ جناب شہربانو فرماتی ہین کہ ہنوز مین ان ہی کہ یہہ سب خواب مین دیکہتی ہون کہ
یکایک خبر آمد لشکر اسلام منتشر ہوی اور قریب ہمارے شہر کو وارد ہوا لشکر اور میری باپ پر اہل اسلام
فتحیاب ہوی اور بعد قتل وتاراج مجہہ اسیر وغیرہ قید کرکی مدینہ مین لیگئی اور اون دنون مین زمانہ
خلیفہ ثانی کا تہا ازبسکہ شہرہ حسن وجمال شہربانو مشہور عالم تہا تمام دختران عرب اوس دن
واسطے تماشائی جمال شہربانو کی مسجد مین جمع ہوئین قَالَ فَلَمَّا اَرَادَ عُمَرُ اَنْ یَرْفَعَ النِّقَابَ عَنْ
وَجْہِہَا وَیَنْظُرَ اِلَیْہَا فَاَبَتْ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَتْ بِالْفَارِسِیَّۃِ سیاہ باد روز ہرمز کہ ہمچو تو نامحرمی
دست خود بدامن عفت دختر او برساند راوی کہتا ہی جو ہین عمر نی چاہا کہ گوشہ چادر شہربانو کا منہ سی
سرکا کی جمال شہربانو پر نظر کری شہربانو نی ہاتہہ اوسکا سرکا کی فارسی مین کہا سیاہ ہوجیو روزگار
ہرمز کا کہ تجہسا نامحرم ہاتہہ اپنا اوسکی دختر کی دامن عصمت کو لگائی فَغَضِبَ عُمَرُ مِنْ کَلَامِہَا
وَقَالَ ہٰذِہِ الْکَافِرَۃُ تَسُبُّنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یُؤْذِیَہَا اس بات سی عمر برہم ہوکی بولا کہ یہہ گبرزادی بیدین
مجہی دشنام دیتی ہی اور چاہا اوس نی کہ کچہہ اذیت شہربانو کو دی وَکَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَاعِدًا
فِی الْمَسْجِدِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ فَمَنَعَہٗ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ اَنَّہَا تَسُبُّکَ فَاِنَّکَ
لَا تَعْلَمُ لِسَانَ الْفُرْسِ جناب امیر بہی اوسوقت مسجد مین تشریف رکہتی تہی جو ہین حضرت نے
دیکہا کہ عمر چاہتا ہی اذیت دی حضرت نی اوسکو اس حرکت سی منع کیا اور فرمایا تو زبان عجم سی واقف
نہین ہے پہر کاہی سی تو نی جانا کہ یہہ دختر تجہکو دشنام دیتی ہی اسنی تجہہ بد نہین کہا بلکہ وہ اپنی باپ کی حق مین
بددعا کرتی ہی فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ یَبِیْعَ النِّسَاءَ وَاَنْ یَجْعَلَ الرِّجَالَ عَبِیْدَ الْعَرَبِ اوسوقت
عمر نی چاہا کہ عورتونکو اونکی مانند کنیزونکی بیچ ڈالی اور مردونکو غلام کری وَعَزَمَ عَلٰی اَنْ یَحْمِلَ الْعَلِیْلَ
وَالضَّعِیْفَ وَالشَّیْخَ الْکَبِیْرَ فِی الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَیْتِ عَلٰی ظُہُوْرِہِمْ اور یہہ بہی عمر نی قصد کیا

کہ جتنے بیمار اور ضعیف یا مسن ہون طواف خانہ کعبہ مین پشت پر اسیران عجم کی سوار ہوا کرین وقت طواف خانہ کعبہ فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَکْرِمُوْا کَرِیْمَ قَوْمٍ وَّاِنْ خَالَفُوْکُمْ وَهٰؤُلَاۗءِ الْفُرْسِ حُکَمَاۗءُ کُرَمَاۗءُ حضرت امیر المومنین جب عمر کے ارادے سے آگاہ ہوئے حضرت نے عمر سے فرمایا کہ مین نے جناب رسول خدا کی زبانی سنا ہے کہ وہ جناب فرماتے تھے توقیر کرو تم اوس شخص کی جو بزرگ ہو اپنی قوم مین اور ہتک حرمت اونکی نکرو اگرچہ وہ مخالف مذہب ہون اور یہہ اسیران فارس ارذل ناس نہین ہین بلکہ نہایت دانا اور باکمال بزرگ اور صاحب عزت ہین اگرچہ یہ خلاف مذہب ہین انکی ہتک اور ذلت بیجا ہو بلکہ ان پر اسلام عرض کرو کہ یہ اسلام لائین قَدْ اَعْتَقْتُ مِنْهُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ حَقِّیْ وَحَقَّ بَنِیْ هَاشِمٍ جسقدر انمین حصہ میرا اور بنی ہاشم کا ہے مین نے اونہین راہ خدا مین آزاد کیا فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ قَدْ وَهَبْنَا حَقَّنَا لَكَ یَا اَخَا الرَّسُوْلِ مہاجرین اور انصار نے یہ بات سنکے ہی عرض کی کہ اپنا بھی حصہ ہمنے آپکو بخشا ای برادر رسول خدا قَالَ قَبِلْتُ وَاَعْتَقْتُ حضرت نے فرمایا کہ مین نے قبول کیا اور اونکو بھی آزاد کیا فَقَالَ عُمَرُ سَبَقَ اِلَیْهَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَنَقَضَ عَزِیْمَتِیْ فِی الْاَعَاجِمِ عمر نے کہا سبقت کی علی ابن ابی طالب نے آزاد کر نے مین ان اسیرونکو اور جو فوائد کہ میری دلمین تھے وہ سب تلف ہوے حضرات یہ جائے تامل ہے کہ جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ کو تو ہتک اعزاز اہل کفر بھی گوارا نہو اور یہ ہے اون اشقیا پر کہ جنہون نے اونکی عترت طاہرہ کو ذلتین دین اور اونکے خیمونمین تلوارین کھینچے لوٹ نے کو گھس آئے فَانْتَهَبُوْا مَا فِی الْاَبْنِیَةِ وَکَانُوْا یَنْزِعُوْنَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُوْرِهِنَّ اور لوٹ لیا اسباب اہل حرم کا یہانتک کہ چادرین دختران جناب فاطمہ کے سر و نپر سے چھین نے تھے اور جو دینے مین تامل کرتی تھین وہ لعین اونہین مارتے تھے وَخَرَمُوْا اٰذَانَ اَیْتَامِ الْحُسَیْنِ وَاَخَذُوْا قُرْطَهُمْ وَالدَّمُ تَسِیْلُ عَلٰی خُدُوْدِهِمْ وَهُمْ یَبْکُوْنَ لِلْخَوْفِ اور حضرات زخمی کئے کان یتیمان حسین کے اور چھین لیے گوشوارے اونکے اور خون انکے رخسارونپر بہتا تھا اور وہ خوف سے اون لعینون کے روتے تھے وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ عَلِیْلًا وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلٰی قِطْعَةٍ مِّنَ الْاَدِیْمِ اور جناب امام زین العابدین اوسوقت

نہایت علیل تہی کہ حضرت مین طاقت اوٹہنی کی بہی نہ تہی اور ایک پوست کا اوپر لیٹی تہی فَجَاءَ اِلَیْہِ
رَجُلٌ اَزْرَقُ ایک لعین پیر کبود چشم تلوار کہینچی جناب امام زین العابدین پاس آیا فَجَذَبَ النِّطْعَۃَ
مِنْ تَحْتِہٖ پس اوس ملعون نی وہ پوست بہی حضرت کی نیچی سی کہینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑی
ثُمَّ صَفَّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْطَابِ الْمَطِیَّاتِ وَسَبَوْھُمْ کَالْعَبِیْدِ وَالْاِمَاءِ بعد ازاں
کہ اہل بیت کو زنجیرہای آہنی مین مسلسل کیا اور ہاتہونکو اونکی گردنون مین باندہ کی شتران بی کجاوہ عماری
پر بٹہایا اسطرحسے لیچلے جیسے لونڈی اور غلامونکو لیجاتی ہین قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّا اَمَرَ یَزِیْدُ بِاِدْخَالِنَا
عَلَیْہِ اَقْبَلُوْا بِالْحِبَالِ جناب علی ابن الحسینؑ فرماتی ہین جسوقت طلب کیا یزید نی سامنی اپنی اور حکم کیا
لاؤ دختران علیؑ و فاطمہؑ کو دربار عام مین اوسوقت وہ لعین رسیان لیکر آئی فَارْبَقُوْنَا مِثْلَ
الْاَغْنَامِ پس باندہا ہمین اون لعینون نی جیساکہ قصاب بکریونکو باندہتی ہین وَکَانَتِ الْحَبْلُ فِیْ عُنُقِیْ
وَبِکَتِفِ عَمَّتِیْ زَیْنَبَ وَفِیْ زَنْدِ اُمِّ کُلْثُوْمَ وَعُنُقِ سُکَیْنَۃَ وَکَتِفِ رُقَیَّۃَ وَکَذٰلِکَ بَاقِی الْاَرَامِلِ
وَالْاَطْفَالِ حضرت فرماتی ہین کہ اوس رسی مین اسطرح باندہا تہا کہ گلا میرا اور بازو پہوپہی زینبؑ کا
اور کلائی ام کلثوم کی اور گلا سکینہ کا اور شانہ رقیہ کا اور باقی سب اہل بیت اور لڑکی یتیم اسطرح بندہی تہی
وَکُلَّمَا قَصَّرْنَا عَنِ الْمَشْیِ دَقُّوْا عَلٰی رُؤُسِنَا بِعَمُوْدِ الرِّمَاحِ اور جو ہم مین سی چلنی مین کمی کرتا تہا
اور چل نسکتا تہا تو وہ لعین سر نیزہ مارتی تہی وَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ یَا عَمَّتِیْ رُوْحِیْ فِدَاکِ اَیْنَ الْعَبَّاسُ
عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیٌّ اوسوقت سکینہ یتیم حسینؑ روکر اپنی پہوپہی کو پکارتی تہی اور کہتی تہی ای پہوپہی قربان
ہون اسوقت میری چچا عباس کہان ہین کہ مجہی بچائین اور میری بہائی علی اکبر کہان ہین کہ مجہی اس آفت سی
چہڑائین وَلٰکِنْ نَبْکِیْ اَجْمَعُوْنَ حَتّٰی اَدْخَلُوْنَا عَلٰی یَزِیْدَ وَاَوْقَفُوْنَا بَیْنَ یَدَیْہِ اور ہم سب روتی تہی
اور وہ اسی طرح سی مارتی تہی اور لیجاتی تہی تا آنکہ یزید کی سامنی دربار مین کہڑا کیا فَقُلْتُ لَہٗ مَا ظَنُّکَ
بِرَسُوْلِ اللّٰہِ لَوْ رَاٰنَا بِھٰذَا الْحَالِ بَیْنَ یَدَیْکَ پس جناب امام زین العابدینؑ نی فرمایا ای یزید کیا ہے
گمان تجہی رسول خدا سی اگر وہ جناب ہمین اس حال سی کہڑی سامنی تیری دیکہتی وہ شقی سر جہکائی ہوئی تہا
وَکَانَ بِیَدِہٖ مِنْدِیْلٌ فَجَعَلَ یَمْسَحُ دُمُوْعَہٗ اور ہاتہ مین اوسکی ایک رومال تہا اوس سی آنسو اپنی

پونچہتا تہا پہر بعد اوسکی استفسار حال اہل بیت کرنی لگا کہ یہہ کون ہی اور یہہ کون ہی پس جائی انصاف ہی
کہ جناب امیری کا فرونکو غلامی سی بچایا اور شہربانو کی مُنہ سی نقاب نہ اوٹہا نی دی مگر کیا حال ہوتا اون حضرتکا
جو دیکہتی اوسی شہربانو کو اور زینب وام کلثوم کو اس ذلت سی ریسمان ستم مین بندہی کہڑی ہین اور کوئی
ام کلثوم کو کنیزی کیلیی تجویز کرتا ہی اور کوئی سکینہ کو لونڈی بنانی کا ارادہ کرتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک شامی سرخ
رنگ نی یزید سی کہا ای یزید مین اس لوٹ مین سے کچہہ نہین مانگتا مگر یہ لڑکی مجہی دی کہ اسی لونڈی بناون اور اسکا
اوسنی سکینہ کیطرف اشارہ کیا سکینہ دوڑکر اپنی پہوپہی سی لپٹ گئی اور بولی ای پہوپہی اولاد رسولؐ لونڈیان بنائی جائینگی
فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُحَوَّلُنَّ اِلٰى هِنْدِ بِنْتِ عَامِرٍ پس حکم کیا اوس شقی نی کہ انہین لیجاؤ محل مین ہند کی کہ زوجہ اوسکی تہی
تا دختران یزید و معاویہ بہی دختران زہراؑ کا تماشا دیکہین فَاُدْخِلْنَ عِنْدَهَا فَسَمِعَ عَنْ دَاخِلِ الْقَصْرِ
بُكَاءً وَنِدَاءً وَعَوِيْلاً جب وہ بیبیان اس حال خراب سی داخل کیا محل مین یزید کی تو شانی اور گلی دختران
فاطمہؑ کی رسن ظلم سی بندہی تہی اور کپڑی پہٹی ہوئی نی مقنعہ و چادر جب یہ حال دیکہا دختران یزید و بنات
معاویہ نی ایک شور گریہ و زاری کا محل مین یزید کی بلند ہوا کہ باہر تک آواز رونیکی آتی تہی اور سب روتی تہین
اور پیٹتی تہین حال اہل بیت دیکہکے روایت پنجاہ و سوم حدیث فضائل گریہ کی اور آنا
لُعبا کا وقت ولادت حسینؑ اور آنا فرشتونکا برای تہنیت اور خولی کا سر امام حسینؑ کو
تنور مین رکہنا اور شام مین ایک زن بدکار کا پتہر لگانا سر حسینؑ کو قَالَ الصَّادِقُ مَنْ
ذُكِرْنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهٗ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ حَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَلَى النَّارِ جناب امام جعفر صادقؑ نی
فرمایا جو مومن مصائب ہماری یاد کری یا کوئی مصائب ہماری اوس کی آگی بیان کری اور اوسکی آنکہون سے
آنسو نکلین خدا حرام کرتا ہی مُنہ کو اوسکی آتش دوزخ پر رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ
يَهَبَ لِفَاطِمَةَ الْحُسَيْنَ ابن عباس سے منقول ہی کہ جب حقتعالی کو منظور ہوا کہ جناب امام حسینؑ جناب
سیدہؑ کیہان پیدا ہون اور درد زہ جناب فاطمہؑ کو شروع ہوا اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى حَوْرَاءَ
مِنْ حُوْرِ الْجَنَّةِ اَنِ اهْبِطِيْ اِلٰى دَارِ الدُّنْيَا اِلٰى بِنْتِ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَاٰنِسِيْ لَهَا حکم خدا ہوا ایک
حور کو حوریان بہشت سی کہ نازل ہو زمین پر اور خدمت فاطمہؑ دختر رسول خدا مین حاضر ہو اور انیس اوسکی ہو مین

مونس ہو اوسکی اور نام اوس حور کا لُعبا ہی وَلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفَةٍ وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ مَقْصُوْرَةٍ اور مرتبہ لعبا کا جنت مین یہہ ہی کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو اوسکی ہین اور ستر ہزار مکان اوسے خدانے عطا کیے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر ہزار حجرے ہین وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَةٍ مُكَلَّلَةٍ بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر حجرے مین ستر ستر ہزار دریچے ہین مکلل انواع جواہر سے اور اس قدر مکان اوس حور کا بلند ہی کہ جب اپنے مکان پر بیٹھتی ہی تمام بہشت معلوم ہوتا ہی وَاَضَاءَتِ الْجَنَّةُ مِنْ ضَوْءِ خَدِّهَا وَجَبِيْنِهَا اور روشن ہوتا ہی بہشت نور پیشانی ورخسار لعبا سے فَهَبَطَتْ لُعْبَا عَلٰى فَاطِمَةَ وَقَالَتْ لَهَا مَرْحَبًا بِكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ كَيْفَ حَالُكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ پس نازل ہوئی لعبا اور حاضر ہوئی خدمت جناب فاطمہؑ مین اور سلام کر کے کہا مرحبا اے بیٹی حبیب خدا محمد مصطفےؐ کی کیا حال ہی آپکا اے سیدہ حضرت نے فرمایا شکر خدا کا اچھی ہون لعبا نے عرض کی کہ مین ایک حور ہون حوریان بہشت سے کہ خدا نے تمہاری خدمت کو بھیجا ہی فَلَحِقَتْ فَاطِمَةَ الْحَيَاءُ مِنْ لُعْبَا لَمْ تَدْرِ مَا تَفْرُشُ لَهَا پس شرم آئی جناب سیدہ کو کہ لعبا کے لیے کیا فرش کرون اور لعبا کو کہان بٹھاؤن بلکہ اوسدن اوس مخدومہ کون و مکان پر فاقہ تھا اور روایات صحیحہ سے ثابت ہوتا ہی کہ قسم فرش سے جناب فاطمہؑ کے یہان کچھہ نہ تھا سوا ایک پوست گوسفند کے کہ دنکو اوسپر اونٹ دانہ کہاتا تھا اور راتکو جناب شیر خدا اور فاطمہ زہرا اوسے بچھا کے سوتے تہین غرض وہ معصومہ اسی فکر مین تہین اِذْ هَبَطَتْ حُوْرٌ وَمَعَهَا دُرْنُوْكٌ مِنْ دَرَانِيْكِ الْجَنَّةِ ناگاہ اور حورین فرش سندس و حریر لیے خانہ جناب سیدہ مین حاضر ہوئین فَبَسَطَتْهُ فِيْ مَنْزِلَةِ فَاطِمَةَ فَجَلَسَتْ لُعْبَا پس وہ فرش خانہ جناب فاطمہؑ مین بچھایا جناب سیدہ نے لعبا کو اوسپر بٹھایا اور آپ سجدہ شکر بجالائین پس جب امام حسین پیدا ہوئے تو جو کام دایہ کا ہوتا ہی اوسے لعبا بجالائی اور رومال جنت سے پونچھا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ لُعْبَا تَفْتَخِرُ عَلَى الْحُوْرِ اَنَا قَابِلَةُ الْحُسَيْنِ ابن عباس کہتے ہین کہ وہ حور فخر کرتی تہی تمام حوریان جنت پر کون ہی مثل میرے کہ مین دائی جناب امام حسینؑ ہون وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى رِضْوَانَ خَازِنِ الْجِنَانِ اَنْ زَخْرِفِ الْجَنَّةَ وَزَيِّنْهَا كَرَامَةً لِمَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آراستہ کرے

واسطے بزرگی اوس فرزند کی کہ آج دنیا مین پیدا ہوا ہی اور ملائکہ آسمان کو حکم ہوا کہ صف باندہ کی تقدیس
و تمجید مین مشغول ہون اور حورونکو حکم ہوا کہ سب آپکو آراستہ کرکی آپسمین معانقہ اور ملاقاتین کرین
کہ آج ہماری کنیز خاص کیہان دوست ہمارا حسین پیدا ہوا ہی وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
اَنْ يَّهْبِطَا فِىْ قَنَادِيْلَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَهَبَطَتْ اور حکم ہوا جبرئیل اور میکائیل کو کہ زمین پر باگروہ
ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوی غرض عجب طرحکی خوشی تہی اور سب فرشتی خدا کی طرفسی مبارکباد دیتی تہی
اور امالی مین جناب امام زین العابدین سی منقول ہی کہ جب امام حسین پیدا ہوی تو نام رکہنی مین تامل ہوا
کہ نام جناب امام حسن کا بہی پروردگار عالم نی رکہا تہا پس وحی کی خدا نی جبرئیل کو کہ ہماری حبیب کے
ہان نواسا پیدا ہوا ہی فَاهْبِطْ اِلَيْهِ وَهَنِّئْهُ پس نازل ہو طرف اونکی اور مبارکباد دی وَقُلْ لَهُ اِنَّ
عَلِيًّا مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى فَسَمِّهِ بِاسْمِ ابْنِ هَارُوْنَ اور کہہ کہ علی تمہارا وصی اور
قائم مقام ہی جسطرح کہ ہارون قائم مقام موسیٰ تہا پس علی تم سی بمنزلہ ہارون کی ہی موسیٰ سی پس
جو نام فرزند کوچک ہارون کا تہا وہ نام اسکا بہی رکہو یہہ پیام خداوند علا کا نبی ہدیٰ نی سنا قَالَ
وَمَا اسْمُهُ قَالَ شُبَيْرٌ کہا ای جبرئیل کیا نام تہا فرزند کوچک ہارون کا کہا جبرئیل نی کہ شبیر فرمایا
حضرت نی کہ ای اخی زبان میری عربی ہی قَالَ سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَيْنَ جبرئیل نی عرض کی کہ
نام رکہی حسین پس نام رکہا فرزند زہرا کا حسین پس یہہ مقام رونی اور پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہی
کہ ایک دن وہ تہا کہ حسین کی پیدا ہونیکی خداوند عالم نی یہہ کچہہ سرور شادی کی تہی جیسا کہ سنا
ہزار افسوس ایکدن اوسی حسین کو جب ظالمون نی تین دنکا بہوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کر
ذبح کیا تو اوسکی قتل کی یہ خوشی اوس قوم جفاکار نی کی تہی کہ کسی عید کو نسبت نہین تہی اور دف
و نقاری بجاتی تہی اور بغلگیر ہوتی تہی اور وہ حسین پیارا خدا و رسول کا ریگ گرم کربلا پر پڑا تہا اور
خون اوسکی گلی حلق سی بہتا تہا اور دختران خاتون قیامت مین فریاد وَامَقْتُوْلَاهُ وَاذَبِيْحَاهُ
وَاحُسَيْنَاهُ کی بلند تہی اور وہ لعین پیش عمر سعد افتخار کرتی تہی اور کہتی تہی فَهٰذَا يَقُوْلُ اَنَا ضَرَبْتُهُ
بِسَيْفِىْ وَذَالِكَ يَقُوْلُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُمْحِىْ فَاَلْقَيْتُهُ عَلَى الْاَرْضِ پس کوئی شقی کہتا تہا کہ اوس لعین نے

تلوار ماری حسینؑ کو اور کوئی کہتا تہا کہ اوس شقی نے ایسا نیزہ مارا سینہ اقدس پر فرزند زہراؑ کہ وہ گہوڑے سے
منہ کے بہل زمین پر گر پڑے وَهٰذَا يَقُولُ لَطَمْتُهٗ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهٗ اور ایک لعین نے کہا کہ اوس شقی نے
طمانچہ رخسار حسینؑ پر مارا اور عمامہ اوتار لیا اور بعضے شقی کہتے تہے نَحْنُ الَّذِيْنَ اَوْطَيْنَا بِخُيُوْلِنَا ظَهْرَ
الْحُسَيْنِ وہ شقی بیدین وہی ہین کہ گہوڑے دوڑائے نعش حسینؑ پر اور اون سب کفار نے اوس لشکر کے سر روزے کہیں
اور سر اقدس کو باری باری اپنے اپنے نیزہ پر رکہتے تہے اور سر انور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزے پر تہا
اور تلاوت قران مین مشغول تہا اور ریش پرخون کبہی ہوا سے دہنے کو اوڑتی تہی اور کبہی بائین کو اور جو
پوچہتا تہا رہ مین لِمَنْ هٰذَا الرَّأْسُ یہہ سر کسکا ہے جسے اس ذلت وخواری سے لیے جاتے ہو تو وہ
شخص کہ جسکا خدا نے اس عزت وتکریم سے حسینؑ نام رکہا تہا ہزار افسوس اوسکا نام خارجی تبلاتے تہے
اور کہتے تہے هٰذَا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلٰى يَزِيْدَ یہ سر ایک خارجی کا ہے کہ اوسنے خروج کیا ہمارے یزید
پسر معاویہ پر اور ایک روایت مین ہے کہ دروازہ قلعہ کا کوفہ کے بند تہا خولی سر اقدس کو لیے گہر چلا گیا وَ
اَخْفَى الرَّأْسَ الشَّرِيْفَ عَنْ زَوْجَتِهٖ فِي التَّنُّوْرِ اور سر فرزند رسولؐ جگر گوشہ بتولؑ اوس شقی نے
اپنی زوجہ سے چہپا کے تنور مین رکہا جب زوجہ اوسکی نماز شب کو اوٹہی فَرَاَتْ شُمُوْعًا كَثِيْرَةً وَنُوْرًا
يَسْطَعُ مِنَ التَّنُّوْرِ وہ کہتی ہے کہ مین کیا دیکہتی ہون کہ شمعین بہت سی روشن ہین اور ایک نور تنور سے جلوہ گر ہے مین
حیران ہوئی کہ آج تو مین نے تنور مین آگ بہی نہین روشن کی یہ نور کیسا ہے کیا جانتی تہی کہ اسمین سر
فرزند رسولؐ رکہا ہے کہ جسے رسول خدا چومتے تہے ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سے قریب تنور اوترا وَفِيْهِ
اَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ فَوَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَقْبَلَتْ وَاَخْرَجَتِ الرَّأْسَ الشَّرِيْفَ اور اوس عماری مین چار عورتین
صاحب حسن وجمال تہین لیکن چاک گریبان بال سر کے کہلے ہوئے ایک بی بی اون سب مین زیادہ بیقرار ہے
پس جونہین اوس بی بی نے اوس کو دیکہا کہ تنور مین ہے دوڑ کے اوسے تنور مین سے باہر نکالا وَقَبَّلَتْهٗ وَ
ضَمَّتْهٗ اِلٰى صَدْرِهَا وَبَكَتْ اور اوس سر کو بوسے لیکے اپنے سینے سے لگا کے بے اختیار رونے لگین اور بیقرار
ہو ہو کے کہتی تہین يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہاے اے فرزند میرے تجہے بیجرم وخطا پیاسا قتل کیا
اور وہ پانی کہ خدا نے تیری ماں کی مہر مین دیا تہا ایک قطرہ تجہے تا دم مرگ نہ دیا وَلَمْ يَعْرِفُوْكَ اَنَا اُمُّكَ

فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ اے ای فرزند میرے تیری کچھ قدر نجانی اور میرے دکھون پر نظر نہ کی ای فرزند بیکس
میرے مین ہون ماں تیری فاطمہ زہرا اے پارہ جگر ایکدن وہ رتبہ تیرا تھا کہ رسول خدا کی توکاندہے پر سوار
ہوتا تہا اور آج سر تیرا اس ذلت سے تنور مین رکھا ہے فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پس
پھر اسقدر روئین کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو وہ عورتین بولین ای فاطمہ نہ رو و صبر کر
فَاِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِكِ پس بتحقیق خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اور درمیان تمہارے
فرزند کے قاتل کے پھر وہ میری نظر سے غائب ہوگئین پس آئی مین قریب تنور اور نکالا مین نے سر اقدس کو
وَقَالَتْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَاسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ فَصَحَتْ وَوَقَعَتْ مَغْشِيًّا اور کہتی تہی کہ جانا مین نے کہ یہ سر
حسین کا ہے پس چیخین مارکر روئی مین کہ بیہوش ہوکر پڑی پس سنی مین نے آواز ہاتف کی کہ کہا اوسنے
او نہ ای عورت خدا تجھے سواخذہ شوہر مین عذاب نکریگا پس کہا مین نے ہاتف سے کہ خبر دے مجھے یہ عورتین
کون تہین جواب دیا اوسنے کہ ایک اونمین مریم بنت عمران تہین اور ایک آسیہ زن فرعون تہین اور ایک خدیجۂ کبرا
زوجہ رسول خدا تہین وَالَّتِيْ اَخْرَجَتِ الرَّاسَ وَتَنْدُبُ فَهِيَ اُمُّ الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اور وہ بی بی جو سب سے زیادہ بیتاب و بیقرار تہی اور سر اقدس کو باہر نکالا تہا وہ ماں تہین حسین کی فاطمہ زہرا
بیٹی رسول خدا کی غرض عجب عجب طرح کی بے ادبی اوس سر انور سے اشقیا نے کی تَارَةً وَضَعُوْهُ فِي
الصُّنْدُوْقِ وَتَارَةً عَلَقُوْهُ فِي الْاَشْجَارِ الا آلا کبھی اوس سر کو
صندوق مین رکھا اور کبھی اوس سر کو درختمین لٹکایا وَتَارَةً عَلَوْهُ عَلَى الرِّمَاحِ وَتَارَةً وَضَعُوْهُ
تَحْتَ السَّرِيْرِ کبھی تو اون لعینون نے سر فرزند فاطمہ زہرا کو نیزے پر چہڑایا اور کبھی اوس سر اقدس کو
زیر تخت رکھا وَتَارَةً نَصَبُوْهُ عَلَى الْبَابِ وَتَارَةً قَرَعُوْا ثَغْرَهٗ بِالْقَضِيْبِ کبھی سر اکیے دوش
رسول خدا کا دروازے پر لٹکایا اور کبھی اوس کو لب و دندان پر چہڑی لگائی اور جس شہر مین وارد ہوتے تہے
تو پہلی حکم کرتی تہی وہان کی باشندونکو کہ شہر کو آراستہ کرین اور ہماری پیشوائی کو آئین ویاتون بالذهب
والفضة للشاة يبقد و مینا اور سونا اور چاندی تصدق کو لائین کہ ہم فرزند فاطمہ کو قتل کرکے سر اوسکا
لائے ہین چنانچہ روایت مین وارد ہے لَمَّا وَرَدَ رَاسُ الْحُسَيْنِ فِي الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

عَلٰی حَالٍ مُتَکَشِّفَاتِ الْوُجُوْہِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ فَزَیَّنَ اَھْلُ الشَّامِ لِذٰلِکَ جب سرمبارک جناب سید الشہدا وارد شہر شام ہوا اور دختران فاطمہ زہرا اونٹونپر سوار منہ اونکا نامحرمونمین کھلے ہوے بال بکہرے ہوے پس اہل شام اس حال سے آل رسول کے نہایت خوش وخورم ہوے اور طرح طرحکی زینت سے آپکو آراستہ کیا تہا راوی کہتا ہے کہ پانچ عورتین ایک بام خانہ پر سرخ کپڑے پہنے ہوے بیٹھی تہین اور بہت سرور وشادی کرتی تہین وَکَانَتْ فِیْھِنَّ عَجُوْزَۃٌ اَشَدُّ مِنْھُنَّ بِالضِّحَاکِ وَالسُّرُوْرِ اور ایک ملعونہ بڑہیا تہی کہ وہ سب سے زیادہ ہنستی تہی اور شاد تہی فَلَمَّا حَاذَ مِنْھَا رَاْسُ الْحُسَیْنِ فَرَفَعَتِ الْحَجَرَ پس جونہیں سر مبارک فرزند رسول خدا برابر اوسکے پہونچا نہایت شاد ہوئی اور ایک پتہر اوس بیحیا نے اوٹھایا وَضَرَبَتْ عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ اور اوس بیحیا نے وہ پتہر سر امام پر مارا فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس اہل حرم مین شور واویلا وامصیبتاہ کا بلند ہوا وَوَقَعَ السَّطْحُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ اور وہ کوٹہا قدرت خدا سے گر پڑا وہ پانچون جہنم واصل ہوئین روایت پنجاہ وچہارم حدیث رونے آسمان وزمین اور ملائکہ کے رونیکی ماتم حسینؑ مین اور موسیٰؑ کا دعاے مغفرت کرنا واسطے ایک شخص بنی اسرائیل کے اور احوال اہل بیت پیش یزید علیہ اللعنۃ بیان ہونا ابن قولویہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یَا زُرَارَۃُ اِنَّ السَّمَآءَ قَدْ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اے زرارہ تحقیق کہ آسمان رویا امام حسینؑ پر چالیس صباح بخون وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جنابکے ماتم مین چالیس صباح بسیاہی وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی وکسوف وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ اور اوس جناب کے غم مین پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور دریا جوش وخروش مین آئے وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ وتحقیق کہ فرشتگان آسمان بہی اوس جناب پر چالیس صباح روئے وَمَا اخْتَضَبَتْ اِمْرَاَۃٌ وَلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا ادَّھَنَتْ وَلَا رَجَّلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَاْسُ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ زِیَادٍ اور کسی عورت نے بنی ہاشم سے خضاب نکیا اور سرمہ نہ لگایا اور سر مین تیل نہ ڈالا کنگہی بالونمین نکی جبتک ابن زیاد کا سر نحس ہمارے لیے کاٹکر نلائے

اور ہم ہمیشہ سوتی ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میری علی بن الحسین جب اپنے پدر مظلوم کو یاد کر کے روتی تہی تو ریش مبارک آنسوون سی تر ہو جاتی تہی وَکُلُّ مَنْ رَاٰهُ بِهٰذَا الْحَالِ فَيَبْكِيْ لِبُكَائِهٖ اور جو شخص اونہین اسحال سی دیکہتا تہا اونکا رونا دیکہکر روتا تہا بعد اوسکی جناب صادق نی فرمایا کہ کوئی چشم محبوب تر نہین ہے اور کوئی رونا پسندیدہ تر نہین نزدیک خدا کی اوس چشم سی کہ جو حضرت امام حسین پر روئی ہو وَمَنْ بَكٰى عَلَى الْحُسَيْنِ فَاِنَّهٗ اَحْسَنَ بِالنَّبِيِّ وَفَاطِمَةَ اور جو شخص کہ امام حسین پر رویا پس اوسنے نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہل بیت کا ادا کیا كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَاِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيْمِ الْجَنَّةِ ای زرارہ روز قیامت کو تمام خلائق کی انکہین ہول قیامت سی گریان ہونگی مگر وہ انکہہ جو امام حسین پر روئی ہی وہ انکہہ خوش و خورم ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتہہ نعیم جنت کی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایکبار حضرت موسیٰ مناجاتکو کوہ طور پر جاتی تہی راہ مین ایک مرد بنی اسرائیل سی ملاقات ہوئی اور وہ ایمان لایا تہا حضرت موسیٰ کی ساتہہ اور عادت تہی حضرتکی کہ جب مناجات کو جاتی تہی تو خوف خدا سی رنگ زرد ہو جاتا تہا اور جسم لاغر و نحیف ہو جاتا تہا اور بدن مین رعشہ پڑ جاتا تہا اور انکہین ماری دہشت کی گہس جاتی تہین فَعَرَفَهُ الْاِسْرَائِيْلِيُّ اس علامت سی اوس شخص نی پہچانا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَاسْئَلْ رَبَّكَ اَنْ يَعْفُوَ عَنِّيْ پس عرض کی اوسنے یا نبی اللہ گناہ کیا ہی مین نی گناہ عظیم پس بعد مناجاتکی عرض کیجیے پروردگار سی اپنے کہ میری گناہ بخشی پس بعد مناجاتکی حضرت موسیٰ نی عرض کی خداوندا تو عالم و دانا ہی تمام مخلوقاتکی مافی الضمیر اور تجہپر روشن ہی حال مرد بنی اسرائیل کا بیش از انکہ مین اوسکا حال عرض کرون خطاب رب الارباب پہونچا کہ ای موسیٰ جو کچہہ تو ہم سی سوال کریگا وہ ہم اوسی عطا کرینگے اوس وقت حضرت موسیٰ نی مرد بنی اسرائیل کی لیے طلب مغفرت کی قَالَ يَا مُوْسٰى اَعْفُوْا عَمَّنْ اسْتَغْفَرَنِيْ اِلَّا قَاتِلَ الْحُسَيْنِ خدا تعالیٰ نی فرمایا ای موسیٰ جو بندہ بعد گناہ کی توبہ کریگا مین اپنی رحمت سی اوس کی گناہون کو بخشونگا مگر قاتل حسین کہ اگر تمام اہل آسمان و زمین اوس کی لیے شفاعت خواہ ہون ہرگز اوسکی گناہون کو نہ بخشونگا قَالَ يَا رَبِّ وَمَنِ الْحُسَيْنُ حضرت موسیٰ نی عرض کی ای پروردگار کون حسین ہی کہ جسکی قاتل کو نہ بخشیگا قَالَ اللّٰهُ

مِمَّا ذُکِرَ عَلَیۡکَ حکم ہوا وہی حسین کہ جس کا سابق ذکر ہوا تھا تسپر قَالَ یَا رَبِّ وَمَنۡ یَقۡتُلُهٗ
قَالَ یَقۡتُلُهٗ اُمَّةُ جَدِّهِ الۡبَاغِیَةُ فِی اَرۡضِ کَرۡبَلَا حضرت موسیٰ نے عرض کی ای پروردگار اوسے
کون شہید کریگا حکم ہوا اوسکے نانا کی امت باغی اوسے قتل کریگی زمین کربلا پر وَیَنۡفِرُ فَرَسُهٗ وَیَحۡمَحُ
وَیَصۡهَلُ وَیَقُوۡلُ فِیۡ صَهِیۡلِهِ الظَّلِیۡمَةُ مِنۡ اُمَّةٍ قَتَلَتۡ اِبۡنَ بِنۡتِ نَبِیِّهَا اور بعد شہادت حسین
گھوڑا اوسکا پیشانی خون سے رنگین کرکے حمحمہ کرتا شور وغل مچائیگا اور کہیگا اپنی زبان سے فریاد فریاد
اوس امت بدکار سے کہ جنہوں نے اپنے پیغمبر کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کرڈالا فَیَبۡقٰی مُلۡقًی عَلَی الرِّمَالِ مِنۡ غَیۡرِ
غُسۡلٍ وَلَا کَفَنٍ ای موسیٰ نعش حسین پارہ پارہ ریگستان کربلا پر بےغسل وکفن پڑی رہیگی وَیُنۡهَبُ
رَحۡلُهٗ وَتُسۡبٰی نِسَاءُهٗ فِی الۡبُلۡدَانِ اور خیمہ اور اسباب حسین لوٹ لینگے اور اہلبیت کو حسین کے
اسیر کرکے شہر بشہر پھراینگے وَیُقۡتَلُ نَاصِرُوۡهُ وَتُشۡهَرُ رُءُوۡسُهُمۡ مَعَ رَاۡسِهٖ عَلَی اَطۡرَافِ الرِّمَاحِ
اور تمام خویش واقربا اور اصحاب رفاقت حسین میں شہادت پائینگے سر حسین مع سرہای انصار نوک نیزہ
رکھکر پھرایا جائیگا اور یزید کے پاس یہ لیجائینگے یَا مُوۡسٰی صَغِیۡرُهُمۡ یُمِیۡتُهُ الۡعَطَشُ وَکَبِیۡرُهُمۡ
یَسۡتَغِیۡثُوۡنَ وَلَا نَاصِرَ لَهُمۡ ای موسیٰ ایک مصیبت حسین یہہ ہے کہ اطفال خورد سال حسین تو پانی سے
ترس ترس کر مرینگے اور بزرگ فریاد کرینگے کوئی فریاد کو نہ پہونچیگا فَبَکٰی مُوۡسٰی وَقَالَ یَا رَبِّ مَا لِقَاتِلِیۡهِ
مِنَ الۡعَذَابِ پس حضرت موسیٰ احوال حسین سنکے بہت روئے اور عرض کی خداوندا قاتلان حسین کو کیا
کیا عذاب ہے حکم ہوا کہ وہ عذاب شدید ہے اون لعینوں کے لیے کہ اہل جہنم جس سے جہنم میں پناہ مانگینگے
اور میری رحمت اور شفاعت رسول سے محروم رہینگے ای موسیٰ وہ ظلم حسین پر ہوگا کہ اگر حجت خدا اور
امام رہنما اوسکی اولاد سے روئے زمین پر اوسدن باقی نہو طبقہ زمین کو ہم حکم کرین کہ غارت ہوجائے
قَالَ مُوۡسٰی بَرِئۡتُ اِلَیۡکَ اَللّٰهُمَّ مِنۡهُمۡ موسیٰ نے عرض کی خدایا میں بھی اون لعینوں سے بیزار ہوں حکم
ہوا کہ ای موسیٰ جو بندہ کہ اوس مظلوم کی اطاعت کریگا اور اوسکا دوست ہوگا میری رحمت اوسکے شامل
حال رہیگی اور جو اوسکے دشمنوں کا دشمن ہوگا میں اوس سے راضی ہوں گا وَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ مَنۡ بَکٰی عَلَیۡهِ
اَوۡ اَبۡکٰی اَوۡ تَبَاکٰی حَرَّمۡتُ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ ای موسیٰ اسے بھی جان تو جو شخص اوسکی غریبی پر روئیگا

یا کسی کو روائیگا یا صورت رونیوالونکی بنائیگا آتش جہنم کو اونکی جسم پر حرام کیا ہی پس ایسی ہی مصیبت ہے
اون حضرتکی کیونکر نہ روئین آسمان و زمین و ملائکہ اور انبیا کہ سر فرزند رسول خدا کا نیزہ پر چڑھایا گیا تنور مین
رکھا گیا درختونمین اور دروازہ مین لٹکایا گیا یزید لعین کیلیے بطریق ہدیہ گیا زیر تخت رکھا گیا عترتکو اوسکی
اس ذلت و خواری سے شام مین لیگئی جیسا روایت مین وارد ہے لَمَّا دَخَلُوْا بِالسَّبَایَا وَالرُّؤُوْسِ فِیْ
دِمَشْقَ جسوقت کہ داخل ہوی وہ اشقیا قیدیونکو اور سر شہیدونکے لیکر شہر دمشق مین کَانَ عَلِیُّ
ابْنُ الْحُسَیْنِ فِیْھِمْ عَلٰی جَمَلٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ اوسوقت تہے امام زین العابدین اون اسیرون مین ایک
بیکجاوہ پر سوار اور حزن و اندوہ سے یہہ اشعار پڑھ پڑہتے تہے اور نہایت بیقراری سے روتے تہے وہ شعر یہ مین
شعر اُقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ + مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرُہٗ آج اس ذلت و خواری سے
مجہے شہر دمشق مین لائے ہین جیسے غلام حبش و زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بہی وہ غلام کہ جسکا آقا
مر جائے اور کوئی مددگار اوسکا نہو شعر وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْھَدٍ + وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اَمِیْنٌ + اور تمام عالم جانتا ہی کہ جناب رسول خدا اور علی مرتضی جد بزرگوار مین میری شعر فَیَالَیْتَ
لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَا وَلَمْ اَکُنْ یُرَانِیْ یَزِیْدُ فِیْ یَدَیْہِ اَسِیْرُہٗ پس کاشکہ مجہے موت آتی لیکن داخل دمشق
نہوتا کہ یزید مجہے باوجود اس حسب و نسب کے اپنے آگے قیدی دیکہے کہ اس ذلت سے قید ہو کے طوق و زنجیر مین
گرفتار ہون ثُمَّ اَتَوْا اِلٰی بَابِ السَّاعَاتِ فَوَقَفُوْا ھُنَاکَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ پہر وہ اشقیا دروازہ
ساعات پر آئے پس وہان تین ساعت تک قافلہ الحرم کو کہڑا رکہا وَیَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ یَزِیْدَ
اور اجازت طلب کی داخلہ کی یزید سے غرض یزید نامہ ابن زیاد پڑہ کے بولا اہل مجلس سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ آخر حسین نے بیعت نکی اور جان دی بعضی اشقیا نے خوشامد کی راہ سے کہا اے امیر جو کچھ
کہ کیا حسین نے اپنے ہاتھ سے کیا پس حکم کیا یزید نے لائین سر شہیدونکی اور حاضر کرین قیدیونکو جب لوگ لینیکو
آئے اور بولے کہ اٹھو قیدیو چلو کہ حاکم تمہین اپنے دربار مین بلاتا ہے اوسوقت شرم سے دختران زہرا کے قدم دربار
پر پڑتے نہ تہے جناب سید الساجدین فرماتے ہین اُقْبِلُوْنَا بِالْحِبَالِ فَاَدْبَقُوْنَا فِیْھَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ
کہ وہ شقی رسیان لیکے آئے اور ہمکو بکریونکی طرح باندہکے لیچلے وَکُلَّمَا قَصُرْنَا مِنَ الْمَشْیِ دَفَعُوْا رَسَنًا

بَعِيْدَ اِنِ الرِّمَاحِ اور جو چل نہ سکتا تھا تو وہ لعین سرونپر نیزہ مارتی تہی وَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ یَا عَمَّتِیْ
رُوْحِیْ فِدَاكِ اَیْنَ الْعَبَّاسُ عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیٌّ اور سکینہ یتیم حسین رو رو کر چلاتی تہی اے پہوپہی قربان
ہو تمپر جان سکینہ کی کہان ہین عباس چچا میرے کہ اس آفت سے چہڑائین اور کہان ہین بہائی علی اکبر کہ
مجہے بچائین وَلٰکِنْ نُسَبَّا کُلِّیْ اَجْمَعُوْنَ اور ہم سب ناچار و مجبور روتی تہے راوی کہتا ہے سرہائے شہدا مین
پہلے سر اقدس امام حسین فرزند رسول الثقلین شمر لیکے نذر یزید کو آگے بڑہا اور یہہ شعر اوس لعین نے فخریہ پڑہا
شعر اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَّذَهَبًا + قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبًا اے امیر بہر دے میرے اسپ و شتر کو
نقرہ و طلا سے کہ قتل کیا ہے اوس شقی نے اوسے جو بہترین خلق خدا تہا مان باپکی جانب سے فَغَضَبَ یَزِیْدُ
وَنَظَرَ اِلَیْہِ شَزْرًا وَقَالَ پس اس کلام سے غصہ ہوا یزید اور شمر کو بچشم غضب دیکہکر بولا اِمْلَأَ
اللّٰہُ رِکَابَكَ نَارًا خدا بہر دے تیرے اسپ و شتر کو آگ سے وَیْلٌ لَكَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ خَیْرُ الْخَلْقِ فَلِمَ قَتَلْتَہٗ
عذاب ہو واسطے تیرے ہرگاہ جانتا تہا تو کہ حسین بہترین خلق تہے پس تو نے کیون قتل کیا اونہین ایسے شخص کا
سر کاٹ کے لایا ہے اور امیدوار جائزے کا ہے اُخْرُجْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ لَا جَائِزَۃَ لَكَ عِنْدِیْ نکل جا
میرے سامنے سے کہ تیرے واسطے جائزہ نہین ہے میرے پاس فَوَضَعَہٗ فِیْ طَشْتٍ مِّنَ الذَّهَبِ پس
رکہا یزید نے سر مبارک امام حسین کا ایک طشت طلا مین اور ایک لکڑی اوس ملعون کے ہاتہہ مین تہی
اوسے دندان شریف پر امام کے لگاکے کہتا تہا رَحِمَكَ اللّٰہُ یَا حُسَیْنُ لَقَدْ کُنْتَ حَسَنَ الْمَضْحَكِ
رحمت کرے اللہ تجہہ اے حسین کیا خوب تیرے ہنسنے کی جگہہ تہی ابو برزہ اسلمی اوس وقت حاضر تہے بولے یَا یَزِیْدُ
تَضْرِبُ بِخَشَبِكَ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ اے یزید لگاتا ہے تو اپنی لکڑی دانتون حسین کے اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
یَرْشُفُہُمَا بتحقیق کہ دیکہا مین نے رسول خدا کو کہ چوستے تہے انہین دانتونکو کَمَا یَمَصُّ الرَّجُلُ السُّکَّرَ جیسے کوئی
شکر کو چوستا ہے پس یزید نے لکڑی اوس دندان عالیشان پر سے اوٹہائی ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الْقَوْمِ پہر وہ ملعون
متوجہ ہوا اون قاتلون کیطرف اور کہنے لگا کَیْفَ صَنَعْتُمْ بِهِمْ کیا کیا تمنے ساتہہ اونکے یعنی کیونکر
تم لڑے اونسے اور وہ کیونکر لڑے تمسے مفصل بیان کرو آخر تمنے اونہین کسطرح قتل کیا عرض کی اونہون نے
جَاءَنَا مَعَ ثَمَانِیَ عَشَرَۃَ نَفْسًا مِّنْ اَهْلِبَیْتِہٖ آئے تہے حسین ہمارے پاس مع اٹہارہ شخصکے اپنے اہل بیت کے

وَمَعَ سَبْعِیْنَ رَجُلاً مِنْ شِیْعَتِہٖ وَاَنْصَارِہٖ اور تھے اوسکے ساتھہ ستر مرد اوسکے شیعہ و اصحاب سے
پس ہمنے بیعت اون سے امیر کیواسطے طلب کی اونھون نے انکار کیا کئی دن اوسکا جواب و سوال رہا بعد ازان
ہمنے کام حسینؑ پر تنگ کر کے پانی اوس پر بند کیا اور دہم محرم کو چارون طرف سے نرغہ کر کے اوس لشکر قلیل کو
گھیر لیا صبح سے تا وقت عصر بازار موت کا گرم تھا اودہر سے ایک شخص نکلتا تھا اور ادہر سے سیکڑون شخص
ٹوٹ پڑتے تھے پس جمع کثیر کو وہ تن تنہا قتل کر کے مارا جاتا تھا تا اینکہ ستر شخص اصحاب حسینؑ سب ہمنے مار لیئے
اور نوبت اون اٹھارہ شخصون کی پہونچی کہ جو اولاد ابوطالبؑ اور فرزندان علیؑ و فاطمہؑ تھے ای امیر اونکی مردانگی
و بہادری عرض نہین کی جاتی ایک ایک شخص نے سو سو اور دو دو سو سے زیادہ مردان کار آزمودہ اور پہلوان
ہمارے لشکر کے قتل کیے دو پہر اونھون نے لڑائی جاری تہامی بعد ازان ہمنے وہ سترہ شخص مار لیے پس نوبت
اٹھارویں شخص یعنے پسر حسینؑ کی پہونچی ای امیر حسینؑ کی شجاعت تو بیان سے باہر ہے کہ سب یار و مددگار
اور خویش و تبار اوسکے آلودہ بخاک و خون معرکہ مین پڑے تھے باوجود اسکے ہرگز اختلال حسینؑ کے حواس مین
نہ تھا مردانہ وار سرگرم کارزار رہا مگر جسوقت ہمنے علی اکبرؑ کو مار لیا اور گھوڑے سے وہ زمین پر گرا اور پکارنے لگا
اپنے باپ کو یَا اَبَاہُ اَدْرِکْنِیْ ای بابا مجھے اوسوقت دیکھا ہمنے کہ علی اکبرؑ کی صدا سنتے ہی بیتابانہ دوڑے حسینؑ
مقتل کیطرف اور اوسوقت حواس حسینؑ کے بجا نہ تھے جَاءَ وَانْکَبَّ عَلٰی نَعْشِہٖ آئے حسینؑ اور گر پڑے نعش
علی اکبرؑ پر حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِ یہانتک کہ حسینؑ روتے روتے بیہوش ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے ہوش مین تو آئے
لیکن دریائے اشک آنکھون سے جاری ہوا ایسی صدائے دردناک سے روتے تھے کہ ہم سبکو رولاتے تھے اور شدت
عطش سے حسینؑ اپنی زبان کو چباتے تھے اور یہ کہتے تھے یَا قَوْمِ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰی وَعَطْشَانٌ ای قوم
مین مصطفےؐ کا نواسا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰی وَعَطْشَانٌ ای قوم مین بیٹا ساقی
کوثر کا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا بِضْعَۃُ الزَّھْرَاءِ وَعَطْشَانٌ ای قوم مین پارہ جگر زہراؑ دختر رسول خدا
ہون اور پیاسا ہون غرض ہر چند وہ پانی مانگتے تھے ہم ایک قطرہ اونہین نہین دیتے تھے اور ہزارون شخص
اونہین گھیرے ہوئے تھے ازانجملہ چار ہزار تیرانداز دنکے تیر علی الاتصال اوس تنہا پر چلتے تھے اور ہر طرف سے نیزہ
و شمشیر و گرز و تبر اوسپر پڑتے تھے باوجود اسکے قریب دو ہزار شخص کے حسینؑ نے اپنے ہاتھہ سے قتل کیئے آخر زخم

جو بہت سی لگی تو ناچار ہو گئی پس جسوقت کہ نہایت زخمی ہو کے گھوڑے سے زمین پر گر پڑے تو اسوقت بھی کسیمین یہ قدرت نہ تھی کہ حسینؑ کے نزدیک جا کر سر اوسکا جدا کرے آخر سنان ابن انس اور خولی اصبحی اور شمر ذی الجوشن نے متفق ہو کر اس کام پر باندھی جسوقت دیکھا کہ حسینؑ نماز عصر کیواسطے سجدے مین گئے ہنوز نماز تمام نہ کی تھی پہلی رکعت کا سجدہ اول تھا فالشمر نزل عن فرسه ودنی عن الحسین پس ای یزید شمر گھوڑے سے اوترا اور قریب ہوا حسینؑ سے فذبحه کما یذبح الکبش پس ذبح کیا اوس نے حسینؑ کو اسطرح کہ جیسے گوسفند کو کوئی ذبح کرتا ہے یزید نے یہہ ماجرا سنکر گردن اپنی جھکائی اور دیر تک سر کو نہ اوٹھایا

اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد وال محمد واخر تابع له علی ذلک اللهم العن العصابة التی جاهدت الحسین وشایعت وبایعت وتابعت له علی قتله اللهم العنهم جمیعا

روایت پنجاه و پنجم حکم خدا آنا واسطے داؤد کے اور تواضع حضرت سلیمان کی اور احوال حضرت جبرئیل اور جانا اہل حرم کا شام مین اور ایمان لانا نصرانی کا

فی الحدیث قال سبحانه وتعالی لداؤد یا داؤد ان اتیت علی باب دارک ما تفعل بی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا حضرت داؤدؑ سے ای داؤدؑ اگر مین آؤن تیرے دروازے پر تو تو مجھسے کیا سلوک کرے فقال اللهم ما لا طاقة لی فی الجواب حضرت داؤدؑ نے عرض کی خدایا مجھے طاقت نہین ہے اسکی جواب کی حقتعالی نے فرمایا کہ ای داؤد فقراء مومنین بمنزلہ میرے ہین اگر تجھے نیکی مجھسے منظور ہو تو اون سے سلوک کر پس کیا حال ہوگا اون لوگون کا جو قطع نظر سلوک کے نیکی غربائے مومنین سے تکبر و نخوت کرتے ہین حال آنکہ جناب رسول خدا بہت غربائے مومنین کو دوست رکھتے تھے اور حضرت سلیمانؑ باوجود اس ملک و سلطنت کے ایکدن کسی طرف سے سواری او نکی جاتی تھی ناگاہ دیکھا کہ چند فقراء مومنین باہم بیٹھے ہین حضرت تخت سے اوتر کر اونمین جا بیٹھے اور فرمانے لگے مسکین جالس مسکینا غریب جالس غریبا مین ایک فقیر مسکین ہون کہ مسکینون مین بیٹھا ہون اور غریب ہون کہ غریبون سے ہمنشینی کرتا ہون ایها الغافل دع الکبر والغرور ای غافل ترک کر تکبر اور غرور کو واجتنب من العصیان والشرور اور پرہیز کر نافرمانی سے خدا کی اسواسطے کہ سب اعضا تیرے

گواہی دین گی روز قیامت کو وَاعْلَمْ اَنَّ خَیْرَ الزَّادِ فِیْ هٰذَا الطَّرِیْقِ الْوَرَعُ وَالتَّقْوٰی اور معلوم کر
کہ بہترین زاد اس راہ مین تقوی اور پرہیزگاری ہی اَلَا لَنْ یَّنْجُوَ مِنَ الْمَوْتِ طِفْلٌ وَّلَا شَابٌّ وَّلَا شَیْخٌ
آگاہ ہو ای غافل کہ نجات نہین ہی موت سی لڑکی کو اور نہ جوان کو اور نہ پیر کو یعنی موت کسی کو نہ چھوڑیگی
یہ نہین ہی کہ پیر کو آئی اور جوان و طفل محفوظ رہین پس کسی عالم مین اپنی پروردگار سی غافل نہ رہ کہ
یہان کی رنج و راحت سب فانی ہین اوس دنیا کو خدا نی جای امتحان بنایا ہی اور مقربان خدا ہمیشہ اس
دنیا مین بلا ؤ رنج و مصیبت مین رہی کسیکو کافرون نی سنگسار کیا کسیکو کوئین مین قید کیا کسیکو آری سی
چیر ڈالا کسیکی سر اقدس کو بدن سی جدا کیا مگر سب مصیبتون کا خاتمہ مظلوم کربلا خاص آل عبا پر ہوا چنانچہ
روایت ہی کہ سرزمین روم و شہر فلسطین مین خدا نی پی ہدایت حضرت جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا اور ایک
پادشاہ تھا ازالہ نام نہایت ظالم و بت پرست ملک شام مین اوسکی ہدایت کو خداوند عالم نی اون
پیغمبر کو بھیجا جب وہ مقبول باری اوسکی آگی وعظ و نصیحت کرنی لگی نہایت وہ شقی غیظ مین آیا جو جو رنج
کہ اوس خاصہ باری کو دی زبان کو یارا اوس کی بیان کا نہین ہی پہلی تمام جسم شریف اونکا بنوک شاخہای
آہنی زخمی کیا اور دن بہر میخونکو گرم کرکی ٹھکواتا تہا اور بند بند مین پیوست کرواتا تہا اور راتکو زہر ہلاہل
اور سم قاتل زخمون مین رکہواتا تہا او زندان بان ملعون تمام رات زخمہای جسم شریف پر نمک و سرکہ چھڑکتا تہا
اور جب وہ سوتا تہا تو ایک ستون آہن کہ وہ اٹھارہ آدمیون سی بھی جنبش نکہاتا تہا اوسی اونکی شکم مبارک پر
رکھوا جاتا تہا ان سب صعوبتون پر بھی اوس بزرگوار نی منہ سی بجز شکر حرف دیگر نہ نکالا یہ سامان اون جناب کی
قتل کی تہی لیکن بسبب بقای رشتۂ حیات زندہ تہی فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَءُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ
پس نازل ہوئی جبرئیل اور بولی کہ پروردگار عالم نی تمہین بعد تحفۂ سلام یہہ پیغام دیا ہی کہ ہمین قسم ہی اپنی
وحدانیت کی کہ ہم تجہسی بہت خوشنود اور کمال راضی ہین یَا جُرْجِیْسُ اِنَّ هٰذَا اللَّعِیْنَ یَقْتُلُکَ اَرْبَعَ
مَرَّاتٍ وَاَنَا اُحْیِیْکَ ای جرجیس یہہ لعین تجہی چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سی تجہی سرفراز
کرینگی اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نہ کریگا حضرت جرجیس نی عرض کی کہ خدایا مین راضی ہون
تیری راہ رضا مین فَاَمَرَ اللَّعِیْنُ فَقَطَعُوْهُ اِرْبًا اِرْبًا وَطَرَحُوْهُ فِی الْبِئْرِ پس حکم کیا اوس شقی نی کہ بند بند

جرجیس کا جدا کرو پس بند بند اوس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کنوئین مین ڈال دیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ
بِاِذْنِ اللّٰہِ پس میکائیل نازل ہوی اور ادن ٹکڑونکو جمع کیا اور زندہ کیا اونہین بحکم خدا اور پہر جرجیس نے
اوسی سوی حق راہ نمائی کی اور وہ لعین طیش مین آیا اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست وپا اوس برگزیدہ
خدا کی باندہی اور تختہ آتشی پر لٹایا اور سُرب گرم کر کی پلایا اور میخہای آہنی اونکی چشمہای مبارک مین جڑ دئین
اور جسد پاک جلوا کی خاک اوسکی ہوا مین اوڑادی پہر میکائیل نی نازل ہوکی اوس خاک کو جمع کر کی بحکم خالق زندہ کیا
اور پہر اوس برگزیدہ خدا نی اوس لعین کو سوی حق راہ نمائی کی وہ شقی بولا کہ بارہا تو اپنی خالق کی قدرت نمائی
کرتا ہی اگر ہزار بار زندہ ہو تو بہی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤن گا پہر تختونمین کسوا کی آرہ سی دو ٹکڑی کیا
اور دیگ مین رکہا اور اوسی کو گرد و سر سی مسمور کیا اور اوس کی نیچی آنچ کر دی اوسوقت تو عرش اعظم کو
زلزلہ ہوا اور چرخ برین بیدوار کانپنی لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کر کی عرض کرنی لگی درگاہ الٰہی مین
کہ بار الٰہا ایسا سانحہ روی زمین پر نہین ہوا اور اسرافیل نی ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنی لگی اور وہ دیگ بہی
سی گر پڑی پہر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوئی آخر کار بعد ظلم بیشمار رای ناصواب نی اوس بادشاہ
ملعون کی اوپر گردن مارنی اوس پیغمبر بیگناہ کی قرار پایا اور وعدہ اونکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نی آکر کہا ای
جرجیس خدا تعالیٰ ان لعینون پر غضب نازل کریگا تم دنیای ناپائدار کو ترک کرو غرض جب قاتل واسطی
قتل کرنی کی اونحضرت کی آیا تو ملائکہ اونکی استقبال روح کو آئی فَلَمَّا اَرَادَ اللَّعِیْنُ اَنْ یَحُزَّ رَاْسَہُ الشَّرِیْفَ
بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا پس جب چاہا قاتل لعین نی کہ سر اقدس کو اون کی جدا کری اور زیر تیغ بٹہایا اونہین
تو وہ پیغمبر خدا بیساختہ ڈاڑہین مار کی رونی لگی قَالَ جَبْرَئِیْلُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تَعَجَّبْتُ مِنْ بُکَائِكَ وَقَدْ صَبَرْتَ
عَلٰی مَصَائِبَ عُظْمٰی جبرئیل نی کہا ای جرجیس نہایت متعجب ہون تمہاری رونی سی اسوقت کہ تمنی بڑی بڑی
مصیبتون پر صبر کیا اسوقت باعث رونیکا کیا ہی بولی حضرت جرجیس ای جبرئیل سب مصیبتون مین تصور کیا مینی
احوال انبیا کو پس قید مین تصور کیا مینی حال یونس کو اور زخمون مین خیال کیا مین نی آزار حضرت ایوب کو
اور جلنی مین مینی خیال کیا حال ابراہیم کو آرہ سی دو نیم ہونی مین تصور کیا مین نی زکریا کو اور نابینائی کی وقت
تصور رہا حال یعقوب و شعیب کا وَالْاٰنَ ذَکَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَیْنِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَبَکَیْتُ

اور اے جبرئیل اسوقت یاد آئین مجھ مصیبتین حسین فرزند رسول خدا کی پس مجھسے گریہ ضبط نہو سکا
اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئی مگر مثل حسین کسی پر نہین ہوی اور اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا خود
بذات واحد ہوا ہی کسینے جوان بیٹا قتل ہوتے نہین دیکھا کسیکی گود مین طفل شیر خوار کی گلے پر تیر نہین لگا
کسینے اپنے بہائی بہتیجے انکا خون زمین پر بہتا نہین دیکھا اور او نہین بچان نہین دیکھا اے جبرئیل کسیکو اطفال
نو دو سال مثل ماہی بی آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہین ہوئے کسیکے اہل وعیال پر آب ودانہ بند نہین ہوا کسیکے
جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم نیزہ و شمشیر نہین لگے کسیکی نعش بیگور و کفن تابش آفتاب مین نہین
گرم ہو کر پڑی نہین رہی کسیکی ناموس قید ہو کر در بدر پھرای نہین گئی کسیکی پھوپھی کوئی اوسکی قطع نسل کا درپے
نہین ہوا افسوس اسی شہر شام کی حاکم کرا تون سے یہ تمام مصیبتین خاندان رسالت پر گذرینگی باوصفیکہ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بادشاہ ملک تسلیم ورضا ہین وہ بہی متحمل اس مصیبت کی نہو سکینگے
روئی اور پیٹتی سر برہنہ چاک گریبان خاک اوڑاتی خلد برین چھوڑ کر نعش حسین پر آئینگی یالیتنی کنت
معھم فافوز فوزا عظیما کاش کہ مین حاضر ہوتا اور جان اپنی اوس امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت
حاصل کرتا آہ دیکھتا ہون مین کہ پاس حسین کے اقربا نیزون پر نصب ہین ہر چند استغاثہ کرتے ہین کوئی اونکی
فریاد کو نہین سنتا امیدوار ہون خدا سے کہ حشر میرا ہمراہ حسین اور رفیقان حسین کی ہو اور جب روز قیامت
کو مادر مظلومہ معصومہ حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ زہرا پایہ عرش الٰہی پکڑ کے دادخواہ خون حسین کی ہون
تو ماں میری بہی سر برہنہ مثل کنیزان فاطمہ زہرا خاتون دوسرا میرے خون کی دادخواہ ہو جبرئیل کو بیان
جبرجیس سے تاب نرہی اور اسطرحسے روئے کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہی اور وہ بیقرار ہو کر روتی ہے
فی الحقیقت کہ جس نبی پر جو جور و ستم ہوا اوسکی نفس سے ہوا بخلاف فرزند زہرا کی کہ وہ تن نازنین حسین
کہ جو زبان رسول چوس کر پلاتا تہا پانون سے چور ریگ گرم پر پڑا تہا اور سر اقدس اوسکا نیزہ پر رکہکے
اور اہل بیت کو اوسکی اونٹون پر بٹہا کر وہ شقی کہ جو کلمہ پڑہتی تہی شہر بشہر اور دیار بدیار پہراتی تہی سہل ابن سعد
سے مروی کہتا ہی کہ مین داخل شام ہوا تو دیکہا مین نے کہ کثرت مردم تماشائی سے تمام بازار و کوچہ
بہرے ہین وھم فی احسن صورۃ یضحکون ویفرحون اور وہ لوگ طرح طرح کی زینت کیے ہین اور

ہنستے ہین اور خوشی کرتے ہین پس پوچھا مین نے کیا آیا تم مین آج کوئی عید ہی اونھون نے کہا نہین
مین بولا پہر کیون لوگ اسقدر خوش ہین وہ بولا آیا تو مسافر ہی کہ تجہکو اسکی خبر نہین مین بولا بلی قَالُوا
خَرَجَ عَلَی الْاَمِیْرِ خَارِجِیٌّ مِنْ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَقَتَلَہٗ وہ لعین بولی ای شخص امیر شام پر ایک
خارجی نے زمین عراق مین خروج کیا تہا پس امیرزادہ نے قتل کیا سر اوسکا لاتی ہین یہ اوسکی خوشی ہی
مین بولا وہ خارجی کون تہا قَالُوا اَلْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ وہ شقی بولی نام اوسکا حسین ہی بیٹا علی ابن
ابیطالب کا قُلْتُ الْحُسَیْنُ ابْنُ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ قَالُوا نَعَمْ مین بولا وہ حسین جو بیٹا فاطمہ دختر
رسول خدا ہی وہ شقی بولی ہان وہی حسین ہی اوسی کا سر نیزہ پر آتا ہی مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
کہکر بولا سبحان اللہ یہ سرور وشادی فرزند دختر رسول خدا کی قتل کی کرتی ہو وَمَا کَفَاکُمْ قَتْلُہٗ حَتّٰی
سَمَّیْتُمُوْہُ خَارِجِیًّا وای ہو تمپر کہ تمہین قتل بہی فرزند رسول خدا کا کافی نہوا اب نام اوسکا خارجی تمنے
رکہا ہی وہ بولی چپ رہ ای شخص کہ یہان جو نام حسین کا لیتا ہی اوس کا سر تن سے جدا کیا جاتا ہی پس
مین ایک جا محزون وملول کہڑا ہو رہا وَکُلَّمَا نَقَارَبُوْا اِلَی الرَّاْسِ کُنْتُ اَشَدَّ حُزْنًا لِفَرْحِھِمْ اور جو سر
شریف آتا تہا مین زیادہ تر محزون ہوتا تہا اون لعینونکی خوشی ہونی سے وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ وَالنُّوْرُ
یَسْطَعُ مِنْ فِیْہِ کَنُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ناگاہ سر اقدس جناب امام حسین آیا اور نور اوسی مثل نور رسول خدا
ساطع تہا پس مین نے منہ پر طمانچے مارے آواز گریہ وزاری بلند کی اور کہتا تہا مین وَاحُزْنَاہُ لِلْاَبْدَانِ
السَّلِیْبَۃِ النَّازِحَۃِ عَنِ الْاَوْطَانِ الْمَدْفُوْنَۃِ بِلَا اَکْفَانٍ وای اندوہ اون جسمونپر جو عریان دور افتادہ
از وطن اور بیدفن وکفن پڑی ہین وَاحُزْنَاہُ عَلَی الْخَدِّ التَّرِیْبِ وَالشَّیْبِ الْخَضِیْبِ وای اندوہ
اون رخسارون پر جو خاک مین بہری ہین اور وہ ریش مقدس جو خون سی خضاب ہوئی ای رسول خدا
کاش دیکہی سر اپنی پیاری حسین کا کہ بازار دمشق مین پہرایا جاتا ہی وَبَنَاتُکَ مُشْھَرَاتٌ عَلَی النِّیَاقِ
مُشَقَّقَاتُ الْجُیُوْبِ وَالْاَزْیَاقِ اور کہان ہو ای رسول خدا کہ نواسیان تمہاری شترہای برہنہ پر
سوار سر کہلی ہوئی گریبان پہٹی ہوئی بازارونمین پہرائی جاتی ہین یَنْظُرُ اِلَیْھِنَّ اَشْرَارُ الْفُسَّاقِ اور بدترین
خلق اونکی طرف خوش ہو ہوکی دیکہتی ہین کہان ہین علی ابن ابیطالب کہ یہ حال دیکہین یہ کہکر روتا تہا

اور جو بیبری آواز سنتا تھا وہ بھی روتا تھا ناگاہ چند شتر بے کجاوہ و عماری نمودہوی اور کتنی صاحبزادیاں ماہ سیما سربرہنہ چاک گریبان اونپر سوار تہین اور ایک بی بی فریاد واُمحمداہُ واعلیاہُ واحسناہُ واحُسیناہُ کی آواز بلند کرتی تہی اور کہتی تہی یا رسول اللہِ بناتُکَ اُسارٰی کاَنَّھُنَّ بعضُ اُسارٰی الیہود والنصارٰی ای نانا رسول خدا آج نواسیان تمہاری اسطرحسے قید جاتی ہین جسطرحسے زنان یہود و نصاریٰ قید کرکی لاتی ہین اور وہ بی بی کبہی اطفال خورد سال کا نام لیلیکر روتی تہی اور کبہی مردان مسن کا نام لیکی جان کہوتی تہی وتارۃً تنوحُ علی المذبوحِ القفا و مقتولِ الخبا العُریانِ بلا زادٍ والکفانِ اور کبہی وہ بی بی یہ بین کرکر روتی تہی ہای بہائی سر تمہارا پس گردن سے کاٹا اور خیمہ تمہارا لوٹ لیا اور نعش تمہاری پارہ پارہ خاک و خون مین غلطان زمین گرم کربلا پر رہنی دی پس مین عنقریب اوس اونٹ کی گیا اور کہا مینے السلامُ علیکم یا اھلَ بیتِ النبوۃِ ومعدنَ الرسالۃِ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ یعنی سلام ہو تمپر ای اہل بیت رسول خدا پس پہچانا مین ذکر وہ بی بی جناب ام کلثوم دختر شیر خدا ہی فقالت من انتَ ایھا الرجلُ لم یُسلِّم علینا احدٌ غیرُکَ منذُ قُتِل سیدی الحسینُ جناب ام کلثوم بولین تو کون ہے ایشخص کہ ہمپر سلام کرتا ہی ای شخص کسینے سوا تیری ہم پر سلام نہین کیا جب سے کہ ہماری سید و آقا شہید ہوی ہین حضرات سلام کیا بلکہ لوگ ہنستی تہی اور اگر اہل بیت روتی تہی تو نیزون سے مارتی تہی غرض مینے عرض کی ای آرام دل زہرا مین ہون اصحاب تمہاری نانا رسول خدا کا اور سہل ابن سعد نام ہی میرا پس جناب ام کلثوم بولین ای سہل دیکہا تو نی کیا سلوک ہمسی کیا امت رسول خدا نی قُتِلَ واللہِ اخی وسیدی قتل کیا واللہ بیگناہ ہماری سید و آقا کو وسُبِینا کما تُسبی العبیدُ والاماءُ اور ہمین اسیر کیا مثل لونڈی غلامونکی وحُمِلنا علی الاقتابِ بغیرِ وطاءٍ کما تریٰ اور ہمین شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار کیا جیسا تو دیکہتا ہی مینے عرض کی بہت دشوار ہی رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور تمہاری برادر بزرگوار پر یہ حال تمہارا دیکہین پس اوس دختر شفیعہ روز جزا نی کہا یا سہلُ اشفع لنا عندَ صاحبِ الرمحِ ان یتقدَّمَ بالراسِ من بینِ المحاملِ ای سہل شفاعت سفارش ہماری نیزہ دار سے کہ سر کو شہید راہ خدا کی آگی لیجائی تا لوگ اوسکو دیکہنی مین مشغول ہون فقد خُزینا من کثرۃ

النَّظرِ اِلَیْنَا پس ہم نہایت غمگین ہوتی ہین کہ نامحرم ہمین دیکھتی ہین پس منہ اوس شقی سے کہا واسطہ خدا کا
سر اقدس کو آگی بڑہا کہ دختران فاطمہ شرم سے موی جاتی ہین اوسنے مجہے جہڑک دیا پس سہل کہ ساتہہ ایک
نصرانی تہا کہ بیت المقدس کو جاتا تہا وہ حیران کہڑا دیکھتا تہا فَسَمِعَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ پس سنا اوسنے کہ سر اقدس امام مظلوم کا تلاوت
قران کرتا ہے اور یہ آیہ سنی اوسنے سر اقدس سے یعنی نہ گمان کرین خدا کو غافل اوسسے کہ جو کرتے ہین ظالم
فَاَدْرَکَتْہُ السَّعَادَۃُ وَکَشَفَ اللّٰہُ عَنْ بَصَرِہٖ پس سعادت اوسکی شامل ہوئی اور پردہ آنکہو نسے
اوٹہہ گیا بیساختہ بیتاب ہوکے بولا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کلمہ پڑہ کے تلوار کہینچ کر دشمنان حسین پر حملہ کیا اور بیساختہ حال حضرت پہ
روتا تہا اور اون لعینونکو مارتا تہا تا آنکہ ایک جماعت کثیر کو فی النار کیا پہر بہت اشقیا ٹوٹ پڑے اور
اوس عاشق حسین کو شہید کیا جناب ام کلثوم نے کہا یہ کیا غل ہے ہین نے ماجرا بیان کیا فَقَالَتْ
وَاعَجَبَاہُ النَّصَارٰی یَحْتَشِمُوْنَ لِدِیْنِ الْاِسْلَامِ پس جناب ام کلثوم نے فرمایا سبحان اللہ کیا
تعجب ہے کہ نصاری تو دین اسلام کا پاس وحمایت کرین وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ الَّتِیْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ
عَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اور امت رسول خدا جو دعوی اسلام کرتے ہین اور کلمہ پڑہتے ہین
یَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَہٗ وَیَسْبُوْنَ حَرِیْمَہٗ قتل کیا اون کلمہ گویون نے فرزندان رسول خدا کو اور اسیر کیا
اہل حرم کو اون کے ولیکن نیکوئی عاقبت کی پرہیزگارونکے لیے ہے وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَھُمْ
یَظْلِمُوْنَ اور لعینون نے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنے نفسونپر ستم کیا روز قیامت کو کیا جواب دین گے رسول خدا کو

روایت پنجاہ وششم و ردکرنا حضرت آدم کا اسمائے پنجتن کو اور آنا امام حسین کا میدان حشر مین اور احوال وکیل رومی اور نکلنا محل سے ہند کا روتی

صَاحِبُ الدُّرِّ الثَّمِیْنِ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ روایت کی ہے
صاحب در الثمین نے تفسیر کلام الہی مین یعنی سیکہے آدم نے پروردگار اپنے سے چند کلمہ مراد کلمون سے
اسمائے مقدسہ پنجتن ہین کہ ساق عرش پر لکہے دیکہے اوس وقت جبرئیل نے کہا کہ اے آدم تم حفظ کرو نام

آل عبا کو اور برکت چاہو خدا سے بسبب عظمت ان ناموں کی حضرت آدمؑ نے چار نام یاد کیے خوش اور مسرور ہوئے
فلما ذکر الحسین سالت دموعہ و انخشع قلبہ جب نام لیا جناب امام حسینؑ کا تو بے اختیار آنکھوں سے
حضرت آدم کے آنسو رواں ہوئے اور دل اونکا شکستہ ہوا فقال یا اخی جبرئیل فی ذکر الخامس ینکسر
قلبی و تسیل عبرتی اوس وقت آدمؑ نے جبرئیل سے کہا اے اخی کیا باعث ہے کہ جب پانچویں شخص کا نام
لیتا ہوں ٹوٹ جاتا ہے دل میرا اور جاری ہوتے ہیں آنسو میرے فقال جبرئیل ولدک هذا یصاب
بمصیبة تصغر عندها المصائب جبرئیل نے کہا اے آدم سبب تمہاری دل شکنی اور اشکباری کا
ہونیکا یہ ہے کہ یہ فرزند تمہارا الم و مصیبت اور بلاؤں میں مبتلا ہوگا کہ سب مصیبتیں اوسکے آگے چھوٹی ہوجائینگی
فقال وما هی یا اخی حضرت آدمؑ نے پوچھا اے اخی جبرئیل وہ کون سی مصیبت ہے فقال یقتل
عطشانا غریبا وحیدا لیس له ناصر ولا معین جبرئیل نے کہا کہ قتل ہوگا بھوکا پیاسا غریب الوطن
اکیلا کہ کوئی اوس حال میں اوسکا یار و مددگار نہوگا اور اوس وقت وہ فریاد کریگا اور کہیگا واعطشاه
واقلة ناصراه اور کوئی اوسے نہ جواب دیگا سوا شمشیر لگانیکے اور نیزہ مارنیکے فیذبح کذبح الشاة
من القفا پس ذبح کرینگے اوسکو جسطرح گوسفند کو ذبح کرتے ہیں پس گردن سے بعد ازاں اسباب اوسکا
غارت کرینگے اور سر اوسکا اور اوسکے انصار کا شہر بشہر اور دیار بدیار پھرائینگے اور اون سروں کے ساتھ
اوسکی عورات بھی ہونگی اے آدمؑ یہ امر مقرر شدنی ہے فبکی آدم و جبرئیل بکاء الثکلی یہ سنکے حضرت
آدمؑ جبرئیل رونے لگے مانند اوس عورت کے کہ جس کا بچہ مرجاتا ہے اور وہ روتی ہے اور بحار میں منقول ہے کہ ایک
مرد مسن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دست و پا چوم کر رونے لگا حضرت نے
سبب گریہ سے سوال کیا عرض کرنے لگا کہ یا مولا سن میرا سو برس کا ہے اور ضعف و ناتوانی نے مجھپر غلبہ کیا ہے
شب و روز انتظار اجل میں رہتا ہوں لیکن عمل قبیح کا ڈر ہے کہ روز قیامت کو رسوا کرینگے مجھے حضرت نے
فرمایا کہ الشیخ روز قیامت تمکو ہم تیری شفاعت کو موجود ہیں اور بہت سی تشفی فرمائی اور پھر فرمایا این
انت من قبر جدی الحسین المظلوم کتنی دور ہے تو میرے جد مظلوم امام حسینؑ کی قبر سے اوسنے
عرض کی بہت قریب ہوں فرمایا حضرت نے زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کی اوسنے اکثر اتفاق جانیکا

ہوتا ہے فرمایا امام نے ای شیخ یہ ایک خون ہے فرزند فاطمہ کا کہ پرسش کریگا اسکی اللہ تعالی ای شیخ
نہین پہونچا ایسا صدمہ کسیکو جیسا کہ پہونچا ہے میری جد عالیمقدار حسین مظلوم کو تحقیق کہ قتل
کیا اوس مظلوم کو معہ ستر اہل بیت کے سب کو نصیحت کرتی تہی خدا کیواسطے اور صبر کرتی تہی اوسکی راہ
رضا مین ای شیخ جب قیامت قائم ہوگی تو تشریف لائین گے رسول خدا میدان حشر کے
وَمَعَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور انکی ساتھہ امام حسین بہی ہونگی وَيَدُهُ عَلَى رَاسِهٖ تَقْطُرُ
دَمًا اور ہاتھہ رسول خدا کا سر اقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید سے لہو کی قطرے
ٹپکتی ہونگی پس رسول خدا او کو جناب باری مین عرض کرینگے یَا رَبِّ سَلْ اُمَّتِیْ فِیْمَ قَتَلُوْا اِبْنِیْ ای
پروردگار پوچھہ میری امت سے کہ کس جہت سے اونہون نے قتل کیا میرے فرزند کو پس غضب مین آئیگا خدا
عادل اور داخل ہونگی قاتلان حسین آتش جہنم مین پس کیونکر نہ روئین رسول خدا اور کسطرح نہ داخل
ہون وہ شقی جہنم مین کہ سر رسول کی نواسیکا کہ جسکی لڑکپن کا رونا رسول خدا سے دیکہا نجاتا تہا کاٹ کرایک
شراب خوار کو لیگئی لیگئے اور اہل بیت اوسکی طوق وزنجیرین جکڑے ہوے ہمراہ اوس کی تہے اور سب لعین خوشی
کرتی تہی اوس سر کی کٹنی کی اور ہر راہ مین پوچہتا تہا مَنْ هٰذَا الرَّاسُ یہہ سر کسکا ہے کہ جسکی کٹنی کی خوشی کرتی ہو
تو وہ بیغیرت رسول خدا کیطرف اشارہ کرتی تہے اور کہتی تہے هٰذَا رَاسُ خَارِجِیٍّ خَرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ
معاذ اللہ یہ سر ایک خارجی کا ہے کہ خروج کیا تہا اوسنے امیر پر ہم اوسکا سر لائی ہین نذر یزید کو وَقَالَ
الصَّادِقُ لَمَّا اُدْخِلَ رَاسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ اور جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جس وقت
داخل کیا گیا سر حسین ابن علی کا مجلس یزید مین وَاُدْخِلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور داخل کیے گئے دربار عام مین جناب امام زین العابدین اور دختران جناب امیر المومنین حالیکہ مقید تہے طوق
زنجیر پس یزید لعین خوش ہو کر بولا یَا عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَتَلَ اَبَاكَ ای علی ابن الحسین شکر ہے واسطے
اوس خدا کے جسنے قتل کیا ہے تمہاری باپ کو حضرت نے فرمایا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ اَبِیْ لعنت ہے خدا کی
اوس پر جسنے میری بابا کو قتل کیا فَغَضَبَ يَزِيْدُ وَاَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهٖ پس غضبی ہوا یزید اور حکم کیا
کہ اسکا بہی سر تن سے جدا کرو اوسوقت جناب سید الساجدین نے فرمایا ای یزید فَاِذَا قَتَلْتَنِیْ فَمَنْ

رَسُوْلِ اللّٰہِ سَیَرِدْنَ اِلٰی سَنَازِ طَعْنٍ پس ہر گاہ تو مجہی قتل کرتاہی تو دختران رسول خداکو کون پہونچائیگا ان کی گہر وتنک وَلَیْسَ لَهُنَّ مَحْرَمٌ غَیْرِیْ حال انکہ کوئی انکا محرم نہین ہی سوای میری یزید کو رحم آیا حضرت کی حال پر اور بولا ای پسر حسین تو ہی پہونچانا انکو وطن مین اور ایک ہتیار منگوا کر طوق آہنی گلوی امام کا اپنی ہاتہہ سی کاٹا اور کہنی لگا اَفَهِمْتَ مَا فَعَلْتُ ای علی ابن الحسین کچہہ سمجہی تم کہ کیون طوق تمہارا مین نی اپنی ہاتہہ سی کاٹ ڈالا سمجہا مین تُرِیْدُ اَنْ لَا تَکُوْنَ لِاَحَدٍ عَلَیَّ مِنَّةٌ غَیْرِكَ ارادہ کیا ہی تونی کہ سوا تیری اور کسیکا احسان مجہپر نہو یزید سنکر بہت خوش ہوا اور بولا وَاللّٰہِ یہی ارادہ تہا میر العبد ازان اوس لعین نی سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام زیر تخت اپنی رکہوایا اور خود بہی شراب پیتا تہا اور اپنی مصاحبونکو بہی پلاتا تہا اور کہتا تہا اِشْرَبُوْا ھٰذَا شَرَابٌ مُّبَارَكٌ وَرَاسُ عَدُوِّنَا بَیْنَ یَدَیْنَا پیو شراب کہ یہ شراب مبارک ہی اور سر ہماری دشمن کا سامنی رکہا ہی وَنَحْنُ نَاکُلُ وَنَشْرَبُ وَنُفُوْسُنَا سَاکِنَةٌ وَقُلُوْبُنَا مُطْمَئِنَّةٌ اور ہم کہاتی ہین اور پیتی ہین اور نفس ہماری ساکن ہین اور دل ہماری اطمینان سی ہین یعنی حسین کو قتل کیا اندیشہ ہماری سلطنت کا گیا حضرات یہ کم مصیبت نہین ہے کہ یزید تو تخت پر بیٹہا ہوا شراب پیی اور سر فرزند رسول خدا زیر تخت رکہا ہو غرض جناب امام زین العابدین سی یہ روایت ہی کہ مجلس یزید مین ایک وکیل بادشاہ روم کہ نہایت اشراف قوم اور بزرگان روم سی تہا آیا اور یزید کو اوس سر کیتی سی بہت مسرور پایا تو یزید سی پوچہنی لگا یَا مَلِكَ الْعَرَبِ ھٰذَا رَاسُ مَنْ ای بادشاہ عرب یہ سر کسکا ہی یزید نی کہا مَالَكَ لِهٰذَا الرَّاسِ تجہی کیا کام ہی اس سر سی اوس نی کہا مین جب جاتا ہون اپنی شہر کیطرف تو پادشاہ ہمارا ہر ایک چیز سی سوال کرتا ہی پس ای بادشاہ اس سر کی قصہ سی آگاہ کرتا کہ تیری خوشی مین مین بہی شریک ہون یزید نی اوس سی کہا ھٰذَا رَاسُ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یہ سر حسین کا ہی جو پسر علی ابن ابی طالب کا تہا پس رومی نی کہا وَمَنْ اُمُّهٗ مان کا اوسکی کیا نام ہے قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یزید نی کہا مان اوسکی فاطمہ بیٹی رسول خدا کی تہی پس نصرانی نی کہا اُفٍّ لَكَ وَلِدِیْنِكَ اف ہو واسطے تیری اور تیری دین کی ای یزید تیری دین سی تو میرا ہی دین بہتر ہی کہ باپ میرا اولاد داؤد پیغمبر سی تہا وَبَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اٰبَاءٌ کَثِیْرَةٌ اور درمیان میری اور حضرت داؤد کی بہت

پشت کا فاصلہ ہی باوجود اسکے نصارا تعظیم میری کرتے ہین وَیَاْخُذُوْنَ مِنْ تُرَابِ قَدَمِیْ تَبَرُّکًا یَاْتِیْ
مِنْ حَوَافِرِ دَاؤدَ اور لیجاتے ہین خاک میرے زیر قدم کی تبرک سمجھ کر بسبب اسکے کہ باپ میرا اولاد داؤد ہے
وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وای ہی تجپر کہ قتل کیا تونے بیٹا دختر رسول خدا کا وَمَا بَیْنَہٗ وَ
بَیْنَ نَبِیِّکُمْ اِلَّا اُمٌّ وَاحِدَۃٌ حال انکہ نہین ہی درمیان اوس مقتول کے اور درمیان تمھارے نبی کے فاصلہ
مگر ایک فقط ماں اسکی فاطمہ کا پس برا ہی دین تمھارا اور پھر بولا کہ اگر نقل کنیسہ حافر کی سن تو مین بیان کرون
یزید بولا کہہ وہ رومی کہنے لگا کہ درمیان ملک روم کے دو شہرون کے بیچمین ایک دریا واقع ہی کہ مسافت
راہ یکسالہ طول اوس دریا کا ہی اور اوس مین ایک شہر ہی کہ طول اوسکا ہشتاد درہشتاد فرسخ کا ہی
حقتعالی نے مثل اوس کے شہر بزرگ خلق نہین کیا کافور اور یاقوت اوسی شہر سے آتا ہی درخت اوس شہر کے
عود وغیرہ کے ہین اور سوا نصاری کے کسی کا قبضہ اوس شہر پر کبھی نہین ہوا معبد و پرستش گاہ نصارا کے
وہان کثرت سے ہین اَعْظَمُھَا کَنِیْسَۃُ الْحَافِرِ سب سے بڑا اون عبادتگاہون مین کنیسہ حافر ہی کہ محراب
مین اوسکی ایک حقہ طلا لٹکتا ہی اوس حقہ مین ایک سُم ہی یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا حَافِرُ حِمَارٍ یَرْکَبُہٗ عِیْسٰی
کہتے ہین کہ وہ سُم اوس خر عیسٰی کا ہی جس پر وہ جناب سوار ہوا کرتے تھے اور گرد اوس حقہ کے زینت ہی طلا اور
پارچہای بیش قیمت سے پس ہر سال ایک خلائق کثیر قوم نصاری سے اوس معبد مین حاضر ہوتے ہین اور
طواف کرتے ہین گرد اوس حقہ کے اور بوسہ لیتے ہین اوسکو اور دعا برای قضای حوائج جناب قاضی الحاجات
بوسیلہ اوس سم کے کرتے ہین یہہ آداب و آئین ہی اون کا اوس سم کے ساتھہ کہ جسپر گمان کرتے ہین کہ وہ سم
اوس خر کا ہی کہ جسپر حضرت عیسٰی سوار ہوتے تھے وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ اور تم سب نے قتل کیا پسر
دختر پیغمبر کو اپنے فَلَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَلَا فِیْ دِیْنِکُمْ پس خدا برکت نہ دے تم مین اور تمھارے دین مین
یزید نے یہ کلام سنکر حکم کیا اُقْتُلُوْا ھٰذَا النَّصْرَانِیَّ لِئَلَّا یَفْضَحَنِیْ فِیْ بِلَادِہٖ قتل کرو اس نصرانی کو
تا اپنے شہر مین جاکر مجھے رسوا نکرے نصرانی حکم قتل سنکر بولا اَتَقْتُلُنِیْ یَا یَزِیْدُ آیا اب تو مجھے قتل کرنا ہی کہ یزید
یزید نے کہا ہان نصرانی نے کہا مین نے ایک خواب دیکھا ہی اوسے سن لے یزید نے کہا کہہ نصرانی نے کہا مین نے خواب مین
رات کو تمھارے پیغمبر کو دیکھا ہی یَقُوْلُ یَا نَصْرَانِیُّ اَنْتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فرماتے تھے اے نصرانی تو اہل جنت سے ہے

پس مین جسوقت چونکا تو متعجب ہوا کہ مین کہان اور بہشت کہان لیکن اب یقین ہوا کہ پیغمبر تمہارا صادق اور دین اوسکا برحق ہی شاہد رہو تم سب کہ بتصدیق قلب کہتا ہون مین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ وَثَبَ اِلٰى رَاْسِ الْحُسَيْنِ پس یہ کہتے ہی دوڑ کر لپٹ گیا جا کر سر مطہر سے امام حسین کی فَضَمَّهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ پس اپنے سینے سے سر اوس مظلوم کا لگایا وَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ وَيَبْكِيْ اور یہ حال تہا کہ علی الاتصال بوسے اوس سر کے لیتا تہا اور روتا تہا یہانتک کہ وہ مرد یان سر اقدس امام مظلوم غریب نثار ہو گیا اور اوس کے سر کو بھی سر امام کے ساتھ رکھدیا سُبْحَانَ اللّٰهِ نصرانی تو یہ حق شناسی کرے اور یزید لعین مسلمان کہلا کے شرم نکرے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ سے روایت ہی کہ بعد اوسکے یزید دین نے حکم کیا کہ سر فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا در قصر پر اوس شریر کے لٹکائین جب سر اوس شفیع روز جزا کا دروازہ محل پر لٹکایا گیا فَلَمَّا سَمِعَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْعَامِرِ كَشَفَتْ رَاْسَهَا وَخَرَجَتْ عَنْ دَارِهَا وَجَاءَتْ فِيْ مَجْلِسِ يَزِيْدَ پس جبکہ خبر ہند دختر عامر نے سنی کہ زوجہ تہی یزید کی کہ سر فرزند زہرا کا تو میرے دروازے لٹکایا گیا ہی اور دختران فاطمہ سر برہنہ مجلس عام مین یزید کے زیر تخت کہڑی ہین چادر سر سے اوتار کے پہینک دی اور سر کہول کے گہر سے باہر نکل پڑی اور مجلس یزید مین آئی وَقَالَتْ يَا يَزِيْدُ رَاْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْصُوْبٌ عَلٰى بَابِ دَارِيْ اور بولی ای یزید سر فرزند فاطمہ دختر رسول اللہ کا میرے محل کے دروازے پر لٹکایا ہی پس یزید دوڑا اور کپڑا اوسکے سر پر ڈالدیا وَرَدَّهَا اِلٰى دَارِهَا اور اوسکو اولٹا گہر کو پہیر دیا اور بولا کہ راضی ہون مین تیرے رو فرزند رسول الثقلین حسینؑ کہ وہ بزرگ قریش تہے لیکن بے پردہ ہونا افسوس یزید کو ہند کی پر دیکا تو یہ خیال ہوا کہ آپ دوڑ کر اوسے چادر اوڑہائی اور دختران فاطمہ زہرا کہ جنکی ہانکا جنازہ شب کو اوٹہا تہا زیر تخت یزید بازوؤن مین رسیان بندہی ہوئی کنیزون کی ہوئی بلوائے عام مین کہڑی ہون اونکی حرمت و عزت کا کسیکو پاس نہوا کہ ایک چادر اوڑہنے کو دیتا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَاطِبَةً

روایت پنجاہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ پہر دیکہنا جناب سیدہ کو حضرت اکرم کا اور چادر درون معصومہ کی گرو ہونی اور جانا جناب سیدہ کا خانہ یہودی مین پہر مصائب اہلبیت اور مانگنا زہیر کا جناب ام کلثوم کو کنیزی مین دوی فی

کتاب دلائل النبی انہ قال روایت کی ہی کتاب دلائل النبی ہین کہ مصنف اوسکا ایک علمائے اہل سنت سے ہے اور جناب امام حسن عسکری سے کتب شیعہ مین منقول ہے لما خلق اللہ ادم وحوا فی الجنۃ جب خلق کیا خدا نے آدم و حوا کو بیچ جنت کے فقال ادم علی نبینا وعلیہ السلام ما خلق اللہ احسن منا پس کہا آدم نے از راہ فخر و مباہات کے کہ ہم سے بہتر حق تعالی نے کسیکو خلق نہین کیا فامر اللہ جبرئیل فاخذھما الی الفردوس پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبرئیل کو کہ آدم و حوا کو فردوس مین لیجا بموجب حکم خالق اونہین جبرئیل فردوس مین لیگئے فاذا جاریۃ علی راسھا تاج من نور وفی اذنیھا قرطان من نور قد اشرقت الجنان من نور وجھھا پس دیکھا اونہون نے ایک صاحبزادی کو کہ نور جمال سے اوسکے تمام جنت روشن ہے اور ایک تاج اوسکے سر پر رکھا ہے اور دو گوشوارے نور کے اوسکے کانون مین ہین قال ادم فمن ھذہ حضرت آدم نے حیران ہوکر پوچھا اے جبرئیل یہ لڑکی کون ہے قال فاطمۃ بنت محمد من ولدک جبرئیل نے کہا اے آدم یہ فاطمہ بیٹی جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ تمہاری نسل سے ہونگے قال فما التاج قال بعلھا علی ابن ابیطالب آدم بولے یہ تاج کیسا ہے سر پر انکے جبرئیل نے کہا یہ تاج شوہر انکے علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا ہین قال فما القرطان قال ھذان ولداھا الحسنان پھر کہا حضرت آدم نے یہ گوشوارے کیسے ہین جبرئیل بولے یہ فرزند انکے حسن اور حسین ہین قال اخلقوا قبلی حضرت آدم متحیر ہوکے بولے یہ کیا قبل میرے خلق کیے گئے ہین قال ھم موجودون فی غامض علم اللہ قبل ان تخلق باربعۃ الاف سنۃ جبرئیل بولے کہ یہ غامض علم الہی مین موجود تھے چار ہزار برس پہلے تمہاری پیدایش کے واے ہے اس دنیا نا پایدار پر ایسی بی بی اس دنیا مین ایسی نادار تہین کہ بارہا فاقہ پر فاقہ کرتی تہین رات کو عبادت خدا مین مشغول رہتی تہین اور دن کو کاروبار خانہ مین مصروف ہوتی تہین روایت صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ اسقدر پانی جناب سیدہ نے بھرا تھا کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑ گیا تھا اور کپڑے جھاڑو دینے اور کھانا پکانے سے سیاہ ہوگئے تھے اور روایت ہے حضرت سلمان سے کہ کہا اونہون نے دخلت بیت فاطمۃ وھی جالسۃ عند الرحا ویداھا مجروحتان منھا گیا مین ایکدن خانہ جناب فاطمہ مین دیکھا مین نے کہ وہ جناب چکی کے پاس بیٹھی ہین

اور دونون ہاتھہ زخمی ہین اے امام حسینؑ ہوکے سے روتی ہین عرض کی منیر اے سیدہ میری فضہ خادمہ بھی تو آپ کی موجود ہے اوس سے کام لیجیے اوس شفیعہ روز محشر نے فرمایا اے سلمان مجھے رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایکدن کام تمام گھر کا تم کیا کرو اور ایکدن فضہ سے کام لیا کرو تو اے سلمان آج میری کام کی باری ہے اس محنت و مشقت مین اوقات بسر کرتی تھین اور فرش سے ایک چمڑا گوسفند کا تھا کہ دنکو اونٹ دانا کہاتا تھا اور پھر اور رات کو اوسے وہ معصومہ اور جناب امیر بچھا کر سوتے تھے اور چادر شریف بارہا گرو ہوتی تھی وَفِي الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتَقْرَضَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ شَعِيْرًا فَاسْتَرْهَنَهٗ کتاب خرائج الجرائح مین منقول ہے کہ جناب علی ابن ابیطالبؑ نے تھوڑے جو ایک یہودی سے قرض مانگے اوسنے کہا کہ کچھ چیز گرو رکھو تو دیتا ہون فَدَفَعَ مُلَاءَةَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَكَانَتْ مِنَ الصُّوْفِ پس حضرت نے چادر جناب سیدہ اوسے دی اور وہ چادر بالونکی تھی پس اوسنے یہودی نے گھر مین لیجا کر رکھا جب رات ہوئی تو زوجہ اوسکی اوس مکان مین گئی کہ جہان وہ چادر رکھی تھی وَهِيَ تَشْتَعِلُ فَرَاَتْ نُوْرًا سَاطِعًا فِي الْبَيْتِ اَضَاءَ مِنْهُ كُلُّهٗ تو دیکھا اوسنے کہ ایک شعلہ نور ایسا ہے کہ تمام مکان روشن ہو رہا ہے فَانْصَرَفَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْ پھری وہ اور آئی اپنے شوہر پاس اور خبر دی اس ماجرے کی پس متعجب ہوا یہودی اور بھول گیا چادر جناب سیدہ کو فَنَهَضَ مُسْرِعًا وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَاِذَا ضِيَاءُ اِنْتَشَرَ مِنَ الْمُلَاءَةِ كَاَنَّهٗ يَشْتَعِلُ مِنْ بَدْرٍ مُنِيْرٍ يَلْمَعُ مِنْ قَرِيْبٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذٰلِكَ دوڑا یہودی یہ سنکے اور آیا اوس مکان مین تو دیکھا اوسنے کہ روشنی اوس چادر اقدس کی ایسی پھیلی ہے کہ جیسے چودھوین رات کا چاند روشن ہوتا ہے یہ دیکھکے نہایت متعجب ہوا جب غور سے دیکھا اوسنے تو جانا کہ یہہ چادر جناب سیدہ ہے پس یہودی نے اپنے عزیزونکو جمع کیا اور اوسکی زوجہ نے اپنے اقربا کو جمع کیا تا آنکہ اسّی یہودی جمع ہوئے اور چادر اقدس کی کرامات دیکھکر سب اوسکی برکت سے مسلمان ہوئے وَاَيْضًا فِي الْخَرَائِجِ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور یہہ بھی کتاب خرائج مین منقول ہے کہ ایکبار یہودیون کی کچھہ شادی تھی وہ خدمت جناب رسول خدا مین حاضر ہوئے فَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ اور عرض کی کہ ہمارا بھی حق ہے آپ پر حق ہمسایہ پس ہم سوال کرتے ہین کہ اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر مین مہمان جانیکی اجازت دیجیے حَتّٰى يَزْدَادَ عُرْسُنَا بِهَا حُسْنًا وَاَلَحُّوْا عَلَيْهِ تا آنکہ زیادہ ہوئے جانے سے جناب سیدہ کے

عشرت وحسن شادی ہمارا اور ہیبت شیئین کہین فقال اِنَّھا زوجۃ علیّ ابن ابیطالب وھی فی حلۃ فسالوہ ان یشفع
الی علیّ فی ذلک حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابیطالب ہے اور اونکی تابع حکم ہین فاطمہ کے
بھیجنے کا مختار نہین ہون عرض کی یہود نے ہماری سفارش کیجیے اس امر مین جناب امیر سے وقد جمع
الیھود بالطم والرم من الحلی والحلل وظنوا ان فاطمۃ تدخل ببذلتھا واراد وا
استھانتھا اور جمع ہوئی یہود نہایت زینت وآرایش سے ساتھہ زیورہای نفیس اور حلہ ہای اکثیر
اور گمان کیا کہ ہم اور ہماری عورتین تو آرایش وزینت سے ایسی لباس فاخرہ پہنے ہین اور جناب فاطمہ
اوس ذلت سے لباس بوسیدہ پہنے ہوئے اور ردای کہنہ پیوندکی اوڑہے ہوئے آئین گی تو باعث اونکی
ذلت کا ہوگا اور جناب رسالتمآب اور جناب ولایت مآب بہی اس تشویش مین تہے کہ اس شکل سے کیا
بہیجین جناب فاطمہ کو کہ چادر تک جناب فاطمہ کے سر پر ثابت نہین ہے فجاء جبرئیل بثیاب من
الجنۃ وحلی وحلل لم یر مثلھا ناگاہ جبرئیل امین بفرمان رب العالمین برای جناب سیدہ
پوشاک نفیس جنت اور زیورہای پرضیا اور حلہ ہای بیبہا لیکر حاضر ہوے کہ کسینے ویسا زیور ولباس
ندیکہا تہا فلبستھا فاطمۃ وتحلت بھا فتعجب الناس من زینتھا وکونھا وطیبھا جناب
سیدہ نے وہ زیور ولباس پہنا تو دیکہنے والے نہایت متعجب تہے زینت ورنگ و بوئے لباس سے فلما دخلت
فاطمۃ دار الیھود سجد لھا نساءھم وقبلن الارض بین یدیھا پس زنان یہود تو آمادہ
تہین اس بات پر کہ جناب سیدہ یہان لباس بوسیدہ سے آئین گی اور زیورا ونہین کہان میسر ہے جب ع
مالک روز جزا اس زینت وآرایش سے پہونچین زنان یہود یہ دیکہکے زمین پر گر پڑین اور جناب سیدہ کو
سجدہ تعظیمی کیا اور زمین سامنے کی چومنے لگین اور اتنے سے زیادہ یہود شرف اسلام سے مشرف ہوے
آہ آہ اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ جس بی بی کا یہ مرتبہ ہووے اوس بی بی کی بیٹیونکو منافقان
است نے کہ دعوی اسلام کرتے تہے سر برہنہ کیا اور چادر تک سرون سے اونکی اتار لین اور اس ظلم وستم سے
اونہین قید کیا جیسا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت جناب سید الشہدا مین فرماتے ہین یا
ابا عبداللہ قید کیا اہل حرم کو تمہارے مثل لونڈی غلامونکے وصفدوا فی الحدید فوق اقتاب

الْمَطِیَّاتِ اور جکڑا اونہین زنجیرہای آہنی مین اوپر اونٹونکی تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُوْنَ
فِي الْبَرَارِيْ وَالْفَلَوَاتِ ای جد بزرگوار سُنہ اونکی حرارت آفتاب سی جلتی تہی اور صحرا صحرا بیابان بیابان
پہراتی تہی اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِي الْاَسْوَاقِ اولاد فاطمہ کا یہ حال کیا تہا کہ
ہاتہہ اونکی اونکی گردنون مین باندہ دیی تہی اور اس صورت سی بازارونمین پہراتی تہی قَالَ الرَّاوِيْ كُنْتُ ذَاتَ
يَوْمٍ فِيْ مَجْلِسِ يَزِيْدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبرہ مین منقول ہی راوی
کہ کہا اوسنی مین ایکروز مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی آواز نوحہ و شیون کی میری کان مین آئی کہ
دل میرا کڑہنی لگا اور آنکہون سی میری آنسو جاری ہوی فَرَاَيْتُ عَشْرَ نِسْوَةٍ كَسَبْيِ الرُّوْمِ وَ
التُّرْكِ قَدْ غُيِّرَتْ وُجُوْهُهُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مین نی کہ قریب بیس عورتونکا حال
پریشان مانند اسیران ترک و روم کی اوس مجلس مین آئین کہ مُنہ اونکی حرارت آفتاب سی متغیر ہوگیی تہی
وَعَلٰى خُدُوْدِهِنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ اور رخسارے اونکی بسبب طمانچی مارنیکی نیلی ہوگیی تہی
اور آنسو اونکی جاری تہی ثُمَّ جَعَلُوْا يَعْرِضُوْهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُوْلُ اور قوم جفاکار
ایک ایک کو سامنی لاتی تہی اور یزید لعین پوچہتا تہا وَمَنْ هٰذِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ یہہ کون ہی اور یہ کون ہی
اور وہ لعین کہتی تہی هٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَهٰذِهٖ زَيْنَبُ وَهٰذِهٖ سُكَيْنَةُ ای امیر یہ ام کلثومؑ ہی
یہ زینب ہی اور یہ سکینہ ہی ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ اَعْمٰى قَدْ غَلُّوْا يَدَيْهِ اِلٰى عُنُقِهٖ وَهُوَ يَبْكِيْ پہر یزید نی
دیکہا ایک غلام نابینا کیطرف کہ ہاتہہ اوس کی رسی سی گردن مین اوسکی بندہی تہی اور بی اختیار روتا تہا فَقَالَ
مَنْ هٰذَا قَالَ آہ آہ اَنَا مَوْلَاهُ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ الْاَكْبَرُ پس یزید بولا یہ کون ہی اور کیون تم اس
اندہی کو قید کر کی لائی ہو یہ سنکر وہ جوان بہشتی بولا آہ آہ ای یزید مین ہون غلام علی اکبر کا کہ تیری فوج نی
اوسی قتل کیا اور شومی طالع نی مجہی سعادت شہادت سی باز رکہا یزید بولا کہہ احوال شہادت اوسکا فَقَالَ
اَيُّهَا الْاَمِيْرُ لَمَّا اَرَادَ الْبِرَازَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ هَلْ مِنْ رُخْصَةٍ يَا مَوْلَانَا فَقَالَ اَنَا
الْحَقُّ بِالْقَتْلِ مِنْكَ ای امیر کیا کہون مین جسوقت علی اکبر امام حسین سی رخصت ہوئی اور ارادہ
قتل گاہ کا کیا تو آنسو امام عالیمقام کی جاری ہوی اور بی اختیار آہ آہ کرتی تہی اور علی اکبر بہی زار زار روتی تہی

اوسوقت مین ڈانے مولا سے عرض کی اے آقا میرے امیدوار ہون [illegible] تا مین اپنی جان آپ پر سے نثار کرون یہ سنکر علی اکبر نے فرمایا کہ [illegible] کہ جناب امام پر سے جان نثار کرون مگر اے سدیف لازم ہے مجھکو کہ میرے پدر مظلوم کی مدد اور یاری سے دست بردار نہو نا کہ اب وہ اکیلے ہین فبکی بکاءً شدیداً ثم برز الی المیدان وقاتل قتالاً شدیداً حتی قتل من القوم ثلثمائة وخمسین فارساً یہ فرماکر علی اکبر [illegible] میدان [illegible] آئے اور مانند شیر خشمناک کے اوس قوم جفاکار پر حملہ کرنے لگے یہانتک کہ [illegible] تین سو پچاس سوار اوس شاہزادے نے تشنگی پیاس مین ہلاک کیے وقد اثخنته الجراح وکظه العطش مگر اوسوقت [illegible] شاہزادہ نہایت زخمی ہوگیا تھا اور پیاس کی کمال شدت تھی کہ تین روز سے اوس شبیہ رسول خدا کو پانی نملا تھا فضربه ملعون علی ام راسه فسقط وهو ینادی اے پدر ایک ملعون نے تیری لشکر سے آکے ایسی ایک تلوار اوسکی پیشانی نورانی پر ماری کہ گھوڑے سے نیچے گر پڑا اور باواز ضعیف و دردناک پکارا یا ابتاه هذا جدی محمد المصطفی صلی الله علیه واله وهذا جدی علی المرتضی وهذه جدتی فاطمة الزهراء الیک مشتاقون العجل العجل اے بابا میرا کام تمام ہوا اور میرے پاس جد بزرگوار میرے رسول خدا اور علی مرتضی اور دادی میری فاطمہ زہرا تشریف لائی ہین لیکن یہ سب آپکے مشتاق ہین جلدی آیئے جلدی فخرجت النساء من مضاربهن فی بکاءٍ ونحیبٍ وانا معهن پس یہ آواز اکبر سنکر ماں بہو بہیان اونکی اور سب عورتین ننگے سر و پابرہنہ روتی اور چیخین مارتی ہوئین خیمہ سے باہر نکل آئین مین بھی اونکے ساتھہ روتا ہوا نعش علی اکبر پر آیا وہ سب بی بیان نعش ہمشکل نبی کے گرد نوحہ و شیون کرنے لگین ثم انکبت علیه ونادت پھر اے یزید مادر اکبر نے بیتاب ہوکر نعش اکبر پر اپکو گرادیا اور یون بین رو رو کے کرنے لگین واقرة عیناه واثمرة فواداه واعلی اکبراه اے اے نور دیدہ میرے ہاے اے میوہ دل میرے ہاے لعل میرے علی اکبر افسوس یہ جوانی تیری کاش مجھے موت آتی اور اس طرح تجھے زمین پہ پڑا خون مین تڑپتا نہ دیکھتی فعند ذلک لطمت وجهی لطماً شدیداً اوسوقت جہان روشن میری آنکھون مین تیرہ و تاریک ہوگیا اور اسقدر منہ پر طمانچے مارے کہ آخر اندہا ہوگیا مین اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا

فبکی بکاءً شدیداً حتی غشی علیہ پس یہ نقل کرکر وہ غلام اسقدر رویا کہ
روتے روتے بیہوش ہوگیا یزید بھی یہ ماجرا سنکر سر جھکائے رہا گیا اور تمام اہلبیت بھی زار زار
روتے تھے فجاء رجل یقال لہ زھیر فقال ایھا الامیر ھب لی ھذہ المرأۃ و
اشار الی ام کلثوم اخت الحسین پس آیا ایک شخص زہیر نام یون عرض کرنے لگا
یزید سے اے امیر یہ لونڈی مجھے دے تا میرے گھر کی خدمت کیا کرے اور اشارہ کیا طرف ام کلثوم
دختر جناب فاطمہ کے اور ہاتھ بڑھایا فقالت لہ قطع اللہ یدیک یا عدو اللہ جناب ام کلثوم نے کہا
خدا قطع کرے ہاتھ تیرا اے دشمن خدا جب یہ کلام زہیر نے سنا بہت متعجب ہوکر پوچھنے لگا یہ لوگ کس قبیلے کے ہین
اور گمان اوسکا تھا کہ یہ اسیران ترک و روم ہین فقال علی ابن الحسین ھذہ بنت بنت رسول اللہ
جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے شخص یہ قیدی ترک و روم نہین ہین اے زہیر یہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا کی اور ہین فرزند رسول خدا ہون و ھذہ بنات فاطمۃ الزھراء اور یہہ بیٹیان فاطمہ زہرا
کی ہین جو اس ذلت سے دربار یزید مین کھڑی ہین پس زہیر یہ سنکر روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہاتھ اپنا
کاٹ کر بائین ہاتھ مین لیکر سامنے حضرت ام کلثوم کے آیا فقال یا بنت رسول اللہ عافینی
اور عرض کرنے لگا رو رو کر اے دختر رسول خدا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہو اب قصور میرا معاف
کرو اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میری قبول ہو پھر روتا ہوا چلا گیا اور کسی نے اوسے پھر نہ دیکھا کہ کیا ہوا روایت

پنجاہ و ہشتم نزول رطب پھر مصائب اہلبیت اور جانا سر اقدس کا مجلس یزید مین اور حال عبد الوہاب وکیل پادشاہ روم کا بعض کتب مناقب مین منقول ہے
دخل النبی یوماً دار فاطمۃ کہ ایک روز تشریف لائے جناب رسول خدا خانہ جناب فاطمہ زہرا مین
فقال لھا ان اباک الیوم ضیفک پس فرمایا اے فاطمہ آج باپ تمہارا گھر مین تمہارے مہمان ہے اور اوس
روز جناب سیدہ مع حسنین فاقے سے تھین فقالت یا ابت ان الحسن والحسین یطالبانی شیئاً
من الزاد فلم اجد لھما شیئاً جناب سیدہ نے عرض کی اے بابا کیا کہون مین کہ میرے حسن اور حسین نے
مجھ سے کھانا طلب کیا مجھ سے کچھ نہو سکا اونکو لیے کہ اونہین کچھ کھلاؤن اور وہ فاقے سے ہین ثم ان النبی

دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پس یہ سنکر جناب رسول خدا تشریف
لاکر جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ اور جناب حسنینؑ کے ساتھہ بیٹھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ اے
رسول خدا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ بعد سلام تمسے یہ فرماتا ہے قُلْ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَیَّ شَیْءٍ
یَشْتَهُوْنَ مِنْ فَوَاکِهِ الْجَنَّةِ کہ پوچھو علی و فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ سے کہ کس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے
میوہ ہای جنت سے پس جناب رسول خدا نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے جانا بھوک کو تمہاری پس میوہ ہای
بہشت سے کس چیز کی خواہش ہے تمہیں طلب کرو فَاَمْسَکُوْا عَنِ الْکَلَامِ حَیَاءً مِنَ النَّبِیِّ وَلَمْ یَرُدُّوْا
جَوَابًا پس سب خاموش ہوگئے اور شرم سے کچھہ جواب نہ دیا پس جناب امام حسینؑ سب مین کم سن تھے عرض
کرنے لگے اگر اجازت دو مجھے اے پدر بزرگوار و اے مادر نامدار و اے برادر خوش کردار اَخْتَارُ لَکُمْ مِنْ فَوَاکِهِ الْجَنَّةِ
تو مین اختیار کرون تمہارے لیے میوہ بہشت سے سبھون نے مشفق ہوکر فرمایا قُلْ یَا حُسَیْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ
رَضِیْنَا بِمَا تَخْتَارُهُ لَنَا کہ اے حسینؑ جو چاہو وہ طلب کرو کہ ہم سب راضی ہین پس عرض کی امام حسینؑ نے
کہو اے نانا جبرئیل سے اَنَا نَشْتَهِیْ رُطَبًا جَنِیًّا کہ ہمارا جی چاہتا ہے رطب تازہ کو پس جناب رسول خدا نے
فرمایا اے فاطمہؑ اندرون خانہ جاؤ اور جو رکھا ہو وہ اوٹھا لاؤ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَرَاَتْ طَبَقًا مِنَ
الْبِلَّوْرِ مُغَطًّی بِمِنْدِیْلٍ مِنَ السُّنْدُسِ وَفِیْهِ رُطَبٌ جَنِیٌّ پس جناب فاطمہؑ داخل خانہ ہوئین پس
ایک طبق بلور دیکھا کہ وہ ایک رومال سندس بہشت سے ڈھنکا ہوا اور اوسمین رطب تازہ رکھے ہین جناب
فاطمہ زہرا رسول خدا کی خدمتمین لائین حضرت نے لیکر کہہ لیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا
فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پہر حضرت نے ایک رطب لیکر اپنے پیارے نواسے کے
منہ مین بسم اللہ کہکے دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ یعنی گوارا ہو تجھے اے حسینؑ پہر دوسرا
رطب اوٹھایا فَوَضَعَهَا فِیْ فَمِ الْحَسَنِ پس بسم اللہ کہکے دہن اقدس حسنؑ مجتبی مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا
مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ پہر ایک رطب اوٹھاکے دہن شریف جناب سیدہ مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا
لَکِ یَا فَاطِمَةُ پہر چوتھا رطب اوٹھاکے دہن مبارک جناب امیرؑ مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ
یَا عَلِیُّ وَهٰکَذَا فَعَلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور جناب امیرؑ کو تین رطب کھلائے اور تینون مرتبہ هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ

یا علی فرمایا کہ وثب قائماً ثم جلس اور پھر بار جناب رسول خدا العظیم کو کھڑی ہوی اور بیٹھہ گئی فاکلوا
جمیعاً حتی شبعوا پس پھر سبنی سیر ہو کر کھایا پھر وہ کاسہ سوی آسمان چلا گیا فقالت فاطمة یا
اباہ لقد رایت الیوم منک عجباً پس جناب فاطمہ نے عرض کی ای بابا آج مین نے آپ سے امر عجیب دیکھا پھر
حضرت نے فرمایا ای فاطمہ رطب اول جو مین نے حسین کے منہ مین دیا اور ھنیئاً مریئاً لک یا حسین کہا
سبب اسکا یہ ہی فانی سمعت میکائیل واسرافیل یقولان ذلک فقلت موافقاً لھما فی القول
کہ سنا مین میکائیل واسرافیل کو کہ وہ دونون کہتی ہین ھنیئاً مریئاً لک یا حسین پس مین نے بھی
موافقت انکی قول کی کی جب دوسرا رطب دیا حسن کے منہ مین فانی سمعت جبرئیل ومیکائیل
یقولان ذلک فقلت موافقاً لھما پس سنا مین نے جبرئیل ومیکائیل کو کہ وہ دونون کہتی ہین ھنیئاً
مریئاً لک یا حسن پس مین نے بھی موافقت کی اونکی کہنی مین جب تیسرا رطب تمہاری منہ مین دیا ای فاطمہ
فانی سمعت حور العین یقلن ھنیئاً مریئاً لک یا فاطمة فقلت موافقاً لھن پس مین نے
سنا کہ تمام حوران بہشت کہتی ہین ھنیئاً مریئاً لک یا فاطمة پس مین نے اونکی کہنی مین موافقت کی و
اما الرطبة التی وضعتھا فی فم علی مگر جب رطب مین نے منہ مین علیکو دیا فانی سمعت اللہ
یقول ذلک لہ فقلت موافقاً لقول اللہ پس خود سنا مین نے کہ پروردگار عالم فرماتا ہی ھنیئاً مریئاً
لک یا علی ابن ابیطالب پس مین نے بھی موافقت کی کلام خدای عزوجل کی فناً ولت علیاً رطبة
ثم رطبة وانا اسمع الحق یقول پھر مین نے دوسرا رطب دیا دہن علی مین تا کہ رسنون مین آواز
خداوند غفار کو پھر تیسرا رطب دیا پھر بار مین آواز اپنی خالق کی سنتا تھا کہ وہ یہی فرماتا تھا ھنیئاً مریئاً
لک یا علی ثم قمت اجلالاً لرب العالمین اس لیے اوٹھہ کھڑا ہوا تھا واسطے اجلال وتعظیم
رب العزت کی وسمعت یقول وعزتی وجلالی لو ناولت علیاً من ھذہ الساعة الی
یوم القیمة رطبة رطبة لقلت لہ ذلک اور سنا مین نے کہ جناب اقدس واعلی فرماتا ہی مجھی قسم
عزت وجلال کی اپنی ای رسول ہمارے اگر کھلاتی علی کو اسوقت سی تا روز قیامت ایک ایک رطب کرکی
تو ہم بھی ہر رطب کی بعد یہی کہی جائینگی ھنیئاً مریئاً لک یا علی اب مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہے

کہ افسوس جسکا یہ رتبہ تہا اوسی علیؑ کی گردن ریسمان ستم سے باندہی جائے افسوس اوسی علیؑ کا سر سجدہ مین تیغ زہر آلود سے زخمی ہو وَآدَرِیْغَاہ فاطمہؑ صدمہ ضرب سے زمین پر تڑپی اور پہلو پر اوسی معصومہ کے دروازہ گرایا جائے ہائے ستم اوسی حسنؑ کا جگر زہر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو اور اوسکے جنازہ پر تیر چلین ہزار حیف وہی حسینؑ تین دن پانی سے محروم رہے اوس پارہ جگر رسولؐ کا سر تین دنکی پیاس مین خنجر ابدار سے کاٹا جائے افسوس اوس حسینؑ کا سر یزید شراب خوار کے لیے بطریق ہدیہ جائے اوس سر کا یہ رتبہ ہو کہ کبھی تو اہل شام اوسپر پتھر مارین اور کبھی یزید اوسپر چھڑی رکھے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا اُدْخِلَ السَّبَایَا فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ جَاءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب داخل ہوئین دختران امیر المومنین مجلس یزید مین تو لایا شمر سر اقدس امام حسینؑ نذر یزید کے لیے اور فخریہ [illegible] شقی یہ شعر پڑہتا تہا شعر اِمْلَاْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَذَھَبًا + فَقَلْتُ الْمَلِکَ الْمُحَجَّبَا اے بادشاہ بہر دے میرا سینہ سیم وزر سے طلا سے کہ مارا ہے اوس شقی نے اور ذبح کیا ہے اوس شخص کو کہ جسکے دروازے کے فرشتے دربان تہے کیا بیجا تہا شمر لعین شعر قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا + قَتَلْتُ الَّذِیْ کَانَ اَعْلٰی نَسَبًا قتل کیا پیاسا اوس شخص کو کہ جو بہترین خلق تہا مان اور باپ کی سمت سے اور قتل کیا اوس شقی نے اوسے جو عالی نسب تہا تمام عالم سے طَعَنْتُہٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا وَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبًا مارا اوس شقی نے نیزہ اس زور سے حسینؑ کو کہ منہ کے بہل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسینؑ کو کہ سب دیکہنے والون نے تعجب کیا پس یزید نے اوس سر کو زیر تخت رکہوایا پس اوسوقت ایک نصرانی فرستادہ بادشاہ روم مجلس یزید مین حاضر تہا فَلَمَّا رَاَی النَّصْرَانِیُّ رَاْسَ الْحُسَیْنِ بَکٰی وَنَاحَ حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ آہ جو ہین اوس فرنگی نے سر جناب امام حسینؑ کا زیر تخت یزید رکہا دیکہا نعرہ مارکے اسقدر رویا کہ تمام ریش آنسوؤن سے تر ہوگئی ثُمَّ قَالَ اِعْلَمْ یَا یَزِیْدُ اِنِّیْ دَخَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ تَاجِرًا فِیْ اَیَّامِ حَیٰوۃِ النَّبِیِّ فَاَرَدْتُ اَنْ اٰتِیَہٗ بِھَدِیَّۃٍ پہر روکے بولا جان تو اے یزید ایکبار مین داخل مدینہ ہوا زندگانی رسول خدا مین اور چاہا مین نے کہ کچہہ تحفہ لیکے رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہون اصحاب سے پوچہا مین نے کہ رسول خدا کو کس چیز سے رغبت ہے فَقَالُوا الطِّیْبُ اَحَبُّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اونہون نے

کہا کہ بوی خوش کو حضرت نہایت دوست رکہتے ہین پس مین وہ مشک نافی اور قدری عنبر اشہب لیکی خدمت حضرت مین داخل ہوا اور وہ جناب خانہ ام سلمہ مین تہی پس جب نظر میری اون حضرت کی جمال عدیم المثال پر پڑی نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس مین نے سلام کرکر وہ ہدیہ پیشکش حضرت کیا فقال لی ما اسمک قلت عبد الشمس حضرت نے نام میرا پوچہا عرض کی مین نے نام میرا عبد الشمس ہے حضرت نے ارشاد کیا بدل ڈال نام اپنا وانا اسمیک عبد الوھاب اور مین نے نام رکہا تیرا عبد الوہاب ان قبلت منی الاسلام قبلت منک الھدیۃ اگر قبول کرے تو اسلام کو تو مین قبول کرون تیرے ہدیہ کو پس مین نے حسن وخلق پر اوس جناب کے نظر کی تو یقین ہوا مجہکو کہ یہ وہی نبی ہین جنکی حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہی پس بدل وجان مین اعتقاد اونکی نبوت کا لایا اور مسلمان ہوکر روم کو گیا لیکن دین اسلام کو مخفی رکہتا تہا اور میری پانچ بیٹی اور چار بیٹیان ہین اور سب مسلمان ہین وانا الیوم وزیر ملک الروم اور ببرکت اسلام اب مین بادشاہ روم کا وزیر ہون ای یزید ایکروز مین خدمت رسول خدا مین حاضر تہا اور وہ جناب خانہ ام سلمہ مین تہی رایت ھذا العزیز الذی وضع راسہ بین یدیک مھانا قد دخل علی جدہ من باب الحجرۃ والنبی فاتح باعہ لیتناولہ دیکہا مین نے اس بزرگوار کو جس کا سر تیری تخت کے نیچے اس ذلت وخواری سے رکہا ہی داخل ہوی یہ درحجرہ سے تو جناب رسول خدا نے اشتیاق دونون ہاتہ گود مین لینی کو پہیلائے تا جلد گود مین لے لین وھو یرشف ثنایاہ ویقول اور جناب رسول خدا گود مین لیکے کس پیار سے انہین دانتونکو چوستے تہے اور بوسے لیتے تہے اور فرماتے تہے مرحبا بک یا حبیبی یا قرۃ عینی مرحبا ای حبیب میرے ای نور چشم میرے بعد من رحمۃ اللہ من قتلک یا حسین او اعان علی قتلک والنبی مع ذلک یبکی دوری ہو خدا کی رحمت سے اوس سے جو تجہو قتل کرے ای حسین یا اعانت کرے تیرے قتل پر اور جناب رسول خدا بیساختہ روتے تہے پس جب دوسرا روز ہوا مین حضرت کے ساتہ مسجد مین تہا اذ اتاہ الحسین مع اخیہ الحسن کہ ناگاہ یہ حسین اپنے بہائی حسن کے ساتہ آئے اور بولے ای نانا مین بہائی حسن سے کشتی لڑا کہ دیکہین طاقت کس مین زیادہ ہے ہم مین سے مگر ہم مین سے کوئی دوسرے پر غالب نہوا ہم چاہتے ہین کہ آپ کے سامنے لڑین تا آپ دیکہین کہ قوت کسکی زیادہ ہے

پس حضرت نے فرمایا یا حبیبی اِنَّ التَّصَارُعَ لَا یَلِیْقُ لَکُمَا اے پیارو میرے کشتی لڑنا تمہاری شان سے بعید ہے
اِذْهَبَا وَاکْتُبَا فَمَنْ کَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ فَقُوَّتُهُ اَکْثَرُ اے نور نظر میرے جا کر کچھ لکھہ لاؤ جس کا خط
اچھا ہے اوسیکی طاقت زیادہ ہے پس یہ سنکر گئے دونون شاہزادے اور ایک ایک سطر ایک تختی پر لکھہ لائے اور
حضرت کے ہاتھہ مین دی وہ تختی تا رسول خدا انصاف کرین اونمین فَنَظَرَ النَّبِیُّ سَاعَةً وَلَمْ یُرِدْ کَسْرَ
خَاطِرِهِمَا پس غور کر امے پدر کہ پیغمبر خدا نے دیر تک دیکھا کیے اور کسیکی کسر خاطر نچاہی پس فرمایا اون سے
رسول خدا نے اے حبیبو میری مین نبی امی ہون خط کو نہین پہچانتا وَلٰکِنْ اِذْهَبَا اِلٰی اَبِیْکُمَا لِیَحْکُمَ
بَیْنَکُمَا مگر جاؤ تم دونون اپنے بابا علی ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ درمیان تمہارے حکم کرین پس سلمان مین اور
مجھہ مین محبت تھی مین نے اون سے پوچھا کہ پدر بزرگوار نے اونکو کیا حکم کیا سلمان نے کہا فَلَمَّا اَتَیَا اِلٰی
اَبِیْهِمَا وَتَأَمَّلَ حَالَهُمَا پس جب آئے دونون خدمت پدر بزرگوار مین اور اون حضرت نے تامل کیا
حال حسنین پر کہ جسکے خط کو اچھا کہونگا دوسرے کی خاطر شکنی ہوگی لَمْ یُرِدْ اَنْ یَکْسِرَ قَلْبَ اَحَدِهِمَا
کسی طرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دونون کی منظور نہوئی ثُمَّ قَالَ لَهُمَا امْضِیَا اِلٰی
اُمِّکُمَا فَهِیَ تَحْکُمُ بَیْنَکُمَا پھر فرمایا اے پیارو میرے جاؤ اپنی مان فاطمہ زہرا پاس پس وہ حکم کرین گی
درمیان تمہارے پس آئے وہ اپنی مادر گرامی پاس اور عرض کیا حال اپنے لکھنے کا فَتَفَکَّرَتْ فَاطِمَةُ
بِاَنَّ جَدَّهُمَا وَاَبَاهُمَا مَا اَرَادَ کَسْرَ خَاطِرِهِمَا پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئی کہ انکے
جد بزرگوار نے اور پدر عالی وقار نے دل شکنی انکی نچاہی اَنَا مَا ذَا اَصْنَعُ وَکَیْفَ اَحْکُمُ مین کیا کرون اور
کیونکر حکم کرون پس بعد تامل بسیار جناب فاطمہ نے فرمایا اے روشنی چشم میرے اِنِّی اَقْطَعُ قِلَادَتِی
عَلٰی رَاْسِکُمَا فَاَیُّکُمَا یَلْتَقِطُ مِنْ لُؤْلُؤِهَا اَکْثَرَ کَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ وَتَکُوْنُ قُوَّتُهُ اَکْثَرَ مین
اپنا گردن بند توڑکر تمہارے سامنے ڈال دیتی ہون جو موتی اوسکے زیادہ چنے اوسکا خط اچھا ہے اور اوسکی
طاقت زیادہ ہے وَکَانَ فِیْ قِلَادَتِهَا سَبْعُ لُؤْلُؤٍ اور تھے اوس گردن بند مین سات موتی فَالْتَقَطَ
الْحَسَنُ ثَلَاثَ لُؤْلُؤٍ وَالْحُسَیْنُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَبَقِیَتِ الْاُخْرٰی پس تین موتی امام حسنؑ نے
اوٹھائے اور تین موتی امام حسینؑ نے لیے اور ایک باقی رہا فَاَرَادَ کُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَنَاوُلَهَا پس وہ

دونون قدر بہا امانت اوس موتی کر اوٹہانیکو دوڑے فَاَمَرَ اللّٰہُ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَنْزِلَ وَیَضْرِبَ
اللُّؤْلُؤَۃَ بِجَنَاحِہٖ وَیَقُدَّھَا نِصْفَیْنِ بِالسَّوِیَّۃِ پس پروردگار عالم کو بہی ملال حسنین گوارا نہوا
حکم کیا جبرئیل کو کہ جا پر مار کر موتیکو دو حصے کر کہ تا دونوں مین سے کوئی آزردہ نہو سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے
حسنین کا کہ جبرئیل نے ایک پلک مار نے مین آکر موتیکو دو ٹکڑے کیا فَاَخَذَ کُلٌّ مِّنْھُمَا نِصْفًا پس نصف
موتی امام حسن نے اور نصف امام حسین نے وٹہالیا فَانْظُرْ یَا یَزِیْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ یُرِدْ کَسْرَ
قَلْبِھِمَا وَکَذٰلِکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفَاطِمَۃُ وَکَذٰلِکَ رَبُّ الْعِزَّۃِ پس وای ہو تجہپر ای یزید دیکہہ
ای کور باطن مرتبہ حسنین کا کہ رسول خدا نے اونکی دل شکنی نکی اور علیؑ و فاطمہ نے اون کا ملال گوارا نکیا
بلکہ پروردگار زمین و آسمان نے اونکی خاطر شکنی نچاہی اور موتیکو دو حصہ کیا اونکی خوشی کے لیے وَاَنْتَ
ھٰکَذَا تَفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُفٍّ لَکَ وَلِدِیْنِکَ اور تو اوسی حسین فرزند رسول خدا سے
یہہ سلوک کرتا ہے اور زیر تخت اوس کے سر کو کٹوا کر رکہا ہے وای ہو تجہپر اور تیری مسلمان کہلانے پر اور مین
روم مین تہا وہان سنا تہا کہ تیری باپ معاویہ نے اس بزرگوار کے بہائی حسن کو ایسا زہر پلا کے شہید کیا کہ
اوس جناب کا کلیجہ بہتر ٹکڑے ہو کر منہ سے نکلا وَاَنْتَ قَتَلْتَ الْحُسَیْنَ وَاثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ رَجُلًا
مِّنْ اَنْصَارِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اور تو نے قتل کیا حسین کو تین دن کا بہوکا پیاسا اور بہتر داغ عزیزو
انصار کا اوس کے کلیجے پر دیئیں سب حضار مجلس یہ سنکر رونے لگے یزید فتنہ و فساد سے ڈرا اور اوس سے
بولا یَا عَبْدَ الْوَھَّابِ لَوْ لَمْ تَکُنْ اَنْتَ رَسُوْلَ مَلِکِ الرُّوْمِ لَقَتَلْتُکَ ای عبد الوہاب اگر تو رسول
بادشاہ روم نہوتا تو ضرور مین تجہ اس بے ادبی پر قتل کرتا اوس دیندار نے فرمایا وَیْلٌ لَکَ یَا یَزِیْدُ
حَفِظْتَ حُرْمَۃَ رَسُوْلِ مَلِکِ الرُّوْمِ وای ہو تجہپر ای یزید کیا بے شرم ہے تو پاس حرمت رسول
بادشاہ روم تو تو نے اسقدر کیا وَضَیَّعْتَ حُرْمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَتَلْتَ عِتْرَتَہٗ اور ضائع و برباد
کیا حرمت رسول خدا کو اور قتل کیا اوسکی عترت کو اس ظلم و ستم سے پس یزید بولا اسی میری مجلس سے
نکال دو اور دن او سوقت کم تہا کہ اوسے نکال دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب اوسے نکالنے لگے تو اوٹہ
دوڑ کے سر امام حسین طشت سے اوٹہالیا وَجَعَلَ یُقَبِّلُہٗ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ اور بار بار اوس کے بوسے

لیتا تہا اور روتا تہا اور کہتا تہا کہ ای حسینؑ گواہی دینا اپنے نانا نبیؐ اور بابا علیؑ سے اور ماں فاطمہ زہراؑ سے کہ جو حق نصیحت کا تہا وہ مین بجالایا آہ کب سنتا تہا یزید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کی کہ پہر بہی اوس شقی نے اوس سر کو دفن نکیا نہ جناب امام زین العابدینؑ کو دیا کہ دفن کرین نعش اقدس سے ملا کی بلکہ دینا کیسا جب وقت روانگی بیمار کربلا نے فرمایا کہ ای یزید تو مجہے سر پدر مظلوم کا سر دکہا دے کہ مین زیارت اوس جناب کی کرلون اوس شقی نے کہا اَمَّا وَجْهُ اَبِیْکَ فَلَنْ تَرَاهُ سر تو تم اپنے باپ کا کبہی ندیکہو گے روایت ہے کہ وہ سر اقدس اوسکے خزانے مین اسقدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا تہا اور یہ نوبت پہونچی سر فرزند محبوب خدا کی کہ آخر اوسپر چڑیون نے چونچ لگایا روایت پنجاہ و نہم

حال ذبح اسمعیلؑ پہر مصائب جناب امام حسینؑ اور اہل حرم اور داخل ہونا اون بیکسون کا مجلس یزید لعنۃ اللہ علیہ مین اور دیکہنا جناب زینبؑ کے سر اقدس کو دیکہہ کر پہر جانا قید خانہ مین

رَوٰی فَضْلُ ابْنُ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا یَقُوْلُ فضل ابن شاذان نے روایت کی ہے جناب امام رضاؑ سے لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْ یَذْبَحَ الْکَبْشَ مَکَانَ اِبْنِهٖ اِسْمٰعِیْلَ تَمَنّٰی اِبْرَاهِیْمُ اَنْ یَذْبَحَ اِبْنَهٗ اِسْمٰعِیْلَ بِیَدِهٖ جس وقت حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند اسمعیلؑ کو بحکم خدا ذبح کرنے لگے حضرت جبرئیلؑ دنبہ لیکے جانب خدا سے نازل ہوے اور کہا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ بجای اسمعیلؑ اس دنبہ کو ذبح کرو تصور کیا ابراہیمؑ نے کیا یہ قربانی میری قبول نہوگی کہ یہ دنبہ عوض اوسکا بہیجا اور کاش یہ فدیہ نہ آتا اور اپنے فرزند کو اپنے ہاتہ سے مین ذبح کرتا تا دل میرا دردناک ہوتا اور مستحق ثواب عظیم کا ہوتا اور درجات صابرین مین شریک ہوتا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَنْ اَعَزُّ خَلْقِیْ اِلَیْکَ پس وحی کی خدا نے ای ابراہیمؑ تم سب مخلوقات سے ہماری کسے دوست زیادہ رکہتے ہو عرض کی ابراہیمؑ نے اَخَلَقْتَ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ خداوندا آیا تیری خلقت مین کوئی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ سے بہتر ہے سب سے زیادہ انکو دوست رکہتا ہون فَاَوْحَی اللّٰهُ یَا اِبْرَاهِیْمُ اَهُوَ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَمْ نَفْسُکَ پس وحی کی خدا نے ای ابراہیمؑ آیا تم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کو زیادہ دوست

رکھتے ہو اپنی جان سے یا جان تمہاری عزیز ہے اون سے قَالَ بَلْ هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ عرضکی ابراہیمؑ نے
بلکہ وہ حضرتؐ مجھے اپنی جان سے عزیز ہیں قَالَ وَلَدُہٗ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَمْ وَلَدُکَ قَالَ بَلْ وَلَدُہٗ
ارشاد کیا خدای عالم نے فرزند اونکا دوست تر ہے نزدیک تمہارے یا فرزند تمہارا عرضکی ابراہیمؑ نے خداوندا
اسمٰعیل سے زیادہ فرزندان محمدؐ کو دوست رکھتا ہوں ہیں قَالَ اللّٰهُ فَذَبْحُ وَلَدِہٖ عَلٰی اَیْدِیْ
اَعْدَائِہٖ ظُلْمًا اَوْجَعُ لِقَلْبِکَ اَمْ ذَبْحُ وَلَدِکَ بِیَدِکَ خداتعالی نے فرمایا پس ای ابراہیمؑ ذبح ہونا فرزند
رسول خدا کا دست ظلم اعدا سے تمہارے دل کو زیادہ درد میں لائیگا یا ذبح کرنا اپنے فرزند کا اپنے ہاتھہ سے زیادہ
رنج پہونچائیگا قَالَ بَلْ ذَبْحُ وَلَدِہٖ اَوْجَعُ لِقَلْبِیْ عرضکی حضرت ابراہیمؑ نے خدایا فرزند رسول خدا کا
ذبح ہونا دست دشمنان سے زیادہ مجھے درد میں لائیگا ذبح اسمٰعیل سے اپنے ہاتھہ سے فرمان الٰہی ہوا یَا
اِبْرَاهِیْمُ اِنَّ طَائِفَةً مِنْ اُمَّةِ حَبِیْبِہٖ تَزْعَمُ اَنَّهَا مِنْ اُمَّتِہٖ تَقْتُلُ الْحُسَیْنَ اِبْنَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ
ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ای ابراہیمؑ بدرستیکہ ایک گروہ اوس کے نانا کی امت سے بعد رسول خدا کے حسینؑ کو بظلم
وستم قتل کرینگے اس ظلم پر بہی وہ ملاعین اپنکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے جانیں گے وَتَذْبَحُہٗ کَمَا
یُذْبَحُ الْکَبْشُ فَیَسْتَوْجِبُوْنَ بِذٰلِكَ سَخَطِیْ اور ای ابراہیمؑ ذبح کرینگے حسینؑ کو اس ظلم سے بیگناہ
جسطرح ذبح کرتے ہیں گوسفند کو پس یہ اونپر موجب غضب کا ہوگا فَجَزَعَ اِبْرَاهِیْمُ لِذٰلِكَ وَجِعَ قَلْبُہٗ
وَاَقْبَلَ یَبْکِیْ جب یہ ماجرا سنا ابراہیمؑ نے بیتاب ہو کر روئے اور بہت رقت نے اونپر غلبہ کیا اور گریان و نالان
گہر میں آئے اور چند مدت وہ غم واندوہ اونکے دل پر سے زائل نہوا فَاَوْحَی اللّٰهُ یَا اِبْرَاهِیْمُ قَدْ فَدَیْتَ
جَزَعَكَ عَلٰی وَلَدِكَ لَوْ ذَبَحْتَہٗ بِیَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَی الْحُسَیْنِ پس وحی کی خداوند عالم نے ای
ابراہیمؑ جسقدر تمہیں حسینؑ کے غم سے اور اوسکی مصیبت یاد کر کر رونیمیں ثواب حاصل ہوا اگر تم اسمٰعیل کو
اپنے ہاتھہ سے ذبح کرتے تو بہی یہ ثواب حاصل نہوتا وَرَفَعْتُ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ اَهْلِ الثَّوَابِ اور
عوض میں حسینؑ پہ رونیکے درجات عالی اہل ثواب کے تمہارے لیے بلند کیے ہیں اور یہی معنی ہیں قول حق تعالیٰ کے
وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی فدیہ دیا ہمنے اسمٰعیل کو بذبح عظیم پس مراد ذبح عظیم سے شہادت جناب
امام حسینؑ ہے پس فی الواقع کہ قتل ہونا اوس جناب کا ایسا ہی امر عظیم ہے کہ کسی نبی پر ایسا حادثہ

اور بلا نازل نہین ہوی پس تامل کیجیے کون فرزند پیغمبر مثل جناب امام حسینؑ آوارۂ وطن ہوا اُسکا قاسم
سا بھتیجا پامال سم اسپان ہوا اُسکا بھائی عباسؑ سا تیغون سے ٹکڑے ہوا جب برادران یوسفؑ بہ بہانہ
سیر یوسف کو لیچلے تو حضرت یعقوبؑ بیتاب تھے اور راضی نہوتے تھے اور جب حکم ہوا تو علم نبوت سے جانتے تھے
کہ یوسفؑ زندہ ہے مگر جب بھی روتے روتے حضرت یعقوبؑ کی آنکھین سفید ہوگئین اور ہمارے آقا حسینؑ ابن علیؑ نے
علی اکبرؑ سے فرزند ہمشکل پیمبر کو آنکھون کے سامنے شہید ہونیکو بھیجدیا اور سامنے حضرت کے پارہ جگر حضرت کا شہید
ہوا اور جناب ابراہیمؑ نے وقت ذبح اسمعیلؑ آنکھون پر پٹی باندھی اور فرزند فاطمہؑ نے اکبرؑ سے فرزند کو برچھیان
کھاتے دیکھا اور سینہ پھیرا بلکہ اصغرؑ کو بھی نثار کرنیکو خیمہ سے اوٹھا لائے اور ہاتھون پر رکھکے پانی مانگتے تھے ناگاہ حرملہ نے
ایسا تیر حلقوم خشک اصغرؑ پر مارا کہ تڑپ کے ہاتھہ پر حضرت کے مر گیا پس یہہ صدمات جانگزا کسپر پڑے ہین
اور کون مثل فرزند رسول خدا کے تین دنکا بھوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی کے ذبح ہوا اور کسکی عترت
مثل عترت حسینؑ مانند بندیان ترک و روم کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرائی گئی چنانچہ سید ابن طاؤس نے
روایت کی ہے کہ جناب امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے پوچھا کہ آپکو کیونکر مجلس یزید مین لیگئے فقال حملنی
علی بعیر یظلع بغیر وطاء و راس الحسین علی علم و نسوتنا خلفی علی بغال و حولنا الرماح پس فرمایا
اے فرزند جب ہمکو کوفہ سے بجانب شام لیچلے اون اشقیانے ہم سے یہ سلوک کیا کہ مجکو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا
اور سر میرے پدر بزرگوار کا نوک نیزہ پر رکھکے میرے رو برو لانیکو سامنے لیے جاتے تھے اور دختران فاطمہؑ سر برہنہ اونٹون پر
میرے پیچھے تھین اور گرد میرے نیزہ دار تھے وان دمعت من احد نا عین قرع راسہ بالرمح حتی
دخلنا دمشق اور اگر کوئی ہم اہل بیت سے سر اقدس کو دیکھکر مغموم ہوتا تھا اور آنسو اوس کی آنکھون سے
جاری ہوتے تھے تو وہ لعین نوک نیزہ سر و نپر مارتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے یہان تک کہ ہم داخل دمشق ہوئے وقال ابن نما قال علی ابن
الحسین ادخلنا علی یزید ونحن اثنا عشر رجلا مغللون اور ابن نما نے جناب امام زین العابدینؑ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے جب ہم مجلس شقی مین داخل کیے گئے تو ہم بارہ شخص تھے مردان اہل بیت سے کہ گلو مین
ہمارے طوق پڑے تھے اور ہاتھہ ہمارے ریسمان ستم سے بندھے تھے جب اس حال سے زیر تخت یزید کھڑا کیا ہمین
تو بولا مین انشدک اللہ یا یزید ما ظنک برسول اللہ لو رآنا علی ہذہ الحالۃ قسم ہے تجھے خدا کی

اے یزید کیا کہین تجہے اگر رسول خدا اس حال خراب سے ہمین دیکہین کہ سامنے تیرے کہڑے ہوے ہین شرما کر
یزید نے حکم کیا کہ رسیان ان کی کہول دو اور دوسری روایت مین ہے فَجَاءَ الشِّمْرُ بِرَاسِ الْحُسَیْنِ فَرَمَاہُ
بَیْنَ یَدَیْہِ پس لایا شمر سر اقدس جناب امام حسین اور پہینکدیا اوسنے سامنے یزید کے پس یزید سر اقدس
فرزند رسول خدا دیکہکر نہایت شاد ہوا اور کہتا تہا کاشکہ اسوقت حاضر ہوتے وہ لوگ جو جنگ بدر و احد مین
شیوخ بنی امیہ سے مارے گئے ہین دیکہتے سر حسین کا کہ کس ذلت و خواری سے سامنے میرے رکہا ہے اور کیونکر عوض
لیا مین نے اونکے قاتلون کی اولاد سے اور یہہ شعر بہی اوس شقی نے پڑہا شعر نُفَلِّقْنَ هَامًا مِنْ رِجَالٍ اَعِزَّۃٍ
عَلَیْنَا وَهُمْ کَانُوْا اَعَقَّ وَاَظْلَمَا تشکا فتہ کیے انہون نے سر اون صاحبان عزت کے کہ وہ بزرگ ہمارے تہے اور یہہ
اونکی نافرمانی و ظلم کرتے تہے یعنی ہمارے عزیزون پر ظلم کرتے تہے اور اونہین جہادون مین قتل کرتے تہے یہ عوض
اوسکا ہے وَفِیْ یَدِہٖ قَضِیْبٌ یَنْکُتُ بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ اور ہاتہہ مین اوس کے ایک چہڑی تہی کہ اوسے
دندان مبارک پر لگاتا تہا ابو برزہ اسلمی نے کہا وائے ہو تجہپر اے یزید اَتَنْکُتُ بِہٖ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَۃَ
آیا چہڑی لگاتا ہے دندان شریف دلبر فاطمہ پر لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشُفُ ثَنَایَاہُ تحقیق کہ خود دیکہا مینے
رسول خدا کو کہ انہین دانتونکو چوستے تہے جیسے کوئی میٹہی چیز کو چوستا ہے پس جناب امام زین العابدین نے جو
سر اقدس حضرت کا اس حال سے دیکہا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَدًا پس
تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا جب سر گوسفند دیکہتے تہے سر فرزند فاطمہ یاد کرکر روتے تہے راوی کہتا ہے کہ جو نہین اوس
سر اقدس پر نگاہ زینب خاتون کی پڑی بیتاب ہوکر دوڑین اور سر برادر پر اپنے کو گرا دیا اور گریبان پہاڑ ڈالا
اور اوس آواز دردناک سے چیخین مار مار کر رونے لگین کہ دل دوست و دشمن کے شق ہوتے تہے اور یہہ بین کرتی تہین
یَاحُسَیْنَاہُ یَاحَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَاسُرُوْرَ قَلْبِ الزَّهْرَاءِ یَابْنَ عَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی ہائے اے حسین ہائے
مظلوم بہائی ہائے حبیب رسول خدا اے سرور دل زہرا اے پارہ جگر علی مرتضی بِنَفْسِیْ عَلٰی رَاسِکَ
الشَّرِیْفِ قربان ہون تمہارے سر پر سے اے اخی بِالْاَمْسِ تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءُ رَاسَکَ عَلٰی
صَدْرِهَا اے بہائی میرے کل کی بات ہے کہ اس سر کو ماں میری فاطمہ زہرا اپنے سینہ پر رکہتی تہین وَهُوَ
یَهُدُّکَ جِبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْکَ فِیْ مَهْدِکَ مِیْکَائِیْلُ اور جبرئیل امین جہولا تمہارا جہولاتے تہے اور

میکائیل اوریان دیتی تہی اور محبوب خدا پشت پر سوار کرتی تہی اَلْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْراً بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ وہ
سر آج اس ذلت وخواری وحقارت سی سامنی یزید کی رکہا ہی اور ریش مقدس خون سی آلودہ ہی شعر
بِنَفْسِیْ شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِنَ الظَّمَاءِ ۔ وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ تو ای بہائی قربان
تمہاری ان ہونٹون پر سی کہ جو شدت تشنگی سی مرجہا گئی ہین اور تا دم مرگ ایک قطرہ آب سی تر نہوی اور ایک
سمت سکینہ سر حضرت کو دیکہہ دیکہہ کی جان کہوتی تہی وَتَلْطِمُ رَأْسَهَا وَتَقُوْلُ اَیْنَ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءُ
اور اپنی سر کو پیٹتی تہین اور کہتی تہین ہای کہان ہین دادی فاطمہ زہرا کہ سر میری بابا حسین کا اس حال
سی دیکہتین راوی کہتا ہی کہ تمام حضار مجلس روتی تہی اور یزید خاموش بیٹہا تہا فَاَمَرَ بِرَاْسِ
الْحُسَیْنِ فَنُصِبَ عَلٰی بَابِ الْقَصْرِ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ یُحْبَسُوْهُنَّ فِیْ مَحْبَسٍ لَا یُکِنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قُرٍّ
پس حکم کیا اوس شقی نی کہ سر حسین دروازی مین لٹکا دو پس دروازہ قصر پر لٹکایا گیا پہر حکم کیا کہ اہلبیت
کو اور دختران فاطمہ کو ایسی مکان مین قید کرو کہ دنکو دہوپ مین جلین اور رات کو اوس کی اذیت پائین
فَبَکَتْ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ حَتّٰی غُشِیْنَ عَلَیْهِنَّ پس الحرم اوس قید خانہ مین دن اور
رات روتی تہی یہانتک کہ بیہوش ہوجاتی تہی ثُمَّ اِنَّ السُّکَیْنَۃَ لَمَّا اَفَاقَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَقَالَتْ
اور جب سکینہ غش سی ہوش مین آتی تہین چیخین مار کر روتی تہین اور کہتی تہین وَا اَبَتَاهُ وَیْلٌ لِلْقَوْمِ
قَتَلُوْکَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْکَ ای بابا عذاب ہو اس قوم پر جنہون نی تمہین قتل کیا اور ہر چند تمنی پانی
مانگا تمہین پانی نہ دیا ای بابا اگر شہید نہوتی تم تو ہم کاہیکو اس ذلت سی اس ٹوٹی مکان مین قید ہوتی کہ دنکو
دہوپ مین جلتی ہین و رات کو اوس مین بہیگتی ہین ای بابا آپ کی سامنی کس کا مقدور تہا کہ ہمین تازیانہ مارتا
مگر بعد تمہاری بنی امیہ نی کمال ذلتین دین ہمین اور اذیتین پہونچائین وَقَالَتْ زَیْنَبُ فَاِذَا حَرَّتِ
الشَّمْسُ تَمَلْمَلَتِ السُّکَیْنَۃُ مِنْ حَرِّهَا فَجَعَلْتُهَا تَحْتَ صَدْرِیْ اور جناب زینب فرماتی ہین جب
دہوپ کی شدت ہوتی تو سکینہ گرمی آفتاب سی تڑپتی تہی اور بلبلاتی تہی تو مین اوس یتیم برادر کو خم ہو کے
سینے تلی چہپاتی تہی تا کچہہ وہ حرارت آفتاب سی محفوظ رہی راوی کہتا ہی کہ اسی طرح اہلبیت حسین قید
مصیبت مین گرفتار رہی کہ دنکو دہوپ مین جلتی تہی اور شب کو اوس کی اذیت اوٹہاتی تہی حَتّٰی اَقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ

یہان تک کہ پوست اونکی چہرونکی اوتر گئی تہی روایت شصتم فضائل جناب امام حسین اور پانچ سجدی کرنا رسول خدا کا بی رکوع کے اور روایت سیدہ علوی و کوتوال سمرقند پہر مصائب اہل بیت اور جانا اونکا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامی کا جناب سکینہ کو کنیزی مین ابن قولویہ نے روایت کی ہی کہ ابوذر نے فرمایا رأیت رسول اللہ یقبل الحسین و یقول کہ دیکہا مین نے رسول خدا کو کہ بار بار امام حسین کو بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہی من احب الحسن و الحسین و ذریتہما لم یمس جلدہ النار جو شخص دوست رکہی میری حسن اور حسین کو اور اونکی ذریت کو تو اوس کو بدنکو آتش دوزخ مس نکریگی اور کتاب عدة الوثقی مین ابو القاسم نے کہ عالم اہل سنت سی ہی روایت کی ہی ان رسول اللہ سجد یوما خمس سجدات بلا رکوع کہ جناب رسول خدا نے ایک روز پانچ سجدی بغیر رکوع کی کئی اصحاب نے عرض کی ای رسول خدا بغیر رکوع بہی سجدہ درست ہی قال نعم حضرت نے فرمایا ہان درست ہی اور سبب میری سجدے کرنیکا یہ ہے ان جبرئیل اتانی فقال یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ان اللہ یحب علیا فسجدت کہ آئی جبرئیل میری پاس اور کہا مجہسی کہ ای رسول خدا بتحقیق کہ خدای عالم تمہاری بہائی علی ابن ابیطالب کو دوست رکہتا ہی پس مین نے ادای سجدہ شکر کیا فرفعت راسی فقال یحب فاطمة فسجدت جب مین نے سر سجدی سی اوٹہایا تو جبرئیل نے کہا خدا تمہاری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا کو بہی دوست رکہتا ہے پہر مین نے سجدہ کیا پہر جب سر اوٹہایا فقال ان اللہ یحب الحسن و الحسین فسجدت پہر جبرئیل نے کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم تمہاری حسن اور حسین کو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینے سجدہ کیا فرفعت راسی فقال ان اللہ یحب من احبہم فسجدت پس جب مینی سر اوٹہایا تیسری سجدی سے تو جبرئیل نے کہا کہ خدا تمہاری اہل بیت کی دوستونکو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا فرفعت راسی فقال ان اللہ یحب من احب محبیہم فسجدت پس جب مینی سر اوٹہا تو جبرئیل نے کہا ای رسول خدا بلکہ خدا تمہاری اہلبیت کی دوستونکی دوستونکو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا پس حضرات خیال کیجیے کیا مرتبہ ہے تمہارا کہ خدا تمہاری دوستونکو بہی دوست رکہتا ہی اور نقل کی ہی ابن جوزی نے کہ یہ بہی ایک عالم علمای

اہل سنت سے ہی کہ ایک سید علوی بلخ مین رہتے تھے وَلَهُ زَوْجَةٌ وَبَنَاتٌ فَتُوُفِّيَ اور اوس سید
بزرگوار کی ایک زوجہ تھی اور کئی بیٹیان تہین ناگاہ اوس سید جلیل نے انتقال کیا قَالَتِ الْمَرْأَةُ
فَخَرَجْتُ بِالْبَنَاتِ إِلَى سَمَرْقَنْدَ خَوْفًا مِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ زوجہ اونکی کہتی ہین کہ بعد وفات
شوہر مین اپنی بیٹیونکو لیکے شہر سمرقند کو چلی گئی خوف شماتت اعدا سے اور اون دنونمین سمرقند مین
پہونچے کہ سردی شدت سے پڑتی تھی فَأَدْخَلْتُ الْبَنَاتِ مَسْجِدًا وَمَضَيْتُ لِأَحْتَالَ فِي الْقُوتِ
پس اپنی بیٹیونکو مسجد مین بٹھا کے مین فکر معاش کو نکلی فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْخٍ فَسَأَلْتُ
عَنْهُ پس دیکھا مینے کہ ایک دیہر کے گرد بہت سے لوگ جمع ہین پوچھا مینے کہ یہ کون ہے فَقَالُوا هٰذَا شَيْخُ الْبَلَدِ
لوگون نے کہا یہ رئیس شہر ہے فَشَرَحْتُ لَهُ حَالِي پس اوسے مسلمان سمجھ کے مینے اوس سے تمام احوال
تباہی کا بیان کیا فَقَالَ أَقِيمِي عِنْدِي الْبَيِّنَةَ أَنَّكِ عَلَوِيَّةٌ پس وہ بولا کہ گواہ لا اپنی سیادت پر
کہ تو سیدہ علویہ ہے وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ اور یہ کہکے پہر وہ میری طرف مخاطب نہوا اور مین غریب الوطن تھی
گواہ کسے لاتی فَيَئِسْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ پس مین نا امید ہوکے مسجد کو پہری کہ اب کون ہے
جسسے کہون کہ رئیس مسلمان نے تو مجھے یہ جواب دیا فَرَأَيْتُ فِي طَرِيقِي شَيْخًا جَالِسًا عَلَى دَكَّةٍ وَحَوْلَهُ
جَمَاعَةٌ پس راہ مین مینے ایک اور شخص کو دکان مین بیٹھے دیکھا کہ اوسکے گرد لوگ بہت سے جمع ہین فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ مینے پوچھا یہ شیخ کون ہے فَقَالُوا ضَامِنُ الْبَلَدِ وَهُوَ مَجُوسِيٌّ پس لوگون نے کہا یہ
کوتوال شہر ہے مگر مجوسی ہے مسلمان نہین ہے فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ فَرَجٌ پس دلمین خیال کیا
مینے کہ جب مسلمان نے یہ جواب دیا تو کیا میری حاجت روائی کریگا مگر شاید خدا اسی کے ہاتھ سے حاجت روائی
میری کرے فَحَدَّثْتُ حَدِيثِي وَمَا جَرَى لِي مَعَ الشَّيْخِ پس مینے تمام حال اپنا اوس کوتوال سے کہا
اور ماجرای شیخ بہی نقل کیا فَصَاحَ بِخَادِمٍ لَهُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْ لِسَيِّدَتِكَ تَلْبَسُ ثِيَابَهَا یہ
سنکے آواز دی اوسنے اپنے غلام کو جب غلام آیا سامنے تو اوس سے کہا کہ اپنی سیدہ سے کہ یہ سیدہ علویہ
تشریف لائی ہین اپنا لباس فاخرہ انہین پہنے کو دے فَدَخَلَ وَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا جَوَارٍ
پس وہ خادم داخل خانہ ہوا پس نکلی زوجہ اوس کی اور بہت سی کنیزین ہمراہ اوس کی تہین

پس بولی اپنے شوہر سے کہ کیا کہتا ہے فَقَالَ لَهَا اِذْهَبِي مَعَ هٰذِهِ الْمَرْئَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْفُلَانِي وَاحْمِلِي
بَنَاتِهَا اِلَى الدَّارِ پس وہ بولا اپنی زوجہ سے کہ سیدہ بلخ سے آئی ہین اور پریشان و مضطر ہین پس مین چاہتا ہون
کہ تو اونکے ساتھہ جاکے فلانی مسجد سے ان کی بیٹیونکو بعزت و اکرام اپنے گھر لاکے مہمان کر فَجَاءَتْ مَعَهَا
پہنچتے ہی وہ نیک بخت میرے ساتھہ چلی وَحَمَلَتِ الْبَنَاتِ وَقَدْ اَفْرَدَ لَنَا دَارًا مِنْ دِيَارِهِ اور آکے
میری بیٹیونکو بعزت و حرمت اپنے ساتھہ لے چلی پس اوسکے شوہر نے ہمارے لیے ایک مکان خالی کیا وَ
اَدْخَلَنَا الْحَمَّامَ وَكَسَانَا ثِيَابًا فَاخِرَةً اور ہمین پہلے داخل حمام کیا اور ہمارے لیے پوشاک فاخرہ
پہننے کو بھیجی پس ہم نے بآسائش تمام اوس پوشاک کو پہنا وَجَاءَنَا بِاَلْوَانِ الْاَطْعِمَةِ وَبِتْنَا بِاَطْيَبِ
لَيْلَةٍ اور طرح طرح کے کھانے ہمارے لیے بھیجے اور ہم بآسائش تمام وسکے گھر مین رات کو سوئے فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ رَاٰى شَيْخُ الْبَلَدِ الْمُسْلِمُ
فِي مَنَامِهِ جب نصف شب ہوئی تو رئیس شہر نے جو کہ مسلمان تہا اور جسنے سیدہ علویہ سے گواہ طلب کئے تہے خواب مین
دیکہا كَاَنَّ الْقِيٰمَةَ قَدْ قَامَتْ کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے وَاللِّوَاءُ عَلٰى رَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور لواے حمد سر اقدس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افگن ہے وَاِذَا
قَصْرٌ مِنَ الزُّمُرُّدِ الْاَخْضَرِ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا اور ناگاہ ایک قصر عالی زمرد سبز کا اوسے نظر پڑا
پس پوچھا اوسنے یہ قصر کیسا ہے اور کسکا ہے فَقِيلَ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مُوَحِّدٍ کسینے جواب دیا کہ یہ قصر
زمرد ایک شخص مسلمان خداپرست کا ہے وَتَقَدَّمَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وہ رئیس
آگے گیا جناب رسول خدا کی حضرت نے منہ اوسکی سمت سے پہیر لیا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُعْرِضُ عَنِّي
وَاَنَا مُسْلِمٌ عرضکی اوسنے کہ اے رسول خدا آپ روے مبارک اپنا کیون میری طرف سے پہیرتے ہین حال
آنکہ مین مسلمان ہون فَقَالَ اَقِمِ الْبَيِّنَةَ عِنْدِي اَنَّكَ مُسْلِمٌ حضرت نے ارشاد کیا گواہ لا اور
دلیل قائم کر اپنے مسلمان ہونے پر کہ تو مسلمان ہے فَتَحَيَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ اَنَسِيتَ
مَا قُلْتَ لِلْعَلَوِيَّةِ پس کلام جناب رسول خدا سے وہ شخص حیران ہوا کہ یہ حضرت کیا فرماتے ہین حضرت نے
فرمایا اے شخص تو بہول گیا اپنے کلام کو جو تو نے سیدہ علویہ سے کل کہا تہا اب تو حیران ہوتا ہے تو نے سمجہا
کہ وہ بیچاری ضعیفہ محتاج غریب الوطن کہان سے گواہ اپنی سیادت پر لاتی تجہ اوسکی حال پر رحم آیا

وَهٰذَا الْقَصْرُ لِلشَّيْخِ الَّذِيْ هِيَ فِيْ دَارِهٖ اور دیکھہ یہ قصر زمرد سبز اوس کا ہے کہ جسکے گھر مین وہ
ضعیفہ مہمان ہوئی ہے فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَلْطِمُ وَيَبْكِيْ پس وہ شخص خواب سے چونکا تو اپنے
منہ پر طمانچہ مارتا تہا اور روتا تہا کہ کیا بے ادبی کی اولاد رسول خدا سے مینے وَبَعَثَ غِلْمَانَهٗ فِي الْبَلَدِ
وَخَرَجَ بِنَفْسِهٖ يَدُوْرُ فِي السِّكَكِ يُفَتِّشُ عَنْ اَحْوَالِهَا پہر غلامونکو شہر مین تلاش کو اون سیدہ کی
بہیجا اور آپ بہی ڈہونڈتا نکلا فَاُخْبِرَ اَنَّهَا فِيْ دَارِ الْمَجُوْسِيِّ پس خبر پائی اوسنے کہ وہ سیدہ خانہ مجوسی
مین مہمان ہین فَجَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَيْنَ الْعَلَوِيَّةُ قَالَ عِنْدِيْ پس جاکر مجوسی سے پوچہنے لگا کہ وہ
علویہ کہان ہین وہ شخص بولا میرے گہر مین ہین قَالَ اُرِيْدُهَا اوس کوتوال سے کہنے لگا مین چاہتا ہون
کہ اونہین اپنے گہر لیجاکر مہمان کرون قَالَ مَا لِيْ اِلٰى هٰذَا سَبِيْلٌ وہ بولا ہرگز مجہسے نہو سکیگا کہ اپنے
مہمانکو تجہے دون قَالَ هٰذِهٖ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَسَلِّمْهُنَّ اِلَيَّ رئیس بولا ہزار دینار دیتا ہون اگر اونہین
مجہے دے قَالَ وَاللّٰهِ وَلَا بِمِائَةِ اَلْفِ دِيْنَارٍ وہ شخص بولا قسم ہے خدا کی اگر لاکہہ دینار دیگا تو بہی
تجہے ندونگا فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ الْمَنَامُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ اَنْتَ رَاَيْتُهٗ اَنَا پس جب بہت منتین کین
اوس رئیس نے تو وہ کوتوال کہنے لگا ناحق تو منتین کرتا ہے جو خواب تونے دیکہا ہے وہی خواب مینے بہی دیکہا ہے
وَالْقَصْرُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ لِيْ خُلِقَ اور محل جو زمرد سبز کا تونے دیکہا ہے وہ میرے لیے خدا نے بنایا ہے وَاَنْتَ
تَدُلُّ عَلَيَّ بِاِسْلَامِكَ اور اگر تو دلیل لائے مجہپر اسلام کی اور آپکو مسلمان سمجہہ کر اون سیدہ کو لیجانیکا
قصد کرے فَوَاللّٰهِ مَا نِمْتُ وَلَا اَحَدٌ فِيْ دَارِيْ اِلَّا وَقَدْ اَسْلَمْنَا كُلُّنَا عَلٰى يَدِ الْعَلَوِيَّةِ قسم ہے
خدا کی مین اور میرے گہر مین کوئی نہین سویا ہے شبکو نے اسلام لائے ہوئے اور ہم سب مسلمان ہوے بدولت
اوس سیدہ کے اور انہین کے قدم اقدس کی برکت سے جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا مینے وَقَالَ لِيْ اَلْقَصْرُ
لَكَ وَلِاَهْلِكَ بِمَا فَعَلْتَ مَعَ الْعَلَوِيَّةِ اور مجہسے حضرت نے فرمایا یہ قصر زمرد سبز خدا نے تیرے اور
تیرے اہل کے لیے خلق کیا ہے اوسکے عوض مین کہ تونے اوس ضعیفہ سیدہ آوارہ وطن سے سلوک کیا وَاَنْتُمْ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تم سب اہل جنت ہو خدا نے تمہین مومن گردانا
پس حضرات جای تامل ہے کہ جناب رسالتماب کو ایک سیدہ سے گواہ طلب کرنے سے یہ رنج و ملال ہوا

کیا حال ہوگا اون لعینونکا جہنون نے اونکی پارہ جگر کو اور نور نظر کو مہمان بولا کی کہانے اور پانی سے ترسایا
اور اوس جناب کی فرزند ہو کی پیاسے ذبح کیا اور اوسپر ہی کلمات سخت اون حضرت کو کہتے تہے اور کہتے تہے
رسول خدا سے کیا حرمت ہے تمہین اور ایسی بیحیائی پہ کمر باندہی کہ تا دم مرگ ایک قطرہ پانیکا اوس جنابکو
نہ دیا اور پیاسا شہید کیا اوسر اقدس اوسکا نیزی پر چڑہایا اور اون سیدانیونکو لوٹنے خیمہ مین در آئی کہ جنکی مالکا
جنازہ شبکو اوٹہا تہا اور اونکی گہر مین ملک الموت بہی اجازت لیکر آیا تہا وَيَنْزِعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ
ظُهُورِهِنَّ اور چادرین تک اون صاحبان تطہیر کی چہین لین وَخَرَجُوا اِذَا اَيْتَامُ الْحُسَيْنِ
وَالدَّمُ تَسِيْلُ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ وَهُمْ يَبْكُوْنَ لِلْخَوْفِ اور زخمی کیے کان یتیمان حسینؑ کے اور خون اونکی
چہرونپر بہتا تہا اور وہ خوف سے اہل جفا کی روتے تہے زبانکو یارا نہین کہ ظلم وجفا اون اشقیا کا بیان کرے
ثُمَّ صُفِّدُوْا فِي حَدِيْدٍ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ جب لوٹ چکی
تو جکڑا اونہین زیور آہن مین کہ گلو نمین طوق اور پاؤن مین زنجیرین اور سوار کیا شترہای بیکجاوہ و عماری
کہ دوپہر کی دہوپ اونکی موہونکو جلائے دیتی تہی اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ وَيُطَافُ بِهِمْ فِي
الْاَسْوَاقِ ہاتہہ اون بیکسونکی رسیون سے اونکی گردنون مین بندہے تہے اور بازارون مین اونہین اس
شکل سے پہراتے تہے سید ابن طاوس نے باسناد معتبر جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امام
محمد باقرؑ نے فرمایا سَاَلْتُ اَبِيْ عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ حَمْلِ يَزِيْدَ لَهٗ فَقَالَ پوچہا مینے اپنے بابا امام زین العابدینؑ سے
کہ آپکو کسطرح مجلس یزید مین لیگئے تہے پس حضرت نے فرمایا ای فرزند کیا بیان کرون مصیبت اپنی حَمَلَنِيْ عَلٰى
بَعِيْرٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَرَاْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِيْ عَلٰى بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ ای فرزند
سوار کیا تہا مجہے ایک شتر برہنہ پر اور سر میرے بابا مظلوم شہید حسینؑ تین دنکی پیاسے کا نیزے پر میرے سامنے
لیے جاتے تہے اور سب پہوپہیان اور بہنین میری بلوائے عام مین بے مقنعہ وچادر شترہای برہنہ پر سوار میرے
پیچہے تہین اور گرد ہمارے نیزہ دار تہے وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَيْنٌ قُرِعَ رَاْسُهٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰى
دَخَلْنَا دِمَشْقَ اور اگر ہم مین سے کسیکو سر اقدس دیکہکر رونا آتا تہا تو وہ لعین نیزے سر پر مارتے تہے اس
ذلت سے ہمین داخل شام کیا فَصَاحَ بِصَائِحٍ يَا اَهْلَ الشَّامِ هٰؤُلَاءِ سَبَايَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ پس ایک

لعین پکارا اے اہل شام دیکھو یہ اہلبیت تمہارے شہر مین اس ذلت سے قید ہوکر آئے ہین پس اہل شام اسقدر شاد و خورم تھے کہ گویا کوئی عید اونکے نزدیک اوس روز سے بہتر نہ تھی اور یزید نے مجلس شراب آراستہ کی تھی اور سات سو کرسی نشین اوسکی مجلس مین حاضر تھے جب وس شقی نے اہلبیت حسینؑ کو مجلس شوم مین طلب کیا ثُمَّ وُضِعَ رَاسُ الْحُسَیْنِ بَیْنَ یَدَیْہِ فِی طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ وَ اُجْلِسَ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ فِی مَجْلِسِہٖ مُنْکَشِفَاتِ الْوُجُوْہِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ پھر سر اقدس جناب امام مظلوم طشت طلا مین سامنے رکھوایا اور دختران فاطمہ زہرا کو نامحرمون نے مقنعہ و چادر منہ کھلے بلایا کیا حال ہوا ہوگا روح رسول خدا کا جب نواسیان اون کی اس مصیبت مین گرفتار ہونگی جناب سکینہ بنت حسینؑ فرماتی ہین جب ہم اس حال سے دربار یزید مین کھڑے ہوے کہ منہ ہمارے نامحرمون نے کھلے ہوے چاک گریبان گرد و غبار سے اٹے ہوے رَقَّ لَنَا اَوَّلَ شَیْءٍ وَ اَلْطَفَنَا تو یزید نے ہمارے حال پریشان پر رو دیا اور لطف و مدارا کیا ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الشَّامِ اَحْمَرَ قَامَ اِلَیْہِ فَقَالَ پھر ایک شخص اہل شام سے سرخ رنگ روبروے تخت یزید کھڑا ہوکے یون عرض کرنے لگا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھَبْ لِیْ ھٰذِہِ الْجَارِیَۃَ یعنی اے امیر یہ لڑکی مجھے دے ڈال کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس لعین نے میری طرف وَکُنْتُ جَارِیَۃً فَزِعْتُ وَ رَھِبْتُ وَ ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَفْعَلُ ذٰلِکَ اور مین کم سن تھی ڈرگئی مین اور گمان ہوا مجھے کہ ایسا نہو یزید مجھے دے ڈالے اور یہ شامی مجھے لونڈی بنائے جائے تامل ہے کہ کیا حال ہوا ہوگا سکینہ کا باباکی شہادت سے تو دل ٹکڑے تھا اب پھوپیون سے بھی چھٹنے کا سامان ہے حضرات کیا غضب ہے کہ اولاد جناب فاطمہ کو یہ فلک نے ذلیل کیا کہ لوگ کنیزین طلب کرنے لگے پس جناب سکینہ فرماتی ہین کہ مین تو ہوئی دوڑکر مارے خوف کے اپنی بڑی بہن سے لپٹ گئی اور دامن اونکا پکڑ لیا کہ وہ سن مین اور عقل و شعور مین مجھسے زیادہ تھین فَقَالَتْ لَہٗ کَذَبْتَ وَاللّٰہِ مَا ذٰلِکَ وَلَا لَہٗ میری بہن نے مجھے گلے سے لگاکر دلاسا دیا اور کہا اوس شقی سے دروغ گو ہے تو واللہ تیری کیا مجال ہے کہ سکینہ کو تیری لونڈی بنائے تو اور کیا مجال یزید کی کہ پوتی کو فاطمہ زہرا کی کنیز بنا دے یزید غصے ہوکے بولا تو جھوٹی ہے اے دختر حسینؑ ابھی جان یون تو تیری بہن سکینہ کو اسے دے ڈالون کنیز بنا قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ لَکَ اِلَّا اَنْ

لَنَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا پوتی نے حیدر کرار کی فرمایا ای یزید تو نے سب ظلم و ستم کیے و اللہ مگر یہ تیری مجال نہیں ہے
کہ میرے باپ کی پیاری سکینہ کو تو لونڈی کرے مین دے مگر اسلام ظاہری سے بھی کنارہ کرے پس غصے ہوا یزید
اور بولا ایسی بات تو نے مجھسے مقابلہ کرتی ہے اِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّيْنِ اَبُوْكِ وَاَخُوْكِ دین اسلام سے
نہین نکلا مگر باپ تیرا اور بھائی تیرا فَقَالَتْ بِدِيْنِ اللّٰهِ وَدِيْنِ اَبِيْ وَاَخِيْ وَجَدِّيْ اِهْتَدَيْتَ
اَنْتَ وَجَدُّكَ وَاَبُوْكَ دختر امام حسینؑ نے فرمایا دین خدا اور دین پدر و برادر سے اور جد سے ہماری تو نے
اور تیرے باپ دادے نے ہدایت پائی قَالَ كَذَبْتِ يَا عَدُوَّةَ اللّٰهِ وہ لعین غصے سے بولا جھوٹی ہے تو ای
دشمن خدا ہمنے تیرے گھر کے باعث نہین ہدایت پائی جب دیکھا اوس مظلومہ نے کہ آتش غضب اوس
ناری کی ہر بار زیادہ شعلہ ور ہوتی جاتی ہے تو ناچار ہو کر یہ سخن فرمایا کہ جگر جس سے ٹکڑے ہوا جاتا ہے
وہ یہ ہے اَلْاَمِيْرُ يَشْتُمُ ظُلْمًا وَيَقْهَرُ بِسُلْطَانِهٖ یعنے اوس یتیم نے کہا ای یزید تو بادشاہ ہے اور اپنی
سلطنت پر مغرور ہے جو چاہے ہم سوالی اور بیوار تو نکو کہہ کہ کون ہماری حمایت کرنیوالا ہے قَالَتْ فَكَاَنَّهٗ
اِسْتَحْيٰى وَسَكَتَ حضرت سکینہ فرماتی ہین اوسوقت یزید شرم کے چپکا ہو گیا فَاَعَادَ الشَّامِيُّ لَعَنَهُ
اللّٰهُ ذٰلِكَ الْقَوْلَ پس وہ شامی نے پھر عرض کی کہ ای یزید عرض میری قبول ہوئی اور یہ لڑکی لونڈی
بنا کے مجھکو دے پس یزید بولا اُعْزُبْ وَهَبَ اللّٰهُ لَكَ حَتْفًا قَاضِيًا دور ہو ای بدبخت میری مجلس سے
خدا تجھے موت دے انہین تو مانند بندیان ترک و روم کے سمجھا ہے جو کنیز مین مانگتا ہے یہ نہین جانتا کہ یہ فخر
شجاعان عرب کے اہل بیت ہین اور رسول خدا کی نواسیان ہین کیا ہی جیا تھا وہ شقی کہ سب جانتا تھا
اور پھر اونہین بلوا کے عام مین کھڑا کرا تھا پھر بھی نچھوڑا اور قید کیا ایسے قید خانہ مین کہ دنکو دھوپ مین
جلتے تھے اور راتکو اوس مین بھیکتے تھے حَتّٰى اقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ تا انکہ پوست اونکے چہرونکے اوتر گئے تھے
روایت شصت و یکم آنا جناب حسنینؑ کے لیے دو منبر نور قیامت کو اور جانا امام
حسینؑ کا خانہ یہودی مین اور اسلام لانا اوسکا پھر داخل ہوئے اہل حرم دربار یزید مین
پھر حکم قتل امام زین العابدین پھر انتقال دختر امام کا قید خانے مین فِي
الْاَمَالِيْ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ زُيِّنَ عَرْشُ

الرَّحْمٰنِ بِكُلِّ زِيْنَةٍ کتاب امالی مین ابن بابویہ نے نافع بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا زینت کیا جائیگا عرش پروردگار ساتھہ ہر زینت کے ثُمَّ يُؤْتٰى بِمِنْبَرَيْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُهُمَا مِائَةُ مِيْلٍ پہر دو منبر نور کے آوینگے کہ طول اونکا سو میل کا ہوگا پس ایک منبر جانب راست عرش رکہا جائیگا اور ایک جانب چپ عرش ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَيَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْحُسَيْنُ عَلَى الْاُخْرٰى پہر آوینگے حسنین علیہما السلام پس جناب امام حسنؑ ایک منبر پر تشریف لیجائینگے اور دوسری منبر پر امام حسینؑ فَيُزَيِّنُ الرَّبُّ تَعَالٰى بِهِمَا عَرْشَهٗ كَمَا يُزَيِّنُ الْمَرْءَةَ بِقُرْطَيْهَا پس پروردگار عالم اون دونون دربہای بحر امامت سے اپنے عرش کو یون زینت کریگا جیسے عورت گوشوارون سے آپ کو مزین و آراستہ کرتی ہے حیف ہے اس فلک کجرفتار پر کہ اسنے اون گوشوارہائے الٰہی سے کیسی روگردانی کی کہ حسنؑ کو ظالمون نے وہ زہر دیا کہ جگر اقدس کے بہتر ٹکڑے ہوے پہر ایک ملعونہ نے اونکی نانا کی قبر تک جنازہ کو آنے نہ دیا اور تیر جنازہ پر لگوائے کہ کئی تیر جسم مبارک پر لگے اور حسینؑ مظلوم کو تین دن پانی نہ دیا اور ریگ گرم پر مثل گوسفند پیاسا ذبح کیا اور نعش مبارک کو چند روز دفن بہی میسر نہوا ازدو ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ ابن شہر آشوب نے جناب امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا صَحَّ عِنْدِيْ قَوْلُ النَّبِيِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ بِمَا لَا اِثْمَ فِيْهِ مین نے اپنے جد بزرگوار سے سنا ہے کہ افضل اعمال بعد نماز کے داخل کرنا ہے سرور کا قلب مومن مین مگر وہ سرور متضمن معصیت خدا کا نہو فَاِنِّيْ رَاَيْتُ غُلَامًا يُؤَاكِلُ كَلْبًا پس مینے ایک غلام کو دیکہا کہ ایک کتے کو اپنے ساتہہ کہلاتا ہے فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مینے اوس سے پوچہا سبب اس کتے کو ساتہہ کہلانیکا کیا ہے فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّيْ مَغْمُوْمٌ اَطْلُبُ سُرُوْرًا بِسُرُوْرِهٖ پس عرض کی اوسنے یا ابن رسول اللہ مین مغموم ہون چاہتا ہون کہ اسے خوش کرون شاید کہ اسکی خوشی سے خدا مجہے خوش کرے اور میرے غم کو دفع کرے لِاَنَّ صَاحِبِيْ يَهُوْدِيٌّ اُرِيْدُ اَنْ اُفَارِقَهٗ وہ غم یہہ ہے کہ مالک میرا یہودی ہے چاہتا ہون کہ خدا اوسکی غلامی سے مجہے نجات دے فَاَتَى الْحُسَيْنُ بِصَاحِبِهٖ بِمِائَتَيْ دِيْنَارٍ ثَمَنًا لَهٗ پس جناب امام حسینؑ نے جو یہہ حال سنا حضرت نکلے اور اوس کے حال کی تحقیق کی اور دو

دینار طلا اوسکی قیمت لیکر اوسکی مالک کی پاس تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ای یہودی یہ غلام اپنا میرے ہاتھہ بیچ کیا خلق و بندہ نوازی ہی فقال یھودی الغلام فداءٌ لخطواتک وھذا البستان لہ وردَدْتُ علیک المال وہ یہودی حضرت کی تشریف لانی سی نہایت خوش ہوا اور عرض کی یا حضرت یہہ غلام نثار آپکی ان قدمونپر جن قدمون سی آپنی مجھی سرفراز کیا اور باغ بھی مین نی اپنا اس غلام کو دیا اور قیمت اسکی آپکو ہبہ کی فقال و قد وھبتُ لک المال پس حضرت نی ارشاد کیا مینی تجھی یہ مال یونہین بخشا قال قبلتُ و وھبتُہ للغلام اوس یہودی نی عرض کی یہ دینار مین نی قبول کیی اور دیی اس غلام کو فقال الحسین اعتقتُ الغلامَ و وھبتُ لہ جمیعًا جناب امام حسینؑ نی فرمایا مینی اس غلام کو راہ خدا مین آزاد کیا اور سب مال اسی بخشا فقالت امرأتہ قد اسلمتُ و وھبتُ زوجی مھری جب زوجہ یہودی نی یہ خلق و کرم امام کا دیکھا بولی مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر مینی اپنی شوہر کو بخشا فقال الیھودی وانا ایضًا اسلمتُ واعطیتُھا الدار یہودی نی کہا مین بھی مسلمان ہوا اور گھر اپنا مینی اپنی زوجہ کو دیا حضرات جائی تامل ہی کہ یہودی تو یہ قدر شناسی کری فرزند رسول خدا کی اور شاد ہو حضرت کی تشریف لانی سی کہ غلام نذر کیا اور آپ مسلمان ہوا اور امت رسول خدا نی اوس فرزند محبوب خدا کو مہمان بلا کر برباد کیا اور اوسکی پیاسی ذبح ہونیکی خوشی مین تکبیرین کہتی تہی اور شکر کی روزی رکہتی تہی اور عداوت سی حضرت کا نام نہ لیتی تہے جو پوچہتا تہا نام تو خارجی نام بتاتی تہی اور اہل حرم کو مثل عورات یہود و نصاری کی قید کیا اور دختران رسول خدا چلاتی تہین یا رسول اللہ بناتک اُساریٰ کأنھن بعض اُساریٰ الیھود والنصاریٰ ای رسول خدا بیٹیان آپکی مثل زنان یہود و نصاری کی قید مین ہین اور وہ ایسی آواز دردناک سی اطفال خورد سال کو یاد کر کر روتی تہین کہ دل سنی والونکی ٹکری ہوتی تہی وتارۃً یبکین علی المذبوح القفا و مقتول الجناح العریان بلا ذادٍ واکفانٍ اور کبہی روتی تہین اوس برادر غریب پر اپنی جسکا سر پس گردن سی اوتارا گیا جسکی خیمے لٹ گئی اور بیگور و کفن پڑا رہا قال ابن نما قال علی ابن الحسین اُدخلنا علی یزید و نحن اثنا عشر رجلًا مغلّلون اور کہا ابن نمانی کہ جناب امام زین العابدین نی فرمایا کہ ہم بارہ نفر تہی مردان

اہلبیت سے کہ ہمین مجلس یزید مین لیگئے گردنونمین ہماری طوق پڑے تھے اور ہاتھ ہمارے رسیون سے بندھے تھے پس
جب اس شکل سے سامنے یزید کے ہمین لیگئے تو کہا مین نے قسم دیتا ہون تجھے خدا کی اے یزید اگر ہمین اس حال سے
رسول خدا دیکھتے تو تجھے کیا کہتے فَاَمَرَ یَزِیْدُ بِالْحِبَالِ فَقُطِعَتْ پس یزید نے یہ سنکے حکم کیا کہ رسیان انکے گلون
اور بازوون سے کاٹ ڈالو پس رسیان بازوہائے اہلبیت سے کاٹی گئین ثُمَّ وُضِعَ رَاْسُ الْحُسَیْنِ بَیْنَ
یَدَیْہِ پہر سر اقدس امام حسینؑ کا سامنے اپنے اوس شقی نے رکھوایا آہ جب بیمار کربلا نے سر مبارک پدر بزرگوار کو
دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا اور تمام عمر کلہ گوسفند نکھایا مگر راوی کہتا ہے
کہ جب اوس سر کو جناب زینبؑ عاشق برادر نے دیکھا کہ خاک وخون مین بھرا طشت مین رکھا ہے بیساختہ گریبان
پھاڑ ڈالا اور اوس آواز سے بین کرکر روتی تھین کہ دل سننے والونکے ٹکڑے ہوتے تھے اور یہ فرماتی تھین یَاحُسَیْنَاہُ
یَاحَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَاسُرُوْرَ قَلْبِ الزَّھْرَاءِ یَابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی ہائے حسین بھائی میرے ہائے پیارے
رسول خدا کے ہائے سرور سینہ فاطمہؑ زہرا ہاے فرزند علی مرتضیٰ قربان ہوے زینبؑ تیرے سر پر سے اے بھائی
مظلوم میرے بِالْاَمْسِ تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ رَاْسَكَ عَلٰی صَدْرِھَا وَھُوَ مَھْدُكَ
جِبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْكَ فِیْ مَھْدِكَ مِیْکَائِیْلُ کلکی بات ہے اے بھائی کہ امان میری فاطمہؑ اس سر کو
سینے پر رکھتی تھین اور جبرئیل جھولا جھولاتے تھے اور میکائیل لوریان دیتے تھے وَالْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْرًا
بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ اور آج وہی سر تمہارا اس ذلت سے سامنے یزید کے رکھا ہے بِنَفْسِیْ شَفَاھًا ذَابِلَاتٍ
مِنَ الظَّمَاءِ وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ قربان ہو زینبؑ ان سوکھے ہونٹونپر تمہارے جو پیاس سے
مرجھائے ہوئے ہین اور ایک قطرہ آب فرات سے تر نہوئے راوی کہتا ہے کہ سب اہل مجلس یزید رونے لگے اور وہ لعین
چُپ تھا پھر ایک زن ہاشمیہ خانہ یزید مین تھی وہ بے اختیار حال حضرت پر روتی تھی اور کہتی تھی ہائے حبیب
میرے ہائے بزرگ اہلبیت ہائے فرزند رسول خدا یَارَبِیْعَ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی یَاقَتِیْلَ اَوْلَادِ الْاَدْعِیَاءِ
ہائے اے خبر لینے والے بیوونکے اور یتیمونکے ہائے اے کشتہ اولاد زناکاران راوی کہتا ہے دوبارا خروش مجلس یزید مین
بلند ہوا اور جسنے سنی وہ آواز وہ رونے لگا آہ کس زبان سے کہون کہ اوس شقی نے پھر ایک چوب خیزرانی طلب کی
فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ پس وہ شقی وہ لکڑی دندان مبارک پر لگاتا تھا ابو برزہ اسلمی نے جو یہ ظلم

دیکھا بولی وای ہو تجہپر ای یزید کہ تو لکڑی لگاتا ہی دانتونپر حسنین کی مین گواہی دیتا ہون کہ مین نی دیکھا ہی
رسول خدا کو کہ ان دانتونکو اور اسکی بہائی کی دانتونکو چوستی تہی اور فرماتی تہی کہ تم دونو سردار ہو اہل جنت کی
خدا قتل کری قاتل کو تمہاری اور لعنت کری اوسپر اور مہیا کری اوسکی لیئی جہنم اور بری ہی بازگشت اوسکی فَغَضِبَ
یَزِیۡدُ وَاَمَرَ بِاِخۡرَاجِہٖ فَاُخۡرِجَ پس غصی ہوا یزید اور کہا نکالدو اسی پس اوسنی نکالدیا اور سر اقدس کو
حکم کیا کہ دروازۂ شہر پر لٹکایا جائی پہر جناب امام زین العابدینؑ سی مخاطب ہوا اور بولا ای علی ابن الحسینؑ
باپ نی تیری قطع رحم کیا میرا اور میری حق کو بہلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تمنی کہ خدا نی کیا سلوک کیا
حضرت بولی ای پسر معاویہ و ہند ہمیشہ نبوت و امامت ہماری آبا طاہرین کی لیئی تہی قبل اسکی کہ تو پیدا ہوا
اور جد امجد میری جناب علیؑ ابن ابیطالبؑ علمدار رسول خدا تہی روز بدر و اُحد و احزاب اور باپ اور دادا
تیرا حامل لوای لشکر کفار تہا وای ہو تجہپر ای یزید اگر جانی تو کہ کیا کیا برائی کی تونی میری بابا سی اور اونکی اہلبیت سی
اِذًا لَطَرَبۡتَ فِی الۡجِبَالِ وَافۡتَرَشۡتَ الرَّمَادَ وَدَعَوۡتَ بِالۡوَیۡلِ وَالثُّبُوۡرِ اوسوقت نکل جائی پہاڑونکو
اور فرش خاک اختیار کری اور صدائے واویلا واثبورا بلند کری آیا تجہی شرم نہین آتی کہ سر میری بابا حسینؑ
فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کی دروازی پر لٹکایا ہی اور وہ امانت رسول خدا تہی تم لوگونی کیا جواب دوگی رسول خدا کو
جب وہ جناب پوچہینگی کہ کیا سلوک کیا تمنی میری اہلبیت سی بعد میری فَاغۡتَاظَ یَزِیۡدُ وَقَالَ لِلۡجَلَّادِ
اَدۡخِلۡہُ فِیۡ ہٰذَا الۡبُسۡتَانِ وَاقۡتُلۡہُ وَادۡفِنۡہُ فِیۡہِ پس غصی ہوا یزید اور ایک جلاد سی بولا اسی باغ مین
لیجا کی قتل کر اور وہین دفن کر دی آہ جو نہین یہ حکم جناب زینبؑ نی سنا کہ میرا بہتیجا بہی مارا جاتا ہی رو کی
حضرت سی لپٹ گئین اور بولین ای یزید ہماری عزیزونکی خونریزی تجہی کافی نہوئی واللہ مین اس سی جدا نہونگی
اگر اسی قتل کریگا تو مجہی بہی قتل کر فَقَالَ عَلِیٌّ یَا عَمَّتَاہُ دَعِیۡنِیۡ اُنۡظُرِیۡ اِلٰی اٰثَارِ قُدۡرَۃِ اللّٰہِ
جناب امام زین العابدینؑ نی فرمایا ای پہوپہی کیون اتنی بیتابی کرتی ہو چہوڑ دو مجہی اور دیکہو تماشا قدرت
خدا کا کیا مجال کہ مجہی یہ ظالم قتل کر سکی یہ سنکر جناب زینبؑ جدا ہوئین اور وہ لعین حضرت کا ہاتہ پکڑ کر
لیگیا وَجَعَلَ یَحۡفِرُ وَالسَّجَّادُ یُصَلِّیۡ اور وہ ستمگار قبر کہودنی لگا اور عابد بیمار نماز پڑہنی لگی پس جب
قبر وہ کہود چکا تو تلوار حضرت کی شہید کرنیکو اوٹہائی اور حضرت نی مانند اپنی پدر بزرگوار کی گردن زیر تیغ جہکائی

فَلَمَّا هَمَّ بِقَتْلِهٖ ضَرَبَهٗ يَدٌ مِنَ الْهَوَاءِ فَخَرَّ لِوَجْهِهٖ وَشَهَقَ وَدَهَشَ پس چاہا اوس شقی نے کہ تلوار
حضرت پر لگاوے ناگاہ ہوا مین ایک ہاتھہ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس لعین کو کہ ایک چیخ مارکر
منہ کے بہل زمین پر گر پڑا اور واصل جہنم ہوا خالد پسر یزید نے دیکھا جاکر یزید سے بیان کیا یزید نے کہا کہ
کہ اوس پسا ول کو اوسی قبر مین دفن کردو اور سجاد کو چہوڑ دو اور اہلبیت حسین کو ایسی مکان خراب مین
قید کرو جہان دن کو جلین دہوپ مین اور رات کو اوس مین بہگین فَلَمَّا اُدْخِلُوْهُمُ الدَّارَ كَانُوْا مَشْغُوْلِيْنَ
بِاِقَامَةِ الْعَزَاءِ پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان مین قید ہوے تو ماتم امام مین مشغول ہوے
وَاِنَّهٗ كَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ بِنْتٌ عُمُرُهَا ثَلٰثُ سَنَوَاتٍ راوی کہتا ہے کہ اون اسیرونمین ایک
دختر جناب امام حسین تہی کہ سن اوس صاحبزادی کا تین برس کا تہا وَمِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ قُتِلَ اَبُوْهَا
تَبْكِيْ لِفَقْدِهٖ اور جس روز سے امام غریب شہید ہوے تہے اوس روز سے وہ لڑکی روتی تہی اور بیتابی کرتی تہی
وَكُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُوْنَ غَدًا يَاْتِيْكِ وَمَعَهٗ مَا تَطْلُبِيْنَ اور جب اہل بیت سے اپنے باپ کو
طلب کرتی تہی زینب خاتون اور اہل حرم بہلاکے کہتی تہی کہ اے بیٹی صبر کرو کہ کل بابا تمہارے آئینگے
اور جو چیزین مانگتی ہو وہ بہی لائینگے تا آنکہ ایک شب اوسی قید خانہ مین روتے روتے سو گئی خواب مین جناب
امام مظلوم کو دیکہا فَلَمَّا انْتَبَهَتْ صَاحَتْ وَبَكَتْ پس چونکی تو بیساختہ ایک چیخ مارکر رونے لگی
پس سب دلاسا دیتے تہے اور بہلاتے تہے اور کہتے تہے کہ اے بیٹی کیون روتی ہے قَالَتْ اِئْتُوْنِيْ بِوَالِدِيْ وَقُرَّةِ
عَيْنِيْ وہ روکے کہتی تہی کہ ابہی بابا میرے پاس کہڑے تہے کہان گئے جلد بلادو نہین مین رو رو کے جان دونگی
فَضَجُّوْا بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَلَطَمُوا الْخُدُوْدَ وَنَشَرُوا الشُّعُوْرَ وَاَقَامُوا
الصِّيَاحَ اوس یتیم کی باتون سے شور رونیکا اہلبیت مین بلند ہوا اور سب اہل حرم بال کہولکے منہ پر طمانچے
لگانے لگے پس آواز گریہ یزید نے سنی بولا یہ کیا ماجرا ہے قَالُوْا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيْرَةَ رَاَتْ اَبَاهَا
بِنَوْمِهَا وَهِيَ تَطْلُبُهٗ لوگون نے کہا کہ ایک بیٹی حسین کی تین برس کی ہے اوسنے حسین کو خواب مین دیکہا ہے
وہ ڈہونڈتی ہے اور طلب کرتی ہے اوسکے حال پر سب روتے ہین یزید بولا لیجا کر سر اوس کے باپکا اوسے
دکہادو تا دلکو اوسکے تسکین ہو پس سر اقدس حضرتکا ایک طشت مین رکہہ کر اور رومال دیبا سے

ڈہانک کے سامنے اوس یتیم کے لاکر رکہا اور رومال کو اوسپر سے اوٹہایا جب وہ سر پرخون اوسنے دیکہا فَقَالَتْ مَا ھٰذَا الرَّاسُ بولی یہ سر کیسا ہے فَقَالُوْا رَاسُ اَبِیْکِ لوگ بولے اے لڑکی یہ سر تیرے باپ کا ہے فَرَفَعَتْہُ مِنَ الطَّسْتِ وَھِیَ تَقُوْلُ وَتَبْکِیْ پس یہ سنکے اوس یتیم نے سر اقدس اوٹہالیا اور رو رو کے کہتی تہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ خَضَبَکَ بِدِمَائِکَ ہائے ہائے بابا میرے کس ستمگر نے ریش مبارک تمہاری خون سے خضاب کی یَا اَبَتَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ قَطَعَ رَاسَکَ وَوَرِیْدَیْکَ ہائے ہائے مظلوم بابا میرے کسنے تمہارا سر اقدس بدن سے جدا کیا اور کسنے تمہاری گردن کی رگین کاٹین یَا اَبَتَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ اَیْتَمَنِیْ عَلٰی صِغَرِ سِنِّیْ ہائے ہائے بابا میرے کس بیرحم نے مجہے چہوٹے سن مین یتیم کیا اور کون ہے بعد تمہارے جسکی ہم امید رکہین یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ وَمَنْ لِلْاَرَامِلِ الْمُسْبِیَّاتِ اے بابا کون ہے ان زنان بیوہ بے سر و پا کا خاطر کرنیوالا یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِیْ کُنْتُ قَبْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ عُمْیًا کاشکے مین اندہی ہوتی اور تمہارا سر نہ دیکہتی کاش مین پیوند زمین ہوتی اور تمہاری ریش مبارک خون سے خضاب نہ دیکہتی پہر مُنہ اپنا دہن مبارک حضرت پر رکہا وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْہَا اور اس بیتابی سے روئی کہ آخر بیہوش ہوگئی پس لوگون نے چاہا کہ سر مبارک پر سے اوٹہاوین اور جدا کرین فَلَمَّا حَرَّکُوْھَا فَاِذَا قَدْ فَارَقَتْ رُوْحُہَا الدُّنْیَا جب اہلحرم نے اوسے حرکت دی دیکہا کہ روح اقدس اوسکی گلشن جنت کو پرواز کرگئی اور امام مظلوم کی خدمتمین پہونچی پس یہ حال دیکہکے تمام اہل بیت نے رونا شروع کیا اور اس بیتابی سے روتی تہے کہ تمام اہل شہر اونکے رونے سے روتی تہے روایت

شصت و دوم فضائل امام زین العابدین اور نکلنا موتیکا شکم ماہی سے پہر داخلا اہلحرم کا شام مین اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پہر جانا دربار لعین مین حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان مین کہ جہان سانپ اور بچہو بہرے ہوئے تہے

کتاب خرائج مین منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام حج مین مشغول تہے اور اوس سال ہشام بن عبدالملک بن مروان کہ خلیفہ وقت تہا وہ ظالم بہی حج کو آیا فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

پس سب لوگوں نے ازدحام کیا جناب امام زین العابدین علیہ السلام پر اور یہ حال تھا کہ جب ہشام حجر الاسود کا ارادہ کرتا تھا کثرت مردم سے جگہہ نپاتا تھا اور جب حضرت ارادہ کرتے تھے تو سب جدا ہو جاتے اور حضرت بخوبی حجر الاسود کا بوسہ لیتے تھے دَ قَالُوا لِهِشَامٍ مَنْ هُوَ هٰذَا رفقای ہشام نے پوچھا ہشام سے یہ کون شخص ہیں جنکی یہ پاسداری لوگ کرتے ہیں فَقَالَ هِشَامٌ لَا اَعْرِفُهُ لِئَلَّا يُرْغَبَ ہشام بولا میں انہیں نہیں پہچانتا تا لوگ حضرتکی طرف رغبت نکریں فَقَالَ فَرَزْدَقُ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْرِفُهُ پس فرزدق شاعر تھا اور رفیق ہشام کے تھے بولے قسم ہے خدا کی کہ انہیں میں جانتا ہوں اور قصیدہ انشا کر کے پڑھنا شروع کیا

قصیدہ هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ + وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ یعنی یہ وہ برگزیدہ خدا ہیں جنہیں پہچانتا ہے بطحا و تہامہ اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہے حل و حرم انکی قدر و منزلت کا اور اسیطرح قصیدہ تا آخر پڑھا فَاَخَذَهُ هِشَامٌ وَحَبَسَهُ وَمَحَا اِسْمَهُ مِنَ الدِّيْوَانِ پس ہشام فرزدق سے بسبب تعریف امام علیہ السلام کے نہایت ناخوش ہوا اور اونہیں قید کیا اور نام اونکا اپنے ملازموں سے موقوف کیا فَبَعَثَ اِلَيْهِ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ بِدَنَانِيْرَ فَرَدَّهَا وَقَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا دِيَانَةً پس جناب امام علیہ السلام نے کچھہ دینار بھیجے پس فرزدق نے پھیر دیئے اور عرض کر بھیجا کہ میں نے دنیا کیواسطے نہیں کہا مگر ثواب آخرت کے لیے فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ اَيْضًا فَقَالَ قَدْ شَكَرَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ اَنَا اَهْلُ بَيْتٍ لَا نَاْخُذُ مَا اَعْطَيْنَاهُ فَقَبِلَهَا فَرَزْدَقُ حضرت نے پھر بھیجے وہ دینار اور ارشاد کر بھیجا کہ حق تعالی اجر اسکا تجھے دیگا اور اے فرزدق ہم اہل بیت مثل ابر کرم کے ہیں جو دیتے ہیں وہ پھیر نہیں لیتے پس فرزدق نے لیلئے فَلَمَّا طَالَ الْحَبْسُ عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ تَوَعَّدَهُ بِالْقَتْلِ فَشَكٰى اِلَى الْاِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَعَا لَهُ فَخَلَّصَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ پس جب قید کو طول ہوا اور ہشام نے کہا تھا کہ میں اسے قتل کرونگا تو فرزدق نے عرض کر بھیجی کہ یا حضرت دعا کیجیے پس حضرت نے دعا کی پروردگار عالم نے قید ستم سے فرزدق کو نجات دی فَجَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّهُ مَحٰى اِسْمِیْ مِنَ الدِّيْوَانِ پس فرزدق نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ہشام نے مجھے برطرف کر دیا فَقَالَ لَهُ كَمْ كَانَ عَطَاؤُكَ قَالَ كَذَا فَاَعْطَاهُ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً پس حضرت نے ارشاد کیا فرزدق سے کسقدر دیتا تھا وہ تجھے فرزدق نے بیان کیا

حضرت فرزدق نے حساب سے چالیس برس کا خرچ عطا فرمایا وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَحْتَاجُ
اِلٰی اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا لَاَعْطَیْتُكَ اور ارشاد کیا اگر جانتا میں اس سے زیادہ کی تجھے احتیاج ہوتی تو اس سے
زیادہ دیتا میں فَمَاتَ فَرَزْدَقُ لَمَّا انْتَهَتْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً راوی کہتا ہے کہ پس جب چالیس
برس تمام ہوئے فرزدق نے انتقال کیا اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے خانہ
کعبہ کو خراب کیا مقاتلہ عبداللہ بن زبیر میں ثُمَّ عَمَّرُوْهَا وَاَرَادُوْا اَنْ یَنْصِبُوا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ
پھر طیاری کا حکم دیا اور لوگ بنانے لگے خانہ کعبہ کو اور ارادہ کیا کہ حجرالاسود کو نصب کریں فَكُلَّمَا نَصَبَ
عَالِمٌ مِنْ عُلَمَائِهِمْ اَوْ قَاضٍ مِنْ قُضَاتِهِمْ اَوْ زَاهِدٌ مِنْ زُهَّادِهِمْ یَتَزَلْزَلُ وَیَضْطَرِبُ
وَلَا یَسْتَقِرُّ الْحَجَرُ فِیْ مَكَانِهٖ پس جب نصب کرتا تھا کوئی عالم علما سے اونکے یا قاضی اونکے قاضیوں سے
یا زاہد اونکے زاہدوں سے تو حجرالاسود کانپتا تھا اور مضطرب ہوکر گر پڑتا تھا اور نہ ٹھہرتا تھا اپنے مقام پر
فَجَاءَ الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَخَذَهٗ مِنْ اَیْدِیْهِمْ وَسَمَّی اللّٰهَ ثُمَّ نَصَبَهٗ
فَاسْتَقَرَّ فِیْ مَكَانِهٖ وَكَبَّرَ النَّاسُ پس جناب امام زین العابدین تشریف لائے اور اونکے ہاتھ سے
لے لیا اور بسم اللہ کہکے نصب کیا سنگ اسود کو گویا کہ وہ راہ دیکھتا تھا امام کی پس نہ کانپا اور نہ مضطرب
ہوا اور اپنے مقام پر جم گیا یہ معجزہ دیکھہ کر سب آدمیوں نے صدائے اللہ اکبر بلند کی اور اسی کتاب میں
روایت کی ہے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَشَكَا اِلَیْهِ الْفَقْرَ ایکدن ایک شخص
آیا خدمت امام زین العابدین علیہ السلام میں اور عرض کیا اونسے حال فقر اپنا فَبَكٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
پس وہ حضرت احوال مصیبت اپنے غلام کا سنکے رونے لگے فَلَمَّا خَرَجَ الْقَوْمُ وَكَانَ فِیْهِمْ مُخَالِفٌ
فَقَالَ پس جب مجلس برخاست ہوئی اور لوگ باہر آئے تو اون میں ایک مخالف حضرت عدوے اہلبیت
عصمت بہی تہا وہ یوں غلامان خاندان نبوت سے ازراہ استہزا گویا ہوا اَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ اَنَّ اِمَامَكُمْ
مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ وَقَدْ بَكٰی لِلْعَجْزِ تم لوگ گمان کرتے ہو کہ امام تمہارا مستجاب الدعوات ہے اور
حال اونکا عاجز ہوکر رونے لگے اور کچھہ نکر سکے فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلَیْهِ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَلَامُ
الْمُنَافِقِ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ فَقْرِیْ پس وہ مومن کلام اوس شقی کا سنکے رنجیدہ ہوا اور خدمت حضرت میں

پھر آیا اور کلام اوس بیدین کا بیان کرکے عرض کرنیلگا یا ابن رسول اللہ یہ کلام مخالف کا مجھی فقر سے زیادہ
برا معلوم ہوا فَقَالَ لَہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُسَہِّلُ اللّٰہُ عَلَیْکَ پس حضرت نے یہ سنکر ارشاد کیا کہ حق تعالیٰ نے
تیری مشکل کو آسان کیا ثُمَّ نَادٰی اِلٰی جَارِیَۃٍ فَقَالَ ھَاتِیْ قُطُوْدِ پھر حضرت نے کنیز کو پکارا اور فرمایا
لا کھانا ہمارا فَاَتَتْ بِقُرْصَیْنِ مِنَ الشَّعِیْرِ عَلَیْھِمَا النُّخَالَۃُ پس لائی خادمہ دو روٹیاں جو کی کہ بھوسی
اوس پر لگی تھی یعنی آرد جو مثل جناب علی ابن ابیطالب کے چھنا کہاتے تھے وَقَالَ خُذْھُمَا قَالَ فَاَخَذْتُھُمَا
فَخَرَجْتُ اور حضرت نے ارشاد کیا لے اسکو پس وہ دونوں روٹیاں لے لین اور باہر آیا مین فَقُلْتُ اَشْتَرِیْ
بِھِمَا حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی مَحَلَّتِیْ پھر مین جانب راست و چپ دیکھتا تھا مگر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی کہ اون روٹیوں کے
عوض مین لونمین تا آنکہ اپنے محلے مین پہونچا مین وہان دو دوکانین تہین کہ دروازے پر اونکے سائے مین دو
شخص بیٹھے تھے فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِیْ بَابِ حَانُوْتِ اَحَدِھِمَا سَمَکَۃٌ قَدْ اَنْتَنَتْ پس مین نے دکان مین
دیکھا تو ایک مچھلی رکھی ہے کہ بو کر گئی ہے پس مینے کہا اوسکے مالک سے کہ میرے پاس روٹی ہے اسکی عوض مین چاہتا ہون کہ اس ماہی کو
لون اوسنے کہا ضَعِ الْقُرْصَ وَخُذْ مَا تَشْتَھِیْ رکھدے روٹی اور جو چاہے لے لے پس مینے کہا تمکو بیچ چاہتا ہون وہ بولا دوسری روٹی رکھدے اور
جو چاہے وہ لے پس لیکے چلا مین گھر اپنے وَاَغْلَقْتُ الْبَابَ وَاشْتَغَلْتُ بِاِصْلَاحِ السَّمَکَۃِ مین دروازہ بند کرکے اوسکو
صاف کرنے مین مشغول ہوا فَاِذَا فِیْ جَوْفِہٖ جَوْھَرَۃٌ اَکْبَرُ مَا یَکُوْنُ پس ناگاہ اوسکے شکم سے ایک گوہر
بزرگ نکلا کہ مثل اوسکے نہین ہوتا پس ناگاہ کسینے دروازے کی زنجیر ہلائی جب مین نے کھولا تو وہ دونون
شخص روٹیان لیے ہوے آئے اور بولے اَنْتَ اَخُوْنَا قَدْ صَارَ حَالُکَ ھٰذَا حَتّٰی نَاْکُلَ مِنْکَ ھٰذَا
افسوس تو بھائی ہمارا ہے اور تیرا یہ حال ہے کہ تو یہ روٹیان کہاتا ہے اور ہم تجھسے یہہ لیکے کہائین یہ ہمسے نہ ہوگا تجھی کو
دین افسوس وہ جانتے تھے کہ وہ روٹیان اوس شخص کی کہائی ہوئی ہین یہ نجانتے تھے کہ یہ امام زمان مالک زمین
و آسمان کی کہائی ہوئی ہین ثُمَّ خَرَجَا غرض وہ روٹیان دیکے چلے گئے ناگاہ خادم نے جناب سید الساجدین کے
دروازے کی زنجیر ہلائی فَقَالَ اِنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ یَقُوْلُ لَکَ اور کہا اوسنے کہ حضرت نے
فرمایا ہے تجھسے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ یَسَّرَ اَمْرَکَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ اے شخص خدا نے تیری مشکل کو آسان کیا پس شکر
خدا کر اور وہ روٹیان ہماری ہمین بہیج دے کہ اے بھائی وہ روٹیان سوا آل رسول کے کسی سے نہ کہائی جائینگی

افسوس مقام سر پیٹنے کا اور خاک اڑانیکا ہی کہ ایسے زاہد خلق اور سجز نما کو کیسی کیسی رنج و آزار فرقہ اشرار نے دئی اور کس کس ذلت سے شتر برہنہ پر اوس جناب کو سوار کیا ہاتونکو اوس جناب کے رسی سے باندہی لیے جاتی تہے اور ابن زیاد نے حکم کیا تہا کہ راہ شام مین بہی انہین آب و طعام سے ترسانا یہ حال اہلبیت رسول خدا کا ہو چکا تہا کہ لوگ اونہین دیکہکے خوش ہوتے تہے اور اونہین برا کہتے تہے چنانچہ سید ابن طاوس نے روایت کی ہے کہ جب عترت محبوب رسول خدا اس شکل سے داخل شام ہوئے فَاَتَاهُمْ شَیْخٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ لَهُمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَاَهْلَکَکُمْ پس ایک مرد ضعیف اہل شام تماشا دیکہنے قیدیون کا آیا پس دیکہکر کہنے لگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خدا نے تمہین قتل کیا اور تمہین ہلاک کیا وَقَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَةِ عَنِ الْاِسْلَامِ اور تمہارے تباہ ہونے سے بیخ فتنہ و فساد مسلمانون سے مستاصل ہوئی وَلَمْ یَبَالِ عَنْ شَتْمِهِمْ اور اسیطرح اہلبیت کو برا کہنے مین اوسنے کوتاہی نکی جب وہ ساکت ہوا تو امام مظلوم بیمار کربلا نے اوس سے فرمایا ایشیخ آیا تو نے قرآن پڑہا ہے یا نہین قَالَ نَعَمْ وہ بولا ہان پڑہا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو نے یہ آیت پڑہی ہے قرآن مین قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی خداتعالی فرماتا ہے کہہ اے رسول خدا اپنی امت سے کہ نہین سوال کرتا مین تبلیغ رسالت پر تمسے مزدوری اور اجر مگر محبت اپنے اہل بیت کی قَالَ بَلٰی وہ بولا ہان پڑہی ہے یہ آیت مینے قرآن مین قَالَ فَنَحْنُ اُولٰئِکَ جناب امام زین العابدین نے رو کے فرمایا ای شیخ ہم وہی اقربائے رسول خدا اور اہل بیت محبوب خدا ہین جو رسیون مین بندہے اونٹون پر سوار ہین ہماری ہی محبت خدا نے واجب کی ہے پہر فرمایا یہ آیت تو نے پڑہی ہے کہ خدا فرماتا ہے وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ قَالَ بَلٰی اے رسول خدا دو اقربا کو حق اونکا وہ بولا ہان پڑہی ہے قَالَ فَنَحْنُ هُمْ حضرت نے فرمایا ای شیخ وہ اقربائے رسول خدا ہمین ہین جو اس خرابی سے آوارہ وطن کر کے پہرائے جاتے ہین پہر حضرت نے فرمایا آیا تو نے یہہ بہی آیت قرآن مین پڑہی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا قَالَ بَلٰی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے رجس و برائی کو اے اہل بیت رسول اور پاک و طاہر کرے تمہین ہر برائی سے وہ بولا ہان اے جوان یہہ بہی آیۃ مینے قرآن مین پڑہی ہے قَالَ فَنَحْنُ هُمْ حضرت نے رو کے فرمایا ایشیخ وہ اہلبیت رسول کبریا وہ نالک چادر

تطہیر ہمین ہین کہ نہ سر پر ہماری عمامہ ہے نہ دوش پر ردا ہے یہ اوسی رسول کی نواسیان چادر کو محتاج ہین فبقی الشیخ نادما ساکتا وبکی ورمی عمامتہ علی الارض پس وہ ضعیف ندامت سے چپ کہڑا تہا پہر روکر عمامہ اپنا زمین پر پہینک دیا اور سر سوے آسمان اوٹہا کر کہنے لگا اللّٰھم انی اتوب الیک ثلاث مرات تین بار یہ کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون تیری درگاہ مین پہر بولا اللّٰھم انی ابرء الیک من عدو ال محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ ومن قتلۃ اہل بیتہ خداوندا مین دشمنی اور بیزاری ڈہونڈتا ہون دشمنان آل رسول سے اور جنہون نے قتل کیا اہلبیت رسول کو پہر عرض کرنے لگا ایمولا یہ آیات مینے قرآن مین پڑہین تہین مگر مین نسمجہا تہا آج تک کہ یہ آیات آپکی شان مین نازل ہوئی ہین ھل لی من توبۃ اے مولا گناہ عظیم صادر ہوا اس غلام سے اب میری توبہ بہی قبول ہوگی فقال لہ نعم ان تبت تاب اللہ علیک پس وہ جناب مثل دریاے رحمت الٰہی جوش مین آئے یہ کلام محبت اوس سے سنکر فرمایا اے شیخ اگر توبہ تو کریگا تو توبہ تیری قبول ہوگی وانت معنا اور تو دوست ہمارا ہوا اور تو ہمارے ساتہ ہوگا صحراے حشر اور باغ جنت مین پس یہ خبر یزید ملعون نے سنی فامر بقتلہ فقتل رحمۃ اللہ حکم کیا اوس شقی نے کہ اوسے جلد قتل کرو پس شہید ہوا وہ بزرگ اور شہدا مین مثل حر شامل ہوا اور اہلبیت محبوب خدا دروازہ یزید پلید پر پہونچے قال علی ابن الحسین لما امر یزید بادخالنا علیہ جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ جب ہمین طوق اور زنجیر مین گرفتار کر دروازہ یزید پر پہونچایا تو اوس شقی نے حکم کیا کہ اہل بیت حسین کو میرے دربار مین لاؤ اور وہ ملعون ہمین لینے آئے تو دختران فاطمہ کے پاؤن دربار یزید کیطرف نہ بڑہتے تہے کہ وہان سوا اور لوگونکے سات سو کرسی نشین بیٹہے تہے اقبلونا بالحبال فاذبقونا مثل الاغنام وہ شقی رسیان لائے اور باندہا ہمین مثل بکریونکے وکانت الحبل بعنقی وبکتف عمتی وفی زند ام کلثوم وعنق سکینہ وکتف رقیۃ سے سطرح کہ ایک سرا رسی کا تو وہ معجز نما فرماتا ہے کہ میری گلوے مجروح طوق دار مین بندہا تہا اور بازو اور ہاتہ زینب و ام کلثوم دختران فاطمہ کا جکڑا ہوا تہا اور گلا میری بہن سکینہ یتیم پدر کا اور بازو رقیہ کا بندہا تہا اور باقی سب رانڈین اور بچے بندہے تہے وکلما قصرنا من المشی ذقوا علی رؤسنا بعیدان

الوہّاج اور جو چلنے مین قصور کرتا تھا اور چل نہ سکتا تھا تو وہ شقی سرون پر نیزہ مارتے تھے تا آنکہ زیر
یزید دربار عام مین کھڑا کیا فَقُلْتُ لَهٗ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ يَرَانَا بِهٰذَا الْحَالِ بَيْنَ يَدَيْكَ
پس مین نے کہا اے یزید کیا گمان ہے تجھے اگر دیکھتے رسول خدا ہمین تیرے سامنے اس حال سے سید اظہر علی کربلائی نے
کتاب زاد العاقبت مین جناب امام محمد تقیؑ سے روایت کی ہے کہ اوسوقت اشعث ملعون نے یزید سے عرض کی
اے امیر اطفال حسینؑ اور اہل بیت رسول الثقلین کو ایسے مکان مین قید کر کہ جہان خار و خس پڑا ہو اور
سانپ اور بچھو سے وہ مکان بھرا ہوتا خوف سے اونکے یہ مر جائین یزید بولا کہ مین تو بادشاہ وقت تھا جو
چاہا مین نے کیا تجھے کیا ہے کہ جو انکے حق مین یہ کہتا ہے وہ ملعون بولا محض تیری خوشی کر لیے کہ تو شاید خوش ہو
میری بات سے قَالَ اُخَيِّرُكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَاحْبِسْهُمْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَكَانِ وَكَانَ الْمَاءُ اَيْضًا
مِنْهَا بَعِيْدًا وہ شقی بولا کہ مین نے تجھے اختیار دیا کہ ایسی ہی جگہ مین تلاش کر کے اہنین قید کر کہ جہان خار و خس
ہو اور سانپ و بچھو ہون اور پانی بھی وہان سے دور ہو کیا عداوت تھی اہلبیت سے پس وہ شقی تلاش کرنے لگا
فَوَجَدَ دَارًا عِنْدَ حِصْنِ الشَّامِ پس پایا اوس شقی نے ایک مکان قریب شہر پناہ شام کے کہ اوسمین
سانپ اور بچھو بہت تھے اور وہ مکان سات سو برس سے خراب پڑا تھا پس اوس مکان مین اہلبیت کو قید کیا
اِذَا جْتَمَعَ الْعَقَارِبُ وَالْحَيَّاتُ عِنْدَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ فَانْكَبُّوْا عَلٰى اَقْدَامِهٖ يُقَبِّلُوْنَهَا
وَيَبْكُوْنَ ناگاہ وہ سب سانپ اور بچھو جمع ہو کے آئے خدمت بیمار کربلا مین اور گر کے پاؤن پر بوسے دیتے تھے اور
چوستے تھے اور آنکھین ملتے تھے اور بے اختیار روتے تھے جناب زینبؑ و ام کلثومؑ نے فرمایا اے جان عمہ کام انکا
کاٹنا اور ڈنک مارنا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ تمہارے پاؤن پر پڑے روتے ہین قَالَ يَا عَمَّةُ سَلِيْ عَنِ الْعَقَارِبِ
وَالْحَيَّاتِ لِمَ تَبْكُوْنَ فَسَئَلَتْ عَنْ بُكَائِهِمْ جناب امام زین العابدینؑ نے عرض کی اے پھوپھی آپ ہی
انسے سوال کیجیے کہ کیا سبب ہے تمہارے رونیکا جناب زینبؑ نے فرمایا اے سانپ اور بچھو تمہارا تو کام کاٹنا ہے
اور ڈنک مارنا ہے تم کیون روتے ہو وہ سب بقدرت خدا گویا ہوئے اور عرض کی يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
نَحْنُ مُقِيْمُوْنَ فِيْ هٰذَا الدَّارِ مِنْ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ اے دختر رسول خدا ہم سات سو برس سے
یہان مقیم ہین اور جناب عیسیٰ نے ہمین پیام پروردگار پہونچایا تھا کہ اے سانپ اور بچھو ایک وقت ایسا ہوگا

اہلبیت پیغمبر آخر الزمان اس مکان مین غل و زنجیر مین گرفتار یہان قید ہونگے اور منافقین امت اہلبیت
نبوت کو ذلیل و خوار جانینگے اور مسافر و غریب الوطن جانکر واسطے بیجرمتی اونکی کو یہان لاوینگے پس تمہین چاہیے
کہ تم ہر چہار طرف پہرنا اور حرمت آستانہ رسالت پناہ کی نگاہ رکہنا اور جو ملعون کہ عزم حرم سرا کا کرے
تم سب جمع ہوکے کاٹنا کہ تمہاری ہیبت سے ایذا دیے سے باز رہین پس جناب زینبؑ نے فرمایا خوشا حال
تمہارا اے سانپ و بچہو کہ تم مصیبت اہل بیت رسالت مین شریک ہوئے ہیں جب تک رہے اہل بیت
اوس مکان مین وہ سب ہر چہار طرف سے محافظت کرتے تہے اور جو ملعون قصد آنیکا کرتا تہا وہ بچہو
اوٹہا اوٹہا جمع ہو جاتے تہے وہ شقی ہیبت سے نہ آتے تہے اور بہاگ جاتے تہے اور یزید سے خبر کرتے تہے تو وہ شقی
کہتا تہا الحمد للہ دشمن میری سزا کو پہونچے کیا بیجیا تہا وہ شقی اور شرم نہ آئی اون ملعونون کو کہ حیوان تو یون پاسداری
رسولخدا کی حضرت کی کرین اور وہ ظلم و ستم سے باز نہ آئے روایت شصت و سوم ثواب گریہ پہر جو سنا جناب رسولخدا کا
دہن امام حسنؑ اور گلوے امام حسینؑ اور داخل ہونا اہلحرم کا دمشق مین نصف شب کو اور پتہر مارنا ام حجام کا
سر اقدس جناب امام حسینؑ پر شیخ مفید و شیخ طوسی علیہما الرحمہ نے احمد بن یحیی سے اور اونے ربیع ابن منذر سے
اور اونے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب امام حسینؑ سے سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ
قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً اِلَّا بَوَّاَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ اَحْقَابًا جو شخص کہ ہمارے حال پر
غمناک ہو اور ایک آنسو اوسکی آنکہہ سے ہم اہل بیت کی مصیبت پر نکلے تو خدا تعالی اوسکی عوض
مین جنت مین اوسے جگہہ دیگا احمد بن یحیی نے کہا مین نے جناب امام حسینؑ کو خواب مین دیکہا اور پوچھا
حضرت سے اس حدیث کو مین نے یون سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے ارشاد کیا یون ہی ہے
جیسا کہ تو نے سنا ہے فَقُلْتُ سَقَطَ الْاِسْنَادُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عرض کی مین نے کہ اب اسناد اسکی مجہہ مین
اور آپ مین سے ساقط ہوگئی اب مین جس سے کہونگا یہی کہونگا کہ مین نے خود سنا ہے امام علیہ السلام سے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَضْرَةِ النَّبِيِّ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز مین خدمت فیضدرجت جناب رسول خدا مین حاضر تہا کہ ناگاہ
جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسینؑ تشریف لائے لَمَّا نَظَرَ النَّبِيُّ اِلَيْهِمَا بَكٰى وَسَالَ الدُّمُوعُ

عَلٰی خَدَّیْہِ وَاَخَذَھُمَا وَضَمَّھُمَا اِلٰی عُنُقِہٖ جب نظر محبوب خدا کی اونکی جمال عدیم المثال پر پڑی
حضرت بیساختہ رونے لگے اور آنسو رخسارہ انور پر رواں ہوا اور اون دونو جگر گوشونکو گلے سے لگایا فَقَبَّلَ
فَمَ الْحَسَنِ وَنَحْرَ الْحُسَیْنِ پس دہن اقدس امام حسن کا چوما اور گلوے امام حسین کو فَمَضَی الْحُسَیْنُ
اِلٰی اُمِّہٖ بَاکِیًا فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَۃُ بَکَتْ وَضَمَّتْہُ اِلٰی عُنُقِھَا وَقَالَتْ مَا یُبْکِیْکَ یَا حُسَیْنُ پس
یہ بات محبوب خدا کی حبیب رسول خدا کو ناگوار ہوئی اوٹھے اور روتے ہوے اپنے مادر خوش کردار فاطمہ زہرا
پاس آئے جناب فاطمہ اونہیں روتا دیکھکر بیقرار ہوگئین اور گلے سے لگاکے بولین اے جان مادر کیون روتے ہو
قَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِیْ اِنَّ جَدَّنَا قَبَّلَ فَمَ اَخِیْ وَقَبَّلَ نَحْرِیْ اَیُّ شَیْءٍ فِیْ فِیْ کَرِہَ یَا جَدِّیْ حضرت نے کہا
کیونکر نہ روؤن اے امان کہ نانا نے بہائی کا منہ چوما اور میرا گلو چوما میرے منہ مین کیا تہا جس سے نانا نے کراہت کی
جناب سیدہ نے یہ سنکے چادر عصمت سر پر اوڑہی اور ہاتہ امام حسین کا پکڑ کے خدمت رسول خدا مین چلین
کہ جلدی رفتار سے قدم مبارک کانپتے تہے تا آنکہ خدمت رسول خدا مین آئین جناب رسالت مآب یہہ حال
اضطراب جناب فاطمہ دیکہکے رونے لگے وَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ یَا فَاطِمَۃُ اور فرمایا اے پارۂ جگر میرے تو کیون
روتی ہے جناب سیدہ نے عرض کی کیفیت اور ماجرا امام حسین کا اور کہا اے بابا مین اپنے حسین کے غمگین
ہونے سے روتی ہون حضرت نے یہ سنکے سر اقدس جہکالیا اور سوے زمین دیکہہ دیکہہ کر روتے تہے ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ
وَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ قَبَّلْتُ فَمَ الْحَسَنِ لِاَنَّہٗ یُسْقَی السَّمَّ وَیَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا مَسْمُوْمًا وَھٰذَا
حُسَیْنٌ یُذْبَحُ فَقَبَّلْتُ نَحْرَہٗ پہر حضرت نے سر اقدس اوٹہایا اور فرمایا اے نور دیدہ میری اے فاطمہ مین نے
حسن کا منہ اس لیے چوما کہ اسے ظالم زہر دینگے اور یہہ زہر سے شہید ہونگے اور اے فاطمہ حسین تیرا ذبح ہوگا
تیغ آبدار سے اس لیے مینے گلا چوما اس کا پس یہ سنکے جناب معصومہ نے صداے وَاوَیْلَاہ وَاحُسَیْنَاہ وَا
اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ کی بلند کی اور عرض کی اے رسول خدا آیا یہ واقعہ تمہارے زمانے مین ہوگا اور تمہارے سامنے
حسن کو زہر دینگے اور حسین کو ذبح کرینگے حضرت نے فرمایا نہین یہ سب بعد میرے ہوگا جناب فاطمہ نے کہا
مین جیتی ہونگی اوس وقت جو دیکہونگی ذبح ہونا حسین کا اور اوسکا خون منہ پر ملونگی اور خدا سے
شکایت کرونگی حضرت نے فرمایا تو بہی نہوگی اے فاطمہ جناب امام حسین رونے لگے جناب رسول خدا نے

فرمایا کہ ای فرزند اوس وقت کوئی تیرا مددگار و یاور نہوگا ای حسینؑ تجھی اور تیری اہل بیت کو پانی ندینگے یہ واقعہ ماہ محرم میں ہوگا
شیعہ ہماری ہر ماہ محرم مین مصیبت تیری تازہ کرینگی اور روئینگی مصیبت پر تیری تا روز قیامت قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ
مَا جَزَاءُ هُمْ جناب امام حسینؑ نے عرض کی ای جد بزرگوار کیا جزا ہی میری ماتم دارونکی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا اٰخُذُ بِاَیْدِیْهِمْ
وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حضرت نے فرمایا ای حسینؑ میں اونکا ہاتھہ پکڑونگا اور داخل بہشت کرونگا قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا
اُسْقِیْهِمْ مِنَ الْکَوْثَرِ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا میں اونہیں حوض کوثر سی سیراب کرونگا جناب فاطمہؑ نی فرمایا
مین کھڑی رہون گی جبتک کہ حق تعالی میری شفاعت گریہ کنندگان حسینؑ کی حق مین قبول کرے
اور رونیوالونکو اور زائرونکو حسینؑ کی داخل بہشت کری جناب امام حسینؑ نی فرمایا کہ جبتک میرے
رونیوالی اور زائر اور تعزیہ دار بہشت مین نہ جاوینگی مین قدم بہشت مین نہ رکھونگا پس سبکے
رونیکی آواز بلند ہوئی پس جائی تامل ہی کہ جناب سیدہ کو سنکر یہ صدمہ ہوا اوس وقت کیا حال ہوتا
جناب سیدہ کا جب زیر خنجر دیکھتین یا دیکھتین سر حسینؑ کا جب اوسی نیزی پر رکھکی شہر بشہر پھراتی تھی
اور دیکھتین بیٹیونکو اپنی جب بازارونمین پھرائی جاتی تھین اور وہ فریاد کرتی تھین دُوِیَ لَمَّا وَرَدَ
حَرَمُ الْحُسَیْنِ فِیْ دِمَشْقَ کَانَ نِصْفُ اللَّیْلِ چنانچہ منقول ہی کہ جب عترت امام حسینؑ شہر
دمشق مین پہونچی تو نصف شب گذری تھی وَهُنَّ عَلٰی نُوْقٍ هِزَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ مُشَقَّقَاتِ
الْجُیُوْبِ لَاطِمَاتِ الْخُدُوْدِ فِیْ بُکَاءٍ وَنَحِیْبٍ اور وہ بی بیان شتران لاغر برہنہ پر سوار گریبان
پھٹے ہوئی طمانچی منہ پر مارتی تھین اور اس بیقراری سے روتی تھین کہ ساتھہ کی لوگ بعضے روتی تھی اور بعضے
خوش ہوتی تھی اور ہنستے تھی وَمِنْ خَلْفِهِنَّ عَلِیٌّ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ اور پیچھے الحرم کی علی ابن الحسینؑ
بھی ایک شتر لاغر برہنہ پر سوار نہایت علیل و بیمار تھی وَفَخِذَاہُ یَنْشَخِبُ دَمًا مِمَّا اَصَابَهُ مِنَ
الضَّرْبِ وَفِیْ عُنُقِهٖ طَوْقُ حَدِیْدٍ مَغْلُوْلُ الْیَدَیْنِ بَاکِ الْعَیْنَیْنِ اور ساق پا اوس
جناب کے زخمی ہوئے تھے اور خون جاری تھا ساق راہ سی اور گلوی مبارک میں طوق آہنی تھا
دونوں ہاتھہ گردن مین بندھی تھی اور بیساختہ روتی تھی وَالنَّاسُ فِیْ ضَجَّةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ یَبْکِیْ وَمِنْهُمْ
مَنْ هُوَ مَسْرُوْرٌ اور غل اور شور رونیکا بلند تھا بعضے حال اہل بیت پر روتی تھی اور بعضے شادیم تھے

پس وہ قافلہ دروازہ دمشق پر کھڑا ہوا اوسوقت اہل بیت رسالت حسین حسین کہہ کہہ کر روتی تھی اور سب سے
زیادہ سکینہ روتی تھی اور عجب حال تباہ کیا تھا اور کہتی تھی ہای ہای ای پدر مہربان اگر تم قتل نہوتی تو ہم
کاہیکو اس ذلت و خواری سی یہان آتی فقالت زینب بنت علیؑ اسکتی یا بنت الحسین قد
احرقت قلبی پس جناب زینبؑ نی فرمایا خاموش رہو ای سکینہ دختر حسین کہ تیری رونی سی دل میرا
جلا جاتا ہی وہ دل نستہ نہ مانتی تھی وقالت یا عمتی کیف لا ابکی وقد صرع ابی علی الارض
الوتضاء لیس احد معہ یحافظہ اور کہتی تھی ای پھوپھی کیونکر نہ روون مین تحقیق کہ بابا میری
زمین پر پڑی ہین کوئی اونکی نعش بی سر پر نگہبانی کرنیوالا نہین ہی اذا طلع الفجر ثم داروا الراس
فی اسواق دمشق فی جمیع المواضع ناگاہ صبح طالع ہوئی پھر حکم کیا یزید نی کہ سر حسین مع عترت
رسول الثقلین شہر شام کی تمام کوچہ و بازار مین پھراؤ تا سب اہل شہر انہین اس حال سی دیکھین پس
اون بیدینون نی روز روشن مین تمام شہر کی بازار و کوچہ مین اہل بیت کو مع سرہاے شہدا پھرایا اور تمام
مرد و زن تماشیکو جمع تھی پس جناب زینبؑ رو رو کر فرماتی تھین وا محمداہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وا علیاہ وا فاطمتاہ لو کنتم فی الاحیاء تنظرون ما فعل السفہاء بنا نحن فی ذل
و نطاف بنا فی الاسواق بین الفساق ای رسول خدا اور ای علی مرتضی اگر تم زندہ ہوتی دیکھتی
حال ہمارا کہ کیا کیا ہم سی ان فاسقون نی بدسلوکی کی ہی کہ اس ذلت سی بازارون مین پھرائی جاتی ہین بیان
نا محرمون کی ثم بکت بکاء شدیداً حتی بکت النساء پھر اس بیتابی سی روئین کہ سب اہل حرم
جناب زینبؑ کی رونی سی رونی لگی تا آنکہ یزید لعین نی حکم کیا کہ سرون کو مع اہلبیت میری پاس لاؤ پس وہ شقی
متوجہ خانہ یزید ہوی قال الراوی فنظرت قبل دخول الراس فی دار یزید الی خمس نسوۃ
علی عرش و بینہا خلق راوی کہتا ہی کہ ابہی سر شہیدونکو دروازہ یزید تک نہین پہونچی تہی کہ دیکھا مین نی
پانچ عورتونکو ایک کوٹھی پر کہ وہ ملعونا مین اس حال سی اہل بیت کو بہت شاد تہین اور بہت ہنستی تہین
و فیہن عجوزۃ قد احدودب ظہرہا اور اون عورتونین ایک عورت تھی کہ ضعف سی کمر
اوس ملعونہ کی خم ہوگئی تھی فلما حاذا الراس الشریف قریبا منہا قد مدت یدہا الی حجر

خمس نسوۃ

پس جب سر اقدس امام غریب کا وہ سر جسے رسول خدا سینے پر رکھتے تھے قریب اوس حرام زادی کے
پہونچا عداوت جناب سیدہ اور جناب امیر سے اوس نے اپنے ہاتھ ایک پتھر کیطرف بڑہایا اور پتھر اوٹھایا فضربتہ
علیٰ رأسِ الحسینِ حتّٰی صارتِ الجراحۃُ فی رأسِہِ الشریف پس اوس نے اس زور سے پتھر سر اقدس
پر مارا کہ سر مبارک مجروح ہوگیا اور اعجاز سے خون بہنے لگا فعِندَ ذٰلکَ بکتِ النساءُ بکاءً شدیداً
ولطمنَ الرؤوسَ یہ حال دیکھ کر سب اہل حرم نے رونیکا شور مچایا اور پیٹنا شروع کیا اور جناب زینب
پکارین این جدّی محمدنِ المصطفےٰ لیرىٰ ما فعلت ہٰذہِ الملعونۃُ کہاں ہین نانا رسول خدا
کہ دیکھتے یہہ بے ادبی سر اقدس سے میری بہائی کی اس ملعونہ نے کی ثُمَّ قالت یا اُمّاہُ ہٰذا الرأسُ الذی
قد وضعتِ علیٰ صدرِکِ پہر بولین اے اماں فاطمہ زہرا یہ وہ سر ہے کہ جسے اپنے سینے پر رکھتی تہین
آج اس کا یہ حال ہے کہ نیزے پر رکہا ہے اور اوسپر اس ملعونہ نے یہ ظلم کیا کہ پتھر مارا ثُمَّ اِنَّ سکینۃَ لطمت
رأسَہا وقالت یا اَبَتاہُ کیفَ حالُکَ سکینہ خاتون نے سر پیٹ لیا اور کہا کہ ہائے بابا غم
میرے یہ تمہارا کیا حال ہوا کہ اب بہی ظالم تمپر رحم نہین کہاتے راوی کہتا ہے ہم اس ماجرے سے سقفِ کوٹھے اِذ
سقطَ العرشُ مِن اعلاہُ فہلکتِ العجوزۃُ ومن کانَ حولہا من النسوۃ کہ ناگاہ وہ کوٹھا
گر پڑا پس وہ بڑہیا اور چاروں عورتین واصل جہنم ہوئین روایت شصت و چہارم
ثواب بکا اور ورود دعبل مجلس جناب امام رضا علیہ السلام مین آور مرثیہ
پڑہنا پیش امام اور داخلہ اہل حرم مجلس مین اور مانگنا شالین واسطے کنیزی
مین سکینہ کو اور بد دعا کرنا جناب ام کلثوم کا اوس شقی کو لیے عن
الصادقِ لکلِّ شیٍٔ ثوابٌ الّا الدمعۃُ فینا جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شی کے لیے
پروردگار نے ثواب معین کیا ہے مگر رونا ہم اہل بیت کی مصیبت پر کہ اسکے ثواب کی کچھ حد نہین ہے
یعنے بیحد خدا نے ثواب اسکے لیے مقرر کیا ہے حُکی عن دِعبلِ الخزاعی انّہُ قال بعضے کتب معتبرہ مین
دعبل خزاعی سے منقول ہے کہ کہا اوسنے دخلتُ علیٰ سیّدی ومولای علیِّ ابنِ موسی الرضا
فی مثلِ ہٰذہِ الایّام کہ حاضر ہوا مین خدمت جناب رضا مین مثل ان ایام کے یعنے ایام عاشورا کے

دیکھا مین نے کہ حضرت نہایت محزون وملول بیٹھے ہین فلما رانی مقبلا قال لی مرحبا بک یا دعبل
پس جب مجھے آتے دیکھا فرمایا مرحبا اے دعبل کہ تو مرثیہ گو ہے ہم اہلبیت کا اور خوشا حال اوسکا جو ہم اہلبیت
کا دوست ہو یا ہماری ثنا کرے اور مرحبا اوسے جو ہماری نصرت کرے ہاتھہ سے یا زبان سے ثم انہ وسع
لی فی مجلسہ واجلسنی الی جانبہ پھر حضرت نے جگہہ دی مجھکو اپنی مجلس مین اور اپنے قریب
مجھے بٹھایا ثم قال لی احب ان تنشد فی الحسین علیہ السلام شعرا پھر مجھہ سے مخاطب ہو کے
فرمایا اے دعبل مین چاہتا ہون کہ تو مرثیہ میرے جد مظلوم امام حسین کا پڑھے فان ھذہ الایام کانت
ایام حزن علینا اھل البیت اے دعبل یہ ایام عاشورا وہ ایام ہین کہ اہلبیت رسول و فرزندان
بتول ان دنون کمال مصیبت مین تھے وکانت ایام سرور علی اعدائنا خصوصا بنی امیۃ
اور اے دعبل یہ دن سرور وشادی کے ہین ہمارے دشمنون کے لئے خصوصا بنی امیہ کہ وہ نہایت شاد و
مسرور تھے ان دنون مین یا دعبل من بکی او ابکی علی مصابنا ولو واحدا کان اجرہ علی
اللہ اے دعبل جو شخص روئے یا رولاوے اگرچہ ایک شخص کو بھی رلاوے ہماری مصیبت بیان کر کر
اجر و ثواب اوسکا خدا پر ہے یا دعبل من ذرفت عیناہ علی مصابنا حشرہ اللہ معنا اے دعبل
جسکے آنسو ہماری مصیبت مین بہین خدا اوسے ہمارے ساتھہ محشور کریگا یا دعبل من بکا علی مصاب
جدی الحسین غفر اللہ ذنوبہ البتۃ اے دعبل جو روئے مصیبت پر میرے جد مظلوم امام حسین کی
تو البتہ خداوند عالم تمام گناہ اوسکے بخشے گا پھر حضرت اوٹھے اور ایک پردہ ڈالا اور پس پردہ حرم محترم کو
بٹھایا ثم التفت الیّ وقال لی ارث الحسین فانت ناصرنا ومادحنا فلا تقصر پھر
مجھسے مخاطب ہو کر فرمایا اے دعبل اب مرثیہ امام مظلوم حسین غریب کا پڑھ کہ تو ناصر و مداح ہمارا ہے
تا زندگی نصرت و مدح سے ہماری ہاتھہ نہ اوٹھانا قال دعبل فاستعبرت وسالت عبرتی
وانشدت دعبل کہتے ہین کہ حضرت کے کلام سے مین رونے لگا اور آنسو بہنے لگے اور مرثیہ پڑھنا مین نے
شروع کیا حضرات بغور سنیے اس مرثیہ کو کہ یہ وہ مرثیہ ہے کہ امام کی صحبت مین پڑھا گیا ہے اور جناب امام
رضا اسپر روئے ہین مرثیہ افاطم لو خلت الحسین مجدلا وقد مات عطشانا

بِشَطِّ فُرَاتٍ یعنی اے فاطمہؑ اگر تم زندہ ہوتیں اور دیکھتیں حال اپنے پارہ جگر حسینؑ کا جب صحرای کربلا
میں کنارہ فرات پر پیاسے ذبح کیے گئے اور نعش مجروح اونکی ریگ گرم پر پڑی تھی حضرات مقام
رونیکا ہے کہ جناب فاطمہؑ حسن حسینؑ کو ہوای گرم میں نہ نکلنے دیتی تھیں وہ حسینؑ برہنہ ٹکڑے ٹکڑے بیسر
اسکے گہر کی دہوپ میں پڑا تھا افسوس جسے فاطمہؑ نے سینے سے جدا نکیا اوسکا بچھونا خاک گرم
ہے منقول ہے کہ ایکبار جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ کہیں تشریف لیگئے تھے جناب امام حسینؑ
کسیطرف باہر چلے گئے تھے اور وقت نماز عصر گھر میں نہ آئے جناب سیدہ کا عجب حال ہوا تھا کہ روتی تھیں
اور کبھی روتی ہوئی گہر سے مسجد کو جاتی تھیں اور کبھی مسجد سے دولت سرا میں آتی تھیں تا آنکہ ستر بار
مسجد میں گئیں اور آئیں پس کیا حال ہوتا اوس وقت کہ نعش اوسی حسینؑ کی زمین گرم پر دیکھتیں
اور اوسپر ظالم گھوڑے دوڑایا چاہتے تھے شعر اِذًا لَطَمْتِ الْخَدَّ فَاطِمُ عِنْدَهٗ + وَاَجْرَيْتِ دَمْعَ
الْعَيْنِ فِي الْوَجَنَاتِ دعبل کہتے ہیں یقین ہے کہ یہ حال حسینؑ دیکھکر بیساختہ ای فاطمہؑ تم اپنے منہ پر
طمانچے مارتیں اور اشک خونین اپنی آنکھوں سے نعش مظلوم پر بہاتیں شعر اَفَاطِمُ قُوْمِيْ يَا ابْنَةَ الْخَيْرِ
وَانْدُبِيْ + نُجُوْمَ سَمٰوٰتٍ بِاَرْضِ فَلَاتٍ ای فاطمہؑ ای دختر خیر البشر قبر شریف سے اوٹھو اور نوحہ
وزاری کرو اپنی ذریت کے حال پر کہ نعش پارہ پارہ اونکی زمین گرم کربلا پر پڑی ہے شعر قُبُوْرٌ
بِبَطْنِ النَّهْرِ مِنْ جَنْبِ كَرْبَلَا + مُعَرَّسُهُمْ فِيْهَا بِشَطِّ فُرَاتٍ یعنی تمہاری اولاد کی قبر کنار نہر
علقمہ کے ہے زمین کربلا میں اور منزل واقامت اور مسکن اونکا کنار فرات ہوا اس سے مراد نعش عباسؑ
و قبر عباسؑ ہے کیا وفا کی جناب عباسؑ نے جناب امام حسینؑ سے کہ آخر اولاد جناب سیدہ میں شمار
کیے گئے حضرات ایسا ہی باوفا تھا وہ جناب چنانچہ جب وہ پیاسے نے گھوڑا نہر میں مشک بھرنیکو ڈالا
فَاغْتَرَفَ مِنَ الْمَاءِ غُرْفَةً وَاَرَادَ اَنْ يَّشْرَبَ از بسکہ تین دن سے اوس جناب نے بھی پانی نہ پیا تھا
چلو میں پانی اوٹھا کر چاہا کہ پئیں ناگاہ تشنگی حسینؑ اور فرزندان حسینؑ یاد آئی پھینک دیا پانی ہاتھ سے
اور فرمایا شعر هٰذَا حُسَيْنٌ ظَامِيًا فِي الْحَيْنِ + وَتَشْرَبِيْنَ بَارِدَ الْمَعِيْنِ افسوس ای نفس
عباسؑ یہ حسینؑ فرزند جناب فاطمہ زہرا صلوۃ اللہ علیہا تو پیاسا ہو اور تو پانی پئے یہ کام دینداری کا

نہین ہی کہ بی آقا کو پانی پلائے آپ پی لو تو تو فرزند حیدر کرار ہی یہ کہکی مشک اوٹہا کو نہر سی پیاسی نکلی اور بالب
تشنہ جان دی دریا پر شعر فیا عین ابکیہم وجودی بعبرۃ + فقد ان للسکاب والمہملات
پس ای چشم مصیبت پر اہلبیت کی رو اور اشک خونین برسا کہ وقت رونیکا اور آنسو بہانیکا یہی ہی وہ کیا
حال رونیکا ہی شعر دیار رسول اللہ اصبحن بلقعاً + وآل زیاد تسکن الحجرات کہ خانہ آباد
رسول خدا تو یون ویران و برباد ہو جاوی اور آل زیاد حجرہای نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین شعر بنات
زیاد فی القصور مصونۃ + وآل رسول اللہ منہتکات آہ آہ ای زمانہ غدار دختران ابن
زیاد تو عمارتہای بلند اور محلونمین پردہ نشین ہون اور بیٹیان رسول خدا کی کہ جسکے لیئے زمین و آسمان خلق
ہوئے یون بی مقنعہ و چادر ہون جسطرح کنیزون کو قید کرتے ہین شعر وآل زیاد فی حصون منیعۃ
وآل رسول اللہ فی الفلوات افسوس ایفلک سفلہ پرور اولاد ابن زیاد زناکار کو تو قلعہای بلند و
استوار رہنی کو ملین اور دختران رسول خدا کو تو یون شتران برہنہ پر سر برہنہ بیابانون مین پہراوی کہ منہ
اونکی حرارت خورشید سی جلتی تہی اور پوست اونکے چہرونکی اوتر گئی تہی شعر وآل رسول اللہ تسبی حریمہم وآل
زیاد امنوا السربات افسوس کہ ذریت رسول خدا اور عترت بتول عذرا تو زنجیر و طوق مین مسلسل ہون
اور اولاد ابن زیاد ملعون خاطر جمعی سی اپنے گہرونمین آرام کرین شعر وآل رسول اللہ تنحف جسومہم
وآل زیاد غلظ القصرات افسوس کہ فرزندان رسول خدا کی تو نعشین زمین کربلا پر پڑی رہین کہ
انکو دہوپ مین جلین اور رات کو اونپر شبنم پڑی اور اولاد زناکار شب و روز بعافیت اوقات اپنی
محلونمین بسر کرین شعر وآل رسول اللہ تدمی نحورہم + وآل زیاد ربۃ الحجلات ہزار حیف
کہ فرزندان رسول خدا کی حلقوم سی تو خون بہتا ہو اور رگہا سی گردن اونکی خشک کاٹی جائین اور آل
زیاد کی حلقوم آب سرد سی خنک و سیر ہون پس مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ سر امام حسین کی نیزہ پر
قطرات خون ٹپکتے ہون اور جسم اقدس ریگ گرم پر پڑا ہوا ور آل معاویہ اور آل زیاد گہرونمین شاد
و خورم ہون اور بستر نفیس پر سوتی ہون اور دختران مشکلکشا اور عترت شیر خدا یعنی وہ جناب زینب
و ام کلثوم کہ جنکی ماں کا جنازہ شب کو اوٹہا تہا شتران برہنہ پر سوار ہا تہہ اونکی رسیان ستم سی بندہی ہوئی

نیل طمانچون کی پڑہی دربار یزید مین آئین اور دختران یزید و معاویہ قصرہای بلند مین پردہ نشین ہوئین
قَالَ الرَّاوِی کُنْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فِی مَجْلِسِ یَزِیْدَ ابْنِ مُعَاوِیَۃَ اِذْ سَمِعْتُ صَیْحَاتٍ وَزَعْقَاتٍ کُتب
معتبرہ مین مذکور ہے کہ راوی نے کہا کہ مین ایکروز مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی صدا رونیکی میرے کانمین
آئی کہ دل میرا کڑہنی لگا اور آنسو میری آنکہون سے جاری ہوئے فَرَاَیْتُ عَشْرَ نِسْوَۃٍ کَسَبْیِ الرُّوْمِ
وَالتُّرْکِ قَدْ غَیَّرَتْ وُجُوْھُھُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مین نے کہ قریب بیس عورتونکو
باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے اوس مجلس مین آئین کہ منہ تو اونکی حرارت آفتاب سے متغیر
ہوگئی تہی وَخُدُوْدُھُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِیْلُ اور رخسار اونکی بسبب طمانچونکی مارنیکی نیلگون
ہوگئی تہی اور آنسو منہ پر بہتی تہی اسطرح زیر تخت اوس بدبخت کے اونہین کہڑا کیا اور وہ لعین پوچہتا تہا مَنْ ھٰذِہٖ
وَمَنْ تَکُوْنُ یہہ عورت کون ہے اور یہہ عورت کون ہے وہ لعین ایک ایک بی بی کی سمت اشارہ کرکے بتاتے تہے
ھٰذِہٖ زَیْنَبُ وَھٰذِہٖ اُمُّ کُلْثُوْمٍ بَنَاتُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَھٰذِہٖ سُکَیْنَۃُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ یہ
زینب و کلثوم بیٹیان علی ابن ابیطالب کی ہین اور یہ لڑکی سکینہ بیٹی حسین ابن علی کی ہے فَوَثَبَ رَجُلٌ
اَحْمَرُ وَقَالَ یَا اَمِیْرَ مَا اُرِیْدُ اَنْ تَھَبَ لِیْ مِنْ ھٰذِہِ الْغَنِیْمَۃِ کُلِّھَا مِنْ غَیْرِ ھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ
پس اس اثنا مین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام مین سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور یزید سے عرض کی کہ اے امیر المومنین
کچہہ نہین چاہتا کہ اس مال غنیمت مین سے مجہے دے مگر یہ لڑکی حسین کی کہ جس کا سکینہ نام ہے مجہے دیڈال
کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤن گا فَانْضَمَّتْ سُکَیْنَۃُ اِلٰی عَمَّتِھَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ یہ کلام اوس
شقی کا سنکر سکینہ مضطر ہوئین اور دوڑ کے اپنی پہوپہی ام کلثوم سے لپٹ گئین اور روکر بولین یَا عَمَّتَاہُ
اَوْلَادُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَکُوْنُوْنَ عَبِیْدًا اے پہوپہی اولاد رسول خدا کی لونڈیان بنائی جائین گی پس
جناب ام کلثوم نے اوس شقی سے فرمایا اُسْکُتْ یَا لُکَعَ رِجَالٍ خاموش اے فاسق و فاجر خدا تیرے ہاتہہ
اور پاؤن اور زبانکو کاٹ اور بدن کو خشک کرے اور آنکہونکو اندہا کرے تیری اور فرزندونکو تیرے یتیم کرے
اور جہنم کو تیری جگہہ کرے اِنَّ بَنَاتِ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَکُنَّ خَدَمًا لِاَدْعِیَاءِ اے بیحیا دختران
انبیا نہونگی کنیز حرام زادونکی پس ابہی کلام اوس شاہزادی کا تمام نہوا تہا کہ وہ لعین اونہین بلاؤن مین

مبتلا ہوا یہ حال بہی دیکہا مگر یزید ملعون نے او نہین رہا نہ کیا بلکہ حکم کیا کہ انہین ایسی قید خانہ مین قید کرو جہان انکو دہوپ مین جلین اور رات کو اوس مین بہیگین مگر خدا نے کیا صبر دیا تہا اون صاحبون نے اونکو کہ اونہون نے یہ ظلم سہے مگر دعائے بد اون لعینون کے لیے نہ کی ورنہ سب وہ لعین غارت ہو جاتے روایت

شصت و پنجم فضائل اور معجزات جناب امام زین العابدین اور احوال شام جانیکا اور خاتمہ طلب کرنا زہیر کا کنیزی مین جناب ام کلثوم صلوٰۃ اللہ علیہا

عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهٗ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جسکے سامنے ذکر مصائب ہمارا ہوا اور انکہون سے اوسکی آنسو نکلے اگرچہ برابر پر مگس کے ہو غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوس کے بخشتا ہے اگرچہ گناہ اوسکے برابر کف دریا کے ہون وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ بَكٰى عَلٰى مُصَابِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرَ اَوْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَهْلَ الْعَزَاءِ كَاَنَّهٗ زَارَنِيْ عَلَى الْعَرْشِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص کہ گریہ و زاری کرے مصیبت پر میرے فرزند حسین کی یا ذکر کرے مصائب اوسکے یا بیٹہے مجلس ماتم مین اوسکی یا خدمت کرے اہل مجلس کی گویا اوسنے زیارت کی میری عرش خدا پر ساتہہ علی ابن ابیطالب کے چالیس مرتبہ رُوِيَ اَنَّ مُؤْمِنًا مِنْ اَكَابِرِ الْبَلْخِ يَاْتِيْ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَيَزُوْرُ قَبْرَ النَّبِيِّ فِيْ سَائِرِ الْاَعْوَامِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک مرد مومن دیندار بلخی ہمیشہ حج خانہ کعبہ اور زیارت رسول خدا کو آتا تہا بعد اوسکے خدمت مولائے کونین جناب علی ابن الحسین مین حاضر ہوتا تہا اور کچہہ تحفہ جات اپنے شہر کے نذر دیتا تہا اور مسائل دین کے پوچہہ کر پہر جاتا تہا فَقَالَتْ لَهٗ زَوْجَتُهٗ اَرَاكَ تُهْدِيْ تُحَفًا كَثِيْرَةً وَلَا اَرَاهُ يُجَازِيْكَ عَنْهَا بِشَيْءٍ ایکبار اوسکی زوجہ نے کہا اے شخص مین ہمیشہ دیکہتی ہون تجہے کہ تو تحفہ اور سوغات کسیکے لیے لیجاتا ہے اور یہ نہین دیکہتی ہون کہ وہ شخص تجہے عوض مین اوسکے کچہہ دیوے وہ بولا اے عورت ناقص العقل جسکو تو تہدید کرتی ہے وہ بادشاہ دنیا و آخرت ہے اور جو کچہہ کہ خلق خدا مین ہے سب اوسکی ملک مین ہے اور وہ خلیفہ خدا اور حجت خدا ہے

بندگان خدا پر اور وہ امام اور فرزند امام اور مقتدا ہمارا ہی اور فرزند رسول خدا کا ہی فَلَمَّا سَمِعَتْ
ذٰلِكَ مِنْهُ اَمْسَكَتْ عَنْ مَلَامَتِهٖ جب اوسنی اپنی شوہر سی یہ سنا تو وہ چپ ہو گئی غرض دوسرے
سال بعد ادای حج آیا خدمت امام علیہ السلام مین اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت مین داخل ہوا
اور سلام کر کر دست و پا چومی اور اوسوقت وہ حضرت طعام نوش فرماتی تھی ارشاد کیا تو بھی کھا حسب الحکم
بقدر خواہش اسنی بھی کھانا کھایا ثُمَّ اُتِيَ بِطَسْتٍ وَاِبْرِيْقٍ فَقَامَ الرَّجُلُ وَاَخَذَ الْاِبْرِيْقَ
لِيَصُبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَدِي الْاِمَامِ بعد ازان خادم طشت و آفتابہ لایا یہ شخص اوٹھا اور آفتابہ لیکر
دست مبارک دہلانی پر مستعد ہوا حضرت نی ارشاد کیا يَا شَيْخُ اَنْتَ ضَيْفُنَا فَكَيْفَ تَصُبُّ الْمَاءَ
عَلٰى يَدِي ای شیخ تو ہمارا مہمان ہی چاہیی ہم حق مہمانداری بجالاوین نہ کہ تو ہمارے ہاتھہ دہلاوی
فَقَالَ الرَّجُلُ اُحِبُّ ذٰلِكَ اوسنی عرض کی میرا ہی جی چاہتا ہی کہ حضرت کی ہاتھہ دہلاؤن فَقَالَ
الْاِمَامُ اِنْ اَحْبَبْتَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ لَاُرِيَكَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَتَقَرُّ بِهٖ عَيْنَاكَ یہ سنکر امام
عالیمقام نی فرمایا اگر تو اس محبت سی ہاتھہ ہمارے دہلاتا ہی تو قسم ہی خدا کی مین بھی وہ چیز تجھہ دکھاتا ہون
کہ جسی دیکھکی تو راضی ہو اور آنکھین تیری خنک اور روشن ہون یہ فرماکی ہاتھہ دہونی لگی تا آنکہ ثلث طشت
پانی سی بہرا تو حضرت نی اوسسی فرمایا مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ ای شیخ طشت مین کیا ہی اوسنی عرض کی پانی ہے
فَقَالَ بَلْ هُوَ يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ حضرت نی فرمایا پانی نہین ہی بلکہ یاقوت سرخ ہین بمجرد فرمانیکی جو دیکھا
اوس نی تو ثلث طشت مین یاقوت سرخ بھری ہین پہر فرمایا پانی ڈال تا آنکہ دو ثلث طشت پانی سی بہرا
فَقَالَ الْاِمَامُ مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ فَقَالَ بَلْ هُوَ زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ حضرت نی فرمایا اب کیا ہے
عرض کی اوسنی پانی ہی حضرت نی فرمایا پانی نہین بلکہ زمرد سبز ہین بمجرد ارشاد کی دیکھا اوس نی تو قدرت
خدا سی وہ پانی زمرد سبز تھا پہر ارشاد ہوا پانی ڈال جب تمام طشت پانی سی بہر گیا تو فرمایا اب کیا ہی
عرض کی اوسنی پانی ہی فَقَالَ هُوَ دُرٌّ اَبْيَضُ حضرت نی فرمایا پانی نہین ہی دیکھہ یہ موتی سفید ہین پس
جب دیکھا اوسنی تو وہ پانی گوہر سفید تھی پس وہ متعجب ہو کی پاؤن پر گر کر پاہای مبارک چومنی لگا حضرت
نی فرمایا يَا شَيْخُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نُكَافِيْكَ بِهٖ ای شیخ ہمارے پاس کچھہ مال دنیا سی نہ تھا کہ ہم

تجھے دیتی فخذ هذہ الجواهر فانها عوض هدایاک پس لی یہہ جواہرات کہ یہ عوض ہے تیری اون ہدیونکا جو تو ہمارے لیے لایا کرتا تھا واعتذر سنا عند زوجتك لانها عتبت علینا اور الشیخ عذر کرنا ہماری طرف سے اپنی زوجہ سے کہ اوس نے ہمپر ایکبار عتاب کیا تھا پس اوس مرد مومن نے سر خجالت سے جھکا لیا اور عرض کی کسنے میری زوجہ کے کلام سے آپکو آگاہ کیا فلا شك انك من اهل بیت النبوة پس بیشک آپ اہلبیت نبوۃ ہین غرض پھر وہ جواہرات لیکے حضرت سے رخصت ہوا اور زوجہ سے اپنی جا کے تمام قصہ بیان کیا وہ بولی کسنے اونہین میری کلام سے آگاہ کیا وہ شخص بولا مین نے کہا تھا کہ وہ جناب اہل بیت نبوۃ اور صاحب علم و معجزات ہین فسجدت لله شاکرۃ واقسمت علی بعلها ان یحملها الی زیارتہ یہ سنکے سجدہ شکر کیا اوس عورت نے اور قسم دی اپنے شوہر کو کہ ایکی مرتبہ اونکی زیارتکو مجھے بھی لیچلنا پس جب دوسرے سال ارادہ حج کا کیا اوسنے تو زوجہ کو اپنے ساتھہ لیا قضارا کار راہ مین وہ عورت بیمار ہوئی اور جب قریب مدینہ منورہ کے پہونچی تو مرگئی فجاء الرجل الی الامام باکیا حزینا واخبرہ بموت زوجتہ پس وہ شخص گریان و نالان خدمت امامؑ مین آیا اور عرض کی کہ یا حضرت زوجہ میری مشتاق زیارت حضرتؑ کی آئی تھی مگر راہ مین بیمار ہوئی اور قریب مدینے کے پہونچکر اوسنے انتقال کیا فقام علیہ السلام وصلی رکعتین و دعا الله یدعوۃ یہ سنکے حضرت اوٹھے اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی اور بعد فراغ دعا کے اوس مومن سے مخاطب ہوکے فرمایا قم وارجع الی زوجتك فان الله قد احیاها بقدرتہ اے شخص اوٹھہ اور جا کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے تیری زوجہ کو زندہ کیا ہے یہ سنکے اوٹھا وہ شخص اور جلد چلا تا آنکہ داخل خیمہ ہوا فراها جالسة فی حالة الصحة پس دیکھا اوسنے کہ وہ صحیح و سالم بیٹھی ہوئی ہے یہ نہایت شاد ہوا فقال لها کیف احیاك الله اور پوچھا اوس سے کہ بیان کر مجھسے کہ خدا نے تجھے کیونکر زندہ کیا فقالت جاءنی ملك الموت وقبض روحی وهم ان یصعد بها بیان کیا اوس عورت نے کہ آیا ملک الموت اور قبض روح کی میری اور چاہا کہ پرواز کرے واذا برجل صفتہ کذا وکذا وجعلت تعدد اوصافہ الشریفة کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسی شکل و شمائل کے تشریف لائے اور اوصاف حضرتکے بیان کرتی تھی اور شوہر اوسکا کہتا تھا سچ کہتی ہے واللہ یہی شکل و شمائل میرے مولا علی ابن الحسینؑ کی ہے قالت فلما راہ ملك الموت

متبلاً اِنکب علیٰ قدمیہ یقبلھما ویقول پھر اوس عورت نے کہا کہ جب ملک الموت نے اون حضرتکو تشریف لاتے دیکھا تو اونکے پاؤنپر گرکے پاؤنکی بوسے لینے لگا اور یون عرض کی اَلسّلامُ علیکَ یا حجۃَ اللہِ فی اَرضِہ اَلسّلامُ علیکَ یا زینَ العابدینَ یعنی سلام ہو تمپر اے حجت خدا زمین پر سلام ہو تمپر اے زین العابدین پس حضرت نے بہی جواب سلام دیا اور فرمایا کہ اے ملک الموت ہماری خاطر سے روح اس مومنہ کی پہیر دے اسکی بدن کیطرف فَاِنّھا قاصدۃٌ لِزیارتنا وَللزّائرِ علینا حقٌّ واجبٌ اسواسطے اے ملک الموت کہ اسنے قصد زیارت میرا کیا تہا اور زائر کا حق ہمپر واجب ہے وَاِنّی قد سَألتُ ربّی اَن یُبقیھا ثلٰثین سنۃً لِقدومِھا اِلینا اور مین نے خدا سے سوال کیا ہے کہ اسے زندہ رکہے تیس برس تاوہ جانے کہ جسکی زیارت کو گئی تہی اوس کا یہ رتبہ ہے پیش خدا ملک الموت نے عرض کی کہ بسر و چشم مین حکم آپکا بجالاؤن گا پہر روح میری جسم مین داخل کی اور دیکہا مین نے کہ اونہین بزرگ کے دست مبارک چومے اور روانہ ہوا یہ احوال سنکے وہ مومن ہاتہ اوس کا پکڑکے مجلس امام مین لایا فانکبت علیٰ قدمیہ تقبلھما جونہین اوس عورت نے حضرت کو دیکہا دوڑکے حضرتکے قدم اقدس پہ گرکے چومنے لگی اور کہنے لگی ھٰذا واللہِ سیّدی ومولای ھٰذا الّذی اَحیانی اللہُ بِبَرکۃِ دعائِہ یہی میرے سید اور مولا ہین قسم خدا کی انہین کی دعا کی برکت سے خدا نے مجہے زندہ کیا بعد اوسکے وہ دونون تا زیست خدمت سے حضرتکی جدا نہوے حضرات یہ مقام تامل ہے اور جگہہ خاک اوڑانے کی ہے کہ جسکے دست اقدس کا پانی جو اہر ہوگیا افسوس اوسکو بیمارمین ظالمون نے پانی سے ترسایا جگہہ سرپیٹنے کی ہے کہ جسکے ہاتہ اور پاؤن ملک الموت چومے ہزار حیف اون ہاتہون مین ہتکڑیان اور اون سوجے ہوے پاؤنمین بیڑیان پہنائی جائین اور وہ علیؑ ابن الحسینؑ کہ جنکی ملک الموت اطاعت کرے اوسے ظالم غلامونکی طرح قید کرکے لیجائین اور غلامون کی طرح مارین نُقِلَ عنِ الباقرِ علیہِ السّلامُ قالَ سألتُ اَبی عن حَملِ یزیدَ لہُ قالَ یا بُنیَّ حَمَلَنی علیٰ بعیرٍ بغیرِ وِطاءٍ ورأسُ الحسینِ علیٰ عَلَمٍ ونِسوتُنا خَلفی وحَولَنا الرّماحُ چنانچہ منقول ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ پوچہا مین نے اپنے پدر بزرگوار سے احوال راہ شام کا حضرت نے ارشاد کیا اے فرزند کیا بیان کرون احوال اوسکا ایفرزند مجہے

تو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور سر اقدس میرے پدر بزرگوار کا ایک نیزے پر تھا اور میری پھوپھیاں اور بہنیں سب شتران برہنہ پر سوار پیچھے میرے تھیں اور گرد ہمارے نیزہ دار تھے وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَیْنٌ قُرِعَ رَاْسُہٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی دَخَلْنَا فِیْ دِمَشْقَ اور اگر کسی کا آنسو آنکھ سے اس مصیبت کو دیکھکر نکلتا تھا تو اوسکے سر پر نیزے مارتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے اور روایات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ جناب داخل دمشق ہوئے تو ایک شتر برہنہ پر تھے گلوے مبارک میں طوق آہنی تھا کہ اوسکی صدمے سے رگہاے گردن سے خون جاری تھا اور سوجے ہوے پاؤں میں زنجیریں اور وہ دست حق پرست کہ جسکے فرشتے بوسے لیتے تھے بعجز وہ رسی کلیمیں بندھے ہوئے تھے اور رورو کر وہ جناب اپنی مصیبت میں یہ شعر پڑھتے تھے شعر اُقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ ٭ مِنَ الزِّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرُہٗ آہ مجھے اس ذلت سے شہر دمشق میں لائے ہیں جیسے غلام حبش اور زنگبار کو لاتے ہیں اور غلام بھی وہ غلام کہ جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اوسکا مددگار نہو جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ ٭ وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرُہٗ حال آنکہ یہ بھی جانتے ہیں یہ لوگ کہ جد بزرگوار میرے تو رسول خدا ہیں اور دادا میرے امیر المومنین علی مرتضیٰ ہیں فَیَالَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقًا وَلَمْ اَکُنْ ٭ یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِیْ یَدَیْہِ اَسِیْرُہٗ اے کاش کہ مجھے موت آتی اور میں اس شکل سے داخل دمشق نہوتا کہ یزید مجھے اس صورت سے قید سامنے اپنے دیکھتا پس اس شکل سے اون جنابکو لیے جاتے تھے تا داخل شہر ہوئے تو مارے خوشی کے نشان کھولے ہوئے تھے اور تکبیریں کہتے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک ہاتف کی آواز آئی کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا شعر جَاؤُا بِرَاْسِکَ یَا ابْنَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ٭ مُتَرَمِّلًا بِدِمَائِہٖ تَرْمِیْلًا افسوس اے فرزند دختر رسول خدا کہ تیرے سر کو یہ ظالم اس ذلت سے لائے ہیں کہ خاک و خون میں بھرا ہوا ہے وَیُکَبِّرُوْنَ اِذَا قُتِلْتَ وَاِنَّمَا ٭ قَتَلُوْا بِکَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّہْلِیْلَا اور اوسپر یہ بیدین قتل کر کے تکبیریں کہتے ہیں انہوں نے نہیں قتل کیا مگر تکبیر اور تہلیل کو فَلَمَّا وَصَلُوْا اِلٰی قَصْرٍ فِیْہِ عَجُوْزَۃٌ مَلْعُوْنَۃٌ یُقَالُ لَھَا اُمُّ ھَجَّامٍ وَمَعَھَا جَوَارِیْھَا پس جب پہونچے وہ لعین سر اقدس لیے ہوئے قریب ایک قصر کے کہ اوسمیں ایک بڑھیا تھی نام اوس لعینہ کا ام ہجام تھا اور ساتھ اوسکے کنیزیں اوسکی تھیں فَلَمَّا رَاَتْ رَاْسَ الْحُسَیْنِ عَلٰی قَنَاتٍ طَوِیْلٍ وَشَیْبَتُہٗ الْمَخْضُوْبَۃُ بِالدَّمِ جب اوس بےحیا نے سر اقدس کو دیکھا کہ نیزے پر ہے

اور ریش اقدس خون سے خضاب کی ہے بولی یہ سر کس کا ہے جو آگے ہے اور یہہ پیچھے سر کسکے ہین فقالوا
لھا ھذا راس الحسین وھذہ الرؤس رؤس اصحابہ ففرحت فرحاً عظیماً لوگون نے
کہا یہ سر حسین کا ہے اور باقی سر اونکے اصحابکے ہین یہ سنکر وہ بیبیا نہایت خوش ہوئی وقالت بجوارھا
ناولننی حجراً لاضرب بہ وجہ الحسین لان اباہ قتل ابی وبعلی خوش ہوکے کنیزون سے
کہنے لگی کہ مجھے ایک پتھر اوٹھا دو کہ وہ بیبیا حسین کے منہ پر مارے اور اپنے جیکو شاد کرے کہ اسکے باپ نے
اوس لعینہ کے باپکو اور شوہر کو قتل کیا ہے فناولتہا بعض الجواری حجراً فضربت بہ وجہ الحسین
فعاد دمہ وسال علی شیبتہ پس ایک کنیز نے پتھر اوٹھا دیا آہ اوس بیبیا نے مارے عداوت کے
رخ انور پر حضرت کے اس زور سے پتھر مارا کہ روے مبارک کے زخمون سے پھر خون جاری ہوا اور خون نکل کے
ریش مقدس پر بہنے لگا فلما نظرت الیہ ام کلثوم وباقی النساء والاطفال والدم یسیل
بہ یہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب اہل حرم نے اور لڑکون نے دیکھا کہ حضرت کے منہ پر خون بہتا ہے
لطموا وجوھھم وشققوا جیوبھن سب منہ پر طمانچے مارنے لگے اور گریبان سب عورتون نے پارہ پارہ
کر ڈالے قالت زینب من فعل ھذا بوجہ اخی ونور عینی جناب زینب رو کے بولین اے لوگو
یہ ظلم میرے بھائی میرے روشنی چشم کے منہ پر کسنے کیا پس کسینے کہا کہ اے دختر فاطمہ زہرا تمہارے بھائیکے
منہ پر ایک بڑھیا نے پتھر مارا حضرت نے پوچھا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہے کہا لوگون نے کہ ام ہجام اوسے
کہتے ہین پس اوسوقت دختر علی ابن ابیطالب نے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اللھم اھجم
علیھا قصرھا واحرقھا بنار الدنیا قبل نار الاخرۃ خداوندا تیرے حسین پر اوس بیبیا نے یہ
ستم کیا ہے خداوندا گرادے اوسپر اسکے مکانکو اور جلا اس ملعونہ کو آتش دنیا مین قبل آتش جہنم کے
فما استتم کلامھا الا وقد ھجم علیھا قصرھا واضرمت فیہ النار فماتوا واحرقوا
فی ساعتہم ابھی کلام جناب زینب تمام نہوا تھا کہ وہ مکان اوسپر گرا اور قدرت خدا سے اوسمین
آگ لگ اوٹھی وہ اور جو اوس کے گرد و پیش تھے سب مرگئے اور جل گئے اور داخل جہنم ہوئے پس جناب زینب
شکر خدا بجا لائین اور پھر اپنے بھائیکے چہرہ مبارک پر خیال کیا اور اونکی مصیبتون کو یاد کیا بہت شدت سے

روئین ناگاہ وہ قافلہ دروازہ یزید تک پہونچا قَالَ الرَّاوِی کُنْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فِی مَجْلِسِ یَزِیْدَ ابْنِ
مُعَاوِیَۃَ اِذْ سَمِعْتُ صَیْحَاتٍ وَزَعْقَاتٍ راوی کہتا ہی کہ مجلس مین مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ آواز شیون
ونوحہ کی میری کانین آئی کہ دل میرا بہر آیا اور آنسو میری جاری ہوی فَرَاَیْتُ عِشْرِیْنَ نِسْوَۃً کَسَبْیِ الرُّوْمِ
وَالتُّرْکِ قَدْ غَیَّرَتْ وُجُوْھُھُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَخُدُوْدُھُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ
تَسِیْلُ پس دیکہا مین نی کہ بیس عورتونکو مثل بندیان ترک وروم کی اوسکی مجلس نحس مین لائی کہ منہ اونکی
حرارت آفتاب سی متغیر ہوگئی تہی اور رخسار اون کی طمانچون سی نیلی تہی اور آنسو منہ پر جاری تہی اس طور سی
زیر تخت یزید او نہین کہڑا کیا پس ایک ایک کا وہ شقی نام بتاتی تہی کہ ناگاہ نظر یزید کی سکینہ پر پڑی تو پوچہنے لگا
یہ لڑکی کون ہی فَقَالَتْ لَہٗ وَیْلَکَ یَا یَزِیْدُ اَنَا مَنْ لَا یَخْفٰی حَسَبُہٗ وَلَا یُجْہَلُ نَسَبُہٗ جناب سکینہ نی
کہا وای ہو تجہپر ای یزید میرا حسب ونسب کسی پر چہپا ہی مین ہون بیٹی اوس حسینؑ کی جسی تیری فوج نی
تین دنکا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کیا یزید نی کہا ای سکینہ باپ نی تیری حق کو بہلا دیا اور نزاع کی
میری سلطنت مین فَقَالَتْ لَہٗ وَیْحَکَ یَا یَزِیْدُ اَتَفْرَحُ بِقَتْلِ اَبِیْ سکینہ روکی بولین وای ہو تجہپر ای
یزید میری باپ کی قتل سی تو خوش ہوتا ہی قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ زُھَیْرٌ فَقَالَ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ ھَبْ لِیْ
ھٰذِہِ الْمَرْءَۃَ وَاَشَارَ اِلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ اُخْتِ الْحُسَیْنِ راوی کہتا ہی کہ آیا ایک شخص مجلس یزید مین زہیر نام
اور یزید سی دست بستہ ہو کی بولا ای امیر ان قیدیون مین سی ایک لونڈی میری خدمت کی لیئی دی اور
اشارہ کیا جناب ام کلثومؑ کیطرف کہ اسی میری کنیزی کی لیی دی اور ہاتہہ بڑہایا خواہر امام کیطرف اور چاہا
کہ چادر سر سی لی پس جناب ام کلثومؑ اوسکی یہہ بی ادبی دیکہہ کی بولین قَطَعَ اللّٰہُ یَدَکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ
خدا تیری ہاتہہ کو کاٹی ای دشمن خدا کہ تو مجہی کنیز بنائیگا زہیر کو گمان تہا کہ یہ عورتین ترک وروم سی قید ہوکی
آئین ہین پس جناب امام زین العابدین کو تاب نرہی اور روکی بولی یا زُھَیْرُ ھٰذِہٖ بِنْتُ بِنْتِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ ای زہیر جسی تو لونڈی بنانیکو مانگتا ہی یہہ بیٹی فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی ہی اور یہ سب عورتین
جو اس حال سی کہڑی ہین یہہ سب بیٹیان رسول خدا کی ہین اور مین بیٹا ہون فرزند دختر رسول خدا کا
زہیر یہہ سنکی روتا ہوا باہر گیا اور دہنا ہاتہہ کاٹ کی بائین ہاتہہ مین لیکی پیش جناب ام کلثومؑ آیا

اور رو رو کی عرض کرنی لگا کہ ای خدا ای دختر رسول خدا مجھے بخشو کہ مینی تمھین نہ پہچانا تھا یہ عرض کر کی
باہر نکل گیا پہر اوسی کسینے نہ دیکھا روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ تولد جناب امام حسین سے
اور پہونچنا اہل حرم کا پہاڑ پر اور احوال سر اقدس کی جانور کی گلاب چہڑکنی کا اور اختلاف سر کی
دفن ہونیکا خاتمہ سر کی بہشت مین جانی پر روی ابن بابویہ عن الصادق انہ قال روایت کی
ابن بابویہ نی جناب صادق سی کہ اونحضرت نی فرمایا ان جبرئیل نزل الی النبی فقال یا محمد ان اللہ یقرئک
السلام و یبشرک بمولود یولد من ابنتک فاطمۃ کہ ایکدن جبرئیل جانب رب جلیل سی جناب رسالتماب کی خدمت مین
حاضر ہوی اور عرض کی یا رسول اللہ خداوند عالم نی تحفہ درود کی بعد بشارت دی ہی تمہین ایک فرزند کی کہ تمہاری دختر نیک اختر فاطمہ کی
یہان پیدا ہوگا و تقتلہ امتک من بعدک اور بعد بشارت کی یہ بہی فرمایا ہی کہ اوس فرزند کو بعد تمہاری تمہاری امت قتل کریگی فقال یا
جبرئیل قل لربی لا حاجۃ لی فی مولود یولد من فاطمۃ و تقتلہ امتی من بعدی حضرت نی فرمایا عرض کرو جبرئیل
خداوند عالم سی مجھی حاجت نہین ایسی فرزند کی کہ فاطمہ کی یہان پیدا ہو اور اوسی میری امت قتل
کری بعد میری پس گئی جبرئیل اور ایک آن مین پہر آئی فقال یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ان
ربک یقرئک السلام و یبشرک انہ جاعل فی ذریتہ الامامۃ و الوصایۃ اور عرض کی
جبرئیل نی کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد سلام کی یہ بشارت دیتا ہی کہ گردانیگا ذریت حسین مین
امامت اور وصیت کو فقال النبی رضیت بذلک حضرت نی فرمایا مین راضی ہون مرضی خدا پر
پہر کہلا بہیجا جناب سیدہ سی کہ ای فاطمہ تمہاری یہان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اوسی میری امت
قتل کریگی بعد میری فجزعت فاطمۃ و ارسلت الیہ تقول لا حاجۃ لی فی مولود یولد
منی و تقتلہ امتک من بعدنا جناب سیدہ یہ سنکی بہت روئین اور کہلا بہیجا کہ ای پدر بزرگوار
مجھے حاجت ایسی فرزند کی نہین ہی کہ میری یہان پیدا ہو اور تمہاری امت اوسی قتل کری پس رسولخدا نی
کہلا بہیجا ان اللہ جاعل فی ذریتہ الامامۃ ای فاطمہ خدا تیری فرزند کی اولاد مین امامت قرار دیگا
جب یہ سنا جناب فاطمہ نی تو عرض کر بہیجا کہ اگر میری فرزند کا یہ رتبہ ہوگا تو مین بہی راضی ہون پس
یہی مراد ہی حملتہ امہ کرہا و وضعتہ کرہا سی یعنی حاملہ ہوئین جناب فاطمہ ساتھ کراہت کی

اور پیدا ہوی جناب امام حسین ساتھہ کراہت کی مگر جناب فاطمہ کہ وہ جانتی نہین کہ فرزند میرا شہید
کیا جائیگا اس سی جناب سیدہ کو ولادت جناب امام حسین کا سرور نہوا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ
شَهْرًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً اور مدت حمل اور دودہ چھڑانیکی امام حسین کے
تیس مہینی تہی اور جب حد بلوغ کو پہونچی اور سن شریف چالیس برس کا ہوا قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي بَعْضَ ذُرِّيَّتِي
اوسوقت جناب امام حسین نے دعا کی کہ بارخدایا توفیق دی مجھکو کہ شکر کرون تیری نعمتون کا کہ تونے مجھے
عطا کی ہین اور میری والدین کو عنایت کی ہین اور توفیق دی مجھی عمل صالح کی کہ تو راضی ہوا اور اصلاح
حال کر میری بعض ذریت کا فلولا أنه قال أصلح لي في بعض ذريتي لكانت ذريته كلهم
أئمة بعد ازان جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین اگر بعض ذریات کا نام نہ لیتی تو تمام
اولاد اوس جناب کی امام ہوتی پس یہ آیت نازل ہوئی شان امام حسین مین وفي الأمالي عن أبي
حمزة الثمالي عن زيد بن علي عن أبيه علي ابن الحسين کتاب امالی مین ابی حمزہ ثمالی سے اونے
زید بن علی سے اور اونہون نے اپنے پدر بزرگوار علی ابن الحسین سے روایت کی ہے قال لما ولدت فاطمة
الحسن قالت لعلي سمه فقال ما كنت أسبق بتسميته رسول الله فرمایا جناب امام زین العابدین نے
کہ جب جناب امام حسن پیدا ہوی جناب فاطمہ نے جناب امیر سے کہا کہ اس فرزند کا کچھ نام رکھو حضرت نے
فرمایا کہ نہ سبقت کرونگا مین اسکے نام رکھنے مین رسول خدا پر فجاء رسول الله فأخرج إليه في خرقة
صفراء پس تشریف لائے رسول خدا تو جناب امام حسن کو زرد کپڑے مین لپیٹ کر لائے رسول خدا کی پاس
حضرت نے فرمایا کیا مین نے منع نہین کیا تمہین کہ زرد کپڑے مین نہ لپیٹنا میری فرزند کو یہ فرما کی اوس کپڑے کو
دور کیا اور سفید کپڑے مین لپیٹ لیا پھر جناب امیر سے پوچھا ای علی کچھ نام رکھا اس کا جناب امیر نے عرض کی
کہ مین سبقت نکر سکا آپ پر اسکے نام رکھنے مین جناب رسول خدا نے بھی ارشاد کیا کہ مین بھی سبقت نہین کرنیکا
اسکے نام رکھنے مین خداوند عالم پر فأوحى الله إلى جبرئيل أنه قد ولد لمحمد ابن فاهبط فاقرأه
السلام وهنئه اوسوقت وحی کی خداوند عالم نے جبرئیل کی طرف کہ ای جبرئیل پیدا ہوا ہی محمد مصطفی

صلے اللہ علیہ وآلہ کیہان فرزند جلد نازل ہوا اور ہمارے طرف سے بعد سلام مبارکباد دو اور کہو ہی اِنَّ عَلِیًّا مِنکَ بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُوسیٰ فَسَمِّہٖ بِاسمِ ابنِ ھَارُونَ اے رسول خدا علیؑ تمسے قرابت وخویشی مین بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے پس نام اسکا پسر بزرگ ہارون کا رکھو پس جبرئیل آئے اور حکم پہونچایا پوچھا حضرت نے کہ نام پسر ہارون کا کیا تھا کہا جبرئیل نے شبّر قَالَ لِسَانِی عَرَبِیٌّ قَالَ سَمِّہٖ الحَسَنَ فَسَمَّاہُ الحَسَنَ فرمایا رسول خدا نے اے اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل نے کہا نام رکھو انکا حسن پس نام رکھا حسن فَلَمَّا وُلِدَ الحُسَینُ اَوحَی اللہُ اِلیٰ جَبرَئِیلَ اِنَّہٗ قَد وُلِدَ لِمُحَمَّدٍ اِبنٌ فَاھبِط اِلَیہِ فَھَنِّئہُ پس جب جناب امام حسینؑ پیدا ہوے حکم ہوا جبرئیل کو کہ ہمارے رسول کیہان دوسرا فرزند پیدا ہوا ہے جا اور بعد سلام کے ہمارے طرف سے مبارکباد دینا اور کہنا علیؑ تمسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے نام اوس فرزند کا پسر کوچک ہارون کا رکھو پس نازل ہوے جبرئیل اور تبلیغ رسالت کی قَالَ وَمَا اسمُہٗ قَالَ شُبَیرٌ حضرت نے پوچھا کیا نام تھا پسر کوچک ہارون کا کہا جبرئیل نے شبیر قَالَ لِسَانِی عَرَبِیٌّ قَالَ سَمِّہٖ الحُسَینَ فَسَمَّاہُ الحُسَینَ فرمایا حضرت نے اے اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل بولے نام رکھو اس فرزند کا حسین پس نام رکھا حسین پھر تو گروہ گروہ ملایک واسطے مبارکباد کے آتے تھے اور حکم ہوا تھا رضوان کو کہ بہشت کو آراستہ کرے اور فرشتے صفین باندھ کے تسبیح وتقدیس کرین اور حورین آپ کو آراستہ کرین اور آپس مین معانقہ کرین کہ آج بڑا روز بزرگ ہے کہ آج حسین فرزند رسول الثقلین فاطمہ کیہان پیدا ہوا ہے مقام غور ہے اور جگہہ خاک اوڑانے کی ہے کہ ایک روز حسین کے پیدا ہونے کی یہ خوشی تھی ایکدن وہی حسین خاک گرم کربلا پر پڑا تھا مَجزُوزَ الرَّاسِ عَنِ القَفَا مَخلُولَ العِمَامَۃِ وَالرِّدَا اس شکل سے کہ سر اقدس تو پس گردن سے کاٹا گیا تھا اور عمامہ وچادر تک ظالم لوٹ لگئے تھے اَلغُسلُ مِن دَمِہٖ وَالکَفَنُ الرَّملُ السَّافِی اِلَیہِ غسل کے عوض مین تو خون مین نہائے تھے اور کفن کے عوض مین خاک صحرا کی پڑی تھی وَحَولَہٗ اَصحَابُہٗ وَاَقرِبَاءُہٗ مَجزُوزُونَ کَالاَضَاحِی عَلَی الرِّمَالِ اور گرد اوس جناب کے اصحاب اور عزیز اوس جناب کے مثل گوسفندان قربانی کے پڑے تھے وَرَاسُہٗ مَرفُوعٌ عَلیٰ قَنَاۃٍ فِی شَیبَتِہٖ

مُخَضَّبَۃً بِالدَّمِ سراقدس تو چڑھایا گیا نیزے پر اور ریش مبارک خون سے خضاب تھی اور ایک ظلم
اون لعینونکا یہ تھا کہ جو راہ مین پوچھتا تھا لِمَنْ هٰذَا الرَّاْسُ یعنے یہ سر کس کا ہے کہ جسسے تم اس طرح
سے خوشی خوشی لیے جاتے ہو تو مارے عداوت کے حسینؑ نہ کہتے تھے بَلْ قَالُوْا خَرَجَ عَلَی الْاَمِیْرِ خَارِجِیٌّ
فَحَارَبْنَاهُ وَهٰذَا رَاْسُهٗ بلکہ وہ لعین اوس شخص کو کہ جس کا نام خدا نے حسینؑ رکھا تھا خارجی
بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ خروج کیا تھا ہمارے امیر پر ایک خارجی نے ہم اوس سے لڑکے یہ سر اوسکا لائے ہین
کیا بیان ہو کہ کیا ظلم و ستم اوس سراقدس پر کیے اون ملعونون نے اور کیا کیا معجزات اوس سر انور سے
دیکھے مگر باز نہ آئے ظلم سے اپنے اور اکثر منزلون مین لوگون نے جناب رسول خدا کو اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو
سراقدس پر آکے روتے ہوئے دیکھا اور رحم نکھایا اور یہ اول سر تھا اہل اسلام مین کہ نیزے پر چڑھایا گیا اور
وہ سراقدس اوس حال مین بھی تلاوت قرآن مین مصروف تھا زید ابن ارقم کہتے ہین کہ مین اپنے غرفے مین
بیٹھا تھا کہ ناگاہ سراقدس امام حسینؑ نیزہ پر قریب سے میرے نکلا کہ حجرہ میرا روشن ہو گیا تو سنا مین نے
کہ وہ سراقدس یہ آیہ پڑھتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا
عَجَبًا آیا گمان کیا تو نے کہ اصحاب کہف و رقیم تھے آیات ہماری سے عجیب فَقَفَّتْ شَعْرِيْ عَلَيَّ وَنَادَيْتُ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قِصَّتُكَ اَعْجَبُ میرے بال بدن پر کھڑے ہو گئے اور مین پکارا اے فرزند رسول خدا
قصہ تمہارا عجیب تر ہے قصہ اصحاب کہف و رقیم سے یہ کہکے مین حال حضرت پر بہت رویا اور منہ پر
اپنے طمانچے مارے قَالَ ثُمَّ عُلِّقَ الرَّاْسُ الشَّرِيْفُ عَلٰى شَجَرٍ فِي الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقْرَءُ راوی کہتا ہے کہ
پھر جب سب محلات کوفہ مین پھرا چکے تو سراقدس کو ایک درخت مین لٹکایا جب یہ ظلم کیا تو اوس سر انور نے
یہ آیت پڑھی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہے کہ جانینگے یہ ظالم کہ بازگشت
اونکی کہان ہوتی ہے فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ حَوْلَهٗ وَهُمْ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ پس گرد اوس سر کے جانور
جمع ہوے وہ روتے تھے اور روکے یہ کہتے تھے وَيْلٌ لِاُمَّةٍ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّهِمْ عذاب ہو اون
ظالمون پر جنہون نے قتل کیا اپنے پیغمبر کے فرزند کو جب بھی وہ لعین متنبہ نہوے اوسی طرح سے اوس
سر کو نیزے پر چڑھا کے راہی شہر شام ہوے اور حکم کیا ابن زیاد نے کہ انہین راہ غیر مشہور سے لیجانا اور آب و طعام

بہت ترسا تا اور پانسو سوار ہمراہ کیے وہ شقی اہلبیت عصمت کو مثل لونڈی اور غلامون کے ذلت
خواری سے لیے جاتے تہے اور پانی اور کہانے سے ترساتے تہے فَبَكَى الْأَطْفَالُ فِي حُجُورِ أُمَّهَاتِهِمْ وَ
يَقُولُونَ الْعَطَشَ الْعَطَشَ پس مارے پیاس کے لڑکے ماؤنکی گود مین روتے تہے اور العطش العطش
کرتے تہے اوسوقت ہزار منت وہ بیرحم اتنا پانی دیتے تہے کہ پیاس بہی نہ بجہتی تہی حَتّٰى عَبَرُوْا عَلٰى
جَبَلٍ فِيْهِ مَعْدِنُ الرَّصَاصِ فَقَامَ عَلَيْهِ سَبَايَا الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ زَوْجَةُ الْحُسَيْنِ
حَامِلَةً اس حال پریشان سے وہ گذرے ایک پہاڑ پر کہ وہان کان قلعیکی تہی اور اکثر سوداگر
وہان سے نفع مند ہوتے تہے راوی کہتا ہے کہ قیدیون مین ایک زوجہ جناب امام حسین کی حمل سے
تہین جب پیاس نے سبہون پر غلبہ کیا تو اون غریبون نے وہان کے رہنے والون سے پانی مانگا اور کہا کہ
ہم آل رسول ہین اور پیاس سے مرتے ہین ہمین تہوڑا پانی دو اون بیدینون نے نہ دیا اور اہل بیت حسین
مارے پیاس کے تڑپتے تہے یہان تک کہ وہ بی بی امام مظلوم کی تڑپتے تڑپتے بیہوش ہو گئی اور لوٹنے لگی اور گرنے کے
صدمون سے وہ فرزند جو شکم مین تہا شہید ہوا اس صدمے سے اہل بیت بہت غمگین ہوے پس اوس
روز سے قلعی وہان سے غائب ہو گئی غرض اسپر بہی وہ لعین متنبہ نہوے اور رحم نکہایا اور سر اقدس کو
وہ ملعون اوسی بے ادبی سے لیچلے اور راہ مین عجائب سر اقدس سے دیکہتے جاتے تہے تا آنکہ داخل شام ہوگئے
جب اوس سر اقدس کے آنیکی خبر یزید لعین نے سنی نہایت خوش ہوا اور حکم دیا کہ تمام سامان جشن مہیا ہون
پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیہاے طلائی اور نقرئی جانب یمین و یسار رکہین گئین اور سامان
شراب خواری بہی مہیا ہوا اور انواع و اقسام کی چیزین حاضر تہین چنانچہ منقول ہے کہ ایک جانور
کو ملازمان یزید نے سکہایا تہا کہ روز جشن اوسے بہی سامنے تخت کے حاضر کرتے تہے اور ایک طشت مین
گلاب اور ایک طشت مین مشک و عنبر رکہتے تہے جب یزید آواز دیتا تہا تو وہ جانور اپنے مقام سے
اوڑکے گلاب مین غوطہ مارکے مشک و عنبر مین لوٹتا تہا پہر آواز دیتا تہا تو وہ جانور سر یزید پر آکے اوڑتا تہا
اور گلاب و مشک چہڑکتا تہا تو وہ لعین کہتا تہا کہ دیکہو مین ایسا امام ہون کہ جانور تک میری اطاعت
کرتے ہین پس معمول سے اوس جانور کو بہی اوس جشن مین لائے کہ جو سر امام حسین کے آنیکی خوشی مین ہوا تہا

اور لاکی سامنی کہڑی ہوی کہ ناگاہ شمر لعین سر اقدس کو لیکی آیا اور یزید کو وہ سر نذر دیکی کہنی لگا شعر اِمْلَاءِ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَّذَھَبًا ۔ قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبًا بہر دی ای یزید میری اسپ و شتر کو نقرہ و طلا سی کہ قتل کیا ہی اوس شقی نی اوس شخص کو جو بہترین خلق تہا مان اور باپ کیطرفسی شعر طَعَنْتُہٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا ۔ وَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبًا ایسا نیزہ مارا مینی سینہ حسینؑ پہ کہ مُنہ کی بہل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسینؑ کو کہ سب نی تعجب کیا یزید نہایت شاد ہوا اور سر اقدس کو طشت طلا مین رکہوا کی زیر تخت رکہوا دیا اور ہاتھہ مین اوسکی ایک چہڑی تہی اوس لب و دندان پر حضرت کی رکہتا تہا اور کہتا تہا کیا خوب تیری لب و دندان تہی ای حسینؑ ابو برزہ اسلمی نی کہا اوٹہا اس چوب کو دندان حسینؑ سی قسم ہی خدا کی دیکہا ہی مین نی رسول خدا کو کہ انہین لب و دندانکو وہ حضرت شل بہشتی چیز کی چوستی تہی جسپر تو چہڑی مارتا ہی یزید غصی ہوا اور ابو برزہ کو مجلس سی نکلوا دیا پہر اپنی شوکت و شان حضار مجلس کی دکہانیکی لیی اوس جانور کو آواز دی پس اوترا وہ جانور اور آگی گلاب مین غوطہ مار کی مشک و عنبر مین لوٹا فَصَاحَ یَزِیْدُ تَکَلَّمْ فَتَعَوَّذَ حَتّٰی سَمَّاہُ پس یزید نی پہر آواز دی پر وہ جانور اپنی مقام سی نہ ہلا ثُمَّ صَاحَ ثَانِیًا تَکَلَّمْ بِآیَاتِ اللہِ پہر دوسری آواز دی یزید نی پہر بہی وہ جانور اوسکی طرف نہ آیا فَلَمَّا صَاحَ ثَالِثًا طَارَ وَجَاءَ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَدَارَ حَوْلَہٗ وَرَفْرَفَ وَصَبَّ عَلَیْہِ مَا فِیْ اَجْنِحَتِہٖ پس جب تیسری بار یزید نی آواز دی تو وہ جانور اوڑا اور اوس لعین کیطرف نگیا بلکہ آیا سر اقدس جناب امام حسین کیطرف اور گرد اوس سر خون آلودہ کی پہرتا تہا اور روتا تہا اور گلاب و مشک کو چہڑکتا تہا حَتّٰی وَقَعَ عَلَیْہِ آخر بیتاب ہو کر وہ جانور گر پڑا سر اقدس پہ اور پہر اوڑ کی دیوار پر بیٹہا اور نوحہ و شیون کرتا تہا پہر صحرا کو روتا ہوا چلا گیا یہ کرامات حضرت کی دیکہکی تمام حضار مجلس حیران تہی اور کہتی تہی کیا یہ شخص بزرگ ہی کہ جانور پر بہی اسکی بزرگی ثابت ہی پس یزید پلید بولا ایہا الناس دیکہا تمنی سحر بنی ہاشم کا کہ جانورتک انکی سحر مین مبتلا ہین اوسوقت جناب زینبؑ کو تاب نرہی بیتاب ہو کی بولین ای یزید یہ سحر نہین ہی بلکہ یہ حقیقت ہی فرزند رسول خدا کی کہ جانور بیزبان تک اوسکی مصیبت مین روتی ہین اور یہ کیا مصیبت مین روتی ہین بلکہ روتی ہین

اوسکی مصیبت مین زمین وآسمان اور دریا راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر یزید لعین نے مارے عداوت کے
حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دو وَعَلِّق عَلیٰ بَابِ مَسْجِدِ دِمَشْقٍ پس حکم سے اوسکے
وہ سر اقدس دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دیا گیا جہان پانچون وقت کی نماز ہوتی تہی اور اذان ہوتی تہی
حضرت نے تبائیے کہ وہ بیچیاکس مُنہ سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کہتے ہونگے
حالانکہ سر اونکے فرزند کا اوسی مسجد کے دروازے پر لٹکتا تہا پس ایک اون حضرت کی یہ مصیبت ہے
کہ اوس سر اقدس کا حال مفصل معلوم نہوا کہ وہ کہان دفن ہوا چنانچہ ایک روایت مین ہے
کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی تو منصور نے خزانۂ یزید مین اک ظرف سرخ پایا غلام سے کہا اسے
حفاظت سے رکہہ کہ یہ گنج ہے گنجہای بنی امیہ سے جب اوسے وقت فرصت کہولا تو دیکہا اوسمین سر
مبارک امام حسین ہے اور اثر خضاب نمایان تہا پس اوسے کپڑے مین لپیٹ کر قریب دروازہ فرادیس
متصل تیسرے برج کے دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے اوس سر کو
طلب کیا خزانے سے تو دیکہا کہ استخوان سفید رہگیا ہے اوسے خوشبو کرکے دفن کیا اور ایک روایت مین ہے
کہ اوسے کسینے لیجاکے مصر مین دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے یزید نے مدینہ مین بہیجا اور وہ قریب
قبر جناب فاطمہ کے دفن ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ بیمار کربلا نے کربلا مین سر کو تن اقدس سے ملا کے
دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے رسول خدا بہشت مین شام سے لیگئے چنانچہ روایت کی
ایک لعین نے اون ملعونو نمین سے کہ جو موکل سر اقدس کے تہے شام مین کہ یزید نے سر اقدس کو ایک برج مین
رکہوایا جو مقابل اوس برج کے تہا کہ جسمین وہ شقی شراب پیتا تہا وہ شقی کہتا ہے کہ چالیس لعین
اوسپر مقرر تہے نگہبانی کے لیے میری نظر مین جو معرکہ کربلا تہا مجہے نیند نہ آئی جب شب تاریک ہوئی تو سنا مینے
کہ کوئی پکارتا ہے اے آدم اے موسیٰ اور اے عیسیٰ آو پس یہ تینون بزرگوار آئے باگروہ ملائکہ پہر آواز آئی کہ محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ واٰلہ آو پس جناب رسول خدا روتے ہوے تشریف لائے ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ
الْقُبَّةَ وَاَخَذَ الرَّاْسَ مِنْهَا پہر رسول خدا روتے ہوے اوس برج مین گئے اور اپنے فرزند کے سر کو اوٹہا کے
سینہ سے لگایا اور بیقراری کرتے ہوے حضرت آدم پاس لائے اور کہا کہ اے حضرت آدم دیکہا آپ نے

کہ میری امت نے میرے فرزند حسین سے کیا کیا پس حضرت جبرئیل حضرت کے رونے سے غمناک ہوکے عرض کرنے لگے اے رسول خدا مین صاحب زلزلہ ہون اگر حکم کرو تو مین زمین کو ہلا دون کہ یہ سب لعین واصل جہنم ہون حضرت نے فرمایا مجھے یہ منظور نہین ہے بلکہ اس خون ناحق کا انتقام حشر پر رکھا مین نے پھر جبرئیل نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کافرونکو تو جہنم کو بھیجون حضرت راضی ہوئے پس جبرئیل جسکے منہ پر پھونکتے تھے وہ جہنم واصل ہوتا تھا جب نوبت میری پہونچی تو مینے فریاد کی کہ الامان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا چھوڑ دو اسے خدا اسے نہ بخشے اور سر اقدس اپنے فرزند کا لیکے جنت کو تشریف لیگئے اوسکے بعد دوسرے معلوم نہوا روایت شصت و ہفتم فضائل جناب امیر و حال دفن ریاح حبشی پھر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا جناب سیدہ صلوۃ اللہ علیہا کا قیامت مین روبروے خدا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے فرمایا یَا عَلِیُّ اِنَّ شِیْعَتَکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اے علی تیرے شیعہ روز قیامت کے رستگار ہین فَمَنْ اَھَانَ وَاحِدًا مِنْھُمْ فَقَدْ اَھَانَکَ وَمَنْ اَھَانَکَ فَقَدْ اَھَانَنِیْ وَمَنْ اَھَانَنِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ پس اے علی جس شخص نے اہانت کی ایک شیعہ کی تمہارے شیعون سے اوسنے اے علی تمہاری اہانت کی اور جس نے تمہاری اہانت کی اوس نے میری اہانت کی اور مجھے ذلیل جانا اور جس نے میری اہانت کی اوسے داخل کریگا خدا تعالی آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور بُری ہے وہ بازگشت یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ رُوْحُکَ مِنْ رُوْحِیْ وَطِیْنَتُکَ مِنْ طِیْنَتِیْ وَشِیْعَتُکَ خُلِقُوْا مِنْ فَضْلِ طِیْنَتِنَا اے علی تم مجھسے ہو اور مین تم سے ہون روح تمہاری میری روح سے ہے اور طینت تمہاری میری طینت سے ہے اور شیعہ تمہارے خلق ہوے ہین اوس طینت سے جو بچ رہی تھی ہماری طینت سے فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَقَدْ اَحَبَّنَا وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّھُمْ فَقَدْ وَدَّنَا پس اے علی جسنے دوست رکھا تمہارے شیعون کو اوس نے دوست رکھا ہمین اور جسنے غضبناک کیا انہین او

غضب ناک کیا ہمین اور جس نے عداوت کی تمہارے شیعون سے اوس نے عداوت کی ہمسے اور جس نے محبت کی اون سے اوس نے محبت کی ہم سے یَا عَلِیُّ اَنَّ شِیْعَتَکَ مَغْفُوْرٌ لَھُمْ عَلٰی مَا کَانَ فِیْھِمْ مِنْ ذُنُوْبٍ وَعُیُوْبٍ ای علی شیعہ تمہارے بخشے جاینگے گر جس عالم مین ہون گناہون سے اور عیبون سے یَا عَلِیُّ اَنَا الشَّفِیْعُ لِشِیْعَتِکَ غَدًا اِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ فَبَشِّرْھُمْ بِذٰلِکَ ای علی شفاعت کرونگا تمہارے شیعونکی فردا ے قیامت جب کہڑا ہونگا مقام محمود پر پس ای علی بشارت دو اپنے شیعونکو اس بات کی یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ شِیْعَۃُ اللّٰہِ وَاَنْصَارُکَ اَنْصَارُ اللّٰہِ وَاَوْلِیَاءُکَ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللّٰہِ ای علی شیعہ تمہارے تو شیعہ خدا کے ہین اور انصار تمہارے انصار خدا ہین اور دوست تمہارے دوست خدا کے ہین اور لشکر تمہارا لشکر خدا ہے یَا عَلِیُّ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاکَ وَشَقِیَ مَنْ عَادَاکَ ای علی نیک و سعید ہے وہ شخص جسنے دوست رکہا تمہین اور شقی و بدبخت ہے وہ شخص جسنے دشمن رکہا تمہین یَا عَلِیُّ لَکَ کَنْزٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ ذُوْ قَرْنَیْھَا ای علی تمہارے لیے خزانہ ہے جنت مین اور تم صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اوسکے وَعَنِ الصَّادِقِ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ مَلَاءٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایکدن جناب رسول خدا با گروہ اصحاب تشریف رکہتے تہے وَاِذَا الْاَسْوَدُ یَحْمِلُوْنَہٗ اَرْبَعَۃٌ مِنَ الزُّنُوْجِ مَلْفُوْفًا فِیْ کِسَاءٍ یَمْضُوْنَ بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی اوٹہائے ہوے ایک چادر مین لپیٹے ہوے قبر کی طرف لیے جاتے تہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیَّ بِالْاَسْوَدِ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَکَشَفَ عَنْ وَجْھِہٖ پس حضرت نے ارشاد کیا کہ اس حبشی کو میرے پاس لاؤ پس لاکر رکہدی نعش اوسکی آگے حضرت کے حضرت نے منہ اوسکا کہولا ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ ھٰذَا رَبَاحُ غُلَامُ اٰلِ النَّجَّارِ پہر حضرت نے جناب امیر سے مخاطب ہو کر فرمایا ای علی یہ تو رباح غلام آل نجار ہے فَقَالَ عَلِیٌّ وَاللّٰہِ مَا رَاٰنِیْ قَطُّ اِلَّا وَتَجَلَّ فِیْ قُیُوْدِہٖ وَقَالَ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ اُحِبُّکَ پس جناب امیر نے عرض کی یا حضرت یہہ غلام مجہے نہایت دوست رکہتا تہا واللہ الحضرت جب مجہے یہہ دیکہتا تہا تو بیڑیون اور زنجیرونمین یہ میری تعظیم کو کہڑا ہوتا تہا اور عجز و انکسار کرتا تہا اور کہتا تہا ای علی ابن ابیطالب مین تمہین دل سے دوست رکہتا ہون پس سنیے مراتب غلامی اور

محبت جناب امیرؑ کی جب یہہ سنا حضرت رسول خداؐ نے کہ یہ علی ابن ابیطالب کو دوست رکہتا تہا فَاَمَرَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ بِغُسْلِہٖ وَکَفَّنَہٗ فِیْ ثَوْبٍ مِنْ ثِیَابِہٖ حکم کیا جناب رسول خداؐ نے کہ اسی غسل دو اور کفنایا اوسے
حضرت نے اپنے کپڑوں سے ایک کپڑے مین وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَشَیَّعَہٗ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی قَبْرِہٖ پہر حضرت نے
نماز پڑہی اوس حبشی پہ پہر شایعت کی جنازہ کی حضرت نے اور مسلمانون نے اور لیچلے اوسکی قبر کیطرف حضرت
مقام افسوس ہے کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیرؑ سے رسول خدا یہ پاس کرین اور اونکی فرزند کو امت
اونکی بے کفن وگور زمین گرم پہ چہوڑ دین کہ سایہ آسمان تہا اور فرش زمین غسل اونکا خون تہا اور کفن
ریگ صحرا جانور اونکی مصیبت پہ روتے تہے غرض جب نعش حبشی کو حضرت لیچلے فَسَمِعَ النَّاسُ دَوِیًّا
شَدِیْدًا فِی السَّمَآءِ پس لوگ سنتے تہے آواز پروں کی شدت سے کہ جانب آسمان سے آتی تہی فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ اِنَّہٗ قَدْ شَیَّعَتْہُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَبِیْلٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ پس حضرت نے لوگونکو اوس آواز سے حیران دیکہکر
فرمایا بتحقیق کہ شایعت کو اسکی جنازہ کی آئی ہین ستر ہزار قبیلہ ملائکہ کے فِیْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ ہر قبیلے مین ستر ہزار فرشتے ہین وَاللّٰہِ مَا نَالَ ذٰلِکَ اِلَّا بِحُبِّکَ یَا عَلِیُّ پہر جناب امیرؑ سے مخاطب
ہوکے فرمایا قسم ہے خدا کی اے علی یہ حبشی نہین پہونچا اس مرتبہ کو مگر فقط تیری محبت سے قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ فِیْ لَحْدِہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَوّٰی عَلَیْہِ اللَّبِنَ دیکہی غلام پروری حضرت کی جناب صادقؑ
فرماتے ہین کہ پہر خود اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قبر مین اوسکی اور جب قبر مین اوتارچکے تو منہ
اپنا اوسکی طرف سے پہیر لیا اور پہر اینٹین چن دے گئے فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْنَاکَ قَدْ
اَعْرَضْتَ عَنِ الْاَسْوَدِ سَاعَۃً ثُمَّ سَوَّیْتَ عَلَیْہِ اللَّبِنَ فَقَالَ نَعَمْ جب دفن سے فارغ ہوے تو اصحاب
نے عرض کی یا حضرت دیکہا ہمنے آپ کو کہ آپ نے وقت دفن اوس حبشی کیطرف سے منہ پہیر لیا تہا
پہر اینٹین چنین حضرت نے فرمایا یونہین ہے سبب اسکا یہ ہے اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہِ اُخْرِجَ مِنَ الدُّنْیَا عَطْشَانًا
رباح حبشی دوست خدا جب دنیا سے گیا تو پیاسا تہا فَتَبَادَرَتْ اِلَیْہِ اَزْوَاجُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ
بِشَرَابٍ مِنَ الْجَنَّۃِ وَوَلِیُّ اللّٰہِ کَانَ غَیُوْرًا پس آئین اوسکیطرف ازواج اوسکی حورین آب جنت
لیکر اور رباح ولی خدا نہایت غیرتدار تہا فَکَرِہْتُ اَنْ اُحْزِنَہٗ بِالنَّظَرِ اِلٰی اَزْوَاجِہٖ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ

پس یہ سمجھہ مکروہ معلوم ہوا کہ غمناک کرون اوسے اوسکی خورونکو دیکہکر یعنی ایسا نہو کہ مین اوسکی خورونکو دیکہون تو وہ محزون ہو اس لیے مینے منہہ پہیر لیا پس یہ مقام تامل اور گریہ وزاری ہے کہ جسکے خیال دیان ایک غلام کا اسقدر ہو ہزار افسوس اوسکے فرزندونکو غسل وکفن میسر نہوا اور اوس صاحب غیرت کی اہلبیت اور نواسیونکو امت اوسکی سروپا برہنہ مثل لونڈی غلامونکو بلوائے عام مین پہرائین اور دربار ونمین لیجائین سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے جب اہلبیت اطہار کو معہ سرہای شہدا لیکر قریب دمشق پہونچے تو جناب ام کلثوم خواہر امام مظلوم نے شمر سے کہا کہ اے شمر مین تجہسے ایک حاجت رکہتی ہون فقال ما حاجتك وہ شقی بولا کیا ہے حاجت تیری فقالت اذا دخلت بنا البلد فاحملنا فی درب قلیل النظارة پس جناب ام کلثوم نے فرمایا اے شمر جب ہمین داخل شہر کرنا تو ہمین ایسی راہ سے لیچلنا جدہر بہیڑ کم ہو وقل لهم ان يخرجوا هذه الرؤس من بين المحامل اور کہہ ان نیزہ دارون سے جنکے نیزونپر سر ہمارے عزیزونکے ہین کہ ہم سے الگ الگ جائین فقد خزينا من كثرة النظر الينا پس ہم محزون ہوتے ہین لوگونکے دیکہنے سے کہ ہم عترت رسول خدا ہین شمر ملعون نے جواب مین کہا ہمین امیر شام کا حکم یہی ہے کہ تمہین بلوائے عام روز روشن داخل شہر کرین اور اوس کافر نے حکم کیا کہ سرونکو انکے اونٹون سے جدا نکرنا وسلك بهم بين النظار على تلك الصفة حتى اتى بهم فی دمشق اوسیطرح لیکے اہلبیت رسول خدا کو بلوائے عام مین وہ شقی چلا تا آنکہ دروازہ دمشق پر پہونچا اور جب داخل شام ہوئے تو اہل شام حیران ہوکے کہتے ہے ہمنے ایسے قیدی نہین دیکہے تم کون لوگ ہو فقالت سكينة بنت الحسين نحن سبايا ال محمد پس سکینہ دختر حسین بولی فی الحقیقۃ تمنے مثل ہمارے کاہیکو قیدی دیکہے ہونگے ہم قیدی آل محمد ہین اور یزید لعین نے دربار اپنا نہایت آراستہ کیا تہا اور کئی سو کرسی نشین اوسکی مجلس مین حاضر تہے جب اوس شقی نے عترت محبوب خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا فصحن نساء يزيد وبنات معاوية وولولن واقمن المأتم جب اوس حال سے دختران شیر خدا کو زنان یزید ودختران معاویہ نے دیکہا سبہون نے بال کہول دیے اور آواز فریاد وشیون بلند کی کہ یزید لعین متوحش ہوا اور دختران فاطمہ کو حکم قیدخانے کا دیا کہ جسمین انکو دہوپ سے اور شبکو اوس سے نہ بچتے تہے حتى اقشعرت وجوههم تا آنکہ

پوست اونکے چہرونکا اوتر گیا ہی بعض کتب معتبرہ مین ہند زوجہ یزید سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا کہ نُمْتُ اَخَذْتُ مَضْجَعِیْ فَرَاَیْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَ الخ یعنی اون دنون ایام مین کہ جب اہلبیت حسین شام مین قید تہے مین سوتی تہی کہ دیکہا مینے کہ ایک دروازہ آسمان کہل گیا وَالْمَلَائِکَۃُ یَنْزِلُوْنَ کَتَائِبَ کَتَائِبَ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اور فوج فوج ملائکہ قریب سر اقدس جناب امام حسین آتے ہین اور رورو کے کہتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی سلام ہو تمپر اے ابا عبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تمپر اے فرزند رسول خدا پہر دیکہا کہ آسمان سے ایک ابر سفید نازل ہوا اور اوس سے بہت سے شخص باہر آئے وَفِیْھِمْ رَجُلٌ دُرِّیُّ اللَّوْنِ قَمَرِیُّ الْوَجْہِ فَاَقْبَلَ یَسْعٰی حَتّٰی انْکَبَّ عَلٰی ثَنَایَا الْحُسَیْنِ یُقَبِّلُھَا اور اونمین ایک شخص ہے کہ چہرہ منور اوسکا مثل ماہ شب چاردہ کے تہا دیکہتے ہی سر حسین دوڑا یہانتک کہ اوسنے آپکو اون دندان مبارک پر کہ جنپر ظالم نے چہڑی رکہی تہی گرادیا اور اون دانتونکو باربار بوسے لیتا تہا اور روتا تہا اور کہتا تہا حضرات وہ کون تہے وہ جناب رسول خدا تہے کہ اون دانتونکو مثل شیر ہی کے چوستے تہے یَا وَلَدِیْ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ قَتَلُوْکَ وَمَا عَرَفُوْکَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوْکَ ہای اے فرزند میرے ہای اے روشنی چشم میری ہای تجہے قتل کیا اور تیری مرتبے کو نہ پہچانا اور مرتے دم بہی تجہے پانی نہ دیا یَا وَلَدِیْ اَنَا جَدُّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَھٰذَا اَبُوْکَ عَلِیُّ ابْنُ الْمُرْتَضٰی اے حسین مین ہون نانا تیرا رسول خدا یہہ بابا تمہارے علی مرتضی ہین اور ماں تمہاری فاطمہ ہین اسیطرح سے ایک ایک عزیز کا نام لیتے تہے اور روتے تہے ناگاہ آنکہہ میری دہشت سے کہل گئی وَاِذَا بِنُوْرٍ قَدِ انْتَشَرَ عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ پس دیکہا مینے سر جناب امام حسین کو تو مثل خورشید نور اوس سے طالع تہا پس چلی مین تلاش یزید مین کہ اوس سے یہ خواب بیان کرون ناگاہ دیکہا مینے کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک مین منہ جانب دیوار کئے بیٹہا روتا ہے اور کہتا ہے مَالِیْ وَلِقَتْلِ الْحُسَیْنِ کیا چیز باعث ہوئی مجہے کہ مینے حسین ابن علی کو ناحق قتل کیا پس مینے خواب اوس سے بیان کیا وہ شقی سر جہکائے ہوئے تہا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَدْعٰی بِحَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ جب صبح ہوئی تو یزید نے اہلبیت رسول خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا فَقَالَ لَھُنَّ اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکُنَّ الْمَقَامُ عِنْدِیْ اَوِ الرُّجُوْعُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ اور اہل بیت سے بولا کیا چیز تمہین پسند ہے رہنا شام کا نزدیک

وحرمت یا جانا مدینہ کا فقالت ام کلثوم او لا یجب ان تخلی لنا دارا للنوح فیہا علی الحسین و
نقیم فیہا عزاءہ حضرت ام کلثوم بولین ای یزید ابہی ہمین کچھہ خوش نہین آتا مگر یہ کہ خالی کروا دے واسطے
ہمارے ایک مکان تا پہلے ہم اوسمین اپنے برادر غریب ستم رسیدہ ہین ونکے پیاسے کو رولین اور ماتم داری کرلین
کہ جبسے وہ جناب شہید ہوے ہین تیری فوج نے ہمین روز مبادا ایہا الناس منع کرتا کیا بلکہ اگر کوئی ہم
حضرت دیکھکے روتا تہا تو وہ شقی نیزونسے مارتے تہے قال اللعین افعلوا ما بدا لکم فامر باخلاء دار
وسیع لہم یزید بولا جو چاہو کرو اور ایک مکان وسیع اون کے لیے خالی کر دیا فلم تبق الیوم ہاشمیۃ
ولا قرشیۃ الا واجتمعت علیہن اور سب زنان ہاشمیہ وقرشیہ جمع ہوئین اوسمین ماتم پرسی کو اہلبیت
کے ولبسن السواد واقمن العزاء اور سبنے سیاہ کپڑے پہنے اور جناب زینب وام کلثوم وسکینہ
اور باقی اہلبیت نے بہی سیاہ کپڑے پہنے اور ماتم وشیون فرزند فاطمہ زہرا مین مشغول ہوئین ویقمن
ینحن مدۃ سبعۃ ایام اسیطرح سات شبانہ روز ماتم جناب امام حسین مین مشغول رہین
فلما کان الیوم الثامن وانقضت العزیۃ دعاہن الیزید وعرض علیہن المقام
جب آٹھوان دن ہوا تو یزید نے اہلبیت کو بلا کے پہر رہنے کی تکلیف دی فابوا عن ذلک اونہون نے انکار
کیا فامر باحضار المحامل وزینہا بالانطاع وصب علیہا الاموال پس اوس شقی نے
چند ہودج اور کجاوے منگوائے اور پوشش اونکی ابریشم سیاہ سے کی اور اوسپر کچھہ مال بار کیا وقال
یا ام کلثوم خذی ہذا المال عوض ما اصابکم اور وہ بیحیا بولا اے ام کلثوم لو یہ مال کہ یہ عوض ہے
تمہاری مصیبتونکا اور یہ خون بہا ہے حسین کا کسقدر وہ شقی خون حسین کو آسان سمجہا تہا فبکت
ام کلثوم وقالت پس جناب ام کلثوم بے اختیار رونے لگین اور بولین یا یزید ما اقل حیاءک
سود اللہ وجہک تقتل اہلبیتی وتعطینی عوضہم اے یزید کسقدر بیحیا ہے تو خدا تیرے منہ کو
سیاہ کرے قتل کیا تو نے اہلبیت کو ہمارے جو فرزندان فاطمہ اور پارہ جگر رسول خدا تہے اور مجہے اونکا خون بہا
دیتا ہے بخدا کہ دو جہان ایک تار موے حسین کا خون بہا نہین ہو سکتا اور مجہے کیا دیتا ہے خون بہا حسین کا
دینا قیامت مین فاطمہ زہرا کو جب پایہ عرش الہی پکڑ کے عرض کرینگی یا عدل یا حکیم احکم

بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ وَلَدِیْ اے عادل اے حکیم حکم کر مجھہ مین اور اونین کہ جنہون نے قتل کیا ہے میرے فرزند حسین کو
راوی کہتا ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا عرصہ قیامت مین تشریف لائین گی تو ایک منادی پکاریگا یَا
اَہْلَ ہٰذَا الْمَوْقِفِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اے اہل محشر بند کرلو
آنکھین اپنی تا گذر جائین فاطمہ دختر رسول خدا راوی نے معصوم سے پوچھا کہ یا حضرت جسوقت جناب سیدہ
عرصہ قیامت مین تشریف لائین گی تو آنکھین بند کرنا مردونکا بجا ہے مگر عورتونکی آنکھین بند کرینگی کیا وجہ ہے
کہ یہ تو اپسمین محرم ہین آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ اے شخص وہ مظلومہ اس شکل سے آئینگی کہ کسیکو تاب دیکھنے کی
نہوگی ایک ہاتھہ پر تو دندان شکستہ رسول خدا ہونگے اور دوش راست پر پیراہن زہر آلود امام حسنؑ اور
دوش چپ پر جامہ چاک چاک وخون آلود امام حسینؑ پر عمامہ پرخون علی مرتضیٰ گود مین نعش محسنؑ ہوگی
اس صورت سے جب زیر عرش پہونچین گی تو ناقہ سے آپکو گرا دینگی اور عرض کرینگی اے عادل اے حکیم حکم کر
مجھہ مین اور میرے فرزندونکے قاتلو نمین پس حکم الٰہی ہوگا اے فاطمہ داخل جنت ہو فَتَقُوْلُ لَا اَدْخُلُ حَتّٰی
اَعْلَمَ مَا صُنِعَ بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ جناب فاطمہ عرض کرینگی مین داخل جنت نہونگی جب تک دیکھہ لونگی
کہ میرے حسینؑ سے کیا سلوک کیا پس حکم ہوگا دیکھہ اے فاطمہ میان صحرائے محشر فَتَنْظُرُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وہ معصومہ
راست وچپ دیکھین گی فَتَرَی الْحُسَیْنَ وَلَیْسَ عَلَیْہِ رَاْسٌ پس ناگاہ اونین جناب امام حسینؑ بیسر
نظر آئین گے کہ بدن تمام تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے سینہ تیرون سے چھنا ہوا خون مین ڈوبا ہوا فَتَصْرَخُ صَرْخَۃً
عَالِیَۃً وَتَصْرَخُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَعَہَا وَتَقُوْلُ پس یہ حال حسینؑ دیکھکر جناب فاطمہ ایک چیخ مارینگی کہ سب
ملائکہ چیخ مار کر رواونہین گے اور جناب فاطمہ فرماوین گی وَاوَلَدَاہْ وَاثَمَرَۃَ فُؤَادَاہْ ہاے اے فرزند میرے
ہاے اے میوہ دل میرے

روایت شصت وہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال دفن جناب امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدا پر

رُوِیَ اَنَّ فَاطِمَۃَ سُمِّیَتْ بِفَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَطَعَ شِیْعَتَہَا وَمَوَالِیْہَا مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ منقول ہے
کہ جناب فاطمہؑ کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا کہ پروردگار نے قطع کیا ہے شیعونکو اوسکے آتش جہنم سے ابن بابویہ نے
بسند معتبر جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ روز قیامت کو کنار جہنم پر کھڑی ہونگی اور

ہر شخص معین امت کا ذکر درمیان چشمونکی لکھا ہوگا کہ ھٰذَا مُؤْمِنٌ وَھٰذَا کَافِرٌ کہ یہہ مومن ہے اور یہہ کافر ہے
ناگاہ ایک شخص کو لاوینگے پیش پروردگار از بسکہ نامہ عمل اوسکا گناہون سے بہرا ہوگا حکم کریگا خداوند
عالم کہ اے ملائکہ لیجاؤ اسے سوے جہنم اور داخل کرو اسے آتش جہنم مین پس ملائکہ اوسے سوے جہنم کہینچے گے
جب قریب جناب فاطمہ کے پہونچے گا وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکی کتابت پیشانی پر پڑیگی اوسپر
لکھا پاوینگی ھٰذَا مُؤْمِنٌ یعنی یہ مومن ہے فَتُنَادِیْ فَاطِمَۃُ یَا رَبَّاہُ وَیَا سَیِّدَاہُ سَمَّیْتَنِیْ
فَاطِمَۃَ وَوَعَدْتَنِیْ بِعِتْقِ شِیْعَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَلَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
پس جناب فاطمہ جو نہین اپنے غلام کو اس حال سے دیکہینگی کہ فرشتے سوے جہنم لیے جاتے ہین بیتاب
ہوکے پکارینگی بار خدایا اے سید میرے تونے نام رکہا میرا فاطمہ اور وعدہ کیا تونے کہ میرے شیعونکو نجات دیگا
آتش جہنم سے اور وعدہ تیرا حق ہے اور خلف وعدہ نہین کرتا ہے تو اے پروردگار یہہ میرا شیعہ سوے جہنم جاتا ہے
پس خداے رحیم فرمائیگا صَدَقْتِ یَا فَاطِمَۃُ اَنَا سَمَّیْتُکِ فَاطِمَۃَ سچ کہتی ہے اے فاطمہ مین نے نام رکہا
تیرا فاطمہ اور قطع کیا تیرے شیعونکو آتش جہنم سے اور وعدہ میرا حق ہے اوس مین خلاف نہین ہے
لٰکِنَّ اَمَرْتُہٗ اِلَی النَّارِ لِتَشْفَعِیْ لَہٗ وَاَقْبَلُ شَفَاعَتَکِ وَیَظْہَرُ عَلٰی مَلَائِکَتِیْ وَاَنْبِیَائِیْ
وَرُسُلِیْ قَدْرُکِ وَمَنْزِلَتُکِ عِنْدِیْ مگر اے فاطمہ اس لیے حکم کیا مینے اس شیعہ کو تیرے دوزخ کا
کہ تا تو اوسکی شفاعت کرے اور مین شفاعت قبول کرون اور تیری قدر و منزلت جو میرے نزدیک ہے
وہ ظاہر ہووے ملائکہ اور انبیا پر کیا رتبہ ہے جناب سیدہ کا خیال کیجے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
بہی اوس جنابکو نہایت دوست رکہتے تہے کہ جب جناب فاطمہ حاضر ہوتی تہین خدمت رسول خدا مین
تو حضرت تعظیم کو جناب فاطمہ کی کہڑے ہو جاتے تہے اور برابر اپنے بٹہاتے تہے اور منہ پر منہ رکہتے تہے اور بوسہ لیتے تہے
ایکدن عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ نہین چاہیے کہ باپ بیٹی کی تعظیم کرے اور اسقدر پیار کرے فرمایا
حضرت نے کہ اے عائشہ نہین جانتی تو کہ بڑی قدر ہے اسکی خدا کے آگے اور مجہے اس سے بوے بہشت آتی ہے اور
احوال شادی جناب سیدہ مین یون لکہا ہے کہ جب وہ معصومہ حد بلوغ کو پہونچین تو اکثر مہاجرین و
انصار نے استدعا شادی کی کی حضرت نے فرمایا امر فاطمہ مین اختیار خداوند عالم کو ہے جبسے حکم

تزویج کا ہوگا اوسکی ساتھہ فاطمہ کا عقد کرونگا اکثر لوگون نے کہا جناب امیر سے کہ آپ بہی استدعا اس
امر کی کیجیے حضرت نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے حضرت سے عرض کرتے ہوے غرض ایکبار بکمال شرم وحیا آئے
جناب امیر خدمت رسول خدا مین اور بیٹھے کہ شرم سے عرض کرنے نہ پاتے تہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی
تم خواستگاری فاطمہ کو آئے ہو حضرت نے شرم سے سر جہکا لیا اور عرض مطلب کیا فرمایا رسول خدا نے کہ پیش
ازانکہ تم میرے پاس آؤ نازل ہوے جبرئیل اور لائے ایک حریر سفید بہشت سے اور کہا مجھسے کہ آج سب ملائکہ آسمان
چہارم پر جمع ہین اور حورونکو حکم زینت کا ہوا ہے اور پہر مجہے حکم ہوا کہ نکاح فاطمہ زہرا حبیبہ حبیب خدا کا
ساتھہ دوست خدا علی ابن ابیطالب کے پڑہے پہر فرمایا خدا نے کہ مینے فاطمہ کو علی سے تزویج کیا اور اوسپر فرشتونکو
گواہ کیا اور انکی گواہی اس حریر مین لکہی ہے پہر حکم ہوا کہ تمہارے سامنے پیش ہون اور پہر اس پر مشک سے مہر کرکے
رضوان خزینہ دار بہشت کو سونپون اور اے رسول خدا حکم ہوا درخت طوبی کو کہ جو کچھہ حلّے ہون اور زیور ہے
گرادے اور نثار کرے علی و فاطمہ پر سے پس اوس تصدق کو علی اور فاطمہ کے لوٹا فرشتون نے اور حورن نے پس
حورین تا روز قیامت ہدیہ بہیجین گی ایک دوسرے کو لیا اور فخر کرینگی کہ ہم نے یہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا تہا
پس جناب رسول خدا نے حکم کیا تا سب مسجد مین جمع ہوے اور سبکے سامنے ظاہر مین بہی نکاح پڑہا اور پانسو
درہم کا مہر مقرر کیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب جناب سیدہ نے سنا حال مہر تو عرض کی اے پدر بزرگوار کیون
آپنے مہر میرا مال دنیا سے مقرر کیا فرمایا رسول خدا نے پہر کیا منظور ہے تجہے اے پارہ جگر میرے عرض کی جناب
سیدہ نے کہ مین تو چاہتی ہون کہ عوض اسکے نجات شیعونکی مقرر ہو روز قیامت کو پس یہ سنکے جناب
رسول خدا چپ ہوے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوے ایک قطعہ حریر بہشت سے لیے ہوے اور دو سطرین بخط سبز
لکہی تہین اوسپر بعد تحفہ سلام کے کہ اے حبیب میرے اگر مرضی زہرا اسی پر ہے تو ہم بہی اسی پر راضی ہین
پس تو معلوم ہو کہ خداوند عالم نے یہی مہر تیرا قبول کیا اور روز قیامت کو سب شیعہ تیرے رستگار ہین
رسول خدا بہت خوش ہوے اور جناب سیدہ نے سنکے سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتے کو آنکہون سے لگایا اور
ہوے اپنے سے جدا نکیا اور وصیت مین فرمایا کہ اسے میرے کفن مین رکہدینا تا اس سند سے اپنے غلامونکو بخشواؤن
اور روایت امام محمد باقر علیہ السلام مہر جناب سیدہ خمس دنیا ثلث بہشت چار دریا ثابت ہوتا ہے اور کتب

اہل سنت مین یہ حدیث مرقوم ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ زَوَّجَ عَلِیًّا
بِفَاطِمَۃَ وَجَعَلَ صَدَاقَہَا الْاَرْضَ یعنی رسول خدا نی فرمایا بتحقیق کہ خدا نی تزویج کیا علی کو ساتھ
فاطمہ دختر رسول خدا کی اور گردانا مہر فاطمہ کا تمام روی زمین فَمَنْ مَشٰی عَلَیْہَا وَاَغْضَبَہَا فِیْ
شَیْءٍ کَانَ مَشْیُہٗ حَرَامًا پس جو شخص چلی زمین پر اور غضبناک کری فاطمہ کو کسی چیز مین حرام ہی
اوسی چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جای غور اور مقام سر پیٹنی کا ہی کہ جسکی مہر مین تمام روی زمین ہو
اوسکی پاس ایک باغ کو بھی لعین دیکھہ نہ سکی اور اوسپر اوسی غضبناک کری اور اوسکی فرزند حسن کو روضۂ
رسول خدا مین دفن کی خوف سی ایک ملعونہ نی آنی نہ دیا اور جنازی پر اوس جناب کی تیر لگوائی کہ سات تیر جسم
اقدس سی اوس معصوم کی نکالی گئی اور وہ حسین فرزند فاطمہ زہرا جو زبان رسول چوسکی پلا تھا تین دن
اوس دریا پر کہ جو جناب فاطمہ کی مہر مین تھا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہ کی مہر مین ہو
اور افسوس جناب امام حسین کو ایک قبر کی موافق زمین دفن کو نہ ملی ہزارون کافرون کو عمر سعد شقی نی
دفن کیا اور چھوڑا بیگور و کفن مالک زمین و آسمان کو کہ اوسکی غریبی پر جانوران صحرا روتی تھی اور جنات
نوحہ کرتی تھی شیر تصدق ہوتی تھی اور پچھاڑین کھاتی تھی اور دریا کیطرف دیکھتی تھی اور روتی تھی کہ اسی دریا پر
امام پیاسا شہید ہوا ہی اور کچھہ پرندی سایہ کرتی تھی اور کچھہ پرندی مثل جانور ذبیح کی زمین پر تڑپتی تھی
اس مصیبت سی نعش اقدس ریگ گرم پر پڑی رہی کہ خون مین ڈوبی ہوئی تھی اور ریگ صحرا
اوڑ اوڑ کی پڑتی تھی اور اکثر روایات سی معلوم ہوتا ہی کہ تیسری دن قوم بنی اسد نی رحم کھا کر اوس جناب کو
دفن کیا اور بعضی روایت سی یون ثابت ہوتا ہی کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام
شام سی سر اقدس کو لیکی تشریف لائی تو نعش اقدس کو اوسیطرح سی خاک و خون مین غلطان زمین
کربلا پر پڑا دیکھا چنانچہ منقول ہی کہ جب یزید لعین اپنی افعال ناشائستہ پر نادم اور پشیمان ہوا تو طلب کیا
بیمار کربلا حامل رنج و بلا کو قید خانی سی اور کہا کہ یا ابن رسول اللہ جو کچھہ اسباب سفر آپکو چاہیی ہو فرمائیی
یہ سنکی حضرت نی فرمایا ای یزید ہمین کچھہ درکار نہین ہی مگر ان تین حاجتون کو میری بر لا ایک تو یہہ ہی
کہ اگر تجھکو میری قتل کا ارادہ ہو تو مین موجود ہون اور اگر میرا قتل منظور نہین ہی تو میری بہو بیون اور بہنونکو میری

ساتھ کرکے مدینہ مین پہونچوا دے کہ سوا میرے ان کا کوئی محرم نہین ہے اور دوسرے میرے باپ کا مجھوڑا
اور تیسرے اسباب ہمارا جو تیری فوج لوٹ کر لائی ہے منگوا دے یزید نے حکم کیا کہ اسباب انکا لاؤ پس وہ
شقی اسباب لانے لگے جب اوس مین علم جناب عباس علیہ السلام کا نظر آیا تو جناب زینبؑ رونے لگین اور
بولین آہ آہ یہی علم روز عاشورا میرے بھائی عباسؑ کے کاندھے پر تھا کہ ناگاہ ایک لعین دست بقچہ لایا اور
پیش یزید ملعون لاکے کھولا اور کہا کہ اے امیر یہ جامہ حسینؑ ہے کہ بعد قتل اوس جناب کے مینے جسم سے اوتار لیا تھا
اور بدن کو اونکے زمین گرم کربلا پر برہنہ چھوڑ دیا تھا یزید لعین نے جب اوسے دیکھا تو وہ جامہ ٹکڑے ٹکڑے تھا یزید بولا
خطاب کرکے حضار سے تعجب ہے کہ حسینؑ دعوی امامت کرتا تھا اور ایسا جامہ بوسیدہ پہنتا تھا پس لوگون نے
کہا اے امیر یہ جامہ بوسیدہ نہ تھا بلکہ یہہ سب تلوارون سے ٹکڑے اور تیرون سے غربال ہوا ہے یہ سنکے یزید نے
سر اقدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پھر بیمار کربلا نے کہا اے یزید ہمین عماریان سیاہ طیار کروا دے
کہ ہم ماتم دار فرزند رسولؐ خدا ہین پس یزید نے سیاہ عماریان منگوائین اور اہل بیت سوار ہونے لگے جب نوبت
سواری جناب زینبؑ خاتون خواہر امام مظلوم کی پہونچی تو اوس بی بی نے فریاد واحسیناہ وا مظلوماہ کی
بلند کی اور پکارین اے عباسؑ کہان ہو اے قاسم تم کہان ہو اے علی اکبر تم کیون میری آنکھون سے نہان ہو کے
عماری مین تو تم مجھے ہاتھ پکڑکے سوار کیا کرتے تھے غرض جب جناب زینبؑ روتی ہوئی سوار ہوئین تو پھر تمام اہل بیت
عماریون مین روتے ہوئے سوار ہوئے آگے تو جناب زین العابدین گھوڑے پر سوار اور پیچھے سب اہل بیت گریان و
نالان چلے تا آنکہ کربلا پہونچے تو دماغ خوشبو سے معطر ہوگئے بشیر کہتا ہے کہ مین اوسوقت گھوڑے پر سوار تھا کہ ناگاہ
گھوڑا میرا چلنے سے رک گیا اور دیکھا مینے کہ درندہ ہائے بیشمار اور آہو اور شیر و گرگ جا بجا بیٹھے ہین پھر آگے بڑھا تو
دیکھا کہ بہت سے پرندے جمع ہین اور شور مچاتے ہین پس شیر کی بو سے گھوڑا میرا آگے نہ بڑھا اور قریب تھا کہ مین
شیرونکے خوف سے بھاگون کہ امام زین العابدین نے پکارا کہ اے بشیر کیون ڈرتا ہے کوئی انمین سے تجھے اذیت
نہ دیگا کہ یہ سب ماتم دار میرے پدر مظلوم کے ہین اور اہل بیت کو پکارے کہ اب اوترو اور ٹھہرو کہ ہم مقتل شہدا کے
پہونچے یہ سنکے سب اہلبیت اوترے اور امام کو یہ فرمانے کی تاب ضبط نرہی عمامہ سر سے اوتار ڈالا اور گریبان کو
چاک کیا اور پا برہنہ ہوکے مقتل کیطرف روتے ہوئے چلے اور اس قدر روئے کہ بیہوش ہوگئے بشیر کہتا ہے کہ مین دیکھا

اور قریب جاکر عرض کی بیٹے ای مولا اگر آپ اپنی یہ شکل بنا ئینگے تو اہلبیت کو کون سنبہالیگا یہ سنکر حضرت نے غش سے آنکھین کھول دین اور پہر روتے ہوے چلے جب قریب اون طائرونکے پہونچے تو وہ طائر بے اختیار شور مچانے لگے اور آہو اور شیر قدم اقدس پر گر کر اون پاونپر کہ جن مین ظالمون نے بیڑیان اور زنجیرین پہنائی تہین آنکھین ملنے لگے اور بے اختیار روتے تہے اور معلوم ہوتا تہا کہ اونہین پرسا دیتے ہین شہید کربلا کا پس وہ جناب بیتابی اون بے زبانونکی دیکہکر روتے تہے اور اونکے حق مین دعای خیر کرتے تہے اور مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای بشیر طیاری کر کہ مین نعشہای شہدا کو دفن کرون عرض کی بیٹے ای مولا نعشین شہدا کی کہان ہین حضرت نے فرمایا ای بشیر یہ آہو اور بہیڑیے گرگ اور شیر جو تو دیکہتا ہے یہ سب چالیس روز میرے پدر شہید پر روتے ہین اور اوس جناب کے نعش کی چوکی دیا کیے ہین اور یہ پرندے اوس جناب پر روتے ہین اور اوس جنابکی نعش اقدس کو اپنے پرون سے چہپاتے ہین کہ جسم اقدس پر نور چشم بتول کے دہوپ نہ پڑنے پاوے کہ ناگاہ صدای واحسیناہ و وااماماہ کی دو طرف سے آنے لگی عرض کی بیٹے ای مولا یہ آواز رونیکی کسکی آتی ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ای بشیر جو آواز کہ داہنی طرف سے آتی ہے یہ آواز جناتکی ہے کہ میرے پدر عالیمقدار کے ماتم مین شب و روز روتے ہین اور جو آواز جانب چپ سے آتی ہے یہ انبیا اور حورین جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کے ساتھہ روتے ہین یہ فرماکے نعش اقدس امام پر تشریف لیگئے آہ عجب حال سے دیکہا اوس نور چشم رسول خدا کو کہ خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑے ہین دست اقدس بدن سے جدا ایک سمت پڑے ہین حضرت اس شکل سے نعش اقدس دیکہکے بہت روئے پہر دلکو سنبہالکے قبر کہودنے مین مشغول ہوئے تین کلنگ زمین پر مارے تہے کہ ایک قبر ظاہر ہوئی اور اوس مین ایک لوح تہی کہ اوس مین بخط جلی یہ لکہا تہا ھٰذَا قَبْرُ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ یعنی یہ قبر حسین پسر علی ابن ابی طالب کی ہے اور جب بیمار کربلا نے چاہا کہ اوس نور خدا کو قبر مین اوتارین دیکہا کہ دو ہاتہہ مشابہ بدستہای جناب فاطمہ قبر سے نمودار ہوئے اور آواز آئی کہ ای نور دیدہ حسین کے لا میرے نور دیدہ اور زینت آغوش کو کہ تا اوسے آغوش قبر مین سولاؤن پس اوس آفتاب امامت کو زیر زمین پنہان کرکے قبر کو طیار کیا تو خوب روئے اور سب اہلبیت رو رو کے جان کہونے لگے جناب زینب نے بال سر کے کہول دیے

اور جناب ام کلثوم قبر سی لپٹی تھین اور اس دل پر درد سی روتی تہین کہ کسیکو تاب سننے کی نہ تھی پس جناب امام زین العابدین نے خود صبر کرکے سبکو دلاسا دیا اور باقی شہدا کے دفن مین مشغول ہوئی جناب علی اکبر کو پائینتی پدر بزرگوار کے دفن کیا اور سب شہدا کو جہان جہان نشان تھی وہان دفن کیا تجسس نعش جناب عباس مین سوی فرات گئی دیکھا کہ نعش جناب عباس دست بریدہ کنارہ فرات پر پڑی ہی خوب روئی اور وہین اوس جناب کو دفن کیا پھر ڈھونڈا نعش حضرت حر کو تو پایا اوسی دور وہان سی اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایک روایت مین مذکور ہی کہ بعد شہادت جناب امام حسین آئی مادر حر اور لیجلی نعش اقدس حر کو اور کہتی تہی کہ ای فرزند ناحق تو نے اپنی جان دی حسین کے ساتہہ کہ ناگاہ وہ نعش بکرامت امام حسین اوٹھہ بیٹھی اور اوس ملعونہ کو اس بات کی جواب مین ایک پتھر اوٹھا کے مارا کہ وہ بیحیا جہنم واصل ہوئی پس حضرت حر کو امام نے وہین دفن کیا اور قبر اونکی مانگی بہی قریب ہی جو مشرف زیارت سی حضرت حر کی ہوتا ہی پہلی اوس ملعونہ کی قبر پر پتھر مارتا ہی پھر تشریف لائی امام قبر جناب امام حسین پر اور خیمہ برپا کرکر اوسمین ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینب قبر سی تین شبانہ روز لپٹی رویا کین اور قبر سی جدا نہوئین جب ہوشمین آئین تو خیال جناب سیدہ مین پکارین ای امان تمنی ہم غریبون کی کچہہ خبر نلی آہ اس امت جفا کار نے تین دن پانی تمہاری فرزند کو نہ دیا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے آکی پھوپھی کی خدمت مین عرض کی کہ ای عمہ شہادت پدر بزرگوار نے تو شادی دنیا کو ہمسے چھڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہی کہ اس قبر کو چھوڑکے جاؤن مگر وصیت اوس جناب کی ہی کہ روضہ رسول خدا پر جاؤن اور خبر شہادت سناؤن اور میری بابا نے یہ وصیت کی ہی کہ دوستون کو میری میرا سلام کہنا اور کہیو کہ مینی تمہاری لیے خشک گلا کٹوایا ہی جب آب سرد پیجیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرات یہ وصیت آخری امام کی کچھہ اونہین دوستون کے لیے نہین ہے بلکہ یہہ وصیت سب دوستونکے لیے ہے کہ تم سبکی شفاعت کے لیے تین دن کی پیاس مین گلا کٹایا ہی غرض جناب زینب نے کہا کہ ای فرزند تمہین وطن جانا مبارک ہو مجھے تو یہین رہنے دو حضرت نے عرض کی کہ ای عمہ بابا کی یہی وصیت ہی اور مین بہی تو امام واجب الاطاعت ہون جناب زینب ناچار اوٹھین اور قافلہ راہی مدینہ ہوا روایت

تیسویں فصل ثواب گریہ اور رہائی اہلبیت کی زندان سے اور آنا کربلا میں اور داخلہ مدینہ کا پھر گریہ امام زین العابدین قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَتْ مِنْ عَیْنَیْہِ وَلَوْ مِثْلُ رَاسِ الذُّبَابِ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا جسکی سامنے ذکر مصائب ہمارا ہووے اور ہمارا غم والم سنکر وہ رووے پس اگر اوسکی انکھوں سے بقدر سر مکس آنسو بہائے غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکے بخشتا ہے اگرچہ کثرت اوسکے گناہونکی مانند کف دریا کی ہووے وَعَنْہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی ثَلٰثِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور دوسری حدیث مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ذکر مصائب ہمارا کر کے رووے یا رلاوے تیس آدمیونکو خدا اوس پر بہشت واجب کرتا ہے وَمَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی عَشَرَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ بلکہ جو رووے یا رولاوے دس آدمیونکو خدا اوسپر بھی جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی وَاحِدًا فَلَہُ الْجَنَّۃُ بلکہ جو رووے یا رولاوے ایک شخص کو خدا اوسپر بھی بہشت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاکٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ بلکہ جسے رونا نہ آوے اور وہ صورت رونے والونکی بناوے خدا اوسپر بھی بہشت کو واجب کرتا ہے فَاِنَّ مَنْ لَّمْ یَحْزَنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا اور جو شخص ہماری مصیبت سنے اور دل بھی اوسکا محزون نہووے تو وہ شخص ہماری شیعون سے نہیں ہے فَاَیُّھَا الْاِخْوَانُ اَیُکُمْ یُذْکَرُ عِنْدَہٗ مَصَائِبُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلٰمُ وَلَا یَحْرِقُ قَلْبُہٗ وَلَا یَسِیْلُ دَمْعُہٗ پس فی الحقیقت اے برادران ایمانی کون ہے تم مین سے کہ بیان ہون اوس کے آگے مصیبتین جناب امام حسین علیہ السلام کی اور اوسکا دل نہ جلے اور درد مین نہ آوے اور اوسکی انکھون سے آنسو جاری نہون لِاَنَّہٗ وَقَعَ عَلَیْہِ الْمَصَائِبُ الَّتِیْ اِنْ وَقَعَتْ عَلَی الْجِبَالِ صَارَتْ کَالرَّمِیْمِ وَاِنْ وَقَعَتْ عَلَی الْاَیَّامِ صَارَتْ لَیَالِیَ اسواسطے کہ وہ مصیبتین اوس جناب پر پڑی ہین کہ اگر وہ مصیبتین پہاڑونپر پڑتین تو پہاڑ ٹکڑے ہو کے خاکستر ہوجاتے اور دنون پر پڑتین وہ مصیبتین تو وہ مثل شب تاریک کے ہوجاتے اور وہ مصیبتین پڑین تمہارے آقا پر کہ کوئی شمار نہین کرسکتا وَمِنْھَا اَنَّہٗ قُتِلَ بَیْنَ یَدَیْہِ اَصْحَابُہٗ وَاَقْرِبَاؤُہٗ حَتّٰی ذُبِحَ فِیْ حِجْرِہٖ طِفْلُہُ الرَّضِیْعُ عَطْشَانًا اون مصیبتون مین سے ایک یہ مصیبت ہے کہ قتل ہوئے

سامنے اوس جناب کے سب بھائی اور بھتیجے اور فرزند یہان تک کہ گود مین اوس جناب کی تین دنکا پیاسا
بچہ شہید ہوا کہ یہ ظلم ابتدای خلقت سے کسی پر نہین ہوا وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَارَةً يَنُوحُ عَلَيْهِمْ وَ
تَارَةً يُفَكِّرُ عَلَى مَا يَقَعُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ اور اوس جناب کا یہ حال تہا کہ نرغہ اشقیا مین گہرے ہوئے
کبہی تو روتے تہے نعش اقربا پر اور کبہی فکر کرتے تہے اور خیال کرتے تہے اون مصیبتون کا کہ جو بعد اونکے جناب زینب و
ام کلثوم و سکینہ اور امام زین العابدین پر پڑنے والی تہین حَتّٰى ذُبِحَ عَطْشَانًا كَمَا ذُبِحَ الْكَبْشُ تا آنکہ
اوس جناب پر بہی کسی نے رحم نکہایا اور تین دنکا بہوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی کے ذبح کر ڈالا وَجِسْمُهُ
عَلَى الْأَرْضِ وَرَأْسُهُ عَلَى السِّنَانِ يُهْدٰى جسم اقدس تو اوس جناب کا ریگ گرم پر پڑا رہا اور
سر اقدس اونکا نیزے پر چڑہا کے یزید شراب خوار کے لیے ہدیہ گیا وَقَدْ بَكَتِ السَّمَاءُ عَلٰى غُرْبَتِهِ أَرْبَعِيْنَ
صَبَاحًا بِالدَّمِ اور آسمان روئے اوس جناب کی غربت پر چالیس صباح خون کے آنسوون سے وَإِنَّ
الْأَرْضَ بَكَتْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صباح سیاہی
اور آفتاب کو چالیس روز گہن لگا رہا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور دریا جوش مین آئے وَالْمَلَائِكَةُ
بَكَتْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور فرشتے روئے اوس امام مظلوم تشنہ لب پے چالیس صباح
اور جناب امام زین العابدین تمام عمر روتے رہے اور جب نام پدر بزرگوار کا لیتے تہے ایسا روتے تہے کہ ریش مبارک
آنسوون سے تر ہو جاتی تہی جابر ابن حارث سے منقول ہے کہ گیا مین خدمت امام زین العابدین علیہ السلام
مین اور جا کے سلام کیا مین نے اور حضرت نے جواب سلام دیا وَرَأَيْتُهُ يَتَأَلَّمُ مِنَ الْأَلَمِ و دیکہا مین نے
کہ حضرت آہ آہ کرتے ہین عرض کی مین نے اے مولا یہ کیا حال ہے آپ کا کہل گئے ہین رخسارے اور رنگ اقدس
زرد ہے اور اونکا دل تنگ ہے قَالَ نَعَمْ يَا جَابِرُ لِمَا نَزَلَ بِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَوْ كُنَّا مِنَ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ
وَالْحُبُوشِ مَا فُعِلَ بِنَا مِنْ قَتْلِ رِجَالِنَا وَسَبْيِ نِسَاءِنَا وَأَيْتَامِ أَطْفَالِنَا وَنَهْبِ أَمْوَالِنَا وَ
هَتْكِ حُرْمَتِنَا حضرت نے فرمایا ہان اے جابر جو بلائین ہم اہل بیت پر پڑین اگر ہم ترک و دیلم یا اہل
حبش سے ہوتے تو بہی اس امت کو یہ لازم نہ تہا کہ ہمارے ساتہہ یہہ سلوک کرتے کہ ہمارے عزیزون کو قتل
کیا او سپہ اکتفا نکی ہماری عورتونکو اسیر کیا اور لڑکونکو ہمارے یتیم کیا فواللّٰہ لو لم نکن من حتّے

الرَّسُوْلِ وَاَهْلِ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَكُنَّا ضَيَّعْنَا الْاِسْلَامَ بِمَا فَعَلُوْا بِنَا
هٰذَا الْفِعَالِ قسم ہے خدا کی اے جابر اگر ہم اولاد رسولؐ اور اہل بیت نبیؑ نہوتے اور اسلام کو بھی ضایع
کیا ہوتا تو بھی ظالمونکو یہ لازم نہ تھا کہ اسقدر ہمپر ظلم و ستم کرتے یہ فرماکے آنکھون سے آنسو جاری کیے اور آواز
گریہ گلوگیر ہوئی اور کچھہ کلام کیا کہ میری سمجھہ مین نہ آیا عرض کی مین نے یا ابن رسول اللہ کیا فرمایا آپنے
کہ مین نہ سمجھا حضرت نے فرمایا کیا سبب ہے کہ تو نہ سمجھا اے جابر وَاللّٰهِ لَوْلَمْ يَسِرْ اَبِيْ اِلَى الْعِرَاقِ لَمْ يَذَرْهُ
يَزِيْدُ فِيْ دَارِهٖ وَلَا فِيْ حَرَمِ جَدِّهٖ وَلَا فِيْ مَكَّةَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا قسم ہے خدا کی اگر میرے بابا
سفر غربت کو نہ اختیار کرتے اور سوے عراق نہ آتے تو بھی یزید اونہین مدینے مین چین نہ دیتا اور نہ مکے مین
رہنے دیتا بلکہ وہ جناب کہین آرام نہ پاتے چنانچہ مین نے بگوش خود سنا ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا وقت
وداع اہل وطن کہ اگر مین سوراخ مورچہ دمار مین چھپون تو بھی یزید مجھے شہید کیے آرام نہ لینے دیگا
یہ عداوتین اون منافقون کے دلون مین روز احد و بدر سے تھین کہ دل اونکے مثل آب دیگ کے جوش
مارتے تھے پس حضرات فی الحقیقت ایسی ہی صدمات جان گزا جناب امام زین العابدین نے اوٹھائے
کہ اونکا بیان نہین ہو سکتا ازان جملہ سب سے زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تھی چنانچہ
کسینے پوچھا جناب امام زین العابدینؑ سے کہ آپ پر سب سے زیادہ مصیبت کہان پڑی تھی قَالَ
اَلشَّامُ اَلشَّامُ اَلشَّامُ حضرت نے تین بار فرمایا شام مین شام مین شام مین چنانچہ فاطمہ دختر
جناب امیر سے منقول ہے کہ اونھون نے فرمایا ثُمَّ يَزِيْدُ اَمَرَ بِنِسَاءِ الْحُسَيْنِ فَحُبِسْنَ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ
فِيْ مَحْبَسٍ لَا يُكِنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قُرٍّ حَتّٰى اقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ یعنی جب ہمین شام مین پیش
یزید لیگئے تو اوس شقی نے حکم دیا قید کا پس سب دختران جناب فاطمہ و جناب امیرؑ مع جناب امام زین العابدین
کے ایسے قید خانے مین قید ہوئین کہ جس مین دنکو دھوپ مین جلتی تھین اور شب کو اوس مین بھیگتی تھین
کہ اوس کے صدمے سے چہرہ دن کے پوست و تر گئے تھے اور صورتین متغیر ہو گئی تھین قَالَ اَبُوْ مِخْنَفٍ لَمَّا مَضٰى
عَلٰى نِسَاءِ الْحُسَيْنِ وَذَرَارِيْهِ فِي السِّجْنِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَضَاقَتْ صُدُوْرُهُمْ دَعَاهُمْ
يَزِيْدُ يَوْمًا وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْمُقَامَ بِدِمَشْقَ ابو مخنف کہتا ہے کہ جب ذریت امام حسینؑ کو

چھہ مہینے قید مین گذری اور سینے اونکی زحمت قید سی تنگ ہوئی تو یزید نی بلاکر اونہین دمشق مین رہنی کی
تکلیف دی اونہون نی انکار کیا اور کہا ہمین مدینے بہیج دی پس یزید نی نعمان بشیر کو طیاری سفر کا
حکم دیا پہر جناب امام زین العابدینؑ کو بلاکی ازراہ مکاری کی یون کہنی لگا خدا برا کری ابن مرجانہ کا کہ اوسنی
حسینؑ سے یہ سلوک کیا واللہ اگر مین ہوتا تو جو حسین ابن علیؑ مانگتی وہ مین دیتا اور اون سی اس بلا کو دفع
کرتا اگرچہ موجب میری ہلاک بعض فرزند کا بہی ہوتا مگر جو مشیت خدا مین تہا وہ ہوا پس جو حوائج ضروری
ہون وہ مجہی لکہ بہیجو تا مین اوسی برلاؤن فَقَالَ قَاضِي حَوَائِجِي وَجَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ رَبُّ
الْعَالَمِينَ حضرت نی فرمایا قاضی حوائج میرا اور سب مخلوقات کا تو خدا ہی وَلٰكِنْ اِنْ كُنْتَ
مُصِرًّا عَلٰى ذٰلِكَ فَالْاَوَّلُ اَنْ تُرِيَنِيْ وَجْهَ سَيِّدِيْ وَوَالِدِيْ فَاَزُوْرُهُ وَاُوَدِّعُهُ
اور اگر مصر ہی تو کہ مین تجہسی کچہہ کہون تو پہلی حاجت میری یہی ہی کہ میری پدر غریب سید بیکس امام حسینؑ کا
سر مجہی دکہا دی کہ مین اوسکی زیارت کرلون اور اوسی وداع کرلون اور دوسری حاجت یہ ہی کہ ہمارا جو
اسباب لٹ گیا ہی وہ منگا دی اور تیسری حاجت یہ ہی کہ اگر تیری قتل کا ارادہ ہو تو میری پہوپہیون اور بہنون کو ساتہہ
کسی مرد معتبر کو کر تا رسول خدا کی روضی تک اونہین پہونچا دی پس یزید بولا کہ قتل کو تمہاری مین نی
معاف کیا اَمَّا وَجْهُ اَبِيْكَ فَلَنْ تَرَاهُ مگر اپنی باپ کا سر تو اب کبہی نہ دیکہو گی اور نہ کہا یا اوس لعین نی
سر اقدس امام غریب امام زین العابدینؑ کو پس ہمراہ بشیر قافلہ اہل حرم کو لیکر روانہ مدینہ ہوئی جب
عراق مین پہونچی تو اہلبیت نی کہا ہمین کربلا سی لیچل تا ہم اپنی سید اور آقا کی زیارت کرلین پس بشیر موجب
ارشاد کی سوی کربلا چلا تا آنکہ موافق بعض روایت کی بیسوین تاریخ صفر کو داخل کربلا ہوئی فَوَجَدُوْا
هُنَاكَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ وَجَمَاعَةً مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ پس وہان جابر کو باجماعت
بنی ہاشم پایا پس عجب طرح کا شور و نوحہ برپا کیا اور اونکی آواز گریہ سنکی عورات گرد و نواح کی جمع ہوئین
اور نوحہ و شیون مین شریک ہوئین جناب کلبی سی منقول ہی ہمنی پوچہا وہانکی گچ کارون سی کہ کون روتا تہا
قبر امام غریب پر اونہون نی نقل کی کہ جب ہم مقتل امام کیطرف سی نکلتے تہی رات کو فَنَسْمَعُ الْجِنَّ
يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ پس سنتی تہی آواز گریہ جنات کہ وہ روتی تہی اور یہ مرثیہ امام مظلوم پر پڑہتے تہی

شعر مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِیْنَهٗ ۔ فَلَهٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ یعنی رسول خدا حسین کی پیشانی کو پیار سے
مس کرتے تھے اور بوسے لیتے تھے اس سے نور رخسارون پر حسین کے ہویدا ہوا اور وہ ایسے امام تھے شعر اَبَوَاهُ
مِنْ اَعْلَی الْقُرَیْشِ ۔ وَجَدُّهٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ کہ پدر و مادر حسین بزرگان قریش سے تھے جدا ونکے فخر
کائنات تھے اور ظالمون نے ایسے بزرگ کو مثل گوسفند قربانی کے پس گردن سے ذبح کیا غرض کہ جب تین
شبانہ روز ماتم قبر حسین پر برپا رکھا پھر وہان سے قافلہ نے سوے مدینہ کوچ کیا پس جب قریب مدینے کے
پہونچے تو ایک جا خیمہ نصب کر کے اہلبیت کو اوسمین اوتارا اور بشیر سے ارشاد کیا کہ اے بشیر خدا رحم کرے
تیرے باپ کو کہ وہ شاعر تھا آیا تو بھی کچھ پیشہ پدر سے بہرہ رکھتا ہے قُلْتُ بَلٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ
لَشَاعِرٌ عرض کی مین نے ہان مین بھی شاعر ہون جو حکم ہو وہ بجا لاؤن فرمایا حضرت نے کہ جا کے اہل مدینہ کو
میرے آنے کی خبر کر دے مین نے عرض کی بچشم اور اوٹھا مین اور گھوڑے پر سوار ہو کے داخل مدینہ ہوا جب
مسجد رسول خدا کی دکھائی دی تو زمانہ رسول خدا کا اور رہنا امام حسین علیہ السلام کا مجھکو یاد آیا طاقت
ضبط کی نرہی اور بیساختہ مین نے رونا شروع کیا اور یہ مرثیہ مین نے رو رو کے پڑہنا شروع کیا مرثیہ
یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ بِهَا ۔ قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَاَدْمُعِیْ مِدْرَارٌ اے اہل مدینہ کیا
آرام سے گھرون مین اپنے بیٹھے ہو مدینہ ویران ہوا اور قابل رہنے کے نہین رہا کہ وارث مدینہ فرزند رسولخدا
جگر گوشہ بتول کو ظالمون نے تین دنکا پیاسا ذبح کیا اور بیقصور قتل کیا اوس مصیبت کے خیال سے
آنسو میرے جاری ہین شعر اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِکَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ ۔ وَالرَّاْسُ مِنْهُ عَلَی الْقَنَاةِ یُدَارُ وہ مصیبت
پڑی اوس جناب پر کہ جسکے بیان سے دل ٹکڑے ہوتا ہے کہ وہ جسم حسین جو آغوش مین زہرا کی پلا اور
زبان رسول خدا سے نشو و نما ہوا جلتی ریت پر کربلا کی خاک و خون مین غلطان پڑا رہا اور سر اقدس
اوس جناب کا نیزے پر رکھ کے شہر بشہر پھرایا گیا اور پھر کہا مین نے کہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی
پھوپھیون اور بہنون کو لیکے آئے ہین اور فلانی جا اوترے ہین قَالَ فَمَا بَقِیَتْ فِی الْمَدِیْنَةِ مُخَدَّرَةٌ
وَلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا وَبَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ مَکْشُوْفَةً شُعُوْرُهُنَّ مُخَمَّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ
خُدُوْدَهُنَّ یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ جو ہین یہ آواز میری اہل مدینہ نے سنی سب عورات پردہ نشین

بیتاب ہوکر گہرون سے باہر نکل آئین اس شکل سے کہ بال سرون کے کہلے ہوے تہے چہرے نوچتی تہین اور رخسارون پر
طمانچے مارتی تہین اور بے اختیار روتی تہین کہ کسیکو مین نے مثل اوس روز کے روتا نہین دیکہا اور سب مجہے
چہوڑکے وہین دوڑتین پس مین نے گہوڑے کو کوڑا کیا کہ تا جاکر انسے قبل خیمہ تک پہونچون مگر ساری بہیڑ کے راہ بند تہی
تا آنکہ گہوڑے سے اوترکر خیمہ تک پہونچا اور جناب امام زین العابدین خیمے مین تہے فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ
يَمْسَحُ بِهَا دُمُوعَهُ پس حضرت تشریف باہر لائے اور ہاتہ مین رومال تہا اوس سے آنسو پونچہتے تہے پس
خادم نے کرسی بچہائی حضرت بیٹہے مگر حضرت کو رونے سے افاقہ نہ تہا اور آدمی مدینے کے حضرت کو پرسا دیتے تہے
اور مدینے کی عورتین اور مرد بے اختیار روتے تہے اور صدای ہای ہای بلند تہی پس حضرت نے اشارہ کیا کہ چپ رہو
سب خاموش ہوے بعد ازان حضرت حمد وثنای الہی بجالائے اور پہر فرمایا نَحْمَدُهُ عَلٰى عَظَائِمِ الْأُمُورِ وَفَجَائِعِ
الدُّهُورِ وَأَلَمِ الْفَجَائِعِ وَمَضَاضَةِ اللَّوَاذِعِ وَجَلِيلِ الرُّزْءِ حمد کرتا ہون مین خدا کی کارہای عظیم
اور مصیبت ہای زمانہ پر اور محنت دردآورندہ اور ماتم ہای صبر شکن پر اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ وَلَهُ
الْحَمْدُ ابْتَلَانَا بِمَصَائِبَ جَلِيلَةٍ وَثُلْمَةٍ فِي الْإِسْلَامِ عَظِيمَةٍ اے گروہ مردم حمد ہے واسطے خدا کے
کہ مبتلا کیا ہمین مصیبتون جلیل سے اور دین اسلام مین رخنہ عظیم پڑا قُتِلَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ وَ
عِتْرَتُهُ وَسُبِيَ نِسَاؤُهُ وَدِيرَ بِرَأْسِهِ فِي الْبُلْدَانِ اے اہل مدینہ وہ مصیبتین یہ ہین کہ شہید ہوئے
میرے پدر بزرگوار ابو عبد اللہ الحسین اور عترت اونکی اور قید ہوئین عورتین اونکی اور سر اونکا شہر بشہر پہرایا گیا
اور یہ وہ مصیبت عظیم ہے کہ اپنا مثل نہین رکہتی اَيُّهَا النَّاسُ فَأَيُّ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَسُرُّونَ بَعْدَ
قَتْلِهِ ایہا الناس کون بشر ہے ایسا تم مین سے کہ وہ مسرور ہوگا بعد قتل ہونے جناب امام حسین کے
أَيَّةُ عَيْنٍ مِنْكُمْ تَحْبِسُ دَمْعَهَا اور کون چشم ہے کہ سیلاب اشک کو ضبط کریگی اور آنسو بہانے مین بخل
کریگی فرزند رسول خدا پر فَلَقَدْ بَكَتِ السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِهِ وَبَكَتِ الْبِحَارُ بِأَمْوَاجِهَا وَالسَّمٰوَاتُ
بِأَرْكَانِهَا بتحقیق کہ وہ مصیبت ہے کہ روئے اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روئے امام تشنہ لب
کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روئے اوس امام مظلوم پر سب مخلوقات خدا وَالْأَشْجَارُ بِأَغْصَانِهَا
وَالْحِيتَانُ فِي لُجَجِ الْبِحَارِ اور درخت روئے اوس جناب پر شاخون سے یعنی درختون کی شاخون سے

خون جاری ہوا اور ملائکہ مقرب اور اہل آسمان سب روے اَیُّھَا النَّاسُ اَیُّ قَلْبٍ لَا یَصْدَعُ لِقَتْلِہٖ ایہا الناس کون سا دل ہے کہ مصیبت جناب سید الشہدا مین شگافتہ نہوا ہو اَمْ اَیُّ فُؤَادٍ لَا یَحِنُّ لَہٗ اور کون سا سینہ ہے کہ ماتم مین امام غریب و مظلوم کی مجروح نہوے وَاَمْ اَیُّ سَمْعٍ یَسْمَعُ ھٰذِہِ الثُّلْمَۃَ فِی الْاِسْلَامِ اور کونسا گوش ہے کہ ایسی مصیبت کو سنکے کہ رخنہ دین اسلام مین پڑا ہی نہ روے اَیُّھَا النَّاسُ اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِیْنَ شَاسِعِیْنَ عَنِ الْاَبْصَارِ کَاَنَّنَا اَوْلَادُ التُّرْکِ وَکَابُلَ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ اِجْتَرَمْنَاہُ ایہا الناس تمہین خبر ہے کہ ہمین کیا کیا ذلتین پہنچی ہین امت رسول خدا کے ہاتھ سے کہ گویا ہم اولاد ترک اور کابل سے تھے اور ہمکو اذیتین دین اور ہمکو قید کیا بغیر اسکے کہ ہمنے کوئی جرم و قصور کیا ہو وَلَا ثُلْمَۃً فِی الْاِسْلَامِ ثَلَمْنَاہُ اور نہ کوئی ہمنے دین اسلام مین رخنہ ڈالا تھا کہ جسکی عوض مین ہمسے یہ سلوک کیا واللہ اگر پیغمبر خدا انہین ہماری ایذا دہی کی وصیت کرتے تو بھی وہ لوگ ہمین اس سے زیادہ آزار نہ دیسکتے پس ایسی مصیبتین جناب امام زین العابدین نے اوٹھائین کہ تمام عمر رویا کیے اور اس بیتابی سے روتے تھے کہ جو دیکھتا تھا حضرت کو وہ بھی رونے لگتا تھا عَسَا اَکَلَ لَحْمَ رَاسِیِ ضَانٍ اَبَدًا اور تمام عمر کلہ گوسفند نکھایا جب سے سر اقدس امام حسین کو زیر تخت یزید دیکھا اور جب خادم پانی سامنے لاتا تھا اس قدر روتے تھے کہ وہ پانی سب آنسوون سے مخلوط ہو جاتا تھا تا آنکہ ایک روز کسینے عرض کیا کہ یا مولا کب تک روئیگا قَالَ یَا قَوْمِ اِنَّ یَعْقُوْبَ النَّبِیَّ فَقَدَ سِبْطًا مِّنْ اَوْلَادِہِ الْاِثْنَیْ عَشَرَ فَبَکٰی عَلَیْہِ حَتّٰی ابْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ وَھُوَ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا حضرت نے فرمایا اے قوم مجھے رونے سے منع کرتے ہو اے قوم یعقوب پیغمبر کے بارہ بیٹون مین سے ایک بیٹا گم ہوا تھا اوسپر اتنا روے کہ آنکھین سفید ہوگئین حال آنکہ وہ جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہے اور مین نے تو اپنی آنکھون سے دیکھا اٹھارہ عزیزونکو کہ اونکا نظیر نہ تھا روے زمین پر تین دنکی بھوک پیاس سے ایک ساعت مین قتل ہوے واللہ اونکا غم میرے دل سے نجائیگا اور اون کی نعشہاے خون آلودہ گلو بریدہ مجھے نہ بھولینگی پھر فرماتے تھے وَاکَرْبَاہُ لِکَرْبِکَ یَا اَبَتَاہُ وَاَسَفَاہُ لِقَتْلِکَ یَا اَبَتَاہُ افسوس تمہاری مصیبتون پر اے بابا افسوس تمہاری بھوک پیاس شہید ہونے پر اے بابا افسوس تمہاری بیکسی پر یہ فرماکے بہت روئے اور فرمایا قتیل

اِبْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَطْشَانًا وَاَنَا اٰکُلُ الزَّادَ وَاَشْرَبُ الْمَآءَ افسوس شہید ہوا فرزند رسول خدا پیاسا
اور مین کہانا کہاتا ہون اور پانی پیتا ہون پہر اتنا روتی تہی کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوجاتی تہی تہوڑا
کہاتی تہی اور شکر خدا بہت بجالاتی تہی اور عبادت خدا مین مشغول ہوتی تہی اور چالیس حج حضرت نے کئے کبہی
اونٹ کو کوڑا نہ مارا منقول ہے کہ ایک روز جناب امام زین العابدین نے کوڑا اوٹہایا اونٹ کے مارنیکو اور کہہ
خیال کرکے کوڑیکو ہاتہہ سے پہینک دیا اور فرمایا لَوْ لَا الْقِصَاصُ لَضَرَبْتُہٗ آہ کیا مارون اس بیزبان کو
کہ مجہے قصاص کا خوف ہے افسوس اسیر رحیم و خداترس کو ظالمون نے راہ شام مین تازیانے مارے روایت
ہفتادم فضائل اہلبیت اور نصف حسنات بخشنا اہلبیت کا شیعون کو اور
آنا معصومون کا وقت مرگ بہمراہ رسول خدا اہل بیت کو دیکہہ کر اور بیان
مصیبت اور حال قبر جناب امام حسین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَعْرِفَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَمَانٌ مِّنَ
الْعَذَابِ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا پہچاننا حق اہل بیت رسول خدا کا باعث برات
آتش جہنم ہے اور دوستی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا اور جو مرے محبت اہلبیت رسول خدا پر وہ شہید مرتا ہے اگرچہ اپنے بستر خواب پر
مرے اور کتاب بشائر المصطفے مین مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا خانہ جناب امیر مین شادان
و فرحان داخل ہوے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ جناب امیر و جناب فاطمہ اور
حسنین اوٹہہ کہڑے ہوے اور آداب سلام بجالائے پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیٹہے اور اون سب بزرگوارون کو ہنس کے فرمایا کہ تم بہی بیٹہو بموجب فرمان واجب الاذعان سب
برگزیدگان خدا بیٹہہ گئے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُکَ اَقْبَلْتَ
عَلٰی مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ مینے آپکو ایسا شاد و خورم اپنے پاس تشریف لاتے
نہین دیکہا جیسا آپکو آج شاد دیکہتا ہون حضرت نے فرمایا اے علی آیا چاہتے ہو تم جس خوشخبری نے مجہے شاد کیا ہے
اوس سے تمہین بہی آگاہ کرون قَالَ نَعَمْ رُوْحِیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

عرض کی جناب امیرؑ نے بیان کیجئے اوس بشارت کو اے رسول خدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا
حضرت نے کہ آئے جبرئیل اور کہا مجھسے جانب پروردگار سے بعد تحفہ سلام کے کہ بشارت دو علی کو اسبات کی
کہ جتنے شیعہ تمہارے ہین خواہ صالح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہونگے یہہ خبر فرحت اثر سنکے جناب امیرؑ
مارے خوشی کے سجدہ شکر مین گئے اور بعد سجدے کے دونون ہاتھہ سوے آسمان اوٹھائے وَقَالَ اِنِّیْ اُشْہِدُ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِیْعَتِیْ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ اور عرض کی یا رسول اللہ مین خدا کو
اور آپکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے نصف حسنات اپنی اپنے شیعون کو بخشی کَذٰلِکَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا
السَّلَامُ جب جناب فاطمہؑ نے یہ کلام سنا تو بولین اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھی
آپکو شاہد کرتی ہون کہ مین نے بھی نصف حسنات ابوالحسنؑ کے شیعونکو بخشے جناب امام حسنؑ نے عرض کی
اے نانا مین بھی آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے بھی اپنی نصف حسنات اپنے پدر بزرگوار کے شیعون کو بخشے جناب
امام حسینؑ نے فرمایا اے جد عالی وقار مین بھی آپکو شاہد کرتا ہون کہ مین نے بھی نصف حسنات اپنے اپنے
پدر نامدار کے شیعیان گنہگار کو بخشی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَہْلَبَیْتِیْ
مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ جب رسول خدا نے یہ سخاوت اپنے اہل بیت کی ملاحظہ کی فرمایا کہ اے
اہل بیت میرے تم مجھسے کریم تر نہین ہو جب تمنے یہہ احسان شیعون پر کیا سنو مین بھی اپنے خدا کو
گواہ کرتا ہون کہ مین نے بھی اپنی نصف حسنات شیعیان علیؑ ابن ابیطالبؑ کو بخشی کہ ناگاہ صدائے
خداوند غفار جانب آسمان سے یون آئی یَا اَہْلَ الْبَیْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ اے اہل بیت تم مجھسے
زیادہ کریم نہین ہو جب تمنے شیعیان علیؑ پر یہہ احسان کیا تو سنو میرا احسان شیعیان علیؑ ابن
ابیطالبؑ پر اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِیْعَۃِ عَلِیٍّ وَمُحِبِّیْہِ ذُنُوْبَہُمْ جَمِیْعًا بتحقیق کہ مینے بھی علی کے
شیعونکے اور دوستونکے سب گناہ بخشے حضرات آقا تمہارے تمپر نہایت مہربان ہین چنانچہ جناب
رسول خدا نے فرمایا حُبِّیْ وَحُبُّ اَہْلِبَیْتِیْ نَافِعٌ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ دوستی میری اور میرے اہل البیت کی
نفع بخشتی ہے سات جا پر ایک تو وقت مرگ اور دوسرے قبر مین اور تیسرے وقت نشور اور چوتھے وقت
نامہ عمل کے اور پانچوین وقت حساب اور چھٹے پیش میزان اور ساتوین نزدیک صراط کے چنانچہ جناب

صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب وقت مرگ ہمارے شیعہ کا قریب آتا ہے تو ملک الموت اوسوا اشارہ
کرتا ہے اُنْظُرْ اِلٰی یَمِیْنِکَ کہ اے مومن دیکھہ تو داہنی طرف فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ
وَالْحَسَنَیْنِ جب داہنی طرف دیکھتا ہے تو پاتا ہے رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن مجتبی اور
حسین شہید کربلا کو کہ پاس اوسکے موجود ہین اور جناب امیر فرماتے ہین اے ملک الموت اسکے قبض روح
مین آسانی کرنا کہ یہہ ہمارا دوست ہے اور جب قبر مین اوسے دفن کرتے ہین تو وہان بھی جناب امیر اوسکی
کو آتے ہین اور اوسے خوف سے بچاتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ نکیرین سونگھتے ہین سینہ مومن کا قبر مین
اور کہتا ہے ایک دوسرے سے کہ نہ چھین کرو اس مومن کو کہ اسکے سینے سے بوے محبت اہلبیت رسول خدا آتی ہے
اور خداوند عالم محبت جناب امیر سے قبر کو شیعہ کی مانند ایک کیاری بہشت کی کر دیتا ہے اور روز قیامت کو
تاج بادشاہی رکھکے آئیگا اور منہ اوسکا مثل چودھوین رات کے چاند کی ہوگا اور کتاب خرایج مین مرقوم ہے
کہ ہر شیعہ کے ہاتھہ مین فرشتے ایک ایک برگ طوبی دینگے کہ وہ پتے روز عقد جناب فاطمہ جمع کیے گئے ہین اور
اونپر لوسے برات آتش دوزخ لکھی ہوگی فِی الْاَمَالِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ
جَالِسًا ذَاتَ یَوْمٍ اِذَا اَقْبَلَ الْحَسَنُ اور کتاب امالی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز جناب
رسول خدا تشریف رکھتے تھے کہ جناب امام حسن تشریف لائے جو ہین امام حسن کو جناب رسول خدا نے
آتے دیکھا رونے لگے ثُمَّ قَالَ اِلَیَّ اِلَیَّ یَا بُنَیَّ اور رو رو کے فرمایا اے فرزند میرے آ اور انہین اپنے زانوے راست
پر بٹھا لیا پھر تشریف لائے امام حسین اونہین بھی دیکھکے حضرت روئے اور بلاکے زانوے چپ پر بٹھایا ثُمَّ
اَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ فَلَمَّا رَاٰھَا بَکٰی ثُمَّ قَالَ اِلَیَّ اِلَیَّ یَا بُنَیَّۃُ پھر تشریف لائین جناب فاطمہ اونہین بھی دیکھکر رسول خدا روئے اور
اور بلاکے سامنے بٹھایا پھر تشریف لائے جناب امیر علیہ السلام حضرت اونہین بھی دیکھکر رونے لگے اور بلاکے سامنے بٹھایا داہنی طرف
اپنے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللّٰہِ مَا تَرٰی وَاحِدًا مِنْ ھٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا بَکَیْتَ اَوَمَا فِیْھِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْیَتِہٖ یعنی
رسول خدا آپ سبکو دیکھہ کر روئے آیا آپ کے اہلبیت مین ایسا نہین کوئی کہ آپکی باعث سرور کا ہو دیکہ
حضرت نے فرمایا قسم مجھے اوس شخص کی کہ جسنے مجھے مبعوث کیا برسالت اور برگزیدہ کیا مجھے اِنِّیْ وَ
اِیَّاھُمْ لَاَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللّٰہِ کہ مین اور یہہ اہلبیت میرے ہر آئینہ بزرگترین خلق ہین نزدیک خدا کے

مین رویا ہون انکی مصیبتون پر جو انپر ہوویگی پس یہہ بھائی میرا علی ابن ابیطالب صاحب نشان ہے میرا دنیا و آخرت مین اور وصی و خلیفہ ہی میرا بعد میرے اور سامنے میرے اور صاحب حوض کوثر اور مالک شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہی اور امام ہر مومن کا ہی دوست اسکا میرا دوست ہے اور دشمن اسکا میرا دشمن ہی اس کی دوستی کے باعث امت میری رحم کی جائیگی اور اسکی دشمنی سے لعنت کی جائیگی یعنی رحمت خدا سے دور ہوگی اِنِّی بَکَیْتُ حِیْنَ اَقْبَلَ لِاَنِّی ذَکَرْتُ غَدْرَ الْاُمَّۃِ بِہٖ بَعْدِیْ مین رویا اسے آتے دیکھہ کے کہ مجھے یاد آیا غدر و عداوت امت کا ساتھہ اس کے بعد میرے تا آنکہ اوٹھاوینگے اور محروم رکھینگے اسکی جگہہ سے اسے یہہ رنج و مصائب مین رہیگا تا آنکہ ایک شقی ماہ رمضان مین اسکے سر پر تلوار ماریگا اور شہید کریگا اور یہہ بیٹی میری فاطمہ سیدۃ النسا اولین و آخرین ہی اور پارہ جگر اور روشنی چشم اور میوہ دل میری ہی اور جب یہہ محراب عبادت مین کہڑی ہوتی ہے سامنے خدا کے تو نور اسکا فرشتون پر یون ظاہر ہوتا ہی جیسے اہل زمین پر نور ستارونکا ظاہر ہوتا ہی خداوند عالم فرماتا ہی ملائکہ میرے اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمَتِیْ فَاطِمَۃَ دیکھو کنیز خاص میری فاطمہ کو کہ سیدہ ہی میری کنیزونکی کہ کیسی بہجوم قلب سی عبادت مین میری حاضر ہی اور خوف سی میرے اعضا اسکے کانپتے ہین آتش سے کم اِنِّیْ قَدْ اٰمَنْتُ شِیْعَتَہَا مِنَ النَّارِ گواہ کرتا ہون تمہین کہ مین نے امان دی شیعونکو فاطمہ کی آتش جہنم سے مین رویا اسی دیکھہ کے کہ مجھے یاد آئے وہ مصائب اس کی جو بعد میرے اسپر ہونگی کَاَنِّیْ بِہَا وَ قَدْ دَخَلُوْا فِیْ بَیْتِہَا گویا مین اسکے ساتھہ ہون جسوقت اسکے گہر مین لعین گہس آوینگے اور ہتک حرمت کرینگے اور اسکے حق کو غصب کرینگے اور اسی میراث سی منع کرینگے وَ کَسَرَ جَنْبَہَا وَاَسْقَطَ جَنِیْنَہَا اور ایک شقی مجروح کریگا اسکی پہلو کو کہ ساقط ہوجاویگا حمل اس کا وَہِیَ تُنَادِیْ یَا اَبَتَاہُ فَلَا تُجَابُ وَتَسْتَغِیْثُ وَلَا تُغَاثُ اور وہ فریاد وا ابتاہ کرتی ہوگی اور کوئی اوس کو جواب نہ دیگا اور وہ فریاد کرتی ہوگی اور کوئی اوسکی فریاد کو نہین پہنچیگا اور جب دیکھا مین نے حسنین کو تو رویا اس لیے کہ یہہ تو سید جوانان اہل جنت ہین اور حکم ان کا حکم میرا ہی اور قول انکا قول میرا ہی ان کو اس

ظلم و ستم سے شہید کرینگے یعنی حسینؑ کو تو زہر ستم پلاکر شہید کرینگے کہ اسپر ملائکہ زمین و آسمان روئینگے اور حسینؑ کو میری قبر سے چھڑائینگے اور مدینہ سے نکالینگے فَاَضُمُّهٗ فِی مَنَامِی اِلٰی صَدْرِیْ پس میں اوسے خواب میں چھاتی سے لگاؤنگا اور حکم کرونگا اوسے مدینے سے جانیکا اور یہ جائیگا اپنی مقتل کیطرف کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَقَدْ رُمِیَ بِسَهْمٍ فَخَرَّ عَنْ فَرَسِهٖ صَرِیْعًا گویا میں اپنے پارہ جگر کو دیکھتا ہوں کہ ایک تیر ایسا لگا کہ اوسکے صدمے سے زمین پر گرکر لوٹتا ہے ثُمَّ یُذْبَحُ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ اور اوسی حال میں ذبح کیا جائیگا یہہ مثل گوسفند ثُمَّ بَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ وَبَکٰی مَنْ حَوَالَهٗ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالضَّجِیْجِ یہ فرماکر رسول خدا خوب روئے اور سب اصحاب رونے لگے تا آنکہ آواز نوحہ و شیون بلند ہوئی اور حضرت فرماتے تھے خداوندا میں تجھسے شکایت کرتا ہوں اون جور و ستم کی جو میرے اہلبیت پر ہونگے حضرات فی الحقیقت وہ مصیبت پڑی اہلبیت پر کہ اونکی مصیبت پر چرند اور پرند روئے وَمِنْ مَصَائِبِهِمْ کَانَتْ قُبُوْرُهُمْ شَتّٰی اور ایک مصیبتوں سے اہلبیت کی یہ مصیبت ہے کہ ظلم اعدا سے قبریں اونکی پراگندہ ہوئی ہیں فَبَعْضُهَا فِی الْعِرَاقِ وَبَعْضُهَا فِی النَّجَفِ وَبَعْضُهَا بِالطَّیْفَةِ پس بعضی قبر تو نجف میں ہوئی اور بعضی عراق میں اور بعضی بقیع میں فَاَرَادُوْا اَعْلٰی ذٰلِكَ مَحْوَ الْقُبُوْرِ اوسپر بھی ظالموں نے چاہا کہ قبروں کو بھی مٹادیں کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الْمُتَوَکِّلَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَمَرَ الْحَارِثِیْنَ بِحَرْثِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ وَاَنْ یُجْرُوْا عَلَیْهِ الْمَاءَ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی اِلَّا اَثَرٌ چنانچہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ متوکل لعین نے عداوت سے حکم کیا زراعت کرنے والونکو کہ زراعت کریں قبر حسینؑ پر اور لائیں آب نہر تا بالکل اثر قبر حسینؑ برطرف ہوجائے وَقَدْ هَدَمُوْا بُنْیَانَهٗ پس گرادی لعینوں نے عمارت اوسکی اور لائے جانوروں کو زراعت کیلئے پس جانور اوس قبر شریف پر نہ گئے اور روتے تھے وَکُلَّمَا اَجْرَوْا عَلَیْهِ الْمَاءَ غَارَ وَحَارَ وَاسْتَدَارَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ وَلَمْ یَصِلْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ اِلٰی قَبْرِ الْحُسَیْنِ اور ہرچند پانیکو قبر شریف پر لاتے تھے تو پانی حیران ہوکے ٹھہر جاتا تھا اور گرد تصدق ہوتا تھا وَکَانَ الْقَبْرُ الشَّرِیْفُ اِذَا جَاءَ الْمَاءُ یَرْتَفِعُ اَرْضُهٗ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور جب پانی آتا تھا تو زمین قبر کی بلند ہوجاتی تھی قدرت خدا سے پس جب یہہ دیکھا لعینوں نے تو حکم کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف کی

آنی نہ پائی مگر اوس سی کچہہ روپیہ لیا کرو پس ایک ضعیفہ مومنہ تہی کہ وہ قصد زیارت مین چرخہ زنی کرتی تہی
تا خرچ راہ مہیا کری جب یہ حکم سنا اوسنی تورات کو بہی محنت مین مشغول ہونی لگی تا آنکہ مشقت سی اپنی
خرچ راہ اور خرچ محصول جمع کیا اور زیارت روضہ مقدس جناب سید الشہدا سی مشرف ہوئی جب
یہ خبر حاکم شقی نی سنی تو بولا کہ یہہ لوگ یون آنا قبر حسینؑ پر موقوف نکرینگی اب جو آئی زیارت قبر حسینؑ کو
اوسکا ایک ہاتہہ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسین علیہ السلام زیارت کو آتا تہا تو ملازمان خلیفہ
غدار دست اوس دیندار کا کاٹ لیتی تہی پس ناگاہ ایک محب صادق غلام باوفا زیارت کو
تشریف لائی پس اون ظالمان غدار نی ہاتہہ اوس زائر باوفا کا کاٹ لیا اور جانا کہ اب یہہ زیارت کو
نہ آئیگا مگر وہ محب صادق جان نثار ایسی تہی کہ دوسری سال پہر تشریف لائی ملازمان حاکم بیدین نی
دوسرا ہاتہہ بہی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگوار پہر آئی تو ملازمان حاکم نی حاکم کو لکہا کہ تیری
حکم سی دو مرتبہ مین دونون ہاتہہ ایک زائر کی کاٹی ہین پہر بہی اوسنی محبت حسینؑ سے ہاتہہ نہ اوٹہایا
اور اب پہر زیارت کو آیا اب جیسا حکم ہو بجا لائین حاکم لعین نی عداوت سی جناب امام حسینؑ کی حکم
کیا کہ اب کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاؤن اوس ثابت قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پہر بہی اوس
دیندار نی اوس قبلۂ ایمان سی منہ نہ پہرایا اور پہر آیا حضرات مومن کامل ایسی ہوتی ہین پس اون کافرون نی
دوسرا پاؤن بہی کاٹ ڈالا پہر سال دیگر بہزار خرابی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگونکو خوف اوسکی
جانکا ہوا کہ اب کی مرتبہ یہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سی امام علیؑ النقی تشریف لیچلی
زیارت جد بزرگوار کو راہ مین لوگون نی اوس جناب سی احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسینؑ مین
ایک مومن نی تمام اعضا نثار کیی ہین اب کی خوف اوسکی جان کا ہی کہ اب کی سال پہر وہ زیارت کو جناب
امام حسینؑ کی جاتا ہی جب یہ بات جناب امام علیؑ نقی نی سنی تو قریب اوسکی گئی اور اوسکا حال بکمال
شفقت پوچہا اور اوسکی حال پر بہت روئی اور اوسی پاس اپنی اونٹ پر بٹہا لیا جب قبر شریف پر پہونچی
اور وہ زیارت سی مشرف ہوا تو خوب رویا پس دوست خالص ایسی ہوتی تہی فَمَا لَکُمْ لَا تَبْکُوْنَ
وَکَیْفَ تَبْخَلُوْنَ دُمُوْعَکُمْ عَلَی الذَّبِیْحِ الْعَطْشَانِ پس کیون نہین روتی تم ایمومنین اور کیون رونی مین

قصور کرتی ہو اوس مظلوم پر جو ذبح کیا گیا پیاسا شعر وَضَجَّتْ أَمْلَاكُ السَّمَاءِ وَتَنَادَحَتْ طُيُورُ الْفَلَا
وَالْوُحُوشُ وَالْجِنُّ أَجْمَعُ اور مصیبت پر روی آسمان اور پرند وچرند اور جن تمام شعر وَحِينَ كَبَتْ
الْبَتُولِ حَوَاسِرَهُ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا تَشُقُّ وَتَرْفَعُ یاد کرو اوس وقت کو جب دختران جناب فاطمہ بالباس
پارہ پارہ نعش جناب امام حسین پر آئین وَقَبَّلَ جِسْمَ ابْنِ الْبَتُولِ سُكَيْنَةُ وَشِمْرٌ لَهَا بِالسَّوْطِ
ضَرْبًا تَمْنَعُ افسوس کہ سکینہ تو جسم مجروح پدر کو چومتی تھی اور شمر تازیانے سے ڈراتا تھا اور منع کرتا تھا شعر
فَيُؤْلِمُهَا ضَرْبُ السِّيَاطِ وَتَنْحَنِي فَتَلْتَجِي بِجِسْمِهِمَا مِنْ حَيْثُ بِالضَّرْبِ تُوجَعُ ان دونون مصرعونکے ترجمہ کا زبانکو یارہ
نہین اگر کیا بیان کرے مگر اتنا اشارہ رونیکو کفایت کرتا ہے کہ یتیم بلبلا جاتی تھی اور اپنی پھوپھی سے منتین کرتی تھی
کہ مجھے بچاؤ شعر وَتَقُولُ يَا شِمْرُ وَيْحَكَ خَلِّهَا إِذَا كَانَتْ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ جناب زینب مایوس ہوکے
شمر سے کہتی تہین کہ وای ہو تجھپر ای شمر چھوڑ دے اس یتیم کو کہ اسنے تو اسی اکتفا کی تھی نعش پدر کو بوسہ لیتی تھی

روایت ہفتاد و یکم روایت زرارہ پھر گریہ امام زین العابدین ابن قولویہ نے بسند
معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یَا زُرَارَةُ إِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَكَتْ
عَلَى الْحُسَيْنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالدَّمِ ای زرارہ تحقیق کہ آسمان روی جناب امام حسین پر چالیس صباح
بخون وَإِنَّ الْأَرْضَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روی اوس جنابکے ماتم مین چالیس
صباح بسیاہی وَإِنَّ الشَّمْسَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالْكُسُوفِ وَالْحُمْرَةِ اور آفتاب رویا اوس
مظلوم پر چالیس صباح بسرخی کسوف وَإِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَإِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ اور ماتم جناب
امام حسین مین پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور دریا جوش وخروش مین آئے وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ
صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور تحقیق کہ فرشتگان آسمان بھی اوس جناب پر چالیس صباح روئے وَ
مَا اخْتَضَبَتِ امْرَأَةٌ وَلَا اكْتَحَلَتْ حَتَّى أَتَانَا رَأْسُ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ زِيَادٍ اور کسی عورت نے
زنان بنی ہاشم سے خضاب نہ کیا سر مین تیل نہ ڈالا کنگھی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا سر نجس کاٹ کے ہمارے لیے
نلائے اور ہم ہمیشہ روتے تھے اوس جناب کی مصیبت پر اور ای زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہین ہے اور کوئی
رونا پسندیدہ تر نہین ہے اوس چشم سے کہ جا[illegible]سین پر روئے وَمَنْ بَكَى عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهُ

احسن بالنبی و فاطمۃ اور جو روئے امام حسین پر اوس نے نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان
کیا جناب رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا ادا کیا کل عین باکیۃ یوم القیمۃ الا عین بکت
علی الحسین فانھا ضاحکۃ مستبشرۃ بنعیم الجنۃ یعنی روز قیامت کو تمام خلائق
کی انکھین ہول قیامت سے گریان ہونگی مگر وہ انکھہ جو حسین پر روئی ہے وہ انکھہ خوش وخرم ہوگی
اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعیم جنت کی اور ہم ہمیشہ روتے ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد
بزرگوار سے علی ابن الحسین جب اپنے پدر بزرگوار کو یاد کرتے تہے اسقدر روتے تہے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے
تر ہو جاتی تہی و کل من راٰہ بھذا الحال فیبکی لبکائہ اور جو اون حضرت کو اس بیقراری سے
روتے دیکھتا تہا وہ بہی بے اختیار رونے لگتا تہا حضرات جائے تامل ہے رسم دنیا تو یہ ہے کہ جسکا عزیز
مرتا ہے اوسے دلاسا اور تشفی دیتے ہین افسوس احوال امام زین العابدین علیہ السلام پر کہ خود احوال
راہ شام مین امام محمد باقر سے فرماتے تہے کہ جب ہمین نعش بے سر جناب امام حسین سے جدا کیا تو مجھے ایک شتر
بیکجاوہ پر سوار کیا تہا و راس الحسین علی علم ونسوتنا خلفی علی بغال وحولنا الرماح
اور سر میرے بابا حسین کا نیزہ پر سامنے میرے لیے جاتے تہے اور مان بہنین پہوپہیان سب میرے پیچھے سر برہنہ
اونٹون پر سوار اور گرد ہمارے نیزہ وار تہے وان دمعت من احدنا عین قرع راسہ بالرمح اور
اگر کوئی ہم مین سے حال حضرت پر روتا تہا تو لعین اوسکے سر پر نیزے مارتے تہے اور منع کرتے تہے حضرات
کہین رونیکی یہ تعزیر سنی ہے کہ عزیزونکو ذبح کرین اور اونہین رونے نہ دین بعوض دلاسے کے مارین اور ایذا
دکھائین وردفی الحدیث ان علی ابن الحسین بکی علی ابیہ اربعین سنۃ اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ جناب امام زین العابدین اپنے پدر بزرگوار پر چالیس برس روئے وما اکل راس الضان
ابدا مدۃ عمرہ اور تمام عمر حضرت نے کلہ گوسفند نہ کہایا ونقل انہ قیل لعلی ابن الحسین
الی متی ھذا البکاء یا مولانا اور منقول ہے کہ کسینے جناب امام زین العابدین سے پوچہا یا مولا کہانتک
روئیگا فقال یا قوم ان یعقوب النبی فقد سبطا من اولادہ الاثنی عشر حضرت نے
فرمایا ای شخص یعقوب پیغمبر کے بارہ بیٹون سے ایک بیٹا گم ہوا تہا فبکی علیہ حتی ابیضت عیناہ

مِنَ الْحُزْنِ پس یعقوبؑ یوسفؑ پر اس قدر روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں وَهُوَ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا
حال آنکہ یوسف زندہ تھے وَاَنَا قَدْ نَظَرْتُ بِعَیْنِیْ اِنَّ سَبْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِبَیْتِیْ لَیْسَ لَهُمْ
شَبِیْهٌ فِی الْاَرْضِ قُتِلُوْا فِیْ سَاعَۃٍ وَاحِدَۃٍ اور اے شخص مینے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا سترہ
اہلبیت کو کہ شبیہ و نظیر نہ رکھتے تھے ایکساعت میں مثل گوسفند قربانی ذبح ہو گئے اور سر اونکے نیزوں پر چڑھائے گئے
اور شہر بشہر پھرائے گئے تو وَاللّٰهِ لَا یَذْهَبُ حُزْنُهُمْ عَنْ قَلْبِیْ وَلَا شَخْصُهُمْ عَنْ عَیْنِیْ وَلَا ذِكْرُهُمْ
عَنْ لِسَانِیْ حَتّٰی یُلْحِقَنِیَ اللّٰهُ بِهِمْ قسم ہے خدا کی کہ غم اونکا دل سے میرے دور نہوگا اور اونکے لاشہاے
خاک و خون آلودہ گلو بریدہ میری نظر سے غائب نہونگے اور ذکر اونکا میری زبان سے موقوف نہوگا جب تک
کہ خدا مجھے اون سے ملائے وَمَا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ طَعَامٌ اِلَّا وَبَكٰی بُكَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی یَبُلَّ الطَّعَامُ
مِنَ الدُّمُوْعِ اور کبھی خوان طعام آگے اوس جناب کے رکھا گیا مگر یہ کہ اس شدت سے روتے تھے کہ وہ طعام آنسوؤں سے
تر ہو جاتا تھا حَتّٰی قَالَ مَوْلٰی لَهٗ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِیْنَ
یہانتک کہ ایکدن ایک غلام نے عرض کی کہ فدا ہوں تمپر سے یا مولا خوف ہے مجھے کہ آپ روتے روتے ہلاک نہوں
فرمایا حضرت نے سوا اسکے نہیں ہے شکایت اپنے غم و الم کی مگر خدا سے اور میں اون چیزونکو جانتا ہوں
کہ تم اوسے نہیں جانتے وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَمْ اَذْكُرْ مَصْرَعَ بَنِیْ فَاطِمَۃَ اِلَّا خَنَقَتْنِی الْعَبْرَۃُ اے شخص
واللہ جب میں مقتل فرزند فاطمہؑ کا یاد کرتا ہوں وہ رقت گلوگیر ہوتی ہے کہ ضبط اوسکا میں نہیں کر سکتا
پھر رو کر یہ شعر پڑھتے تھے شعر اَلَسْتَ مَحْزُوْنًا فَمَا لَكَ تَرْقُدُ + هَلْ لَا بَكَیْتَ لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدُ
اگر ہے تو غمگین پس کیا ہے واسطے تیرے کہ تو سو رہا آیا نہ روؤں میں واسطے اوس مظلوم کے جسپے روئے ہوں
رسول خدا شعر فَلَقَدْ بَكَتْهُ فِی السَّمَاءِ مَلَائِكٌ طُهْرٌ كِرَامٌ رُكَّعُوْنَ سُجَّدُ اور بتحقیق روئے اوسپر
بیچ آسمانکے فرشتے پاک سفید رو بزرگ رکوع و سجود میں شعر وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ الْمُنِیْرُ كِلَاهُمَا حَوْلَ النُّجُوْمِ
تَبَاكَیَا وَالْفَرْقَدُ اور شمس و قمر روشن گرد ستارونکے روتے ہیں اور ستارہ فرقدین احوال حضرت پر گریان ہے
شعر اَنَسِیْتَ قَتْلَ الْمُصْطَفَیْنَ بِكَرْبَلَا + حَوْلَ الْحُسَیْنِ ذَبَائِحًا لَمْ تُلْحَدُ اے شخص آیا بھول
جاوے قتل اولاد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ زمین کربلا کے گرد میرے بابا حسین علیہ السلام کے ۴۰

مثل گوسفند قربانی کے ریگ گرم کربلا پر ذبح کیے پڑے تھے بے گور و کفن

أنسيتُ إذ سارتْ إليه كتائباً　　فيها ابنُ سعدٍ والطغاةُ جحَّدُوا

آیا بھول جاؤ گے اوس وقت کو کہ میرے بابا پر سواروں کی چڑھائی ہوتی تھی اور بیچ میں عمر سعد تھا اور بہت طاغی تھے کہ قتل حسین کی کوشش کرتے تھے

فسقَوْه من جُرَعِ الحتوفِ بمشهدٍ　　كثُرَ العدوُّ به وقلَّ المُسعِدُ

پس پلائی اونہوں نے حسین کو کاسہ ہائے ناخوش مرگ اور کثرت دشمنوں کی حسین پر تھی اور مددگاروں کی کمی تھی کہ کوئی دوست نظر نہ آتا تھا

ثمَّ استباحوا الحاسراتِ بصونِها　　فاشملْ من بعدِ الحسينِ مبدَّدُ

پھر اون لعینوں نے مباح جانا سر و پا برہنہ کرنیکو اہل حرم کو اور دختران فاطمہ زہرا کے اسیر کرنیکو پس جماعت ہماری بعد حسین کے پراگندہ ہوگئی

كيفَ أسلو وفي السبايا زينبٌ　　تدعو بحُرقةِ قلبِها يا أحمدُ

کیونکر تسلی ہو مجھکو درحالیکہ بیچ قیدیوں کے پھوپھی میری زینب و دختران فاطمہ زہرا بے مقنعہ و چادر

قید ہوں اور فریاد کرتی تھیں سوز جگر سے کہ اے رسول خدا ہم اس ذلت سے مثل لونڈی غلاموں کے قید ہیں

يا جدُّ من حولي يتامى إخوتي　　بالذلِّ قد سلبوا القناعَ وجرَّدُوا

اے جد بزرگوار گرد میرے یتیمان حسین بہنیں میری اس ذلت سے ہیں کہ مقنعہ تک ونکے ظالموں نے چھین کے سر برہنہ کر دیا ہے

يا جدُّ قد مُنِعَ الفراتَ وقتَّلوا　　عطشاً فليس لهم هنالك مَوْرِدُ

اے نانا بتحقیق منع کئے گئے حسین آب فرات سے اور قتل ہوئے مع اقربا پیاسے نہوا واسطے اون کے مقام آب

يا جدُّ من ثُكلي وطولِ مصيبتي　　لمّا أعاينُه أقومُ وأقعدُ

اے جد بزرگوار کوئی نہ تھا رونیوالا ہماری طول مصیبت پر اور نہ تھا کہ دیکھے ہمکو اور ہمیں تسلی دے اور خاطر داری کرے

يا جدُّ لو أبصرتني ورأيتني　　يا جدُّ نا نحرُ الحسينِ مُوَرَّدُ

اے نانا اگر خیال کرتے تم مصیبت ہماری اور دیکھتے جد بزرگوار گلوئے حسین کو کہ تا دم مرگ خشک رہا

يا جدُّ ذا صدرُ الحسينِ مُرَضَّضٌ　　والخيلُ تركضُ من أعلاه وتصعدُ

اے نانا رسول خدا آگاہ ہو سینہ تمہارے پیارے حسین کا ریزہ ریزہ ہو گیا اور گھوڑے جسم حسین پر دوڑتے تھے اور کودتے تھے اور روندتے تھے

يا جدُّ ذا ابنُ الحسينِ مُغَلَّلٌ　　ومُغَلَّلٌ في قيدِه ومُصَفَّدُ

اے جد بزرگوار یہ فرزند حسین کا تمہارا بیمار طوق اس کے گلے میں ہے اور بیڑیوں میں لوہے کی جکڑا ہے

يَرْثِيْ لِوَالِدِهٖ وَيَنْظُرُ حَالَهُ وَبَنُوْا اُمَيَّةَ فِي النَّعَمَا ثُمَّ يَقْتَدُ

کہ مرثیہ پدر بزرگوار میں اشعار پڑھتا ہے اور حال اپنے بابا کا دیکھتا ہے کہ سر و تن جدا بے کفن زیر خنجر پڑا ہے اے نانا ہمارا تو یہ حال ہے اور بنی امیہ عیش اور آسائش میں ہیں

يَا جَدَّنَا شِمْرٌ يَرُوْمُ بِقَتْلِهٖ ذَبْحَ الْحُسَيْنِ فَاَيُّ عَيْنٍ تَرْقُدُ

اے جد بزرگوار ہمارے شمر لعین تکبر و تفاخر سے چلتا ہے قتل حسین سے اور ذبح کیا حسین کو شل گوسفند کے پس کونسی آنکھ ہے کہ سوئیگی جو بعد قتل حسین کے

لِيَحُوْزَ جَائِزَةَ اللَّعِيْنِ عَلَيْهِ لَعَنَ الْمُهَيْمِنُ مَا بِهٖ يَتَقَصَّدُ

قتل کیا اوس شقی نے حسین کو واسطے انعام یزید کے ذبح کیا حسین کو تا جائزہ لے لعین سے اوپر اوسکے لعنت خدا کی جیسا کام کیا اوسنے

حَتّٰى اِذَا اَهْوٰى عَلَيْهِ بِسَيْفِهٖ فَاِذَا بِهَا ضِلِّ صَوْتِهٖ يَا وَاحِدُ

یہانتک جب ارادہ کیا ذبح حسین کا اوس وقت پکارا وہ مظلوم بآواز بلند اے خداوند تو میری مصیبتوں کو دیکھتا ہے

يَا خَالِقِيْ اَنْتَ الرَّقِيْبُ عَلَيْهِمْ فِيْ فِعْلِهِمْ ظُلْمًا وَاَنْتَ الشَّاهِدُ

اے خالق میرے تو نگہبان ہے اور گواہ ہے فعل انکے کا اور جو ظلم کہ تیرے نبی کے نواسے پر کرتے ہیں تو ہی اسکا شاہد ہے

وَيَضُجُّ طَوْرًا بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَيَقُوْلُ يَا جَدَّاهُ اَلَا يَا اَحْمَدُ

اور آواز بلند سے پکارتے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو اور کہتے تھے ہو آتا نانا احمد کہ حال کیا ہے تمہارے نواسے کا تمہاری امت نے

يَا وَالِدِيَ السَّاقِيْ عَلِيَّ الْمُرْتَضٰى مَا نَالَ الْعَدُوُّ بِنَا مَا قَدْ شَهِدُوْا

اے بابا میرے ساقی کوثر علی مرتضی پہونچے مجھے وہ آزار دست دشمنوں سے تحقیق کہ ممکن نہیں دفع اونکا

يَا اُمِّيَ الزَّهْرَاءُ قُوْمِيْ عَدِّدِيْ وَجَمِيْعُ اَمْلَاكِ السَّمَاءِ الشُّهَّدُ

اے امان فاطمہ زہرا اٹھو قبر سے اور شمار کرو مصیبتیں میری اور سب املاک آسمان اس مصیبت کے گواہ ہیں

هٰذَا حَبِيْبُكَ بِالْحَدِيْدِ مُقَطَّعٌ مُتَخَضِّبٌ بِدِمَائِهٖ مُسْتَشْهَدُ

یہ حبیب پارہ جگر تمہارا اے فاطمہ شمشیر و تیر و خنجر سے ٹکڑے کیا گیا ہے اپنے خون میں نہایا شہید کیا گیا ہے

وَالطَّيِّبُوْنَ بَنُوْكِ قَتْلٰى حَوْلَهُ فَوْقَ الصَّعِيْدِ مُضَرَّجٌ وَمُجَرَّدُ

اور اولاد پاک و پاکیزہ تمہاری ذبح کی ہوئی گرد حسین کے پڑی ہے اور پر زمین تفتیدہ کے ٹکڑے ٹکڑے برہنہ بے کفن

هٰذَا مُصَابٌ مَا اُصِيبَ بِمِثْلِهٖ بَشَرٌ مِنَ الْمَخْلُوْقِ اِلَّا وَاحِدٌ
یہہ وہ مصیبتین ہین کہ ایسی مصیبتین کسی بشر پر مخلوقات خدا سے نہین پڑین مگر ایک شخص پر یعنی
حسین ابن علی پر کہ سوا اونکے کسی پر یہہ مصیبتین نہین پڑین اور اکثر حضرت یہہ کہکر روتے تھے
وَاكَرْبَاهُ لِكَرْبِكَ يَا اَبَتَاهُ وَا اَسَفَاهُ بِقَتْلِكَ يَا اَبَتَاهُ وای اندوہ تمہاری مصیبت
پر ای بابا ہزار افسوس تمہاری بہوکے پیاسے ذبح ہونی پر ای بابا قُتِلَ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَطْشَانًا
وَاَنَا اٰكُلُ الزَّادَ وَاَشْرَبُ الْمَآءَ ہزار حیف فرزند فاطمہ زہرا دختر رسول خدا تو پیاسا
ذبح کیا جائے اور مین پانی پیتا ہون اور کہانا کہاتا ہون ہرگز یہ کہانا گوارا نہوگا پس تہوڑا سا کہاتے تہے
اور رات کو عبادت مین مشغول رہتے تہے اور دن کو روزہ رکہتے تہے یونہین چالیس برس گذری اور اگر
کسی جانور کو ذبح ہوتے دیکہتے تہے تو اس قدر روتے تہے کہ بیہوش ہوجاتے تہے چنانچہ ایکدن وہ جناب کہین
جاتے تہے پس ایک قصاب کو دیکہا کہ بقصد ذبح ایک گوسفند کو باندہ رہا ہے حضرت کہڑی ہوگئے اور فرمایا
ای شخص کیا کرتا ہے وہ بولا کہ یا حضرت حکم خدا و رسول جاری کرتا ہون یہہ سنکے حضرت نے فرمایا آیا
تونے اس بے زبان کو آب و دانہ بہی دیا ہے یا نہین اوسنے عرض کی یا مولا یہ دستور ہے ہم قصابون کا کہ
قبل ذبح جانور کو آب و دانہ سے سیر کرلیتے ہین اور بہوکا پیاسا ذبح نہین کرتے پس یہ سنکے حضرت مین
تاب ضبط نرہی بے اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا ایہا الناس دیکہو تم کہ قصاب بہی بے آب و دانہ
جانور کو ذبح نہین کرتے وای اون لعینون پر کہ جنہون نے میرے بابا کو کہ وہ فرزند رسول اور جگر گوشہ
بتول تہے مع عزیز و اقربا تین دنکا بہوکا پیاسا ذبح کرڈالا اور اتنا بہی نہ جانا کہ ہم کیا کرتے ہین اور کسی
قتل کرتے ہین یہ فرماکر اس شدت سے روئے کہ بیہوش ہوگئے اور لوگ بدشواری وہان سے لائے

روایت ہفتاد و دوم فضائل مجلس اور حال رحم جناب امیر علیہ السلام تیمونیر
اور پہر احوال شہادت فرزندان حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ يَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ
اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جناب رسول خدا نے فرمایا جس مجلس مین ہم اہلبیت کے فضائل یا مصائب

بیان ہون اور آدمی اونکی سنی کو جمع ہون تو ملائکہ اونکو احاطہ کرتی ہین وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اور جبتک وہ اوس مجلس مین بیٹھی رہتی ہین رحمت خدا اونکی شامل حال رہتی ہی وَاسْتَغْفَرَتْ لَھُمُ الْمَلَآئِکَۃُ اِلیٰ اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا اور فرشتی اونکی لیی طلب مغفرت خدا سی کیا کرتی ہین جب تک وہ مجلس تمامی کو پہونچی وَیُبَاھِیْ بِھِمُ اللّٰہُ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلیٰ اور خدا ملاء اعلی مین اونکی اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہی ابن ابی الحدید نی حکایت کی ہی کہ ایک رات جناب علیؑ ابن ابیطالب کہین سی دولتخانہ کو تشریف لاتی تہی ایک گہر پر پہونچی دیکہا کہ ایک عورت بیوہ چولہی پر پانی گرم کر رہی ہی اور کئی بچی اوسکی شدت گرسنگی سی زمین پر لوٹتی ہین سَئَلَ عَنْھَا لِمَا یَبْکُوْنَ وَمَا تَصْنَعِیْنَ جناب امیر ٹہر گئی اور پوچہا اوس عورت سی کہ بچی تیری کیون روتی ہین اور تو کیا کرتی ہی اوسنی کہا شخص ہین ایک زن بیوہ و بیوارث ہون اور یہ بچی میری یتیم ہین آج مجہی کچہہ میسر نہوا کہ انہین کہلاتی اس وقت ان بچون کا بہوک سی برا حال ہی اور روتی ہین ناچار انکی بہلانی کو خالی دیگچی مین پانی چولہی پر چڑہا دیا ہی کہ تا یہ جانین کہ کچہہ کہانا پکتا ہی اس امید مین سو جاوین حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت غمگین وملول گہر مین تشریف لائی جو کا آٹا جو قوت حضرتکا تہا سبکا سب لیگئی اور اوس سے فرمایا کہ ایعورت جلد اسی گوندہ کر خمیر کر اور آپ اوس آب گرم مین آش پکانی لگی لیکن یہ بہی خیال تہا کہ ایسا نہو کہ تا تیاری طعام بچی رو رو کی سو جاوین باین لحاظ اودہر آش کی خبر لیتی تہی اور دہن مقدس سی چولہا پہونکتی تہی اور ادہر بچون کی ساتہہ طفلانہ کہیلتی جاتی تہی دونون دست مبارک اور دونون گہٹنی زمین پر رکہکی اونکی ساتہہ دوڑتی تہی اور ہنس ہنسکر خوش فعلیان کرتی تہی یہان تک کہ وہ بچی رونا بہول گئی جب کہانا تیار ہوا تو حضرت نی اون یتیمون کو ساتہہ اونکی ماں کی آپ بیٹہہ کر کی کہلایا بعد ازان دست مبارک آسمان کیطرف اوٹہا کی یون دعا کی کہ خداوندا ان بچون کو کبہی بہوکا نرکہنا کہ یہ یتیم وبیکس پدر مردہ ہین اوس عورت نی ہر چند نام و نسب پوچہا حضرت نی نہ بتایا اور رخصت ہوکر چلی آئی آپ فاقی سی رہی جب صبح ہوئی تو عورت نی رحم دلی اور یتیم پروری مردمان ہمسایہ سی بیان کی اونہون نے شکل وصورت پوچہی جب اوسنی بیان کی تو اونہون نی کہا کہ آہ وہ امیر المؤمنین تہی یہ عادتین اور رسم کسنی پایا

اور جو کا آٹا بھی مخصوص قوت اونہین کا ہی وہ عورت بہت سا روئی کہ افسوس مین نے اپنے آقا سے
اپنے گھر کا کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو یہ ہوا اور اون کے یتیمونپر کسینے رحم نہ کیا چنانچہ امالی
مین شیخ صدوق نے لکھا ہی کہ جب نواسے دونون جناب امیر کے یعنی بیٹے حضرت مسلم کے گرفتار ہوکے
کربلا سے کوفہ مین پیش ابن زیاد گئے عوض جسم کے اوس بیدین نے زندان بان کو بلایا اور کہا قید کران
دونون لڑکون کو قید شدید وَمِنْ طَيِّبِ الطَّعَامِ فَلَا تُطْعِمْهُمَا وَمِنْ بَارِدِ الْمَاءِ فَلَا تَسْقِهِمَا
اور پھر گز اچھا کھانا انہین نہ کھلانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عداوت تھی لعین کو فَكَانَ الْغُلَامَانِ
يَصُومَانِ النَّهَارَ فَإِذَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ أُتِيَا بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وہ یتیم دن کو
بعادت بزرگان روزہ رکھتے تھے شام کو دو قرص نان جو اور ایک کوزہ پانی کا زندان بان لاکے دیتا تھا
اسی مصیبت مین سال بھر گذرا پس چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا یَا أَخِي قَدْ طَالَ بِنَا مُكْثُنَا
وَيُوشِكُ أَنْ تَفْنَى أَعْمَارُنَا وَتَبْلَى أَبْدَانُنَا اے بھائی ہمکو بہت مدت اس قید خانہ مین ہوئی یقین ہے
کہ ہم اس قید مین مرجائینگے اور بدن ہمارے گھل جائینگے پس آج زندان بان سے قربت رسول خدا اپنی
بیان کرو پس جب رات ہوئی أَقْبَلَ الشَّيْخُ بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوزٍ مِنْ مَاءٍ آیا زندان بان موافق
عادت کے دو روٹیان جو کی اور ایک کوزہ پانیکا لیکر پس چھوٹے بھائی نے کہا اے شیخ تو محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ کو پہچانتا ہی وہ دین دار بولا وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ نَبِيِّي وَشَفِيعُ النَّاسِ کیون
نہین جانتا کہ وہ پیغمبر خدا و شفیع روز جزا ہین پھر صاحبزادے نے کہا أَتَعْرِفُ جَعْفَرًا آیا تو جعفر کو
جانتا ہی کہا اوسنے کیون نہ جانونین کہ اونہین خدا نے دو پر دیے ہین کہ فرشتونکے ساتھ پرواز کرتے ہین
جنت مین پھر کہا الشَّيْخُ أَتَعْرِفُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ آیا تو واقف ہی علی ابن ابیطالب سے قَالَ
وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ النَّبِيِّ وَإِمَامِي اوسنے کہا کیونکر نجانون کہ وہ حضرت ابن
عم رسول اور امام میرے ہین پس کہا صاحبزادے نے الشیخ تو مسلم بن عقیل کو بھی جانتا ہی کہا ہان
کیون نہین جانتا مین وہ بھی پسر عم رسول ہین اوسوقت دونون نے بیتاب ہوکر کہا اے شیخ نَحْنُ
مِنْ عِتْرَةِ نَبِيِّكَ نَحْنُ مِنْ وُلْدِ مُسْلِمِ ابْنِ عَقِيلٍ ہم تیرے پیغمبر کی عترت سے ہین اور ہم مسلم

ابن عقیل کو یتیم ہین قد ضیّقت علینا سِجنا فما لک لا ترحم صغر سِنّنا تحقیق کہ تنگ کیا تونے
قید کو ہماری پس کیا ہی تجھکو کہ ہمپر رحم نہین کرتا پس جوہین یہ کلام سنا اوسنے بکی بکاءً شدیدًا
وانکبّ علی اقدامہما یقبّلہما بہت شدت سے رویا اور دوڑ کر پاؤن پر گر کر بوسے لیتا تھا
اور کہتا تھا فدا ہون تمپر سے واللہ لا اُرید ان یکون محمدًا صلی اللہ علیہ وآلہ خصمی
فی یوم القیمة واللہ نہین چاہتا ہون مین کہ رسول خدا روز قیامت کو مجھسے دشمنی کرین پس اے
صاحبزادو حاکم جو چاہے مجھکو کرے یہ دروازہ قیدخانہ کا کھلا ہے جدہر چاہو چلے جاؤ یا حبیبی سِیرا
اللیل واکمنا النہار اے دوستو سیرے راتکو چلنا اور دنکو چھپ رہنا غرض اسیطرح چلے وہ دونون صاحبزادے
رات بہر پہر جب صبح ہوئی تو ایک باغ مین جاکر درخت بلند پر چڑہ گئے اذ طلعت الشمس واذا
بجاریة قد راتہما جب روز بلند ہوا ایک کنیز اوس باغ مین آئی اور دیکھا انہین تو پوچھنے لگی
احوال اونکا جب دونون نے بیان کی سرگذشت اپنی بکت لحالہما روئی حال پر اونکے پہر دلاسا دیا اور
کہا کہ میرے ساتھ چلو تم کہ بی بی میری دوست ہے تمہاری غرض ساتھ لیکر آئی اور اپنی بی بی کو
خبر کی وہ زن نیکبخت سنتے ہی ننگے پاؤن دوڑی وقالت لہما ادخلا علیّ بالرحب والسعة
اور بولی اے صاحبزادو گہر مین تشریف لیچلو خوشا حال لونڈیکا کہ فرزند رسول خدا میرے مہمان ہوئے
یہ کہکے لیجاکر ایک مکان مین کہ جسمین کوئی نجاتا تہا اونکو رہنے کو خالی کیا اور فرش پاکیزہ اوسمین بچہایا
ثم اتتہما بطعام فاکلا وشربا بعد ازان طعام جو کچھ حاضر تہا لاکر رکھا یتیمان مسلم نے کہایا اور
آب سرد پیا اور فرش پر لیٹے چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا یا اخی قد امنّا لیلتنا ہذہ اے بھائی
بتحقیق آجکی شب ہمنے امن پایا فتعال حتی اُعانقک قبل ان یفرّق الموت بیننا پس قریب
آؤ کہ مین تمہارے گلے لگون پیش ازانکہ موت ہماری اور تمہاری درمیان مین جدائی ڈالے فاعتنقا
ناما پس ایک دوسرے سے بغل گیر ہوکر سورہے تہوڑیسی رات گذری تہی اقبل ختن العجوز
وقرع الباب کہ آیا داماد اوس پیرزن کا اور زنجیر ہلائی اوس مومنہ نے کہا تو کون ہے بولا کہ صاحب خانہ
قالت لیس لک ہذا بوقت وہ بولی یہ وقت تیرے آنیکا نہین تہا آج کیون آیا وہ بولا کہ جلد دروازہ

کھول کہ ہوش وحواس میری منتشر ہین ایک حادثہ عظیم اوس لعین پر واقع ہوا تہا آہ وہ بولی کیا وہ حادثہ تہا قَالَ هَرَبَ الْغُلَامَانِ مِنَ السِّجْنِ فَنَادَى الْأَمِيْرُ فِي عَسْكَرِهِ مَنْ جَاءَ بِرَاْسَيْهِمَا فَلَهُ أَلْفَا دِرْهَمٍ بولا کہ دو لڑکے قیدخانہ سے بہاگ گئے ہین ابن زیاد نے منادی کی ہے کہ جو سر اونکے لاوے اوسے دو ہزار درہم دونگا مینے آپکو اور گہوڑے کو ہلاک کیا لیکن نشان اونکا نملا غرض آیا وہ لعین گہر مین اور کہانا کہا کے سونے کو لیٹا ہنوز غافل نہوا تہا کہ صدائے تنفس اندرون خانہ سے اوسے آئی پس اپنی زوجہ سے پوچہا کہ یہ آواز کیسی آتی ہے اوس نیکبخت نے کچہہ جواب ندیا وَإِذَا بِأَحَدِ الْوَلَدَيْنِ قَدِ انْتَبَهَ ناگاہ ایک صاحبزادہ چونکا فَقَالَ لِأَخِيْهِ اِجْلِسْ فَإِنَّ هَلَاكَنَا قَدْ قَرُبَ پس دوسرے بہائی کو جگا کے بولا اے بہائی کیا سوتے ہو اوٹھو کہ مرگ ہماری عنقریب آئی ہے پس کہا اوس صاحبزادے نے چونک کر اے بہائی کیا دیکہا تمنے قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ وَإِذَا بِأَبِي وَاقِفٌ عِنْدِي کہا مین سوتا تہا کہ دیکہا بابا میرے پاس کہڑے ہین وَإِذَا بِالنَّبِيِّ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ کہ یکایک میرے بابا کے پاس رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن وحسین تشریف لائے اور میرے بابا سے فرماتے ہین سَالَكَ تَرَكْتَ أَوْلَادَكَ بَيْنَ الْمَلَاعِيْنِ اے مسلم کیونکر تمہین صبر آیا کہ ان دونون لڑکونکو دشمنون مین چہوڑ آئے ہو فَقَالَ أَبُوْنَا هُمَا بِالْأَثَرِ قَادِمَيْنِ بابا نے عرض کی کہ آج کی شب عنقریب میرے پاس آتے ہین یہ سنکے دوسرے بہائی نے کہا اے بہائی مینے بہی خواب دیکہا ہے فَاعْتَنَقَا وَبَكَيَا پس دونو گلے ملکے خوب روئے جب اوس لعین نے یہ سنا تو اوٹہہ کے دیوار پکڑتا ہوا اوس مکان مین آیا حَتّٰى وَقَعَتْ يَدُهُ عَلٰى جَنْبِ الْغُلَامِ الصَّغِيْرِ یہانتک کہ دست نجس اوسکا چہوٹے بہائی پر پڑا فَقَالَ مَنْ أَنْتَ پس وہ صاحبزادہ ڈر کے بولا کہ تو کون ہے وہ لعین بولا وہ شقی تو صاحب خانہ ہے فَمَنْ أَنْتُمَا تم کون ہو وہ دونون بولے کہ اے شیخ اگر ہم سچ کہین تو ہمین امان دیگا قَالَ نَعَمْ کہنے لگا ہان امان دونگا پہر دونون بولے يَا شَيْخُ نَحْنُ مِنْ عِتْرَةِ نَبِيِّكَ هَرَبْنَا مِنَ السِّجْنِ اے شیخ ہم تیرے نبی کی عترت سے ہین قیدخانہ سے بہاگ کے جان کے خوف سے تیرے گہر مین چہپے ہین وہ بیدین بولا مِنَ الْمَوْتِ هَرَبْتُمَا وَإِلَى الْمَوْتِ وَقَعْتُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

اظفرنی بکما جان کے خوف سے بھاگے آخر موت کی پھندے مین آکر پھنسے شکر خدا کا کہ تم میرے ہاتھ لگے
ثُمَّ اِنَّهٗ لَطَمَ الاَكبَرَ لَطمَةً اَكَبَّهٗ عَلٰى وَجهِ الاَرضِ پھر اوس بیایان شکن لعین نے بڑے بھائی کو ایک
طمانچہ مارا اس زور سے کہ منہ کے بھل زمین پر گر پڑا ثُمَّ اِنَّهٗ كَتَفَهٗ كِتفًا وَثِيقًا پھر زور سے اوس کافر نے
رسی سے مشکین باندہ لین وَجَاءَ اِلَى الاٰخَرِ فَضَرَبَهٗ ضَربَةً اَشَدَّ مِنهُ حَتّٰى خَرَّ عَلٰى وَجهِهٖ
پھر چھوٹے بھائی کو اوس سے زیادہ زور سے طمانچہ مارا وہ بھی منہ کے بھل گرا ثُمَّ اِنَّهٗ كَتَفَهٗ كِتفًا وَثِيقًا
پھر اوسکی بھی مشکین باندہ لین پس دونون رو کے کہنے لگے کہ ایشیخ تیری زوجہ نے تو ہمین مہمان کیا
اور تو نے ہمارے ساتھہ یہ سلوک کیا اَمَا تَخَافُ اللهَ آیا تو خدا کا خوف نہین کرتا اَمَا تُرَاعِيْ قَرَابَتَنَا مِنْ
رَسُولِ اللهِ آیا تو رعایت ہمارے باب مین قرابت رسول خدا کی بھی نہین کرتا اوس لعین نے کچھہ خیال
نکیا اور کھینچتا ہوا حجرے سے باہر لیگیا وَبَقِيَا مُكَتَّفَيْنِ اِلَى الفَجرِ وَهُمَا يَبكِيَانِ رات بھر وہ یتیم مسلم
مشکین بندہے کھڑے رو یا کیے جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کرنے فرات پر لیچلا زوجہ اوسکی اور بیٹا
اور غلام اوسے خوف خدا دلاتے تہے وہ لعین کچھہ نہ سنتا تہا جب فرات پر پہونچا تو تلوار کھینچی فَمَانَعَتهُ
زَوجَتُهٗ فَزَعَقَ عَلَيهَا حَتّٰى طَارَ عَقلُهَا پس زوجہ اوسکی مانع ہوی اوس لعین نے ایک تلوار اپنی
زوجہ کو ماری کہ بیہوش ہوگئی پھر غلام کو تلوار دی کہ جا کے ان دونون کو قتل کر جب وہ قریب آیا ایک
صاحبزادہ بولا یَا اَسوَدُ مَا اَشبَهَ سَوَادَكَ بِسَوَادِ بِلَالٍ ای اسود رنگ تیرا کسقدر مشابہ ہے بلال
سے وہ بولا کہ ایصاحبزادو تم کون ہو وہ یتیم مسلم بولے کہ یَا اَسوَدُ نَحنُ مِن عِترَةِ نَبِيِّكَ ای اسود ہم
عترت تیرے نبی کی ہین جو ہین یہ سنا غلام نے تو وہ غلام پاؤن پر گر پڑا اور قدم چوم کر بولا واللہ مین نہین
چاہتا کہ رسول خدا میرے دشمن ہون یہہ کہکے فرات کے پار چلا گیا وہ لعین پکارا کہ ای غلام تو نے میری
نافرمانی کی وہ بولا کہ مین نے خدا کی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی پھر بیٹے سے بولا تو جا کے قتل کر ان دونونکو
جب وہ قریب پہونچا تو دونون صاحبزادے بولے یَا شَابُّ اَمَا تَرحَمُ عَلٰى شَبَابِكَ هٰذَا مِن نَارِ
جَهَنَّمَ ای جوان تو رحم نہین کرتا اپنی جوانی پر کہ باین رعنائی داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو قَالَا
نَحنُ مِن عِترَةِ نَبِيِّكَ دونون نے فرمایا ہم عترت تیرے نبی کی ہین تیرے باپ نے ناحق ہمارے قتل کا ارادہ

کیا ہی وہ بہی پاؤن پر گر پڑا اور پہر فرات کے پار چلا گیا پکارا وہ لعین کہ تونے میری نافرمانی کی وہ بولا خدا کی مین نے اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی وہ غصے سے بولا وَاللّٰهِ مَا يَتَوَلّٰى قَتْلَكُمَا غَيْرِي قسم ہے خدا کی سوا اوس لعین کے تمہین کوئی قتل نہ کریگا یہہ کہکے تلوار لیکے آیا بیٹے نے اکر منع کیا اوس سنگدل نے پہلے اپنے بیٹے ہی کے تلوار ماری کہ وہ دنیا سے گذر گیا پہر متوجہ ہوا قتل یتیمون پر فَلَمَّا رَآهُ تَبَاكَيَا پس جب دونون نے دیکہا بے اختیار رونے لگے اور بولے يَا شَيْخُ اِذْهَبْ بِنَا حَيَّيْنِ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ لِيَصْنَعَ مَا يُرِيدُ اے شیخ تو ہمین زندہ ابن زیاد پاس لیچل جو چاہے وہ ہمارے حق مین کرے فَقَالَ لَيْسَ لَكُمَا مِنْ سَبِيلٍ پس وہ لعین بولا ہرگز یہ نہوگا پہر بولے اِنْ كَانَ مُرَادُكَ اَخْذَ الْمَالِ فَبِعْنَا فِي السُّوْقِ وَانْتَفِعْ بِاَثْمَانِنَا اے شیخ اگر مراد تیری حصول مال ہے پس ہمین بازار مین بیچلے اور قیمت سے ہماری فائدہ مند ہو اور ہمین قتل نکر وہ بولا یہ بہی نہوگا پہر فرمایا دونون نے يَا شَيْخُ اَمَا تَرْحَمُ صِغَرَ سِنِّنَا اے شیخ ہماری یتیمی اور کم سنی پر بہی تو رحم نہین کرتا وہ لعین بولا کہ خدا نے تمہارے لیے میرے دل مین رحم نہین خلق کیا ہے فَقَالَا دَعْنَا نُصَلِّي پس ناچار ہوکر بولے کہ خیر اگر قتل ہی کرتا ہے تو ہمین چہوڑدے کہ ہم نماز پڑہ لین وہ بولا کہ نماز پڑہو اگرچہ کچہہ نماز تمہین نفع بخشے پس اون دونون بہائیون نے وضو کرکے چار رکعت نماز پڑہکے ہاتہہ اپنے سوے آسمان بلند کیے اور یون دعا کرنے لگے يَا عَدْلُ يَا حَلِيمُ اُحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ بِالْحَقِّ اے خداوند عادل الحاکم محکم کار حکم کر تو درمیان ہمارے اور ہمارے قاتل کے فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ اللَّعِيْنُ اِلَى الْاَكْبَرِ وَضَرَبَ عُنُقَهُ فَسَقَطَ اِلَى الْاَرْضِ وَتَحَوَّزَ بِدَمِهٖ ہنوز وہ دونون یتیم دعا سے فارغ نہوے تہے کہ وہ سنگدل آگے بڑہا اور بڑے بہائی کی گردن پر ایک تلوار زور سے لگائی کہ سر اقدس اوسکا کٹکے گر پڑا اور بدن خون مین لوٹنے لگا فَصَاحَ اَخُوْهُ وَجَعَلَ يَتَمَرَّغُ فِي دَمِهٖ چہوٹے بہائی نے یہ حال دیکہکر نعرہ مارا اور خون مین بہائی کے لوٹنے لگا اور کہتا تہا وَا اَخَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس اے بہائی مجہے اکیلا چہوڑ گئے افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہے بعد ازان خون بہائی کا لیکر منہہ پر ملتا تہا اور کہتا تہا هٰكَذَا اَلْقَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اسی صورت سے خدا اور رسول خدا سے ملاقات کرونگا ثُمَّ ضَرَبَ اللَّعِيْنُ عُنُقَهُ پہر اوس بیرحم نے

چھوٹے بھائی کی بھی تلوار لگائی اور اوسکا سر اقدس بھی بدن سے جدا ہوگیا اور بدن اوسکا خون مین
اپنے لوٹنے لگا وَوَضَعَ رَاْسَیْهِمَا فِی الْمِخْلَاتِ وَرَمٰی بِاَبْدَانِهِمَا فِی الْفُرَاتِ اور اوس لعین
نے سرونکو دونون کو توبرے مین رکھا اور بدنکو فرات مین پھینک دیا فَاعْتَنَقَا وَغَاصَا فِی الْمَاءِ
پس وہ دونون بھائی آپسمین بغلگیر ہوکر غرق دریاے رحمت الٰہی ہوئے اور وہ ٹوبڑا لاکر اوس
شقی نے ابن زیاد کے سامنے رکھدیا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْهِمَا قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا پس جب
ابن زیاد نے ان سرونکو دیکھا تین مرتبہ تعظیم کو اوٹھا اور بیٹھا پس بولا کہ کیون قتل کیا انہین وہ
بولا کہ مال کے لیے ابن زیاد نے پھر پوچھا کہ انہون نے وقت قتل کچھہ کہا بھی تھا وہ شقی بولا ہان کہا تھا
کہ ہمین ابن زیاد کے پاس لیچل جو چاہے وہ ہمارے حق مین کرے مگر مینے قبول نکیا تو پھر کہنے لگے کہ ہمین
بازار مین چلکر بیچ لے یہ بھی اوس شقی نے قبول نکیا تو پھر بولے کہ ایشیخ تجھے ہمارے کم سنی پر رحم نہین
آتا اوس شقی نے کہا کہ میرے دل مین خدا نے رحم نہین خلق کیا ہے پس ابن زیاد بولا کہ اگر تو انہین زندہ
لاتا تو تجھے بہت انعام دیتا پھر خفا ہوکر ایک دوستدار آل رسول اوسکی مجلس مین کھڑا تھا اوس سے
کہا کہ اسے لیجا اور وہین اسے بھی قتل کر جہان اس لعین نے انہین قتل کیا ہے اور یہ دونون سر دریا مین
ڈالدے پس وہ شخص لیچلا اور کہتا تھا کہ قسم بخدا اگر ابن زیاد اپنی بادشاہت مجھے دیتا تو بھی
ایسی شی مجھے نہوتی جب فرات پر لایا تو آنکھین نکالین اوس شقی کی اور کان کاٹے پھر ہاتھہ پاون کاٹے
پھر واصل جہنم کیا اور سر دونون صاحب نے اونکو فرات مین ڈالدیے پس بدن اونکے پانی سے
باہر نکلے اور سر اونسے ملے پھر ڈوب گئے اور سر اوس لعین کا اوس مومن نے برچھے پر رکھہ کے بازار مین
نصب کیا لڑکے ڈھیلے مارتے تھے اور کہتے تھے هٰذَا قَاتِلُ ذُرِّیَّةِ الرَّسُوْلِ یہ لعین قاتل ہے ذریت رسول کا
لَعَنَهُ اللّٰهُ وَاَخْزَاهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ روایت ہفتاد و سوم گفتگوے محمد حنفیہ
جناب امام زین العابدینؑ سے مقدمہ امامت مین اور خاتمہ حال جناب زینبؑ
فِی الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ رُوِیَ عَنْ اَبِی الْخَالِدِ الْکَاهِلِیِّ قَالَ دَعَانِی مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ بَعْدَ
قَتْلِ الْحُسَیْنِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَکُنَّا بِمَکَّةَ کتاب خرائج الجرائح مین روایت کی ہے ابو خالد

کا ہلی سی کہ کہا اوسنی بلایا مجھی محمد ابن حنفیہ نی بعد شہادت جناب امام حسینؑ کے جب جناب امام زین العابدین مدینی مین شام سی آئی اور ہم مکہ مین تھی فَقَالَ سِرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَقُلْ لَہٗ اَنَا اَکْبَرُ وُلْدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ اَخَوَیَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پس کہا محمد ابن حنفیہ نی کہ جا تو علیؑ ابن الحسینؑ کے پاس اور کہہ میری طرف سی کہ مین بڑا بیٹا ہون جناب امیر المومنینؑ کا بعد اپنی بھائیون حسنؑ اور حسینؑ کے وَاَنَا اَحَقُّ بِعَهْدِ الْاَمْرِ مِنْكَ اور مین محق اور سزاوار ہون ساتھہ عہد امامت کی تمسی فَیَنْبَغِیْ اَنْ تُسَلِّمَہٗ اِلَیَّ وَاِنْ شِئْتَ فَاخْتَرْ حَكَمًا تَتَحَاكَمُ اِلَیْہِ پس سزاوار ہی تمہین کہ تسلیم امر امامت میری جانب کرو اور اگر چاہو کوئی حَکَم اختیار کرو تا حُکم کروائین ہم اوسی اور محاکمہ کرین طرف اوسکی پس گیا مین اور کہا مینے پیغام محمد کا فَقَالَ اِرْجِعْ وَقُلْ لَہٗ پس حضرت نی سنکر فرمایا پھر جا تو اور کہہ اون سی میری جانب سی یَا عَمِّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَدَّعِ مَا لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَكَ اچھا ڈرو خدا سی اور نہ طلب کرو وہ چیز کہ خدا نی وہ تمہاری واسطے مقرر نہین کی فَاِنْ اَبَیْتَ فَبَیْنِیْ وَبَیْنَكَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ پس اگر تم انکار کرو تو مجھہ مین اور تم مین حجر الاسود حَکَم ہی فَاَیَّ مَنْ یَشْهَدُ لَہُ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ فَهُوَ الْاِمَامُ پس جسکی واسطے حجر الاسود گواہی دی پس وہ امام ہی پس پھرا مین یہہ جواب لیکی اور عرض کی خدمتمین محمد کی فَقَالَ قُلْ لَہٗ اَلْقَاكَ پس محمد ابن حنفیہ نی کہا کہہ اون سی کہ ملاقات کرونگا مین تمسی راوی کہتا ہی پس جب امام زین العابدینؑ علیہ السلام تشریف لائی اور جلد خانہ کعبہ کو چلی دونون صاحب تو مین بھی ساتھہ تھا تا آنکہ پہونچی قریب حجر الاسود کی فَقَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ تَقَدَّمْ یَا عَمِّ فَاِنَّكَ اَسَنُّ فَاسْئَلْہُ الشَّهَادَةَ لَكَ پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا اچھا تم بزرگ ہو تم گواہی حجر الاسود سی طلب کرو اپنی واسطے فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدٌ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ وَدَعَا بِدَعَوَاتٍ ثُمَّ سَاَلَ الْحَجَرَ بِالشَّهَادَةِ لَہٗ اِنْ كَانَتِ الْاِمَامَةُ لَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ بِشَیْءٍ پس محمد نی دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی پھر سوال کیا حجر الاسود سی کہ اگر مین امام بحق ہون تو ای حجر الاسود تو گواہی دے اوپر امامت کی پس حجر الاسود سی کچھہ آواز نہ آئی ثُمَّ قَامَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا الْحَجَرُ الَّذِیْ جَعَلَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَاهِدًا لِمَنْ یُوَافِیْ

بَنِيَّهُ الْحَرَامَ مِنْ وُفُوْدِ عِبَادِهٖ پس اوٹھے امام زین العابدین علیہ السلام اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا الحجر
ایسا حجر کہ گردانا ہے خدا نے تجھے گواہ واسطے اوس شخص کے کہ جو آتا ہے خانہ کعبہ میں اور نازل ہوتا ہے یہان اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ
صَاحِبُ الْاَمْرِ وَاَنِّی الْاِمَامُ الْمُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰهِ فَاشْهَدْ لِیْ لِیَعْلَمَ عَمِّیْ اَنَّهٗ لَا حَقَّ
لَهٗ فِی الْاِمَامَةِ اے حجر الاسود اگر تو جانتا ہے کہ مین صاحب حکم اور مین امام واجب الطاعت ہون
سب بندگان خدا پر پس گواہی دے میرے تاکہ جانین چچا میرے کہ نہین ہے حق اونکا امامت مین فَاَنْطَقَ
اللّٰهُ الْحَجَرَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ فَقَالَ پس گویا کیا خدا نے حجر الاسود کو بزبان عربی فصیح پس
کہا حجر الاسود نے یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ سَلِّمْ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ الْاَمْرَ اے محمد ابن علی تسلیم کرو طرف
علی ابن الحسین کے امامت کو فَاِنَّهٗ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلَیْكَ وَعَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰهِ
دُوْنَكَ وَدُوْنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ بتحقیق کہ جناب امام زین العابدین واجب الطاعت ہین
تمپر اور سب بندگان خدا پر فَقَبَّلَ مُحَمَّدُ ابْنُ حَنَفِیَّةَ رِجْلَهٗ وَقَالَ الْاَمْرُ لَكَ پس محمد بن حنفیہ نے
حضرت کے پاؤن چومے اور کہا امامت تمہارے ہی واسطے ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ حجر الاسود نے یہ کہا
یَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَعَلٰی جَمِیْعِ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَنْ
فِی السَّمَاءِ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ فَاسْمَعْ لَهٗ وَاَطِعْ اے محمد بن علی تحقیق کہ علی ابن الحسین حجت
خدا ہین تمپر اور سب اہل زمین و آسمان پر اور واجب الطاعت ہین پس اطاعت کرو فَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمْعًا
وَطَاعَةً یَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ پس محمد ابن حنفیہ نے کہا بسر و چشم اطاعت کرونگا
اے حجت خدا بیچ زمین و آسمان کے وَقِیْلَ اِنَّ ابْنَ الْحَنَفِیَّةِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِزَاحَةَ الشُّكُوْكِ فِیْ
ذٰلِكَ اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ امر محمد ابن حنفیہ نے واسطے دفع شک کے کیا تھا کہ کسیکو شک امامت مین حضرت کی
باقی نرہے اور اسی کتاب مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے قَالَ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ
ابْنُ مَرْوَانَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَعَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَطُوْفُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا
یَلْتَفِتُ اِلَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ عَبْدُ الْمَلِكِ یَعْرِفُهٗ بِوَجْهِهٖ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا کہ عبد الملک
بن مروان طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھا اور جناب علی بن الحسین بھی طواف مین سامنے اوسکے

مشغول تھے اور عبد الملک کی طرف التفات نکرتے تھے اور عبد الملک حضرتکو نہ پہچانتا تھا پس عبد الملک
بولا یہ کون ہے کہ سامنے میرے پہرتا ہے اور التفات میری طرف نہیں کرتا فَقَالَ لَهُ هٰذَا عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ
پس کسینے کہا یہ علی ابن الحسین ہیں فَجَلَسَ مَكَانَهُ وَقَالَ رُدُّوهُ إِلَيَّ فَرُدُّوهُ پس وہیں بیٹھ گیا
اور کہا کہ پہیر لاؤ انہیں میری طرف پس پہیر لائے حضرت کو عبد الملک کے پاس فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ابْنَ
الْحُسَيْنِ إِنِّي لَسْتُ قَاتِلَ أَبِيكَ فَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْمَصِيرِ إِلَيَّ پس عبد الملک حضرت سے بولا
اے علی ابن الحسین میں تمہارے پدر بزرگوار کا قاتل نہیں ہوں کیا باعث ہے کہ آپ میرے پاس نہیں آتے
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ قَاتِلَ أَبِي أَفْسَدَ بِمَا فَعَلَهُ دُنْيَاهُ عَلَيْهِ وَأَفْسَدَ أَبِي عَلَيْهِ آخِرَتَهُ
فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ فَكُنْ پس حضرت نے فرمایا تحقیق کہ قاتل نے میرے پدر بزرگوار کے
فاسد کیا قتل سے اونکے دنیا کو اون پر اور فاسد کیا شہادت پدر بزرگوار نے میرے قاتل کی آخرت کو پس
اگر دوست رکہتا ہے تو کہ ہو مثل اون کے قاتل کے تو ہو فَقَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ صِرْ إِلَيْنَا لِتَنَالَ مِنْ دُنْيَانَا
پس عبد الملک بولا کہ معاذ اللہ کہ میں مثل آپ کے پدر بزرگوار کے قاتل کے ہوں لیکن مراد میری یہ ہے
کہ آؤ ہمارے پاس تا کہ ہماری دولت سے آپ کو فائدہ پہونچے اور ہم آپ سے کچھہ سلوک کریں فَجَلَسَ
زَيْنُ الْعَابِدِينَ وَبَسَطَ رِدَاءَهُ وَرَمَى فِيهِ كَفًّا مِنْ حَصَاتِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ پس کلام
عبد الملک سے سنکے جناب امام زین العابدین علیہ السلام بیٹھہ گئے اور ردائے مبارک کو پہیلا دیا اور سنگریزے
مسجد کے اوسمیں ڈال دئے اور یہ درگاہ الٰہی میں عرض کی اَللّٰهُمَّ أَرِهِ حُرْمَةَ أَوْلِيَائِكَ عِنْدَكَ
خداوندا دکہا تو اسے حرمت و عزت اپنے دوستوں کی جو تیرے نزدیک ہے فَإِذَا رِدَاءُهُ مَمْلُوٌّ دُرًّا
يَكَادُ شُعَاعُهَا يَخْطَفُ الْأَبْصَارَ پس ناگاہ ردائے مبارک موتیوں سے بہر گئی ایسی موتی کہ اونکی
شعاع اور چمک سے آنکہیں خیرہ ہوئی جاتی تہیں فَقَالَ لَهُ مَنْ تَكُونُ هٰذِهِ حُرْمَتُهُ عِنْدَ
رَبِّهِ يَحْتَاجُ إِلَى دُنْيَاكَ پس فرمایا اے عبد الملک جسکی یہ حرمت و عزت ہو پیش خدا وہ محتاج
ہوگا تیرے دنیا کا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ خُذْهَا فَمَا لِي فِيهَا حَاجَةٌ پہر درگاہ باری میں عرض کی
خداوندا! اسے کہ تیرے بندے علی ابن الحسین کو اسکی کچہہ احتیاج نہیں آہ آہ ایسے بزرگوار اور برگزیدہ

خدا کو اہل کوفہ و شام نے شتر برہنہ پر سوار کیا تہا گردن شریف مین ایسا بہاری طوق ڈالا تہا کہ گلا
مبارک سے خون جاری تہا اور اس کنارہ کشی پر بہی ایکدن چین نہ لینے دیا چنانچہ بعض ثقہ و معتبر نے
نقل کی ہی کہ ہم تجارت کو شام کیطرف جاتے تہے اور پہونچے ایک مقام پر کہ وہان سے شام نو فرسخ تہا
فَرَاَیْتُ فِی الصَّحْرَاءِ حُجْرَۃً مِّنْ طِیْنٍ فِیْھَا قَبْرَانِ مُقَدَّمًا وَّ مُؤَخَّرًا پس دیکہا اوس صحرا مین
ایک کچا حجرہ بنا ہی کہ اوسمین دو قبرین تہین ایک آگے تہی اور ایک پیچہے تہی اور ایک شخص قبر مقدم پر
قرآن پڑہتا تہا پس ہمنے اوسے سلام کرکے کہا کہ اے شخص ہمسے ان قبرونکا حال بیان کر فَبَکَی الرَّجُلُ
یہ سنکر وہ شخص رونے لگا وَقَالَ ھٰذِہِ الْقَبْرُ الْمُقَدَّمُ قَبْرُ زَیْنَبَ بِنْتِ عَلِیٍّ وَالْمُؤَخَّرُ قَبْرُ
فِضَّۃَ جَارِیَۃِ الزَّھْرَاءِ اور بولا اے شخص یہ قبر جو مقدم ہی یہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابیطالب
کی ہی اور دوسری قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کی ہی کہا اونہون نے کہ ایمر دخبر دے ہمین کہ یہ دفن
کیونکر ہوئین یہان کہ یہ مقام کہان اور دختر جناب فاطمہ کہان بَکَی الرَّجُلُ وَقَالَ اور
زیادہ رونے لگا وہ شخص اور بولا لَمَّا مَضَتْ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَنَتَانِ فَصَاعِدًا
جب کہ گذرے بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تہا اور عبد الملک بن مروان
اوسکی طرف سے حاکم تہا یہی عبد الملک کہ جسنے معجزہ حضرت کا دیکہا تہا فَکَتَبَ لِیَزِیْدَ مِنْ
عَدَاوَۃِ الْحُسَیْنِ پس لکہا یزید کو عبد الملک لعین نے عداوت امام حسین سے اِنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ
عَزَمَ لِلْخُرُوْجِ بِطَلَبِ دَمِ اَبِیْہِ الْحُسَیْنِ کہ اے یزید علی ابن الحسین نے ارادہ خروج کا کیا ہی
واسطے طلب خون حسین کے یَجْمَعُ النَّاسَ مُخْفِیًا وَیُھَیِّئُ الْجُنُوْدَ وَالْعَسَاکِرَ لِحَرْبِکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
جمع کرتا ہی لوگون کو مخفی اور مہیا کرتا ہی فوج و لشکر تیرے لڑنیکو اے امیر المومنین پس غصے ہوا یزید اور
لکہا اوسکو اَحْبِسْہُ بِنَفْسِہٖ دُوْنَ الْحَرَمِ وَالْاَطْفَالِ کہ قید کر اوسے فقط سوا حرم و اطفال کے اور
جلد دمشق میں بہیجدے فَقَیَّدَہٗ عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ مَرْوَانَ وَاَرْسَلَہٗ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الشَّامِ
پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین نے اور روانہ کیا حضرت کو مدینے سے شام کو فَاَثْقَلَہٗ حَدِیْدًا
بِالْغُلِّ وَالسَّلَاسِلِ فِیْ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ پس اوس شقی نے جناب امام زین العابدین کے گلیمن

بھاری طوق پہنایا اور ہاتھہ پاؤنمین زنجیرین پہنائین اور بعث لعین نگہبانی کو ساتھہ کیو وکانت
فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ مَرِيْضَةً اور جناب زینبؑ اون دنونمین بیمار تھین لَكِنَّهَا
لَمَّا سَمِعَتْ رِحْلَةَ اِلَى الشَّامِ وَحِيْدًا فَرِيْدًا اَبَكَتْ بُكَاءً عَظِيْمًا مگر جب سُنا جناب زینبؑ نے
کہ میرا بھتیجا نشان حسینؑ اکیلا جاتاہی شام کو بہت روئین اور بولین لَا اُخَذِّلُ ذَيْلَهُ عَنْ يَدَيَّ
اَبَدًا نہ چھوڑونگی مین دامن اسیر کربلا کا اور اوسے اکیلا نہ جانے دونگی مین وَاَجِيءُ بِهٖ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اِلَى الشَّامِ اور مین جاؤنگی ساتھہ اوسکے مدینہ سے شام کو فَاَصَرَّتْ وَمَضَتْ بِهٖ مَعَ فِضَّةَ فِيْ
هَوْدَجٍ عَلَى الْجَمَلِ پس بہت اصرار کیا تا آنکہ چلین ایک ہودج مین سوار ہوکر فضہ کو ساتھہ لیکر
اور اہل تواریخ نے لکھاہی کہ اہل مدینہ نے بہت جناب زینبؑ کو منع کیا کہ ایدختر زہراؑ شام کے صدمی بھولی
گئین کہ وہان شتر برہنہ پر سوار بی نقاب گئین اور قید رہین جناب زینبؑ رونے لگین اور بولین کہ
ای صاحبو تم مجھے منع کرتے ہو نہین دیکھتے کہ بھتیجا میرا اکیلا جاتاہی کیا محبت تھی جناب زینبؑ کو
جناب امام حسینؑ سے کہ اونکی فرزندون پر فدا تھین غرض سب سے رخصت ہوئین اور چلین ساتھہ
اونکے فَلَمَّا بَلَغَ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ مَعَهَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحْرَاءِ قَامَ يَوْمًا وَلَيْلًا پس جب
پہونچے جناب زین العابدینؑ اس صحرا مین تو ایک رات و دن یہان قیام کیا فَانْتَبَهَتْ زَيْنَبُ
لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ بَاكِيَةً پس جناب زینبؑ صبح کو روتی ہوی چونکین وَقَالَتْ يَا ابْنَ اَخِيْ فِدَاكَ
رُوْحِيْ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ اَنَّ اَخِي الْحُسَيْنَ الْمَظْلُوْمَ يَقُوْلُ اور بولین ای فرزند
برادر مظلوم قربان ہو جاؤن تجھپر سے دیکھا مینے خواب مین اپنے برادر مظلوم کو کہ فرماتے ہین يَا اُخْتِيْ
زَيْنَبُ اِنِّيْ مُشْتَاقٌ لِلِقَائِكِ ای بہن زینب مین تمہارا بہت مشتاق ملاقات ہون وَعَزَّ
عَلَيَّ فِرَاقُكِ فَعَجِّلِيْ اَنْ تَكُوْنِيْ عِنْدِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اور ای زینبؑ دشوار ہی حسینؑ کو
جدائی تیری پس جلد آؤ کہ آج کی شب میرے پاس ہو کیا محبت تھی بھائی بہن مین فَعَلِمْتُ
يَا ابْنَ اَخِيْ اَنَّ رِحْلَتِيْ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا مِنَ الدُّنْيَا پس جانا مینے کہ ای فرزند برادر کہ آج
رحلت ہی میری دنیا سے اُوَدِّعُكَ الْاٰنَ حَفِظَكَ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ مِنْ جُنُوْدِ الشَّيْطَانِ

اب مین وداع کرتی ہون تمہین خداے رحمٰن محفوظ رکہے تمہین لشکر شیطان سے فبکی علی ابن الحسین
علی عزیزہا بکاءً کاد یفرق روحہ عن بدنہ پس حضرت عزیت جناب زینب پر اسقدر
روے کہ قریب تہا روح اقدس بدن شریف سے جدا ہوجاوے وقال یا عمتی واللہ فراقک
لی اعظم المصائب اور فرمایا اے پہوپہی واللہ جدائی تمہاری بڑی مصیبت ہے مگر یہہ خاطر جمع
رکہو کہ بعد تمہارے دفن کر یہ لعین مجہے شام تک نہ لیجا سکین گے مین مدینہ مین روضہ رسول خدا تک
یہین سے چلا جاؤنگا پس جناب زینب روکر فضہ سے بولین یا فضۃ انی ذکرت فی ہذہ الصحراء
شجراً مسمی بالنغر ہو اطیب الاشجار اے فضہ یاد کیا مین نے کہ اس جنگل مین ایک درخت ہے
کہ نام اوسکا نغر ہے اور خوشبو ہے مثل صندل اور اگر کے لما قتلوا اخی الحسین ونصبوا راسہ
علی القنا وقیدونا بالظلم والعناء جب شہید کیا تہا لعینون نے میرے بہائی حسین کو اور
سر کو اون کے نیزہ پر رکہا تہا اور ہمین قید کیا تہا اور شام کو لیچلے تہے فنزل عسکرہم فی ہذا المقام
پس لشکر اونکا اس جا اوترا اذ رایت حامل السنان کان علی سنانہ راس الحسین
اوسوقت دیکہا مین نے ایک نیزہ دار کو جسکے نیزہ پر سر میرے بہائی مظلوم کا تہا وصل الرمح
بشجر النغر اوس نیزہ دار نے نوک نیزہ ملادی اوس درخت سے فجعلتہ کان راس الحسین
علی غصن من اغصانہ پس اوسوقت تہا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کی شاخون
یجری الدم عن حلقہ وتلی القرآن اوسوقت میرے بہائی کے حلق سے خون بہتا تہا اور وہ قرآن
پڑہتے تہے فاطلبی ہذہ الشجرۃ لی لان اودعہ ڈہونڈ الیفضہ اوس درخت کو کہ مین اوسکو
رخصت کرلون غرض فضہ نے بعد تلاش کے پایا اوس درخت کو اور عرض کی پس حضرت زینب
اوٹہین بکمال ضعف ونقاہت فخرجت عن الفسطاط واتت تحت الشجرۃ وجذبت
بہا اور خیمے سے نکل کر آئین زیر درخت اور لپٹ گئین اوس سے وبکی قائمۃ یا علی صوتہا
اور روہ مخدومہ کہڑی روتی تہین بلند آواز سے اور کس بیتابی سے کہتی تہین واخاہ وامظلوماہ
واذبیحاہ واحسیناہ اے بہائی میرے اے مظلوم تشنہ لب اے ذبیح بے جرم اے حسین بیکس

فِدَاكَ أُخْتُكَ هٰذِهٖ قربان ہو تمپر بہن تمہاری فَجَعَلَتْ تُكَرِّرُ هٰذَا الْقَوْلَ پس بار بار یہی کہہ کہکر
روتی تہین وَكَانَ فِي قُرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ بُسْتَانًا لِمُعَاوِيَةَ اور اوس درخت سے قریب ایک باغ
تہا معاویہ ملعون کا وَ مُنْتَظِمُ الْبُسْتَانِ كَانَ زُبَيْرَ بْنَ التَّمِيْمِ الْمَلْعُوْنُ اور منتظم اوسکا یعنی باغبان
اوسمین زبیر ابن تمیم ملعون تہا فَلَمَّا سَمِعَ بُكَاءَهَا خَرَجَ عَنِ الْبُسْتَانِ وَجَاءَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
وَكَانَ بِيَدِهٖ اَوْزَادًا مِنَ الْحَدِيْدِ لِانْتِظَامِ اَرْضِ الْبُسْتَانِ پس اوس شقی نے آواز گریہ زینب
سنی تو باغ سے باہر نکلا اور وہان آیا اور اوس کے ہاتہہ مین اوزار آہن زمین درست کرنیکا تہا شل
بیلچے کے جب اوس شقی کو معلوم ہوا کہ یہہ زینب خواہر امام حسینؑ ہے فَضَرَبَ الْمَلْعُوْنُ
عَلٰى ظَهْرِهَا اوس ملعون نے عداوت سے ایک بیلچہ اس زور سے پشت مبارک زینب غمدیدہ سوگوار
برادر پر مارا کہ آسمان ہل گئے فَخَرَّتْ بِوَجْهِهَا مَغْشِيَّةً عَلَى الْاَرْضِ پس جناب زینب اوسکے صدمے
سے کہل زمین پر گر پڑین وَمَاتَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ شَهِيْدَةً اور روح اقدس اونکی اوسی درخت
کے تلے جنت عدن کو پرواز کر گئی جناب امام زین العابدینؑ کا عجب حال ہوا اور اعجاز سے حضرت نے
ہاتہہ اور پاؤن زنجیرون سے نکالے اور نعش زینب کو خیمے مین لیگئے پس غسل و کفن دیکے نماز پڑہی اور
دفن کیا اور مدینے کو تشریف لیگئے اور فضہ نے قبر زینب سے مفارقت نکی حَتّٰى مَاتَتْ بَعْدَهَا فِي
بَعْضِ السِّنِيْنَ تا آنکہ بعد اونکے کئی برس کے انتقال کیا اور پائین پا دفن کی گئی اس حجرہ خام مین
کہ بنا یا گیا ہے پس الشخص جسکے قریہ مین مین رہتا ہون یہان سے بہت نزدیک ہے یہہ سب ماجرا آنکہون کا
دیکہا ہوا میرے بزرگون نے بیان کیا ہے چنانچہ جب وہ نالہ و افغان امام مظلوم پر زینب مغموم کا بیان
کرتے تہے تو سمین تاب سننے کی نرہتی تہی **روایت ہفتاد و چہارم سوید ابن غفلہ سے**
دبدبۂ جناب امیرؑ مین اور ساتہہ ہونا نبیؐ کا اور نکلنا قبر سے شال کا پہر
حال محشر اور آنا جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؑ کا میدان حشر مین
عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفْلَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا عَلَى الْبِسَاطِ
لَمْ اَجِدْ فِي الدَّارِ غَيْرَهٗ سوید ابن غفلہ سے منقول ہے کہ ایک دن مین دولت سرائے جناب امیرؑ مین

داخل ہوا دیکھا حضرت کو کہ ایک بوریے پر بیٹھے ہیں سوا اوسکے کچھہ اور فرش گھر مین نہین ہے فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَرٰى فِي الدَّارِ غَيْرَ هٰذَا الْبِسَاطِ وَبِيَدِكَ الْخِلَافَةُ مینے عرض کی یا امیر المومنین مین اس گھر مین سوا اس بوریے کے کچھہ نہین دیکھتا حالانکہ آپ بادشاہ زمان اور خلیفہ وقت ہین حضرت نے یہہ سنکر فرمایا اے سوید ہم کچھہ مہیا نہین کرتے اس دار فنا کے لیے وَلَنَا دَارٌ قَدْ حَمَلْنَا اِلَيْهَا خَيْرَ الْمَتَاعِ وَنَحْنُ مُنْتَقِلُوْنَ اِلَيْهَا اے سوید ہمارے واسطے ایک گھر ہے کہ بہترین متاع اوسکے لیے ہمنے مہیا کی ہے اور قریب ہے کہ منتقل اوسکیطرف ہوجائین فِي الْحَدِيْثِ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ دَنَى الرَّحِيْلُ حدیث مین وارد ہے جناب امام محمد باقر سے کہ جب آدمی کا چالیس برس کا سن ہوتا ہے تو منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ وقت کوچ کا قریب پہونچا زاد راہ درست کرلیں جناب امیر ایک مقام مین فرماتے ہین فَاٰهِ اٰهٍ مِنْ فَقْدِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِيْقِ وَوَحْشَتِهَا پس افسوس افسوس اوپر نہونے زاد کے اور درازی سفر کے جب جناب امیر سا شخص یہہ فرمائے تو وائے ہے ہماری غفلت پر کہ ہمنے کونسا زاد سفر مہیا کیا ہے جو یون غافل بیٹھے ہین اَيُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوْا اَقْرَانَكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَكُمْ بِاَيْدٍ عَارِيَةٍ ایہا الناس یاد کرو اپنے عزیزون اور ہمنشینونکو کہ کیسے خالی ہاتھہ آگے تمہارے چلے گئے اور زیر زمین نہان ہوگئے وَكَيْفَ مَحَى التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ اور کیسی مٹادین خاک نے صورتین اونکی وَكَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَهُمْ اور وہ زبانین کہ جنسے انواع انواع کے کلام کرتے تھے کیسا اونکی زبانونکو کیڑون نے کھالیا ضُيِّعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ مِنْهُمْ مَجَالِسُهُمْ ضایع و برباد ہوے مال اونکے بعد شقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوئے اون اموال پر وہ لوگ جنکا تصرف اونہین نہایت ناگوار تھا اور خالی ہوگئے مکان اونکے وَحَلُّوْا بِدَارٍ لَا يَتَزَاوَرُ بَيْنَهُمْ اور ایسے مکان مین ساکن ہوے ہین کہ نہ وہ کسی کو دیکھنے آسکتے ہین اور نکو اونہین دیکھنے جاسکتا ہے اور سب اونکے دیکھنے کو ترس گئے وَلَا مُؤْنِسُهُمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اب کوئی اونکا مونس و ہمدم نہین سوائے حسرت و ندامت کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءَ یعنے مرد مسلمان کے لیے

تین دوست ہین فخلیل یقول انا معک حتی تموت وھو ماله فاذا مات صار للورثة
پس ایک دوست تو کہتا ہی کہ مین تیری ساتھہ ہون جب تک تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو مین تجھسی
جدا ہو جاؤنگا وہ دوست تو مال اوسکا ہی وخلیل یقول انا معک الی باب قبرک وھو
ولدہ اور ایک دوست کہتا ہی مین ساتھہ تیری ہون تیری قبر تک اور وہ اولاد اوسکی ہی وخلیل
یقول انا معک حیا ومیتا وھو عمله اور ایک دوست کہتا ہی کہ مین تیری ساتھہ ہون تیری
زندگی مین اور بعد موت وہ دوست عمل اوسکا ہی اور ابو الفضل نی جناب صادق سی روایت کی ہی
اذا بعث الله المؤمن من قبرہ خرج معه مثال کہ جب خدا قبر سی مومن کو اوٹھا دیگا نکلیگی
ایک شکل مجسم ساتھہ اوسکی قبر سی اور آگی آگی اوسکی چلیگی اور عرصہ محشر مین جہان جہان اوسی ہراس ہوگا
وہ شکل کہیگی لا تحزن ولا تفزع غمگین نہو اور کچہہ خوف نکہا اور بشارت دیگی اوسی سرور و
کرامت کی خدا کیطرف سی حتی یقف بین یدی الله جل جلاله تا آنکہ ٹہریگا وہ مومن حضور
خداوند عالم مین فیحاسبه حسابا یسیرا ویامر به الی الجنة والمثال امامه پس خدا تعالی
حساب آسان اوس سی لیگا حکم کریگا واسطے اوسکی دخول جنت کا اور وہ شال آگی آگی اسکی چلیگی وہ
مومن کہیگا رحمک الله نعم الخارج خرجت معی من قبری خدا رحمت کری تجھپر کیا خوب
نکلنے والا ہی تو کہ نکلا تو قبر سی میری اور اوس وقت سی مجھی بشارتین دیتا ہی تا آنکہ یہہ روئی نعمت
دیکہا مینی یعنی داخل جنت ہوا مین فمن انت یہہ تو بتلا کہ تو کون ہی فیقول له المثال انا السرور
الذی کنت ادخلته علی اخیک المؤمن فی الدنیا پس وہ شال کہیگی مین وہ سرور
و خوشی ہون جسی تونی داخل کیا تہا دل مومن مین دار دنیا مین خلقنی الله منه لاسرک خلق
کیا اوس سرور سی مجھی خدا نی تا آج مین تجھی شاد و مسرور کرون پس روؤ حضرات مصیبت جناب
مظلوم کربلا مین اور شاد کرو جناب فاطمہ اور جناب رسول خدا کو کہ وہ جناب تمہین اپنی لخت
جگر کی مصیبت پر روتا دیکہکر نہایت شاد ہوتی ہین چنانچہ روایت مین وارد ہی کہ جس جا مجلس
ماتم اوس شہید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہی تو جناب سیدہ مع حضرت خدیجہ و آسیہ و مریم تشریف

لائی ہین وَفِی یَدِھَا خِرْقَۃٌ تَمْسَحُ بِھَا دُمُوعَ الْبَاکِیْنَ وَتَقُولُ دیکھے شفقت اوس جناب کی
کہ ہاتھہ مین اوس معصومہ کے ایک رومال ہوتا ہے اوس سے آنسو رونے والونکے شفقت سے پونچھکر فرماتی ہین
طُوبیٰ لَکُمْ یَا اَحِبَّائِی تَبْکُونَ وَتَعْزُونَ عَلیٰ وَلَدِیَ الْغَرِیْبِ اَلَّذِی لَیْسَ لَہٗ اَبَوَاہُ فِی الدُّنْیَا خوشا
حال تمہارا اے دوستو میرے کہ روتے ہو ایسے مصیبت زدہ آوارہ وطن پر کہ جسکے رونیکو دنیا مین نہ مان ہے
نہ باپ ہے اَنَا اُشْرِکُ مَعَکُمْ فِی الْعَزَاءِ وَاَشْفَعُکُمْ فِی الْقِیَامَۃِ اے دوستو میرے تم گھبرانا نہین مین فاطمہ
تمہارے ساتھہ رونے مین شریک ہون اور روز قیامت کو تمہین بخشواؤنگی پروردگار عالم سے پس خوشی
جناب سیدہ کی خوشی رسول خدا کی ہے اور خوشی اونکی یقینی اور مومنونکی خوشی سے بہتر ہے اور وہ مجسم
ہوکر کیا عجب ہے کہ زیادہ تر اوس سے شاد کرے کہ روز قیامت کو کوئی وسیلہ اور کوئی زاد ایسا پاس
نہین کہ اوسکے سبب سے بچاؤ ہوگا سوائے محبت انہین برگزیدگان خدا کے کہ وہ روز عجب ہولناک ہوگا
کہ کوئی کسیکے کام نہ آسکیگا کہ انبیا نفسی نفسی پکارتے ہونگے یعنی خدایا اپنی بخشش کے امیدوار ہین اور
کسیکو اپنے فرزند کا بھی خیال نہوگا مگر نبی ہمارے شفیق امت کہ جسپر اونہون نے نواسے اپنے فدا کیے وہ اوسوقت
بھی امتی امتی فرماتے ہونگے یعنے بار الٰہا میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے غرض خلق خدا
اوسوقت پریشان ہوکر دوڑینگے طرف حضرت آدمؑ کے اور کہینگے کہ یا نبی اللہ تم وہ ہو کہ خدا نے سب سے
پہلے پردہ دنیا پر تمہین بھیجا یعنی پیدا کیا اور پدر ہو ہمارے پس ہماری آج شفاعت کرو وہ بولینگے
اے بندگان خدا مین خود اپنی شفاعت کا امیدوار ہون اور چاہتا ہون کہ خدا مجھکو بخش دے یہ مایوس
ہوکے پھرینگے اور جاوینگے اور نبیونکے پاس مگر اسیطرح مایوس پھرینگے جب کوئی انکی دستگیری نکریگا تو
عجب طرحکا ہراس انپر طاری ہوگا آئینگے خدمت رسول خدا شفیع روز جزا مین اور عرض کرینگے
ایمحبوب خدا آج کوئی ہم مددگار اپنا نہین پاتے اور کوئی شفاعت خواہ ہمارا نہین ہے تا آپ ہماری
شفاعت کیجیے جناب رسول خدا فرماینگے اے بندگان خدا مین تمہاری شفاعت کو موجود ہون
یہہ فرماکے وہ حضرت باوندان شکستہ عرصہ محشر مین آئینگے اور ایک منبر نور پر تشریف لیجائینگے
کہ ناگاہ ایک آواز بلند ہوگی یَا اَھْلَ الْمَوْقِفِ غُضُّوا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوزَ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ بِنْتُ

رسول اللہ ای اہل محشر بند کرو آنکھین اپنی تا گذری فاطمہ زہرا دختر رسول خدا ایک شخص نے معصوم سے پوچھا کہ جسوقت جناب سیدہ عرصہ قیامت مین تشریف لائین گی تو آنکھین بند کرنا مردونکا تو بجا ہی مگر عورتونکی آنکھین بند کرنیکی کیا وجہ کہ یہہ تو آپسمین محرم ہین آہ آہ فرمایا حضرت نے کہ وہ مظلومہ اس شکل سے آئین گی کہ کسیکو تاب دیکھنے کی نہوگی ایک ہاتہہ پر دندان شکستہ رسول خدا اور دوش راست پر پیراہن زہر آلودہ حسن اور دوش چپ پر جامۂ چاک چاک خون آلودہ امام حسین سر پر عمامہ پرخون علی مرتضے گود مین نعش محسن شہید ہوگی پس اس صورت سے متوجہ جانب عرش الٰہی ہونگی اور اسقدر نالہ و زاری اور خروش و بیقراری کرینگی کہ سب ملائکہ نالہ و فغان کرنی لگین گے اور انبیا و مرسل گر گر پڑینگے جناب فاطمہ عرض کرین گی یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ وَلَدِیْ ای عادل ای محکم کار حکم کر درمیان میرے اور قاتلان حسین کی اور عرض کرینگی کہ خداوندا میرے پدر بزرگوار کے ظالمون نے دندان مبارک شہید کئے اور ای رب العالمین میری گہر مین دروازہ توڑ کر گھس آئے میرے پہلو کو مجروح کیا یہان تک کہ محسن میری شکم مین مرگیا ای خدا ابن عم رسول کی سر پر تلوار ماری میری حسن کو زہر پلا کر مارڈالا اور حسین کو تین دنکا بہوکا پیاسا ٹکڑی ٹکڑی کرکی مانند گوسفند کی ذبح کیا ایک شور گریہ اہل محشر اور ملائکہ سے بلند ہوگا اور دریائی غضب الٰہی جوش مین آئیگا جبرئیل آوین گی خدمت جناب رسول خدا مین اور عرض کرینگی یارسول اللہ فاطمہ اس حال سے زیر عرش آئین ہین جناب رسول خدا بیتاب ہوکر منبر سے اوترین گی اور جناب فاطمہ سے کہین گی ای بیٹی میری ای پارہ جگر میری ای فاطمہ یہہ فریادرسی کا وقت ہے نہ فریاد کرنیکا یہ دعا کا وقت ہی نہ قہر الٰہی کو جوش مین لانیکا جناب فاطمہ روکر کہین کی ای بابا کیونکر بہول مجہو وہ زانو جو سینہ حسین پر رکہا گیا اور کیونکر بہول جاؤن وہ تیغ جو گلوئی خشک حسین پر چلی پروردگار عادل فرمائیگا ای فاطمہ ٹھہر مین حسین کے آنیکی راہ دیکھتا ہون کہ ناگاہ جناب امام حسین مع شہدائی کربلا تشریف لائین گی بدن تمام ٹکڑے ٹکڑے عباس شانے کٹائی ایک سمت علی اکبر سنان ستم کہائی ایک طرف اور سب شہدا اسیطرح خاک و خون مین نہائی اور حضرت گود مین نعش اصغر لیے ہوئے عرض کرینگی رَبِّ اشْفَعْنِیْ فِیْ مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ یعنی خدایا شفاعت میری قبول کراون

اونکے حق مین جو میری مصیبت پر روئی ہین جب یہہ حال جناب فاطمہ دیکھین گی تو ایک چیخ مار کر روئنگی کہ تمام ملائکہ جناب سیدہ کو رونے سے فریاد و فغان بلند کرینگے پس دشمن اہل بیت کو داخل نار ہونگا اور شیعہ جناب امیر کو داخل بہشت ہونگی اللہم اجعلنا من شیعتہ الحمد للہ اولاً واخراً علی ختم الکتاب ونصلی علی محمد وآلہ الامجاد الاطیاب وندعوہ الدعاء المستجاب

ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب

تمت الکتاب

بعون الملک الوھاب فی سنۃ الثلثۃ والتسعین بعد الالف والمأتین من

ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین

تقریظ کتاب خلاصۃ المصائب

از گہرباری سحاب مدرار طبع روان غواص محیط علوم عقلی و نقلی مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی کہ گوہر لالی انفس بہ سلسلہ متوسلان مطبع منسلک است

الحمد للہ الذی جعل شہادۃ الحسین وسیلۃ لنجات المذنبین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد سید الانبیاء والمرسلین والتحیات علی وصیہ وابن عمہ وخلیفتہ علی سید الوصیین وعلی فاطمۃ الزہراء التی فضلت علی نساء العالمین وعلی الائمۃ الھداۃ اجمعین الی یوم الدین

اما بعد ذاکران فضائل آل عبا و باکیان مصائب سید الشہدا علیہ الوف التحیۃ والثنا کو مژدہ ہو کہ جو ہمیشہ سے ارباب دین اور اصحاب علم و یقین کتاب لاجواب صحیفہ نایاب مستغنی عن الفضائل والمناقب **خلاصۃ المصائب** کے طالب و خواستگار رہے لہذا بکرات و مرات اکثر مطابع مین ہزاروں جلدین چھپین اور اندک زمانہ مین بوفور شوق خریداران فروخت ہوکر مطبوع دلہا ہوئین چنانچہ مطبع فیض مجمع ترقیخواہ علم دین و قدرشناس علمائے کاملین مخزن جود و کرم معدن خلق و ہمہ مشہور نزدیک

ودور جناب **منشی نول کشور** لازال بالفرح والسرور مین بہی دو مرتبہ یہ کتاب چہپی اور پسند انام
ہوئی لیکن بوجہ دستیاب نہونے نسخہ صحیحہ منقول عنہ کی بعض جا عبارات عربیہ مشکوک رہگئی تہی پس بنولا
بسبب کمیاب ہوجانے کتاب مذکور اور نزدیک ہونے ماہ محرم کی بہر شائقین نے مطبع کو تکلیف طبع فرمائی اور
درخواست خریداری کتاب موصوف اکثر خریداران دیار اور تاجران امصار کی پاس سے بہی آئی اوسوقت
کارپردازان مطبع نے چاہا کہ ابکی مرتبہ اس کتاب لاجواب کی طبع مین ایسا اہتمام ہو خصوصًا صحت مین ایسے احکام
سرانجام ہو کہ یادگار زمانہ ہو اور ملکون ملکون اسکی صحت کا افسانہ ہو لہذا بخیالات چند یہ مشورہ قرار
پایا کہ اسکا کاتب اور مصحح اور مصلح سنگ اور چہاپنے والے یہ سب کی سب اثنا عشری مذہب ہون
تاکہ ایک نقطہ کی بہی تحریف و تصحیف نہونے پائے چنانچہ واسطے صحت کی اس ذاکر مصائب آل عبا علیہ
التحیۃ والثنا کو خاص کرکے مورد الطاف فرمایا از آنجا کہ یہ کمترین عرصہ سی وابستہ دامن دولت جناب
ممدوح ہی اور اکثر سوائی وظیفہ مقررہ کی بنظر قدردانی و عزت افزائی اس ہیچمدان کی ساتہہ بذل و احسان
بہی فرماتے ہین اسیطرح اس کتاب کی صحت کی واسطے بہی زر کثیر بطور انعام کی مرحمت کیا اور اطمینان
صحت کی واسطے بہ نسبت اوقات تخلی بالطبع فرمایا اور نیز نسخہ منقول عنہ کیواسطے یہ تجویز ہوئی کہ کہین
سے وہ نسخہ دستیاب ہو کہ جو سنہ ۱۲۶۳ ہجری زمانہ شاہی مین چہپا تہا جسکی لوح پر وہ نقشہ کربلای معلی ہی
جو حاجی محمد علی صاحب کربلائی کی ہاتہہ کا کہنچا ہوا ہے اور جسکی آخر مین یہ قطعہ لکہا ہے ؎
مشتاق خلاصۃ المصائب + مجلس مین ہین ساری اہل ماتم + ہاتف نے سنا جو ای تشفی + بولا کہ یہی صحیفہ غم
کیونکہ اوسکی صحت کا نہایت شہرہ و اعتبار ہے اور مولوی محمد ہادی علی صاحب مرحوم و مغفور مصنف
کتاب موصوف نے خود بہ نفس نفیس اوس نسخہ کی صحت فرمائی تہی لیکن تمادی ایام کی سبب سی اب وہ نسخہ
نایاب ہی اور شاید اگر کسی کی پاس بہی ہوا اور اوس شخص کی پیرامون حال مصیبت افلاس بہی ہو تو وہ
بہزار منت و سماجت خریدار اوس کتاب کو ہدیہ کرتا ہی اور آٹہہ دس روپیہ قیمت لیتا ہی پس ظاہر ہی کہ ۲۳
جزکی کتاب کی اسقدر قیمت فقط اوسکی اعتبار صحت سی ہی ورنہ اوسکی کاغذ و خط مین کوئی عمدگی نہین ہے
خلاصہ یہ کہ کارپردازان مطبع نے اوسی نسخہ مسبوق الوصف کو بہزار کوشش و جستجو بہم پہونچایا اور اس

ہیچمدان کو سپرد فرمایا اب واضح ہو کہ بروقت صحت جو مین ذاوس نسخہ کو دیکھا تو اوسمین بھی سہو کاتب وغیرہ سے اکثر جا عبارات عربیہ کو مشکوک پایا تھی کہ گیارہ سو اغلاط تمام کتاب مین تھی منتخب کئے سوای اوس نسخہ کے اور جس مطبع کے مطبوعہ نسخہ کو دیکھا سب کو ایک رنگ پر پایا آخر مین نے کتاب ہذا کی صحت مین باوصف نملنے کسی نسخہ صحیحہ کے کوشش کرنا شروع کی اور بقدر الامکان اس کتاب کو صحیح کیا اور اوس صحت نامہ کو بھی ملحق کتاب ہذا کر دیا لیکن بہ لحاظ طوالت مسکے منجملہ اون گیارہ سو اغلاط کے جو غلطیان کہ من حیث الاعراب مع الالفاظ مکرر تھیں انکو نکال ڈالا اس نقشہ ملحقہ سے ناظرین اگر منقول عنہ مطبوعہ نسخہ سے مقابلہ کرینگے تو تصدیق اسکی ہو سکتی ہے۔ اب یہ کمترین خدمت برادران ایمانی مین پھر عرض رسا ہے کہ جب اس کتاب کو آپ لوگ ملاحظہ کرین اور جہان کہین اسکی لغت وغیرہ مین شبہ ہو تو اول قاموس اور صراح اور منتخب اور غیاث اللغات وغیرہ مین ملاحظہ فرمائین اگر میری حسب مدعا نکلی تو کمترین کو بدعائے خیر یاد فرمائین اور دعا فقط یہی ہے کہ انجام بخیر ہو اور زندگی مین زیارت عتبات عالیات عرش درجات نصیب ہو اور اگر شائد دو وجہون سے ایک تو یہ کہ جب اصل منقول عنہ اسقدر غلط ہوتی ہے تو کچھہ بس نہین چلتا ہے دوسرے یہ کہ بشریت کا خاصہ یہی ہے کہ سہو و نسیان لامحالہ ہو ہی جاتا ہے کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان مشہور ہے پس اگر کہین غلطی رہگئی ہو تو ذیل عنایت والطاف سے پوشیدہ کرین اور کمترین کی بقیہ محنت اور جانفشانی پر خیال فرمائین تا عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون پس الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب بحر غم والم قلزم ماتم مجمع المناقب اعنی **خلاصۃ المصائب** کہ جسکا حرف حرف ماتمداران خامس آل عبا کے واسطے نشتر رگ دل ہے اور جسکا پڑھنا عاصیان امت کی بخشش کیواسطے وسیلہ کامل ہے بیچ زمان حمید اور آوان سعید کے بصحت تمام اور حلیۂ زینت فرجام کے بماہ نومبر ۱۸۷۶ء مطابق شہر شوال المکرم ۱۲۹۳ھ ہجری بیچ مطبع فیض مرجع مشہور نزدیک و دور جناب **منشی نول کشور** لازال بالفرح والسرور واقع شہر لکھنو محلہ حضرت گنج کے مطبوع ہو کر تحفہ مجالس عزا ہوئی

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار سیار علوم علوی مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی مصحح کتاب ہذا

شد طبع چو این کتاب نادر ٭ تقطیع وخطش چہ پر بہار است ٭ تاریخ خلاصۃ المصائب ٭ از قلب مصائب انتصار است ۱۲۹۳

کتبہ شیخ فدا حسین ابن شیخ محمد باقر خوشنویس ملازم مطبع

صحت نامہ متعلقہ خلاصۃ المصائب

مفصلہ ذیل الفاظ کی تصحیح مصحح کتاب ہذا نے منقول عنہ مطبوعہ مطبع شاہی کے مقابلہ سے فرمودی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۵	عائشۃَ	عائشۃُ	۳۰	۲	ولم یری	ولم یُرَ	۵۱	۵	قدمَ	قدمِ
〃	۱۵	ذٰلک	ذینک	۳۱	۲۱	امضوا	امضین	〃	۱۷	عشرۃُ	عشرۃَ
〃	۱۹	کلاهما	کلاهما	〃	〃	سالمین	سالمات	〃	۳۰	القرطان	القرطین
۱۵	۹	فاشفعَ	فاشفعُ	۳۲	۳	فاجابوها	فاجابتها	〃	۲۱	ووضعها	ووضعهما
〃	۱۵	اهلَ	اهلُ	〃	۱۲	ما آرا	ما رأت	۵۲	۱	یفعل فی الاشیاء	یفعل بالایتام
۱۷	۱۶	قائمتان	قائمتین	〃	۱۶	الاکبرَ	الاکبرُ	〃	۵	تمالک	تمالکت
〃	〃	منتظرتان	منتظرتین	۳۳	۳	سبیلها	سبیله	۵۳	۱	ثمرتها	ثمرتها
〃	〃	سکینۃ	سُکینۃ	〃	۲۰	اصعف	ان اصف	〃	۱۱	واثمرۃ	واثمرۃ
۱۹	۳	جوارکَ	جوارکِ	۳۵	۱۷	آفارق	اُفارق	〃	۲۰	احادهما	احدهما
۲۰	۳	الطفلِ	الطفلُ	۳۹	۲۰	الطغاۃ	الطغاۃ	۵۵	۱۴	الاقوام	علی القوم
۲۱	۱۳	الشریف	الشریفۃ	۴۰	۱۰	ذکرنا	ذُکرنا	〃	۲۰	یابنی	بلی یابنی
۲۲	۱۶	خمسون	خمسین	〃	۱۳	مثلُ	مثلَ	۵۶	۳	رسولَ	رسولِ
۲۳	۳	صارت	صار	〃	۱۴	لتحبُّ	لتحبَّ	〃	۱۱	قتلُ	قتلِ
〃	۱۰	هذا	هاتان	〃	۱۶	لاحبه	لاحبه	〃	〃	عبدُالله بنَ	عبدِالله بنِ
۲۴	۱۷	برؤس	بقطع رؤس	〃	〃	حبین	بحبین	〃	〃	یقطِر	یقطُر
۲۵	۱۰	تدعوهم	تدعوهم	۴۱	۱۳	احضر	اخضرّ	〃	۱۹	اتیتنی	اتیتنی
۲۶	۱۷	عطشانا	عطشا	۴۲	۱۸	فنقض	فنقضوا	۵۷	۲۰	رشقوا	رشفوا
۲۷	۹	تمسه	تمسح	۴۳	۲	اسبق	اسق	۵۹	۳	دماءنا	دماؤنا
〃	〃	الدموع	دموع	〃	۷	اجر معزی	اجر معزو	〃	〃	هتکت	هُتکت
〃	۱۰	ولدی	ولدی	〃	〃	ولعل مکانک	ولعل رسول	〃	〃	سبی	سُبی
〃	۱۱	ابویه	ابواه	۴۴	۷	تلبس	فلبس	〃	۶	عزیزنا	عزیزنا
〃	〃	فی الضراء	فی العزاء	〃	۱۲	فاقلعها	ففتحه	〃	۱۰	العظام	العظام
〃	〃	اشفعکم	اشفعکم	〃	۱۶	مقتلۃ العلقم	مقتلۃ ...	۶۰	۵	کربلاءِ	کربلاءَ
〃	۱۷	ابنَ	ابنُ	۴۶	۸	تقضی	تقضی	〃	۱۲	الدمّ	الدم
۲۹	۱۲	فدنجه	قد نجه	۴۷	۱۴	اولا	ازلا	۶۱	۹	یخبرنی	یخبرنی
〃	۱۸	یا ابن	یا بنَ	۴۸	۱	کلُّ	کلِّ	۶۲	۱۶	رکب عیرۃ	رکب غیرۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۵	اِنْشَعَتْ	نَشِفَتْ	۷۵	۱۲	اَلْجَزْرَعِ	اَلْجَزَعِ	۸۴	۱۹	اَصْوَتَ	اَمُوْتُ
۶۴	۹	اَنِیْ	اَنّٰی	″	۱۴	ذُکْرَنَا	ذُکِرْنَا	۸۶	۱۱	عَیْنَیْهِ	عَیْنَیْهِ دَمْعٌ
″	۱۱	طُرًّا	طَرًّا	۷۶	۱	اَبِیْ	اِیْ	″	۱۹	دَمًا عَبِیْطًا	دَمٌ عَبِیْطٌ
″	۱۲	تُنْفَلَتْ	تَنْقَلَتْ	″	۸	حُفُوْرًا	حُضُوْرًا	۸۷	۵	مِنْکَ	مِنْکَ
″	۱۶	اِعْرَابِیٌّ	اَعْرَابِیٌّ	″	۱۰	اَلْبَشَارَةُ	اَلْبِشَارَةُ	″	۱۰	نِسَاءِ	عَلٰی نِسَاءِ
″	۱۶	الناسَ	النَّاسِ	۷۶	۱۱	فَمَلَکَ	فَمَلَکَ	″	″	رِجَالُهُنَّ	رِجَالُهُنَّ
″	″	فَدَلَّ	فَدُلَّ	″	۱۳	فَضْلُنَا	فَضَلْنَا	″	۱۳	جَبَلًا بَعْدَ جَبَلِ	جَبَلًا بَعْدَ جَبَلِ
۶۵	۲	قَاتِلُ	قَاتِلَ	″	۱۵	مُنْذَ	مُنْذُ	″	۱۴	یَوْمَ	یَوْمُ
″	۹	وَاَخْرَجَ	وَخَرَجَ	″	۱۸	سَاَلَ	سَاَلَ	۸۸	۱	مَقَابِلَ	مُقَابِلَ
″	۱۸	نَاکُلُ جَوَادَکَ	یَاکُلُ التُّرَابَ	۷۷	۳	اَوْرَدَ	وَرَدَ	″	۱۱	رَقَبَتِکَ	رَقَبَتِکَ
۶۷	۱۲	فَرَسُهُ	فَرَسَهُ	″	۷	اَلْمِشْکِ	اَلْمِسْکِ	″	۱۷	اَلْحُلَمِ	اَلْحُلُمُ
۶۸	۳	اَتِکُمْ	اَتَلْکُمْ	″	۸	اَلْعَسَلِ	اَلْعَسَلِ	۸۹	۱۰	سِبْطُ	سِبْطِ
″	۵	اَلتَّوَجَّهَ	اَلتَّوَسُّعَةَ	″	۱۱	اَلْقَدْحَانِ	اَلْاَقْدَاحِ	″	۱۴	وَجْهِهٖ	وَجْهُهٗ
″	۱۱	لَاسُقَاکُمْ	لَاسْقَاکُمْ	۷۸	۲	عَطَشًا	عَطَشًا	۹۰	۱۰	جَرَجَهُ	جَرَحَهُ
۶۹	۴	کُنْتَ	کُنْتُ	″	۱۲	عَاشُوْرَةُ	عَاشُوْرَا	″	″	وَطَتَهُ	وَطِئَتَهُ
″	۹	هُزَبْرٍ	هِزَبْرٍ	″	″	اَلْعَبْدُ التُّرْکِیُّ	عَبْدُ التُّرْکِیِّ	″	۱۹	رَاجِیْ	رَاجِلِیْ
۷۰	۹	مُلْقًی	مُلْقًی	″	۱۹	عَلِیًّا	عَلِیٌّ	۹۱	۵	حَاسِرَاتٍ	حَاسِرَةً
″	۱۸	بِیَدَیِ	بِیَدِ	۷۹	۶	اَهَلَبَیْتِ	اَهْلَبَیْتَ	″	۶	نَاشِرَاتٍ	نَاشِرَةً
۷۱	۴	تَاتُلْکَ	قَاتِلُکَ	″	″	قَصُرَتْ	قَصَّرَتْ	″	″	الشِّعْرِ	الشِّعْرِ
″	۸	تَقُوْلَ	تَقُوْلُ	۸۰	۹	عَیْنَاهُ	عَیْنَیْهِ	″	۷	وَابْنُ	یَا ابْنَ
۷۲	۹	وَاَنْبَتَاکِ	وَابْنَاکَ	۸۱	۶	تَجَنّٰی	تَجَنَّانِیْ	۹۳	۳	جَلَالَهٗ	جَلَالُهٗ
″	۱۹	اَلْفِتْنَهُ	اَلْفِتْیَةُ	″	۱۶	یُقْبِلُ	یُقَبِّلُ	″	۱۰	شَهِیْدُ	اَلشَّهِیْدُ
۷۳	۱۲	اَلْحَسُّ قَضَاعَکُمْ	اَلْحَسَبُ قَضَاءُکُمْ	۸۲	″	تَحُرَّةُ	تَحُرُّنَا	″	۲۰	حِلٌّ	حَلٌّ
″	۱۷	اَلدَّمُ الْاَسْوَدُ	اَلدَّمَ الْاَسْوَدَ	″	۱۹	مَاهِیَ	مَاهُوَ	۹۴	۱	یَقْتُلُوْنَ	تَقْتُلُوْنَ
″	۱۹	اَلْاَسْوَدِیْ	اَلْاَسْوَدِ	۸۴	۵	اَرْضَیْتَ	اَرْضَیْتُ مِنِّیْ	″	۳	تَنْزَفْنَا	تَنْزَفُنَا
″	″	بَنِیْ مُحَمَّدٍ	نَبِیِّ مُحَمَّدٍ	″	۶	اَوْنَقْتُلَ	حَتّٰی نَقْتُلَ	″	۱۱	اَلْاِجَازَةُ	اَلْاِجَابَةُ
۷۵	۳	بَنِّضْ	بَیْضٌ	″	۱۳	اَثْنَا	اِثْنَیْ	″	۱۴	لَاسِلَّ	لَاَسْلَیْ
″	۹	اَلنَّجَفَارِیْ	اَلْغَفَّارِیْ	″	۱۴	عَمُوْدًا	عَمُوْدًا	″	۱۸	مَتَالِمًا	مُتَاَلِّمًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۱۹	عَوَذَۃٌ	عَوَذَۃً	۱۰۲	۱۷	عَدَوْتَ	عَزَمْتَ	۱۱۳	۵	یَفْعَلُ	یُفْعَلُ
۹۵	۳	اتیتَ	اَتَیْتَ	۱۰۳	۱۳	الحُسَیْنَ	الحُسَیْنُ	۱۱۴	۱۶	شَرَبْتَ	شَرِبْتَ
〃	۵	تَتْرُکَ	تَتْرُکُ	۱۰۴	۴	جَوَادُہٗ	جَوَادُہٗ	〃	۱۹	بُرْنُسُ	بُرْنُسَ
۹۵	۱۴	اَھْلَ	اَھْلُ	〃	〃	یَشْرَبَ	یَشْرَبْ	۱۱۵	۱	سَلَبْتَہٗ	سَلَبْتَ
〃	۱۷	وَاَبْکُوا	وَبَکُوا	〃	۹	نَوْفَلَ الْاَزْرَقِ	نَوْفَلُ الْاَزْرَقُ	〃	〃	صَحِبْنَا کُمْ	صَحِبْنَاکَ
۹۶	۲	وَاَسَفِی	وَااَسَفَا	۱۰۵	۱	فَجِدُّ	فَجَدِّدُوا	〃	۵	یَزَلَّ	لَایَزَالُ
〃	۱۳	صِدِّیْقًا	صَدِیْقًا	۱۰۶	۵	عَلِیُّ ابْنُ	عَلِیِّ ابْنِ	〃	۱۵	فَاَتٰی	فَاَتَیَا
〃	۱۶	اِنَّ	قَالَ اِنَّ	〃	۱۵	اَلْحُسَیْنِ	اَلْحُسَیْنُ	〃	〃	فَبَکٰی	فَبَکَی الْحُسَیْنُ
〃	〃	وَکِلَاھَا	اَذْلَاھَا	〃	۱۶	کَنَطْنِیَ	کَظَّنِیَ	۱۱۶	۷	ثَبَتَہٗ	بَتَّہٗ
〃	۲۰	بُنُ	بُنَ	〃	〃	اَلْعَطَشَ	اَلْعَطَشُ	۱۱۷	۱۷	رَاعِیَۃَ الْمَعْزِیْ	رَاعِیَۃَ الْمَعْزِ
۹۷	۵	اِسْوَدَتْ	اِسْوَدَّتْ	〃	۱۸	اَلْقَرِیَۃَ	اَلْقِرْبَۃَ	۱۱۸	۴	مَالَکُمْ	مَالِکُمْ
〃	۱۲	اَلْفُرْسَانِ	اَلْفُرْسَانَ	۱۰۷	۱	اَلنَّشْرِیَّۃُ	اَلْمَشْرَبَۃُ	〃	〃	جَرَاحَۃٍ	جِرَاحَۃٍ
〃	۱۳	یَرْجِعَ	یَرْجِعُ	〃	〃	عِمَرَ	عُمَرُ	〃	۶	لَحْنَۃُ اللّٰہِ	لَعْنَۃُ اللّٰہِ
〃	۲۱	ثُمَّ جَعَلَ	ثُمَّ	〃	۱۴	اَلْمُعِیْنِ	اَلْمُعَایِنِ	۱۱۹	۵	مَزَّقُوْہُ	مَزَّقُوا
۹۸	۱	بِالنَّبْلِ	بِالنَّبْلِ	〃	۱۵	فِعَالُ	فَعَالُ	〃	۷	بِمِشْسَاقِیْ	بِمِشْمَاقِیْ
〃	۷	قُرَایَ	فُرِیَ	〃	۱۶	اَلطَّاھِرُ	اَلطَّاھِرِ	〃	۸	رَمَا	رَمَاہُ
〃	۱۳	یَعِزُّ	یَغْرِسُ	۱۰۸	۱	ھٰذَا	ھٰذِہٖ	۱۲۰	۱۶	حَسَبْتَ	حَبَسْتَ
〃	۱۰	تَتْلُوْکَ	تَتْلُوْکَ الْکَفَا	〃	۱۰	یَسِیْرَ	یَسِیْرُ	〃	۱۸	قَرَعَ	قَرَعَ
〃	۱۷	خَدِمَ	خُدَامَ	〃	۱۲	اَلسِّقَاۃَ	اَلسِّقَاءَ	〃	〃	اَلسِّنَّ	اَلسِّنَّ
۹۹	۵	یُحْزَنُ	یَحْزَنْ	۱۰۹	۵	اَلْعِبْرَۃ	اَلْعَبْرَۃ	۱۲۱	۵	یَدُوْرُوْنَ	یَدُوْرَانِ
〃	۲۰	لِمَحَبَّتِہٖ	لِمَحَبَّتِہٖ	۱۱۰	۱	اَنْ	اِنْ	۱۲۲	۳	فَرَغَبَ	فَرَغِبَ
۱۰۰	۶	قَلْبَہٗ	قَلْبُہٗ	〃	〃	تَخْرُوجَ	تَخْرُجُ	〃	۱۳	طَیِّبَۃً	طَیِّبَۃٌ
〃	۹	ضِرْغَامًا	ضُرْغَامًا	〃	〃	فَاَقُوْلُ	اَقُلْ	〃	۱۷	عَزَالَۃ	غَزَالَۃ
〃	〃	مَیْدَانِ	اَلْمَیْدَانِ	〃	〃	تَسِیْئُ	شَیْئًا	۱۲۳	۴	اِیَ	لِیَ
۱۰۱	۵	طَاھِرِ	مُظَاھِرِ	〃	۱۳	تَاتْرُکُنِیْ	اَتَتْرُکُنِیْ	۱۲۴	۴	عَادُوْنَا	عَادُوْا
〃	۱۷	یَابُنَیَّ	یَابُنَیِّ	〃	۱۵	بَنِیَا	یَزِیْدَ	۱۲۶	۲	لَحَدَ لَکَ	[illegible]
〃	〃	تَقَدَّمُوْا	لَقَدَّمُوْا	۱۱۲	۲۳	رِحْلَہَا	رِجْلَہَا	〃	۶	وَالشُّبُوْ	وَالشُّبُوْرِ
۱۰۲	۱۳	تَبَارِیٔ	تُبَارِیْ	〃	۲۱	حَمَلَہٗ	حَلْقِہٖ	〃	۱۶	فَتَغَرْغَرَتْ	تَغَرْغَرَتْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٢٧	٥	رِوَايَةٍ	رِوَايَةٍ	١٤٠	٧	وَاسْكَنْتُهَا	وَسَكَّنْتُهَا	١٤٨	١٠	لِبْنِه	لَبَّتِه
〃	١٢	لِرُفَاةٍ	لِرِفَاةٍ	〃	١١	اَوْدَهَا	وَعَدَهَا	〃	〃	فَاَرَادَهُ	فَازْدَادَهُ
١٢٨	١	يَمُصُّ	يَمَصُّ	〃	١٦	نَجَبْ	نَجِيبٍ	〃	٢١	فَغَضَبَ	فَتَغَضَّبَ
〃	٦	نَحْمَ	نَحْمُ	١٤١	١	قَبْلَ لِي	قَبَّلَ	〃	〃	فَقَطَعَهَا	فَقَطَّعَهَا
〃	١٤	اَلْمَاءِ	اَلظَّمَاءِ	〃	٣	يُجَدِّكَ	يَجِدُكَ	١٤٩	١١	تَنْظُرُوْنَ	تَنْتَظِرُوْنَ
〃	١٧	اِغَاثَتِنَا	وَاَغَاثَنَا	〃	〃	رَسُوْلَ	رَسُوْلِ	١٥٠	٨	بِبَرَكَةٍ	بِبَرَكَتِهٖ
〃	٢١	يُقَبِّلَهُ	يُقَبِّلُهُ	١٤٢	٢	رُقَيَّةَ	رُقَيَّةَ	١٥١	٦	بِلَاءِ لَكَ	بِلَادِكَ
١٢٩	٧	حَجَرٍ	حُجَرٍ	〃	٥	حَاثِرَاتٍ	حَاسِرَاتٍ	〃	٣٠	حُوَيْرِيَةٍ	جُوَيْرِيَةَ
〃	١٥	مُفَارَقَتَكَ	مُفَارَقَتُكَ	〃	٨	هٰذَا الْكِتَابِ	هٰذَا الْكِتَابُ	〃	٢١	اَبْشِرْ	اُبَشِّرُ
١٣٠	١٥	مَنْعُوْكَ	مَنَعَكَ	〃	١٠	نَفَطْتُهُ	نَفَضْتُهُ	١٥٢	٥	جَبْرَةٌ	صُبَيْرَةُ
〃	٢٠	اَلْوَدَاعِ	اَلْوَدَاعُ	〃	١٦	اِخْوَانِيْ	اِخْوَتِيْ	〃	١٣	اَشَدَّ	اَشْتَدَّ
١٣١	٥	يَسْتَسْلِمُ	لَايَسْتَسْلِمُ	〃	٢٠	اَوْعَدْتُمُوْنِيْ	وَعَدْتُمُوْنِيْ	〃	〃	ثُمَامَةَ	ثُمَامَةُ
〃	٦	اَحِبَّائُهُ	اَحِبَّائُهُ	〃	٢١	زَيْنَبُ	زَيْنَ	〃	١٥	اَلصَّلٰوةَ	اَلصَّلٰوةَ مَعَكَ
١٣٢	٢	عَرْوَةُ	عُرْوَةُ	〃	〃	اَلْعَبَّاسُ	اَلْعَبَّاسَ	١٥٣	٥	لِزُهَيْرٍ	لِزُهَيْرٍ
〃	١٠	تَذْكُرُوْنَ	تَذَّكَّرُوْنَ	١٤٣	١٦	فَتَعَقَّبَ	فَعَتَبَتْ	〃	〃	اَلْقَيْنِ	اَلْقَيْنِ
〃	٢٠	مَكَانٍ	اَلْمَكَانِ	〃	٢٠	بِاَبِيْ	يَا اَبِيْ	١٥٣	١٣	يَلُوْكُ	يَلُوْثُ
〃	〃	فِيْهَا	فِيْهِ	١٤٥	١١	وَالنُّجُوْمُ	وَالنُّجُوْمَ	〃	٢١	اَقْرِبَاؤُنَا	اَقْرِبَاؤُنَا
١٣٣	٥	عَائِشَةَ	عَائِشَةُ قَالَتْ	〃	〃	لَوَامِعًا	لَوَامِعَ	١٥٥	٧	يَدَاهُ وَحِلْيَةٌ	يَدَيْهِ وَحِلْيَتِهٖ
〃	〃	يَدَاهُ	يَدَيْهِ	١٤٦	١	هٰذَا	هٰذِهٖ	〃	١١	اَعَدَّتْنِي الْحَيَاةُ	اَعْدَتْنِيْ
〃	١٢	خَضَبَ	خُضِبَتْ	〃	١٧	اَلْاِسْتِغْفَارِ	اَلْاِسْتِغْفَارُ	〃	١٢	اَلسَّمَاءُ	اَلسَّمَاءَ
〃	١٧	آ… [illegible]	عَرَفْتُهُ	١٤٧	١٥	يَقُلْ	يَقُلْ	〃	١٤	يَا عُمَرَ ابْنُ	يَا عُمَرَ ابْنَ
١٣٥	٢	[illegible]	اَتَعْرِفِيْنَهٗ	١٤٨	٢	جَرَحُوْهُ	جَرَحُوْا	〃	١٦	اِلَيْهِ	اِلَيْهِ
〃	١٠	[illegible]	تَجَالَتِيْ	〃	٣	نُبْقًا	نُبِقَ	١٥٦	١٢	يَنْقُلُ	يَنْقُلُ
〃	١٤	تَصَرَفَ	تَصَرَّفْتُ	〃	〃	جَرَحَهَا	جُرْحًا	١٥٨	١٤	اَمَّا	اَمَا
١٣٦	١٢	يُخَفَّنُ	يُخْفَنْ	〃	٥	اَلسِّهَامِ	اَلسِّهَامُ	〃	١٩	فَلْحَقَهُ	فَلَحِقَهُ
١٣٧	٩	حُنْبُلٍ	حَنْبَلٍ	〃	٢٠	كَالشَّوْكِ	كَالشَّوْكِ	١٥٩	٢	وَاحْضُ	وَاخْضَرَّتْ
١٣٨	٢٠	يُعَلِّمُهُ	يُعَلِّمُهُ	〃	〃	اَلْقُنْفُذِ	اَلْقُنْفُذُ	〃	〃	دَائِمًا التَّقَدُّمُ عَلٰى	فَاِنَّمَا عَلَيْنَا لَكَ
١٤٠	٧	فَهَجَّنْتَهَا	فَاهْجُنْهَا	〃	٦	مُقَدِّمِهٖ	مُقَدَّمِهٖ			جُنْدِلَكَ مُجَنَّدٌ	جُنْدُ عَلَى الْجُنْدِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۱۱	ذَلِّ	ذُلِّلُ	۱۷۲	۵	يَتَعَزَّلُ	مُتَغَزِّلٌ	۱۸۱	۵	يَدَاهَا	يَدَيْهَا
〃	〃	ذِلًّا	ذُلًّا	〃	〃	اَحَدًا	اَحَدَ	〃	〃	بَطْنِهَا	بَطْنِهِ
〃	۱۶	اَوَّلَ	اَوَّلُ	〃	〃	طَرَفِه	طَرَفَيْهِ	〃	۱۵	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدُ
[illegible]	۲	الجَرَاحَاتِ	الجِرَاحَاتِ	〃	۶	اَعْطَفِى	اَعْطَفَ	۱۸۲	۱۵	اَبْيَاتُ	آبَائِكَ
۱۶۰	۱	جَمِّعَ	جَمَعَ	〃	۹	رُكْبَتِهِ	رُكْبَتَيْهِ	۱۸۲	۱۵	الرِّمَاحِ	الرُّمْحِ
〃	۱۲	بِالسَّاقِ	عَلَى السَّاقِ	〃	〃	رِاحِلِه	رَاحِلَه	〃	۲۱	عَجَنُوا	عُجِنُوا
۱۶۱	۴	بِاِثْنَتَيْهِ	بِاِثْنَتَيْ	〃	۱۵	اَلْعَفُوُّ اَلْعَفُوُّ	اَلْعَفُوَّ اَلْعَفُوَّ	۱۸۳	۸	يُفَارِقُونَا	يُفَارِقُونَنَا
〃	۱۲	عَرَفْتُ	عَرَفْتَ	۱۷۳	۷	وَكِنَاءَ	وَكْنَاءُ	〃	۱۳	مُضَافَتِنَا	مُضَافِيْنَ
〃	۱۷	الكَبْشِ	الكَبْشُ	〃	۱۷	بِنَفْسِكَ	بِنَفْسِكِ	〃	۱۴	اِسْتَحِي	اِسْتَحْيِ
۱۶۲	۱	يَا لِصَارَاتِ	يَا لَثَارَاتِ	〃	〃	بَارِكْ	بَارِزٌ	۱۸۴	۶	العِبْرَةُ	العَبْرَةُ
〃	۹	اَحَبُّ	اَحَبَّ	۱۷۴	۴	فَسَلِّمْهَا	فَسَلِّمْهُ	۱۸۵	۱۰	بِاَسْنَادِ الصَّحِيحِ	بِاَسْنَادٍ صَحِيحَةٍ
〃	۱۴	اَسْبَابَ	ثِيَابَ	〃	۱۲	بِكَمِّهِ	بِكُمِّهِ	۱۸۷	۴	اَتُوبَائِي	اَقْرِبَائِي
۱۶۳	۶	اَلْيَكَ	اِلَيْكَ	۱۷۵	۴	يَشُوطُ	بِسَوْطٍ	۱۸۹	۱۷	اَمْطَرَ	اَمْطَرَتْ
〃	۱۱	اَثْنَا	اِثْنَا	〃	〃	بِضَرْبِ	يَضْرِبُ	۱۹۱	۹	الكَافِرِيْنَ	الكَافِرُوْنَ
[illegible]	۶	وَبَلُوكَ	وَبَلُوكُ	〃	۱۷	حَيْبِهِ	جَنْبِهِ	〃	۱۱	الخَاطِلِيْنَ	الخَاطِئِيْنَ
〃	۱۹	فَاَخْبَرَ	فَاَخْبِرْ	〃	۲۰	عَيْنَيْكَ	(عَيْنَيْهِ)	〃	۱۳	العَالَمِيْنَ	العَالِمِيْنَ
۱۶۵	۱۰	اَنْجِزْ	اَنْجَزَ	۱۷۶	۱۱	مُوَلَّعٌ سَيْفِهِ	مُوَلَّعٌ سَيْفَهُ	۱۹۲	۹	الاَنْزَعُ	الاَنْزَعِ
۱۶۶	۹	تُجْزَبُ	تُجْذَبَ	〃	۱۵	شُبَيْتُكَ	شُبَيْتَكَ	〃	۸	الرَّمَاتُ	الرُّمَاتُ
〃	〃	يَجُوزُ	يَتَجَوَّزُ	〃	〃	بِمُهَنَّدِي	بِمُهَنَّدٍ	〃	〃	فَرَمُوهُ	فَرَمُوَهُ
〃	۱۲	تَبْلِي	تَبْكِ	〃	۲۰	قَتَالَ	قَتَلَتْ	〃	۱۳	تُقَاتِلُونِي	تُقَاتِلُونَنِي
〃	۱۸	نَفْسَةً	سَنَةً	〃	۲۱	اِذَا اَهَلَّ	اِذَا اَهَلَّ	〃	۲۱	اَنْهُوهُ	نَهُوهُ
۱۶۷	۸	مُهَاجِرَتُ	مُهَاجِرَاتٍ	〃	〃	هِلَالُ	هِلَالَ	۱۹۳	۴	ذُقْتُ	اَذُوقُ
۱۶۸	[illegible]	صَلِيبَةِ	صُلْبِهِ	۱۷۷	۹	زُوَّارِهِ	زُوَّارِهِ	〃	۶	فَهَمَ	فَهِمَ
〃	۱۶	تَحِجُّ	تُحَاجُّ	۱۷۸	۱۹	مَلْثُوْرًا	مَكْسُوْرًا	۱۹۵	۵	عَزَلْتُ	غَزَلْتُ
۱۶۹	۵	العَلَرِيُّ	العَلَوِيُّ	۱۷۹	۱۱	اَتَعَرَّفُ	اَتَعْرِفُ	۱۹۶	۲	كَانَ مَغْنَى	كَانَتْ مَغْنَتْ
〃	۱۹	اُمَّهَا	اُمَّهُمَا	۱۸۰	۳	اَلْقَوْا	اَلْقَوْا	〃	۷	السَّلَتَ	السَّلَمَ
۱۷۰	۱	وَلَدَاتِي	وَلَدَاتِي	〃	۱۳	صَرْحَ	صَرَعَ	۱۹۷	۶	صَرْقَعِي	صُرْتَعِي
〃	۲۰	لِيَطْفِي	لِيُطْفِئَ	〃	۲۰	سَيْفٌ	سَيْفًا	۱۹۸	۱۸	مُضَرَّجٌ	مُضَرَّجًا

صحت نامہ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۹	۴	تَرَدُّ	تُرَدُّ	۲۱۱	۲	تجبرهنّ	تجورهنّ	۲۳۴	۳	فقالت انا	فقلن [illegible]
〃	۱۰	واشكروا	واشكوا	〃	۶	رَجلٌ	رَجُلُ	〃	۹	ثلث	[illegible]
۲۰۰	۲	عليِّ ابنِ	عليُّ ابنُ	〃	۱۸	تكذيب	تكذيب	۲۳۶	۲	أصر	[illegible]
۲۰۱	۳	يدكه	يدُكُه	۲۱۲	۱۳	قاطبة	قاطبة	〃	۵	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	مَنديلُ	مِنديلٌ	〃	۲۰	فنظرت	فنظرت	۲۳۷	۸	[illegible]	[illegible]
〃	۲۱	تزيّنوا	زيّن	۲۱۴	۱۱	كالاضاحي	كالاضاحي	۲۳۸	۵	العالمين	[illegible]
〃	〃	صِبيان	صِبيان	〃	۱۵	يتساقين	يتساقطن	۲۳۹	۹	[illegible]	[illegible]
۲۰۲	۱۱	نفتحت	وفتحت	۲۱۵	۱۰	تشنها	تشكيها	〃	۱۷	[illegible]	[illegible]
〃	〃	الباب	الباب	〃	۱۴	لذلك	كذلك	۲۴۰	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	دراعتان	دراعتان	۲۱۶	۳	روى	روى انه	〃	〃	البنية	[illegible]
〃	۱۸	تبني	تبنيه	۲۱۹	۱	ذلك كيوم	ذلك اليوم كيوم	۲۴۱	۷	ليسكنو	[illegible]
۲۰۳	۲	اتني	ايتني	〃	۱۳	تكررت	تكررت	〃	〃	قناع وخمار	[illegible]
〃	۳	اجعله	اجعله	۲۲۰	۸	شيعتين	شيعتنا	۲۴۲	۱۷	الكشف	[illegible]
〃	۸	رضا	رضا	〃	۲۰	شهابا	شهابنا	۲۴۳	۱۲	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	قطيفة	قطيفة	۲۲۲	۵	سبيل	سبيل	۲۴۴	۳	[illegible]	[illegible]
〃	۲۰	عمامة	عمامة	۲۲۳	۳	مشتهرا	مشتهر	〃	۳	[illegible]	[illegible]
۲۰۴	۳	اللاطمة	اللاطمة	〃	۵	التنور	التنور	۲۴۶	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	الخيل	الخيل	〃	۲	علق	علق	۲۴۹	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۰۵	۳	طهره	[illegible]	〃	۱۰	حرموا	حرمت	۲۵۰	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۰	آيديهم	[illegible]	〃	۱۴	رهيلة	صرهة	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
〃	〃	آ	[illegible]	۲۲۵	۵	تنظفه	تنظفه	۲۵۱	۱۱	[illegible]	[illegible]
۲۰۷	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۶	تنظفنه	تنظفنه	۲۵۲	۱	[illegible]	[illegible]
〃	[illegible]	[illegible]	تلولي	۲۲۵	〃	نخلفه	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۶	[illegible]	آخفض	〃	۱۰	ولد	ولد	[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]
〃	〃	تسكنهم	تسكنهم	۲۲۸	۲	عطشانا	عطشانا	۲۵۳	۹	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	تمليان	تمتليان	〃	۲	انتشاركم	انتظاركم	۲۵۴	۱۴	قرأتيم	قرأتيت
۲۰۹	〃	امر الملك	امر جعل	۲۳۱	۹	قلم	قما	〃	۱۵	شبه	شبهه
۲۱۰	۲۱	الشعوبي	الشعوبي	۲۳۲	۱۵	ملك	ملك	۲۵۵	۹	عقد تمها	[illegible]

صحت نامہ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱	الشاۃ	[illegible]	۳۰۰	[illegible]	اخی	اخا
[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۲	عمرامتی	عمرو تمیمی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۸	۶	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	۱۰	کثیرا	کثیر	[illegible]	۴	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹	[illegible]	الاوطان	〃	۹	الجبل	الحبل
[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱۰	[illegible]	عمتی
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۴	[illegible]	نصف	〃	۱۷	اجمعین	اجمعون
		[illegible]	[illegible]	۲۸۸	۱۴	روی	[illegible]	۳۰۲	۲۰	[illegible]	[illegible]
〃	۵	[illegible]	وقفت	۲۸۹	۳	انظروا	انظرا	〃	〃	الدار	دار
۲۷۱	۱۳	[illegible]	یعمل	〃	۲۱	[illegible]	[illegible]	۳۰۴	۴	یهبطوا	یهبطا
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	۲۹۰	۲	انس	آنس	۳۰۶	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۹۱	۲	خرجوا	خراج	〃	〃	[illegible]	[illegible]
۲۷۲	۹	[illegible]	المراۃ	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	مغشیا	مغشیۃ
〃	۱۵	القیامۃ	[illegible]	۲۹۲	۵	[illegible]	رقعۃ	۳۰۶	۱۹	یاتی	یاتون
[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]	〃	۸	[illegible]	[illegible]	۳۰۷	۱	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]	۲۹۳	۱۲	دمشق	دمشق	〃	〃	اہل	اہل
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]	۲۹۳	۱	احمر	احمر	〃	۵	اشد	اشد منہن
۲۷۴	۶	[illegible]	[illegible]	۲۹۵	۱	تسبی	تسبی	۳۰۸	۷	مبشرۃ	مستبشرۃ
〃	۱۲	نساء	نساء	〃	〃	جمال	جمال	[illegible]	۱۲	للابدان	للابدان
۲۷۷	۱۳	[illegible]	[illegible]	۲۹۶	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ذکر
۲۷۹	۳	اہل	اہل	〃	۱۳	زعقات	زعقات	〃	[illegible]	[illegible]	صبیۃ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۹۷	۸	[illegible]	انتشرت	۳۲۲	۵	[illegible]	منہ
〃	۲۰	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	۳۲۵	۲۱	[illegible]	[illegible]
۲۸۱	۸	[illegible]	[illegible]	۲۹۸	۱۱	[illegible]	[illegible]	۳۲۶	۱۲	البیت	البیت
۲۸۳	۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	〃	لابنی	لابنی	۳۲۷	۴	[illegible]	[illegible]
۲۸۳	۹	واص	[illegible]	〃	۱۶	[illegible]	[illegible]	۳۲۹	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۹۹	۳	سبوا	سبونا	〃	۱۳	نهیب	نحیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۳	[illegible]	تَأْمَنِّي
۳۳۱	۱۵	رُهَابِيَة	رَهْبَةً
۳۳۳	[illegible]	قُتَيْبَتُهُ	تَثَلُّتُ
۳۳۶	۱	يُنَزِّلُ	يَنْزِلَ
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]
〃	〃	رَاجُلًا	رَجُلًا
〃	۱۵	يَكُنْ	تَكُنْ
۳۳۷	۱۰	سَمِعَتْ	سَمِعْتُ
۳۳۹	۱۲	خَلْقِيَ	خَلْقِي
〃	۱۵	رَاسَهُ	رَأْسُهُ
۳۴۱	۲۱	يَنَاغِيك	يُنَاغِيكَ
۳۴۳	۵	لِاخْتِلَالِ	لِاشْتِغَالَ
۳۴۴	۸	نَسَفَ	نِصْفُ
۳۴۴	۱۳	نَفَشْتُهُ	نَزَعْتُ
〃	〃	فَارْعَبْتُ	وَرَهِبْتُ
۳۴۹	۷	قُرْطَاهَا	بِقُرْطَيْهَا
〃	۱۳	الْإِمَالِ	الْأَعْمَالِ
〃	۱۹	أُفَارِقُهُ	أَنْ أُفَارِقَهُ
۳۵۰	۲	فَدَاءً	فِدَاءُ
۳۵۲	۱۳	لِجَلْوَازِهِ	لِجَائِزَةِ
۳۵۳	۱۷	الصِّبَاءُ	الصَّيَّاحَ
۳۵۵	۲۰	عَطَاؤُكَ	عَطَاؤُهُ لَكَ
〃	〃	[illegible]	فَهَكَذَا
۳۵۶	۱۰	اللّٰهُ	اللّٰهَ
۳۶۰	۱۳	فَانْكَسَبَ	فَانْكَبُّوا
۳۶۲	۱۴	الْحُسَيْنِ	الْحَسَنِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۴	۲۱	مَدَّتْ	مَدَّتْ يَدَهَا
۳۶۵	۳	الْعَرْبِيَّتُهُ	الْجِرَاحَةُ
〃	۶	وَضَعْتَنَاكَ	وَنَعُدُّ
۳۶۷	۱۱	آفَاطِمَةُ	أَفَاطِمُ
〃	〃	يَابِنْتَ	يَا ابْنَةَ
〃	۱۲	نُجُومُ	نُجُومَ
〃	۲۰	الْحُسَيِّنِ	الْحُسَيْنِ
۳۶۸	۸	الْحُصُونَ	حُصُونِ
۳۶۹	۱۲	مِنْ نُجُمٍ	أَنْجُمَ
۳۷۰	۱۴	الْحُرَكِمِ	الْحَرَامُ
۳۷۱	۱۰	عُيَيْنِيكَ	عُيَيْنَاكَ
۳۷۲	۱	هٰذَا	هٰذِهِ
〃	〃	عِوَضَ	عِوَضُ
۳۷۳	۸	زِيَارَتِي	زِيَارَتِهِ
〃	۲۱	فَلَمَّا	فَلَمَّا رَآهُ
۳۷۴	۱۱	أَبْلِغْ دِمَشْقِ	أَبْلِغْ دِمَشْقًا
〃	۸	عَجُوزُ	عَجُوزَةٌ
۳۷۵	۲	رَاسُ هٰذَا	هٰذَا رَاسُ
〃	۱۱	سَعَقُوا	شَقَّقُوا
۳۷۶	۱۳	بِاسْمِهِ	بِتَسْمِيَتِهِ
۳۷۹	۲۰	تَجْزُو وَيَزِيْنَ	تَجْزَعُ وَتَزْرُوْنَ
۳۸۰	۱۵	عُلُوِّ رَاسِ الشَّعْرِ	عَلَى الرَّاسِ وَالشَّعْرِ
〃	۱۷	آيٌ	آيَّ
۳۸۱	۵	النُّحَاسِ	الرَّصَاصِ
۳۸۲	۲	أُمْلِي رِكَابِي	أَمْلِأْ رِكَابِي
۳۸۶	۳	سَبِيحَتُهُ	شُبَيْعَةُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۰	۱۹	الْجُحَيْمِ	الْجَحِيمِ
۳۹۷	۱۳	الْإِقْوَانُ	الْإِخْوَانُ
〃	۱۴	يُحْرَقُ	يُحَرِّقُهُ
〃	〃	يَعْبَيْلُ	[illegible]
〃	۱۷	وَتَعَبَتْ	وَقَعَتْ
۳۹۸	۱۸	أَيْتَم	أَيْتَام
۳۹۹	[illegible]	[illegible]	تَعْلُوا
۴۰۱	۳	[illegible]	حَدَّهُ
〃	〃	جُدُودُ	الْجُدُودُ
۴۰۲	۴	خُرْقَةً	خِرْقَةٌ
۴۰۳	۱۴	سِبْطٌ	سِبْطًا
〃	۱۵	اِثْنَا	اِثْنَيْ
〃	۲۰	كُرُبَاهُ	كُرَبَاهُ
۴۰۷	۱۶	ذِلَّ	فِي
۴۰۸	۱۳	الْحَارِثِيْنَ	الْحَارِثَيْنِ
〃	〃	بِحَرْثِ	بِحَرْثٍ عَلَى
۴۰۸	۱۸	قَطْرَةً وَاحِدَةً	قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ
۴۱۰	۱	أَفْلَاكُ	أَمْلَاكُ
〃	۲	الْوُحُوشُ	الْوُحُوشُ
۴۱۳	۹	بِحُوقِهِ	بِحُرْقَةٍ
۴۱۴	۲	يَرْتَوُوا	يَرْتَقِي
۴۱۶	۱	عَشِيَّتُهُمْ	غَشِيَتْهُمْ
〃	〃	[illegible]	[illegible]
〃	۲	وَاسْتَغْفَرَتْ	وَاسْتَغْفَرْتُ
۴۱۷	۱۰	عَمَّارُنَا	أَعْمَارُنَا
۴۱۸	۱۷	يُفْرِتُ	يُفَرِّقُ

جن حضرات کی پاس نسخہ مطبوعہ مطابق الذکر ہو وہ اس صحت نامہ سی درست فرمالے